نحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون

بعون الله تعالى ذي الفضل والكرم قد طبع هذا الكتاب المكرم المشتهر بين خاتم الرسل المبعوث الى العرب والعجم للشيخ الاجل الاعلم الكامل المكمل الاكرم الامام الاعرف الاعظم سيدنا ابي عبد الله محمد محي الدين بن علي العربي [illegible] باسم

فصوص الحكم

سنة ١٣

المترجم بالترجمة الهندية الموسومة باسم

كنوز اسرار [illegible]

مع المقدمة المشتملة على التحقيقات العجيبة والتوضيحات المتضمنة على التدقيقات الغريبة التي الفها المحقق العارف العالم الالمعي والمدرس [illegible] الفاضل اللوذعي مولانا محمد مبارك علي [illegible] تصحيح [illegible] الحافظ محمد عبد [illegible] باهتمام العبد العاصي [illegible] الاحمد محمد عبد [illegible]

في المطبع الاحمدي الواقع في بلدة الكانفور

مراقبہ
تنزلات وجود کے بیان میں اور یہ مشتمل ہیں چھ مراقبوں پر

مراقبہ
عروج انسان کامل کے بیان میں اور یہ مشتمل ہیں سات مراقبوں پر

مراقبہ
ضمیمہ مقدمہ کے اصطلاحات صوفیہ کے بیان میں بطریق ابتثا یعنی حروف تہجی کے اور یہ مشتمل ہیں اٹھائیس ۲۸ مراقبوں پر

فہرست
فصوص الحکم اور یہ مشتمل ہے ستائیس ۲۷ فصوص پر

مقدمہ خزائن اسرار الکلم فی شرح فصوص الحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مِنْہُ بَدْءُ کُلِّ اَمْرٍ وَمِنْہُ اِلَیْہِ یَعُوْدُ اِلَیْہِ انواع حمد اور انحاے ثنا اوس ذات پاک کو سزاوار ہے کہ جسنے باقتضاے حب ذاتی کے تمامی عوالم کو اپنے وجود سے پیدا کیا اور خود ساتھ اطلاقیت اپنے کے تحت تقید سے مستغنی ہوکر سکو مقید کیا اور ساون قیود کا تجلی اور تعین اور اعتبار نام رکھا اور ساون تجلیات اور تعینات اور اعتبارات مین خصوصاً انسان مین خود بصورت اختصار انجام فرمایا اور اوسکو خلیفہ اپنا بناکر علوم اور معارف اسماے کمالات اپنے تعلیم فرمائے اور حروف ظہورات عالیہ اپنے سے اونکے معانی لبطون کو اپنے بندون خاص پر ظاہر کیے اور خود وہی حروف اور معانی ہوکر اپنے تئین مقنعہ بطون مین چھپایا اور نظارگی چشم عوام سے اخفا کیا اور رحمت کاملہ نازل ہوجیو اوس فرد اوّل پر جو معدن تجلیات اور مصدر تعینات اور منبع اعتبارات اور سبب ایجاد عالم ہے کہ وہ محمد ہین اور اونکے آل اور اصحاب پر جو کاشف اسرار حقانی اور حامل حقائق ربانی ہین اما بعد پس واضح ہو کہ ان دنون مین کہ سنہ ۱۳۰۰ تیرہ سو ہجری مقدسہ ہین اضعف الخلیقہ بل لاشیٔ فی الحقیقہ خوشہ چین خرمن ارباب حقائق زلہ بردار خوان اصحاب دقائق فقیر حقیر شاہ محمد مبارک العلی بن محمد طاہر الرائی فوری مولداً احمد آبادی مسکناً القادری النقشبندی الچشتی السہروردی مشرباً الحنفی مذہباً غفر اللہ لہ ولوالدیہ نے کتاب مستطاب فیض نصاب **فصوص الحکم** کا کہ خاتم مصنفات سے حضرت امام العارفین قطب الاکملین قدوۃ الموحدین سلطان المحققین وارث الانبیاء والمرسلین محیی الحق والملۃ والدین ابی عبداللہ محمد بن علی العربی الاندلسی الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے حسب درخواست بعض احباب اور واسطے پتے اور وصال رب الارباب کے زبان اردو سلیس ہر وجہ برعایت تحت اللفظی کے ترجمہ کیا اور نام اُسکا کنوز اسرار القدم فی ترجمۃ فصوص الحکم رکھا اور اوسکے مقامات دقیقہ کو بھی بطریق سنہیکے شرح اور حل کردیا اور نام اُسکا **خزائن اسرار الکلم فی شرح فصوص الحکم** رکھا اور جبکہ بسبب کمال دقت اور نہایت صعوبت اوسکے اور نیز بوجہ تصحیف کاتبین اور قلم ناسخین کے تختلیف اور غلط اور مسخ ہوگئی تھی کہ اوسکے صحت کلمات اور ربط جمل و عبارات مین حسب قواعد علوم نحویہ وضوابط فنون ادبیہ کے نہایت دشواری نظر آتی تھی

صاحب قاموس قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین خونجی شافعی قدس سرہ خلا موئی الیسی حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتے تھے اور قاضی القضاۃ مالکی پر جب حضرت شیخ اکبر کی نظر پڑی تو انہوں نے قضا کو چھوڑ دیا اور حضرت شیخ اکبر کے قدم پر چلنے لگے اور شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے وہی لوگ منکر ہیں جو بڑے ملا ہیں اور محققین کے مشرب میں اونکو کوئی حصہ نہیں ہے ورنہ جمہور علما اور صوفیہ کرام نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ اہل تحقیق و توحید کے امام اور پیشوا ہیں اور علوم ظاہری میں یکتا اور بے نظیر ہیں اور حضرت شیخ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ ملک مغرب میں بادشاہ کے نزدیک نہایت معزز اور مقرب اور صاحب وقعت تھے یکایک توفیق الٰہی اونکے شامل حال ہوئی اور اوسیوقت آپ جنگل کی طرف روانہ ہوئے اور ایک قبر میں مدتوں ٹھیرے رہے جب قبر سے آپ نکلے تو علوم آپ کی زبان سے جاری تھے پھر سیاحت کرتے رہے اور ہر شہر میں حکم الٰہی سے چندے مقیم ہوتے تھے اور جب وہاں سے کوچ کرتے تو وہاں کی تصنیفات کو وہیں چھوڑتے اور آپ کتاب و سنت کے بڑے پابند تھے اور علامہ قطب الدین شیرازی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ علم شریعت اور حقیقت دونوں میں کامل اور بے نظیر تھے جو لوگ انکے کلام پر طعن کرتے ہیں وہ کیا کریں اوسکو وہ سمجھ نہیں سکتے تھے اور جو کوئی اونکو برا کہتے ہیں تو اونکو سیاجانو جو نبیونکو برا کہتے ہیں اور امام فخر الدین رازی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ امام محی الدین بہت بڑے جلیل القدر ولی اور اپنے زمانے کے قطب الاقطاب تھے اور شیخ جلال الدین سیوطی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اکبر عارفونکے مربی ہیں اور نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چلنے والے اور انہوں نے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے منکروں کے جواب میں ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام تنبیۃ الغبی فی تبرئۃ ابن عربی ہے اور شیخ سراج الدین مخزومی قدس سرہ نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے اسرار کو ظاہر کیا ہے نام اوسکا کشف الغطا ہے اور حضرت شیخ صدر الدین قونوی قدس سرہ حضرت شیخ اکبر کی بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور حضرت امام ابن اسعد یافعی قدس سرہ حق شیخ اکبر ... اور اونہوں نے کہا ہے کہ ولایت عظمیٰ حضرت شیخ اکبر کو حاصل تھی اور حضرت امام ... الدین ... فرماتے ہیں کہ حضرت امام محی الدین عربی آیت من آیات اللہ تھے اور اوس زمانے میں علم اور فضل کی کنجی اونہیں کے ہاتھ میں تھی اور میں سواے اونکے اور کسیکو نہیں پہچانتا ہوں اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت شیخ کمال الدین کاشی قدس سرہما فرماتے ہیں کہ حضرت امام محی الدین عربی کامل اور محقق اور صاحب کرامات تھے اور حضرت شیخ سراج الدین مخزومی قدس سرہ اکثر ... کہ جو حضرت امام محی الدین عربی کے کسی کلام کا انکار کرے کیونکہ اولیاء اللہ کا گوشت مسموم ہوتا ہے اور اوسے ... رکھنے والے اکثر نصرانی ہو کر مرتے اور جو کوئی انکی شان میں زبان درازی کریگا تو وہ دل کے ... میں مبتلا ہوگا اور حضرت شیخ زملکانی کہ جلیل القدر علماے شام میں سے تھے اور حضرت شیخ قطب الدین ... قدس سرہما حضرت شیخ اکبر کے بڑے مداح تھے اور حضرت شیخ صلاح الدین صفدی قدس سرہ ... مصر کی ... کسی کو علم لدنی والے کے کلام کو دیکھنا منظور ہو تو وہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی ... اور حضرت شیخ ابو بکر خوافی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اوائل میں فصوص الحکم کا مجھکو بہت شغل رہتا تھا ایکبار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا میں نے نہایت ادب سے پوچھا کہ یا رسول اللہ

اسقدر رسالہ مین فہم جید کے ساتھ مداومت کرے کہ اوسکے مسائل ذوق اور وجدان طالب کے ہو جاوین کیونکہ ترین اشغال اور مراقبات ہین اگرچہ بطریق سلاسل کے نہون پس اسصورت مین حق تعالی سے امید قوی ہے کہ اوسکو توحید صافی اور عرفان کافی اور وصل عریانی کہ انتہائے کمال انسانی ہے انشاء اللہ تعالی حاصل ہووے اسلیے کہ یہ دونون واسطے قطع غیریت کے تیغ بران ہین اور کوئی گمان نکرے کہ بغیر سابقہ صحبت شیخ حی وقیوم کے آدمی واصل نہین ہو سکتا ہے حاشا وکلا بہت لوگ اکابرون سے بطریق اویسیت کے واصل حق ہوئے ہین اور معنی اویسیت کے یہ ہین کہ بغیر سابقہ صحبت کسی شیخ حی وقیوم کے بہ تربیت غائبانہ کسی اکابر کے روح پر فتوح سے فیض پاکر یا محض فضل حق شامل حال ہوکر واصل ہووے جیسے کہ حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرماتے ہین کہ بعض اولیاء اللہ مین سے ہین کہ طریقہ اویسیہ رکھتے ہین کہ بظاہر اونکو کسی شیخ کی حاجت نہین کیونکہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ سبب متابعت اپنے کے انکو پرورش کرتے ہین جیسے کہ حضرت اویس قرنی وغیرہ رضی اللہ عنہم کو پرورش کیا ہے یہ لوگ اولیاء اللہ مین سے بڑے عالی مرتبے کے ہوتے ہین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اور بعض اولیاء اللہ ہین کہ طالب صادق کو بطریق روحانیت کے پرورش کرتے ہین بغیر اسکے کہ بظاہر انکو کسی شیخ حی وقیوم نے تربیت کیا ہو یہ بھی اونھین اویسیون مین داخل ہین انتہی اسی جگہ سے حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین بذریعہ کسی سلسلے کے واصل نہین ہوا لیکن پہنچا میری طرف ایک جذبہ جذبات الٰہیہ مین سے اور اوس سے مین واصل ہوا اور ایسا ہی حال حضرت خواجہ حافظ شیراز اور حضرت خواجہ فریدالدین عطار وغیرہ قدس اسرارہم کا ہے پس اس مقدمے پر اگرچہ بعض نادان بہ سبب نافہمی اور بدمشربی اور خرابی باطن کے ازدحام کرینگے مگر واقف کار محظوظ ہونگے اور بفضلہ تعالی فائدہ عظیم اوٹھاوینگے اور مقصود کو پہنچینگے اور اگر اس مقدمے کے کسی موقع مین تکرار مضمون نظر آوے پس مقصود اوس سے افادہ اور تفہیم طالب ہے اور ہر جگہ بنائے نصوص اور اس مقدمہ کی مسئلہ وحدۃ الوجود اور معنی کلمہ طیبہ پر ہے سالک کو چاہیے کہ ہر جگہ اسکو ہاتھ سے ندیوے اور ہر ایک مسئلہ مقدمہ اور نصوص کو ساتھ مسئلہ وحدۃ الوجود اور معنی کلمہ طیبہ کے مطابقت کرے تاکہ بآسانی مضامین اوسکے ہاتھ آوین اور مغالطے مین نہ پڑے اور اوس سے جو نفع ہو سکتا ہے بخوبی حاصل ہووے پس اللہ ہی سے امید رکھتا ہون کہ اسکو بشرف قبول مشرف فرماوے اور واسطے میرے سبب مغفرت اور زاد آخرت اور طالب حق کے لیے تبصرہ اور تذکرہ گردانے اور مستفیدین کو چاہیے کہ اوسکے شکریہ مین اس مترجم شارح کو دعائے خیر اور استغفار اور ایصال ثواب سے نہ بھولین واضح ہو کہ اسجگہ قبل شروع مقصود کے چند تنبیہات ضروری منصور ہو کر ذکر کیے جاتے ہین گوش دل سے سننا چاہیے پہلی تنبیہ تعریف اور موضوع اور مبادی اور مقاصد اور غایت علم حقائق کے بیان مین جاننا چاہیے کہ علم حقائق وہ علم ہے کہ جس سے ذات حق تعالی کی معرفت تفصیلاً حاصل ہو اور اس علم کا حکمت نام رکھتے ہین کیونکہ جیسے حکماے فلاسفہ حقائق اشیا سے بحث کرتے ہین ویسے ہی حضرات صوفیہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم بھی حقائق اشیا سے بحث کرتے ہین مگر ان دونون مین فرق یہ ہے کہ فلاسفہ بعقول ضعیفہ خود بغیر کسی راہبر کے معلول سے علت کی طرف رجوع کرتے ہین اور حضرات صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم اولاً بوساطت راہبر رسول کے خالق کو مجملاً جانکر پھر اوسکے تفصیل علم کے لیے مخلوق سے خالق ومالک الملک کے طرف سیر شروع کرتے ہین اور اسی مین ہی کمال ہے اسی واسطے جب افلاطون اشراقی سے پوچھا گیا کہ انبیا کون ہین اور کیسے ہین اوسنے کہا کہ یہ لوگ حکما ہین اور انکی حکمت کامل ہے اسی جگہ سے

اور جنگل سے لکڑی لاتے اور اوسکو بیچکر خرما خرید کرتے اور بقدر قوت لایموت کے اوس سے تناول کرتے اور رات و دن تلاوت قرآن کرتے اور رسول علیہ السلام سے انواع علوم سیکھتے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ منجملہ اہل صفہ کے ستر آدمیون کو مین نے دیکھا کہ ایک چادر سے نماز پڑھتے اور رکوع کے وقت چادر کو زانو کی طرف کھینچتے تھا کہ ستر برہنہ نہو اور رسول علیہ السلام باوجود اسکے کہ مفاتیح خزائن روے زمین کے آپکے ہاتھ مین تھین گرسنگی اور سختی معاش مین اہل صفہ کے ساتھ موافقت فرماتے اور لوگونکو بھی واسطے موافقت انکی ترغیب دیتے ایک روز اہل صفہ نے رسول علیہ السلام کے پاس شکایت کی کہ یا رسول اللہ خرمے نے ہمارے شکمون کو جلا دیا رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم خدا کی ہے دو مہینے سے ہمارے گھر مین چولھا نہین سلگا ہمارے اہل بیت کے لیے سواے آب سیاہ اور خرمے کے اور کچھ نہین تم بھی اسی صفت کے ساتھ رہو اور بشارت ہو تمکو کہ تم جنت مین میرے ساتھ رہوگے پس جبکہ صوفیہ مثل اہل صفہ کے عمل کرتے ہین اسواسطے نام اونکا صوفیہ رکھتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اسم صوفی صوف سے مشتق ہے کیونکہ یہ طائفہ اکثر واسطے ستر عورت کے صوف پوشی کے ساتھ قناعت کرتے تھے اسلیے کہ لبس صوف کا اکثر انبیا اور اولیاے سابقین کے آداب مین سے ہے جیسے کہ منقول ہے کہ جسوقت حضرت موسی علیہ السلام کوہ طور مین رب العزت کے کلام سے مشرف ہوئے جبہ صوف اور سراویل صوف اور کملی صوف پہنے ہوئے تھے اور نعلین آپکے پوست خر غیر مذبوح کے تھے اور بعض کہتے ہین کہ صوفیہ عبارت ہو اوس خرقہ کہنہ سے کہ انکا رفتہ ہو وسے صوفی بوجہ تواضع اور شکستگی نفس اپنے کے اوسکو جوڑکر ستر پوشی کرتے تھے اور ساتھ اوسکے قناعت کرتے تھے اور صوف پوشی اختیار کرنے سے حضرات صوفیہ کرام کے یہ معنی نہین ہین کہ اوسکو منجملہ علامات صوفیہ قرار دیوین اور اوس سے پہچانے جاوین بلکہ غرض اونکی اوس سے ہضم نفس اور تواضع اور ترک زینت دنیا تھی کیونکہ جب یہ لوگ ہموم امور آخرت مین ہمہ تن مصروف ہین اور صوف اور خرقہ کہ اہون لباس اور کم قیمت ہے پس اونھون نے اُسکو اختیار کیا اور ساتھ خوراک بقدر قوت لایموت کہ وجہ حلال سے ہو قناعت کی بلکہ اسکے ساتھ بھی مقید نہین ہوے جو کچھ کہ میسر ہوا اُس سے ستر پوشی کرتے تھے کبھی رقعات باہم جوڑکر اور کبھی برگ درختون سے اور کبھی عام لباس سے کہ غیرون سے تمیز نہو اور سوال کرنے سے محترز ہوتے تھے کہ منع ہے اور بعض کہتے ہین کہ کوئی شخص باسم صوفی رسول علیہ السلام اور صحابہ کرام کے زمانے مین موسوم نتھا بلکہ تابعین کے زمانے مین حادث ہوا ہے جیسے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے بعض تابعین کو اسم صوفی کے ساتھ خطاب فرمایا ہے اور بعض کہتے ہین کہ اشتہار اسم صوفی کا زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مین نتھا بلکہ بعد قرون ثلثہ کے مشہور اور شائع ہوا جیسے کہ چوتھی تنبیہ مین انشاء اللہ تعالی مذکور ہوگا اور اہل حق کی اصطلاح مین صوفی وہ ہے کہ جسنے منجملہ اوصاف باطنی کے اپنے خیالات کو تصفیہ کیا اور اپنے دل کو خیالات غیر حق تعالی سے صاف کیا اور قلب کو خواہش نفسانی سے پاک کیا اور مراتب ستہ اور اونکے حقائق کو اور بمقتضاے مَن عَرَفَ نَفسَہٗ فَقَد عَرَفَ رَبَّہٗ کے اپنے نفس کو پہچانا اور افراد اور تعینات عالم کو مظاہر حق جانا اور جسکے اخلاق ظاہری ایسے نمودار ہون کہ بعد تحصیل علوم دین کے بجا آوری مین اوامر کے مصروف اور اجتناب نواہی مین مشغوف رہے اور قلب باصفا لسان ثنا چشم پرنم و باحیا دست کرم و عطا پیدا کرے وعدہ وفا کرے عفو خلائق پر نظر رکھے موافقت و الفت باہمی ہاتھ سے ندے کبر و عجب و نخوت و حسد و حب دنیا و حب جاہ وغیرہ اوصاف مذمومہ کو ترک کرے خود بین نہو غیر کے نسبت حسن ظن رکھے بدبین نہو تجلیل علما و توقیر کبرا صحبت صلحا

[1] حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ التصوف ھو تصفیۃ القلب یعنے پاک کرنا ساحت قلب کو کدورات خیالات غیریت

۵

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اونمین
بعض اونمین سے علی الخصوص رواج دینے والے علم ظاہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جیسا کہ باقی اصحاب
اوس زمرے مین سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اسی طرح سے تابعین مین سے بھی بعض ترویج مین علم باطن کے سعی
وافر فرماتے تھے جیسا کہ حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور محمد بن الحنفیہ اور حسن بصری اور کمیل بن زیاد
وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اور بعض دیگر ترویج علم ظاہر مین معروف رہے اور طبقہ قریبہ اونکے حامیان باطن
مین سے امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم اور ائمۂ اہل بیت اور سفیان ثوری اور مالک بن دینار اور محمد بن
سماک اور حبیب عجمی اور شیبان راعی اور داؤد طائی وغیرہم تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جماعت دیگر نے ترویج مین
علم ظاہر کے کمر باندھی بعد اونکے ابو یزید بسطامی اور ابو محمد سہل تستری اور حارث بن اسد محاسبی اور بشر حافی
اور سید الطائفہ جنید بغدادی اور ابو حفص حداد اور ابو سلیمان دارانی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ترویج باطن
مین کوشش بلیغ فرمائی اور گروہ دیگر واسطے تقویت علوم ظاہر کے قائم ہوئے وَهٰكَذَا اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ
قرن اول مین فقط صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بس تھی اور وہ ملقب بصحابہ ہوئے اسلیے کہ اوسوقت
کوئی فضیلت بالاتر اس سے متصور نہ تھی بعد اونکے عصر ثانی مین مسمی بتابعین ہوئے اور یہ لقب انکا اشرف القاب
جانتے تھے اور قرن ثالث مین علیٰ ہذا القیاس موسوم بہ تبع تابعین ہوئے بعد اونکے لوگ مختلف ہوئے اور مراتب
اونکے متفاوت اور جو لوگ انکے خواص مین سے تھے اور اپنے دین مین اہتمام شدید رکھتے تھے زہاد اور عباد
کہلائے بعد اونکے فرقہاے مختلفہ ظہور مین آئے اور بدعتین انواع و اقسام کی شروع ہوئین اور ہر ہر فریق نے
اپنی اپنی ادعا زہد کی شروع کی اور جہلاے عادت پرست و طالب جاہ و دنیا پیدا ہوئے پس اوسوقت جو لوگ
خواص اہل سنت و جماعت کے تھے کہ اپنے دلون کو خوارق غفلت اور بدعت سے نگاہ رکھتے تھے اور حفظ انفاس
اپنے ساتھ حق تعالیٰ کے رکھتے تھے اسم صوفی کے ساتھ مشہور ہوئے اور اونمین سے جو اول باسم صوفی مشہور ہوئے
سید ابو ہاشم محمد بن احمد تھے انھون نے سنہ ایکسو اکسٹھ ہجری مین انتقال فرمایا حاصل یہ کہ قرون ثلثہ مین علوم طریقت
اور رموز حقیقت ثابت اور متحقق تھی اگرچہ اعلام انکے ملقب صوفی مشہور نہوگی اور یہ بزرگان دین ہمیشہ ہمت بہی
اوپر اعلاے کلمۃ اللہ اور جہاد و ساتھ کفرہ فجرہ اور اظہار دعوت و اعلاے شریعت کے مصروف رکھتے تھے اور صفوت باطن کی بہ برکت
صحبت سلطان الانبیا اور قرب عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل تھی اور بسبب قلت اختلافات و تمکین رجوع طرف حق تعالیٰ کے حاجت
مدون مقالات و تحریر اصطلاحات کی نہ تھی جسقدر بعد سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بعد و اصل اقبت و نورانیت کم و کدورت
ہوتی گئی اور اشراق مکاشفات کا مستور ہوا حتی کہ بمصداق حدیث خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو
الْكَذِبُ کی زینت و صداقت منطفی ہوا و ظلمت و بدعت جہان مین پھیلی اور ہر طرف سے اہل ہواے سر اوٹھایا اور نزاع
شروع ہوئی اور اختلاف درمیان مین آیا اور طرق صحابہ اور سلف عزیز الوجود اور غریب نظر آنے اسی واسطے
اہل سنت و جماعت مین سے حضرات صوفیہ صافیہ کہ برگزیدۂ انام اور بقیۂ اسلاف عظام ہین خصوصاً حضرت
خاتم الولایۃ المحمدیۃ کاشف الاسرار الالٰہیۃ امام العارفین قطب الموحدین امام محی الدین بن العربی شیخ اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ اور اتباع وغیرہ اونکے نے واسطے ایصال طالبین و تکمیل سالکین اور واسطے تشویق اور تفہیم اور
تربیت اور تعلیم اونکی کے بالہام ربانی ظواہر اور بواطن قرآن مجید اور احادیث شریف سے حقائق اور سلوک
اور مکاشفات اور بناے رباط اور البس خرقہ اور کیفیات ذکر اور اتخاذ خلوات مین قواعد اور ضوابط اجتہا

إِلَى أَنْ صَحَا فِي أَثْنَاءِ الْخُطْبَةِ وَارْتَفَعَ عَنْهُ حُكْمُ تَجَلِّي الْوَحْدَةِ وَرَجَعَ إِلَى عَالَمِ الْبَشَرِيَّةِ وَتَجَلَّى لَهُ الْحَقُّ بِحُكْمِ الْكَثْرَةِ فَشَرَعَ مُعْتَذِرًا لِأَوْلِيَائِهِ بِعَجْزِهِ وَضَعْفِهِ وَانْقِيَادِهِ تَحْتَ أَحْكَامِ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ اور امثال انکے کہ وقت سکر اور فنا کے اہل اللہ سے صادر ہوتے ہین اہل ظاہر کے فہم مین نہین آتے ہین پس آدمی بیچ حق انھین غلبات احوال و فنا اور سکر محبت اہل اللہ کے دو فریق ہوگئے ہین فرقۂ اول فقہا محض اور علماے ظواہر ہین انکو متقشفۂ فقہا کہتے ہین انہین بھی دو گروہ ہین گروہ اول بسبب واقع اور از راہ ظاہر اور باطن کے خطا بطلان اور رقم فساد اون بزرگوارون پر کھینچتے ہین اور اونکو طرف جہل اور جنون کے نسبت کرتے ہین منشا اس انکار کا بے مناسبتی اور بے مشربی اور جمود طبعی اور خرابی باطن اور محرومی برکات ہے علاوہ اسکے اس انکار سے خوف سوے خاتمہ کا بھی متصور ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور دوسرا گروہ حسب ظاہر مثل گروہ اول کے انکار کرتے ہین لیکن در باطن اقرار اور زبان کو دل کے ساتھ موافقت نہین رکھتے ہین یہ دونون گروہ بسبب خرابی باطن اور بے عرفانی کے حق مین ان بزرگوارون کی تقصیر اور تفریط کرتے ہین اور فرقۂ ثانیہ تعبیر انکی سے کمال اعتقاد اور انقیاد ساتھ اقوال اور افعال ان اکابر کے رکھتے ہین اور پروا شریعت کی نہین کرتے بلکہ انکو جہلاے صوفیہ کہتے ہین انکے بھی دو گروہ ہین گروہ اول انکے اقوال اور افعال کو اگرچہ خلاف شریعت کے بھی ہون بحسب ظاہر اور باطن کے حق جانتے ہین اور بالکل پروا شریعت کی نہین رکھتے ہین دوسرا گروہ اگرچہ بحسب ظاہر کہتے ہین کہ خلاف شرع کوئی امر نہ چاہیے اور بتکلف اور زبانی محض اظہار انقیاد شریعت کا کرتے ہین لیکن در باطن اقوال علما اور روایات فقہا کا انکے نزدیک کچھ اعتبار نہین ان دونون گروہ نے بسبب جہالت کے حق مین ان اکابر صوفیہ کے غلو اور افراط اختیار کرکے دائرۂ انقیاد اسلام اور احکام شریعت سے خارج ہوکر راہ ضلالت کو اختیار کیا ہے سواے ان چار گروہ مذکور کے دیگر ایک فرقہ ہے کہ اوسنے صراط مستقیم اور طریق متوسط کو اختیار کیا ہے یہ فرقہ ظاہراً و باطناً متبع شریعت اور معتقد اولیاے کرام اور مشائخ عظام ہے اور بانکار اور اعتراض اقوال سکریہ اور کشوفات پر انکے نہین مبادرت کرتے ہین اور ان اقوال و افعال کو اوپر استیلاے محبت اور غلبۂ عشق اور نتیجۂ قرب کے حمل کرتے ہین اسلیے کہ صادر ہونا ان اقوال و افعال اور کشوفات کا صحت حال اور کمال نسبت اور اخلاص باطن اور غلبۂ عشق اور استیلاے محبت اور قرب پر دلالت کرتا ہے لیکن وقت غلبۂ حال اور استیلاے وجد اور محبت کے قدم ثبات انکا وسط طریق سے پھسلجاتا ہے اور عنان ضبط اور اختیار کا ہاتھ سے جاتا رہتا ہے یہان تک کہ بغلبۂ سکر انکے قبح شرعی بہ نسبت اوس قول اور فعل کے نظر اعتبار سے ساقط ہوکر نظر فقط اوپر معنی صرف اور روح عمل کے باقی رہتی ہے جیسا کہ طریان غضب اور فرح اور سرور مرد عاقل کو ہلا دیتا ہے اور اپنے اختیار سے باہر کر دیتا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ اقوال اور افعال سکریہ بطریق معصیت اور قصد مخالفت شریعت اور میل طبیعت اور ہواے نفس اور علت جہل اور داعیۂ ہوا اور ریا کے نہین ہین بلکہ مقرون بصدق نیت اور حسن قصد بیچ قہر نفس اور قطع اسباب اور علائق اور اسقاط اعتبارات اور استیلاے محبت اور غلبۂ عشق کے ہے اور صاحب وجد اور حال اوس وقت تکالیف شرعیہ سے مرفوع القلم ہو جاتا ہے کہ مغلوب الحال ہے مثل مجنون کے مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ فرماتے ہین **مثنوی** بامریدان آن فقیر محتشم + بایزید آمد کہ نک یزدان منم + گفت مستانہ عیان آن ذوفنون + لا اله الا انا فاعبدون + چون گذشت آن حال گفتندش صباح + تو چنین گفتی و نبود این صلاح + گفت این بار ار کنم

روشن ہوجاتی ہے اور معبود کو عین مقصود پاتی ہے اور جمیع مقاصد باطلہ سے مُنھ پھیر کر ایمان موافق قول اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے حاصل کرتی ہے اور مرتبہ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ مین پہنچتی ہے اس مرتبے مین واسطے سالک کے اسلام ایمان ہوجاتا ہے یہ دوسری منزل طریقت کی ہے پھر جب سالک اس مقام مین قیام کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے تو عقل علم ہوجاتی ہے اور علم نور رہتا ہے تو سالک کو مقصود کی ایک جھلک مشہود ہونے لگتی ہے اس منزل مین ایمان ایقان ہو کر مقصود کا پتا لگتا ہے اور معبود کا نام بھول جاتا ہے یہ انتہاے مقام طریقت اور منزل مقصود سالک کی ہے یہ طریقت اوس شریعت ظاہری کی معنی ہے یہان تک تو علم کی رسائی تھی آگے اوسکے بغیر مدد عشق کے علم کی رسائی نہین اسواسطے اس مقام مین علم عشق کا تابع ہوتا ہے پس جب علم کے ساتھ عشق ہوتا ہو تو کشش پیدا ہوتی ہے اور کوشش سالک کی رہجاتی ہے اور مقصود مشہود ہوجاتا ہے اور سالک کھوجاتا ہے اور فکر مراقبہ کا برقع ہٹتا ہے اور تعین سکا فقد وجدان ہوجاتا ہے اور سب سے مُنھ پھیر کر حق مین ثابت قدم ہوتا ہے یہ حقیقت کا پہلا زینہ ہے جب سالک اس مقام مین ٹھہر جاتا ہے تو آتش عشق کی بھڑکتی ہے اور نور علم کا نور علی نور ہوجاتا ہے اور مقصود بھولکر مشہود کو پاتا ہے اور لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰہ کہنے لگتا ہے یہ عروج حقیقت کا دوسرا زینہ ہے پھر جب سالک کا علم عشق بنجاتا ہے اور وجدان سالک کا عرفان ہوجاتا ہے مشہود سے مُنھ پھیر کر مقام لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ مین پونہچتا ہے اور محقق عارف ہو کر وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کہنے لگتا ہے یہ انتہا مقام حقیقت کا ہے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ حقیقت معنی طریقت کے اور طریقت معنی شریعت ظاہری کے ہین اور آگے اسکے لفظ اور معنی سب غائب ہین اس مقام مین عابد و معبود و سالک و مقصود و شاہد و مشہود کا پتہ نہین لگتا ہے عقل علم مین علم عشق مین عشق عاشق مین عاشق معشوق مین فانی ہوجاتا ہے قاب قوسین او ادنیٰ کا دائرہ تمام ہوجاتا ہو یہان تک سلوک اور معرفت تمام ہوجاتی ہے یہان سواے حیرت در حیرت اور فنا در فنا کے اور کچھ ہاتھ مین نہین آتا ہے پس اسصورت مین حسب حال علماے ظاہر شریعت کے لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور سالک کے حق مین لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور محقق کی نسبت لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا اللّٰہ اور موافق مذاق عارف کے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ صحیح ہوجاتا ہے پس اسی معنی کلمۂ طیبہ پر تمامی معانی الفاظ قرآنی احادیث کو قیاس کر لینا چاہیے مگر فرق یہ ہے کہ عوام کہ جنکو عقل سلیم نصیب نہین فقط ظاہر شریعت پر اکتفا کرتے ہین اور خواص کہ جنکو عقل سلیم اور حدس مستقیم نصیب ہے اور عقل اونکی نور حقانی سے روشن ہوگئی ہے معنی کے معنی کو پاتے ہین اور خود معنی بنجاتے ہین اور جو عقل کا معذور اور کور باطن ہے بہ تکلف معنی کو صورت کی طرف اور حقیقت کو مجاز کی جانب پھیرتا ہے اور تاویلات لاطائل شروع کرتا ہے حاصل یہ کہ واقع اور نفس الامر مین شریعت عین طریقت اور طریقت عین حقیقت اور حقیقت عین معرفت ہے نہ غیر جیسے کہ بعض نادان گمان کرتے ہین اسلیے کہ مدار دین اور راہ وسکے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین جو جبرئیل علیہ السلام کے جواب مین وارد ہے اور اوسکی صحت پر ائمۂ اہل احادیث متفق ہین ان تینون چیزون کا بیان ہے کیونکہ یہ حدیث مشتمل ہے اسلام اور ایمان اور احسان پر اسلام سے اشارہ ہے فقہ کی طرف کہ اوسمین تمامی احکام اور اعمال شرعی کا بیان ہے اور ایمان سے اشارہ ہو عقائد کی طرف اور احسان سے اشارہ ہے اصل تصوف کی طرف کہ مراد اوس سے توجہ الی اللہ اور حضوری اور فناے سالک ہے اور

گئے ہیں اور جو ماہیت کہ غیر وجود حقیقی کی ہے بحسب ذات اپنے کے بغیر علاقہ حضرت وجود حقیقی کے وہ ہرگاہ خارج ہے بالضرور اور بالاتفاق معدوم محض ہوگی اور ظاہر ہے کہ معدوم محض مبدا کسی اثر خارجی کا آثار خارجیہ میں سے نہیں ہوسکتا اور نہ وہ معدوم معدوم نہ رہیگا پس جو امر کہ اوسکو حکمت اور عرف میں واقع اور نفس الامر کہتے ہیں وجود حقیقی سے خالی نہوگا اسلیے کہ واقعی خارجی اور تحقق نفس الامری وجود سے خبر دیتا ہے پس اس تقدیر میں اگر اوس جگہ عدم فرض کیا جاوے گا تو اجتماع نقیضین یعنی وجود اور لا وجود دونو صادق آوینگا اور یہ بالاتفاق بدیہی البطلان ہے اسلیے کہ عدم محض عبارت ہے نہ ہونے سے کسی اثر وجودی کے واقع میں پس موجود ہونا اوس عدم کا کہ مقدم ترین آثار وجودیہ میں سے ہے کوئی معنی نہونگے اسی جگہ سے ہے مسئلہ حکمت حقیقیہ کا کہ اَلْعَدَمُ لَا یُعَلَّلُ تیسرا مراقبہ اس امر کی تحقیق میں کہ وجود حقیقی بذاتہ موجود ہے اور وہ اسطرح ہے کہ ضرور ہے کہ وجود حقیقی واقع اور نفس الامر میں بذاتہ متحقق ہووے ورنہ اس وجہ سے کہ ترجیح بلا مرجح امور غیر ارادی میں بالبداہتہ محال ہے اور مستلزم اجتماع نقیضین کا ہے اسلیے کہ اوس مرتبہ میں کہ لا اقتضا وجود کا مفروض ہے تقتضا وجود کا لازم آتا ہے چاہیے کہ وجود حقیقی مستفاد ہووے غیر اپنے سے حالانکہ غیر اوسکا فی نفسہ معدوم محض ہے چنانچہ مراقبہ ثانی میں مذکور ہوا کہ تَقَدُّمُ الشَّيْءِ وَتَوَقُّفُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْبَدِيْهَةِ بَاطِلٌ اور یہ بسبب انتفاے غیر اور بطلان ہیولین تقدم کے احتمال تسلسل عدمی کا بھی ناجائز ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ واسطے وجود حقیقی کے کوئی علت نہیں اور نہ وہ مسبوق بالعدم ہے ورنہ کبھی متحقق فی الواقع نہوتا چوتھا مراقبہ اس امر کی تحقیق میں کہ وجود حقیقی ہی منشاے انتزاع وجود مصدری کا ہے نہ غیر اور وہ یہ ہے کہ ضرور ہے کہ وجود حقیقی بذاتہ منشاے انتزاع وجود مصدری کا ہووے نہ غیر اوسکا یعنی غیر وجود حقیقی کا موضوع اور محل وجود مصدری کا نہیں ہوسکتا ہے اسلیے کہ وہ بنفسہ معدوم محض ہے پس اس سے ثابت ہوا یہ کہ وجود حقیقی قسم سے اعراض مصطلحہ بعض حکما اور متکلمین کے نہیں ہے اور نہیں ہوسکتا ہے اور منشاے انتزاع موجودات خارجیہ کا اور حقیقت اوسکی خود وجود حقیقی ہے اور ضرور ہے کہ جو شے کہ حقیقت اوسکی ایسی ہی ہے یہ نسبت اوسکے لَيْسَ بِمَوْجُوْدٍ کبھی صادق نہیں آسکتا ہو جیسا کہ ذکر یہ اَلْاِنْسَانُ لَيْسَ بِاِنْسَانٍ فِى الْاِنْسَانِ الْمَوْجُوْدِ لَيْسَ بِمَوْجُوْدٍ کبھی صادق نہیں آسکتا ہے کیونکہ سَلْبُ الشَّيْءِ عَنْ نَفْسِهٖ بِالْبَدِيْهَةِ بَاطِلٌ اور یہی واجب ہے دوام واجب الوجود کا یعنے نہیں تجاوز کرتا ہے وہ طرف عدم محض کے اصلا اور نہیں ہوگا وہ معدوم محض کبھی ورنہ لازم آوے گا انقلاب حقیقت کا اور یہ باطل ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ حضرت وجود حقیقی جیسا کہ مسبوق بالعدم تھا ملحق بالعدم بھی نہیں ہوسکتا ہے علاوہ اسکے خود مسلمات حکمات سے ہے کہ جو شے کہ فرعلت کے ہووے ازلی اور ابدی اور قدیم بالذات ہوتی ہے اسی جگہ سے مسئلہ حقیقیہ کا ہے اَلْوُجُوْدُ لَا يَعْتَرِيْهِ تَغَيُّرٌ وَلَا تَبَدُّلٌ کَذٰلِكَ الْقَيْصَرِيُّ ... [illegible] ... مِنْهُ کہ یہ ہمیشہ ... [illegible] ... اِذْ لَا يَحْتَاجُ فِىْ تَحَقُّقِهٖ اِلٰى اَمْرٍ خَارِجٍ عَنْ ذَاتِهٖ فَهُوَ الْقَيُّوْمُ الثَّابِتُ بِذَاتِهٖ وَالْمُثْبِتُ لِغَيْرِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ اِبْتِدَاءٌ وَاِلَّا لَكَانَ مُحْتَاجًا اِلٰى عِلَّةٍ مُوْجِدَةٍ ... [illegible] ... فَيَكُوْنُ مُمْكِنًا ... [illegible] ... لَهٗ اِنْتِهَاءٌ وَاِلَّا لَكَانَ مَعْرُوْضًا لِلْعَدَمِ ... [illegible] ... بِضِدِّهٖ ... [illegible] ... الْاِنْقِلَابُ پانچواں مراقبہ اس امر کی تحقیق میں کہ وجود حقیقی بنفسہ واجب بالذات ہے اور وہ یہ ہے کہ مراقبات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ وجود حقیقی فی نفسہ واجب بالذات ہے اِذْ لَوْ كَانَ مُمْكِنًا لَكَانَ لَهٗ عِلَّةٌ مُوْجِدَةٌ لٰكِنَّهٗ تَقَدُّمُ الشَّيْءِ عَلٰى

ایک تعدد تاصلی واقع مین ثابت ہووے اور مراد میری تعدد تاصلی سے وہ تعدد ہے کہ تجویز کرنے سے ایک شے اور دیگر شے غیر اوس ایک شے کے کہ دونون شخصاً متباین اور ہر ایک متاصل جداگانہ اور ایک دوسرے سے متحاز اور ممتاز ہے تعدد حاصل ہووے جیسے کہ درمیان زید اور عمرو یا جان اور تن کے ایک تعدد تاصلی واقع ہے وجود حقیقی ایسا نہین ہے اسلیئے کہ اسجگہ غیر فی نفسہ معدوم محض ہے پس اس سے ثابت ہوا یہ کہ حضرت وجود حقیقی یعنے حق تعالی یکتاے محض اور لاثانی اور واحد حقیقی اور ازلی اور ابدی ہے نہ کبھی مسبوق بالعدم تھا اور نہ معروض بالعدم ہوگا اور واجب بالذات ہے نہ واسطے اوسکے کوئی علت ہے بلکہ اوسی سے قیام ہر شے کا ہے اور غیر اوسکا عدم محض ہے اور واحدی العین اور واحدی الذات ہے کہ تمامی فضاے غیر متناہی واقعی اور نفس الامری حقیقی اوس یکتاے بے ہمتا لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَيْءٌ سے پر ہے اور خود ہی واقع اور نفس الامر ہے مثلاً اگر مرکز عالم سے محدود جہات تک بلکہ غیر متناہی تک ایک شخص ہیولانی فرض کیا جاوے تو دیگر شخص ہیولانی خارجی عقل سلیم غیر سقیم تجویز نہین کرسکتی ہے بلکہ محال ہے پس اسی جگہ سے ظاہر ہوا کہ حضرت وجود حقیقی قسم سے ہویات واجبیہ مفروضہ ابن کمو نہ کے نہین ہوسکتا ہے اسلیئے کہ تعدد ان ہویات کا حسب قول ابن کمونہ کے ساتھ حیثیت ہذا غیر ہذا کے حقیقت اور تشخص اور تاصل کی رو سے ایک دوسرے سے متباین اور ممتاز ہوگا اور اپنے مرتبے مین رہکر دوسرے کے مرتبے مین قدم نہ رکھ سکے گا

نوان مراقبہ اس امر کی تحقیق مین کہ وجود حقیقی متعین ہے ساتھ تعین حقیقی کے نہ غیر اوسکا واقع ہوکر واقع اور نفس الامر مین ساتھ تعین ذاتی حقیقی کے بحسب مصداق وجود حقیقی ہی متعین ہے جیسے کہ اہل حق کہتے ہین اگرچہ وہ بحسب مفہوم کے مطلق محض ہوا اور نہ وہ جزئی حقیقی ہے و نہ جزئی اضافی کہ کسی کلی کے تحت مین ہووے نہ وہ کلی کہ اپنے جزئیات کی محتاج ہو جیسے کہ فلاسفہ اور اہل منطق کہتے ہین پس عدم کلیت کی وجہ عنقریب ظاہر ہوگی انشاء اللہ تعالی ولیکن اوسکی عدم جزئیت جیسے کہ اہل حق فرماتے ہین پس اسواسطے ہے کہ جو شے واقع اور نفس الامر مین متاصلاً ہستی محض ہے ضرور بحسب مصداق کے متعین ہوگی بلکہ درحقیقت ذات پاک حق تعالی کی ہی متعین ہوگی اور غیر اوسکا افراد عالم مین سے فقط مجازاً اور اعتباراً متعین ہے اسلیئے کہ تعین اور امتیاز اوسکا ذاتی ہے اور کسی دوسری شے سے نہین ہے جو اوسکی ذات پر زائد ہو کیونکہ وجود مین کوئی اوسکا مغائر نہین تاکہ اوس سے وجود مین اوسکو مشارکت ہو پھر اوس سے تمیز کی حاجت ہو پس ذات پاک حق سبحانہ وتعالی کی موافق اہل کشف کے اس معنی مین کہ ذات پاک ساتھ ایسے تعین کے جیسے کہ جزئیات انواع اور اجناس کے حسب اصطلاح معقول کے متعین ہوتے ہین متعین نہین ہے کہ موجب امتیاز اور انحیاز دوسری متعینات سے واقع ہووے پس ذات پاک حضرت حق جل وعلی کی اگرچہ اپنے مرتبے مین بنفسہ متعین ہے مگر دوسری تعینات عالم سے ساتھ مباینت اور مزائلت کے ممتاز نہین ہے چنانچہ مراقبہ چھٹے اور ساتوین سے ظاہر ہے پس یہی دقیقہ ہے کہ اثبات توحید واجب الوجود کا موافق اصول متفلسفین اور متکلمین کے کہ وجودات حقیقیہ متعددہ تجویز کرتے ہین بہت دشوار ہے بلکہ نزدیک اذکیا کے غیر ممکن بخلاف اصول اہل حق کے کہ کوئی اشکال اسجگہ نہ سر غیر وارد کہ حاجت

۱۰

پس ثابت ہوا یہ امر کہ تحقق اختلاف وجود کا خواہ خارجی ہو یا ذہنی زمانی ہو یا مکانی اور ایسا ہی اختلاف تمامی موجودات کا خواہ عرش ہو یا کرسی آسمان ہو یا زمین اور جو کچھ کہ درمیان ان دونون کے ہے بسائط و مرکبات میں سے اختراعی محض میں مثل ریگ بیابان کے کہ گمان کرتا ہے پیاسا اوسکو پانی گیا رھوان مراقبہ اس امر کی تحقیق میں کہ انقلاب وجود حقیقی کا واجب بالغیر سے بھی ممتنع ہے اور وہ اصطلاح پر ہے کہ اطلاق لفظ حقیقت اور ذات اور ماہیۃ کا از روے حقیقت کے واجب الوجود پر ہی ہوتا ہے اور سوا اطلاق اوسکا نقیض وجود پر کہ عبارت عدم محض سے ہے صرف مجاز کے روسے ہے پس دوام وجود کا واجب ہے نہیں تجاوز کرتا ہے وہ ہرگز اوس سے طرف عدم محض کے اور نہیں ہوتا ہے اور نہوگا وجود کبھی معدوم محض ورنہ لازم آوے گا انقلاب حقیقت کا کما مر اور یہ محال ہے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب کسی ممکن خاص کو جیسا کہ زید مثلاً کہ واجب بالغیر ہے جب بوسیدہ ہوجاوین استخوان اوسکے اور اوس حالت سے خاک اور خاک سے آب اور آب سے ہوا اور ہوا سے آتش ہوجاوے پس پایا جاوے گا دوام اوس ممکن مذکور کا پس ہوگا زید مذکور واجب الوجود ابد تک جیسا کہ تھا وہ واجب الوجود ازل سے بھی پس نقل کیا اوسنے ایک مرتبے سے دوسرے مرتبے کیطرف یہان تک کہ مولود ہوا وہ اور نام رکھا گیا اوسکا زید اور کچھ خفا نہیں ہے اوس ممکن کے واجب ہونے میں اسلیے کہ واجب وہ ہوتا ہے کہ جسکا وجود ضروری ہووے اور ممتنع ہوتا ہے انفکاک وجود کا واجب سے اور وجود زید کا یعنی مبدء آثار کے جدا اور منفک نہوا کبھی زید سے کسی مرتبے میں استحالات اور تغیرات مذکورہ سے بلکہ جدا نہوا اوس سے وہ تشخص کہ مطلق ہے اور یہ ظاہر ہے اور سواے اسکے نہیں ہے کہ جدا ہوئی اوس سے خصوصیت تشخص کی اور یہ خصوصیت تشخص اعتباری محض ہے نہیں منعدم ہوتا ہے وجود اوسکا انعدام سے اوس خصوصیت تشخص کے جیسا کہ نہیں منعدم ہوتا ہے وجود زید بیچ زمانہ حیات اوسکی کے بسبب نقل کرنے اوسکے کے طفلگی سے طرف جوانی کے اور جوانی سے طرف پیری کے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ انقلاب اوسکا ایک خصوصیت سے طرف دوسری خصوصیت کے نہیں ضرر کرتا ہے اوسکے وجود اور دوام میں اور اس قسم کے انقلاب اور تغیر اعتباری کو امکان خاص کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں ورنہ مقرر ہے یہ کہ جب تک کوئی شے واجب نہووے وجود میں نہیں آسکتی ہے بارھوان مراقبہ امکان اور اس امر کی تحقیق میں کہ ممکن اور واجب حادث اور قدیم میں کیا فرق ہے واضح ہو کہ امکان ایک نسبت ہے نسب الٰہیہ میں سے اور وہ نسبت حق تعالیٰ کی ہے طرف صفات متقابلہ معقولہ کے جیسا کہ ظہور اور بطون اور اولیت اور آخریت وغیرہ ذلک اور یہ نسبتین باہم متساوی ہیں پس منشا امکان کا یہی نسبت متقابلہ ہے اور یہی ممکن من حیث ذات اپنی بنظر تعین علمی کے بغیر بلا لحاظ اسباب اور شرائط وجود کے ممکن ہے اور یہی ممکن بعینہ واجب بالغیر ہے بنظر اسباب اور شرائط وجود کے اور یہی ممکن بعینہ واجب لذاتہ ہے بنظر حقیقت اوسکی کے مع قطع نظر تعین علمی اور اسباب اور شرائط وجود خارجی کے پس جبکہ معلوم ہوا کہ وجود ایک ہی ہے کہ پایا جاتا ہے اوسمین وجوب اور امکان دو جہت سے پس وجوب باعتبار ذات اور اطلاق کے ہے کہ قدیم ہے اور امکان باعتبار تعین اور تقید اور تغیر کے کہ حادث ہے پس حق تعالیٰ مجمع الکمالات ہے اور کمال عبارت ہے جمع المتقابلین سے کہ مراد اوس سے تضایف اور تضاد اور عدم و ملکہ ہیں کَالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْمُحْيِي وَالْمُمِيْتِ وَالْهَادِي وَالْمُضِلِّ وَقِسْ عَلَيْهِ اِلٰى اَجِبُ وَالْمُمْكِنُ بخلاف نقیضین کے کہ عبارت وجود اور عدم محض سے ہیں حاصل یہ کہ حق تعالیٰ تینون تقابلات تضایف و تضاد و عدم و ملکہ کا جامع ہے اور تقابل نقیضین کا جامع نہیں ہے بسبب استحالہ اجتماع نقیضین اور ارتفاع نقیضین کے کما قال صاحب کلمۃ الحق قدس سرہٗ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَتَّصِفُ بِالتَّقَابُلِ بَيْنَ الْمُتَقَابِلَيْنِ مِنَ التَّقَابُلَاتِ الثَّلَاثِ مِنَ الْعَدَمِ وَالْمَلَكَةِ وَالتَّضَادِ

١١

اور تعینات اور اعتبارات اور شیون اور صفات کے ساتھ پس جو عدم بطون کے معنی مین ہے منتزع ہوتا ہے
اوس وجود سے جو ما بہ الموجودیۃ کے معنی مین ہے اور عارض ہوتا ہے وہ عدم جو معنی بطون کے ہے وجود کو جو
اطلاق مین خواہ اطلاق وجود کا قبل مقید ہونیکے ہو یا بعد رفع قید کے لیکن وہ عدم جو معنی مین نفی من الواقع
ونفس الامر کے ہو یعنے عدم محض ممکن نہین کہ وجود حقیقی سے جو معنی مین ما بہ الموجودیۃ کے ہے منتزع ہو وسے کیونکہ
یہ نقیض اوسکا ہے پس درمیان بطون اور ظہور کے نسبت تقابل عدم و ملکہ کی ہوگی اگر تفسیر کیجا وے بطون کی
عدم ظہور کے ساتھ کہ شانسے اوسکے یہ ہے کہ ظاہر ہووے اور نسبت تقابل تضاد کی ہوگی اگر تفسیر کیجاوے بطون کی
تستر کے ساتھ اور ایسی ہی درمیان عدم بمعنی بطون کے اور درمیان وجود بمعنی ظہور کے نسبت تقابل عدم وملکہ
اور تقابل تضاد کی ہے پس نفی اور خفا عدم حقیقی کے لوازمات سے ہین اور ثبوت اور ظہور اپنے وجود پر
وجود حقیقی کے لوازمات سے ہین ظہور اور جلا غیر اور بطون اور خفا غیر کے وجود حقیقی کے عوارض مفارقات
سے ہین يَعْرِضُ لَهُ الْاِجْلَاءُ عِنْدَ تَعَيُّنِهِ بِالظُّهُوْرِ وَالْخَفَاءُ عِنْدَ تَخَلُّعِهِ عَنْهَا پس یہ سب قیود و اعتبارات
اور شیون امور انتزاعیہ ذہنیہ ہین لیکن لَهَا تَحَقُّقٌ فِي الْخَارِجِ بِحَسَبِ الذَّاتِ فَهِيَ بِحَسَبِ الْخَارِجِ ظُلُمَاتٌ
كَانَّهُ اُمٌّ وَّسَنْقِ دَ حَكَمَ لِاَنَّ تَعَيُّنِهِ لِاَجْلَاءِ الْخَفِيِّ وَظُهُوْرِ الْبَاطِنِ الَّذِيْ خَفِيَ وَتَجَلِّيْ بِكَمَالِ اِسْمِهٖ اٰدَمَ
كُنُوْزِهٖ فَتَصِيْرُ تِلْكَ الظُّلُمَاتُ حُجُبًا وَّحِجَابًا بَابٌ عَلٰى وَجْهِ الْكَرِيْمِ بِحَيْثُ تُحْرِقُ سُبُحَاتُ الْجَلَالِ وَتَظْهَرُ بِهَا
الْمَظَاهِرُ فَالْوُجُوْدُ الْحَقِيْقِيُّ الْمُطْلَقُ وَاجِبٌ لِاِمْتِنَاعِ وُرُوْدِ الْعَدَمِ بِمَعْنَى النَّفْيِ عَلَيْهِ وَالْمُقَيَّدُ مُمْكِنٌ
لِاِمْكَانِ وُرُوْدِ الْوُجُوْدِ وَالْعَدَمِ بِمَعْنَى الظُّهُوْرِ وَالْاِجْلَاءِ وَالْبُطُوْنِ بِمَعْنَى الْخَفَاءِ عَلَيْهِ وَبِهٖ عُلِمَ
اَنَّ الْمُقَيَّدَ يَكُوْنُ عَيْنَ الْمُطْلَقِ ذَاتًا وَّغَيْرَهٗ اِعْتِبَارًا كَمَا عُلِمَ اَنَّ الْمُمْكِنَ عَيْنُ الْوَاجِبِ ذَاتًا غَيْرُهٗ
اِعْتِبَارًا عِنْدَ الصُّوْفِيَّةِ وَعُلِمَ اَيْضًا اَنَّ الْوُجُوْدَ الْمُشْتَرَكَ الَّذِيْ هُوَ مُعْتَبَرٌ فِيْ مَفْهُوْمِ
وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَمُمْتَنِعِ الْوُجُوْدِ بِمَعْنَى الظُّهُوْرِ فِي اصْطِلَاحِ الصُّوْفِيَّةِ وَبِمَعْنَى الثُّبُوْتِ فِي اصْطِلَاحِ
الْحُكَمَاءِ پس اسی وجود کو بعض بدیہی کہتے ہین اور بعض نظری کہتے ہین اور دلائل فریقین کے مطولات
مین مذکور ہین اور دلائل انکے یا وجود منافات کے رجوع کرتے ہین طرف نزاع لفظی کے اسلیے کہ جو قائل ہین
بداہت کے مراد لیتے ہین اوس سے معنی مصدری اور جو قائل ہین نظری ہونے کے مراد لیتے ہین اوس سے
معنی ما بہ الموجودیۃ بلکہ حق یہ ہے کہ وجود ساتھ دونون معنی کے بدیہی ہے بَلْ هُوَ اَظْهَرُ الْاَشْيَاءِ وَلَعَلَّهُ كَمَا
قِيْلَ الْوُجُوْدُ الْحَقِيْقِيُّ يَظْهَرُ بِهِ الْاَشْيَاءُ وَيَتَمَيَّزُ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ وَلَا يُمْكِنُ اَنْ يُكْتَسَبَ لِاَنَّ تَمْيِيْزَ الْاَشْيَاءِ
بِالْاَشْيَاءِ مَا يَتَوَقَّفُ عَلَيْهِ فَلَوْ تَوَقَّفَ تَمْيِيْزُهٗ عَلٰى شَيْءٍ يَلْزَمُ الدَّوْرُ وَاَيْضًا اَلشَّيْءُ فِيْ حَدِّهٖ اِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا
لَا يَتَرَكَّبُ اِلَّا مِنْ مَفْهُوْمٍ عَامٍّ وَمَفْهُوْمٍ خَاصٍّ وَلَيْسَ فِي الْوُجُوْدِ مَفْهُوْمَانِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا
عَامًّا وَالْاٰخَرُ خَاصًّا بَلْ لَيْسَ فِيْهِ مَفْهُوْمٌ اَعَمُّ مِنْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ جِنْسًا فَيَحْتَاجُ اِلَى الْفَصْلِ
فَلَوْ كَانَ كَسْبِيًّا لَمْ يُمْكِنْ تَعْرِيْفُهٗ اَصْلًا وَمِنْ هٰهُنَا يَخْرُجُ اَنَّهٗ بَسِيْطٌ بَلْ لَيْسَ كُلُّ بَسِيْطٍ حَقِيْقِيٍّ
فَاِنَّ كُلَّ مَا هُوَ جُزْءٌ غَيْرُهٗ اِنَّمَا يَكُوْنُ بِتَحْلِيْلِهٖ وَتَعْيِيْنِهٖ وَتَحْقِيْقِهٖ يَكُوْنُ تَرْكِيْبًا لِكَوْنِهٖ تَرَكُّبَ
الْوُجُوْدِ اَبْسَطَ الْاَشْيَاءِ **چودھوان مراقبہ** اس امر کی تحقیق مین کہ وجود عین ماہیات موجودات کا
ہے یا غیر ماہیات موجودات کا اور وہ یہ ہے کہ بعض حکما اور ابو الحسن اشعری اور ابو الحسین بصری
معتزلی کے نزدیک وجود عین ماہیۃ واجب اور عین ماہیۃ ممکن کا ہے اور متکلمین کے نزدیک عکس اسکا ہے

جبکہ شقوق باطل ہوئے ہیں پس ایسا ہی لازم ہوا یعنے منتزع ہونا وجود حقیقی کا ماہیۃ ممکن سے باطل ہے اور بطلان شق رابع کا
ظاہر ہے اسلیے کہ ہم کہتے ہیں اور انتزاع کرتے ہیں وجود مصدری کو ماہیۃ ممکن سے پس اگر وجود حقیقی ماہیۃ ممکن کا
مقارن ہوتا انتزاع وجود مصدری کا ماہیۃ ممکنہ سے ممکن ہوتا اور بطلان شق خامس کا اسطرح پر ہے کہ اگر وجود حقیقی
جز ماہیۃ ممکن کا ہوگا تو جزء آخر یعنے ماہیۃ ممکن یا تو عین وجود حقیقی کا ہوگا پس اس تقدیر میں درمیان دونوں جزء کے
تمیز نہ ہوگی اور یہ خلاف مفروض ہے یا غیر اوسکا ہوگا پس تمیز درمیان اون دونوں کے یا بسبب دیگر وجود کے ہوگی
پس تسلسل لازم آویگا یا تمیز درمیان اون دونوں کے بسبب عدم کے ہوگی اور یہ ممتنع ہے اسلیے کہ عدم کوئی شے
نہیں ہے کہ درمیان دو چیز کے تمیز دیوے پس باطل ہوا جزء ہونا وجود حقیقی کا ماہیت ممکن میں پس جبکہ شقوق اربعۂ
اخیرہ باطل ہوئے ثابت ہوا شق اول یعنے وجود حقیقی معروض ہے اور تمامی ماہیات ممکنہ عارض ہیں وجود حقیقی کو
اور منتزع ہیں اوس سے اور وجود حقیقی باوجود وحدت اپنے کے منشاے انتزاع تمامی ماہیات ممکنہ کا ہے
اعتبارات کثیرہ کے ساتھ جیسا کہ کرۂ آسمان باوجود اپنی وحدت کے منشاے انتزاع دوائر کثیرہ کا ہے اعتبار کثیرہ کے
ساتھ اور وجود حقیقی موصوف ہے اور تمامی ماہیات ممکنہ اوسکے اوصاف انتزاعیہ ہیں اور یہی وجود حقیقی اون
ماہیات ممکنہ کے لیے مابہ الموجودیۃ ہے پس متذکرۂ بالا سے ثابت ہوا کہ ماہیات ممکنہ وجود حقیقی سے قائم اور اوس سے
منتزع اور اوسکو عارض ہیں آور دلیل حضرات صوفیہ کی اس امر پر کہ وجود حقیقی عین ذات ممکن کا ہے یہ ہے کہ جبکہ
ذات الشیٔ ما یقوم بہ الشیٔ کو کہتے ہیں اور سابق میں ثابت ہوا کہ قیام ممکنات کا وجود حقیقی سے ہے پس ثابت ہوا
کہ وجود حقیقی عین ذات ممکنات کا ہے اور معروض اونکا اگرچہ وہ ممکنات کے ماہیات کا غیر ہووے اور اوس سے
یہ بھی ثابت ہوا کہ ممکن عین واجب کا ہے ذاتاً و وجوداً اور غیر اوسکا ہے ماہیۃً و اعتباراً اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ممکنات
کے لیے وجود حقیقی نہیں ہے نہ نفس الامر میں و نہ ذہن میں و نہ خارج میں ہاں ممکنات کے لیے وجود بالعرض ہے اونکے
وجود منشأ کے ساتھ پس تمامی ممکنات حقائق باطلہ ممتنعات الوجود ہیں بنظر اونکے نفس مفہومات اعتباریہ کے
اور ممکنات الوجود ہیں بنظر اونکے منشا کے اور قابلات ہیں واسطے نسبت وجود منشأ کے طرف اونکے یہ بسبب منتزع ہونیکے
وجود منشأ سے پس تمامی ممکنات وہمی ہیں اور نسبت وجود منشأ کی طرف ممکنات کے صرف وہمی ہے پس قول
بعض حکما کا کہ وجود کے لیے ممکن قابل بالذات ہے محض حکم وہم کا ہے اور حکم عقل کا خالی غیر مشوب بالوہم کا یہ ہے کہ ممکن
ممتنع الوجود ہے بنظر اپنی ماہیۃ کے اور ممکن الوجود ہے بنظر اوسکے منشا کے کہ ذات اوسکی ہے پس یہی ہے مذہب
حضرات صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم کا پس باطل ہوا زعم بعض حکما اور ابو الحسن اشعری وغیرہ کا کہ وجود حقیقی
عین ہر ماہیۃ ممکنہ اور واجبہ کا ہے اسلیے کہ عینیت وجود حقیقی کی ماہیۃ ممکنہ کے ساتھ باطل ہے کما مر اور اسواسطے
کہ وجود مصدری اونکے بیان میں بھی ایک مفہوم ہے پس واجب ہے کہ اوسکا منشاء انتزاع بھی کہ مابہ الموجودیۃ ہے ایسا ہی
نہ متعدد بحسب تعدد ماہیات کے اور زعم ان حکما کا اسواسطے باطل ہے کہ اگر وجود حقیقی عین ماہیۃ ممکن کا ہوتا تو ممکن
واجب ہوتا اور یہ باطل ہے جیسا کہ سابق میں بیان ہوا اور اسواسطے کہ اگر ماہیات متعددہ عین وجود حقیقی کی ہوتیں
حالانکہ وجود حقیقی واحد ہے بسبب وحدت اوسکے لازم ہے کہ وجود مصدری ہے البتہ باطل ہوتا تعدد ماہیات
ممکنہ کا اسلیے کہ وحدۃ الوجود مستلزم ہے اوس چیز کی وحدت کو کہ وہ عین اوسکا ہے اور یہ خلاف نفس الامر کے ہے
اور یہ بھی باطل ہوا قول بعض کا کہ کہتے ہیں کہ وجود حقیقی عین واجب تعالی کا ہے اور غیر ماہیۃ ممکن کا اور عارض ہے
ماہیۃ ممکن کو اسلیے کہ ہم نے باطل کیا ہے عروض وجود حقیقی کا ماہیۃ ممکن میں پس باطل ہوئے مذاہب ان سب کے

گو بالاعتبار ہو اور صوفیہ کی اصطلاح مین واجب الوجود وجود خاکی انسانی کو بھی کہتے ہین یعنی لازم الوجود اسلیے کہ ظہور روح انسانی کا بدون اس وجود خاکی کے ممکن نہین اسی لزوم کے لیے اسکو واجب الوجود کہتے ہین اور کبھی ممکن الوجود پر کہ جسم مثالی ہے اور کبھی بیچ معنی ثبوت عام کے کہ ثبوت اوسکا وجود خارجی سے ہی استعمال کرتے ہین پس باعتبار اس معنی کے حضرات صوفیہ کے نزدیک ہر موجود پر وجود کا اطلاق کرسکتے ہین خواہ وہ وجود موجود حقیقی ہو وسے خواہ انتزاعی واقعی اور عوام علیہ ثبوت مترتب الآثار خارجی پر وجود خارجی اور ثبوت مترتب الآثار ذہنی پر وجود ذہنی کا اطلاق کرتے ہین اور باعتبار اس معنی کے اطلاق سے لفظ وجود کے ممکنات پر حضرات صوفیہ انکار نہین کرتے ہین اور جو وجود معنی مین ما بہ الموجودیۃ والفعلیۃ اور مترتب الآثار کی انکا بیچ کے ہے محل نزاع کا ہو جیسے کہ سابق مین مذکور ہوا حضرات صوفیہ اوسکو وجود حقیقی اور واجب الوجود اور شخص واحد کہتے ہین اور ممکنات کو وجود اس معنی مین نہین کہتے ہین بلکہ مجعول واجب کا جانتے ہین اوّلاً بجعل بسیط بصور اعیان ثابتہ غیر مترتب الآثار اور ثانیاً بجعل مرکب اون صور اعیان کو مترتب الآثار کیا اور بیچ مرتبہ مترتب الآثار عالم کثرت کے اعظم مظاہر اوسکا روح اعظم ہے اور مستوی عرش پر یہی روح اعظم ہے اور فرق درمیان معنی ثبوت عام اور ما بہ الموجودیۃ کے عموم و خصوص مطلق کا ہو پس وجود ممکن کا بہ نسبت معنی ما بہ الموجودیۃ کے ایسا ہے جیسے کہ نصفیۃ اور ثلثیۃ جسم متصل مین ثابت ہے اور وجود اسکا مستقل نہین ورنہ لازم آویگا موجود ہونا اجزاے غیر متناہی خارجی کا بالفعل مین اور یہ محال ہے پس وجود خارجی یعنی ما بہ الموجودیۃ والفعلیۃ نزدیک ماتریدیہ کے ایک صفت ہے واجب مین جو مستوی عرش پر ہے اور ممکن مین کہ عالم کثرت ہے وہی وجود منضم ہوا ہے اور یہ صریح البطلان ہے اسلیے کہ انضمام وجود خارجی کا غیر وجود کے ساتھ کہ خارج مین موجود ہو کیونکر متصور ہوگا جیسے کہ بطلان اوسکا سابق مین معلوم ہوا اور اکثر علماء مشائیہ وجود واجب کو جو اونکے نزدیک مغائر عالم کا ہے عین واجب اور وجود ممکن کو صفت منضمہ ساتھ ممکن کے کہتے ہین اور بدستور سابق اوپر بھی وجود ممکن مین اعتراض مذکور وارد ہوتے ہین اور کہ بیرا وو اما وکے نزدیک منشا وجود مصدر یکا کہ وجود حقیقی ہے بیچ ذات واجب کے جو اونکے بیان مغائر عالم کا ہے نفس ذات واجب ہو اور منشا اوسکا بیچ ممکن کے بوصف استناد ممکن بطرف واجب کے ہے اور یہ بھی نادرست ہے اسلیے کہ بیچ منشا ہونے انسانیہ کے مثلاً جیسا کہ منشا اوسکا نفس انسان ہے ویسا ہی منشا وجود اوسکے کا ذات ممکن ہے نہ بوصف استناد اوس ممکن کے پس صفت استناد بالواجب کے کچھ معنی نہین اسلیے کہ وہ وحدۃ الوجود کا قائل نہین کہ بالعرض و بالتبع کہہ سکے اور نزدیک اشعریہ کے وجود واجب مین جو مستوی عرش پر ہے ذات واجب ہے اور وجود ممکن مین عین ماہیۃ ممکن ہے کما قر اس قول مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ ممکنات عدم محض سے خارج ہوئے ہون جیسا کہ نزدیک انکے مشہور ہے یہ احتمال صریح البطلان ہے اسلیے کہ عدم محض کوئی شئے نہین ہے کہ وہ موجود ہو گا اور اوسپر کوئی حکم مترتب ہووے اور احتمال دوسرا یہ کہ واجب نے باوجود قیام خود بواجبیۃ اپنے ساتھ ذات ممکنات متمائزہ متغائرہ کو متشکل کیا ہے اور بطور خیال انسان کامل کے ظہور پکڑا اور بعید نہین ہے کہ مراد حضرت شیخ مجدد رضی اللہ تعالی عنہ کی بیچ مکتوبات کے کہ کہا اونھون نے کہ وجود ذات کا واجب ہے اور ممکنات مخلوق فی الوہم ہے شاید یہی ہوگی اسلیے کہ ساتھ عدم محض کے قدرت اور ارادہ حق تعالی کا کیونکر متعلق ہونگے حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ بمغائرت واجب اور ممکن بطور حضرات متکلمین کے قائل ہوا اور واجب کو روح اعظم جانتے ہین اگرچہ اس لفظ سے نازاض ہین پھر بھی بطور قول اہل وحدۃ الوجود کے واجب کو مثل شمع اور ممکنات کو مثل آئینون کے جانتے ہین کہ آئینہ عکس شمع کا پیدا ہو

اور اگر حق تعالی عرض ہوتا تو کسی موضوع مین قائم ہوتا جو اوسکے قبل بالذات موجود تھا پس اس تقدیر مین تقدم الشئے علی نفسہ لازم آتا اور نہ حق تعالی ایک امر اعتباری ہے جیسے کہ ظالم لوگ کہتے ہین اسلیے کہ حق تعالی اسوقت بذاتہ موجود تھا کہ جسوقت یہ لوگ موجود نتھے جو حق تعالی کو اعتباری کہتے ہین خواہ یہ لوگ عقول ہون یا نفوس و یا غیر عقول و نفوس جیسے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا (کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ شَیْءٌ) پس حقیقت کسی شے کی مرتبہ بشرط شے اور مرتبہ بشرط لا شے مین اعتباری ہونے سے نہین لازم آتا ہے کہ حقیقت اوسی شے کی لابشرط شے مین بھی اعتباری ہووے اور نہ حق تعالی خارج اور ذہن مین قسمت پذیر ہے اسلیے کہ وہ بسیط محض ہے اسیواسطے اوسکے لیے نہ جنس ہے و نہ فصل پس حق تعالی کی حد نہین ہوسکتی ہے اور نہ اوسکو ابتدا ہے ورنہ محتاج ہوگا طرف علت موجدہ کے بسبب ممکن ہونیکے اور نہ اوسکو انتہا ہے ورنہ اوسکو عدم عارض ہوگا اور یہ محال ہے بسبب انقلاب حقیقت کے و یا بسبب موصوف ہونے اوسکے کے ساتھ نقیض کے کما مر پس وہ ازلی اور ابدی ہے کیونکہ وہ اول اور آخر اور ظاہر اور باطن ہے **سولھوان مراقبہ** ایضاً تتمہ بحث وجود مین مراقبات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ وجود من حیث ہو ہو یعنے وجود لابشرط شئے خود بخود موجود اور قائم بنفسہ ہے نہ وہ کبھی نیست تھا اور نہ وہ کبھی نیست ہوسکتا ہے اور نہ نیست ہوگا اور نہ اوسکو کوئی جزو ہے اور نہ وہ جزو دوسرا کسی کا غیر اوسکے کوئی ہستی نہین واحدی الذات احدی العین یکتا بے ہمتا واحد حقیقی لاثانی محض لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ہے نہ وہ قسم سے عقول اور ارواح اور نفوس کے ہے نہ ملک نہ جن نہ فلک نہ کوکب نہ آتش نہ باد نہ آب نہ خاک نہ حجر نہ شجر نہ جانور نہ انسان نہ ہیولی نہ صورت جسمیہ نہ جسم نہ جزء لایتجزی نہ اعراض اونکے نہ زمانہ نہ بعد مجرد نہ مقید ساتھ قید اطلاق اور تقیید کے نہ کلی ہے نہ جزئی نہ عام نہ خاص وغیرہ وغیرہ متعینات مین سے بلکہ یہ اشیا لازم ہین اوسکو بحسب مراتب تنزلات اور مقامات تفصیلیہ کے بغیر کسی تغیر کے اوسکی ذات و حقیقت مین کَمَا قَالَ تَعَالٰی رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ اور وہی وجود مطلق ساری اور متجلی ہے بیچ تمامی تعینات اجمالی اور تفصیلی کے مثل سرایت سیاہی کے حروف مفردہ اور مرکبہ مین اور سرایت واحد کے مراتب اعداد مین اور سرایت موم کے فرزین و پیل و پیادہ وغیرہ مین اور سرایت تخم کے شجر مین وغیر ذلک من الامثال اور وہ قیوم ہے تمامی مراتب کا پس وہ باعتبار تنزلات کے مطلق ہے و مقید کلی ہے اور جزئی عام ہے اور خاص واحد ہے اور کثیر وغیر ذلک انواع تفصیلیہ مین سے بغیر تغیر ذات اور حقیقت اوسکی کے ورنہ متصف ہوتا نقیض کا ساتھ نقیض کے یا متحد ہونا اون دونون نقیضون کا لازم آویگا اور یہ محال ہے اسلیے کہ اسمین انقلاب حقیقت کا لازم آتا ہے کما مر اور یہ محال ہے اور جبکہ حقیقت اوسکی مطلق ہے خارج مین ہمیشہ متحقق ہوگی پس اصل تمامی موجودات کی یہی ایک وجود ہے اور تمامی کائنات اوس ایک وجود سے صادر ہوئے ہین اور وہ بذات خود بطور موجود اسکے متعین اور متکیف ہوکر بلباس مخلوقات کے ظاہر ہوا ہے اور ذات اوسکی ساتھ تمامی صفات کے متقید ہوکر خلق نما ہوئی ہے بغیر انقلاب حقیقت اور صفات اپنے کے باوجود اسکے وہ ساتھ اطلاق اور صفات حقیقیہ اور کمالات ذاتیہ اپنے کے بحال خود ہے اور باوجود اطلاق حقیقت اور صفات اپنے کے ان تعینات اور تقییدات و تشبیہات کے ساتھ ظہور فرما کر خلق نما ہوا ہے اَلْحَقُّ مَحْسُوْسٌ وَّالْخَلْقُ مَعْقُوْلٌ وَمَنْ ھُوَ اسلیے کہ وجود عام منبسط سبکی اصل ہے اور موجودات خاصہ کہ حقائق اشیا ہین فروع اوسکے ہین پس یہ خصوصیات بمنزلہ قوالب موہومہ کے ہین متحقق اور موجود بجز وجود عام منبسط کے دوسرا کوئی شے نہین اسلیے کہ اگر ہم کسی موجود متعین کو تحلیل کرین

اور اعراض سے ایک ہی ہے اور یہی ایک ہیولی منشا ہے واسطے انتزاع مفہومات جنس عالی اور
جمیع عوالم علوی اور سفلی کے اور یہی ہے وجود حقیقی جل سلطانہ اور متصف ہے ساتھ جوہریت اور عرضیت
کے اور قابل ہے واسطے استعداد اور اتصال اور انفصال کے بحسب مراتب تعینات اور تنزلات اپنے کے
کہ بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے نام رکھا جاتا ہے اوسکا ہیولا اولی اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے صورت
جسمیہ اور جسم اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے صورت نوعیہ اور نوع اجسام ہیں سے اور بیچ بعض مراتب ظہور اپنے کے
عقل اور نفس اور کم اور کیف وغیر ذلک اسما میں ہے پس مفہوم موجود کا بلکہ مفہوم وجود کا جنس عالی ہے اور مصداق
اوسکا ہیولا اولی اور مادہ شخصیہ ہے واسطے تمامی ممکنات کے لیکن قول حکماے فلاسفہ مشائیہ کا کہ جسم مطلق مرکب ہے
دو جوہر سے ایک ہیولی دوسری صورت جسمیہ اور انواع اجسام کے مرکب ہیں تین جوہر سے ایک ہیولی دوسری
صورت جسمیہ اور تیسری صورت نوعیہ پس باطل ہے کہ مبتنی ہے اونکے مبنا فاسد پر جو کہتے ہیں کہ فصول جواہر
کے جواہر ہیں اور تحقیق سابق میں پہچانا تونے اوس مطالب بطلان اوسکا پس نہیں ہے ترکیب کسی شے کی مرکبات میں سے
دو جوہر سے بلکہ ماہیت ہر شے کی مرکب اور مولف ہے جنس عالی اور عرض واحد سے یا دو عرض سے یا چند اعراض
سے اور اعراض تقیدات اور تعینات اور اعتبارات ہیں واسطے اوس ایک جنس عالی کے کہ واجب تعالی ہے
پس ماہیت جوہری مثلاً نزدیک حکماے فلاسفہ کے مرکب ہے موجود اور (لَا فِي مَوْضُوعٍ) سے اور ماہیت
عرض کی نزدیک اونکے مرکب ہے موجود اور (كَوْنُهُ فِي مَوْضُوعٍ) سے اور موضوع عرض کا جوہر ہے اور ایسا ہی
ہر حقیقت انواع جوہریہ اور عرضیہ میں سے مرکب ہے جوہر سے کہ جنس عالی ہے اور عرض سے کہ وہ ایک قید ہے قیود
میں سے اور ایک تعین ہے تعینات میں سے اور ہر مرتبہ میں مراتب تنزلات میں سے زیادہ ہوتی ہے ایک قید اوپر
دوسری قید کے مثلاً جسوقت زیادہ کی جاوے ایک قید (لَا فِي الْمَوْضُوعِيَّةِ) کی اوپر وجود کے ہوجاوے گا وہ موجود
جوہر اور جسوقت زیادہ کی جاوے اوپر قید (قَابِلُ الْأَبْعَادِ الثَّلَاثَةِ) کی بھی ہوجاویگا وہ موجود جسم اور جسوقت
زیادہ کی جاوے اوپر قید (النَّامِي) کی بھی ہوجاویگا وہ موجود نبات اور جب زیادہ کی جاوے اوپر قید
(الْحَسَّاسُ الْمُتَحَرِّكُ بِالْإِرَادَةِ) کی بھی ہوجاویگا وہ موجود حیوان اور جب زیادہ کی جاوے اوپر قید (النَّاطِقُ)
کی بھی مثلاً ہوجاویگا وہ موجود انسان اور جسوقت زیادہ کی جاوے اوپر قید دوسری کلی کی ہوجاویگا وہ موجود
صنف اور جب زیادہ کی جاوے اوپر ایک قید یا چند قیود تشخص اور تعین اوسکے کی جیسے کہ سواد بیاض وغیرہ سے
ہوجاویگا وہ موجود شخص اور یہ مذکور بیچ ترکیب انواع جواہر اور اشخاص اوسی موجود کی ہے نزدیک فلاسفہ
کے وقس علیہ حال انواع العرض واشخاصہ پس جبکہ وجود عرض کا وجود موضوع سے مغایر نہیں ہے پس جنس عرض
اور جوہر کا ایک ہی ہے کہ وہ موجود مطلق ہے اور جو قیود متنوعہ واسطے عرض کے ہیں بعینہ وہی قیود متنوعہ اوس
موجود کے ہیں جو جنس عالی ہے پس جیسے کہ جوہر مصطلح فلاسفہ کا ایک اسم ہے اسماے حسنی موجود مطلق میں سے
ویسا ہی عرض بھی ایک اسم ہے اسماے حسنی میں سے اوسی موجود مطلق کے پس اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا
کہ جواہر مصطلحہ فلاسفہ بھی اعراض میں سے ہیں جنکو وہ جواہر کہتے ہیں حاصل یہ کہ عالم میں کوئی نوع ایسا نہیں ہے
کہ بسیط محض ہووے سواے وجود حقیقی کے اگرچہ فلاسفہ زعم کرتے ہیں کہ بعض اوسکا بسیط ہے اور بعض اوسکا
مرکب پس نہیں ہے وجود میں کوئی شے بسیط سواے اوس جنس کے کہ وجود حقیقی واجب تعالی ہے جل سلطانہ
اور ہر ہر نوع اون انواع میں سے کہ تحت میں وجود حقیقی کے ہیں ایک ایک ماہیت ہے کہ مرکب ہے جنس عالی سے

ہیولیٰ وجود مطلق کے واسطے تمامی موجودات کے البتہ صحیح ہوتا قول اونکا کہ جنس عالی جوہر ہے لیکن اس تقدیر میں
بھی اونکی نسبت مقالات فاسدہ باقی رہجاوینگے جیسے قول اونکا کہ فصول جواہر کے جواہر ہین اور فصول علل موجدہ ہین
واسطے اجناس کے اور معطی وجود واسطے اون اجناس کے اور تمام عقول اور نفوس مجردات مین سے اور تمام اجسام
اور اجزاء اجسام کے ہیولی اور صورت جسمیہ اور صورت نوعیہ مین سے جواہر ہین اور سوا اسکے اور بھی بہت سے
اقوال ہم نقل کرچکے ہین کہ سابق مین فساد انکا ظاہر ہوا ہے اور اگر کوئی کہے کہ جبکہ موجود مطلق جوہر اور جنس عالی ہوا تمامی
موجودات کے لیے اس سے لازم آیا کہ تمامی موجودات خاصہ کہ انواع اوسکے ہین جواہر ہو وین نہ اعراض بسبب
صادق آنے تعریف جوہر کے اوپر کہ لکونہٖ لَا فِیْ مَوْضُوْعٍ ہے اسلیے کہ جب ایک جز اون اجزاء مین سے
موضوع مین نہوا پس نہونگے کل اجزا بیچ موضوع کے جواب دینگے ہم کہ سابق مین ثابت ہوا ہے کہ انواع متحد ہین ساتھ
جنس عالی کے از روے ذات اور وجود کے اور متغائر ہین جنس عالی سے از روے ماہیت اور مفہوم کے اور ظاہر ہے
یہ بات کہ مفہومات تمامی ماہیات کے مفہومات اشتقاقیہ ہین یعنے ایک ذات ماخوذ ہے ساتھ صفات کے جیسے کہ مفہوم
ضارب کا مرکب ہے ایک ذات اور صفت ضرب سے اور ضرب جو ایک صفت قائم ہے ساتھ ذات کے اور تمامی مفہومات
مشتقات کے اعراض اور صفات ہین کہ قائم ہین ساتھ ذات موضوع اور موصوف کے پس تمامی مفہومات کا قیام
موضوع سے ہے پس اس صورت مین تمامی مفہومات اعراض ہونگے نہ جواہر جیسے کہ سائل کہتا ہے پس موجود مطلق
اپنے مرتبہ اطلاقیت مین جوہر اور واجب ہے از روے ذات اور ماہیت کے اور موجود مقید کہ مرکب ہے ایک عرض
یا چند اعراض سے ممکن ہے از روے ماہیت اور مفہوم کے اور جوہر ہے از روے ذات کے جیسے کہ کاتب اور
ضاحک اور ضارب وغیرہ اعراض ہین باعتبار مفہومات اور ماہیات اپنے کے اور جواہر ہین باعتبار ذات
اپنے کے پس تو ہم حکما اور متکلمین کا کہ ماہیات جوہریہ جواہر ہین فاسد اور غلط فاحش ہے اسلیے کہ اونکی اصطلاح کے
روسے بھی کوئی شے ماہیات جوہریہ مین سے جوہر نہین ہو سکتی ہے اور جبکہ ثابت ہوئی یہ بات کہ ماہیات ممکنہ خواہ
جوہریہ ہوں خواہ عرضیہ اعراض ہین اور قائم ہین ساتھ موضوع واحد کے کہ واجب تعالیٰ ہے اور جواہر جسمانیہ بسبب
اونکے اعراض ہونیکے نہین صلاحیت رکھتے ہین اسبات کے کہ کوئی دوسرا عرض ساتھ اونکے قائم ہووے بسبب استحالہ
قیام العرض بالعرض کے پس اس سے ظاہر ہوا کہ عالم تمامہ عرض ہے کہ قائم ہے ساتھ ایک ہی موضوع کے کہ حق سبحانہ
و تعالیٰ ہے اور جبکہ ثابت ہوا کہ ہیولی تمامی عوالم کا وجود حق تعالیٰ کا ہے کہ قدیم اور واجب ہے اور اپنے وجود مین
کسیکا محتاج نہین بلکہ جتنا ماسوا اوسکے ہے محتاج ہے اپنے وجود اور ظہور مین اوسکے طرف باطل ہوا جو کچھ کہا حکمانے
بیچ اثبات تلازم کے درمیان ہیولی اور صورت کے کہ ہیولی محتاج ہے اپنے وجود اور ثبوت مین طرف صورت کے
تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا ہان البتہ حق تعالیٰ ظاہر نہین ہوتا ہے بسبب ابہام اور خفا اوسکے کے
مرتبہ اطلاق مین بوجہ کمال اشراق اور ظہور اوسکے کے ابصار اور بصائر پر مگر بعد تلبس اوسکے کے ساتھ لباس صفات
اور صور اور تعینات کے اور یہ امر حیرت انگیز ہے کہ باوجود کمال اشراق اور ظہور وجود حقانی کے مظاہر کونیہ مین
ابتک اکثر کے نزدیک مخفی ہے جیسے کہ خفاشیان تک کہ اکثر نظار مظاہر کونیہ مین اوسکے ظہور کے منکر ہین جیسے کہ آنکھ
بسبب کمال ظہور و اشراق نور شمس کے شمس کو نہین دیکھ سکتی ہے سواے پردہ سحاب وغیرہ کے ویسی ہی شان
وجود مطلق کی ہے کہ بوجہ کمال ظہور و اشراق نور اوسکے کوئی دیکھ نہین سکتا ہے مگر آڑ مین حجب مجالی اور
مظاہر کونیہ کے پس وقت دیکھنے کسی شے کے پہلا نور وجود اوسکا دکھائی دیتا ہے بعد اوسکے الوان اور اشکال ہم

بلکہ اسوقت منشا تشکیک کا امر خارج عن الماہیۃ ہوگا اور یہ خارج عن البحث ہے اور میرے نزدیک مذہب اشراقیہ کا
حق ہے اسلیے کہ حکماے مشائیہ بھی وجود مین تشکیک کے قائل ہین کیونکہ وہ کلی مشکک کی مثال وجود کو لاتے ہین
اور وجود ایک ماہیۃ ہے ماہیات مین سے اور ایک مبدا ہے مبادی مین سے اور جبکہ مشائیہ کے نزدیک وجود مین
تشکیک ثابت ہوئی دیگر ماہیۃ اور مبدء مین بھی تشکیک ثابت ہوگی اور فقط مشتقات مین تشکیک منحصر نہوگی اور
اقرار حکماے مشائیہ کا کہ تشکیک فقط مشتقات مین ہی ہوتی ہے باطل کرتا ہے اونکے مذہب کو کہ انکار تشکیک
فی الماہیات والمبادی ہے اسلیے کہ حمل مشتقات کا متفرع اور موقوف ہے اوپر مبادی کے کہ قائم ہین ساتھہ
معروضات کے پس جبتک کہ مبادی اور ماہیات مبادی مین تشکیک متحقق نہو کیونکر مشتقات مین تشکیک متحقق
ہوگی مگر یہ کہ تمامی ماہیات مساوی نہین ہین قبول تشکیک مین کیونکہ ماہیات نوعیہ بعض اونکے مشکک ہین جیسے کہ انسان
اسلیے کہ حمل انسان کا اوپر بعض افراد کے اولی ہے جیسے کہ اصحاب نفوس قدسیہ ہین کیونکہ وہ نہین آثار انسانیت کے
ساتھہ مبدء اول کے اقوی اور اظہر ہین دوسری افراد سے جو نفس اور منہمک ہین شہوات حیوانیہ مین اور بعض وہ کہ
متواطی ہین جیسے کہ سواد شدید اور سواد ضعیف اسلیے کہ مراتب شدت سواد کے مساوی ہین اس نوع کے تمامی
افراد مین جیسے کہ سواد غراب مثلاً مساوی ہے اوسکے تمامی افراد مین لیکن تمامی ماہیات جنسیہ قابل تشکیک کے
ہین کیونکہ تمامی ماہیات جنسیہ امور مختلفۃ الحقائق پہ محمول ہوتے ہین اور جبکہ سابق مین یہ بات ثابت ہوئی کہ تمامی
ماہیات ممکنہ ماہیات اشتقاقیہ ہین اور حکماے مشائیہ کے نزدیک تشکیک مشتقات مین جاری ہے پس واجب ہوا کہ کل
ماہیات مین تشکیک جاری ہووے اسلیے کہ ماہیات بھی مشتقات مین سے ہین اور بعضے ماہیات ہین نفس الامر مین
اشتقاقیہ ہین حاصل اس مراقبہ کا یہ ہے کہ جملہ ماہیات ممکنہ عوارض ہین مثل دیگر اعراض مشتقہ کے اوس ایک وجود
حقانی پر کہ ہیولاے جمیع عوالم ہے **انیسوان مراقبہ** ماہیۃ اور تعریف مطلق علم کی تحقیق مین واضح ہو کہ واسطے علم کے
دو معنی ہین ایک معنی مصدری دوسری معنی ماہیۃ المعلومیۃ جیسے کہ حکما کے نزدیک وجود کے دو معنی ہین پس معنی مصدری
مین کسیکا خلاف نہین لیکن حکمانے اوسکی تعریف اور تحقیق ماہیۃ مین اختلاف کیا ہے چنانچہ اوسکی تعریف مین بیس
قول ہین لا فرق اَنَّ العلم حصول صورۃ الشیء فی العقل الثانی انہ حصول صورۃ الشیء عند العقل
الثالث انہ حصول المعلوم عند العالم الرابع انہ وجود المعلوم للعالم مطلقاً الخامس انہ
وجود العالم لنفسہ منسوبا الی المعلوم السادس انہ انتقال النفس من المعلوم السابع انہ
ازالۃ الجہل من قابل العلم الثامن انہ وجود المعلوم للعالم ذہنا او وجودا ظلیا التاسع انہ
ثبوت المعلوم وانکشاف لدی العالم بزوال حجاب المادۃ عن المعلوم حسبما مذکور ہوئے
معنی مصدری علم کے ہین العاشر انہ الصورۃ الحاصلۃ من الشیء عند العقل الحادی عشر انہ
الصورۃ الحاصلۃ من الشیء فی العقل الثانی عشر انہ تمثل لا الانسان الثالث عشر انہ حالۃ
انجلائیۃ الرابع عشر انہ صفۃ ذات اضافۃ الخامس عشر انہ اضافۃ بین العالم والمعلوم لیکن
تنقیح اور تحقیق حقیقت وماہیۃ علم کی اسطرح پر ہے کہ علم ایک شے کی عبارت ہے کشف اور ظہور اور تمیز اوسی شے سے نزدیک
عالم کے پس ماہیۃ الظہور حقیقت علم کی ہے اور سابق مباحث وجود سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے سبب ظہور اشیا کا ہے
وہ وجود حقیقی ہے پس وجود حقیقی حقیقت علم کی ہے اسلیے کہ ظہور اور وجود ماہیات عالم کا وجود حقیقی سے ہے اور وجود
حقیقی مین وجود عالم کا ہے کیونکہ مدار عالمیۃ کا وجود ہے اور مراد وجود سے وہ ذات ہے جو بذاتہ موجود ہے اور وجود

علم انفعالی ہو۔ اور دوسرا فریق قائل ہے کہ علم حق تعالی کا علم فعلی ہے اور جو فریق قائل علم انفعالی کا ہے اوسمین
دو مذہب ہین اور یہ دونون مذہب نقل کرتے ہین علم فعلی کی مذہب اول یہ کہ علم حق تعالی کا انفعالی اور تفصیلی
ہے اور مرتب اور متجدد ساتھ ترتیب حوادث کے اور مراد اس علم سے موجودات خارجیہ ہین دوسرا مذہب یہ کہ علم
حق تعالی کا انفعالی تفصیلی ہے غیر مرتب ساتھ ترتیب حوادث کے بلکہ دفعۃً آن واحد مین وجود دہری کے ساتھ جملہ
موجودات موجود ہوئے ہین اور جو فریق قائل علم فعلی کا ہے اور کہتا ہے کہ یہ علم مقدم ہے ایجاد عالم پر اسمین آٹھ
مذہب ہین مذہب اول یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا وجود حق تعالی کا ہے اور وجود عین ذات حق تعالی کا ہے اور وہ
بعینہ وجود تمامی موجودات کا ہے اور یہی مذہب اہل حق کا ہو کر اس پر حضرات صوفیہ کرام اور محققین حکما ہین اور اسی
علم کو علم اجمالی کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور اجمالیت اس علم کی باعتبار اوسکی وحدت کے ہے نہ باعتبار عدم تفصیل
و تمیز کے اوسمین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا دوسرا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا صور ممکنات ہین جو بانفسہا
قائم ہین نزدیک حق تعالی کے اور معبر ساتھ مثل افلاطونیہ کے تیسرا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا صور ممکنات ہین
جو ذات حق تعالی مین قائم ہین اور یہ مذہب شیخ ابو علی سینا اور شیخ ابو نصر فارابی کا ہے چوتھا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی
کا عین ذات حق تعالی کا ہے اور ذات حق تعالی کی مثل صور علمیہ تمامی موجودات کے ہے پانچوان مذہب کہ علم فعلی
حق تعالی کا عین ذات حق تعالی کا ہے اور ذات حق تعالی کی مبدء انکشاف موجودات کا اوس وجود کی جہت سے
ہے جو عین ذات حق تعالی کی ہے چھٹا مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا عین ذات حق تعالی کا ہے اور یہ وجود موجود
کا ہے وجود اجمالی کے ساتھ اور یہ تین مذاہب اخیرہ مذہب اول کی تعبیرات ہین متغائرہ اوسکے ساتوان مذہب یہ کہ
علم فعلی حق تعالی کا عین ذات حق تعالی کا ہے اور یہ علم وجود موجودات کا ہے وجود تفصیلی ظلی کے ساتھ اور یہ مذہب
بھی غیر مذہب اول کا نہین ہے اور تفصیل کہنا اونکا اس علم کو ہو اسطے ہے کہ علم باری تعالی مین تمیز تام ہے اور وجود
ممکنات کو وجود ظلی اسواسطے کہتے ہین کہ وجود ظلی اونکے بیان عبارت ہے اوس وجود سے کہ وہ مبدء انکشاف کا ہو اور
اسمین شک نہین ہے کہ وجود ممکنات کا قبل ظہور ممکنات کے کہ مرتبہ اطلاق مین وجود واجب کا ہے مبدء آثار ممکنات
کا نہین ہے پس وجود ممکنات کا اوس مرتبے مین وجود ظلی ہے آٹھوان مذہب یہ کہ علم فعلی حق تعالی کا ثبوت موجودات
کا ہے غیر ذات حق تعالی کا اور قائم ساتھ حق تعالی کے یہ مذہب بھی غیر مذہب اول کے نہین ہے اسلیے کہ یہ علم کہ غیر
ذات اور زیادہ علی الذات ہے علم مصدری ہے اور یہ وجود مصدری ہے اور یہ علم اہل حق کے نزدیک بھی زائد علی الذات
ہے لیکن علم حقیقی حق تعالی کا کہ وجود حقیقی ہے واسطے واجب و تمامی ممکنات کے نزدیک محققین کے عین ذات حق تعالی
کی ہے غیر ذات حق تعالی کی نہیں حاصل یہ کہ مآل ان دسون مذہب کا پانچ صورتون پر ہے اول یہ کہ علم حق تعالی کا ممکنات
موجودہ ہے متعاقبہ ترتیب حوادث کے ساتھ دوسری یہ کہ علم حق تعالی کا ممکنات موجودہ ہے دفعۃً وجود دہری کے ساتھ
تیسری یہ کہ علم حق تعالی کا صور ممکنات ہے جو قائم بانفسہا ہین حق تعالی کے نزدیک قبل وجود ممکنات کے چوتھے یہ کہ
علم حق تعالی کا صور ممکنات ہے جو ذات حق تعالی کے ساتھ قائم ہین اور ذات پر زائد ہین پانچوین یہ کہ علم حق تعالی کا
وجود ممکنات کا ہے جو عین ذات حق سبحانہ و تعالی کی ہے چار صورتین اول کی باطل ہین بسبب لزوم جہل کے مرتبہ
ذات مین موافق ان چار مذہب کے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا ساتھ لزوم دیگر محذورات کے جو مطولات مین مذکور
ہین اور پانچوین حق قابل اتباع ہے فہذا التحقیق کمثل ما قال الشیخ مؤید الدین الجندی قدس سرہ
فی شرحہ لفصوص الحکم ان الهویة الذاتیة مطلقة بالاطلاق الحقیقی وہی تتضمن بحقیقتہا

۱۹

دون انواع کے آوّلی ہین اور بعض اونکے ثانوی تفصیل اوسکی یون ہے کہ وجود حقیقی جو عبارت موجود حقیقی واجب
تعالی سے ہے جنس عالی ہے واسطے تمامی موجودات کے جواہر اور اعراض مشہورہ مین سے اور یہ تمامی موجودات اعتبارا
انتزاعیہ ہین اوس ایک وجود حقیقی سے اور تقیدات اور تعینات انتزاعیہ اوس سے اور اعدام اور فصول اور
تجابات اوس ایک ذات مقدس کے اور مبادی اوسکے ظہور کے اور تنزلات مین مرتبۂ غیب اور خفا سے اور عروش
ہین اوسکے استواء کے باعتبار مرتبۂ اطلاق کے کہ کمال اشراق کو ساتھ رکھے پس موجود حقیقی باعتبار (الّذی موضوع) ہونیکے
حکما اوسکو جوہر کہتے ہین اور باعتبار (فی موضوع) ہونیکے اوسکو عرض کہتے ہین پس عرضیۃ اور جوہریۃ دونون
انواع آوّلی مین سے ہین اوس ایک موجود کے بشرطیکہ حیثیت (الّذی مع موضوع) کو واسطے موجود مطلق کے قید
قرار دیجاوے اور اگر اوس حیثیت کو واسطے اطلاق موجود مطلق کے بیان قرار دیا جاوے پس موجود مطلق جنس
عالی ہے آور انواع جواہر کے کہ مجردات اور مادیات مین سے ہین اور ایسا ہی بعض انواع عرض کے جو اعتباری
محض ہین بلکہ وہ بالفعل وجودی ہین کم وکیف وغیرہ مین سے انواع ثانویہ ہین واسطے اوس جنس عالی کے
اور اعتبارات مختصہ ان انواع مین فصول ہین پس زعم حکما کا جو کہتے ہین کہ وہ جوہر کا اونکے نزدیک ممکنات مین سے
ہے جنس عالی ہے غلط فاحش ہے کلّ مُحقّق لفظ عن تمسّکی کو جنس ذالّذی محق جنس عالی ہان اگر وہ لوگ اوس
موجود (لا فی موضوع) سے وجود مطلق حقیقی مراد لیوین اور اوسکا نام جنس عالی رکھین البتہ قول اونکا صحیح ہوگا
لیکن اس تقدیر مین بھی گردانتا اونکا جوہر مصطلح اپنے کو جنس عالی واسطے جواہر مرکبہ کے اور گردانتا اونکا اوس
جنس عالی کو عرض عام واسطے بسائط کے اور اونکا لدینا اونکا عرض اور انواع عرض کو داخل ہونے سے تحت مین
جوہر کے صحیح نہوگا اور برتقدیر اول کے جوہر مصطلح اونکا جنس عالی نہوگا بلکہ جنس متوسط ہوگا اور گردانتا اونکا جوہر کو
جنس واسطے مرکبات جوہریہ کے سواے بسائط جوہریہ کے اور گردانتا اونکا عرض کو عرض عام واسطے مقولات
تسع عرضیہ کے اور جنس نگردانتا اوس عرض کو تحکم محض ہے اسلیے کہ عرض کا جنس ہونے سے کوئی مانع نہین ہے
جیسے کہ جوہر کا جنس ہونے سے کوئی مانع نہین ہے اور یہی فرق کرنا اونکا اسطرح پر کہ جوہر کے لیے قبل اضافت
فصل کے اوسکے طرف ایک مفہوم متحصل متعقل ہوتا ہے اور عرض کے لیے قبل اضافت فصل کے طرف اوسکے کوئی مفہوم
متحصل متعقل نہین ہوتا ہے تحکم بحت ہے اور غیر قابل اصغا کیونکہ اسکے بیان بھی واسطے ہر ایک جوہر اور عرض کے مفہوم
متحصل ہے اوسمین کسی طرح کا ابہام نہین کہ موجب عدم تصور مفہوم کا ہو ہان یہ دونون جنس اور عرض جنس
ہین بنسبت ما تحت اپنے کے اور انواع ہین بنسبت فوق اپنے کے اور مبہم ہین بنسبت تحت اپنے کے اور متحصل ہین بنسبت فوق اپنے کے پس وجود مطلق
مبہم صرف ہے اور پس کہ بسبب کمال اشراق کے عقول پر مخفی ہے اور تحقیق متذکرۂ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فصول
جواہر اور اعراض کے جو اسکے بیان مشہور ہین محض اعراض انتزاعیہ ہین پس زعم حکما کا جو کہتے ہین کہ فصول جواہر کے
واجب ہے کہ وہ بھی جواہر ہوین باطل ہے اور مبنی ہے اپنے زعم فاسد پر جو کہتے ہین کہ فصل علت موجدہ ہے واسطے
جنس کے اور معطی وجود اوسکا اور فصل ایک علت ہے اور محتاج الیہ پس واجب ہے کہ معلول سے ادنی نہو اور کہتے ہین کہ
عرض جوہر سے ادنی ہے اور محتاج ہے طرف جوہر کے اور صلاحیت نہین رکھتا ہے کہ عرض معد اور علت ہووے واسطے
جوہر کے اور وجہ بطلان اس زعم کی یہ ہے کہ سابق مین معلوم ہوچکا ہے کہ فصل نہ علت موجدہ جنس کی ہے اور نہ معطی وجود
اوسکی بلکہ مزیل خفا جنس کی ہے اور رد کرنے والی ابہام اوسکے کی پس جبکہ خفا اور ابہام جنس عالی کا اوسکے کمال
اشراق کے سبب سے ہے مثل شمس کے پس لامحالہ جو شئے اوسکے خفا کی مزیل ہوگی ظلمت ہوگی جیسے کہ ابر واسطے شمس کے

کہ امور اعتباریہ مین سے ہین جو کچھ کہ عوام مین مشہور ہے کہ مطلق کو وجود نہین سفسطہ محض ہے اسی جگہ سے ہے کہ کلیات مین موجود اصلی کلی طبعی ہے لیکن وجود مین کلی طبعی کے حکما کے تین قول ہین پہلا قول یہ کہ وجود افراد کو ہے اور کلی طبعی اوس سے منتزع ہے یہ لوگ موجود کو شخص مین محصور جانا کرتے ہین کہ اگر کلی طبعی موجود ہو وے پس تشخص یا تو کلی موجود مشخص مین منضم ہوگا و یا کلی معدوم مین پس صورت اولی مین کلی قبل تشخص کے مشخص ہونا لازم آتا ہے اور صورت ثانی مین انضمام موجود کا معدوم کے ساتھ لازم آتا ہے اور یہ ممتنع ہے اور نجانا ان لوگون نے کہ بغیر علاقہ کے اشتراک درمیان افراد انسان کے معنی انسانیت واحد سکا افراد یعنی زید و خالد و بکر وغیرہ سے کیونکر منتزع ہوتے ہین زید اور دیوار سے نہین ہوسکتے ہین اور جو کچھ جواب مین لکھتے ہین کہ وہ علاقہ مجہول الکنہ ہونا دانی ہے نہین جانتے ہین کہ بالبداہت وہ علاقہ مجہول افراد متعینہ سے خارج نہین ہے اور مراد اوس علاقہ مجہولہ سے کلی طبعی ہے اور موجود کہ جسپر احکام مترتب ہین اور موجود نہ فقط مشخص پر حصر نہین اونھون نے معنی کلی کو نہین سمجھا کہ در باطن تشخصات کلی مین مندرج ہین گو بظاہر موجود نہون دوسرا قول یہ کہ کلی طبعی ضمن مین افراد کے موجود ہے کہ تشخص کلی مین علکر موجود ہوا ہے انھون نے بھی معنی کلی کو نہین سمجھا چنانچہ بطلان اسکا تیسرے قول سے ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی تیسرا قول کہ صحیح اور معتبر ہے یہ ہے کہ کلی طبعی کو وجود بنفسہ ہے اور مابہ الاشتراک اور الامتیاز شئے واحد ہے کہ وہ ذات کلی طبعی ہے شرکت اور فردیت کہ دونون باہم مفہوم متغائر رکھتے ہین بطون مین اوس کلی کے مندرج ہین گو مفہوم اشتراک اور امتیاز کا جدا جدا ہو مگر شئے واحد مین بنظر وجہ اختلاف اعتباری کے ضدیت نہین رکھتے ہیں اس صورت مین بالکلیہ حاجت انضمام تشخص کی ساتھ کلی طبعی کے نرہی اور بنفسہ مشترک احد کلی ہوتا اوسکا مشعر ہے اپنے ممتاز ہونے پر بیچ صورت افراد اپنے کے مثلا انسان موجود ہے اور نفس تصور اوسکے کے وقوع شرکت سے مانع نہین ہے پس بنفسہ مشترک ہونا اوسکا مستلزم ہے اپنے صاحب امتیاز ہونے پر بیچ صور مختلفہ اور اطوار متنوعہ کے پس ہوا سبطے حضرات موحدین قائلین وحدۃ الوجود ذات اور صفات حق تعالی کے بیان مین موافق کشف اور شہود اپنے کے کہتے ہین کہ ظاہر اور باطن غیب اور شہادت معنی اور صورت مین بجز ایک ذات اور ایک حقیقت اور ایک وجود کے دوسری کوئی شئے موجود نہین اسی جگہ سے حضرت شیخ سعد الدین حموی قدس سرہ فرماتے ہین رباعی حق جان جہان ست و جہان جملہ بدن + ارواح و ملائک حواس این تن + افلاک و عناصر و موالید اعضا + توحید ہمین ست دیگر شیوہ و فن + پس جیسے کہ قیام کثرت بدن کا اوپر وحدت جان کے ہے ویسا ہی قیام کثرت جان اور کثرت اکوان کا اوپر جان جہان اور ناطق جان کے ہے اور اگر کوئی کہے کہ مسئلہ وحدۃ الوجود مخالف عقل کے ہے اسلیے کہ بداہۃ عقل حکم کرتی ہے باستحالہ ظہور واحد کے کثرت مین پس وحدۃ الوجود درست نہین جواب اوسکا یہ ہے کہ جو عقل کہ مکتسب علوم باستدلالات عقلیہ ہے حکم اوسکا خالی اغالیط سے نہین اور یہ حکم بداہۃ مذکورہ کا حکم عقل سلیم کا نہین ہے بلکہ یہ حکم وہم کا ہے غلبہ اضلال شیطان سے حکم باطل کو بدیہی دکھلاتا ہے اسیواسطے عقل استدلالی مشوش ہے اور پریشان کہ کبھی ظہور واحد کا کثرت مین محال تجویز کرتی ہے اور کبھی اوسکو جائز رکھتی ہے جیسے کہ پایا جانا ماہیۃ واحدہ کا کہ کلی طبعی ہے ضمن اشخاص کثیرہ مین پس کہان باقی رہا حکم بداہۃ کا باستحالہ ظہور واحد کے کثرہ مین اگر عقل ضعیف ہر شئے کو کہ واقع اور نفس الامر مین ہے ادراک کرسکتی ارسال رسل اور انبیا علی نبینا و علیہم السلام کی حاجت تھی اور جب ارسال رسل اور انبیاء علیہم السلام کی حاجت ہوئی تو معلوم ہوا کہ عقل استدلالی قابل اعتماد کے نہین ہے لیکن عقل سلیم کاملین کی کہ بلا تاویل نصوص کی مکتسب علوم بریاضات اور مکاشفات اور مشاہدات کے ہے اور منور بنور الہی اور تابع رسل ہے

ذہن متکلم اور سامع کے قار اور مستقر ہے اسلیے کہ اگر استقرار کلام کا ذہن میں متکلم اور سامع کے ہوتا تکلم اور سماعت
اوس سے ممتنع ہوتا اور جیسا کہ تمام حرکات محسوسہ ہر متحرک کے اور نشو و نماے اطفال وغیرہ کا آغاز سے انجام تک
ذہن میں دیکھنے والونکے صور علمیہ اور حاضر ہوتے ہین اور ایسا ہی ہر شخص جانتا ہے کہ منامات مین بعض حوادثات
آیندہ بجمیع خصوصیتہاے زمانی و مکانی مطابق اوس چیز کے کہ واقع ہونیکا ہے بعینہا دیا یا درک تغیر کے مرئی ہوتے
ہین حالانکہ وہ امور ابتک خارج مین وجود نہیں رکھتے ہین اور نہ دماغ اوسکی گنجایش رکھتا ہے اور ایسا ہی ارباب
کشف صحیح کو بعض اوقات بحالت بیداری چشم بصیرت مین وقائع آیندہ عیانا مشہود ہوتے ہین اور عند الوقوع
دوسرا شخص بھی مطابق اوسکے مشاہدہ کرتا ہے پس جائز ہے کہ اوپر اس طور کے نہ اوپر اس حقیقت کے تمام امور
غیر قارہ کہ معبر بالحوادث ہین بیچ علم ازلی حضرت حق جل و علی کے ساتھ تمامی خصوصیات اور استعدادات زمانی اور
مکانی کے کہ ازل سے ابد تک ظاہر ہونیکے ہین اوپر سبیل انطوا اور اشتمال کے حاضر اور مشہود ہوویں اسطرح صورت
مین وجود اور حلول حوادث کا ذات باری تعالی مین لازم نہ آیا قَالَ الشَّيْخُ دَاوُدُ الْقَيْصَرِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُ فِي
مُقَدِّمَتِهِ لِشَرْحِ الْفُصُوصِ وَالْحَقُّ أَنَّ كُلَّ مَنْ أَنْصَفَ يَعْلَمُ مِنْ نَفْسِهِ أَنَّ الَّذِي أَبْدَعَ الْأَشْيَاءَ وَأَوْجَدَهَا
مِنَ الْعَدَمِ إِلَى الْوُجُودِ سَوَاءٌ كَانَ الْعَدَمُ زَمَانِيًّا أَوْ غَيْرَ زَمَانِيٍّ يَعْلَمُ تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بِحَقَائِقِهَا وَ
صُوَرِهَا اللَّازِمَةِ الذِّهْنِيَّةِ وَالْخَارِجِيَّةِ قَبْلَ إِيجَادِهِ إِيَّاهَا وَإِلَّا لَا يُمْكِنُ إِعْطَاءُ الْوُجُودِ لَهَا
فَالْعِلْمُ عَيْنُهَا وَالْقَوْلُ بِاسْتِحَالَةِ أَنْ يَكُونَ ذَاتُهُ تَعَالَى وَعِلْمُهُ الَّذِي هُوَ عَيْنُ ذَاتِهِ مَحَلًّا لِلْأُمُورِ
الْمُتَكَثِّرَةِ إِنَّمَا يَصِحُّ إِذَا كَانَتْ غَيْرَهُ تَعَالَى كَمَا عِنْدَ الْمَحْجُوبِينَ عَنِ الْحَقِّ أَمَّا إِذَا كَانَتْ عَيْنَهُ مِنْ
حَيْثُ الْوُجُودِ وَالْحَقِيقَةِ وَغَيْرَهُ بِاعْتِبَارِ التَّعَيُّنِ وَالتَّقَيُّدِ فَلَا يَلْزَمُ ذَلِكَ وَفِي الْحَقِيقَةِ لَيْسَ حَالًّا
وَلَا مَحَلًّا بَلْ شَيْءٌ وَاحِدٌ يَظْهَرُ بِالْمَحَلِّيَّةِ تَارَةً وَبِالْحَالِّيَّةِ أُخْرَى نَفْسُ الْأَمْرِ عِبَارَةٌ عَنِ الْعِلْمِ الذَّاتِيِّ
الْحَاوِي بِصُوَرِ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا كُلِّيَّتِهَا وَجُزْئِيَّتِهَا صَغِيرِهَا وَكَبِيرِهَا جَمْعًا وَتَفْصِيلًا عَيْنِيَّةً كَانَتْ
أَوْ عِلْمِيَّةً لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَقَالَ أَيْضًا فِيهَا الْمَاهِيَّاتُ
كُلُّهَا وُجُودَاتٌ خَاصَّةٌ عِلْمِيَّةٌ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ ثَابِتَةً فِي الْخَارِجِ مُنْفَكَّةً عَنِ الْوُجُودِ الْخَارِجِيِّ لِيَلْزَمَ
الْوَاسِطَةُ بَيْنَ الْمَوْجُودِ وَالْمَعْدُومِ كَمَا ذَهَبَتْ إِلَيْهِ الْمُعْتَزِلَةُ بِأَنَّ قَوْلَنَا الشَّيْءُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ ثَابِتًا
فِي الْخَارِجِ أَوْ إِمَّا أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ وَالثَّابِتُ فِي الْخَارِجِ مَا هُوَ الْمَوْجُودُ فِيهِ بِالضَّرُورَةِ وَغَيْرُ الثَّابِتِ
هُوَ الْمَعْدُومُ وَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَكَوْنُهَا مُنْفَكَّةً عَنِ الْوُجُودِ الْخَارِجِيِّ فِي الْعَقْلِ وَكُلُّ مَا
فِي الْعُقُولِ مِنَ الصُّوَرِ فَائِضَةٌ مِنَ الْحَقِّ لِأَنَّ فَيْضَ الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِهِ مَسْبُوقٌ بِعِلْمِهِ بِهِ فَهِيَ ثَابِتَةٌ
فِي عِلْمِهِ تَعَالَى وَعِلْمُهُ وُجُودُهُ لَا ذَاتُهُ فَلَوْ كَانَتِ الْمَاهِيَّاتُ غَيْرَ الْمَوْجُودَاتِ الْمُتَعَيِّنَةِ فِي الْعِلْمِ
لَكَانَ ذَاتُهُ تَعَالَى مَحَلًّا لِلْأُمُورِ الْمُتَكَثِّرَةِ الْمُغَايِرَةِ لِذَاتِهِ كَمَا الْحَقِيقَةُ وَهُوَ مُحَالٌ وَقَالَ
صَاحِبُ الْمَكْتُوبَاتِ الْمَدَنِيَّةِ اعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقُومُ بِهِ أَمْرٌ حَادِثٌ فَلَيْسَ فِي ذَاتِهِ
وَلَا فِي صِفَاتِهِ حُدُوثٌ وَإِنَّمَا الْحُدُوثُ فِي تَعَلُّقِ الصِّفَاتِ بِمُتَعَلَّقَاتِهَا حَتَّى يَظْهَرَ الْأَزَلِيُّ
وَتَحْقِيقُهُ أَنَّ التَّعَلُّقَ أَيْضًا لَيْسَ بِحَادِثٍ وَلَكِنَّ الْحَادِثَ هُوَ الْمُتَعَلَّقُ فَيَظْهَرُ أَحْكَامُ التَّعَلُّقِ
مُتَفَاوِتَةً لِتَفَاوُتِ الْمُتَعَلَّقَاتِ وَهُوَ بَرِيءٌ عَنِ الْحُدُوثِ وَالتَّعَدُّدِ مِنْ جَمِيعِ الْوُجُوهِ اور اگر
مراد معترض کی یہ ہے کہ تغیرات اور تحولات اگرچہ ایسے نہیں ہین کہ اون سے ذات حق سبحانہ و تعالی مین تغیر اور

۲۲

الٰی سے اور دوں زبان عربی اور سنسکرت مین اٰلہ کو کہتے ہین اور زبان عبرانی مین ایل اور وہ عبارت ہے معبود سے
اور معبود لغت مین عبارت ہے اوس شے سے کہ آگے اوسکے کوئی دوسری شے متذلل ہووے اور نہین ہے کوئی
موجود کہ اوسکے آگے دوسرا موجود متذلل نہو جیسے کہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مَنْ يَتَعَطَّلُ عَنْ بَابِكَ فَهُوَ مُتَعَطِّلٌ
اور کوئی شے ایسی نہین ہے کہ وجود مطلق کے خیال سے باز رکھتی ہو پس اس صورت مین ہر شے رب اور اِلٰہ ہوئی علاوہ اسکے
معبود ہونا ہر شے کا افراد عالم مین سے کیونکر ہے فصل پانچ روش مین مفصلاً مذکور ہے پس اس سے لازم آیا کہ بحسب حقیقت
ہر شے عین اللہ ہے پس معبود در حقیقت ہر آئینہ اللہ ہے کہ اوس مین ظاہر ہے اگرچہ عابد اصنام از راہ حماقت کے نجانتا
ہو اسی جگہ سے ہے کہ حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ مثنوی مین فرماتے ہین ✦ تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند ✦ ماند اِلَّا اللّٰہ باقی جملہ رفت ✦ شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت ✦ اور دوسرے
بزرگ فرماتے ہین ✦ غیرتش غیر در جہان نگذاشت ✦ لاجرم عین جملہ اشیا شد ✦ اکابر علماے ظواہر زعم کرتے ہین کہ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آیات متشابہات مین سے ہے اس تقدیر مین لازم آتا ہے کہ واسطے خلق کے حق تعالیٰ پر حجت ہووے
اسلیے کہ تاویل آیات متشابہات کی سواے حق تعالیٰ و علماے راسخین کے اور کوئی نہین جانتے ہین اور باقی لوگ
علماے راسخین مین سے نہین ہین حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ پس بر تقدیر انکے زعم کے تمام ہوئی حجت خلق کی حق تعالیٰ پر اور یہ
باطل ہے یعنے عائد ہونا حجت اور الزام خلق کا حق تعالیٰ پر باطل ہے کیونکہ فائدہ ارسال انبیا علیہم السلام کا یہ ہے کہ خلق
پر حق تعالیٰ کی حجت اور الزام تمام ہووے نہ برعکس اسکے پس اس سے ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آیات
محکمات مین سے ہے جسمین تاویل کی گنجایش نہین اور اکابر علماے ظواہر نے ناسمجھی سے کلمہ طیبہ کو ساتھ کلمہ خبیثہ کے تاویل کی
ہے کہ جس سے ذاتاً غیریت عالم کی ساتھ حق تعالیٰ کے لازم آوے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا غَيْرُ اللّٰہِ ہے کیونکہ وہ غیریت کے قائل ہین
اور وہ اسکی تاویل اسطرح پر بھی کرتے ہین کہ نہین ہے اِلٰہ حق موجود کہ شرع نے اوسکی عبادت کے لیے اجازت دی ہو
سواے اللہ کے پس اس سے لازم آیا کہ اِلٰہ اگر باطل کہ شرع نے اوسکی عبادت کے لیے اجازت نہ دی ہو موجود ہووے
تو مضائقہ نہین اور نہ سمجھا اونھون نے کہ یہ تاویل محض بعید ہے عبارت اوسپر دلالت نہین کرتی ہے خصوصاً ایسے
خطاب مین کہ اوسمین کلام ماوّل جائز نہین اور بھی جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش کو خطاب کرکے
فرمایا کہ ایک کلمہ ہے اگر تم صدق دل سے کہو گے مالک عرب اور عجم کے ہو جاؤگے ابو جہل نے کہا آیا ایک کلمہ ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پس ابو جہل اور دوسرے حاضرین صناوید کفار قریش نے کہا کہ ایک کلمے کو ہم قبول
کرتے ہین بلکہ دس کلمے کو پس سید عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس کفار قریش متنفر
متفرق ہوئے ✦ وانعجب مین ہے اور سبنے کہا کہ کَیْفَ یَسَعُ الْخَلْقَ الْکَثِیْرَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ یعنی کیونکر گنجایش کریگا خلق کثیر کو اِلٰہ
واحد اور اوسپر یہ بھی کہا کفار نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ یعنی کلمہ طیبہ سے عینیت
سمجھکر کہا اونھون نے کہ آیا گردانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اِلٰہ کثیر کو اِلٰہ واحد تحقیق یہ ایک شے عجیب ہے پس اس قصے
مین بعین انصاف نظر کرنا چاہیے کہ مخاطبین کلمہ توحید سے یہی سمجھے تھے کہ اِلٰہ کثیر عین اللہ ہین اور کفار اِلٰہ کثیر کو غیر اللہ
کا جانتے تھے اِلٰہ واحد گردانتے سے تعجب مین ہے اور اگر فہم مین اونکے یہ بات آتی کہ اِلٰہ حق عین اللہ ہے نہ اِلٰہ
باطل تعجب اونسے کیونکر صادر ہوتا باوجود اسکے کہ مخاطبین اہل لسان تھے جو کچھ کہ کلمہ توحید سے سمجھے تھے معنی لفظ کے
وہی تھے نہ غیر اوسکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی فہم سے انکار نہین فرمایا اور نہ کہا کہ مراد کلمہ توحید سے ۲

اور اُسجگہ تھا کچھ نگر ہاتھ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ ہاتھ مبائعین کے پس اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین اللہ ہین مشاہدے مین صحابہ کبار تابعین کے اور یہ ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ کا ہے اس مشاہدے مین اور فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور کہا اِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ ان دونون آیتون سے آلہہ کثیرہ کا اگر واحد ہونا لازم آتا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جو شئے مرئی ومحسوس ہے وجہ اللہ ہے اسلیے کہ معدوم محض کا مرئی ومحسوس ہونا محال ہے اور خلق معقول وموہوم ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ خصوص اس آیت کے چارون لفظون مین جمیع اشیا خواہ کل ہون یا جزو کلی ہون یا جزئی محسوس ہون یا معقول حسن ہون یا قبیح منحصر ہین پس نہ ترک کیا حق تعالی نے کسی شئے کو مگر داخل کیا اس عبارت مین اسلیے کہ جب اول اور آخر باطن اور ظاہر اللہ ہی اللہ ہے تو پھر غیر اللہ کا ٹھکانا کہان باقی رہا اور فرمایا اللہ تعالی نے سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ یعنی جب تک کہ عینیت حق تعالی کی انفس وآفاق کے ساتھ منوحن کیونکر ظاہر ہوسکیگا اور فرمایا اللہ تعالی نے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نور وہ ہے کہ ظاہر ہووے بذاتہ اور مظہر ہووے غیر کو اگرچہ یہ غیر بالاعتبار ہوا اور مراد نور سے وجود مطلق ہے کما صرح بہ الشیخ رضی اللہ عنہ فی تفسیرہ اور فرمایا اللہ تعالی نے فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ پس منادی اور قائل وہی درخت تھا پس عبارت نص سے عینیت درخت اور دلالت نص سے عینیت جمیع اشیا کی حق سبحانہ وتعالی کے ساتھ ثابت ہوئی اسلیے کہ اشیا اور درخت مذکور ممکن ہونے مین مساوی ہین اور بہت سی آیتین ہین کہ وحدۃ الوجود واقربیت اور معیت ذاتی پر دلالت کرتے ہین کما قال تعالی لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ؕ لَوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ؕ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ الخ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ان آیتون سے وحدت صاف صریح بلا تاویل وحدۃ الوجود اور عینیت اور معیت ذاتی حق تعالی کی ہر مخلوق کے ساتھ ثابت ہے کما لا یخفی علٰی مَنْ لَّهُ الْعَقْلُ السَّلِیْمُ اور مؤید اس معنی کی بہت سی حدیث بھی ہین کما قال علیہ الصلٰوۃ والسلام حِكَایَةً عَنِ اللّٰهِ كُنْتُ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ الخ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت شریف کو واسطے تاکید مضمون حدیث کے تعقب مین اوسکے پڑھا قَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ اَقَرِیْبٌ اَنْتَ فَاُنَاجِیْكَ اَمْ بَعِیْدٌ فَاُنَادِیْكَ وَاِنِّیْۤ اُحِسُّ حُسْنَ صَوْتِكَ وَلَا اَرَاكَ فَاَیْنَ اَنْتَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا خَلْفَكَ وَاَمَامَكَ وَعَنْ یَمِیْنِكَ وَشِمَالِكَ اَنَا جَلِیْسُ عَبْدِیْ حِیْنَ یَذْكُرُنِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ وَلَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ وَلَاۤ اِلٰهَ غَیْرُهٗ وَغَیْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰیَاتِ

مؤدّی الاطلاق وثانیاً غیر ذلک من القیاسات والوهمیات مقابلاً للنصوص الجلی عند اهل اللسان من العینیة وبنکتهم انقلابا بتحقیقهم من الوجوب الی الامکان وعدم المنع عن عبادة الاوثان وتعذیبه نفسه سبحانه فی نار جهنم وغیر ذلک من القیاسات والوهمیات فالجواب من الآیات المذکورة انّما یأتی من یطلق نصّا فی المقام فاذ غیر الله تعالی اضافی وقع مفعولاً فلا یکون نصّا اذ لا بدّ للنص من کلام تامّ والکلام التامّ ههنا کذلک یشعر فی انکار عبادة الغیر الحقیقی وهو المقید وقد یکون غیر المطلق فی نفی الوالدیة مطلقا والمقصود منه نفی انحصار سبحانه فی الوالدیة کما ذکرنا فی موقع والاذیة اذ والدیة تقتضی انحصاره سبحانه تعالی فی الحق والاثنین کالحق ان ذکرنا فی ادهمعلیه الکلام وکذا المولودیة فانّها ایضا تقتضی انحصاره سبحانه تعالی فی الاثنین المذکورة وذکر فی عیسی علیه السلام زعماً کما بینهم من نفی الانحصار فی الوالدیة والمولودیة غیر الوالدیة والمولودیة فی الله سبحانه جامع لجمیع الاضداد فلا یکون نصّا فی المغایرة بان کفی النفی بان یقال لا الٰه الا غیر الله ولا نعبد وهو اعبد الآلهة وحدها ویقال الله خالق کل شیء والخلق غیره وامّا الجواب من القیاسات والوهمیات والوسوسات انّها کلها قیاسات مقابلة للنصوص الجلیة نحو لا اله الا الله وهو الاول والآخر والظاهر والباطن وغیرهما ممّا ذکرناه لا دلیله فتحقق ان ایمان الصوفیة فلیست انوارهم تقدیم النصوص وایمان غیرهم خلاف النصوص بالقیاس والوهم فایمان المعرف بالعقل الصرف ای القیاس فیکون مخالفا للنصوص وهذا ابتداء فع ما قیل فی العقول ان ایمان العلماء بالنصوص وایمان الصوفیة بالنصوص الخصوص نعم الخصوص موافق للنصوص انتهی ملخصاً پس اسی جگہ سے قول حضرت شیخ سمنانی قدس سرہ کا کہ مقتدا حضرات شہودیہ ہیں اور قول اکثر حضرات متکلمین کا کہ غیریت کے قائل ہیں اور مخالف مسئلہ وحدۃ الوجود کے پیش رفت نہو گا پس معبود حقیقی وہ ہے کہ بہمہ وجوہ مرجع تمامی امور کا ہووے اور وہ ذات بحت اور وجود مطلق ہے وبس اور غیر اسکا یعنی مباین اور جدا گانہ اوس سے وجود دوسری شے کا متصور نہیں اسلیے کہ اگر غیر اوسکا موجود ہو گا تو یا معدوم ثابت یعنی عدم اضافی ہو گا یا معدوم محض اور معدوم ثابت کا ثبوت خود وجود حقیقی سے ہے اور معدوم محض کوئی شے نہیں کہ موجود ہووے اور موجود خود وجود حقیقی ہو گیا ممّا مرّ فی اللآلی العقلیۃ پس ترجمہ کلمہ طیبہ کا یہ ہے کہ نہیں ہے کوئی الٰہ زمین میں ہو یا آسمان میں بلکہ جملہ عالم میں ارواح اور امثال اور اجسام میں سے غیر حق تعالیٰ کا یعنی جدا و مباین حق تعالیٰ سے پس اس تقدیر میں نواب قائل اوسکے کا زمین اور آسمان میں بلکہ جملہ عالم میں ارواح اور امثال اور اجسام سے گنجایش نہیں ہو سکتا ہی اسلیے کہ اوسکے معنی نے جملہ عالم کو حصر کر لیا ہے پس اسصورت میں عبادت ہونگی ناجائز ہوئی کہ مفید مطلق کے نہیں ہے اور جملہ آیات توحید دلالت کرتی ہیں کہ مثل وجود حقیقی خارج مطلق کے دوسری کوئی شے موجود نہیں پس معنی آیۃ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اور آیۃ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وغیر ذلک میں کی آیات کے بلا تاویل درست اور معنی سورہ اخلاص کے بھی بلا تکلف صحیح اسلیے کہ خلاصہ معنی اوسکا یہ ہے کہ وجود حقیقی خارج مطلق کہ نام

کرتے ہیں اور ماسوائے خدا کو نافع اور ضار جاننے کو توحید اور خلاف اوسکے کو اشراک کہتے ہیں پس اس معنی میں بھی مومن
اور مشرک برابر ہیں اسلئے کہ جیسا کہ مشرک آلہہ باطلہ کو موثر اور نافع اور ضار جانتے ہیں ویسا ہی مومن بھی تاثیر
اور نفع اور ضرر کی بھی غیر خدا کے طرف نسبت کرتے ہیں جیسا کہ نسبت احراق کی طرف آتش کے مثلاً اور جسمیں تو کلام ہوی فرق کا
درمیان مومن اور مشرک کے کہ مومن تاثیر اسباب بواسطہ خالق اونکے جانتے ہیں اور مشرک تاثیر آلہہ باطلہ کے بلکسی واسطے اور
مومن شفاعت انبیا علیہم السلام کو محتاج باذن اللہ گمان کرتے ہیں اور مشرک شفاعت آلہہ باطلہ کو عکس اوسکے
وجہ عدم ممنوعیت دعوئ فرق مذکور کی یہ ہے کہ قول حق تعالیٰ کا وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ وَهٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ صریحاً دلالت کرتا ہے کہ مشرکین اور عابدین اصنام خالق سموات
اور ارض کو موثر حقیقی جانتے ہیں اور اصنام اور اوثان کو محض وسائل تقرب الی اللہ اور ذرائع شفاعت عند اللہ
گمان کرتے ہیں اور یہ نہیں کہتے ہیں کہ شفعا ہمارے محتاج باذن اللہ نہیں ہیں وہ بلا خلاف ارادہ الٰہی کے نفع یا ضرر
پہنچاتے ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ کہ مذکور ہوا مدلولات کلمہ طیبہ سے مناط شرک کے نہیں ہیں اور جس امر سے
کفار انکار شدید رکھتے ہیں وہ امر دیگر ہے پس وہ امر دیگر کہ مناط شرک کا ہے زعم غیریت کا ہے اور فرق کرنا درمیان
حق تعالیٰ اور درمیان اصنام اور تمامی اشیا کے پس واسطے رد زعم غیریت اور تفرقہ کے اوتارا اللہ تعالیٰ نے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دیگر آیات توحید کو کہ مطابق اور موید کلمہ طیبہ کی ہیں ورنہ اثبات وحدۃ الوجود کی حاجت
نتھی اسلئے کہ واقع اور نفس الامر میں مغائرت اور تفرقہ کہاں جان تو اے طالب کہ تمامی امت کے نزدیک ثابت
ہوا ہے کہ کلمہ طیبہ دافع شرک کا ہے پس دیکھ تو بنظر امعان کے کہ قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نے کس چیز کو نفی کیا اور کس
چیز کو ثابت کیا پس نفی کیا اوسنے عبارت نص سے غیریت کو درمیان اصنام اور حق تعالیٰ کے اور جسنے اعتقاد کیا
غیریت کا درمیان اصنام اور حق تعالیٰ کے پس انکار کیا اوسنے آیہ محکم کا کہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے کہ اصل
اصول دین اور آیات محکمات کی ہے اور ایمان لایا وہ ساتھ متشابہ کے کہ عکس کلمہ طیبہ ہے کہ لَا اِلٰهَ لَا
غَيْرُ اللّٰهِ ہو بایں وجہ کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ازروے عبارت اور دلالت کے راجع ہے طرف لَا مَوْجُوْدَ مُطْلَقًا اِلَّا اللّٰهُ
اور عکس اوسکا ازروے عبارت اور دلالت کے راجع ہے طرف لَا مَوْجُوْدَ مُطْلَقًا لَا غَيْرُ اللّٰهِ کے پس اس سے
صاف ظاہر ہوا کہ اشراک اور کفر زعم غیریت کا ہے درمیان کسی شے کے اشیا میں سے اور درمیان حق سبحانہ وتعالیٰ
کے وَهٰذَا غَايَةُ التَّحْقِيْقِ فَلْيَرْجِعْ اِلَى الْكَلِمَةِ الْحَقِّ اور اگر کوئی کہے کہ جبکہ موجودات اور متعینات عالم مظاہر
اور مجالی حق تعالیٰ کے ہیں اور حق تعالیٰ کے ساتھ ذاتاً اتحاد رکھتے ہیں پس عبادت انکی کیوں ممنوع ہوئی جواب اوسکا
یہ ہے کہ عبادت ان مظاہر کی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ عبادت اوس متعین کی من حیث انہ متعین کے ہے پس یہ عبادت
شرک ہے اور ظلم عظیم اور عابد اوس متعین کا خواہ وہ اوس متعین کو بحیثیت مذکورہ کے حق تعالیٰ سے جانے یا اوسکے شیوہ
سے جانے لیکن بسبب جہل کے نیت میں اوسکے عبادت اوس متعین خاص کی ہے خواہ وہ عابد اوس متعین خاص کو الٰہ
حقیقی جانے یا مقرب الی اللہ جانے بہرحال وہ مشرک اور ظالم ہے بظلم عظیم اور مخلود فی النار اور ہرگز یہ مشرک
نہ بخشا جاویگا دوسری وجہ یہ کہ وہ عابد عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اسطرح پر کہ وہ مطلق ہے اور ظاہر ہے ان مظاہر میں
اور سجدہ کرتا ہے طرف کسی مظہر خاص کے مظاہر میں سے لیکن مقصود اور نیت اوسکی سجدہ اللہ تعالیٰ کا ہے نہ اوس
مظہر خاص کا پس اسصورت میں یہ مظہر قبلہ عبادت اللہ تعالیٰ کا ہوگا پس اگر شارع نے اسصورت میں کسی مظہر خاص
کو قبلہ عبادت تجویز کیا ہے جیسا کہ بیت اللہ شریف ہے پس عبادت اللہ تعالیٰ کی اس وجہ سے جائز ہے بلکہ واجب

الفانہین فرمایا لیکن فرق عظیم ہے درمیان اظہار رشتہ اور الفاء حقیقیہ اوسکی کے جیسا کہ معجزہ ہے حق تعالی نے اوسکو انبیا علیہم السلام کے ہاتھ سے ظاہر کرایا سبکے روبرو خواہ امت اجابت ہو یا امت دعوت اوسکی حقیقہ الفانہین فرمائی مگر امتکی اجابت کو اونہین ایسا ہی حقیقہ جمع او جمع الجمع کی بعض حقیقیہ وحدۃ الوجود کی الفانہین فرمائی مگر دلون مین حضرات صوفیہ کرام کو کا اخص الخواص ہین اسیواسطے جو لوگ منکر حقیقیہ وحدۃ الوجود کے ہین جنون اور ضلالت اور غوایت کی نسبت حضرات صوفیہ کے طرف کرتے ہین جیسا کہ امت دعوت معجزات انبیا علیہم السلام کو سحر اور کہانت پر حمل کرتے ہین اسکے رد مین حق تعالی فرماتا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ پس نہین ہے کوئی اصل کتاب و سنت سے اوپر عدم جواز اظہار مسئلہ وحدۃ الوجود کے عوام الناس پر بخوف ترک احکام شرع شریف کے جیسا کہ نہین ہے کوئی اصل اور دلیل بثبوت تقریر مذکور پر علاوہ اسکے صوفیہ کب کہتے ہین کہ عالم من کل الوجوہ عین حق ہے بلکہ وہ کہتے ہین کہ عالم ایک وجہ سے عین حق ہے اور ایک وجہ سے غیر حق یعنی عین حق ہے باعتبار ذات اور حقیقت کے اور غیر حق ہے باعتبار تعین اسما اور صفات اور افعال کے اگرچہ یہ غیریت وہمی ہے اور اسی غیریت پر ہے ظہور گنج مخفی اور نظام عالم اور ارسال رسل اور ترتیب کتب و صحف اور اجرای امر و نہی اور ترتیب ثواب و عقاب اور مدار جملہ احکام شریعت کا پس زمین کو زمین اور آسمان کو آسمان اور انسان کو انسان اور حیوان کو حیوان اور نباتات کو نباتات اور عناصر کو عناصر اور دیگر متعینات کو متعینات بحکم صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ کہ زوال پذیر نہین ہین جاننا اور کہنا موحدین کے نزدیک عین ایمان ہے لیکن قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مامور ہوئے ہم کہ کلام کرین بقدر عقول آدمی کے معنی اوسکے یہ ہین کہ مامور ہوئے ہم کہ کلام کرین بقدر عقول کے اسرار توحید مین نہ نفس توحید مین عقول کا لحاظ کرین اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا توحید کو اونہون پر کلمہ طیبہ کے ساتھ پس ادراک کیا اونھون نے آپکی مراد کو چنانچہ اسپر کہا اونہون نے أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا پھر ثانیا تاکید کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید پر قسم کے ساتھ اور فرمایا لَهَبِطَ عَلَى اللَّهِ اور استشہاد فرمایا اوسپر ساتھ قول اللہ تعالی کے اور کہا هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ الخ پھر ثالثا ساتھ قول اللہ تعالی کے کہ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ الخ تیسرا امر اقسام امر کے بیان مین کہ عوام کو ایمان عینیت کا بالتبع حاصل ہے جان تو اے طالب کہ حاصل ہونا ایمان ور از عان توحید کا اکثر لوگون کے دلون مین دشوار ہے مثل دشواری داخل ہونے شتر کے سوراخ سوزن مین اسلیے کہ قلوب اونکے تنگ ہین نہین گنجایش ہوتی ہے اونمین جمع اور عینیت بسبب ونکی خلاف وہم ہونیکے کہ سلطان القوی ہے پس ثابت ہوا اس سے کہ یہ ایمان اکثرونکی طاقت سے خارج ہے قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا پس ارادہ کیا حق تعالی نے یہ کہ حاصل ہووے اونکو ایمان عینیت کا بالتبع اور حاصل ہووے یہ ایمان اونکے دلون مین مثل داخل ہونے رشتہ کے سوراخ سوزن مین پس ضم کیا جزء ثانی کو کہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ہے جزء اول کے ساتھ کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ ہے پس اگر ایمان لاوین وہ جزء اخیر کے ساتھ اگرچہ تفرقہ کے ساتھ ہو پس تحقیق ایمان لائے وہ ساتھ جمع کے بھی کہ مقصود اصلی جزء اول سے ہے اسلیے کہ ایمان جزء ثانی کا متضمن اور ملتزم اور کفیل ہے ایمان جزء اول کا کہ مقصود اصلی ہے پس جسوقت ایمان لاوے کوئی جزء اخیر کے ساتھ اگرچہ تفرقہ کے ساتھ ہو پس گویا کہ تصدیق کی اوسنے اون چیزونکی کہ لائے اونکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکے نزدیک بطریق تضمن اور التزام کے رو سے اسطرح پر کہ اوسکو اس ایمان بالجمع والوحدۃ سے خبر نہین اسلیے کہ منجملہ اون امور کے کہ لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس ایمان بالجمع والوحدۃ ہے پس اکتفا کیا حق تعالی نے نادانون سے اسقدر ایمان تضمنی کو جو مجازی وحدۃ الوجود کے ہے کہ اوسکو اسکا علم نہین از راہ کرم کے کیونکہ اوسکو ایمان حقیقی

٢٧

حصول تصدیق اور اذعان ساتھ رویۃ حق تعالی کے کہ جملہ عقائد حقہ مین سے ہے معقول نہین اسلیے کہ تصدیق اور اذعان حقیقت رویۃ کی موقوف ہے موافق عقل کے حصول صورت مرئی پر اور شئے منزہ کی صورت اور شکل کہان کہ مرئی ہووے اسی واسطے معتزلہ اور روافض اور جمع کثیر اہل اسلام سے منکر رویت حق تعالی کہ ہوئے ہین یخ اشاعرہ اور دیگر متکلمین کہ متشرع ہین مین سے ہین قائل حقیت رویۃ حق تعالی کہ تو ہین لیکن کیفیت رویت کی بوضع معقول نہین بتلاتے ہین کہ اطمینان قلبی اوسپر مترتب ہووے اور بعض حضرات صوفیہ کہ مقلدین متکلمین کے ہین ادراک اوس رویت کا ساتھ کشف او. وصول بمقام فنا کے خاص کرتے ہین اور حصول اوسکا دار آخرت مین بطریق فرض محال کے جانتے ہین اور اوسکا اعتقاد رکھتے ہین پس انکے طریق پر مسئلہ رویت مین علم الیقین بھی نصیب نہین عین الیقین اور حق الیقین کا تو کیا ذکر اگر کوئی کہے کہ قول تمہارا کہ رویت حق تعالی کی واسطے ہر شخص کے دنیا وعقبی مین حاصل ہے مخالف شریعت کی ہے اسلیے کہ شریعت مین تصریح کی گئی ہے کہ اگر کوئی دعوی کرے کہ چشم سر سے دنیا مین بحالت بیداری میں نے حق تعالی کو دیکھا ہے پس وہ کاذب ہے اور بدعتی جواب اوسکا یہ ہے کہ کلام الہی اور حدیث صحیح مین کہین یہ تصریح واقع نہین ہے اگر کہین اس مضمون کے طرف اشارہ بھی ہے تو مراد اوس سے یہ ہے کہ وجود مطلق اور ذات بحت کو کہ مرتبہ تنزیہ اوس سے معتبر ہے ان حواس ظاہری سے کہ عادی ادراک محسوسات اور مشبہات کے ہین نہین دیکھ سکتے ہین نہ یہ کہ رویت حق تعالی کی مطلقاً مشبہ اور غیر مشبہ دنیا مین ممکن ہی نہین اس معنی کے صحت پر نص قاطع آلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ آخر سورہ فصلت مین موجود ہے اور مدعی کو کہ خلاف اسکے بیان کرتا ہے لازم ہے کہ اپنی صحت دعوت پر کوئی دلیل بیان کرے اور موافق مذہب قائلین وحدۃ الوجود کے یہ دولت عظمی اور موہبت کبری ہر شخص کو دنیا وعقبی مین حاصل ہے اسلیے کہ فی الحقیقۃ غیر اوسکا کون ہے کہ منظور نظر ہووے بشرطیکہ مثل محجوب کے مبتلا وہم غیریت کے نہووے حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ فرماتے ہین (ابیات) ناظر خود خود دست وخود منظور + خود تماشا وخود تماشا کار + عاشق خود خود دست خود معشوق خود طبیب خود دست وخود بیمار + از برائے فریب خود خود گشت + جلوہ در قد و در قدم رفتار + تاب در زلف وسمہ برابرو + سرمہ در چشم وغازہ بر رخسار + رنگ در آب وآب در یاقوت + بوے در مشک ومشک در تاتار + زینت آرایی نگوش خود خود گفت + خود بخود کرد حسرت دیدار + باز خود گفت لن ترانی زود + ہر چہ ہر گرمی بازار + آیا مین دیکھتا ہے تو اے طالب کہ آب نابستہ تھا بیرنگ اور بے صورت جبکہ بستہ ہوا اوسنے صورت یخ کی پکڑی اور کبھی کسوت برف وژالہ پہنی پس دیکھ اے طالب کہ یخ اور برف اور ژالہ وہی آب بسیط بیرنگ ہے یا غیر اسکا اور جب گھل جاوے وہی آب بسیط بیرنگ ہے یا دوسری چیز بس جسنے پہچانا اور چشم حقیقت بین رکھتا ہے تمامی مراتب اور کیفیات آب کی آب جانتا ہے رباعی دریاست وجود صرف ذات وہاب + ارواح ونفوس ہمچو نقش اندر آب + بحر نیست کہ موج میزند اندر خود + گہ قطرۂ وگاہ موج گاہ ہست حباب + جو شخص نادان ہے بند لباس اور کیفیت اور غیر بینی مین رہتا ہے فرق درمیان عارف اور جاہل کے یہی ہے پس عرفان زیادہ اس سے نہین ہے کہ تو اپنے کو پہچانے ورنہ تو عین اوسکا تھا تامی رہی ہے محال ہے کہ غیر اوسکا موجود ہووے نقش اور نقطہ او رمعنی تمام وجود سیاہی سے ہی ظاہر ہوتے ہین جیسا کہ بیخ اور شاخ اور میوہ تخم سے ظاہر ہوتے ہین لیکن یہ کثرت مانع وحدت کی نہین ہے رباعی کردہ زیگانگی دوئی را تاراج + باید کہ کنی بہچی خود را تو علاج + واحد متکثر نشود از اعداد + دریا متجزا نشود از امواج + جبکہ ذات حسب تقاضائے حب ذاتی واسطے مشاہدہ دیدار اپنے کے تعین

فی النار ہے لازم آوے گا اور جبکہ منشاء تعظیمی یعنی بے نیازی حقیقی بیچ کسی مظہر کے مظاہر آلہیہ میں سے کبھی نہیں
پائی جاسکتی ہے پس کوئی مظہر مظاہر آلہیہ میں سے استحقاق عبادت اور استعانت کا نہیں رکھ سکتا ہے اسی جگہ سے حصر
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ظاہر ہوا اور اسپر کوئی اشکال وارد نہیں ہوسکتا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا
خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ پس حال استحقاق عبادت اور استعانت کا متذکرہ بالا معلوم ہوا لیکن تفسیر
لِیَعْبُدُوْنِ کی لِیَعْرِفُوْنِ کے ساتھ کرتے ہیں اسلیے کہ عبادت بدون معرفت کی کامل طور پر نہیں ہوسکتی ہے اکثر لوگ
حق تعالٰی کو کیا پہچانیں بلکہ سوا اجسام کے ارواح اور امثال کو بھی نہیں جانتے ہیں پس جبکہ معرفت روح اور مثال
کی دشوار ہے تو قیاس کرنا چاہیے کہ معرفت جان جانان اور خالق جان کی کسقدر دشوار ہوگی اسی جگہ سے ہے
کہ کفار اور بت پرست بعض عزیر علیہ السلام کو اور بعض عیسی علیہ السلام کو اور بعض آفتاب اور مہتاب کو اور
بعض آتش کو اور بعض رام اور کشن اور مادہ گاؤ اور بندر اور شجر پیپل اور طلا اور نقرہ اور سنگ تراشیدہ اور ناتراشیدہ
اور گنگا اور جمنا اور نرسنگھ اور مہادیو وغیرہ شیاطین کو اور بعض اہرمن اور یزدان کو صاحب اور مالک اور ضار
اور نافع جانکر پرستش کرتے ہیں یہ ایسے سفیہ ہیں کہ پارہ خشت اور گوبر اور شکل قضیب و فرج اور اقسام سانپ کو
پوجتے ہیں باوجود اسکے کہ زہر سانپ کا قاتل ہے اوسکو سلام پر سلام کرتے ہیں اور واسطے دفع مرض کے بول مادہ گاؤ کو
سریع التاثیر سمجھتے ہیں اور جسم پر چھڑکتے ہیں اور لعاب دہن آدمی سے کہ اشرف المخلوقات ہے نفرت شدید رکھتے
ہیں اور بعض محمد عشق کو اور بعض روح کو اور بعض عناصر اربعہ کو اور بعض اوس نور کو کہ آنکھ کے ملنے سے ظاہر ہوتا
ہے خدا جانتے ہیں اور بعض طبایع اشیا کو چنانچہ حال طبیعین کا ہے اور بعض نجوم کو جیسا کہ حال منجمین کا ہے موقوف علیہ
جانکر کار و بار اونہیں پر منحصر کرتے ہیں اور انکے خالق کی طرف نہیں متوجہ ہوتے ہیں قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْ اَوْلِیَاءَ اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا اور فلاسفہ حق تعالٰی کو
عالم جزئیات نہیں جانتے ہیں اور اوسکو ساتھ عقل ناقص اپنے کے کامل گمان کرتے ہیں سبحان اللہ عجب جہل مرکب میں مبتلا
ہے بسبب اس جہل مرکب کے نقصان جہل کو کمال گمان کرتے ہیں اور عیب کو ہنر جانتے ہیں انھیں کے حال میں وارد
ہے اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا پس یہ تمام نتیجہ عدم عرفان کا ہے اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا
وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ عابدین ماسوی اللہ کے خارج عن الاحصاء
ہیں بعض جغرافیہ دیکھنے سے کچھ پتا لگتا ہے ساتواں مراقبہ اقسام توحید کے بیان میں توحید دو قسم پر ہے ایک
توحید وجودی دوسری توحید شہودی اور توحید شہودی بھی دو قسم پر ہے ایک صوری دوسری معنوی توحید صوری وہ ہے کہ جسکو
توحید قولی اور توحید ایمانی بھی کہتے ہیں اسپر اعتقاد حضرات متکلمین اور علمائے ظواہر اور عوام مومنین کا ہے سلف سے
خلف تک یہ فقط قالب اور صورت توحید ہے یہ کہتے ہیں کہ صانع ایک ہے اور تمامی مصنوعات اوس ایک صانع کے
مخلوق ہیں اگر اون سے پوچھا جاوے کہ وہ مصنوعات کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں آیا وجود حق تعالٰی سے یا غیر وجود
حق تعالٰی سے کہتے ہیں کہ وجود حق تعالٰی سے نہیں ہیں بلکہ تمامی مصنوعات خارج وجود حق تعالٰی سے ہیں پھر اگر ان سے
پوچھا جاوے کہ خارج وجود حق تعالٰی کا کیا شئے ہے اگر خارج وجود حق تعالٰی کا کوئی شئے ہوا اور وہ وجود حق تعالٰی سے غیر ہے
ضد وجود کی ہوگی اور وجود حق تعالٰی کا ضد سے منزا ہے پس خارج وجود کیا چیز ہے اور تعریف اوسکی کیا ہے اور
تعریف خارج کی کیا ہے جواب دیتے ہیں کہ اسمیں بحث کرنا حکم شارع کا نہیں ہے اور بعض انکے اس اعتقاد کے ساتھ
اون آیات کو کہ وحدۃ الوجود پر دلالت کرتی ہیں بلا تاویل باعتقاد حقیت کے علم اوسکا حق تعالٰی پر سپرد کرتے ہیں

يَتَعَلَّقُ وَيَظْهَرُ فَيَكُونُ أَمْرًا وَنَهْيًا وَخَبَرًا وَاسْتِفْهَامًا وَنِسْبَةً وَاقِعِيَّةً وَلَا تَبَدُّلَ فِي تِلْكَ الصِّفَةِ وَهِيَ الْآنَ كَمَا كَانَ وَإِنْ تَعَدَّدَتْ تَعَلُّقَاتُهَا مِثْلُ قُوَّةٍ وَاحِدَةٍ يَتَحَقَّقُ بِهَا يَحْصُلُ الْكَلَامُ الْحَسَنُ وَالْقَبِيحُ فَيَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ مَا لَا يَتَرَتَّبُ عَلَى تِلْكَ الصِّفَةِ مِنَ الشَّرَائِعِ قَدْ تَمَّ تَحَقُّقُ وُجُودِ الْحَقِّ تَعَالَى فِي كُلِّ وَاحِدٍ إِلَّا فِي عَقْلِ بَعْضِ السُّفَهَاءِ كَالْفَلَاسِفَةِ وَظَهَرَ مِمَّا قَدَّمْنَا أَنَّ الْعَقْلَ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ أَنْ يَكُونَ وُجُودُ الْخَلْقِ مِمَّا يُوجِدُ الْحَقُّ بِظُهُورِهِ مُتَحَقِّقًا بِهِ كَمَا أَنَّهُ يَتَحَقَّقُ الْقُدْرَةُ وَالْإِرَادَةُ وَالْعِلْمُ فَلَا حَاجَةَ إِلَى تَجَشُّمِ إِثْبَاتِ وَحْدَةِ الْوُجُودِ بِدَلِيلٍ إِذْ يَكْفِي لِأَرْبَابِ الْكَشْفِ أَنْ لَا يَكُونَ كَشْفُهُمْ مُخَالِفًا لِلْعَقْلِ الَّذِي هُوَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا لِلنُّصُوصِ الشَّرْعِيَّةِ إِجْمَاعًا مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُرَفَاءِ انتهى دوسری توحید

شہودی معنوی کہ قائلین اوسکے معتقدین اوسکے باوجود مشارکت انکے ساتھ اعتقاد توحید شہودی صوری کے کہتے ہیں کہ تمامی مخلوقات مظاہر خالق کے ہیں لیکن ذوات مخلوقات کی ذات خالق سے جدا ہیں بدلیل آیہ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اور آیہ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ اور حدیث کُلُّ النَّاسِ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ حُمَقٰی اَیْ فِیْ مَعْرِفَةِ ذَاتِهٖ اور حدیث تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰلَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ وَغَیْرُ ذٰلِکَ مِنَ الْاَدِلَّةِ الدَّالَّةِ عَلَی الْاِثْنَیْنِیَّةِ جیسا کہ ظل غیر مظل اور عکس غیر شخص کا ہے اسلیے کہ انکے نزدیک عالم عکوس اسما اور صفات کا ہے کہ بیچ مرایاے اعدام کے مقابلے مین اسما اور صفات کے منطبع ہوا ہو لیکن وجود درمیان ذات مخلوق اور ذات خالق کے ساری ہے اور معنی وجود کے ہستی کے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وجود ایک صفت ہے صفات باری تعالی مین سے یعنی نزدیک جمہور متکلمین اور بعض صوفیہ مثل شیخ علاء الدولہ سمنانی اور شیخ احمد سرہندی قدس سرہما کے کہ مراد شہود یہ ہین وجود ایک صفت ہے صفات باری تعالی مین سے زائد بر ذات کے اور ذات حق کو احدیت کہتے ہین اور ذوات خلق کو واحدیت اور وجود کو وحدۃ جانتے ہین اور مثال اوسکی اسطرح بیان کرتے ہین جیسا کہ قرص قمر اور قرص شمس ذات دونو کی جدا جدا ہے اور وجود جیسا کہ ضیا ہے درمیان ان دونون کے ساری ہو اسپر یہ اعتراض عائد ہوتا ہے کہ فقط قرص قمر اور قرص شمس کو کہ ذات ہر ہر کی جدا جدا کہتے ہین آیا قرص قمر قرص شمس سے پیدا کیا گیا ہے یا نہین جیسا کہ اہل شہود صوری پر وارد ہوتا ہے محققین قرص مع ضیا ذات کہتے ہین اسلیے کہ ضیا جو ہر ذاتی شمس کا ہے فقط شمس کو بغیر ضیا کے شمس نہین کہتے ہین کہ ناقص ہے اسلیے کہ شمس مین جرم اور ضیا ہر دو یکدیگر عین شمس ہین بفرض محال اگر ضیا شمس کو حقیقت شمس پر زائد تصور کی جاوے یعنے جرم شمس کو بے صفت ضیا کے خیال کیا جاوے تو اوس سے تعریف شمس کی بالکل ساقط ہو جاویگی پس اس سے معلوم ہوا کہ شمس بالذات روشن ہے بلا صفت روشنی زائد کے پس وجود حق تعالی کا بعض حکما اور شیخ ابو الحسن اشعری اور محققین صوفیہ کرام کے نزدیک عین ذات حق تعالی کی ہے یعنی حق تعالی بذات خود موجود ہے نہ اوس وجود کے ساتھ جو مغائر ذات حق تعالی کا اور زائد ذات پر ہو ورنہ استکمال بالغیر لازم آوے گا اور یہ محال ہے کما مر مرارا اور اہل توحید شہود معنوی یہ بھی کہتے ہین کہ اعیان ثابتہ عالم کے کہ صور علمیہ ہین حضرت علم حق مین اخذ وجود کرکے موجود ہوئے ہین یعنے جبکہ حق تعالی نے یا بالذات ظہور کرے اوس نے ارادہ کیا بعد ارادہ کے تمامی اشیا یعنی اعیان ثابتہ علم حق مین عدم سے فی نفسہ موجود ہوئین اسلیے کہ اعیان مدام ہین اور عدم ایک شے ہے مقابلے مین وجود کے نہ وہان واسطے اعیان کے جاعل ہے نہ جعل اور یہ جعل جاعل سے مبرا ہین اور وجود معدن خیر اور صفات حمیدہ کا ہے اور عدم معدن شر اور صفات ذمیمہ کا ہے لیکن اشیا یعنی اعدام کہ صور علمیہ ہین اور علم حق مین موجود ہوئے ہین

اور یہ دونون یعنی ذات اور وجود الفاظ مترادف مین سے ہین اور تمامی مخلوقات وجود حق تعالی سے پیدا کی گئی ہین اور وجود خارجی عین وجود حق تعالی کا ہے اسلیے کہ کون ومکان مین بجز ذات حق تعالی کے دوسری کوئی چیز موجود نہین اگر دوسری چیز موجود ہوگی تو بعد وجود حق تعالی کی ہوگی سو اگر وجود حق تعالی کے دوسری چیز کو موجود کہنا بجز شرک اور کفر کے نہوگا معاذ اللہ ہم ایمان توحید پر لاتے ہین نہ کہ شرک پر اور ازل کو حید وجودی علمی کہتے ہین کہ اعیان ثابتہ کہ صور علمیہ ہین علم حق مین وجود حق سے موجود اور متمایز ہوئی ہین اسلیے کہ اوجگہ سوائے ذات طور وجود حق تعالی کے دوسری کوئی چیز موجود نہین تھی اس سے معلوم ہوا کہ ذات اور وجود حق تعالی کا عین ذات اور وجود عالم کا ہے علاوہ اسکے سلسلہ موجودات کا منتہی ہوتا ہے واجب الوجود تک اور واجب تعالی واحد ہے بوحدۃ حقیقی اور اولاً واحد حقیقی بوحدۃ حقیقی کے خود بخود موجود تھا اور ثانیاً تمامی موجودات اوس واجب الوجود سے موجود ہوئے ہین اور اسمین شک نہین ہے کہ تمامی موجودات حضرت واجب الوجود سے متاخر ہین اور ممکن نہین کہ مرتبۂ حضرت واجب مین دوسری کوئی شے موجود ہووے بلکہ مقابلے مین اوس مرتبے کے سوا عدم صرف اور لاشے محض کے کسی شے کا توہم بھی نہین ہوسکتا ہے پس یہ موجودات عالم کے خالی اس سے نہین ہین کہ یا عین اوس ذات کی ہون اور وہی ذات ساتھ صور ان موجودات کے نمایان ہے یا وہ موجودات غیر اوس ذات کے ہون کہ عدم صرف اور لاشے محض ہے اور شق ثانی خود باطل ہے اسلیے کہ عدم محض کا موجود ہونا محال ہے اسلیے کہ کوئی حکم اور اثر عدم محض پر مترتب نہین اور ان موجودات پر احکام اور آثار مترتب اور نمایان ہین پس نہونگے یہ موجودات عدم محض اور محال ہے ساتھ ان موجودات کے عدم محض کا ظاہر ہونا اسلیے کہ اسمین لازم آتا ہے قلب حقیقت کا اور منقلب ہونا وجود کا ساتھ عدم کے اور منقلب ہونا معدوم کا ساتھ موجود کے ممکن نہین فَلَا يَكُونُ الْعَدَمُ الْمَحْضُ ظَاهِرًا بِصُوَرِ الْمَوْجُودَاتِ فَتَكُونُ الْمَوْجُودَاتُ كُلُّهَا عَيْنَ الْحَقِّ تَعَالَى بِالضَّرُورَةِ دیگر یہ کہ ممکن نہین کہ نتیجہ اور ثمرۂ ریاضات اولیاے کرام اور کشوفات انکے کا توحید الوجود ہے خلاف نفس الامر کے ہووے اسلیے کہ بہت سی آیات اور احادیث دلیل اوسکی ہین اگرچہ متکلمین خلاف واقعی تاویل اونکی کرتے ہین چنانچہ سابق مین مذکور ہوا پس موجودات اور متعینات عالم از روے حقیقت کے عین حق تعالی کی ہین از روے مجاز اور اعتبار اور نسبت اور اضافت اور متعین کے غیر حق اور اس مجاز کو مجاز واقعی اور نفس الامری کہتے ہین اسلیے کہ بسبب تعین کے آثار اور احکام مختلفہ اونپر مترتب ہین اور مدار احکام شریعت غرّا کا بھی اسی غیریت پر ہے اسی جگہ سے بعضوں کا رحمے فرمایا ہے شعر ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی + پس مثال ذات اور وجود مطلق کی عالم کے ساتھ جیسا کہ ظہور صورت نوعیہ کا اوسکے افراد مین ویا مثل نسبت آب دریا کے ساتھ امواج اور حباب کے یا مثل زر وسیم کے ساتھ انواع حلیہ کے ویا نسبت طین کے ساتھ مختلف اوانی کے ویا نسبت موم کے ساتھ فرزین اور فیل اور پیادہ وغیرہ کے ویا رویت قطرات کے دریا مین ویا رویت ثمر کی شجر مین اور رویت شجر کی گٹھلی مین ویا نسبت حروف مفردہ اور مرکبہ کی ساتھ سیاہی سادہ کے ویا نسبت واحد کی ساتھ مراتب اعداد مرکبہ کے وغیر ذلک من الامثال بِحُكْمِ مَا مِنْ كَثْرَةٍ إِلَّا وَقَدْ ضَبَطَهَا الْوَحْدَةُ وَبِمُوجِبِ كُلُّ مُتَعَيِّنٍ مَسْبُوقٌ بِاللَّاتَعَيُّنِ اور یہ کثرت متعینہ فقط وہم مین ہے حقیقت اور نفس الامر مین ایک ہی ذات اور ایک ہی وجود ہے پس ذات اور وجود حق تعالی کا عالم مین مستور ہے جیسا کہ صورت نوعیہ اپنے افراد مین اور موم فرزین وغیرہ مین مستور ہے وعلی ہذا القیاس فی الامثال پس یہ مثالین واسطے تفہیم اور تقریب ذہن طالب کے ذکر کی گئی ہین ورنہ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى حق تعالی باوجود اسکے کہ بجمیع ذرات عالم اوسکی ذات سے ظاہر ہوئے ہین الآن کما کان منزہ ہے اور سبیح تنزیہ اور اطلاق

لَوْ حِيلَ مَنْ يُطْلِقُ عَنْ نَعْتِهٖ مُعَانِدِيَةٌ أَبْطَلَهَا الْوَاحِدُ ۔ تَوْحِيدُهٗ إِيَّاهُ تَوْحِيدُهٗ ۔ وَنَعْتُ مَنْ يَنْعَتُهٗ لَاحِدٌ ۔ توان مراقبہ توحید وجودی اور شہودی کے توفیق مین واضح ہو کر اکثر صوفیہ محققین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سلف سے خلف تک مسئلہ وحدۃ الوجود مین متفق ہین اور یہ مسئلہ مطابق واقع اور نفس الامر کے ہے اسلیے کہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ قطعیہ اوسپر قائم ہین چنانچہ سابق مین معلوم ہوا مگر حضرت شیخ ابو المکارم رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی قدس سرہ برخلاف جمہور محققین صوفیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے قائل بوحدۃ الشہود کے ہوئے ہین وَلٰكِنَّهٗ تَابَ عَنْهُ عِنْدَ نَزْعِهٖ إِلٰى مَا هُوَ الْحَقُّ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ كَمَا أَخْبَرَ تِلْمِيذُهُ الْخَاصُّ إِلَى الْعَزِيزِيَّةِ كَمَا نَقَلَهُ الشَّيْخُ مُحِبُّ اللّٰهِ الْإِلٰهٰ آبَادِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور ان کے بعد اونکے اگرچہ میلان حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بنظر ظاہر مکتوبات کے طرف مسئلہ وحدۃ الشہود کو پایا جاتا لیکن بنظر امعان کے رجحان حضرت مجدد کا طرف مسئلہ وحدۃ الوجود کے معلوم ہوتا ہے چنانچہ مکتوب اول جلد ثانی مین فرماتے ہین کہ (عالم موجود خارجی ہست بوجود ظلی) اور چوالیسوین مکتوب مین جلد مذکور کے لکھتے ہین کہ (عالم موجود موہوم متحقق) اسی واسطے حضرت شیخ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہ کہ اجلۂ خلفائے حضرت مجدد کے ہین مکتوب مدنی مین مطابق کلام حضرت مجدد کو ساتھ کلام صاحب فصوص حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا ہے جیسا کہا انھون نے مِنْ أَنَّا كَالْمُعَبِّرِ عَنْ تَأَصُّلِ الْأَسْمَاءِ وَفَرْعِيَّةِ الْمُمْكِنَاتِ فِي هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ فَلَهٗ عِبَارَتَانِ كِلْتَاهُمَا صَحِيحَةٌ فِي إِحْدٰى لَهُمَا يَعْنِي عِبَارَةَ إِمَامِ الْأَئِمَّةِ الشَّيْخِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ هِيَ الْأَسْمَاءُ وَالصِّفَاتُ مُتَمَيِّزَةٌ فِي مَرْتَبَةِ الْعِلْمِ ذَاتِ الثَّانِيَةِ يَعْنِي عِبَارَةَ الشَّيْخِ الْمُجَدِّدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ هِيَ عُكُوسُ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ الْمُنْطَبِعَةِ فِي الْأَعْدَامِ الْمُقَابِلَةِ لَهَا وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْعِبَارَتَيْنِ إِلَّا فَرْقًا ضَعِيفًا لَا يُعْبَأُ بِهٖ عِنْدَ التَّفْتِيشِ عَنْ حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ فِيهَا مُجْمَلَةً فَأَقُولُ بِأَنَّ حَقَائِقَ الْمُمْكِنَاتِ عُكُوسُ الْأَسْمَاءِ الْمُنْطَبِعَةِ الْمُقَابِلَةِ نِهَايَتُهٗ مُخَالِفًا لِكَلَامِ الشَّيْخِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ وَأَتْبَاعِهٖ وَكَمْ تَصْرِيحٍ أَوْ تَلْوِيحٍ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَقِيلَ إِنَّمَا نَالَ إِلٰى أَوْجِهِ الْمَسْأَلَةِ فَلَا حَاجَةَ إِلٰى نَقْلِ كَلَامِهِمْ وَالْإِطْنَابِ بِنُصُوصٍ هِيَ تَصْرِيحَاتٌ بِهٖ وَأَيْضًا قَالَ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِيهَا اعْلَمْ أَنَّ وَحْدَةَ الْوُجُودِ وَوَحْدَةَ الشُّهُودِ لَفْظَتَانِ تُطْلَقَانِ فِي مَعْنَيَيْنِ فَتَارَةً تُسْتَعْمَلَانِ فِي مَبَاحِثِ السُّلُوكِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُقَالُ هٰذَا السَّالِكُ مَقَامُهٗ وَحْدَةُ الْوُجُودِ وَذٰلِكَ مَقَامُهٗ وَحْدَةُ الشُّهُودِ وَمَقَامُ وَحْدَةِ الْوُجُودِ هٰهُنَا الِاسْتِغْرَاقُ فِي مَعْرِفَةِ الْحَقِيقَةِ الْجَامِعَةِ الَّتِي تَعَيَّنَ الْعَالَمُ فِيهَا بِحَيْثُ تَسْقُطُ عَنْهُ أَحْكَامُ التَّفْرِقَةِ وَالتَّمَايُزِ الَّتِي مَعْرِفَةُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَبْنِيَّةٌ عَلَيْهِمَا وَالشَّرْعُ وَالْعَقْلُ مُخْبِرَانِ عَنْهُمَا مُبَيِّنَانِ لَهُمَا أَكْمَلَ بَيَانٍ وَذَاكَ لَا أَخْبَارَ لَهٗ وَهٰذَا مَقَامٌ يَحِلُّ فِيهِ بَعْضُ السَّالِكِينَ حَتّٰى يُخَلِّصَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُ وَمَعْنٰى وَحْدَةِ الشُّهُودِ هٰهُنَا الْجَمْعُ بَيْنَ أَحْكَامِ الْجَمْعِ وَالتَّفْرِقَةِ فَيَعْلَمُ أَنَّ الْأَشْيَاءَ وَاحِدَةٌ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ كَثِيرَةٌ مُتَمَايِزَةٌ بِوَجْهٍ آخَرَ وَهٰذَا الْمَقَامُ أَتَمُّ وَأَرْفَعُ مِنَ الْأَوَّلِ وَتَارَةً تُسْتَعْمَلَانِ فِي مَعْرِفَةِ حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمُوا فِي وَجْهِ ارْتِبَاطِ الْحَادِثِ بِالْقَدِيمِ ثُمَّ وَقَعَ عِنْدَ قَوْمٍ أَنَّ الْعَالَمَ أَعْرَاضٌ مُجْتَمِعَةٌ فِي حَقِيقَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا أَنَّ صُورَةَ الْإِنْسَانِ وَصُورَةَ الْفَرَسِ

لیکن جو کچھ کہ باعتبار مکان جسمانیات کثیف کے بعید ہے باعتبار مکان جسمانیات لطیف کے قریب ہے اسلیے کہ جو مسافت مکان جسمانیات کثیف مین مثلاً ایک مہینے مین جا سکتا ہے مکان جسمانیات لطیف مین مثلاً ایک ساعت مین جا سکتا ہے اور جو ایک ساعت مین مکان جسمانیات لطیف سے جا سکیگا مکان جسمانیات کثیف سے ایک مہینے مین بھی نجا سکیگا اور اسی پر قیاس کیا چاہیے آواز رعد اور توپ وغیرہ کو اور اوسکے قرب اور بعد کو بھی حسب مراتب اوسکے تغیر امکان جسمانیات الطف کا ہے جیسا کہ مکان نور آفتاب اور مہتاب اور ستارے اور مشعلاً آتش وغیرہ کا ہے جو کچھ کہ مکان جسمانیات لطیف مین دور ہے مکان جسمانیات الطف مین نزدیک ہے مشرق اور مغرب مکان جسمانیات لطیف مین دور ہے اور مکان جسمانیات الطف مین نزدیک ہے دلیل اوسکی یہ ہے کہ بمجرد نمودار ہی قرص آفتاب کے افق مشرق سے بلا توقف اور درنگ شعاع اوسکی باوجود بُعد مسافت کے مغرب کو پہونچتی ہے اور روشنی آفتاب کی بفرض و تقدیر اگر مکان ہوا مین ہوتی تو ایک مدت مین مغرب تک پہونچتی اور نور آتش وغیرہ بھی یہی حکم رکھتا ہے دوسری دلیل یہ کہ جب شمع مثلاً گھر مین لائی جاوے اور روشن کی جاوے تمام گھر مین روشنی پھیل جاتی ہے اور گھر روشن ہو جاتا ہے بدون اسکے کہ ہوا گھر کی نکل جاوے پس اس سے جانا گیا کہ ہوا کے اندر ایسا ایک مکان الطف ہے مکان ہوا سے کہ ہرگز ہوا بسبب کثافت اپنے کے اوس مکان الطف مین نہین جا سکتی ہے اور نور آفتاب بھی بسبب لطافت کے مکان ہوا مین بر تقدیر خلو ہوا کے نہین جا سکتا ہے لیکن بسبب غایت قرب کے درمیان ان دونون مکان کے باہمدیگر تمیز اور شناخت کرنا بجز براہین عقلی اور مکاشفات قلبی اور مشاہدات سری اور معاینات روحی کے متعذر ہے اے سالک اگر اسمین اشکال جانتے ہو برہان دیگر یہ ہے کہ حقیقت آتش کی حرارت ہے اور خاصیت اوسکی احراق اور توجسکو آتش جانتا ہے صورت آتش کی ہے اور خاصیت اوسکی اضاءت ہے اور آتش ضد آب کی ہے اسلیے کہ طبیعت اور حقیقت آب کی رطوبت ہے اور خاصیت اوسکی سردی اور ضدین کا جمع ہونا محال ہے اور ہرگز نہین ہو سکتا ہے کہ آب و آتش ایک مکان مین جمع ہووین جب یہ جان لیا تونے پس جان تو اے طالب کہ آب گرم مین بالفعل آتش موجود ہے اسلیے کہ اس سے مثلاً ہاتھ جلتا ہے نہ پانی سے اور حال یہ کہ درمیان آب و آتش کے ضد ہے ہرگز یہ ایک مکان مین جمع نہیں رہ سکتے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ واسطے آتش کے درمیان پانی کے سواے مکان پانی کے دوسرا مکان ہے اور پانی کے مکان مین آتش نہین کیونکہ اگر آب اور آتش ایک مکان مین جمع ہووین تو اجتماع ضدین کا لازم آوے گا اور یہ محال ہے لیکن یہ دونون مکان باہمدیگر نہایت قریب ہین اور ہر ایک دوسرے سے نہ جدا ہے و نہ باہم متصل و نہ منفصل اوس سے جب تجھکو یہ معلوم ہوا پس جان تو اے سالک درمیان ان دونون مکان کے مزاحمت اور مضایقت نہین ہے دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب ایک شمع روشن کسی حجرے مین لائی جاوے تو نور اوسکا تمامی ہوا مین کہ اندرون حجرے مین ہے پہونچتا ہے اور اسی طرح اگر سیکڑون شمع اوسمین لائی جاوین تو انوار سبکے اوس ایک حجرے مین جمع ہونگے بدون اسکے کہ نور شمع اول کا اوس حجرے سے نکل جاوے اور اس مکان کو بُعد بھی ہے اسلیے کہ نور آفتاب کا حجاب کثیف سے نہین گذر سکتا ہے اور یہ سبب دوری بُعد مفرط کے وہ نور منقطع ہو جاتا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ کہ پیچھے حجاب کے ہے و یا ورا بُعد مفرط کے اس مکان سے دور ہے پس یہ تینون قسم مکانون کی کہ مذکور ہوئے مکانات جسمانیات کے تھے دوسرا مکان روحانیات کا ہے انواع اوسکے بہت ہین ماحصل اونکا چار نوع پر ہے نوع اول مکان اون فرشتون کا ہے جو موکل ہین اوپر دوزخ اور زمین اور جبال اور کل ذی روح روے زمین اور دریا اور رعد اور سحاب وغیر ذلک ملکوت

حار یابس ہے اور طبیعت ہوا کی حار رطب اور طبیعت پانی کی بارد رطب اور طبیعت خاک کی بارد یابس ہے مکان خاک کا تو ظاہر ہے اور اس مکان خاک کثیف مین دوسرا مکان پانی کا ہے لطیف اور مکان آب مین مکان ہوا کا ہے لطیف تر اوس سے اور مکان ہوا مین مکان آتش کا ہے اوس سے لطیف تر اور اوس سے زیادہ لطیف تر اوسمین مکان روح کا ہے اور اوس سے زیادہ لطیف تر اوسمین مکان خاص حق تعالی کا ہے یہ مکان فوق سب مکانونکے ہے حدیث قدسی مین ہے اِنَّ فِیْ جَسَدِ اٰدَمَ مُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ اَنَا اور بعض روایت مین وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ الْفُؤَادُ ...‌ وَفِی الرُّوْحِ ... وَفِی السِّرِّ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ اَخْفٰی وَفِی الْاَخْفٰی اَنَا واسطے مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ مثنوی مین فرماتے ہین + اتصالی بے تکیف بی قیاس ہست رب الناس را با جان ناس + اور کسی بزرگ نے فرمایا رباعی معشوق عیان بود نمیدانستم + با ما بمیان بود ونمیدانستم + گفتم بطلب مگر بجائی برسم + خود تفرقہ خوان بود نمیدانستم + اور یہ امکنہ کہ مذکور ہوئے باینکہ بر قصد ہین اور یاینکہ اگر قریب تر باد ہے اے رب حضوری تیرے سے اور غیبوبت اور غفلت میری سے فریاد ہے جمال با کمال تیری سے اور نابینائی میری سے فریاد ہزار فریاد لسعد ب جانم فداے وقربان تو باد اگر کوئی سکے کہ بر تقدیر اثبات مکان سکے کہا جاوے گا کہ مکان ازل مین تھا یا نہین اگر تھا تو لازم آتا ہے کہ قدیم ہووے اور حق تعالی کے ساتھ دوسری قدیم کو ثابت کرنا کفر ہے اور اگر ازل مین نتھا تو حادث اور مخلوق ہوگا اور حلول قدیم کا حادث مین محال ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ بہرحال اثبات مکان کا متعذر ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ ہرگز حلول ذات اور صفات حق سبحانہ وتعالی کا کسی مخلوق مین روا نہین وہ حلول کسی مخلوق کا ذات مین اوسکے لیکن اس طرح سے ہم کہتے ہین کہ جس طرح سے معیت روح کی قالب کے ساتھ ہے روح تمامی ذرات قالب کو محیط ہے اور روح مع حقیقت اپنے ہر ذرہ قالب کے ساتھ موجود ہے باوجود اسکے کہ حلول اوسمین روا نہین اسلیے کہ حلول اور اتحاد اور انتقال عوارض اجسام سے ہے اور کوئی شے عوارض اجسام سے روح پر جائز نہین ہیں جیسا کہ روح حقیقت خود تمامی ذرات اور اجزاء قالب کے ساتھ موجود ہے بے حلول اور بے اتحاد کے اوس مکان مین کہ لائق لطافت روح کے ہے ویسا ہی ذات مقدس رب العزت کی ساتھ ذرات تمامی مخلوقات کے مع حقیقت اپنے موجود ہے بے حلول اور بے اتحاد اور بے انتقال اور بے مماسۃ اور بے محاذاۃ کے اوس مکان مین کہ لائق قدس اور نزاہت اور پاکی اور رفعت اوسکی کے ہووے کہ برتر ہے تمامی معقولات اور مخلوقات سے کیونکہ یہ مکان عین وجود مطلق کا ہے اور ایک اسم اسماے حسنی سے ہے پس حلول واتحاد وغیرہ لوازم اجسام کی ...‌ گنجایش کہان پھر اگر کوئی کہے کہ بموجب مذکور کے لازم آتا ہے کہ حق سبحانہ وتعالی بذات خود مواضع قذرہ مین بھی موجود ہے مثل مراحیض ومزابل وغیرہ کے اور یہ امر نہایت مستنکر ہے جواب اسکا یہ ہے کہ رعایت ادب بیچ مراتب وجود کے فرض عین ہے + ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد + گر حفظ مراتب نکنی زندیقی + اسی واسطے نکہا چاہیے کہ اے آفرینندہ خوک ومار وکثر دم ...‌ آفرینندہ خاک وخاشاک اگرچہ حق سبحانہ وتعالی خالق تمام اشیا کا ہے سوائے اوسکے ایک مچھر بھی کوئی نہین پیدا کرسکتا ہے واسطے رعایت اسی ادب کے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ یعنی جب بیمار ہوتا ہون مین اور نکہا کہ جب بیمار کرتا ہے وہ مجھکو اگرچہ خالق بیماری کا حق تعالی ہے چونکہ وہ مکروہ طبیعی ہے نسبت اوسکی اپنے طرف کی اور شفا خوش اور مرغوب طبیعی ہے نسبت اوسکی طرف حق تعالی کے کی واسطے تعلیم اسی ادب کے فرمایا حق تعالی نے مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ چنانچہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے اس امر کو فصوص

فصوص لکھتے ہین کہ عرب اطلاق عرش کا کبھی ملک پر بھی کرتے ہین جیسے کہ کہتے ہین کہ (ثُلَّ عَرْشُ الْمَلِكِ) یعنے خلل پذیر ہوا ملک بادشاہ کا اسی جگہ سے اکابر اولیا کہتے ہین کہ جو عرش پانی پر تھا وہ ملک ہے اسلیے کہ عرش رحمن کی ایک صورت ہے اون صورتون مین سے جو ہیولی کلی پر فائض ہین اور ہیولی کل عبارت ہے پانی سے جو مشتمل ہے صور عالم کو اور اسی کی طرف اشارہ کیا حق تعالی نے ساتھ قول اپنے کے کہ (وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ) ہے یعنی بحر ممتلی ہے صور موجودات سے اور یہ بحر عبارت ہے ہیولی کلی سے جسکو نفس رحمانی بھی کہتے ہین اور یہ پانی جو ظاہر ہے مظہر اوسکا ہے پانچوان عرش عظیم فلک الافلاک اور فلک اطلس ہے اور یہ عرش اجسام کا ہے اوسمین تمامی صور کائنات جزوی جزئی منتقش ہین اور یہ قابل محو و اثبات کے ہین بعض اسکو عرش مجید اور بعض جسم کل کو عرش عظیم کہتے ہین چھٹا عرش کریم کہ وہ کرسی ہے ساتوان یہ کہ تمامی افراد عوالم وجود کے عرش رحمن کے ہین آٹھوان یہ کہ حقائق بحر امکان کے عرش ہین واسطے حقائق بحر وجوب کے اور بحر وجوب مستوی اور متصرف ہے اوپر بحر امکان کے اور حقیقت انسانیہ برزخ ہے درمیان بحر وجوب اور بحر امکان کے نوان یہ کہ عرش عبارت ہے اوس تخت سے کہ جسپر قیامت کے روز روح اعظم متمثل ہوگی بدلیل آیہ کریمہ یَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ اور حدیث کہ حق تعالی ادا بصورت منکر اور بعد اوسکے بصورت معروف واسطے مومنین کے متمثل ہوگا دسوان یہ کہ عرش عبارت ہے قلب مومن سے اور مراد قلب سے احدیت روح اور جسم ہے اسلیے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ وارد ہے اور مراد مومن سے مومن کامل ہے یعنے حضرت آدم اور دیگر انبیا علی نبینا و علیہم السلام اور اونکے وارثین فرمایا اللہ تعالی سورۂ اعراف مین إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ یعنی رب تمھارا وہ اللہ ہے کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان اون دونون کے ہے بیچ عرصہ چھ روز کے پھر متصرف ہوا اوپر دل مومن کامل کے یعنے آدم صفی اللہ کے اور تفسیر اوسکی بیچ توراۃ تکوین کے وارد ہے کہ حق تعالی نے بیچ عرصہ چھ روز کے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان اون دونون کے ہے پیدا کیا اور ساتوین روز آدم صفی اللہ کو پیدا کیا اور تطبیق دونون کتاب کی درکار ہے اور بیچ تفسیر استوا عرش ساتوین روز کے جو کچھ کہ توراۃ مین ہے غور کرنا چاہیے تو مجہول معلوم سے دریافت ہووے یعنے مطابق تفسیر دونون کتاب کے اس عرش سے قلب آدم مراد ہے اور آدم ساتوین روز پیدا ہوے اور اس عرش کو بعض کرسی کے ساتھ بھی تعبیر کرتے ہین پس جبکہ از روے اصطلاح اور محاورے کے معنی عرش کو تونے جان لیا اور یہ بھی تونے معلوم کیا کہ اطلاق عرش کا اوپر ان معانی متذکرۂ بالا کے ہوتا ہے کما ذکرنا ہا لا تکن من الممترین پھر جان اے طالب کہ استوا عبارت ہے تعلق تصرف سے جیسا کہ تعلق تصرف روح کا ہے جسم کے ساتھ پس ایسا ہی استوا رحمن کا یعنے تعلق تصرف رحمن کا ان عرشون پر سمجھنا چاہیے پس اس اعتبار سے علی الترتیب جملہ تعینات عالم کو محل استوا حق تعالی کا سمجھنا چاہیے اور بلسان اشارہ اطلاق عرش کا دوام ظہور حق تعالی بلا احتجاب پر بھی ہوتا ہے اسلیے کہ استواء آفتاب کے حسب محاورے کے اشارہ ہے طرف دوام ظہور آفتاب بلا احتجاب کے نیم روز مین اگرچہ نور آفتاب کا شب و روز یکسان ہے لیکن محتاجان نور کو استوا کے وقت بہرۂ تمام ہے اسی طرح ذات مقدسہ اور صفات علیا حق تعالی کو بھی قبل استواء اور بعد استواء کے قدس اور نزاہت اور جلال اور کمال یکسان ہے اور دوام ظہور بلا حجاب مین فیض عام ہے اور رہبر حکم عالم ناسوت مین اسی عرش سے آتا ہے دیگر یہ کہ بادشاہی بادشاہان مجازی نمود آن بادشاہی بادشاہ حق جل علی کی ہے اسلیے کہ بادشاہان مجازی کو ایک دربار خاص ہے واسطے خاصان اور محرمان کے

ہووے ساتھ حرکت فلک اعظم کے کہ یہ بھی اونکے یہان عرض ہے لازم آتا ہے اوس سے قیام العرض بالعرض اور یہ باطل ہے انکے نزدیک بھی اور دوسری وجہ بطلان کی یہ کہ اگر قائم ہووے زمان ساتھ حرکت کے البتہ قائم ہوگا وہ ساتھ حرکت توسطیہ ویا ساتھ حرکت قطعیہ کے اور یہ دونون باطل ہین لیکن بطلان اول کا اسواسطے ہے کہ حرکت توسطیہ ایک امر غیر منقسم ہے اونکے یہان پس کیونکر وہ حرکت ذی مقدار ہوگی اور کسطرح ہوگا زمان امر منقسم متصل غیر قار الاجزاء اور بطلان ثانی کا اسواسطے ہے کہ اگر زمان ساتھ حرکت قطعیہ کے قائم ہووے تو وہ وہمی ہوگا جیسے کہ حرکت قطعیہ وہمی ہے کہ اصلا وجود خارجی نہین رکھتی ہے جیسے کہ مذہب متکلمین کا ہے اور یہ باطل ہے مشائیہ کے نزدیک بھی ولیکن زعم متکلمین کا پس یہ بھی باطل ہے اوس دلیل سے کہ جس دلیل سے اوسکو حکمانے باطل کیا ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ اگر زمان موہوم اور غیر موجود فی الخارج ہووے مع قطع نظر وہم سے نہ صحیح ہونگے احکام ہمارے کہ اوسپر واقع ہین پس تالی باطل ہے پس مقدم بھی مثل اوسکے باطل ہے اور اگر زمان حادث ہووے تو ہوگا وہ مسبوق بالعدم ساتھ سبقت زمانیہ کے اسطرح پر کہ نہ جمع ہووے مسبوق ساتھ سبقت زمانیہ کے اور اس قسم کا تقدم لوازم زمان سے ہے پس لازم آیا اس سے کہ واسطے زمان کے زمان ہووے اور لازم آیا وجود زمان کا وقت فرض عدم زمان کے اور یہ خلاف مفروض ہے اور باطل اور خصوصا حکما سے مشائیہ پر کہ قدم زمان کی قائل ہین وارد ہوتا ہے کہ اگر زمان متجدد غیر قار الاجزاء ہووے تو البتہ واسطے ہر ایک جزو کے اوسکے اجزامین سے عدم سابق اور عدم لاحق ہوگا پس اس تقدیر مین وہ جزء حادث ہوگا اور مجموع اور مرکب حوادث کا بالضرور حادث ہوگا پس بر تقدیر ہونے زمان کے متجدد اور غیر قار الاجزاء کیونکر وہ قدیم ہوگا باوجود اسکے مسلمات حکماے مشائیہ مین سے ہے کہ جو چیز مرکب ہے حادث ہوتی ہے پس حق یہ ہے کہ وجود مطلق کہ سبکو محیط ہے وہر اور سرمد ہے کہ تمامی عالم کو مستوعب ہے کَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الْقُدْسِيِّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ پس یہی ہے مذہب صوفیہ صافیہ کا وَلِغَايَةِ ظُهُورِهِ وَاشْتِرَاقِهِ كَلَّتْ أَبْصَارُ عُقُولِ الْعُقَلَاءِ وَقَصُرَتْ الْمُتَكَلِّمِينَ عَنْ إِدْرَاكِهِ پس نہین ہے وہ مقدار کسی شے کا بلکہ بسبب اوسکے قدیم اور ازلی اور ابدی ہونیکے منتزع ہوتا ہے اوس سے امتداد زمان اور بسبب حوادثات زمانیہ کے اوسمین مستبدل ہوتا ہے وہ ایک لباس سے ساتھ دوسرے لباس کے اور ایک صورت سے ساتھ دوسری صورت کے اور منقسم ہوتے ہین حوادثات متجدد اوسکے طرف پس اسی سے حکما وغیرہ اسبابکا توہم کرتے ہین کہ اس امتداد انتزاعی مین تجدد اور غیر قار الاجزا ہے اور نام رکھتے ہین اس امر وہمی کا زمان اور اوسمین خرافات بکتے ہین کہ وہ موجود خارجی قدیم ازلی ابدی ہے باوجود اسکے اونکے نزدیک بھی امور انتزاعیہ کے لیے وجود خارجی نہین ہے جیسے کہ اونکے امور انتزاعیہ کے لیے مثلا کوئی وجود خارجی نہین ہے سواے وجود کے اور اگر زمان حرکت سے منتزع ہوتا جیسے کہ حکما گمان کرتے ہین البتہ وہ امور انتزاعیہ مین سے ہوتا پس کیونکر ہوگا وہ موجود خارجی ہان زمان نفس الامر مین موجود ہے اوسکو منشا کے وجود کے ساتھ جو دہر اور سرمد ہے یعنے منشا زمان کا وجود حقیقی ہے نہ حرکت جیسے کہ فلاسفہ کہتے ہین اسلیے کہ حرکت انتزاعیہ غیر موجود فی الخارج ہے پس کیونکر ہوگی حرکت علت واسطے وجود موجود خارجی کے کہ زمان ہے اور واقع مین اس امتداد انتزاعی مین اصلا تجدد نہین بلکہ یہ لوازم حوادثات سے ہے پس یہ امتداد وہمی انتزاعی قار الاجزاء ہے نہ غیر قار الاجزاء جیسے کہ حکما غیر قار الاجزاء توہم کرتے ہین پس اصطلاح متکلمین کا کہ زمان کو امر موہوم حادث غیر موجود فی الخارج کہتے ہین اگر اوس موہوم سے امر انتزاعیہ کسی منشا سے مراد لیتے ہین تو البتہ واسطے اوسکے ایک وجہ صحت کی ہوگی لیکن اسکو بھی نظر دقیق باطل کرتی ہے اور حکم کرتی ہے کہ حقیقت مین منشا اوسکا دہر ہے نہ یہ امر

دوسرا زمان جسمانیات لطیف کا ہے اور وہ زمان جن اور شیاطین کا ہے جو زمان جسمانیات کثیف مین دراز ہے جسمانیات
لطیف مین کوتاہ ہے جو کام زمان جسمانیات لطیف مین ایک روز مین کرتے ہین زمان جسمانیات کثیف مین ایک مہینہ مین بھی نہین کر سکتے
ہین جیسے کہ سریع افعال جن اور شیاطین اور سرعت بالیدگی اونکے فرزند کی ایک یوم مین ہے افعال اور بالیدگی بنی آدم
کی مہینون مین بھی نہین ہوتی ہے تھوڑا زمان جنونکا بنسبت زمان جسمانیات کثیف کے بہت ہے اور کوتاہ اوسکا دراز ہے
اور واسطے زمان جنون کے بھی ماضی اور مستقبل اور حال ہے لیکن ماضی اور مستقبل آدمی کا جنونکے نزدیک حال ہے تیسرا
زمان روحانیات کا ہے اسکے اقسام بہت ہین غرض ہماری ایک قسم سے حاصل ہوتی ہے اور اسپر اختصار کیا جاتا ہے زمان
فرشتونکا ہے زمان دراز جنونکا بیچ زمان فرشتونکے کوتاہ ہے ہزار سال مثلاً جنونکا ایک دم ملائکہ کا ہے ماضی اون مانند
ازل ہے اور مستقبل اوسکا ابد اور یہ زمان ازل اور ابد کو محیط نہین اسلیے کہ متناہی غیر متناہی کو محیط نہین چوتھا زمان
حق تعالی کا ہے کہ یہ زمان حقیقت تمامی ازمنہ کی ہے نہ اسکو ماضی ہے و نہ مستقبل بہ ازل اور ابد کو محیط ہے بلکہ ازل اور
ابد ایک نقطہ اوس زمان کا ہے اور ازل اوسکا عین ابد ہے اور ابد اوسکا عین ازل بلکہ اوس زمان مین ازل اور
ابد ایک لمحہ اور ایک طرفۃ العین ہے اور اوس زمان کو آب اور ذہاب اور تجدد اور تعدد اور تبعض نہین ہے جیسا کہ
مکان حق تعالی کا ایک ہے تعدد پذیر نہین اور کوئی ذرہ ذرہائے مخلوقات مین سے اوس سے دور نہین ایسا ہی زمان بھی اوسکا
بھی ایک ہے تعدد پذیر نہین اور اوسکے ملکت مین تمامی مخلوقات ایک ذرہ ہے اور وہ ایسا ایک زمانہ ہے کہ اوس مین
تقدیر اِس زمانے اور اوس زمانے کی اور اِس لحظے اور اوس لحظے کی نہین ہو سکتی ہے پس حق تعالی بیچ اس ایک زمان غیر متعدد
کے قدیر ہے ازلاً و ابداً بیک قدرت غیر متعدد اوپر تمامی مقدورات غیر متناہی کے اور علیم ہے ازلاً و ابداً بیک علم غیر متعدد
کے تمامی معلومات غیر متناہی کو اور مرید ہے ازلاً و ابداً بیک ارادہ غیر متعدد کے تمامی مرادات غیر متناہی کو اور سمیع
ہے ازلاً و ابداً بیک سماعت غیر متعدد کے مسموعات غیر متناہی کو اور بصیر ہے ازلاً و ابداً بیک ابصارت غیر متعدد کے
تمامی مبصرات غیر متناہی کو اور کلیم ہے ازلاً و ابداً بلا انقطاع بیک کلام غیر متعدد کے تمامی کلمات غیر متناہی کے ساتھ
اسی جگہ سے ہے کہ خاموشی حق تعالی پر محال ہے گروہ اہل بدعت جب ان اسرار لا اسرار کے انوار سے محجوب ہین قدم
قرآن مجید اور دیگر کتب سماویہ کے منکر ہوئے اور کہا کہ اوسوقت نہ موسی علیہ السلام تھے اور نہ طور سینا کیونکر آئین
حق تعالی نے موسی کے ساتھ کہا کہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى بیچارے اگر مجاہدہ عمیق
زمان اور مکان اور تنگنا سے عالم اجسام سے درگذرتے اور ازمنہ اور امکنہ روحانیات مین سفر کرتے اور روحانی
کی دوربین سے امکنہ اور ازمنہ کو بخوبی مطالعہ اور ملاحظہ کرتے البتہ جانتے کہ حق تعالی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ
طور سینا مین کیونکر کلام کیا تھا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے قصے مین فرمایا کہ رَأَيْتُ يُوْنُسَ فِي
بَطْنِ الْحُوْتِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ پس اس سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس زمانے مین یونس علیہ السلام اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ پچاس ہزار سال ماضی
اور پچاس ہزار سال مستقبل مثلاً وہین ایک حالت ہے بلکہ ایک نقطہ ہے پس حق سبحانہ و تعالی نے ازل الآزال مین موسی
علیہ السلام کے ساتھ حقیقۃً کلام کیا تھا اوس حالت مین کہ موسی علیہ السلام طور سینا مین تھے حاصل یہ کہ اگرچہ بظاہر
ایک زمانہ دوسرے زمانے سے غائب ہے لیکن تمامی زمانہ اور زمانیات بلکہ ازل سے ابد تک روبرو سرمدا دہر
مستوجب کے حاضر ہین جیسے چین بظاہر مکہ معظمہ سے اور مکہ معظمہ چین سے غائب ہے لیکن روبرو زمین محیط کے دونون
حاضر ہین مطالعہ اس زمان اور مکان کا کبھی عوام مومنین کو خواب مین اور انبیا اور خواص اولیا کو بیداری مین

کرتے تھے اور ایسا ہی قصہ معراج سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ ایک لمحے مین تمامی تفاصیل عالم آپکے نزدیک
پیش کیے گئے اور نوے ہزار کلمات حق تعالی کے سنے جب وہان سے پلٹ آئے بستر گرم تھا اور سر اسمین یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایک زمان مین عروج فرمایا تھا کہ وہان زمان ماضی اور زمان مستقبل کی ایک حالت ہے
بلکہ ایک نقطہ ہے مثال فراخی اور کشادگی مکان کے تنگ ہونیکی قصہ اوس درویش کا ہے کہ کسی منجم نے اوس درویش کو
کہا کہ آج نیا چاند لوگ دیکھینگے درویش نے کہا نہ دیکھینگے منجم نے کہا کہ اگر آج نیا چاند نہ دیکھینگے تو مین اپنے ایسے تاوان
دونگا جب رات ہوئی درویش نے ایک ہاتھ اپنا زمین پر رکھا اور اوسپر تکیہ کرکے بیٹھ گیا ہر چند کہ لوگون نے تفحص کیا ہلال
نہ نظر آیا لوگون نے منجم سے تاوان طلب کیا درویش نے تبسم کیا اور کہا کہ آج ہلال تھا لیکن مین نے ہلال کو اپنے ہاتھ
کے نیچے چھپا دیا تھا خیال کرنا چاہیے کہ درویش نے اپنے ہاتھ کو تو زمین پر رکھا تھا آسمان تک کیونکر پہونچا کہ ہلال کو
چھپا دیا سبب اوسکا یہ ہے کہ درویش اوس مقام مین تھا کہ وہان کشادہ مکان تنگ ہے اور ایسا ہی ایک درویش
بیمار تھا اور نماز تیمم کے ساتھ پڑھتا تھا ایک دن اوس نے کہا کہ تیمم آسمان مین کرنا جائز ہے حاضران مجلس نے کہا
کہ اے مخدوم آسمان کہان اور آدمی کہان درویش نے بہ نیت تیمم کے اپنے دونون ہاتھ آسمان پر مارے اور اپنے
منھ پر مسح کیا اور پھر دونون ہاتھ آسمان پر مارے اور دونون ہاتھ پر مسح کیا حالانکہ درویش اپنی جگہ مین ہے اور
آسمان اپنی جگہ مین لیکن حاضران مجلس نے نہ سمجھا کہ درویش ایسے ایک مقام پہنچا کہ وہان قرب و بعد مکانی کی گنجایش
نہین نقل ہے کہ سلطان محمود نے ایاز کو لشکر کے ساتھ دوسرے کسی ملک مین تعین فرمایا تھا جب سلطان کھانا کھاتے
تھے موافق معتاد اپنے کے ایک رکابی چینی مین اپنا پس خوردہ اوٹھا کے رکھتے اور ایاز کو دیتے اور ایاز اپنی جگہ
سے اوس رکابی کو مع طعام تعظیم کے ساتھ سلطان سے لیتا اور رکھتا تا اسی حالت مین مدت گذری تو مطبخ مین رکابیان
چینی کی کم ہوگئین مطبخی کو رکابیون کی تلاش ہوئی سلطان نے فرمایا کہ سب رکابیان ایاز کے پاس مین شتر بھیجکر منگوالو
بیت در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست + می بینمت عیان و دعا می فرستمت + اے موحد اگر آئینہ مصفا کو
مقابل آسمان کے رکھے تو عکس آسمان اور عکس آفتاب کا جو کچھ آسمان مین ہے صفائی آئینہ مین ظاہر ہوتا ہے لیکن صفائی
آئینے کی ایسا ایک صحراے بے پایان ہے کہ اسقدر مسافت دراز کی گنجایش اوسمین ہوئی اے سالک موحد کہ سبب
صیقل کے آہن مین اتنا بڑا ایک صحرا پیدا ہوا اگر تو دل کو محبت اور عشق معشوق حقیقی سے صیقل کرے تو ایسا ایک
صحرا اوسمین ظاہر ہوگا کہ اگر کرورہا مرتبہ عرش اور جو کچھ کہ اوسمین ہے اوس صحرا کے گوشے مین رکھا جاوے تجھکو
خبر بھی نہوگی اور مثال تنگ مکان کے فراخ اور کشادہ ہونیکا قصہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کا ہے
کہ اونھون نے ایک بت سنگین کو فرمایا کہ ابریق میرا اوٹھا اور حوض کا پانی بھر لا وہ بت تمام حوض کا پانی
بھر لایا اور حوض مین سواے کیچڑ کے ایک قطرہ پانی کا باقی نرہا یہ قصہ مشہور ہے فی المثل اگر ساتون دریا کا پانی ہوتا
تو بھی ابریق مین سما جاتا یہ تو ایک تصرف بندۂ درگاہ خدا کا ہے حوض کا سارا پانی ابریق مین کیونکر گنجایش ہوئی
خیال کرنا چاہیے **مثنوی** جہان سر بسر آئینہ میدان + بہر یک ذرہ در صد مہر تابان + اگر یک قطرہ را دل برشکافی
برون آید ازو صد بحر صافی + بہر جزوے زخاک ار بنگری راست + ہزاران آدم اندر وے ہویداست + و لے
ہر حبہ صد خرمن آمد + جہانے در دل یک ارزن آمد + بپر پشہ در جانے جہانی + درون نقطۂ چشم آسمانی +
اے سالک ہمین تعجب مت کر اور مسئلۂ اندراج الکل فی الکل کو خیال کر جاننا چاہیے کہ حق سبحانہ و تعالی واحد حقیقی ہے
نہ واحد عددی کیونکہ واحد عددی قابل تجزی اور تبعیض کے ہے اور واحد حقیقی تجزی اور تبعیض سے مبرا اور منزہ

ارادے کا ساتھ کسی شئے حادث کے موجب اور مقتضی حدوث اوس ارادے کا ہوتا ہے اسلیے کہ تعلق ارادہ قدیم کا حادث کے ساتھ محال ہے پس وہ مرادات کہ ابدالآباد تک ظہور مین آوینگے متعلق ساتھ ارادہ موجبہ کے ازل الآزال مین تھا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تعلق حادث کا قدیم کے ساتھ لازم آتا ہے اور بعض موجودات مین سے ہے کہ چھ ہزار سال مین موجود ہوا ہے جیسا کہ آسمان اور زمین ہے کما قال تعالیٰ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ اور بعض اشیا مین سے ہے کہ چالیس ہزار سال مین موجود ہوئی جیسا کہ آدم علیہ السلام ہین کما وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ خَمَّرْتُ طِیْنَةَ اٰدَمَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا پس کن فیکون چالیس ہزار سال مین ظاہر ہوا باوجود یکہ کہ وہ طرفۃ العین ہی ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ بیشک ارادہ موجبہ مقتضی حصول مرادات کا ہے مگر واسطے نفاذ ارادے کے حسب اور مناسع اور حرکات فلک وغیرہ کے چند شرطین ہین بغیر اون شرطون کے نفاذ ارادے کا ناقص ہوتا ہے اور نقصان نفاذ سے نقصان ارادے کا ہے شرط اول یہ کہ مراد موافق ارادے مرید کے ہووے نہ کم و بیش دوسرے یہ کہ ظاہر ہووے مراد جسوقت مرید چاہے نہ آگے نہ پیچھے تیسرے یہ کہ ظاہر ہووے مراد جس جگہ مرید چاہے چوتھے یہ کہ مراد اوس مدت مین ظاہر ہووے کہ مرید چاہے نہ کم و بیش پس فرمایا آدم کو فلان شکل پر اور فلان وقت اور فلان جگہ اور فلان مدت مین ہو چالیس موجود ہوئے آدم جیسا کہ چاہا حق تعالیٰ نے اگر طرفۃ العین مین موجود ہوتے خلاف مقتضا سے امر کن فیکون کے ہوتا اسلیے کہ مقتضا کن فیکون کا حق مین آدم کے وہ تھا کہ چالیس ہزار سال مین موجود ہووین نہ کم و بیش پس اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ جو کچھ کہ پیدا کرتا ہے امر کن سے پیدا کرتا ہے اور اختلاف مرادات کا مقتضیات سے ارادہ کن فیکون کے ہے نہ مناقض آہ رسالہ فی اوساوی الفیصری قدس سرہ کل حقیقة ممکنة وجودہا وان کانت باعتبار ثبوتہا فی الحضرة العلمیة ازلًا وابدًا ما شمت رائحة الوجود ذلک باعتبار مظاهرہا الخارجیة تحقیقہ موجودة فیہ ولیس شئ منہا باق فی العلم بحیث لم یوجد بعد لانہا بلسان استعداداتہا طالبة للوجود العینی فلو لم یعط الواہب الحقیقی الحق اذ وجودہا لم یکن الجواد جوادًا ونعوذ باللہ من ذلک دون البعض مع انہا کلہا طالبة للوجود الخارجی تکون ترجیحًا بلا مرجح والمراد لتوقفہا بان ما فیہا التی یتعلم بہا الحق وقوعہا فیہا تظہر من الغیب الی الشہادة مقیمة الی انقراض النشأة الانسانیة وفی الاخرة ایضًا کما جاء فی الحدیث الصحیح المؤمن اذا اشتہی الولد فی الجنة کان حملہ ووضعہ وسنہ فی ساعة واحدة کما یشتہی قال تعالیٰ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون اور فرمایا حق تعالیٰ نے وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر او ہو اقرب اور دوسری جگہ فرمایا وما امر الساعة الا کلمح البصر او ہو اقرب ان اللہ ہو اقرب اور مدارج قیامت کی پچاس ہزار سال کی ہے کما قال تعالیٰ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة پس اس سے جانا جاتا ہے کہ پچاس ہزار سال حق تعالیٰ کے نزدیک ایک طرفۃ العین سے بھی کم ہے و تفہم کہ ازل انکی اصطلاح مین دو جگہ مین استعمال کرتے ہین اول مرتبہ ذات بلا صفات مین اور اس مرتبے کو مرتبہ سلب صفات اور لاتعین اور احدیت اور خالص مرتبہ ذات اور واجب الوجود بھی کہتے ہین یعنی خود بخود موجود ہے موجود مین اپنے محتاج کسیکا نہین ہے اور نہ تھا اور نہ ہوگا اور او سکے وجود کی ابتدا نہین اسلیے کہ ابتدا وجود انکی بی عین

بخلاف ممکن کے کیونکہ ممکن اگرچہ غیر متناہی ہے لیکن وہ محکوم علیہ ہے ساتھ انقطاع کے بسبب مسبوق بالعدم ہونیکے
اور جو شئے مسبوق بالعدم ہے مرجع اوسکا طرف ما کان کے ہوگا پس ضرور ہے یہ کہ اوسپر انعدام کا حکم کیا جاوے
ورنہ لازم آوے گا برابر ہونا اوسکا حق تعالی کے ساتھ اوسکے بقا مین اور یہ محال ہے اور علاوہ اسکے اگر ایسا نہوگا
تو واسطے حق تعالی کے ابدیت صحیح نہو گی پس ابد حق تعالی کا ابد الآباد ہے جیسے کہ ازل اوسکا ازل الآزال ہے پس ابد اوسکا
عین ازل ہے جیسے کہ ازل اوسکا عین ابد ہے اور در حقیقت ازل اور ابد حق تعالی کی دو صفتین ہین واسطے حق تعالی کے امور
اضافیہ مین سے ظاہر کیا اونکو اضافت زمانیہ نے بسبب تعقل وجوب وجود اوسکے کے ورنہ کہان ہے واسطے حق تعالی
کے ازل اور ابد بسبب عدم مرور زمان کے اوسپر کان اللہ ولم یکن شیئ معہ اور قدم بکسر قاف وسکون
دال عبارت ہے حکم وجوب ذاتی حق تعالی سے پس وجوب ذاتی حق تعالی کا ایک امر ہے کہ ظاہر کیا
اوسکو اسم قدیم حقانی نے اسلیے کہ جسکا وجود بذاتہ واجب ہے وہ مسبوق بالعدم نہوگا اور جو مسبوق بالعدم نہوگا
وہ قدیم بالحکم ہوگا ورنہ حق تعالی منزہ ہے اوس قدم سے جو عبارت امتداد زمان سے ہے پس قدم حق تعالی کا عبارت
ہے اوس حکم سے جو وجوب ذاتی حقانی کو لازم ہے کیونکہ درمیان حق تعالی اور خلق کے کوئی زمانہ اور کوئی وقت جامع
نہین ہے بلکہ تقدم حکم وجود حق تعالی کا وجود مخلوقات پر مسمی بالقدم ہے اور افتقار اور احتیاج مخلوق کی اپنے موجد کی طرف
مسمی بالحدوث اگرچہ واسطے حدوث کے دوسرے معنی بھی ہین کہ وہ ظہور وجود مخلوقات کا ہے اسلیے کہ وہ کوئی شئے مذکور نتھی جسکو حدوث زمانی
کہتے ہین جو حدوث کہ لازم مخلوق ہے افتقار اور احتیاج اوسکی ہے اپنے موجد کی طرف پس یہی معنی موجب حدوث کے
ہین اگرچہ وہ علم حق مین موجود تھی کہ جسکو حدوث ذاتی کہتے ہین پس باعتبار اس معنی کے اطلاق کرنا اسم قدیم کا مخلوق پر
صحیح نہوگا اگرچہ وہ علم الہی مین قبل وجود خارجی کے موجود تھی پس باعتبار اس معنی کے اعیان ثابتہ عالم کے علم الہی مین
حادث ہین ساتھ حدوث ذاتی کے اگرچہ باعتبار علم الہی کے قدیم ہین اور اس قسم کے قدیم کو حدوث ذاتی منافی نہین ہے
بخلاف حدوث زمانی کے اسلیے کہ یہ من کل وجوہ حادث ہے اور فرق درمیان ازل اور قدم کے یہ ہے کہ ازل عبارت
ہے معقولیت قبلیت کی حق تعالی کے لیے اور قدم عبارت ہے انتفاء مسبوقیت حق تعالی سے عدم کے ساتھ پس ازل مفید
اسبقیت کا ہے کہ حق تعالی قبل اشیا کے ہے اور قدم مفید اسبقیت کا ہے کہ حق تعالی مسبوق بالعدم نہین ہے اپنے نفس ذات
مین اشیا سے پس ہونگے ازل اور قدم کے ایک ہی معنی اگرچہ مآل دونون کا واحد ہے اور ایام اللہ عبارت ہے تجلیات
اور ظہور حق تعالی سے ساتھ الوہیت کے الا تجلی ذات حق تعالی کے حسب اقتضاء ذات حق تعالی کے اور ہر تجلی کے لیے
ایک ایک حکم الہی ہے جسکی تعبیر شان کے ساتھ کی جاتی ہے اور اسی حکم کے لیے وجود حادث مین ایک اثر ہے جو لائق اوس
تجلی کے ہے پس اختلاف اور تغیر وجود حادث کا ہر زمانے مین ایک اثر ہے واسطے شان الہی کے جو مقتضی ہے اوس تجلی الہی
کا حالم ہے وہ تجلی وجود پر ساتھ تغیر وجود کے اور یہی معنی آیۃ کل یوم ہو فی شان کے ہین جان تو اے طالب اس آیت کے
یہ دو سرے معنی بھی ہین کہ راجع ہین طرف حق تعالی کے اور وہ یہ ہین کہ جیسے واسطے تجلی کے ایک شان ہے اور واسطے
اوس شان کے وجود حادث مین ایک اثر ہے ویسا ہی واسطے اوس تجلی کے ایک مقتضی ہے اور واسطے اوس مقتضی کے
نفس حق تعالی مین باعتبار ذات حق تعالی کے تنوع اور تحول ہے اسلیے کہ حق تعالی اگرچہ فی نفسہ تغیر کو قبول نہین کرتا
ہے ولیکن اوسکی ہر تجلی مین ایک ایک تغیر ہے اور اسیکو تحول فی الصور کے ساتھ تعبیر کرتے ہین پس عدم تغیر حق تعالی کا
ایک حکم ذاتی ہے اور تنوع اور تغیر تجلیات مین حق تعالی کے لیے ایک امر وجودی یعنے خارجی ہے پس حق تعالی لا تغیر اور
لا متغیر ہے یعنی متنوع اور لا متنوع ہے یعنے متحول ہے صورتون مین اور فی نفسہ حسب اقتضاء اوسکے کمالات کے متحول

یقین قطعی حاصل ہو۔ پس بہرحال عالم کے حادث زمانی ہونے مین کچھ شک نہین یعنے عالم کے لیے ابتدا ہے ویسا
نہین ہے جیسا کہ بدلیل جزافی اور تخمینی فلاسفہ کہتے ہین کہ عالم قدیم ہے ۔ کما قال اللہ تعالی مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۔ وقال تعالی اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۔ چودھوان مراقبہ مسئلہ معیت کے بیان مین واضح ہو کہ
جبکہ مسئلہ وحدۃ الوجود سے یہ امر ثابت ہوا کہ وجود واجب تعالی و تقدس کا واحد او رمطلق ہے اور ضد اور شریک
اوسکا محال اور وجود عالم کا مقید اور مظہر اوس وجود مطلق کا ہے پس اس صورت مین معیت ذاتی مین حق سبحانہ
و تعالی کے عالم کے ساتھ گنجایش کلام کی باقی نہ رہی تاہم واسطے اطمینان اور تسکین طالب کے اوسمین سے کچھ ذکر
کیا جاتا ہے قال اللہ تعالی وَهُوَ مَعَكُمْ یعنی اللہ تعالی ساتھ تمھارے ہے ایک چیز دوسری چیز کے ساتھ رہنے
کو معیت کہتے ہین اور یہی معیت دو قسم پر ہے ایک حقیقی دوسری مجازی حضرات متکلمین اور علماے ظواہر کہتے
ہین کہ معیت حق تعالی کی ساتھ عالم کے مجازی ہے یعنی حق تعالی بعلم خود تمامی ذرات عالم کے ساتھ ہے نہ ساتھ
حقیقت اور ذات اپنے کے باوجود اسکے وہ سب پر قادر ہے اور اون نصوص کو کہ معیت ذاتیہ پر دلالت کرتے ہین
معیت علمیہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور حضرات صوفیہ کرام ظاہر اور مجاز پر قناعت نہین کرتے ہین بلکہ طالب حقیقت
ہر شئے کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ معیت حق تعالی کی ساتھ تمامی ذرات عالم کے ذاتی اور حقیقی ہے یعنی حق تعالی
بذات خود ساتھ اشیا کے حقیقۃً ہے نہ مجازاً لیکن معیت اوسکی نہ مثل معیت ایک جسم کی دوسرے جسم کے ساتھ ہے
اسلیے کہ وہ جسم نہین ہے اور نہ مثل معیت جوہر کی ساتھ اجسام کے اس لیے کہ وہ جوہر نہین اور نہ مثل معیت عرض کی ساتھ
جوہر اور اجسام کے اسلیے کہ وہ عرض نہین متکلمین اور علماے ظواہر کے نزدیک مفہوم معیت کا انھین تین قسم پر منحصر
ہے کہ مذکور ہوے اور حضرات صوفیہ رضوان اللہ تعالی علیہم کے نزدیک سواے ان تینون معنونکے ایک اور معنی
معیت کے ہین وہ یہ ہین کہ معیت حق تعالی کی تمامی کائنات کے ساتھ مثل معیت روح کے ہے جسد کے ساتھ نہ بطور
دو اشیا مباین کے اسلیے کہ روح نہ درون قالب ہے و نہ بیرون قالب نہ متصل قالب ہے و نہ منفصل قالب بلکہ روح
دوسرے عالم سے ہے روح کو دخول اور خروج اور اتصال اور انفصال وغیرہ لوازم اجسام سے کچھ نسبت نہین
تفصیل اوسکی یون ہے کہ اطلاق قرب کا کبھی اتصال دو اشیاء مباین پر ہوتا ہے جیسا کہ کہتے ہین زید ساتھ
عمرو کے قریب ہے قرب حق تعالی کو عالم کے ساتھ ایسا سمجھنا کفر ہے اور کبھی اطلاق قرب کا اوپر اتصال مطلق کے ساتھ
مقید اور مظہر اپنے کے ہوتا ہے جیسا کہ معیت اور قرب اور اتصال انسان کا ساتھ زید و عمرو وغیرہ کے جزئیات
انسان مین سے دریا مثل معیت اور قرب کرہ موجود کے ساتھ دوائر اور خطوط واقعیہ نفس الامریہ کے دریا
مثل معیت موم اور زر اور سیم کے ساتھ اشکال مختلفہ اپنے کے کہ اون سے مصنوع ہین بلکہ یہ مطلق قریب ہے
ساتھ مقیدات اور مظاہر اپنے کے پس بلاتشبیہ مثل اس قرب اور معیت کے قرب اور معیت ہستی حقیقی کے ساتھ
مظاہر اور شیون اپنے کے سمجھنا چاہیے بلکہ وجود حقیقی عین مظاہر اور شیونات اپنے کا ہے اسلیے کہ ضد اور شریک
وجود کا محال ہے چنانچہ مسئلۂ وحدۃ الوجود سے ثابت ہوا ہے پس اس صورت مین ہونگے دو مظہر مگر تیسرا
وجود حقیقی کہ عین اونکا ہے اور نہ ہونگے تین مظہر مگر چوتھا وجود حقیقی کہ عین اونکا ہے وَهُلُمَّ جَرًّا اور نہ کم و نہ زیادہ
مگر حق تعالی ہمراہ اونکے ہے بلکہ عین اونکا بقرینۂ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ کہ اور یہی صحیح ہے بخلاف تثلیث نصاری کے
کہ یہ کفر ہے اسلیے کہ یہ موجب زیادتی عدد کا ہے کہ قائل غیریت کا ہے واضح ہو کہ قوم نصاری بعد حضرت عیسی

جلال چاہتے ہین کہ اخفا کرین صفات جلال فقط ظاہر مین نابود کرتے ہین نہ باطن مین اصل ان سبکی تقاضاے ذاتی ہے
اَنَا فَانٍ او منفات بھی معطل نہین ہوتی ہے اسی سببسے صفات بھی واضح ہو کہ حق سبحانہ و تعالی بحکم کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنٍ
اور کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کے خواہ تجلیات وجودی مین ہو خواہ
تجلیات شہودی مین ہو ہر آن مین ساتھ ایک ایک اسم کے اور ساتھ ایک ایک صفت اور شان کے ظاہر ہوتا ہے
اور صورت تازہ دکھلاتا ہے اور ہر دم دوسری صورت کے ساتھ نمودار ہوتا ہے اور ہر آن مین ہر صورت نئی کی
معلوم ہوتی ہے اور دوسری آن مین مماثل اول کے وجود مین آتی ہے اور تجلی مکرر نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ہر آن مین فنا
ایک صورت کا اور حدوث اور بقا دوسری صورت کا کہ مماثل اوسکے حاصل ہوتا ہے اور موجب حدوث اور بقا
کا تجلیات متعاقبہ ہین فرمایا ابو طالب مکی قدس سرہ نے لَا یَتَجَلّٰی الْحَقُّ سُبْحَانَهٗ فِیْ صُوْرَةٍ وَّاحِدَةٍ لِشَخْصٍ
وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ وَلَا فِیْ صُوْرَةٍ وَّاحِدَةٍ لِاثْنَیْنِ وَلَا یَلْزَمُ التَّکْرَارُ فِی التَّجَلِّیْ وَهُوَ عَبَثٌ وَّیَتَعَالَی
الْوَاحِدُ الْحَقُّ عَنِ الْعَبَثِ اور اگر کوئی کہے کہ عدم تکرار تجلی مین دو فساد لازم آتے ہین ایک یہ کہ جزا ورنا مکلفین
کو دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ مکلف وقت جزا دینے کے غیر اوسکا ہے کہ وقت عمل مین تھا دوسرا ابطال حشر اجساد اور
جزاے اعمال کا لازم آتا ہے حالانکہ حشر اجساد اور جزا اعمال کی شرعاً و کشفاً ثابت ہوئی ہو جواب دیا جاوے گا
کہ بنا اون دونون امر کی اتحاد ذات اور حقیقت اوس شے کی ہے اور وہ منافی نہین ہے مختلف ہونے سے صور
اور لباس اور احوال دورنشاۃ مین جاننا چاہیے کہ حقیقت آدمی کی بلکہ حقیقت ہر ذرہ عالم کی
بہ نظر ذات اور حقیقت اپنے کے نہ بنظر سوجدا اپنے کے نیستی اور عدم ہے کما قال تعالی اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْئًا لیکن بواسطہ رابطہ وجود علمی کے کہ واسطے اوس شے کے بیچ علم قدیم حق تعالے
کے صورت معلومہ حاصل تھی فیض وجود حق سے بسبب قابلیت اوس شے کے وجود اوسپر عارض اور طاری ہوتا
ہے پس بعد عارض ہونے اس وجود کے بموجب کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ کے ہر دم طرف اصل اپنی کہ نیستی اور
عدم ہے بالذات میلان حاصل ہوتا ہے ولیکن بسبب اوس معیت صفت بقاے حق تعالی سے اوسکو دم بدم بقا
بے فنا سے محفوظ رہتا ہے اسی واسطے کوئی آن اثر موجد اور خالق کا اوس سے منقطع نہین ہوتا ہے اگرچہ اوس
کے لوا اوسکے وصول سے آگاہی نہو اور آیہ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ سے اسیکے طرف اشارہ ہے لیکن
محجوبونکے نظر مین بواسطہ تعاقب امثال اور تناسب احوال کے عالم ایک حال پر دکھلائی دیتا ہے اور بسبب
سرعت آمد و رفت وجودات متتالیہ اور متعاقبہ کے مثل شعلہ چراغ کے و یا شعلہ جوالہ و یا آب روان و یا آب
فوارہ کے ایک امر ممتد اور مستمر محسوس ہوتا ہے اور نفس الامر مین فقط وجود مطلق مین واحد حق تعالی کا قائم
بالذات ہے اور تمامی عالم خواہ ارواح ہون خواہ اجسام جواہر ہون خواہ اعراض لنفس الامر مین چند اعراض
مجتمعہ ہین اوس وجود مطلق حقانی مین صاحب گلشن راز قدس سرہ فرماتے ہین + من و تو عارض ذات وجودیم
مشبکہای مشکوۃ وجودیم + بخلاف اسکے اہل نظر اپنے زعم مین بعض اجزاے عالم کو جواہر اور بعض کو اعراض
کہتے ہین چنانچہ تفصیل اوسکی اونکے نزدیک یہ ہے کہ موجود دو قسم پر ہے ایک واجب الوجود کہ واجب بالذات ہے
کہ وجود اوسکا ضروری ہے باعتبار ذات اپنے کے کہ حق تعالی ہے کہ بسیط محض ہے مرکب جنس اور فصل سے نہین ہے
دوسرا ممکن الوجود کہ عالم اوسی سے عبارت ہے یہ بھی دو قسم پر ہے جوہر اور عرض جوہر وہ ہے جو قائم بالذات ہو محتاج
کسی محل کا نہو اور منقول ہے اپنے افراد اوسکے پانچ ہین ایک جسم جو قابل ابعاد ثلثہ ہو یعنے طول عرض عمق رکھتا ہو دوسرا

شرط واسطے بقاے جواہر کے اسطرح پر کہ وجود جوہر کا بدون عرض کے محال ہے اور عرض دائماً ہر آن مین متجدد ہوتا ہے اور بسبب اس تجدد اور حدوث کے دائماً محتاج صانع کا ہوتا ہے پس اس ذریعے سے احتیاج جوہر کی بھی ساتھ صانع کے بالواسطہ ثابت ہوئی پس اس صورت سے عالم ساتھ جمیع اجزا اپنے کے محتاج صانع کا ہوا فَهٰكَذَا قَالَ بَعْضُ شَارِحِي الْفُصُوصِ اور حسبانیہ کہ مشہور بسوفسطائیہ ہین بیچ تمامی اجزاے عالم کے خواہ جواہر ہون خواہ اعراض قائل تجدد امثال کے ہوئے ہین لیکن ان دونون فریق نے ایک وجہ سے خطا کی ہے اسلیے کہ اشاعرہ اگرچہ اعتقاد مین عدم بقاے اعراض کے محق ہین لیکن خطا اونکی یہ ہے کہ اونھون نے سواے حقیقت حق اور وجود مطلق تعالی وتقدس کے جواہر متعددہ کو ثابت کیا ہے اور یہ نہین جانتے ہین کہ عالم بجمیع اجزا خواہ اعراض ہون خواہ جواہر ایک ہی ذات مین اعراض مجتمع ہوئے ہین اور ہر دم اور ہر آن مین اوسی ذات سے زائل ہوتے ہین اور امثال اونکے ساتھ اوس ذات کے متلبس ہوتے ہین شلاً ایک عنصر یعنے عنصر زمین مثلاً ایکروز ساتھ عنصر آب کے متبدل ہوا دوسرے روز ساتھ عنصر ہوا کے تیسرے روز ساتھ عنصر آتش کے متبدل ہوا باوجود اسکے جوہر واحد ان سب صورتون مین باقی ہے کہ وہ ہیولی ہے اور ہیولی جوہر عناصر اربعہ کا ہے کہ اوسپر صور عناصر اربعہ کے متبدل ہوتے ہین هٰكَذَا حَالُ جَمِيعِ الْمَوْجُودَاتِ فِي الْوُجُودِ الْمُطْلَقِ الْحَقَّانِي کہ باوجود قیام خود ہر دم اور ہر آن نیا نیا لباس بدلتا جاتا ہے لیکن ناظر بسبب سرعت تعاقب امثال کے غلطی مین پڑا ہے اوران موجودات کو ایک امر مستمر اور ممتد گمان کرتا ہے مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ فرماتے ہین + بحریست نہ کاہندہ نہ افزایندہ + امواج چند بر رونده و آینده + عالم چو عبارت ازہمین امواج ست + نبود دو زمان بلکہ دو آن پاینده + پس حقیقت الحقائق کہ ذات الٰہی ہے حقیقت تمامی اشیا کی ہے اور وہ فی حد ذاتہ واحد ہے اوسمین تعدد کو راہ نہین لیکن باعتبار تجلیات متکثرہ اور متعددہ کے مراتب کونیہ مین کبھی حقائق جوہریہ متبوعہ ہے اور کبھی حقائق عرضیہ تابعہ پس ذات واحد حق تعالی کی بواسطہ صفات متعددہ کے جواہر اور اعراض متکثرہ معلوم ہوتی ہے اور من حیث الحقیقۃ کے ایک ہے اصلا اوسمین تعدد اور تکثر نہین + در سوفسطائیہ اگرچہ اعتقاد تبدل کل اجزاے عالم یعنی تبدل جواہر اور اعراض اور عدم بقا اونکے مین محق ہین لیکن خطا اونکی بھی یہ ہے کہ یہ لوگ ذات اور وجود مطلق حقانی سے کہ جمیع اجزاے متعینۂ عالم صورت اور لباس اوسکی ہین غافل ہین اور عالم کو محض خیال بے اصل جانتے ہین حالانکہ مراتب کونیہ اوسکے مظاہر اور اعراض ہین اور خارج مین سواے اوس ایک ذات اور ایک وجود کے جملہ موجودات متعینۂ عالم موہوم جامی قدس سرہ فرماتے ہین + سوفسطائی کہ از خرد بیخبرست + گوید عالم خیالی اندر گذرست + آرے عالم ہمہ خیال ست ولی + پیوستہ در و حقیقتے جلوہ گرست + اور بھی حدود اور تعریفات سے اہل نظر کے کہ تحدید اور تعریف مین حقائق اشیا موجودہ کے کہتے ہین جملہ اجزاے عالم اعراض مجتمعہ ایک ذات مین معلوم اور مفہوم ہوتے ہین شلاً انسان کو حیوان ناطق اور حیوان کو جسم نامی حساس متحرک بالارادہ اور جسم کو جوہر قابل ابعاد ثلثہ اور جوہر کو موجود لَا فِي مَوْضُوعٍ اور موجود کو ذَاتٌ لَهُ التَّحَقُّقُ وَالثُّبُوتُ کہتے ہین پس ان حدود اور تعریفات مین جو کچھ کہ مذکور ہوا سواے ایک ذات مبہم کے کہ اوس مذکور مین ملحوظ ہوئی ہے تمامی ازقبیل اعراض کے ہین اسلیے کہ معنی ناطق کے ذات من لہ النطق کے ہین اور معنی نامی کے ذات من لہ النمو کے وَهٰكَذَا الْبَوَاقِي اور یہی ذات مبہم عین وجود حق اور ہستی مطلق ہے کہ بذات خود قائم ہے اور مقوم ان اعراض کے جیسا کہ صورت نوعیہ بیچ افراد اپنے کے مانند ظہور ہیولی کے بیچ صور

سریان اور ظہور سیاہی کے بصور حروف مفردہ اور مرکبہ کے اطلاق حلول کا نہین ہو سکتا ہے پس اطلاق اس قسم حلول سریانی کا یعنی اطلاق مثل سریان اور ظہور مطلق کے بصور مقیدات کے ذات حق تعالی پر قباحت نہین اسلیے کہ خارج مین بجز وجود اور ذات حق تعالی کے دوسری کوئی شئے موجود نہین اور جملہ عالم ساتھ صور ظاہری اور باطنی اپنے کے صور اور مظاہر حق تعالی کا ہین پس حق تعالی کا ہے حاصل یہ کہ جبکہ غیر حق تعالی کا کوئی موجود نہین ہے کہ مغائر حق تعالی کا ہووے اور حلول عبارت ہے در آنے سے ایک شئے موجود کے دوسری شئے موجود مین کہ مغائر اوسکا ہے جیسے کہ حلول رنگ کا کپڑے مین پس ہستی مطلق کسی شئے مین حلول نکریگا اور نہ کوئی شئے اوسمین حال ہوگی بلکہ تمامی کثرت متعینہ بمقابلہ وجود حق تعالی کے موجود نہین ہے بلکہ تمامی کثرت موہوم منتزع ہے وجود حق تعالی سے نہ منضم اور حال پس جبکہ مغائرت بندے کی حق تعالی سے اوٹھ گئی بندہ اپنی حقیقت پر واقف ہوگا کہ انانیت اور خودی اپنی موہوم اور منتزع محض ہے بعض نا واقفین بوجہ عدم اطلاع کے حضرات صوفیہ کرام کی اصطلاح پر اعتراض کرتے ہین کہ صوفیہ معتقد حلول کے ہوئے حاشا وکلا پس جبکہ حلول متصور نہین ہے اتحاد حق تعالی کا دوسری شئے کے ساتھ کیونکر متصور ہوگا فافہم

تیرھوان مراقبہ مسئلہ اندراج الکل فی الکل کے بیان مین اندراج لغت مین داخل ہونے اور در آنے اور لپیٹ جانیکو کہتے ہین اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے داخل ہونا ایک شئے کا ہے ایک شئے مین بے حلول اور اتحاد کے یعنے حلول وہ ہے کہ حقیقت مین دو شئے مباین ہوں اون مین سے ایک شئے دوسری شئے مین داخل ہووے کما مر فی المراقبۃ السابقۃ اور اندراج وہ ہے کہ حقیقت مین وہ دونون ایک شئے ہوں اور صورت مین دو اون مین سے ایک دوسرے مین داخل ہووے پس انکے بیان اندراج الشئے فی الشئے کا ایک مسئلہ ہے دقیق کہ ایک شئے دوسری شئے مین مندرج اور مندمج ہے یعنی ہر ایک شئے مظہر ایک ایک اسم خاص کی ہے بالفعل اور وہی ہر ایک شئے بالقوۃ مظہر تمامی اسماکی ہے مثلاً اسم ممیت سے خاک پیدا ہوئی ممیت فاعل اور رب ہے خاک مربوب اور مفعول خاک مظہر اسم ممیت کی ہے بالفعل اور آتش مظہر اسم قابض کی ہے بالفعل پس خاک ضد آتش کی ہے ظہور مین فقط اور بطون مین کچھ تغایر نہین اسلیے کہ ممیت اور قابض وغیرہ کہ اسماے الہی ہین ان سبکا جامع اسم مبارک اللہ ہے پس ظہور اسم کا ممیت اور قابض مین ہوا پس اسصورت مین اندراج الشئے فی الشئے اور ہر شئے کے مظہر تمام ظاہر ہوئی قال تعالی اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وایضا قال تعالی تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ واضح ہو کہ جسکو عقل سلیم اور ذہن مستقیم ہے بطریق حدس کے دریافت کر سکتا ہے کہ جو کچھ کہ عالم مین ہے اندماج اور انفتاح اوسمین واقع ہے خصوصاً نباتات اور حیوانات مین بدیہی ہے مثلاً درخت سدرہ کہ تخم مین اوسکے تمام درخت اور شاخ اور ورق اور پھول اور پھل مندرج ہین اور عقل بضرورت اور بداہۃ حکم کرتی ہے کہ تخم سے ایسا درخت اور شاخ اور ورق اور پھول اور پھل ظاہر ہونگے اور انکے غیر ہرگز نہوگا پس جب اوس تخم کو بوتے ہین جیسا کہ عقل نے حکم کیا تھا ویسا ہی تفصیل وار ظاہر ہوتے ہین پھر وہ تفصیل اوسکی تخم مین مندمج اور مندرج ہوتی ہین وعلم ہذا جو کہ عجب تر یہ کہ حالت انفتاح اور تفصیل مین حقیقت اجمالیہ سدرہ کی بیچ تمامی اجزا درخت سدرہ کے محفوظ ہین دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب کوئی شاخ کسی درخت سدرہ کی دوسرے درخت سدرہ کے ساتھ پیوند کرتے ہین اور پھر شاخ اوس دوسرے درخت کی منقطع کرتے ہین اور نشو ونما اور بالیدگی سے اوسکو موقوف کرتے ہین وہی شاخ درخت مقطوع منہ کی کہ جسکو دوسرے درخت کے ساتھ پیوند کیا گیا ہے نشو ونما مین آتی ہے اور پھل

نہین اور استدلال اونکا تخالف آثار اور احکام کے آخر رجوع طرف اسی بداہت کے کرتا ہے وَلَيْسَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ اسلیے کہ اگر عدم اندراج بدیہی ہوتا بعض طائفہ قدماے حکماء مین سے جیسا کہ اَنْكْسَغُوْرَسْ اور اتباع اونکے کہ اصحاب کمون اور بروز ہین کمون اور بروز کے قائل نہوتے اسلیے کہ انکے نزدیک طبائع اجسام موجود کے خواہ بسائط ہوں یا مرکبات متصغرۃ الاجزاے ہین کہ بعض اونکے ساتھ بعض کے مختلط ہین اور تمامی اجسام بیچ ہر ایک دن اجسام کے مندرج ہین پس نار اور ہوا اور آب اور خاک اور لحم اور عصب اور بصل اور ثوم اور عنب اور حنطہ اور حمص وغیرہ باہم مختلط اور مندرج ہین پس جب اجزاے کثیرہ متماثلہ جمع ہوتے ہین طبیعت کامنہ بعض ونکے بارز ہوتی ہے اور متعلق ہوتی ہے اوسوقت جس ساتھ اوس طبیعت بارزہ کے احکام اور آثار کے ساتھ اور اوسوقت طبائع دیگر مختفی رہتی ہین پھر جب طبیعت کامنہ اوس بعض دیگر کے بارز ہوتی ہے اور احکام اور آثار اوسکے باقتران اجزاے متماثلہ اوسکے ظاہر ہوتے ہین پس اُسوقت طبیعت بارزہ کی کامنہ ہوجاتی ہے اور احکام اور آثار اوس طبیعت بارزہ کی بھی مختفی ہوجاتی ہین اور منتظر فعلیت آثار اور احکام اونکے کے نام اونکا رکھا جاتا ہے یعنے اگر فعلیت احکام اور آثار نار کی ہے نام اوسکا نار ہوجاتا ہے وعلی ہذا القیاس ورنہ آتش آب ہے اور ہوا اور خاک وعلی ہذا القیاس جمیع اشیا باہم مندرج ہین پس ہر شئے جمیع اشیا ہے اور یہ حکماء کہ اصحاب بروز اور کمون ہین قائل استحالہ کے نہین ہین نہ صورت مین و نہ کیفیت مین اور نہ یہ قائل کون بعد العدم کے ہین اور نہ عدم بعد الکون کے دلیل انکی یہ ہے کہ مثلاً ہوا پانی ہوجاتی ہے جیسا کہ بیچ صورت شبنم کے اور پانی ہوا ہوجاتا ہے جیسا کہ جامہ تر ہوا مین رکھتے ہین اور ہوا اوسمین متخلل ہوجاتی ہے اور آب متخلل اوسمین ہوا ہوجاتا ہے اور آب ہوا کے ساتھ متبدل ہوجاتا ہے اور پانی پتھر اور نمک ہوجاتا ہے وعلی ہذا القیاس اور یہ انقلاب بروز طبیعت کا ہے کہ اوسمین کامنہ ہے نہ استحالہ وغیرہ دلائل انکے کتب حکمت مین مذکور ہین ابو علی سینا نے انکے دلائل کا رد کیا ہے پھر امام فخر الدین رازی نے ابو علی کی حجتونکو دفع کیا ہے پھر محقق طوسی بجواب امام فخر الدین رازی کے درپے ہوئے پھر طوسی کے جواب پر لوگون نے اعتراض کیا اگر انکار منکرین مسئلۂ اندراج کا بدیہی ہوتا طائفۂ حکما قائل اندراج کے نہوتے اور تردد کلام کی جانبین سے وقوع مین نہ آتی پس بداہت عدم اندراج کی باطل ہوئی وَاَمَّا عِنْدَ الصُّوْفِيَّةِ حَقِيْقَةُ كُلِّ شَيْءٍ هِيَ الْحَقِيْقَةُ الْحَقَّانِيَّةُ مَعَ اِعْتِبَارٍ مِّنَ الْاِعْتِبَارَاتِ الْاٰخَرِ مَعَ الذَّاتِ الْمُقْتَضِيَةِ لِلْاَحْكَامِ وَالْاٰثَارِ پس بقول صوفیۂ کرام کے سرایت حقیقت مقدسکی تمامی حقائق مین لازم آئی اور فرق درمیان اصحاب بروز و کمون اور حضرات صوفیہ کے یہ ہے کہ اصحاب بروز و کمون اندراج کو اجسام کے ساتھ تخصیص کرتے ہین اور حضرات صوفیہ تمامی حقائق کے ساتھ تعمیم کرتے ہین اور اصحاب بروز و کمون کے نزدیک کثرت حقائق کی حقیقی ہے باوجود اسکے اندراج کو جائز رکھتے ہین اور حضرات صوفیہ کے نزدیک کثرت حقائق کی غیر حقیقی ہے پس مذہب صوفیۂ صافیہ رضوان اللہ تعالی علیہم کا قریب العقل والفہم ہے انتہیٰ رضوان مراقب مسئلۂ بروز اور تمثل کے بیان مین بعض نادانی سے اسکو بھی تناسخ کہتے ہین تا منع ہو کہ بروز عبارت ہے تعلق اور تمثل روحی سے بجای دیگر باوجود قیام اور ثبوت تعلق اپنے کے ساتھ جاے اول کے بغیر کسی تغیر اور نقصان کے حالت اصلی اپنے مین یا ظہور اور تمثل ایک شئے کا کسی رنگ مین باوجود قیام خود بجاے اصلی اپنے کے اور کوئی خلل اور نقصان بارز مین نہو اور تناسخ عبارت ہے تعلق روحی سے بجاے دیگر اس عالم مین اور جاے اول سے تعلق چھوڑ دیوے تمامی اہل اسلام اور نصاریٰ اور اکثر ہنود منکر تناسخ کے ہین نہ بروز اور تمثل کے پس تعلق

اور عمرو وغیرہ کا ہے عین ضاحک کا بھی ہوگا اور اسی معنی مین ہر مطلق اور مظہر اور شان اوسکی عین یکدیگر کا ہوگا
اور ہر عدد کہ واحدسے مرکب ہے عین واحد کا اور سطح کہ جسم سے منتزع ہے عین جسم کا ہوگا اور کبھی ایک جگہ معنی عینیت کے
لیتے ہین اور دوسری جگہ معنی غیریت کے جیسے کہ صفات ذاتیہ حق تعالی کے مثل وجوب اور حیات اور علم وغیرہ کہ ہین
نہ عین ذات ہین بمعنی اول کے اور نہ غیر ذات ہین بمعنی ثانی اور ثالث عینیت کے گو مبدا اون صفات کا نفس ذات
حق تعالی کی ہو پس اس تقدیر مین ثبوت غیریت سے از روے ایک معنے کے نفی عینیت ساتھ جمیع معنونکے نہین لازم آتی
ہے واضح ہو کہ حق تعالی کی ذات مین عینیت حقیقی لغوی اور عینیت حقیقی اصطلاحی دونون از روے تحقیق اور وجود
کے ثابت ہین اسلیے کہ عینیت لغوی وہ ہے کہ دو چیز باہمدگر ایک ہو وین جیسا کہ دریا اور موج تموج اور حباب آب اور
لون گل اور نور آفتاب اور ضیاء تخم اور درخت شکر اور مٹھائی اسی قسم کی عینیت ذات اور صفات عبد اور
رب مین جائز ہے اور عینیت اصطلاحی جیسا کہ شخص اور عکس ہین اور واسطے یافت شخص اور عکس کے آئینہ درکار ہے
پس اس قسم کی عینیت بھی ذات اور صفات حق تعالی مین روا ہے اسلیے کہ عالم شخص ہے اور معلوم عکس اور علم آئینہ
یعنے وجود اور احدیت اور ذات کو شخص کمالات اور صفات اور واحدیت اور صور اعیان کو عکس برزخ کبری اور
حقیقت محمدی اور علم کو آئینہ کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لفظ حقیقت کو کبھی مقابلے مین مجاز کے لاتے ہین یعنی باطن کو بمقابلے
ظاہر کے جیسا کہ اجسام مجاز ہے حقیقت اوسکی عالم مثال ہے اور عالم مثال مجاز ہے حقیقت اوسکی عالم ارواح ہے اور
عالم ارواح مجاز ہے حقیقت اوسکی اعیان ثابتہ ہے اور اعیان ثابتہ مجاز ہے حقیقت اوسکی علم حق ہے اور علم حق مجاز ہے
حقیقت اوسکی ذات حق تعالی کی ہے اور کبھی مقابلے مین اعتبار کے استعمال کرتے ہین یعنے ذات حق تعالی کی حقیقت تمام
عالم کی ہے اور حقیقت ہر ایک افراد عالم کی اوس ایک ذات سے اعتبار کی گئی اور ذات حق تعالی کی حقیقت الحقائق ہے
اور کبھی نفس الامر اور واقع مین بھی لفظ حقیقت کو بولتے ہین کہ وہ محل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ کا ہے پس باعتبار اس
نسبت عینیت کے کہ مذکور ہوئی وحدۃ الوجود اور ہمہ اوست کہتے ہین غیریت لغت مین بیگانگی اور بیگانہ ہونیکو کہتے
ہین اور انکی اصطلاح مین غیریت آٹھ قسم پر ہوتی ہے اضافی مجازی اعتباری نسبی وہمی خیالی حقیقی اصطلاحی حقیقی
لغوی پس سواے غیریت حقیقی لغوی کے باقی سات قسم غیریت کو عینیت لغوی اور اصطلاحی کے ساتھ جمع ہو... ہین
بلکہ نفس الامر مین غیریت حقیقی لغوی بھی ساتھ اون دونون کے جمع ہوتے ہین تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اول غیریت اضافی
کہ وہ عبارت ہے وجود اضافی سے کہ صفات باری تعالی اور ممکنات ہین انکو وجود اضافی اسواسطے کہتے ہین کہ انکو وجود
مستقل بنفسہ نہین وجود انکا وجود حقیقی سے ہے یعنی باوجود مغائرت درمیان عبد کے کہ وجود اضافی رکھتا ہے اور
درمیان رب کے کہ وجود حقیقی رکھتا ہے دونون ایک ہین جیسا کہ باوجود مغائرت کے درمیان موج اور دریا حباب و
موج تخم اور شجر گل اور بو آفتاب اور ضیا و شخص اور عکس سیاہی اور حروف مفردہ اور مرکبہ لفظ اور معنی کی عینیت
ثابت ہے اسلیے کہ در حقیقت سواے ایک وجود کے دوسری کوئی شے موجود نہین اشیاے موجودہ کو فقط غیریت اضافی
ہے ورنہ حقیقت مین ایک وجود ہے پس اضافت اور نسبت درمیان عبد اور رب کے حقیقی ہے اسکو بعض عرفا اضافت
اور نسبت عینیت بھی کہتے ہین اور یہ حقیقت ہے اسمین مجاز کا کچھ دخل نہین جیسا کہ درمیان حروف اور سیاہی وغیرہ کے
مذکور ہوئی اسلیے کہ مطلق مقید ہوجانے سے درمیان مین فقط ایک نسبت پیدا ہوئی جیسا کہ درمیان طین اور اوانی کے
دوسری غیریت مجازی وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے اپنے علم مین صفات اور کمالات اور ممکنات کو مجاز اپنا جان لیا ہے
یعنی قابل ظہور اسی سبب سے انکو غیریت مجازی کہتے ہین تیسری غیریت اعتباری وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے حقائق ممکنات

عین ذات باری ہیں اور دوسری وجہ سے غیر ذات باری فَالْخَلْقُ خَلْقٌ وَالْحَقُّ حَقٌّ وَالْحَقَائِقُ لَا تَتَبَدَّلُ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ تَرْجِعُ اِلَيْهِ قَالَ تَعَالٰى وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ پس باعتبار اس نسبت غیریت کے کہ ذکور ہوئی وحدۃ الشہود اور ہمہ از وست اور ہمہ بہ وست کہتے ہیں پس صوفی جبتک کہ اس مسئلے کو نہ سمجھیگا کامل نہوگا اور اسحاد میں پڑیگا اسلیے کہ احکام شریعت غرا کے انھیں اقسام غیریت مذکورہ پر مترتب ہیں پس کافر اور مومن اور فاسق اور مطیع اور ملحد اور عارف وغیرہ صور متقیدہ ہیں اور ارسال رسل اور انزال کتب اور اوامر اور نواہی اور تحلیل اور تحریم اور خلق بہشت و دوزخ واسطے اونکے اور خطاب اور عتاب اور سزا اور جزا اور اہانت اور اکرام اور ایلام اور انعام اور اجر اسے وعدہ اور وعید واسطے اون مقیدات اور متعینات مذکورہ کے ہیں پس اسی مسئلہ عینیت وغیریت سے نسبت معیت اور ربط عینیت کی مابین عالم اور حق تعالی کے واقع ہے بخوبی ثابت ہوتی ہے چنانچہ فن آدمی کی بحث حکمت الٰہیہ سے واضح ہے کہ مابین امور کلیہ ذہنیہ کہ خارج میں وجود نہیں رکھتے ہیں مثل علم وحیات وغیرہ کے اور مابین موجودات خارجیہ کے مثل زید وعمرو وبکر وغیرہ کے ایسی ایک نسبت لازم وملزوم کی ثابت ہے کہ کبھی ایک دوسرے سے منفک نہیں ہوتی ہے بلکہ ایک عین دوسرے کا ہے اسلیے کہ جملہ عالم جواہر ہوں خواہ اعراض وجود باری تعالی میں اعراض مجتمعہ ہیں پس جبکہ باوجود عدم جامعیت کے ارتباط اور عینیت بین امور ذہنیہ اور خارجیہ کے حاصل ہے پس باوجود جامعیت کے ارتباط اور عینیت درمیان دو موجود خارجی کے کہ عبارت عالم اور وجود حق تعالی سے ہے بطریق اولی حاصل ہوگی اور ایسا ہی اس ارتباط اور عینیت کو درمیان افراد انسان کے واقع ہے معقولی بھی ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بوجہ تشخصات اور تقیدات کے اگرچہ انمین مباینت ہے لیکن بحسب ماہیت واطلاقیت کے عین یکدیگر ہیں وَقِيْلَ تَلِيْدٌ اَفْرَادُهٗ كَجِنَاسٍ عَالِيَةٍ كَمَا تُسْتَ اٰفْتَادُكَهٗ لیکن یہ لوگ اپنی کوتہ نظری سے فقط طبیعیات میں رنجگی ہیں اور علما سے ظاہر اس ارتباط اور عینیت کو کہ درمیان عالم اور حق تعالی کے واقع ہے نہیں تسلیم کرتے ہیں اور اون آیات اور احادیث کو کہ اس ارتباط اور عینیت پر دلالت کرتے ہیں (پڑھ) لیتے ہیں الخ خلاصہ اس مسئلے کا یہ ہے کہ عینیت اور غیریت کے جملہ پانچ شق ہوتے ہیں شق اول ان دونون کا لغوی ہونا یعنی اجتماع ضدین کا ہونا شق دوم ان دونون کا وہمی محض ہونا کہ عندیہ سوفسطائیہ ہے یہ دونون شق باطل و دور از قیاس عقل ہیں اب باقی رہے تین شق یعنی عینیت محض کا ہونا کہ قائل اوسکا ملحد ہے اور غیریت صرف کا ہونا کہ قائل اوسکا مقلد اور جامع ان دونون کا موحد ہے پس شق سوم وچہارم بھی محض بے بنیاد ہیں اور شق پنجم مطابق نص قرآن اور موافق وجدان اہل عرفان کے ہے **بیسوان مراقبہ** مسئلہ قضا وقدر کے بیان میں قضا لغت میں حکم اور علم کرنے کو کہتے ہیں اور قدر بفتح قاف اور سکون دال لغت میں اندازہ اور اندازہ کرنے کو بولتے ہیں بعض علما کہتے ہیں کہ قضا ایک حکم ہے حق تعالی کا مخلوقات کے حق میں کہ دفعۃً واقع ہوا ہے اور قدر وہ ہے کہ جو کچھ کہ بتدریج اوقات معینہ میں موافق اوسی حکم کے عرصۂ ظہور میں واقع ہوا ہے واسطے قضا کو امر اور قدر کو مامور کہتے ہیں اور اصطلاح میں حضرات صوفیہ کرام کے قضا ایک حکم کلی ہے حق تعالی کا اشیا میں حسب اقتضائے اعیان ثابتہ اور استعدادات اون اعیان کے اور اوس حکم کلی کو اندازہ اور جزئی معین مخصوص کرنا زمانہ معین مخصوص میں قدر کہتے ہیں اور یہ ایسا ہی کہ اوس سے ایک ذرہ کم وبیش نہیں ہوتا ہے پس حق تعالی نے عالم کو خصوصا انسان کو جامع جلال وجمال کا پیدا کیا ہے اور تقدیر ہر ایک کی موافق استعداد اوسکے کہے اور ہر ایک کو حسب استعداد اوسکے کے ایک ایک صفت اپنی صفات میں سے بخشی اگر استعداد کسی بندے کی مائل بصفات جلال ہے اور صفات جلال سپر

فالنفي في العلم واختراعه وكلا بكرم ان لا تكون حادثة بالحدوث الذاتي لكنها ليست مخترعة كاختراع الصور الذهنية لنا اذا اردنا اظهار شيء لم يكن ليلزم تاخر الاعيان العلمية عن تحقق في الوجود كما تحقق تاخر الماهيات عن علمه تعالى بذاته بل ليستلزم علم الاعيان من غير تاخر ساعة تعالى لها في الوجود بمعنى العلم الذاتي نعم تلك الاعيان لا يعلم اخر لها نعم مجعول تعالى بالعالم بمعنى العقل الاول فافهم وان الجامي قدس سره لوفي نقل التنصيص ان الاشياء الثابتة ويسميها الحكماء الماهيات غير مجعولة فقال بعضهم نفي مجعولية الماهيات من حيث انها صور علمية وانها معدومة في الخارج والمجعول لا يكون الا موجودا فالصور العلمية والخارجية التي في ادهاننا بانها مجعولة لنا مع وجودها في الخارج فالجعل انما يتعلق بها بالنسبة الى الخارج وههنا بحث حاصله ان الماهية الممكنة كما انها محتاجة الى الفاعل في وجودها الخارجي كذلك محتاجة اليه في وجودها العلمي سواء كان ذلك الفاعل مختارا او موجبا فالمجعولية بمعنى الاحتياج الى الفاعل من لوازم الماهية الممكنة مطلقا فانها اينما وجدت كانت متصفة بهذا الاحتياج الى الفاعل متى كان انما فيها بمكنا او عليه بجعل وان فسر المجعولية بانها الاحتياج الى الفاعل في الوجود الخارجي كان الكلام صحيحا والتوجيه تكلفا فالصواب ان يقال المراد بكون الماهيات غير مجعولة انها في حد انفسها لا يتعلق بها جعل جاعل وتاثير مؤثر فانك اذا لاحظت ماهية الشيء مثلا ولم تلاحظ معها مفهوما ما سواها لم يعقل هناك جعل اذ لا مغايرة بين الماهية ونفسها حتى يتصور توسط جعل بينهما فيكون احدهما تلك الاخرى وكذا لا يتصور تاثير الفاعل في الوجود بمعنى جعل الوجود موجودا بل تاثيره في الماهيات باعتبار الوجود بمعنى انه يجعلها متصفة بالوجود لا بمعنى انه يجعلها انها موجودة متحققا في الخارج فان الصباغ مثلا اذا صبغ ثوبا فانه لا يجعل الثوب ثوبا ولا الصبغ صبغا بل يجعل الثوب متصفا بالصبغ في الخارج وان لم يجعل اتصافه به موجودا في الخارج فليست الماهيات في انفسها بمجعولة ولا وجوداتها ايضا في انفسها مجعولة بل الماهية في كونها موجودة مجعولة وهذا المعنى مما لا ينبغي ان ينازع فيه ولا منافاة بينه نفي المجعولية عن الماهيات بالمعنى الذي ذكرناه ولا وبين اثباتها بما بيناه انما النقول بنفي المجعولية مطلقا وباثباتها مطلقا كلاهما صحيح اذا حمل على ما صورناه

اور اگر کوئی کہے کہ صدور عالم کا حق تعالی سے اگر بطریق ایجاب کہا جاوے تو قدم عالم اور اضطرار حق تعالی کا لازم آویگا جیسا کہ فلاسفہ کہتے ہیں باوجود اسکے کہ عالم کے حدوث زمانی ہونے میں حضرات صوفیہ کرام اور علماے ظواہر کا اتفاق ہے جواب دیا جاویگا کہ حق تعالی فاعل مختار ہے اور حق تعالی سے عالم بالاختیار صادر ہوا ہے اگرچہ بظاہر بطریق ایجاب کے معلوم ہوتا ہے فان صدور الاثر عن ذاته تعالی ليس بطريق الايجاب كما ظن بل تعالى فاعل مختار لكن الارادة صفة له تعالى ازلية قائمة بذاته تعالى تقتضي تخصيص المكونات بوجودها في وقت دون وقت لا كما زعمت الفلاسفة من انه تعالى موجب بالذات لا فاعل بالارادة والاختيار اذ نظام العالم ووجوده على الوجه الاولى لا على

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو نسبت اسکے واقع ہوئی اور وہ اوس سے سرتابی کریگا اور اوسکے بدلے مین جیسا کہ استعمال بعض مطعومات اور مشروبات کا مورث امراض مہلکہ اور مہلکہ ہوتا ہے معذب ہوگا اور صرف ان امور اور حالات مخصوصہ کا نام الواجب تھا اور علم ازلی مین بلا خلق ارادی حق تعالی کے یہ تمامی امور اور حالات معینہ متحقق اور ثابت تھے پس اب شکایت اوسکی حق سبحانہ وتعالی سے وہی حکایت ہے کہ ممتنع کو ممکن کیون نہین کیا یعنی مین ای ایسا ہوتا اور لا ابالی بھی ہوتا کہ مصداق اس معنی کا مین ایسا ہو جو نہین ہوسکتا حاصل یہ کہ تشریع شرائع اور بعثت انبیا اور دعوت امم اور اتباع اور انحراف مکلفین اور سوال اور جواب اور تنعم اور تألم اور حساب وکتاب اخروی اور الیسا دعا اور عدم دعا اور اجابت اور عدم اجابت اور سداد اور عدم سداد اقتضائے حاجت دعا اور تعدی اور طول عمر اور قصر عمر بعض اعمال وغیرہ اسباب اور مسببات شرعیہ اور غیبیہ مثل تمامی اسباب اور مسببات دنیویہ محسوسہ اور تخلف اور عدم تخلف بالکلیہ انکے مناسب اور مصالحات سے ساتھ ہر شخص کے فقرے اوضاع مخصوصہ کے مجموعہ اونکا مثلاً طاؤس کہتے ہیں جاننا چاہیے پس اوس چیز سے کہ باب تقدیر مین مذکور ہوئی گمان نکرنا چاہیے کہ طاؤس مثلاً قدرت الہی سے چیل نہین ہوسکتا ہے سلمنا لیکن وہ امتناع امر دیگر ہے اور یہ جواب امر دیگر اسلیے کہ طاؤس کا چیل ہوجانا بھی بتقدیر وقوع اوسکے مقتضیات میں سے اوسکے عین ثابتہ کی ہوگا اور نیز جو ہستی مکلفین کو اس اعتبار سے کہ وہ عین ہستی حضرت حق سبحانہ وتعالی کی ہے تفرقہ تنعم اور تألم کی گنجایش نہین اور اس اعتبار سے کہ ہستی اونکی غیر ہستی حضرت حق سبحانہ وتعالی کی ہے ارادہ اور قدرت اور اختیار اونکا غیر ارادہ اور قدرت اور اختیار حق سبحانہ تعالی کا ہے پس اس تقدیر مین جو کچھ کہ مکلفین سے خیر وشر سرزد ہوتا ہے اسمین کسی جبر جابر کا دخل نہین ہے اسی جگہ سے ہے کہ نسبت ظلم وبے رحمی کی حضرت حق جل وعلا سے مسلوب ہے اگرچہ احکام الٰہیہ خواہ تکوینی ہون خواہ تشریعی حضرت جامع جمیع صفات کمال سے تنزل پاتے ہین پس خلاصہ کلام مسئلہ قضا وقدر کا یہ ہے کہ ہر فریق خواہ خیر ہو یا شر واسطے مطلب پہنچنے کے صراط مستقیم اور راہ راست پر ہے پس حسب آیہ وما من دآبة الا هو آخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم ہر دو راہ راہ راست پر ہے یعنی اہل جنت براہ جنت اور اہل دوزخ براہ دوزخ راہ راست پر ہین لیکن صراط مستقیم اصحاب انعام یعنی طریق شریعت حضرات انبیا علیہم السلام خصوصاً طریق شریعت حضرت سلطان الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب کرنا چاہیے نہ راہ یہود مغضوب و نہ طریق نصاری ضالین و نہ طریق دیگر مشرکین وکفار وغیرہ پس اس سے معلوم ہوا کہ حکم حق تعالی کا دو طرح پر ہے ایک تکوینی ارادی کہ موافق اس حکم کے ہوا جو کچھ کہ ہوا اور ہوگا جو کچھ کہ ہوگا پس باعتبار اس حکم کے کوئی مخالف حق تعالی کا نہین ہے بلکہ منکرین اور کفار بھی واسطے حکم تکوینی ارادی کے لبیک گویان ہین اور دوسرا حکم تشریعی ہے کہ اوسمین بیان حالات کمال نوع انسانی کا ہے اور یہ حکم مختلف ہوتا ہے کہ حق تعالی نے مع جواد یت اپنے حسب امکان انتظام عالم کے بہتر نکو چاہا ہے کہ ایمان نہ لادین اور محکوم شرع شریعت کے نہ ہوویں پس بسبب عدم امکان انتظام عالم اور عدم ارادہ حق تعالی کے ایمان نہین لاتے ہین اسلیے کہ اصل امر یہ ہے کہ جیسا کہ امکان انتظام عالم کا ہے مطابق اوسکے علم حق تعالی کا ساتھ اوسکے متعلق ہوتا ہے اور مطابق علم کے ارادہ اور مطابق ارادہ کے قدرت اور مطابق قدرت کے صدور عالم ہے پس ارادہ حق تعالی کا موافق امکان انتظام و استعداد عالم کے ہے پس اعمال اور عقائد حسب لیاقت و استعداد کے ہیں تو ہر ایک مطابق اعمال و عقائد کے جزا اور سزا ہے پس جبکہ اہل ایمان یعنی اہل جزا اس عالم میں تکالیف شرعیہ اوٹھاتے ہین اور پاک ہوگئے لائق جنت کے ہوئے اور اہل سزا اس عالم مین جبکہ تکالیف شرعیہ نہین اوٹھاتی اور ایمان نہین لائے مستحق دوزخ کے ہوئے اور جب دوزخ مین جاوینگے پوچھینگے کہ کیون یہ تکلیف

صغار اور کبار کسی جسم سے منتزع ہوتے ہین یہ دونون قسم مدار احکام نفس الامریہ کے ہین اور سوائے ان دونون قسم مذکورہ کے اور ایک قسم ہے محض فرضی اور صرف وہمی اختراعی بلا منشاء انتزاع کے جیسا کہ انیاب الاغوال اور شریک الباری اور اجتماع النقیضین ہین یہ مدار احکام نفس الامریہ کے نہین ہین اور یہ بھی اہل عقل کے نزدیک پوشیدہ نہین کہ جسوقت دونون پلّے ترازو کے مساوی الوزن ہون ایک اون دونون کا مائل بزیر نہوگا جیسے کہ ممکن خاص کہ دونون جانب وجود اور عدم اوسکے مساوی ہین ایسا ہی ہر ممکن کہ نسبت وجود اور عدم اوسکی مساوی ہے پس اس تقدیر مین وہ بغیر علت کے ہرگز موجود نہوگا پس فرقہ باطلہ اہل بخت و اتفاق سے گریز کرنا چاہیے اسلیے کہ وجود ممکنات کو بلا علت اور بے سبب جانتے ہین اور کہتے ہین کہ موجود ہونا ممکنات کا اتفاقات سے ہے بلا صانع کے تَعَالَىٰ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ اور اوّلیت وجود اور اوّلیت عدم بدون پہونچنے حد ضرورت کے متصور نہین لِاَنَّ الشَّيْءَ مَا لَمْ يُوْجَبْ لَمْ يُوْجَدْ كَمَا هُوَ پس احتمال اوّلیت کا باطل ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عدم مطلق کہ جسکو عدم محض بھی کہتے ہین کچھ شے نہین ہے کہ علت موجدہ کسی ممکن کی ہووے پس صحبت سے اوس فرقہ شیطانیہ کے احتراز کرنا چاہیے کہ باوجود قائل ہونے ترکیب آفتاب اور ستارون کے اجزاء لایتجزیٰ سے کہتے ہین کہ یہ محتاج صانع کے نہین ہین اور حرکات اور سکنات اونکے اور انتظام عالم کے عادت دہر معدوم مجہول الذات سے گمان کرتے ہین حالانکہ اصل وجود وہی دہر ہے اور باقی پردۂ عدم مین حدیث قدسی مین لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ وارد ہے اور مراد دہر سے وہ زمانہ نہین ہے جو عبارت مقدار حرکات فلکیہ سے ہے کما مرّ بلکہ اس جگہ دہر سے ذات مجہول النعت مراد ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ جب انتظام عالم کا مشہود اور معلوم ہے پس کوئی علت اور سبب کا ہونا ضرور ہے گو مجہول الذات ہو پس صحبت سے اوس فرقہ دہریہ کے اجتناب کرنا چاہیے کہ عالم کو مجموعہ اعراض بلا سبب سمجھتے ہین اور اعتراض کرتے ہین کہ صانع واجب نے اگر عالم کو پیدا کیا پس ایجاد اوسکی یا بغرض ہوگی پس محتاج ہوا یا بلا غرض پس لغو ہوئی اسلیے کہ شق ثالث یہان موجود ہے کہ یہ ایجاد نہ بغرض ہے و نہ لغو بلکہ واسطے فائدہ رسانی غیر ونکے ہے اگرچہ یہ غیریت بالاعتبار ہو پس اور امر کہ انتظام عالم کثرت کا اور پر اس ترتیب شیق کے ہے وجود صانع کا ظاہر اور اگر کوئی کہے کہ افعال ارادیہ مین کوئی غایت اور غرض کا ہونا ضرور ہے پس بنظر اسکے اگر حضرت حق سبحانہ وتعالی کے نسبت ایجاد عالم مین کوئی غایت و غرض تجویز کی جاوے استکمال بالغیر لازم آویگا ورنہ افعال اوسکے جزافی اور تخمینی ہونگے تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا جواب دیا جاویگا کہ ہر فعل ارادی کو کوئی غایت جدا گانہ ہونا ضرور نہین ہے مثلاً التذاذ کہ فعل ارادی نفس کا ہے اور خود وہ نفس بمقصود بنفسہ واقع ہوا ہے اور مثلاً جسکو جود صادق کا ملکہ فطری حاصل ہے اوسکے عطا اور بخشش سے کوئی غرض اور غایت متعلق نہین ہوتی ہے ورنہ وہ جود جود نہوگا کَمَا ثَبَتَ فِي الْحِكْمَةِ الْعَمَلِيَّةِ اور اس قسم کے افعال کو جزافی کہنا بالاتفاق باطل ہے اسی طرح تعلق ارادۂ ازلیہ حق تعالی کا از روے جود ذاتی کے ہے اور ظاہر ہے کہ جو فعل ارادی ہے ورنہ لائق حمد کے نہوتا پھر اگر کوئی کہے کہ نفس التذاذ کہ جسکو حاصل بالمصدر کہتے ہین فعل طبعی نفس کا ہے اسواسطے وہ کسی غایت کو نہین چاہتا ہے اور ایسا ہی ملکہ جود صادق کا بمنزلہ فعل طبعی کے ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکو کوئی غرض درکار نہین جواب دیا جاویگا کہ ظہور حب ازلی کا تطورات ارادیہ کے ساتھہ درحقیقت جود ذاتی ارادۂ ازلیہ حضرت مبدا کا ہے اور نفس ظہور تجلی اور تنوع اوسکا بمنزلہ فعل طبعی اوس ارادہ کے ہے کہ بطریق وجوب کے واقع ہے اور تخلف اوس سے ممتنع ہے کما قال تعالی اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ اور ازلی ہونا صفت ارادے کا عقلاً منافی اسبابکا نہین ہے کہ تجدد اضافات اوسکا

قَالَ النُّصُوصُ اِعْلَمْ أَنَّ لِلْحَقِّ الْكَمَالَ الْحَقِيقِيَّ الثَّابِتَ لَهُ مِنْ وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا كَمَالُهُ مِنْ حَيْثُ الذَّاتِ وَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ ثُبُوتِ وُجُودِهَا مِنْهَا لَا مِنْ غَيْرِهَا فَهِيَ غَنِيَّةٌ فِي وُجُودِهَا وَبَقَائِهَا وَدَوَامِهَا عَمَّا سِوَاهَا وَالْكَمَالُ الثَّانِي وَهُوَ كَمَالُ التَّفْصِيلِ لِلْحَقِّ تَعَالَى مِنْ حَيْثُ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَى وَذٰلِكَ إِنَّمَا يَكُونُ لِظُهُورِ النِّسَبِ الْمُرَكَّبَةِ وَالْحَقَائِقِ الْأَسْمَائِيَّةِ وَتَفَوُّقِ أَحْكَامِهَا فِي عَوَالِمِهَا وَمَظَاهِرِهَا وَكَانَ الْحَقُّ الْوَاجِبُ فِي كَمَالِهِ الذَّاتِيِّ وَغِنَائِهِ الْأَحَدِيِّ يَرَى ذَاتَهُ فِي ذَاتِهِ رُؤْيَةً ذَاتِيَّةً غَيْرَ زَائِدَةٍ عَلَى ذَاتِهِ وَلَا مُتَمَيِّزَةٍ عَنْهَا وَيَرَى أَسْمَائَهُ وَصِفَاتِهِ أَيْضًا نِسَبًا ذَاتِيَّةً لَهَا وَشُئُونًا غَيْبِيَّةً مُسْتَهْلَكَةَ الْأَحْكَامِ تَحْتَ قَهْرِ الْأَحَدِيَّةِ غَيْرَ ظَاهِرَةِ الْآثَارِ وَمُتَمَيِّزَةِ الْأَعْيَانِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ لٰكِنَّهُ شَاءَ أَنْ يُظْهِرَهَا مِنْ حَيْثُ كَمَالِهِ الْأَسْمَائِيِّ وَيَرَاهَا فِي مَظَاهِرِهَا مُتَمَيِّزَةَ الْأَعْيَانِ وَالْآثَارِ وَجْهُهُ مِنْ حَيْثُ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالَى وَبَسَطَ نُورَ الْوُجُودِ عَلَى الْمُمْكِنَاتِ الْمَعْلُومَةِ فِي الْخَلَاءِ الْمُتَوَهَّمِ فَصَارَ مَظْهَرًا تَفْصِيلِيًّا لِلْحَقَائِقِ الْأَسْمَاءِ وَتَجَلَّى فِيهَا بِصِفَاتِ الْإِنْجِلَاءِ لٰكِنَّهُ كَانَتْ بِدُونِ وُجُودِ آدَمَ جَسَدًا مُسَوًّى وَمِرْآةً غَيْرَ مَجْلُوَّةٍ لَا رُوحَ فِيهِ پس ذات من حیث ہی ہی بحت محض ہے اور اسی ہستی کو بغیر اعتبار تعین اور لاتعین کے اصطلاح مین لابشرط شئے اور احدیۃ ذاتیہ اور احدیۃ مطلقہ اور احدیۃ صرفہ اور لاتعین اور عالم لاہوت اور ازل الآزال اور تعین الکافور اور ذات بحت اور ذات صرف بلا اعتبار اور ذات مطلقہ اور ذات احدیۃ اور ذات بلا تعدد اور ذات ہویۃ اور ذات ساذج اور ہو ہو اور وجود بحت اور مطلق وجود اور عدم العدم اور بطون البطون اور خفاء الخفاء اور قدم القدم اور اول لانہایت اور آخر لابدایت اور غیب ہویۃ اور غیب الغیب اور غیب المصون اور عالم ہاہوت اور کنج مخفی اور تجلی ہو کہتے ہیں اس تجلی ہو کو نور ذاتی اور مقام حیرت بھی کہتے ہین اور نور ذاتی کو نور سیاہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہین پس اس مرتبے مین فقط یافت ذات کی ہے بلا اعتبار اجمال اور تفصیل صفات کے اور اس مرتبہ مین کنہ ذات حق تعالیٰ کی کسی مخلوق کو مفہوم اور معلوم اور مدرک نہوئی اور نہوگی اسلیے کہ فہم اور علم اور ادراک ہر عالم کا بنظر ذات اوسکی کے محدود اور متناہی ہے اور ذات حق تعالیٰ کی تعین اور تناہی سے منزہ پس احاطہ کرنا غیر محدود اور غیر متناہی کو محدود اور متناہی سے بدیہی الاستحالہ ہے کما قال تعالیٰ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا وَأَيْضًا قَالَ تَعَالَى يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ اسی واسطے اعرف المعارف سلطان الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نسبت اس مقام کے فرمایا مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ لیکن معرفت درجات اور مراتب تفصیلی اور تنوعات ظہور اوسکے متعلق ساتھ انبیا اور اولیا کے ہین **دوسرا مراقبہ** مرتبۂ وحدۃ کے بیان مین اور وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حسب تقاضا حُبّی ذاتی کے کما قال كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ وَتَعَرَّفْتُ إِلَيْهِمْ فَعَرَفُونِي خود بخود اپنے مین آپ تجلی کی اور مرتبۂ احدیۃ ذاتیہ سے مرتبۂ وحدۃ مین تنزل فرمایا یعنے ذات نے اپنی ذات سے ذات ہی کو علم مطلق اور علم اجمالی کے ساتھ مشاہدہ کیا اور اپنی ذات کو ساتھ جمیع شیونات اپنے ساتھ اسماء الٰہی اور اسماء کیانی کے بطریق اجمال بدون امتیاز ایک کے دوسرے سے ملاحظہ اجمالی فرمایا کہ مین ہی موجود ہون سوا میرے اور کوئی موجود نہین اور قابلیت اور صلاحیت رکھتا ہون ظہور کی اور یہ مرتبہ عامۂ عمائیہ قابل ہے ہر مفہوم کلی وجوبی اور امکانی کا اور اسی مرتبہ کو انا مطلق کے ساتھ تعبیر کرتے ہین یعنے انانیت ہر مقید کی منسوب ہے طرف اس انا مطلق کے اور اسی انا کے ہستی مطلق سے خطوط انا وجود مقیدات واقعیہ کے منتزع ہوتے ہین اور اسی مقام تفصیلی مین أَنَا عَيْنُهُ وَأَنَا

اگر ذات غیر متناہی احاطے مین علم صفاتی کے آوے تو ذات غیر متناہی نرہے گی اگرچہ یہ علم صفاتی بھی بہ نسبت تنزلات اور حوادثات کے غیر متناہی ہے مگر بہ نسبت ذات بحت کے نہین پس معلوم ہوا کہ اس مرتبے مین علم بھی عین ذات ہے نہ صفت اوسکی اور اسی طرح سے نور کہ ذات غیر متناہی بذاتہ اپنے مین آپ روشن ہے نہ اوس نور سے کہ صفت ذات کی ہے امور نسبی ہین پس اس مرتبے مین نور بھی عین ذات ہے نہ صفت ذات کی اور اسی طرح سے شہود کہ ذات غیر متناہی اپنے مین آپ شہود ہے نہ اوس شہود سے کہ صفت ذات کی ہے امور نسبی ہین پس اس مرتبے مین شہود بھی عین ذات ہے پس درمیان ان چارون اعتبارات اور ذات بحت کے بجز اعتبار کے جدائی ہے غیریت کا لحاظ بالکل نہوا اسلیے کہ اس مرتبے مین ذات خود عالم اور خود معلوم اور خود علم اور خود نور اور خود منور اور خود شاہد اور خود مشہود اور خود شہود ہے پس ان چارون اعتبارات مین تمام صفات و اسماے الٰہی اور اسماے کیانی مندرج ہین حضرت شیخ اکبر مراقبہ مرتبہ واحدیۃ کو بیان فرماتے ہین جبکہ مرتبہ وحدت قابل محض اور محل صرف ہوا اور اجمال کو تفصیل ضرور ہوا اور تفصیل بدون کثرت صفات و اسماے کے محال ہے اسی واسطے ہم ذات نے حسب اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ کے اپنے مین آپ تجلی کی اور تعین ثانی مین تنزل فرمایا پس یہ تعین جامع جمیع صفات کا اور تفصیل اعتبارات تعین اول کی ہے پس اس مرتبے مین تفصیل اسماے الٰہی اور اسماے کیانی کی ہوئی اور یہ صورت علمیات اور تعینات علمی ہین اور ان تعینات علمی کو اصطلاح مین اعیان ثابتہ کہتے ہین یہ اعیان دو قسم پر ہین ممکنات اور ممتنعات ممکنات وہ ہین کہ موجود ہونا اونکا خارج مین ممکن ہو یہ تو ظاہر ہے اور ممتنعات بھی دو قسم پر ہین ایک اون دونون کا بلا منشا انتزاع کے ہے اور یہ محض فرض عقل پر موقوف ہین جیسا کہ انیاب الاغوال اور شریک باری اور اجتماع نقیضین یہ عدم محض ہین نفس الامر مین انکا وجود نہین دوسرا قسم ممتنعات کا فرض عقل پر موقوف نہین بلکہ نفس الامر مین ثابت ہین اور علم باری مین موجود اور یہ واسطے ذات حق تعالی کی لازم ہین اسلیے کہ یہ صور علمین اسماے غیبیہ کی ہین اور مختص ہین باطن کے ساتھ اور ضد ہین اسم ظاہر کی اور طالب ہین واسطے باطن کے اور ممتنع ہے موجود ہونا انکا خارج مین ان اسما کو سواے حق تعالی کے دیا انبیا اور اولیاے کاملین کے اور کوئی نہین جان سکتا ہے اسی کے طرف اشارہ کیا نبی علیہ السلام نے اور فرمایا آپنے دعا مین کہ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِي غَيْبِكَ پس اس مرتبہ واحدیۃ کو اصطلاح مین بشرطشے لور واحدیۃ اور تعین ثانی اور تجلی ثانی اور فلک الحیوۃ اور حضرت الوہیۃ اور حضرت الجمع اور منشاء الکثرت اور معدن الکثرت اور احدیۃ الکثرت اور قابلیۃ ظہور اور مرتبہ ثانی اور منتہی العروج اور منبع الجود اور منشاء السوی اور حضرت الالوہیۃ اور منتہی العابدین اور حضرت ارتسام اور برزخ ثانی اور کون جامع اور آدم ثانی اور ظہور ثانی اور ظل ثانی اور ظل ممدود اور نفس رحمانی اور تجلی رحمانی اور عما اور وجود مضاف اور مبدء ثانی اور منشاء ثانی اور عالم باطن اور عالم معانی اور مجمع الارواح اور مبداء ثانی اور عالم اسما اور عالم وجوب اور مقام ارواح اور معاد ارواح اور مرکز وحدۃ اور ظل وحدۃ اور مبین الصفات اور کنز الارواح اور معدن الارواح اور عین الیقین اور باطن ملک اور عالم جبروت اور حقیقت انسانی کہتے ہین اس مرتبے مین یافت ذات کی تفصیل صفات کے ساتھ ہے اور یہ مرتبہ مسمی برحیم ہے ماخوذ رحم سے کہ دوسرے پر رحم کرنے مین ظہور اور اثر اسکا حضرت آدم صفی اسمہ ہین اور اس مرتبے کو مرآت حضرتین اور قابل وصفین بھی کہتے ہین اور مراد حضرتین اور وصفین سے حضرت وجوب اور حضرت امکان ہے اور حضرت وجوب اسماے الٰہی کلی اور ارباب کو کہتے ہین کہ صفت لازمی انکی وجوب اور فعل ہے اور یہ اجمالی ہین اس تفصیل کے ساتھ اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاعِثُ اَلْبَاطِنُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْحَکِیْمُ اَلْمُحِیْطُ اَلشَّکُوْرُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُقْتَدِرُ اَلرَّبُّ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَاهِرُ اَلنُّوْرُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْمُحْصِیْ اَلْمُبِیْنُ

(بُطَین) (ثریّا) (دَبران) (هَقعه) (هَنعه) (ذِراع) (نَثرة) (طَرفة) (جَبهة الاسد)
(خَراتان) (صَرفة) (عَوّا) (سِماک) (غَفر) (زُبانا) (اِکلیل) (قلب) (شَوله)
(نَعائم) (بَلده) (سعد الذابح) (سعد بلع) (سعد السعود) (سعد الاخبیه)
(المقدّم) (المؤخّر) (رِشا) تعلیق اور ترتیب منازل قمری کی اسماے کیانی کے ساتھ باعتبار ترتیب وجود اور ظہور اونکے ہے باطن سے طرف خارج کے اور ان اٹھائیس منازل کو منازل قمری اسواسطے کہتے ہین کہ قمر کی دوسرے ستارون کی حرکت سے سریع تر ہے اسلیے کہ قمر اٹھائیس روز مین دورے کو پورا کرتا ہے پس اسی اعتبار اٹھائیس منزل فلک البروج مین تعیین کرتے ہین کما قال تعالیٰ والقمر قدرناہ منازل اور ان منازل کو بارہ برج مین تقسیم کرتے ہین پس ہر ہر برج مین دو منزل صحیح اور ایک ثلث منزل کسر واقع ہوئی اور ظہور مقادیر ازمان اور کاروبار اور مدا و وسعت مردمان اور تمام حادثات دوران دنیا مین بذریعہ قمر اور فلک قمر کے ظہور مین آتے ہین اور شرطین وغیرہ کہ اسماے منازل قمری ہین ستارون کے نام سے ہین کہ ہر ہر منزل مین وہی ستارہ واقع ہوا ہے اور ان منازل کو ہندی مین نچھتر کہتے ہین واضح ہو کہ یہ تمام اسماے کیانی کہ مذکور ہوئے مقتضیات اور مربوبات اسماے الٰہی کے ہین مرتبہ ربوبیت مین کہ انکو اعیان ثابتہ اور ظاہر علم بھی کہتے ہین پس اسماے الٰہی رب اور موجد اور مظہر اور اسماے کیانی مربوب اور مظہر ہین اسم بدیع مثلاً رب اور موجد اور مظہر ہے عقل کل اور حرف ہمزہ اور ملک حمزہ اور شرطین کا اور یہ سب مربوب اور مظہر اونکے ہین وقس علیہ البواقی حسب الترتیب المذکور پس مربوب کلی رب کلی سے اور مربوب جزئی رب جزئی سے صادر ہے اور یہ تخصیص باعتبار غلبے کے ہے ورنہ ہر اسم الٰہی ہر اسم کونی مین موثر ہے پس تمام موجودات حاصل ہوئے حرکت نفس رحمانی سے مثل حصول حروف ملفوظ کے حسب ترتیب مخارج انکے پس تمام اسماے کیانی کلی کو مبدء اور تمام اسماے الٰہی کلی کو معاد کہتے ہین اسلیے کہ ابتداے عروج سالک کی اسماے کیانی سے ہے اور معاد اوسکا اسماے الٰہی تک ہے اور اس عروج مین باعتبار سلوک کے چار منزلین ملحوظ ہین ناسوت ملکوت جبروت لاہوت ناسوت کو فنا کرنیسے ملکوت مین یعنی مثال مین اور مثال کو فنا کرنیسے جبروت مین یعنے روح مین عروج کرتے ہین اور روح کو فنا کرنے سے اعیان مین یعنی لاہوت مین عروج کرتے ہین اعیان کو لاہوت اسواسطے کہتے ہین کہ احدیت اور وحدت اور واحدیت ایک ہی مرتبہ ہے کہ یہ تینون مراتب ذاتی اور تنزیہی اور داخلی ہین سالک کے حق مین منزل ناسوت وہ ہے کہ سالک غیر حق کو فراموش کرے اور منزل ملکوت وہ ہے کہ سالک یاد حق مین ہمیشہ قائم رہے اور منزل جبروت وہ ہے کہ سالک اپنی خودی کو فراموش کرے اور منزل لاہوت وہ ہے کہ نظر سالک کی ہمیشہ ذات حق پر رہے جاننا چاہیے کہ اسماے کیانی مین سے عقل کل اور نفس کل اور طبیعت کل اور جوہر ہبا اور جسم کل اور شکل کل غیر مجسم ہین اور باقی مجسم اور ماتحت ہر ایک کے جزئیات بے شمار ہین پس عقل کل عقول باقیہ تحتانیہ کو اور نفس کل نفوس باقیہ تحتانیہ کو اور طبیعت کل طبائع باقیہ تحتانیہ کو اور جوہر ہبا یعنے مادۃ المواد مادہاے باقیہ تحتانیہ کو اور جسم کل اجسام باقیہ تحتانیہ کو اور شکل کل اشکال باقیہ تحتانیہ کو محیط اور حاصر ہین اور اسی طرح ہر کلی جزئیات ماتحت اپنے کو حسب ترتیب سلسلۂ کائنات کے محیط اور حاصر ہے پس کوئی کون خواہ کلی ہو یا جزئی ان اکوان مذکورہ سے خارج نہین حتی کہ میزان اور صراط اور جنت اور دوزخ اور دیگر جزئیات بھی ان اکوان کلیہ مین داخل ہین افلاک سبع کو کہ کوکب سیارہ و غیر سیارہ کو آباے علوی اور عناصر کو امہات سفلی اور حوادثات اور کائنات کو اولاد کہتے ہین اسواسطے افلاک سبع کو اور کواکب کے عناصر پر شامل

مخلوق اور حادث پس اسی نفس رحمانی کو باعتبار ثبوت اعیان اور استعداد اونکے کے فیض اقدس اور تجلی ذاتی حبّی کہتے ہیں کہ اوس سے ظہور اسماے مشروطی کا ہے اور اسی نفس رحمانی کو باعتبار ظہور خارجی کے فیض مقدس اور تجلی اسمائی اور صفاتی کہتے ہیں کہ اوس سے ظہور اسماے کیانی کا ہے خارج میں اور باعتبار قابلیات محض بدون تفصیل کے وحدۃ کہتے ہیں اور باعتبار سلب قابلیات کے احدیۃ کہتے ہیں کہ تعلق ساتھ ازلیۃ اور اولیۃ کے رکھتا ہے اور باعتبار ثبوت قابلیات اور تفصیل اونکے کے واحدیۃ کہتے ہیں کہ تعلق ساتھ ابدیۃ اور آخریۃ کے رکھتا ہے پس اسی سے اسم اول اور آخر اور ظاہر اور باطن متعین ہوئے وَعَلٰی هٰذَا الْقِيَاسِ يُلَاحَظُ الْاَوَّلِيَّةُ وَالْاٰخِرِيَّةُ وَالظُّهُوْرُ وَالْبُطُوْنُ فِيْ جَمِيْعِ الْمَرَاتِبِ التَّعَيُّنِيَّةِ پس ہر چند کہ تضاعف نسبت اور اسما بیشتر ظہور ذات کا بیشتر بلکہ ضعف ذات کا بیشتر ہے کاملین کے نزدیک بسبب تضاعف نسبت اور اسما کے ظہور زیادہ ہے اور ناقصین کے نزدیک خفا زیادہ ہے خفا ذات کا باعتبار اطلاق کے ہے اور ظہور اوسکا باعتبار مظاہر اور متعینات کے ہے جیسا کہ نام ذات کا بحسب اعتبارات اور صفات اور اسما کے ہر ہر مرتبہ داخلی میں جدا جدا ہے ویسا ہی عقل کل کا بھی کہ مخلوق اول ہے ہر ہر مرتبہ خارجی میں نام جدا جدا ہے بلکہ ابتداے عالم امر سے آخر عالم ناسوت تک کہ انسان ہے ظہور عقل کل کا ہے پس حاصل یہ کہ ان ساتون صفات کے مرتبہ جامع کا نام الوہیۃ ہے اور ساتون صفات کو امہات صفات اور ائمہ صفات کہتے ہیں اور یہ امہات صفات غیر مشروطی ہیں محتاج بظہور مخلوق کے نہیں ہیں بلکہ بسبب کمال ذاتی اپنے کے متعلق بغیر اطلاق کے ہیں اور ان اسما کو دیگر اسما پر تقدم ذاتی ہے اور اسماے مشروطی محتاج ہیں واسطے کمال جلا اور استجلا اپنے کے طرف ظہور مخلوق کے جیسا کہ خالق اور رازق وغیرہ اسما ہیں آنحضرت تعینات کے ظاہر ہونے کو جلا کہتے ہیں اور مشاہدہ فرمانا حق تعالیٰ کا اپنے تئیں مراتب تعینات میں استجلا کہتے ہیں اس مرتبۂ الوہیۃ اور مرتبۂ احدیۃ ذاتیہ پر اسم حق اور اسم اعظم اللہ کو اطلاق کرتے ہیں اور اسم رب کو اوس مقام میں استعمال کرتے ہیں کہ جہان صفات الٰہی مشروطی پائے جاویں خواہ وہ کلی ہوں یا جزئی پس الوہیۃ کہ نام اوس مرتبے کا اللہ ہے بسبب جامع ہونے ان ساتون امہات صفات کے جامع جمیع صفات الٰہی اور کیانی کی ہوئی قَالَ الْقَيْصَرِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُ فِيْ مُقَدِّمَتِهِ لِلْفُصُوْصِ مَرْتَبَةُ الْاُلُوْهِيَّةِ هِيَ الْمُعَبَّرُ عَنْهُ بِلِسَانِ الشَّرْعِ بِالْعَمَاءِ وَهُوَ اَوَّلُ الْكَثْرَةِ وَقَعَتْ فِي الْوُجُوْدِ وَبَرْزَخٌ بَيْنَ الْحَضْرَةِ الْاَحَدِيَّةِ الذَّاتِيَّةِ وَبَيْنَ مَظَاهِرِهَا الْخَلْقِيَّةِ لِاَنَّ ذَاتَهُ تَعَالٰى اِقْتَضَتْ بِذَاتِهِ بِحَسَبِ مَرَاتِبِ الْاُلُوْهِيَّةِ وَالرُّبُوْبِيَّةِ صِفَاتٍ مُتَعَدِّدَةً مُتَقَابِلَةً كَاللُّطْفِ وَالْقَهْرِ وَالرَّحْمَةِ وَالْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالسَّخَطِ وَغَيْرِهَا وَيَجْمَعُهَا النُّعُوْتُ الْجَمَالِيَّةُ وَالْجَلَالِيَّةُ اِذْ كُلُّ مَا يَتَعَلَّقُ بِاللُّطْفِ هُوَ الْجَمَالُ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَهْرِ هُوَ الْجَلَالُ وَلِكُلِّ جَمَالٍ اَيْضًا جَلَالٌ كَالْهَيْمَانِ الْحَاصِلِ مِنَ الْجَمَالِ الْاِلٰهِيِّ فَاِنَّهُ عِبَارَةٌ عَنْ اِنْقِهَارِ الْعَقْلِ مِنْهُ وَتَحَيُّرِهِ فِيْهِ وَلِكُلِّ جَلَالٍ جَمَالٌ وَهُوَ اللُّطْفُ الْمَسْتُوْرُ فِي الْقَهْرِ الْاِلٰهِيِّ كَمَا قَالَ تَعَالٰى وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّا اُولِي الْاَلْبَابِ وَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ سُبْحَانَ مَنِ اتَّسَعَتْ رَحْمَتُهُ لِاَوْلِيَائِهِ فِيْ شِدَّةِ نِقْمَتِهِ وَاشْتَدَّتْ نِقْمَتُهُ لِاَعْدَائِهِ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِهِ وَمِنْ هٰهُنَا ظَهَرَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَهٰذَا الْمُشَارُ اِلَيْهِ بَرْزَخٌ بَيْنَ كُلِّ صِفَتَيْنِ مُتَقَابِلَتَيْنِ وَالذَّاتُ مَعَ صِفَةٍ مُعَيَّنَةٍ وَاعْتِبَارِ تَجَلٍّ مِنْ تَجَلِّيَاتِهِ تُسَمّٰى بِالْاِسْمِ فَاِنَّ الرَّحْمٰنَ ذَاتٌ لَهَا الرَّحْمَةُ وَالْقَهَّارُ ذَاتٌ لَهَا الْقَهْرُ

٥٦

٥٧

مظاہر وجود بحر الوجوبیہ اور مظاہر علم بحر الامکان اور وہ مقید ہے ساتھ اسماے الٰہی کے اور یہ مقید ہے ساتھ اسماے کیانی کے اور اسما واجب ہیں اسلیے کہ وجود انکا ضروری ہے اور اشیا ممکن ہیں اسلیے کہ وجود اور عدم وجود انکا غیر ضروری ہے انتفاء اسما کا من حیث العالمیہ ہے اور انتفاء اشیا کا من حیث المعلومیۃ اور مفہوم ہر ایک اسم کا اسما میں سے باہم مغائر اور مصداق ہر ایک کا واحد ہے پس حاصل یہ کہ اس دائرۂ واحدیۃ میں جہت باطن باعتبار سلب کے اور جہت ظاہر باعتبار ثبوت کے ہے جہت باطن الوہیۃ کو کہ جہت ثبوتیہ ہے قوس عروجی اور اسماے الٰہی اور اسماے وجوبی اور مظاہر وجود کہتے ہیں اس قوس میں ظہور وجود واحد کا بصور اسماے الٰہی کے واقع ہوا ہے اور جہت ظاہر الوہیۃ کو کہ جہت متافریۃ ہے قوس نزولی اور اسماے کیانی اور اسماے امکانی اور مظاہر علم کہتے ہیں اس قوس میں ظہور علم واحد کا بصور اشیا کے واقع ہوا ہے اور اسکے قاب کو یعنے قطر کو من حیث اثبات اثنینیۃ امتیازی کے قاب قوسین اور برزخ ثانی اور برزخ صغریٰ و من حیث انتفاء اثنینیۃ مذکورہ کے حقیقت انسانی اور حقیقت سائر انبیا کہتے ہیں اور اس کمال ذاتی کا فیض اقدس نام رکھتے ہیں اور اس دائرۂ وجود یعنے دائرۂ واحدیۃ میں قوس عروجی کو قوس ولایۃ اور قوس نزولی کو قوس نبوت کہتے ہیں اسلیے کہ ولایۃ اور قرب حق اور معرفت ذات اور صفات اور اسما اور افعال حق تعالیٰ کے متعلق ہیں ساتھ سیر سفر عروجی کے اور انبیا اور اخبار اور دعوت خلق کی طرف اللہ تعالیٰ کے اور ہدایۃ گمراہونکی متعلق ہے ساتھ سیر سفر نزولی کے پس یہ مراتب ذاتیہ کہ مذکور ہوئے داخل ذات اور قدیم ہیں بتقدم اور تاخر انمین فقط رتبی ہے نہ زمانی و نہ مکانی اور ذات درمیان اس علم اور مشاہدے کے وجود عالم اور عالمیان سے مستغنی ہے اسلیے کہ حق تعالیٰ اپنے کمالات ذات اور صفات کو کہ تفصیلوار مذکور ہوئے اپنے میں آپ پاتا تھا اور بمقتضا اسماے سلبی غیر مشروطی کے کہ مثل قدوس اور سلام وغیرہ اسماے سلبیہ ہیں پیدا کرنے سے عالم کے غنی تھا اور ذات اور کمالات ذاتیہ اپنے تئیں کہ مسمی بالاسماے والصفات ہیں ساتھ جمیع مظاہر اور شیون اونکے اپنی ذات میں بذاتہ بیچ عین اولیۃ اور باطنیۃ کے مشاہدہ فرماتا تھا اوس حالت میں کہ مندرج تھے وہ کمالات بعض اونکے بیچ بعض کے چنانچہ اوپر مرتبۂ ملکوت کے بیان میں ہے پس جبکہ اسماے مشروطی کہ ارباب ہیں واسطے ظہور مربوبات اپنے کے متقاضی اور سائل ہوئی اسلیے کہ ربط ربوبیۃ ارباب کا ساتھ مربوبات اپنے کے علم ازلی الٰہی میں ثابت تھا چنانچہ اس ربط کو فیض اقدس اور اون مربوبات کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں اور یہی تمام مراتب صفات اور اعتبارات اونکے کہ مذکور ہوئے بمناسبت ذات کے قدیم کہتے ہیں مثل روشنی آفتاب کے کہ آفتاب کو لازم اور اوس سے غیر منفک ہے پس چاہا حق تعالیٰ نے کہ وہی علم اجمالی اور تفصیلی کو خارج میں بھی یعنے اعیان خارجیہ حضرت آخریہ میں اور ظاہریہ میں بھی اوسی منوال سے مشاہدہ کرے تاکہ مطابق ہووے اول ساتھ آخر کے اور باطن ساتھ ظاہر کے اور بعد اوسکے رجوع کریں وہ طرف اصل اپنی کے اور یہ بجز ایجاد عالم کے خصوصاً ایجاد انسان کامل کے حاصل نہیں مراتب خارجیہ سے کوئی گمان نکرے کہ یہ ذات باری سے خارج ہوگئی ہیں بلکہ مراد داخل اور خارج وغیرہ الفاظ سے مقصود تعین اور تشخص ذات مطلق کا ہے یعنے عالم بالقوہ سے بالفعل ہونے میں ذات حق تعالیٰ سے خارج نہوا مثلاً دریا میں مچھلی پیدا ہوجانے سے ذات دریا سے خارج نہیں ہوجاتی ہے بلکہ دریا اسکو محیط ہے یہ مثال من کل الوجوہ مربوط نہیں اسلیے کہ اگرچہ دریا محیط ہے لیکن بلحاظ خارج جسم مچھلی کا ہے نہ داخل جسم کا اسعوضہ میں بسبب جسم مچھلی کے دریا میں خلو ہوجاتا ہے علاوہ اسکے جبکہ مچھلی حرکت کرتی ہے تو دریا کو بھی حرکت پیدا ہوتی ہے حالانکہ ذات مطلق میں باعث ظہور اس عالم کے کوئی خلو پیدا نہیں ہوا اور نہ کوئی حرکت مثلاً روشنی آفتاب میں ہزارہا چیلیان تیوری متحرک ہوں تو بسبب اس حرکت کے نور آفتاب میں کہ ان تیلیوں میں ساری ہے اصلا جنبش نہوگی اسی طرح بسبب گردش افلاک کے

سلہ یعنے قلم اعلیٰ اور عقل اول اور روح محمدی عبارت ہے جوہر فرد سے اوسکو باعتبار خلق کے قلم اعلیٰ اور باعتبار مطلق خلق کے عقل

اور ملائک ناصرات اور صافات اور زاجرات اور تالیات اور مرسلات اور عاصفات اور نازعات اور ناشرات اور ملقیات
اور نازعات اور ناشطات اور سابحات اور سابقات اور مدبرات اور مقسمات بھی انھین سے ہین تیسرے نفوس مجردہ ہین کہ واسطے
تدبیر اجسام کے اجسام کے ساتھ تعلق رکھتے ہین انکو ملائکہ ملکوتیہ اور ملائکہ مدبرہ اور قلوب مجردہ اور نفوس ناطقہ کہتے
ہین تدبیر اجسام نورانیہ اور ظلمانیہ طبعیہ اور عنصریہ بسیطہ اور مرکبہ انھین سے متعلق ہے انکے رئیس کو باعتبار کلیہ
کے نفس کل اور باعتبار ظہور اشیا کے اوسمین تفصیلوار کتاب مبین اور باعتبار عدم تغیر اور تبدل کے جو کچھ کہ اوسمین
ہے لوح محفوظ کہتے ہین اس روح ملکوتیہ مین سے اون ارواح کو کہ علویات یعنے فلکیات میں متصرف ہین ملکوت اعلی
کہتے ہین نفس کل اور نفوس جزئیہ فلکیہ علی اختلاف طبقاتہا وصفوفہا ودرجاتہا اسی ملکوت اعلی مین قیام رکھتے
ہین حاملان عرش اور خازنان کرسی اور دار وغہاے بہشت اور دوزخ اور ساکنان سدرۃ المنتہی اور مجاوران
بیت المعمور اور محرکان کواکب اور سموات اور دربانان اونکے کہ ساتھ اجسام علوی کے متعلق ہین انھین ملکوت
اعلی مین سے ہین اور جو ارواح کہ سفلیات یعنے عنصر اور عنصریات مین متصرف ہین ملکوت اسفل کہتے ہین نفوس جزئیہ
عنصریہ بسیطہ اور مرکبہ علی اختلاف طبقاتہا وصفوفہا ودرجاتہا مقام ملکوت اسفل مین قیام رکھتے ہین ملائکہ برا اور
بادا اور امطار اور بحار اور جبال اور اوراق اور اشجار اور محافظ بنی آدم وغیرہ اور انکے کاتب اعمال اور معداور معلوم
تالیات اسماء اور کتاب اسرار اور عزیمت خواتان اسی قسم سے ہین حاصل یہ کہ ہر چیز پر خواہ علویات مین ہو خواہ
سفلیات مین سے بسائط مین سے ہو خواہ مرکبات مین سے ایک ایک فرشتہ موکل مقرر ہے جبتک کہ موجود ملکوتی نہو وجود
کسی جسم کا ممکن نہین چوتھا نفوس منطبعہ ہین کہ تدبیر اجسام کی بتوسط انھین ارواح کے ہوتی ہے اور انتقاش صور
جزئیہ اور متغیرہ کا انھین کے سببسے ہے اور انکا ارواح جاریہ بھی کہتے ہین یعنے روح سیلانی آدمی کی جو خواب مین سیر کرتی ہے
وہ یہی روح سیلانی ہے صورت اس روح کی مثل صورت آدمی کے ہے جسوقت وہ مضغہ خون مین پھونکی جاتی ہے
اس مضغہ کو مثل اپنی صورت کے کر دیتی ہے بلکہ صورت ہر فرد عالم کی مثل صورت روح منطبعہ کے ہے روح مقیم کے سبب سے آدمی
خواب مین زندہ رہتا ہے اور یہ نفوس مجردہ کے قوی ہین لسان شرع مین کتب نحو و اشارات اور اصطلاح صوفیہ مین نفوس
اور حکمت فلسفیہ مین نفوس منطبعہ کہتے ہین رئیس ان نفوس کا نفس جسم کل کا ہے نفس جسم کل اور نفوس جزئیہ فلکیہ اور
عنصریہ بسیطہ و مرکبہ علی اختلاف طبقاتہا وصفوفہا ودرجاتہا اسی مقام مین قیام رکھتے ہین اقاضہ مین عقول خلیفۃ اللہ
ہین اور نفوس ناطقہ خلیفہ عقول کے اور نفوس منطبعہ خلیفہ نفوس ناطقہ کے ہین پانچوان ارواح سدنہ ہین انکو خدام
اور قوی نفوس کے کہتے ہین جیسا کہ زمین مین تخم بوتے ہین اور اجزاے لطیفہ آب اور ہوا اور زمین ہر طرف سے اسکو
احاطہ کرتے ہین پس وہ تخم بسبب قوت مودعہ اپنے کے اون اجزاے لطیفہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور ایک صورت خاص
اور نظام معین کے ساتھ بیچ زیادتی جسم اپنے کے اقطار ثلثہ مین تصرف کرتا ہے پس برگ اور ساق ظاہر ہوتے ہین اور
رفتہ رفتہ شاخ اور اوراق اور پھول اور پھل اوسمین ظاہر ہوکر آخر الامر ضعف پیدا کرتا ہے اور متلاشی ہوجاتا ہے
اسی طرح منی اور خون رحم مین والدہ کے جمع ہوتے ہین اور نفس والدہ کا تدبیر اوسکی کرتا ہے یہان تک کہ جب قلب
اور کبد اور دماغ اور دیگر اعضا ظاہر ہوتے ہین اوسوقت روح ہوائی منفوخ ہوکر صورت دیگر پیدا ہوتی ہے پس قوت
تنمیہ اور تغذیہ اور ہاضمہ اور ماسکہ اور جاذبہ اور مولدہ اور دافعہ وغیر ذلک یہ سب سدنہ نفوس ہین یہ پانچون
قسم جو ترتیب وار مذکور ہوے بتقسیم او ترتیب ارواح مین فرع روح اعظم کی ہین واضح ہو کہ تمام ملائکہ کتب الٰہیہ
ہین بعض اونکے اصول ہین اور بعض فروع قَالَ الْقَیْصَرِیُّ قُدِّسَ سِرُّہٗ فِیْ مُقَدِّمَۃِ شَرْحِ الْفُصُوْصِ

فَكُلُّ مَا فِي الْوُجُودِ مِنَ الْعَقْلِ وَالنَّفْسِ وَالْقُوَى الرُّوحَانِيَّةِ وَالْجِسْمَانِيَّةِ وَغَيْرِهَا إِلَّا وَنَهَا مِمَّا يَنْتَقِشُ فِيهَا أَحْكَامُ الْمَوْجُودَاتِ إِمَّا كُلُّهَا أَوْ بَعْضُهَا سَوَاءٌ كَانَتْ مُجْمَلًا أَوْ مُفَصَّلًا وَأَقَلُّ ذٰلِكَ انْتِقَاشُ أَحْكَامِ عَلَيْهَا فَقَطْ انْتَهٰى مُلَخَّصًا وَلَقَدْ قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ دَوَائُكَ فِيكَ وَمَا تَشْعُرُ + دَوَائُكَ مِنْكَ وَمَا تُبْصِرُ + وَتَزْعَمُ أَنَّكَ جِرْمٌ صَغِيرٌ + وَفِيكَ انْطَوَى الْعَالَمُ الْأَكْبَرُ + وَأَنْتَ الْكِتَابُ الْمُبِينُ الَّذِي + بِأَحْرُفِهٖ يَظْهَرُ الْمُضْمَرُ + وَقَالَ الشَّيْخُ الْأَكْبَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ + أَنَا الْقُرْآنُ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي + وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الْأَوَانِي + فُؤَادِي عِنْدَ مَشْهُودِي مُقِيمٌ + يُشَاهِدُهٗ وَعِنْدَكُمْ لِسَانِي + اسی واسطے خود شناسی اور خداشناسی کے درمیان لازم وملزوم کی نسبت واقع ہوئی ہے اسپر حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ دلالت کرتی ہے یعنی خود شناسی سے خداشناسی حاصل ہوتی ہے اور بغیر اسکے خرط القتاد اسی واسطے حق تعالیٰ فرماتا ہے وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنی اپنی ذات میں ہستی ذات حق کو اور اپنی صفات میں صفات باری کو اور اپنے افعال میں افعال الٰہی کو ملاحظہ کرو اسلیے کہ انسان نسخہ جامعہ اور اوراق عالم کا ہے اسی واسطے ارشاد ہوا اِقْرَأْ كِتَابَكَ یعنی ہر شخص کتاب اللہ ہے جو جامع ہے جمیع حروف مفردات ومرکبات کا بلکہ حروف مقطعات کا بھی اولاً چشم سر یعنے ظاہری آنکھوں سے خوبی اعطائے ظاہری کی ملاحظہ کروگے تو چشم باطن یعنی عقل کی آنکھوں سے قوائے باطنی کے اوصاف واطوار کو یاد کرکے اور ارتباط اور عینیت جسم اور روح کی دریافت کروگے اور حکمرانی روح کی جسم پر کس استقلال کے ساتھ ہے معلوم کروگے اور جب چشم باطن بنور عرفان منور ہوجاویگی تو تصرف روح الروح کا بھی جمیع ارواح واجسام پر کیونکر ہے تجھے روشن ہوجاویگا اور مثل حکمرانی روح کے جسم پر تصرف وحکومت روح الروح کی بھی جمیع مخلوق پر کیونکر ہے واضح ہوگا اور جیسا کہ روح کو نہ داخل جسم کہسکتے ہیں ونہ خارج جسم ویسا ہی روح الروح کو نہ داخل عالم کہسکتے ہیں ونہ خارج عالم یہ بھی تجھپر واضح ہوجاویگا اور جیسا کہ جسم مظہر روح کا ہے ویسا ہی تمامی مخلوقات مظاہر روح الروح کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ اگرچہ قیام صورت وہیئۃ اجتماعی جسم کا روح سے ہے مگر قیام مادہ جسم کا کہ عبارت اربعہ عناصر سے ہے بلکہ مادہ اجسام جمیع عالم کا روح الروح سے ہے نہ روح سے بلکہ روح کا قیام بھی روح الروح کیسے ہے اور احکام جسمی کے آثار فقط روح عارض ہوتے ہیں نہ روح الروح پر اور روح الروح اس سے منزہ ہے اور وجود روح الروح کا قیام بھی بذاتہٖ نہیں بلکہ یہ ایک نور ہے ذات حق تعالیٰ کا اور واسطہ ہے درمیان حق تعالیٰ اور درمیان عالم کے یعنے حق تعالیٰ روح ہے روح الروح کا اور یہ جسم ہے اسکا اور روح جسم ہے روح الروح کا یعنے اجسام کی ارواح نفوس مجردہ ملکیہ ہیں اور یہ باعث قیام حیات اور وجود انکے کا اور نفوس کے ارواح عقول ہیں اور عقول کی ارواح اعیان ثابتہ ہیں اور اعیان ثابتہ کی ارواح اسمائے الٰہی ہیں اور اسما کی روح ذات حق تعالیٰ کی ہے درحقیقت وجود مطلق روح الروح اور قیوم روح عالم ظاہر کا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ پس ذات مقدس کی توجہ ظہور عالم کی طرف ہے اگر ایک آن بھی متوجہ باطن کی طرف ہوجاوے سارا عالم نابود ہوجاویگا پس جو کچھ کہ عالم ناسوت میں واقع ہوتا ہے کون وفساد سے حتی الحرکۃ والسکون اول فیض حق تعالیٰ سے اسمائے الٰہی کو پہنچتا ہے کہ ارباب ہیں پھر ان سے اعیان ثابتہ کو کہ مربوبات ہیں پھر بواسطہ اعیان ثابتہ کے روح اعظم کو پھر بذریعہ اوسکے تمام ارواح کو بحسب استعداد انکے اور وہاں سے بوساطت عالم مثال کے اجسام کو پہنچتا ہے اسی بنا پر اہل کشف کہتے ہیں کہ سانس ہر ذی روح کی حرکت ذات باری تعالیٰ سے ہے یعنی محرک اسکا ذات باری تعالیٰ ہے اگرچہ روح واسطہ ہے اور مراد حرکت ذات باری تعالیٰ سے تجلی ذاتی ہے اور ذات مقدس الآن

جمیع اجسام کے قالب انسانی کو پیدا کیا اور اوس نور کو کہ بسبب تحوق علم مطلق باری تعالی کے روح الروح موسوم ہوا تھا قالب انسانی مین پھونکا کما قال تعالی فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ اٰخٰی مِنْ نُّوْرِیْ تاکہ انسان جان اور جلا عالم کی ہووے و تیح ہو کہ تسویہ عبارت ہے اون افعال متواترہ سے کہ جن سے صفت اعتدال کی حاصل ہووے چنانچہ واسطے حصول اس اعتدال کے طینت آدم چالیس دن خمیر کی گئی کما ورد فی الحدیث القدسی خَمَّرْتُ طِیْنَةَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا یعنی طینۃ آدم کی خمیر کی ہے بعد تبدیل اطوار و حالات متواترہ اربعین صباح کے لطیف و معتدل بنکر محل استوی اور قابل روح کے ہوئی لیکن واسطے اولاد آدم کے وہ محل نطفہ قرار پایا کما قال تعالی وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ یعنی جبتک کہ مٹی و یا نطفے مین تعدیل و تسویہ و تصفیہ بالفعل حاصل نہو وہ محل قابل ظہور روح اور قبول عکس نور وجود کا نہین ہوتا ہے مانند اوس فتیلے کے کہ خشک محض و یا فقط تر ہو کہ بعد تعدیل مزاج و ترکیب خاص کے لائق اشتعال کے ہوتا ہے اسی طرح سے مٹی و یا نطفہ بھی بعد تبدیل اطوار و حالات متواترہ و خلفاً بعد خلق کے قابل قبول روح کی ہوتی ہے مثلاً مٹی پانی سے امتزاج پا کر چالیس دن خمیر پائی اور قابل قبول روح کے ہوئی اسی طرح نطفہ مرد کا ساتھ نطفہ عورت کے ممتزج ہو کر چالیس دن تک رحم مین نضج پایا تو علقہ بنا پھر وہ مضغہ بنا پھر وہ بعد تبدیل اطوار و حالات متواترہ کے حد اعتدال و صفت تسویہ کی لیکر مستعد قبول روح کا ہوا تو اوسوقت ساتھ اوسکے روح متعلق ہوتی ہے جیسا کہ آئینے مین بعد صیقل ہونے کے صورت شخص کی منعکس ہوتی ہے حاصل یہ کہ بعد افاضہ نور وجود کے قالب مستوی مین عکس نور وجود کا حادث ہوتا ہے کہ جسکو روح سے تعبیر کرتے ہین اور اوسمین تصرف کو حیات سے تعبیر کرتے ہین اور نور وجود بقدر قابلیۃ اور استعداد کے ہر مظہر پر بغیر بخل کے برابر افاضہ کرتا ہے اور اس افاضے کو نفخ روح سے استعارہ کیا گیا اسلیے کہ صورت نفخ کی نکلنا ہوا کا ہے وہاں نافخ سے منفوخ فیہ کی طرف اور یہ ذات حق تعالی مین جائز نہین لہذا نفخ روح سے مجازاً افاضہ اور تعلق تصرف روح کا مراد لیا گیا ہے پس فیض وجود حق تعالی کا مثل فیض نور شمس کے ہے اشیا پر و یا مانند فیض شخص کے آئینے مین کہ بسبب ظہور اور حدوث صورت ہوتا ہے پس جیسا کہ اس افاضے مین اتصال اور انفصال نہین لازم آتا ہے ویسا ہی فیضان نور وجود الہی بھی بلا حلول و اتحاد و اتصال و انفصال کے آئینہ قالب مین سبب ظہور صورت روح کا ہوتا ہے نہ مثل فیضان باران کے جو ابر سے جدا ہو کر اشیا مین پونچتا ہے کہ جس سے اتصال و انفصال لازم آتا ہے بلکہ فیض نور وجود مطلق کا مثال فیض نور شمس و فیض شخص سے بھی منزہ ہے پس حاصل یہ کہ جبکہ وہ روح تارک سر آدمی سے پھونکی گئی اور تمام قالب مین پونچی اوس حالت مین کہ قالب عناصر اربعہ سے مرکب اور مستوی تھا بسبب صحبت اوس روح کے ہر عنصر نے لصفات جداگانہ ظہور کیا پس خاک لصفات گوشت اور پوست اور استخوان اور دل اور گردہ اور جگر اور رگ و پی اور سودا اور سوی اور مانند اونکے مبدل ہوئی اور آب لصفات لعاب اور آب بینی اور پسینہ اور آنسو اور مانند اونکے اور ہوا لصفات خون اور چھینک اور فربہی اور آماس اور لرزہ اور مانند اونکے اور آتش لصفات اشتہائے طعام اور شراب اور ہاضمہ اور سرکشی اور مانند اونکے مبدل ہوئی اور ایسا ہی روح لطیف علوی نے بھی لصحبت اجسام کثیفہ کے صفات سفلی اور تعلق ماسوی اللہ پیدا کی اور نام اوسکا روح سفلی اور نفس رکھا گیا پس وہی روح مجرد دیونچنے کے گردن تک روح جسمانی اور گلو تک روح

اور اولیا کو جمیع علوم باطنی قلب مین اسی جہت سے بطریق حواس خمسۂ باطنی کے بالہام و تجلی ربانی و یا بواسطۂ ملائکہ کے بدون تعلیم و تعلم کے حاصل ہوتے ہین علوم ظاہری بہ نسبت علوم باطنی کے بہت قلیل ہین اور اگر کسی طالب خدا کو یہ علوم بطریق ذوق یا بدلائل عقلی کے حاصل نہون تو چاہیے کہ اوسپر ایمان لاوے اور تصدیق کرے اور انکار نکرے تا کہ ان تینون درجے کشف اور برہان اور تقلید سے محروم نرہے اور قلب کو قوت معرفت جمیع علوم ظاہری اور باطنی اور تمامی مصنوعات کی ہے باوجود اسکے کہ وہ قسمت پذیر نہین بلکہ تمامی عالم قلب انسانی مین ایسا ہے جیسے کہ ایک خردل لق و دق صحرا مین اور ایک قطرہ بحر قلزم مین اسی سبب سے انسان کو شرف ہے واضح ہو کہ وسعت سے کبھی اوس وسعت کو مراد لیتے ہین جو بتغیر احاطے کے ہو پس اس معنی مین معنی جزئی بھی وسعت رکھتے ہین اپنی کلی سے نہ صفت کلی اپنے کی جیسا کہ زید ایک جزئی ہے جزئیات انسان مین سے وسعت معنی انسانکے رکھتا ہے نہ صفت کلی اپنی کی کہ انسان ہے پس اسی جگہ سے معنی حدیث لَکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ مین فہم کرنا چاہیے اور یہ بنظر تنزل اور تعین روح اعظم کے ہے ورنہ وجود کو بیچ صورت ہر شان کے لیاقت اتانی ہے کہ عین اسا مطلق ہے جیسا کہ قرب فرائض اور نوافل مین ظاہر ہے اسی وجہ سے حدیث مین وارد ہے کہ اَلْحَقُّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی کہ ذات فاروق مین ذات حق تعالی کی شئون ہے اور بھی دوسری حدیث مین وارد ہے کہ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ الخ ہے پس درحقیقت ہر انا مین انائیت اوسکی ہے اسی جگہ سے فرمایا حضرت شیخ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے طَلَبْتُهُ فِی الصَّفَا وَجَدْتُهُ فِیْ الکُلِّ ہیا اور کبھی وسعت کو معنی مین احاطۂ کلی کے استعمال کرتے ہین جیسا کہ کلی اپنے جزئیات کو محیط ہے مثلاً مطلق انسان اپنے مقیدات کو محیط ہے اور کبھی استعمال کرتے ہین وسعت کو معنی مین احاطۂ ہیولی اور واحد کے جیسا کہ ہیولی محیط ہے اپنے صور باعتبار یہ کو اور واحد محیط ہے تمام اعداد کو اور کبھی وسعت کو معنی مین احاطۂ مشتق کے اپنی شان کو بولتے ہین جیسا کہ احاطۂ زید کے نوم اور یقظہ اور قیام اور قعود وغیرہ کو اور احاطہ جسم کی سطوح کو اور احاطہ سطح کے خطوط کو اور احاطہ خط کے نقطون کو اور احاطہ وجود مطلق کے اپنے شیون کو اور کبھی وسعت کو معنی مین ظرفیۃ کے لیتے ہین یہ معنی درمیان وجود حقیقی اور ممکنات کے منتفی ہین حاصل یہ کہ انسان کامل باعتبار جامعیۃ قلب کے مظہر اسم اعظم اللہ کا ہو کر مستحق خلافت کا ہوا اسلیے کہ وہ جان عالم اور خلاصہ جمیع موجودات کا ہو آور مقصود اقصی نزول حق تعالی سے یہی انسان کامل ہے یعنی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم اور باعتبار قابلیۃ اور استعداد انسانکے تمام موجودات انسان مین ثابت ہین اسلیے کہ تمام موجودات دو قسم پر ہین روحانی اور جسمانی خلاصۂ موجودات جسمانی سے قالب انسانکا ظاہر ہوا اور خلاصۂ موجودات روحانی سے جان انسانکی ظاہر ہوئی اور جامعیۃ سے ان دونون کے ایسی ایک یافت پیدا ہوئی کہ انسانیۃ انسانکی عبارت اُسی یافت سے ہے اور یہ یافت قبل اتصال روح اور جسم کے نہ روح مین تھی نہ جسم مین اور اجتماع سے ان دونون کے ایسی ایک انائیۃ ظاہر ہوئی کہ جامع جمیع موجودات کی ہے اور اشارت انائیۃ کی نہ فقط روح کی طرف ہو سکتی ہے ونہ خاص جسم کی طرف بلکہ انائیۃ سے اشارہ اوس مرتبے کی طرف ہے کہ قابلیۃ ثبوت اتصاف باعتبار نزول اور ظہور کے اور سلب اتصال باعتبار عروج کے رکھتا ہو اگر یہ تمام مراتب اوس مرتبے مین اعتدال کے ساتھ ہو وین جیسا رفیع الدرجات مین ہین وہ آئینہ رفیع الدرجات کا ہوگا اور رفیع الدرجات کو اپنے مین پاویگا کہ خود برزخ ہے درمیان نزول اور عروج کے اور اگر بمناسبت نزول کے عروج کو تمام کرے گا اور بتوجہ تمام طرف اصل اپنے کے رجوع کریگا اور مقیدات کو اپنے نظر سے اٹھادیگا اور شعور ان تعینات کا بالکلیہ فانی کرے گا اور ذات اور صفات اور افعال اپنے

۶۲

وصول الی اللہ کے ہین اور بعد ہذا اور کتاب فصوص الحکم خود ذکراو رفکر اور شغل اور مراقبے مین داخل ہین گو بطریق سلاسل کے ہو طالب صادق کے لیے درباب معرفت اور وصال اور فنا کے یہ دونون اکسیر اعظم ہین گویا فی زماننا طالب کے لیے یہ اصول جدیدہ ہین بشرط عمل کے اوسپر علاوہ اسکے بعض اذکار اور اشغال اور مراقبات بطریق اختصار حسب سلاسل کے بھی ہم ذکر کرتے ہین تاکہ سالک حتی الامکان اوسپر بھی عمل کرین اور یہ مشتمل شات مراقبہ پر ہے **پہلا مراقبہ** عقائد کے بیان مین کیونکہ بدون عقائد صحیحہ کے کوئی عبادت وغیرہ اعمال حسنہ مین سے درست نہین واضح ہو کہ علماء امت محمدی کے تین گروہ ہین اصحاب حدیث اور فقہا اور صوفیہ کرام لیکن اصحاب حدیث پس اونھون نے کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ساتھ تمسک کیا ہے کیونکہ یہ دونون اساس اور بنیاد دین اور اسلام کے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا پس مشغول ہوئے یہ لوگ سننے اور نقل کرنے اور لکھنے اور تمیز کرنے مین درمیان احادیث صحیح اور سقیم اور آحاد اور مشہور اور متواتر کے اور مطابقت کرنے مین احادیث کے ساتھ کتاب اللہ کے کیونکہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اِذَا رُوِيَ لَكُمْ عَنِّي حَدِيثٌ فَاعْرِضُوهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ وَافَقَهُ فَاقْبَلُوهُ وَإِلَّا فَرُدُّوهُ پس یہ طائفہ اہل حدیث نگاہبانان دین محمدی ہین ولیکن فقہا سو کہ ائمہ دین متین محمدی ہین بعد استیفاے علوم احادیث کے فہم اور استنباط احکام مین کتاب اور احادیث سے اور دریافت کرنے مین حقائق کتاب اور احادیث اور اجماع امت کے وقائق نظر کے ساتھ ترتیب دیتے مین احکام اور حدود دین اسلام کے اور تمیز کرنے مین درمیان ناسخ اور منسوخ اور مطلق اور مقید اور مجمل اور مفسر اور خاص اور عام اور محکم اور متشابہ وغیرہ وغیرہ کی اہل حدیث سے بڑھکر دوسری خصوصیت اور فضیلت بھی حاصل کی ہے پس یہ طائفہ حکام دین متین اور ائمہ شرع مبین اور اساطین اسلام ہین خصوصًا ائمہ اربعہ مجتہدین اور اجتہاد انکا ایک اصل ہے اصول اربعہ شریعت محمدیہ مین سے ولیکن طائفہ صوفیہ کرام پس یہ اون دونون طائفہ متذکرہ بالا کے اعتقادات کے ساتھ اور اونکے علوم کے قبول کرنے مین متفق ہین اور کسی طرح کی مخالفت نہین رکھتے ہین اور اون احکام مین کہ وہ دونون طائفہ اتفاق رکھتے ہین حضرات صوفیہ بھی اونکے اجماع کے ساتھ اتفاق رکھتے ہین اور اون احکام مین جو وہ دونون اختلاف رکھتے ہین حضرات صوفیہ اون احکام مین سے جو احسن اور اولی ہے اخذ کرتے ہین کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ اسی جگہ سے کہتے ہین کہ اَلطَّرِيقَةُ كُلُّهَا الشَّرِيعَةُ لَا غَيْرُهَا اور اختلاف انکا مسائل فروع مین رحمت ہو کَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةٌ بعض نے پوچھا کہ جنکے اختلاف مین رحمت ہے وہ کونسے علما ہین فقال هُمُ الْمُعْتَصِمُونَ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْمُجْتَهِدُونَ فِي مُتَابَعَةِ رَسُولِ اللّٰهِ اَلْمُقْتَدُونَ بِالصَّحَابَةِ پس فروع دین مین اختلاف رحمت ہو اور اصول دین مین بدعت اور ضلالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین تہتر اور چند گروہ ہونگے اون مین سے ایک گروہ جنتی ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کونسا گروہ ہے آپنے فرمایا کہ وہ اہل سنت وجماعت ہین جان تو اے طالب کہ ان تینون گروہ نے کہ اہل سنت وجماعت ہین اجماع کیا ہے اسبات پر کہ حق تعالی واحد حقیقی ہے اور آپ ہی آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمامی اشیا اوسکے پیدا کرنے کے سبب سے موجود ہین اور اشیا اپنے وجود اور بقا مین اوسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور اوسکا کوئی شریک اور ضد اور ند اور شبہ اور مثل نہین یہ سب واحد عددی مین گنجایش رکھتے ہین واحد حقیقی مین اور حق تعالی جسم نہین کیونکہ جسم دو جز یا زیادہ سے مرکب ہو اور حق تعالی بسیط محض ہے اور حق تعالی جوہر نہین کہ جوہر متحیز ہے اور حق تعالی اس سے منزہ ہے اور حق تعالی

٦٣

اور نفس اور سمع اور بصر وغیرہ ذکر کیا ہے اور اوسکو اپنے طرف منسوب کیا ہے اور اوسکو رسول علیہ السلام نے بھی صحیح کہا حق تعالی کے لیے ثابت ہین بغیر تمثیل اور تشبیہ اور تاویل کے اور صفت استوا علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اوسکی مجهول اور ایمان اوسپر واجب ہے اور سوال اوسمین بدعت ہے اور مذہب انکا صفت نزول حق تعالی مین سماے دنیا پر اسی طریق پر ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ الرَّبُّ بَعْدَ نِصْفِ اللَّیْلِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ ھَلْ مِنْ دَاعٍ فَاُجِیْبُ لَہٗ وَھَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِیْ سُؤَالَہٗ وَھَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ قرآن مجید کلام حق تعالی کا ہے اور کلام خدا کا قدیم ہے مخلوق اور حادث نہین اور لکھا گیا ہے مصاحف مین پڑھا جاتا ہے ہماری زبان سے اور محفوظ ہے ہمارے دلون مین اور کسی محل مین وہ حال نہین اور اجماع کیا ہے اونھون نے اوپر جواز رویت حق تعالی کے چشم سر سے بہشت مین اس مسئلے مین معتزلہ اور خوارج اور زیدیہ کا خلاف ہے کیونکہ رویت کے وہ منکر ہین اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا اون چیزون پر کہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور جو کچھ کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے خبر دی ہے بہشت اور دوزخ اور لوح محفوظ اور قلم اور حوض اور صراط اور شفاعت اور میزان اور محو یا اور قصور اور عذاب قبر اور سوال منکر و نکیر اور بعث بعد موت سے واجب ہے اور یہی اقرار کرنا اور ایمان لانا اسبات پر کہ بہشت اور دوزخ دونون ہمیشہ باقی رہینگی اور فانی نہونگی اور اہل بہشت ہمیشہ بہشت مین متنعم اور اہل دوزخ ہمیشہ دوزخ مین معذب بلا انقطاع رہینگے واجب ہے اور اجماع کیا ہے اونھون نے اسبات پر کہ حق تعالی خالق افعال عباد کا ہے جیسے خالق انکی ذوات کا ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ پس پیدا کرنا اور وجود مین لانا یہ صفت بھی خاص حق تعالی کی لیے ہے اور طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کر سکے پس سارے ممکن خواہ جواہر ہون خواہ اعراض خواہ بندگی کار و بار اختیاری سب کے سب مخلوق اوس خالق کے ہین بندہ خالق نہین اپنے کام کا و نہ کسی اور چیز کا اسی واسطے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری امت مین سے فرقہ قدریہ مجوس ہین ولیکن بندے کاسب ہین اور حق تعالی نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو اپنے کام کا پردہ کر رکھا ہے اور جملہ خلائق اپنے آجال سے مرتے ہین اور طاعت اور معصیت اور ایمان اور کفر تمامی حق تعالی کی قضا و قدر سے ہین ولیکن حق تعالی کفر اور معصیت عباد پر راضی نہین اور حق تعالی پر کسی کی حجت نہین اور نماز ہر مسلمان کے پیچھے جائز ہے خواہ وہ نیک کار ہو یا بدکار اور کسی پر قطعی بہشتی ہونیکا حکم نہین کر سکتے ہین بو اسطہ حسنات اور خیرات کے اگرچہ بہت ہون و نہ کسی پر دوزخی ہونیکا حکم کر سکتے ہین بو اسطہ شرور اور سیئات کے اگرچہ کثیر ہون اور ایمان لائے ہین اسبات پر کہ تمامی انبیا اور رسل علیہم السلام اور تمامی کتب منزلہ حق ہین اور تمامی انبیا اور رسل تمامی خلائق سے افضل ہین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہین اور حق تعالی نے پیغمبری آپ پر ختم کی ہے اور معراج حضرت خاتم الرسالۃ والنبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد تک اور وہان سے ساتوین آسمان پر اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہے اور تمامی کتب اور صحائف آسمانی جو تمامی رسولون اور انبیا علیہم السلام پر نازل ہوئین حق ہین بلا لحاظ تعداد اور تعیین انبیا اور رسل اور کتابون اور صحیفون کے کیونکہ تعیین انکا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوا ہے اور ایمان لانا چاہیے اسبات پر کہ فرشتے بندے خدا کے ہین اور پاک ہین گناہون سے اور نہ مرد ہین اور نہ عورت اور نہ محتاج طرف کھانے اور پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کو ہین اور اوٹھانے والے عرش کے اور جس کام پر حکم کیے گئے ہین اوسی پر قائم ہین اور رسل اور انبیا اور فرشتے اور اولیا باوجود اسکے بہترین مخلوق اور مقرب درگاہ الٰہی کے ہین وہ سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ اس مقدمے مین جیسے اور مخلوق ہین ویسے ہین مگر جسقدر

رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص اونکے ساتھ بغض اور خفگی رکھتا ہے قرآن مین اوسکو کافر کہنا آیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ یعنے تا کہ اللہ تعالی غصے مین ڈالے اونکے سبب سے کافرونکو صحابہ یاد رکھنے والے قرآن کے اور روایت کرنے والے فرقان کے تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور قرآن کے سوا ایمان کی اور متواتر چیزون پر ایمان کا لانا ممکن نہوگا جیسے کہ فرقہ روافض و خوارج وغیرہ ہین کہ خلاف اجماع صحابہ کرام کے اعتقاد رکھتے ہین و اصحاب کرام کو ایذا دیتے ہین اور رنج پونہچاتے ہین نعوذ باللہ من ہٰذا الاعتقاد پس یہی ہے خلاصہ عقائد فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کا جو بطریق اختصار کے مذکور ہوا جاننا چاہیے کہ بنا مسلمانی کا پانچ چیز ظاہر او ر پانچ چیز باطن پر ہے اور پانچ چیز ظاہر کلمہ طیبہ و نماز اور روزہ اور زکوٰۃ مال اور حج خانہ کعبہ ہین اور پانچ چیز باطن مراقبہ اور مشاہدہ اور معائنہ اور مکاشفہ اور معاتبہ ہین انکو عارف جانتے ہین لیکن کلمہ پس زبان سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ کہنا اور دل سے اوسکی تصدیق کرنا جس سے آدمی مومن ہوتا ہے اور انتہا اسکی وحدۃ الوجود کے مشاہدے مین مستغرق اور اپنی خودی سے خلاص اور فنا ہوجانا اصطلاح میں کہ جدھر نظر کرے ادھر فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کا مشاہدہ ہو جسکو توحید ذاتی بھی کہتے ہین ولیکن نماز پس وہ تین قسم پر ہے نماز عام اور نماز خاص اور نماز خاص الخاص نماز عام کی وہ ہے کہ نماز ہی جانتا ہے کہ جیسے نماز پڑھی خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل اوسکو اوقات مقررہ مین اور نماز خاص کی وہ ہے کہ وہ خطرات نفسانی کو دور کرکے حضور دل کے ساتھ نماز پڑھتا ہے کما قیل لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِحُضُورِ الْقَلْبِ اور نماز خاص الخاص کی وہ ہے کہ نماز ماسوی اللہ کو حرام کرتا ہے اپنے پر یہ نماز عاشقوں کی ہے اونھون نے دنیا سے وضو کیا اور آخرت سے غسل کرڈالا اور اپنے نفس کو قربانی کیا اور دریاے فنا مین غوطہ لگایا اور اپنے وجود کو ترک کیا مثنوی نماز زاہدان سجدہ و سجود است نماز عاشقان ترک وجود است ۔ قیام و قعدہ و تکبیر و نیت ۔ ہمہ محو است در عین معیت ۔ اس مقام مین سواے ذات مطلق باقی کے سب چیز فانی ہوجاتی ہے الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ اسی کی عبارت ہے اسی جگہ سے حضرات صوفیہ کرام فرماتے ہین اَلْوُضُوءُ قِسْمٌ وَالصَّلٰوةُ وَصْلٌ ان اسرار سے وہ شخص واقف ہوگا جو مقام فنا الفنا مین پونہچا ہو ورنہ خرط القتاد ہے ولیکن روزہ پس وہ بھی تین قسم پر ہے روزۂ عام روزۂ خاص روزۂ خاص الخاص روزہ عام کا عبارت ہے امساک طعام صبح سے شام تک بہ شریعت ہے اور روزہ خاص کا عبارت ہے نگاہ رکھنے سو اپنی زبان کو گویائی اور شنوائی اور بینائی ماسوی اللہ سے اور روزہ خاص الخاص کا وہ ہے کہ سالک اپنے دل مین ماسوی اللہ اور آسایش وغیرہ کو جگہ ندیوے اور بغیر یاد معشوق کے وقت ضائع نکرے یہی ہے صوم حقیقی ولیکن زکوٰۃ پس یہ بھی تین قسم پر ہے زکوٰۃ عام اور زکوٰۃ خاص اور زکوٰۃ خاص الخاص زکوٰۃ عام کی وہ ہے کہ اپنے مال حلال سے اگر چالیس درم سواے اخراجات طعام و لباس وغیرہ خانگی کے بعد حولان حول کے بچ گیا ہو اور قرض کسی کا نہ ہو ایک درم مسکین وغیرہ کو جو مستحق زکوٰۃ ہے دیوے اور زکوٰۃ خاص کی وہ ہے کہ حقوق اربعہ عناصر کے ادا کرے اور آیندہ صفحے مین انشاء اللہ تعالی خواص عناصر کو ہم بیان کرینگے اور زکوٰۃ خاص الخاص کی وہ ہے کہ سالک خدا کی راہ مین اپنے کو دیڈالے اور اپنی خودی گم کرے پس یہی زکوٰۃ حقیقی ہے مَنْ قَتَلْتُهُ فَأَنَا دِيَتُهُ ولیکن حج پس وہ بھی تین قسم پر ہے حج عام اور حج خاص اور حج خاص الخاص حج عام وہ ہے کہ طواف خانہ کعبے کا کرلے اور مناسک حج ادا کرے اور حج خاص کا وہ ہے کہ اپنے کعبے کو کہ دل اپنا ہے اور ہمیشہ اپنے کو لوث ماسوی اللہ اور کدورت اور غیریت اور کثرت سے پاک کرے بیت دل خانۂ خدا ست کہ دور کردہ جا صنم و یار ہے

بوقت حضور فحص غیر کے مخصوص ہوتا بیت پارسایان روے در مخلوق + پشت بر قبلہ میکنند نماز + پس یہ جو چار
ورسجدہ پا کے بیان کیے گئے بطریق کلی کے ہین اسکے جزئیات بہت ہین سالک زیرک اسپر ہر ہر عبادت مالی وبدنی
کو قیاس کر لے سکتا ہے واضح ہو کہ تمامی اساطین حکما نے مشکوٰۃ نبوت انبیا علی نبینا وعلیہم السّلام سے حکمت کو اخذ کیا
ہے چنانچہ نوامیس رسالۂ افلاطون مین مذکور ہے کہ مین نے اپنے اُستاد سقراط سے سنا ہے اور اونھون نے اپنے اُستاد
فیثاغورس سے کہ جو حکیم کسی نبی کے احکام وجو بیہ مین سے کسی حکم کو ترک کرے تو وہ زندیق ہے حکیم نہین ہے - اور بھی
اونھین حکما سے مشہور ہے کہ علم جزئیات کا کلیات سے اور علم کلیات کا مبادی عالیہ سے اور علم مبادی عالیہ کا حضرت
مبدأ اعلیٰ سے اخذ کرتے ہین اور یہی روح قدس توسط ہے درمیان حضرات انبیا اور حضرت مبدأ جل وعلیٰ کے لیکن بعد
انقراض قرون افلاطونی کے بعض تلامذۂ ارسطو باتباع عقل ناقص کے ملحد ہوگئے اور رفتہ رفتہ اسی سے فلاسفہ
بدنام ہوگئے - اور حکمت مشائیہ طبعیہ اور الٰہیہ کہ بالفعل درس مین ہے نسبت اوسکی ساتھ اساطین حکما کے فلاسفہ کو
مثل نسبت علم کلام اسلامیہ کے ہے کہ افادات مین سے حکمت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جبکہ بنا ہی کلام
فلاسفہ مشہورہ کی عقل ناقص پر ہے اونکے رد مین حکماے اسلام نے بھی بطریق عقل کے کلام کیا ہے **دوسرا مراقبہ ذکر**
اور اشغال اور مراقبات طریق سلسلۂ علیہ قادریہ کے بیان مین آغاز اس طریقے کو حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم
سیدنا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اور ولادت باسعادت آنحضرت کی ۴۷۱ھ چار سو اکتر ہجری مین
ہے اور وفات شریف آپکی ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری مین اور عمر مبارک آپکی نوّے برس کی تھی اور بیت سنینش کامل و عاشق تولدش
وصالش دان بذ معشوق الٰہی + جو مشتمل تاریخ تولد اور سال عمر اور وفات شریف ہے مشہور اور معروف ہے اس
طریقے مین اوّلاً ذکر جہریہ تلقین فرماتے ہین مراد جہر سے جہر مفرط نہو پس اس تقریر سے ذکر جہر مخالف حدیث کا نہوا جو حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانو ن پر کہ بہرے اور غائب کو
نہین پکارتے ہو اور تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہے اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمھاری رگ جان سے
قریب تر ہے بیت اتصالی بی تکیف بے قیاس + ہست رب الناس را با جان ناس + منجملہ ذکر جہری کے ذکر کلمۂ نفی
واثبات کا ہے اور وہ ذکر لا الٰہ الا اللہ کا ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ ذاکر بطور نماز کے دو زانو رو بقبلہ بیٹھے
اور اپنی آنکھیں بند کرے اور لا کہے گویا کہ اوسکو اپنی ناف سے نکالتا ہے پھر اوسکو کھینچے یہانتک کہ داہنے مونڈھے تک
پہنچے اور الٰہ کہے گویا کہ اوسکو دماغ کی جھلی سے نکالتا ہے پھر الا اللہ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور
محبوبیت اور مقصودیت اور وجود کی نفی غیر حق تعالیٰ سے ملاحظہ کرے اور اوسکے اثبات کا حق تعالیٰ کی ذات مقدس مین
خیال کرے لیکن یہ ملاحظہ اور تصور حسب حال ذاکرین کے ہے مبتدی محبوبیۃ اور متوسط مقصودیۃ اور منتہی وجود کی
نفی غیر حق تعالیٰ سے اور اثبات اوسکا ذات مقدس حق تعالیٰ مین کرے بیت تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در سراے
الا اللہ + اور منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے اور وہ اسم مبارک اللہ ہے خواہ ایک ضربی ہو طریقہ اوسکا یون ہے
کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور دراز ی اور بلندی سے دل اور حلق دونو کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے
یہانتک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر بار دیگر اسی طرح ذکر کرے جہانتک ہو سکے خواہ ذکر دو ضربی
ہو اوسکا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر قبلہ رو بیٹھے اور جلالہ یعنے اسم ذات کو ایک بار داہنے زانو مین اور دوسری
بار دل مین ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل ذکر کیا کرے اور مناسب ہے کہ ضرب قلبی قوت اور سختی کے ساتھ
ہو تا کہ دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے اور پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو خواہ سہ ضربی ہو اوسکا

لیکن جامع اقسام کثیرہ کا ایک ہی امر ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی کلمہ یا کوئی آیت آیات قرآنی میں سے سالک پڑھے مثلاً یہ کہے کہ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ یا پڑھے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یا کہے اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ و یا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی و یا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ و یا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ و یا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کہے اور اسکے معانی توحید کے ساتھ سمجھے اور دل میں خیال کرے کہ مدعا کیونکر ہے اور اسکے تحقق اور ثبوت کی کیا صورت ہے اور اسی صورت پر خاطر جمع کرے اس طرح پر کہ اوسمین ڈوب جاوے اور سوا اسکے اور خطرہ نہ آوے اور اوسمین استغراق پیدا کرے پس یہ مراقبات تعلق قلب کے لیے حق تعالی کے ساتھ بہت مفید ہیں اور طریقہ قادریہ میں اور ایک مراقبہ ہے جو قطع علائق اور بے خودی اور فنا کے لیے مفید ہے اور وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کہ سالک کہے كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ اور سالک اپنے کو آپ تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا جسکو اونین اوڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور ہیئۃ اور شکل مٹ گئی اور اسم کو باقی اور موجود خیال کرے اور اس تصور میں دیر تک قائم رہے تو یہ محویت اور سکر اور فنا کو بہت مفید ہے اور ایسے ہی مراقبہ آیۃ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ مفید محویت اور فنا کا ہے رسول علیہ السلام نے دو چیز پر ترغیب دلائی ہے ایک ذکر جو زبان سے بولا جاوے دوسری فکر کہ مراد اوس سے مراقبہ ہے بعض مشائخ قادریہ نے واسطے کشف وقائع آئندہ کے لیے کہ مجرب ہے فرمایا ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کرے اور غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا مصحف اپنے داہنے طرف اور بائیں طرف اور سامنے اور پیچھے رکھے اور حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو مجھے اوپر ظاہر کر دے اور اسم ذات کا ذکر بدون آنکھ بند کر کے شروع کرے تو ایک بار داہنے مصحف پر اور ایک بار بائیں مصحف پر اور ایکبار پیچھے مصحف پر اور ایکبار سامنے مصحف پر ضرب لگاوے یہانتک کہ اپنے دل میں کشایش اور نور کو پاوے اور خلوت کے ساتھ سات دن تک اوس پر مداومت کرے تو البتہ اوسپر کشف حال ہوگا کہ مجرب ہے لیکن اسمین ایکشرط کی سوء ادبی ہے اور بعض نے اسطرحسمین کہا ہے کہ طالب اعتکاف میں بیٹھے اور غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے بدون مصحف کے اور یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ یَا خَبِیْرُ کہے اور ضرب لگاوے جیسے کہ ایک شرط میں مذکور ہوا ہے و یا سہ ضربی میں اور مشائخ قادریہ قدس اسرارہم نے کشف ارواح کے لیے فرمایا ہے کہ طالب بشروط مذکورہ کے ساتھ داہنے طرف سُبُّوْحٌ کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف قُدُّوْسٌ کی اور آسمان کی طرف رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ کی اور قلب میں وَالرُّوْحِ کی ضرب لگاوے یہ بھی مجرب ہے اور اونھوں نے امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے لیے شروط مذکورہ کے ساتھ کہا ہے کہ طالب تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اوسکے لیے مقرر ہے اور داہنے طرف یَا حَیُّ کی ضرب اور بائیں طرف یَا وَهَّابُ کی ضرب لگاوے اسی طرح ہزار بار کرے اور واسطے انشراح خاطر اور دفع بلا کے لیے اونھوں نے کہا ہے کہ اَللّٰهُ کی ضرب قلب میں لگاوے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کی ایسی ضرب لگاوے جیسے کہ نفی اور اثبات میں بیان کیا گیا ہے اور اَلْحَیُّ کی ضرب داہنے طرف اور اَلْقَیُّوْمُ کی ضرب بائیں طرف لگاوے اور بعض اونھوں نے واسطے شفا بیماری اور دفع گرسنگی اور کشایش رزق اور مغلوبی دشمن کے لیے فرمایا ہے کہ شفا بیماری کے لیے یَا شَافِیْ اور دفع گرسنگی کے لیے یَا صَمَدُ اور کشایش رزق کے لیے یَا رَزَّاقُ اور مغلوبی دشمن کے لیے یَا مُذِلُّ یا مناسب اسکے اسمائے حسنی میں سے دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے جیسے کہ سابق مذکور ہوا واضح ہو کہ

میانہ چال چلتا ہے تو ہر قدم مین اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہے اور اگر جلدی چلتا ہے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور اگر آہستہ چلتا ہے تو داہنے قدم رکھتے وقت لَا کہے اور بائین قدم رکھتے وقت اِلٰہ کہے پھر داہنے قدم رکھتے وقت اِلَّا کہے اور بائین قدم رکھتے وقت اَللّٰہُ کہے اسکا جیز مترجم فصوص الحکم کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ ہر چال مین اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہے تاکہ ذاکر ایک ہی چال پر عادی ہو جاوے اور دل اوسکا پراگندہ نہو منجملہ ذکر کے اونکے بیان اثبات مجرد ہے یعنے اسم مبارک اَللّٰہُ کا ذکر کرے بدون نفی و اثبات وغیرہ کے یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نتھا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ و یا اونکے قریب العصر والون نے نکالا ہے لیکن ذکر نفی و اثبات سلوک کے لیے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذبہ کے لیے مفید تر اور طریقہ ذکر اثبات مجرد کا یون ہے کہ اَللّٰہُ کی لفظ مبارک کو سالک اپنے ناف سے بشدت تمام نکالے اور کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ کی جھلی تک پونہچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک حبس دم زیادہ کرتا جاوے جہانتک ہو سکے بعض ایکدم مین اسکو ہزار بار تک پونہچاتے ہین اور بعض نفی و اثبات کو ایک دم مین دو سو بار تک پونہچاتے ہین و دیگر طریقہ وصول الی اللہ کا توجہ اور مراقبہ و معنی بیچون اور بیچگون اور بے شبہ اور بے نمون کا ہے اور انکے بیان طریقہ مراقبہ کا جیسے کہ بعض نے لکھا ہے یہ ہے کہ ناف کے نیچے تھوڑا سا دم کو بند کرے اور اپنے جمیع حواس مدرکہ کے ساتھ اوس معنی بسیط کے طرف متوجہ ہووے جسکو ہر شخص اللہ بولنے کے وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے جدا کر سکیں پس طالب کو چاہیے ایسی کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اوسکے طرف متوجہ ہووے اور جن لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہے تو بعض مشائخ ایسے شخص کو اسطرح کی دعا بتاتے ہین جسکا طریقہ یون ہے کہ ہمیشہ دل سے کہا کرے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے اور مین تیرے ماسوا کی بیزار ہون و یا مانند اوسکے اور کوئی دعا ہو اور بعض مشائخ شخص مذکور کو خلا مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تاکہ طالب اس تخیل سے بتدریج توجہ مذکور کی طرف پونہچ جاوے تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پونہچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ یہ راہ سب راہون سے اقرب ہے بشرطیکہ مرشد کامل مکمل ہووے کیونکہ مرید مین اگر قابلیت نہو تو اوسکی مزید محبت سے مرشد اوسمین تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اول اگر ہو سکے اللہ ہی کے ساتھ صحبت رکھو یہ اگر تمسے نہو سکے تو اون لوگون کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین یعنے پہلے کمال بیداری اور ہوشیاری سے حق تعالی کا سامنا کرنا چاہیے تاکہ ایک پرتو تجلی ذاتی کے طفیل سے تعلق کونین سے خلاصی حاصل ہووے اور اگر بسبب عدم استعداد کے یہ نہو سکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پونہچانا چاہیے جو تجلی ذاتی سے مشرف ہوئے ہین جو اپنے نفوس اور علائق ماسوی اللہ سے نجات پا گئے ہین اور آیہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ سے اسی کے طرف اشارہ ہے اور مرشد کامل کی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت سے حاصل نہین ہو سکتا ہے لیکن مرشد کامل کہ ایک نعمت عظمی ہے اس زمانے مین صورت عنقا کی رکھتا ہے اوسکے تلاش مین تضییع اوقات ہے بہتر یہ ہے کہ طالب اپنے تئین پہلے ہی ہوشیاری اور اخلاص کے ساتھ حق تعالی کا سامنا کر دے اسصورت مین وہی خود مربی اوسکا ہو جاتا ہے اور رابطہ مرشد کا اوس شرط کے ساتھ مفید ہے کہ مرشد کامل مکمل ہو اور صاحب فنا و بقا ہو اور قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو اور واصل بمقام مشاہدہ ہو اور تجلیات ذاتی سے مشرف ہو اور اوسکی صحبت سے دنیا سرد ہو اور اوسکی صحبت مین ہر طرف سے دل کو تفکر حضرت

فرما وے پس اسکی کثرت اشغال اور مراقبات سالک کو رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ جمع کی طرف کھینچے گا اور تعلقات صوری سے تعلقات معنوی کیطرف پونچا وے گا اور ایک شخص کی آنکھ مین جمال گلستان اور چمن کا تمام چیزون سے بہتر معلوم ہوتا ہے پس ایسے شخص کے لیے برزخ بھی گل چاہیے اور یہی برزخ اوسکو تفرقہ سے جمع کی طرف پونچا وے گا در برزخ شیخ ورش تجلی ہذا جاننا چاہیے کہ حضرات نقشبندیہ قدس اسرارہم کے نزدیک چند اصطلاحات مین جنپر اونکے طریقے کی بنا ہے اور وہ (ہوش در دم) اور (نظر بر قدم) اور (سفر در وطن) اور (خلوت در انجمن) اور (یاد کرد) اور (باز گشت) اور (نگہداشت) اور (یاد داشت) ہین یہ آٹھ تو منقول ہین حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہ سے اور (وقوف زمانی) اور (وقوف قلبی) اور (وقوف عددی) یہ تین مروی ہین حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پس ہوش در دم کے معنی ہشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ پس طالب ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ ایک طریقہ ہے کہ اس سے بتدریج دوام حضوری حاصل کرنے کا ہے اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب طالب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کہ رجوع کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اسطرح پر کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین پس اگر غفلت آئی تو استغفار کرے اور آیندہ کو اوسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہانتک کہ دوام حضور کو پونچ جاوے اور یہ پچھلے طریقے کی ہشیاری کو وقوف زمانی کہتے ہین حضرت خواجہ نقشبند نے اسکو استخراج کیا ہے کیونکہ اونھون نے معلوم کیا ہے کہ متوجہ ہونا عالم العلم کی طرف بیچ اپنے دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے سالک متوسط کے لیے توجہ الی اللہ مین استغراق مناسب ہے اسطرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونیکی دانست بھی فراہم حال نہو حاصل یہ کہ ہر ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش در دم سے پس یہ مبتدی کے مناسب حال ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہے مناسب حال سالک متوسط کے ہے حدیث مین وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کو دبایا اور ما بعد موت کے لیے عمل کیا اور نظر بر قدم سے مراد یہ ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے اور پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نڈالے اپنے قدم کے سوا اور اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنے روبرو اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور عجیب انگیز رنگونکا نظر کرنا سالک کی حالت کو بیگانہ کر دیتا ہے اور اوس سے روکتا ہے جسکی وہ طلب مین ہے اور لوگونکی آوازین اور اونکی باتونکی طرف کان لگانا در حکم نظر ہے اور مراد سفر در وطن سے نقل کرنا سالک کا ہے صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف پس سالک پر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے حال پر متفحص رہے کہ صفات ذمائم مثل کبر و حب جاہ و محبت دنیا وحسد و بغض وغیرہ مین سے کچھ باقی ہے یا نہین اگر ہے اوسکے ازالہ مین کوشش کرے کیونکہ وہی محبت اونکا ہے کہ مانع وصول الی اللہ ہے اور غیر خدا کے محبت کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ ان رگون کو تلاش کر کے کالے یا اسکے دل مین کبر اور محبت دنیا اور محبت جاہ وغیرہ دنیا یا کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اوسکو توڑا کرے ساتھ مداومت کلمۂ طیبہ کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزا چکھا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگون سے اوسکو وحشی کر دیا اور مراد خلوت در انجمن سے

اِنَّمَا کُنْتُمْ کے سالک اپنے ساتھ اور تمامی ذرات عالم کے ساتھ معیت حق تعالیٰ کی لحاظ مین رکھے اور اسی لحاظ مین مشغول اور مستغرق ہووے اس مقام مین ذکر تہلیل لسانی ساتھ توجہ قلبی اوپر توجہ قلب ساتھ حق تعالیٰ کے معنی کے لحاظ کے ساتھ بہت فائدہ ہے بعد اوسکے مراقبہ ولایت صغریٰ کا کیا کرے اور ولایت صغریٰ ولایت اولیا کی ہے اس مقام مین مورد فیض کا لطیفہ قلب ہے اور یہ دائرہ ثانی ہے اور اسکو دائرہ



ظلال اسما و صفات بھی کہتے ہین اور اسجگہ تجلیات افعالیہ الٰہیہ مین سالک کی سیر ہوتی ہے اور توحید وجودی اور ذوق و شوق اور آہ و نالہ اور استغراق اور بےخودی اور دوام حضور اور نسیان ماسوے اللہ کہ عبارت فنائے قلب ہے یہ حاصل ہوتے ہین اور جب توجہ سالک کی شش جہت کو احاطہ کرے اور جہت فوق بے طرف ہووے اور تزکیۂ نفس کہ جسکا محل وسط پیشانی ہے حاصل ہووے تو ولایت کبریٰ مین کہ ولایت انبیا علیہم السلام ہے سیر شروع ہوتی ہے اور یہ ولایت تین دائرہ ... اور ایک قوس پر مشتمل ہے دائرۂ اولیٰ مین مراقبہ اقربیت کا کیا کرے ساتھ مفہوم آیۂ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کے یعنے مین دائرۂ اولیٰ مین ہون



جو اقربیت کا ہے فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے جو نزدیک تر ہے میرے سے میری رگ جان سے اور منشا ہے دائرۂ اولیٰ کا ولایت کبریٰ مین اور یہ مراقبہ اوپر لطیفۂ نفس مع دیگر لطائف خمسہ کے کیا کرے اور اس مراقبہ مین ذکر تہلیل لسانی اور خیالی ساتھ شرائط مذکورۂ بالا کے ترقی اور حضور اور نگرانی اور عروج اور نزول اور جذبات حاصل ہوتے ہین بلکہ تدریجاً تمامی بدن مین انجذاب حاصل ہوتا ہے اور اس مقام مین کیفیات اور حالات بہ نسبت قلب کے بے رنگ اور بے مزہ ہے اور بعید قوت نسبت لطیفۂ قلب کے سالک کو نسبت قلبی فراموش ہوجاتی ہے اور دائرۂ ثانی مین ساتھ مفہوم آیۂ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ کے یعنے فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ مجھکو دوست رکھتی ہے اور مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور ساتھ منشا دائرہ ولایت کبریٰ کے کہ اصل دائرۂ اولیٰ کی ہے مراقبہ کیا کرے ان دونون دائرے مین مورد فیض فقط لطیفۂ نفس ہے اور دائرۂ ثالث مین بھی باین لحاظ کہ فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ مجھکو دوست رکھتی ہے اور مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور ساتھ منشا دائرۂ ثالث کے کہ اصل دائرۂ ثانی ولایت کبریٰ کا ہے مراقبہ کیا کرے اور ایسا ہی قوس مین یعنے فیض آتا ہے اوس ذات پاک سے کہ دوست رکھتی ہے مجھکو اور دوست رکھتا ہون مین اوسکو اور وہ ذات منشا دائرۂ قوس ہے کہ اصل دائرۂ ثالث ولایت کبریٰ کی ہے مراقبہ کیا کرے اور یہ اصول سہ گانہ حضرت ذات مین اعتبارات ہین کہ مبادی صفات اور شیونات ہین ہیبت ہرز ماتی روی جانا نہ نقابے دیگر ست مہر حجابی را کہ سطے کردی حجابی دیگر ست اس مقام مین شرح صدر اور صبر اور دوام شکر اور رضا اوپر اوس چیز کہ قضا و قدر کے حکم پر وارد ہوتی ہے حاصل ہوتا ہے اور قبول کرنے مین تکلیفات شرعیہ کی احتیاج دلیل کی نہین رہتی ہے اور استدلالی بدیہی ہوجاتی ہے اور اطمینان بےشور شہائے مقام جذبہ سے اور قوت یقین ساتھ مواعید الٰہی کے اور استہلاک اور اضمحلال جیسے کہ برف آفتاب پر گذرتی ہے اور توحید شہودی اور استغناے انا کو جو اور توابع وجود کو حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف منسوب جانتے ہین اور اطلاق کرنا لفظ انا کا اپنے پر جرأت نہین کرسکتے ہین اور تہذیب اخلاق سلوک اور تزکیہ رذائل حرص اور بخل اور حسد اور حقد اور کبر اور محبت جاہ اور عجب

اشارہ ہے اور فوق اس مرتبہ مقدسہ حقیقت قرآن مجید کی اور ایک مرتبہ عالی ہے جسکو حقیقت صلوٰۃ کہتے ہیں اس مقام میں مراقبہ اسطرح سے معمول ہے کہ فیض آتا ہے کمال وسعت بیچون حضرت ذات سے کہ منشأ حقیقت صلوٰۃ ہو سالک کی ہیئۃ وحدانی پر اس مقام کی وسعت اور علو رتبہ اسقدر ہے کہ حقیقت قرآن مجید اوسکا ایک جزء ہے اور حقیقت کعبہ اوسکا دوسرا جزء ہے جو سالک اس حقیقت مقدسہ سے کامیاب ہوتا ہے وقت ادائے صلوٰۃ کے اس دنیائے دار فانی سے نکلکر دار باقی اخروی میں داخل ہوتا ہے اور سالک بوجہ کمال بمصداق حدیث شریف أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ بن جاتا ہے اور حدیث اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے اسی مقام کی طرف اشارہ ہے اور بھی فرمایا رسول علیہ السلام نے أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِي الصَّلٰوةِ اور اگر نماز پڑھنے کے لیے حکم نہوتا چہرہ مقصود سے نقاب کون کھولتا اور طالب کو مطلوب کی طرف کون راہ بتاتا نماز ہے راحت بخشنے والی غمزدون کو اور نماز ہے راحت دینے والی بیمارون کو اور أَرِحْنِيْ يَا بِلَالُ ایک رمز ہے اسی ماجرے کی طرف اور قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ اشارہ ہے اس مقصود کی طرف اور ما فوق مرتبہ حقیقت صلوٰۃ کے مرتبہ معبودیت صرفہ کا ہے کہ اصل کل اور ماوی تمامی مراتب کا ہے اس مقام میں وسعت کوتاہ اور سیر قدمی تمام ہوتی ہے اس مقام میں مراقبہ اوس ذات کا کہ معبود صرف ہی کیا کرے اور حدیث معراج میں کہ قِفْ يَا مُحَمَّدُ ہے ہوسکتا ہے کہ اسی مقام کی طرف اشارہ ہو یعنے ساکن اور قائم رہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قدم آگے مت رکھ کیونکہ اسکے آگے مرتبہ تجرد اور تنزہ حضرت ذات تعالی وتقدس کا ہے حضرات مجددیہ شہو کر یہ قدس اسرارہم یہ بھی فرماتے ہیں کہ حقیقت کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی اس مقام میں ثابت ہوتی ہے اور نفی عبادت از غیر مستحق العبادۃ اور اثبات عبادت معبود حقیقی کا کہ بجز اوسکے اور کوئی مستحق عبادت کا نہیں ہے اس مقام میں حاصل ہوتا ہے اور کمال امتیاز درمیان عابدیت اور معبودیت اور عابد اور معبود کے معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ معنی کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بہ نسبت حال منتہیون کے لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہ نسبت مبتدیون کے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہ نسبت متوسطون کے لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ ہین اس مرتبہ علیا مین نماز سے سالک کو ترقی ہوتی ہو کہ کام منتہیون کا ہے اور سیر حقائق الٰہیہ کا اس مقام تک تمام ہوتا ہے اس مقام میں ترقی محض فضل حق تعالی پر موقوف ہے اس مقام سے سیر حقائق انبیا علیہم السلام کی شروع ہوتی ہے اس مقام میں ترقی سید کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر موقوف ہے پس جاننا چاہیے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی اپنی ذات کو دوست رکھتا ہے ویسے ہی اپنی صفات و افعال کو بھی دوست رکھتا ہے اس محبت مین دو اعتبار ہین ایک محبیت دوسری محبوبیت پس ظہور کمالات محبیت ذاتیہ کا حضرت موسی کلیم علی نبینا وعلیہ السلام مین اور ظہور کمالات صفاتی اور محبوبیت اسمائی حضرت خلیل اور دیگر انبیا علی نبینا وعلیہم السلام مین متحقق ہے پس اول شروع سیر سالک کی کمالات صفاتی اور حقیقت ابراہیمی مین ہوتی ہے اور مقام خلت اسی سے کنایہ ہے اسجگہ مراقبہ اوس ذات کا کہ منشأ حقیقت ابراہیمی ہے کیا کرے یہ مقام کثیر البرکات ہے تمام انبیا علیہم السلام اس مقام مین ابراہیم خلیل علیہ السلام کے تابع ہین اور حضرت حبیب الرحمن خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم بامر اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا کے مامور ہین اسواسطے اپنے درود اور برکات مطلوبہ کو ساتھ درود ابراہیم علیہ السلام

دائرہ حقیقت صلوٰۃ

دائرہ معبودیت صرفہ

دائرہ حقیقت ابراہیمی

نشأ محبت بھی رکھتی ہے اگرچہ اسقدر بھی بالاصالہ نہیں ہے لیکن مانع مقام محبوبیت صرف ہے اور ولایت احمدی محبوبیت صرفہ ناشی ہے اسمیں بالکل شائبہ محبت کا نہیں ہے یہ خالص مقام محبوبیت ہے اور یہی ولایت احمدی بہ نسبت دوسری ولایت کے مطلوب سے نزدیک تر ہے اور محب کو مرغوب تر کیونکہ محبوب جسقدر اپنی محبوبیت مین تمام تر اور استغنائی اور بے نیازی مین کامل تر محب کی نظر مین پیارا تر اور رعنا تر معلوم ہوتا ہے اور اپنے محب کو اپنے طرف جذب کر لیتا ہے اور اپنا شیفتہ اور فریفتہ کرتا ہے **فرد** ذتنہا آفتم زیبائے اوست • بلا فرمن تاپیر وائی اوست • جرکرد بلا سے افراط عشق ہے کہ خود مطلوب عاشق طالب کا ہے سبحان اللہ احمد عجب اسم مبارک ہے کہ کلمہ مقدسہ احد بلا میم سے مرکب ہے اور حلقہ حرف میم غوامض اسرار الٰہی مین سے ہے گنجائش نہین کہ سر مکنون عالم بیچون کو عالم چون مین بغیر حلقہ میم کے تعبیر کر سکین اور حق تعالیٰ احد ہے اور لا شریک لہ اور حلقہ میم طوق عبودیت کا ہے اوسنے بندے کو مولیٰ سے تمیز کیا پس بندہ وہی حلقہ میم ہے اور لفظ احد اوسکی تعظیم کے لیے آیا ہے اور اوسکی خصوصیت کو اظہار کیا علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام الخ بعد طے مقام حقیقت احمدی کے مقام حُبِّ صرفہ کا آتا ہے

دائرہ حُبِّ صرفہ

اسجگہ مراقبہ اوس ذات کا کہ منشأ حُبِّ صرف کا ہے کرتے ہین بسبب قرب اس مرتبے کے ذات مطلق اور لا تعین کے ساتھ علو اور بیرنگی اس کو لازم ہے کیونکہ اول اون چیزونکا کہ ذات مطلق سے ظاہر ہوئی ہین حُب ہے کہ منشأ ظہور اور مبدأ خلق مخلوقات کا ہے اور حدیث قدسی كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأُعْرَفَ سے اسی کے طرف اشارہ ہے وَهٰذَا هُوَ الْحَقِيْقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ عِنْدَ التَّحْقِيْقِ وَمَا بَيَّنَّا أَوَّلًا هُوَ ظِلُّهَا اور حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ الخ اس مدعا پر دلالت کرتی ہے یہ مقام سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ مختص ہے دوسرے انبیا علیہم السلام کے حقائق اسمین نہین پائے جاتے ہین اس مقام کے بعد مرتبہ لا تعین اور حضرت اطلاق کا ہے اسمین سیر کی گنجائش نہین سوائے سیر نظری کے چونکہ حضرت ذات کی انتہا نہین ہے نظر بیچاری ذات غیر متناہی مین حیران اور سرگردان رہتی ہے **فرد** داماں نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار • گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد •

یہ مقام بھی خاص سید کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اس جگہ مراقبہ اوس ذات کا کہ تعینات سے مبرا اور منزہ ہے کرتے مین فقط **پانچوان مراقبہ** کا ذکر اشغال اور مراقبات بطریق سلسلہ علیہ حضرات چشتیہ قدس اسرارہم کے بیان مین آور امام اس طریقہ علیہ کے حضرت خواجہ معین الدین حسن السنجری الچشتی رضی اللہ عنہ ہین یہ اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین کہ ہزارون ہنود آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب آپنے وصال فرمایا آپکی پیشانی پر ظاہر ہوا هٰذَا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ انکے طریقے مین جب طالب صادق واسطے کسب طریقت کے شیخ کامل مکمل کی خدمت مین آوے تو حضرت شیخ اوسکو تین روز متواتر روزہ رکھنے کو فرماوین اگر ہو سکے تو طالب کا روزہ رکھے ورنہ افطار کے وقت تھوڑا کھاوے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو موافق معمول کے روزہ رکھے اور ہر روز تہلیل اور استغفار اور درود ہر ایک کو ہزار ہزار بار پڑھے بعد اتمام روزے کے نہا کر شب کے وقت حضرت شیخ کے پاس حاضر ہووے تو حسب الحکم شیخ کے مرید فاتحہ اور اخلاص اور آمن الرسول اور شہد اللہ حکیم تک پڑھے یا خود حضرت شیخ پڑھے بعد اوسکے شیخ فرما دے کہ بیعت کی تو نے اس ضعیف پر اور اس ضعیف کے خواجگون پر اور ہمارے خواجگان خواجگون پر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت رب العزت پر اور عہد کیا تو نے کہ اپنے جوارح کو شرع شریف کے طریقے پر رکھے اور اپنے دل کو حق تعالیٰ کی محبت مین دیوے لیس وقت

ذات اور وجود مطلق حق سبحانہ وتعالیٰ کا ہے یعنے نفی خطرات کے لیے صورت شیخ کو تجلی حق تصور کرے اور مراد صفات سے
سبع امہات صفات ہیں یعنے ذات مطلق کو ساتھ حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت اور سمع اور بصر اور کلام کے تصور کرے
اور مراد مد سے مد لا کا ہے اور مراد شد سے تشدید کلمہ الا اللہ ہے اور مراد تحت سے بائیں زانو کے تحت سر ہے اور مراد
فوق سے داہنے طرف کا مونڈھا ہے اور ذکر حدادی میں (کلمہ لا الہ) کو ساتھ شروط مذکورہ کے بائیں طرف سے شروع
کرے اور دونو زانو پر کھڑے ہو کر قوت تمام اور ضرب شدید کے ساتھ فضائے دل پر کلا اللہ کی ضرب لگاوے جیسے کہ لوہار
دونوں ہاتھوں سے ہتوڑی کو زور سے اہرن پر ضرب لگاتا ہے یہ امام ابو حفص حداد قدس سرہ سے منقول ہے
اسمیں مشقت بہت ہے اور فائدہ زیادہ واضح ہو کہ خطرہ چار طرح پر ہے پہلا خطرۂ شیطانی کہ موجب تکبر اور غضب اور
عداوت اور حسد اور مانند اونکے کا ہے موضع اوسکا بائیں زانو کا سر ہے دوسرا خطرۂ نفسانی کہ وہ موجب شہوات
طعام و فرج اور افتخار و زینت اور مانند اونکے کا ہے موضع اوسکا داہنے زانو کا سر ہے اغوا میں نفس اور شیطان
ہمیشہ شریک ہیں تیسرا خطرۂ ملکی کہ باعث طاعات اور عبادات اور مانند اونکے کا ہے واسطے ثواب کے جا اسکی
اوسکی داہنا مونڈھا ہے چوتھا خطرۂ رحمانی کہ وہ سبب اخلاص اور محبت اور ذوق اور شوق اور مانند اونکے کا
اوسکی جگہ فضائے دل ہے چونکہ دفع ان خطرات کا بلحاظ تفصیل کے موجب تشتت دل طالب کا ہے لہذا اوّلاً ذاکر کو
لا الہ الا اللہ کے ذکر میں لا معبود کہ الا اللہ اور بعد اسکے لا مقصود کہ الا اللہ اور بعد اسکے لا مطلوب الا اللہ
اور بعد اسکے لا موجود الا اللہ تلقین کریں تاکہ خطرات اربعہ ان چارون الفاظ کے تحت میں داخل ہو کر منتفی ہو جاوین
بلکہ مناسب یہ ہے کہ شیخ اول وہلہ میں لا موجود الا اللہ تعلیم فرماوین اوس زبان کے ساتھ کہ طالب رکھتا ہو
کیونکہ اس سے خطرات بھی دفع ہو جاوینگے اور قطع طریق اور قلت مؤنت بھی حاصل چند روز طالب کو
اسمیں رکھیں جب نور اوسکا طالب پر ظاہر ہووے یعنے ذوق اور شوق احساس کریں تو ذکر دو ضربی دوام
یعنے پے درپے تعلیم کریں ایک ضرب لا الہ کی داہنے مونڈھے پر اور دوسری ضرب الا اللہ کی فضائے دل پر
لگاوے اور تحقیق ہمشگی کی اسمیں تیسری بار یا پانچویں بار یا ساتویں بار رکھے بسبب قلت فرو ہے اس
ذکر میں نسبت ذکر چار ضربی کے تفرقہ کم ہے بعد ظہور نور اوسکے ذکر دو ضربی فقط الا اللہ کا بحذف لا الہ کے
اس خاندان عالیہ میں معمول ہے یعنے الا اللہ کے ذکر میں پہلے ذاکر اپنے سر کو داہنے طرف جنبش دیکر فضائے دل پر
ضرب لگاوے بعد اوسکے فقط کلمہ مبارک اللہ کا ذکر کرے اس طریق پر کہ اسم مبارک اللہ کو ناف سے اوپر کو
کھینچے اور (ھُو) کی ضرب فضائے دل پر لگاوے یہ سب جو مذکور ہوا ذکر لسانی ہے خواہ جہریہ ہو خواہ خفیہ لیکن
ذکر مجموعہ لا الہ الا اللہ سے ذکر الا اللہ کا زیادہ ہووے اور اس سے ذکر اللہ کا زیادہ تر ہووے یعنے سبق
میں ذکر یا ضیہ کا اس ترتیب کے ساتھ لحاظ رکھے بعد ظہور نور اوسکے ذکر لقلقہ کا تلقین فرماوے کہ وہ خفیہ
متصل ذکر کرنا کلمہ اللہ کا ہے بغیر انفصال کے اسمیں طالب کو اختیار ہے چاہے منہ کو بند کر لیوے یا کھول دیوے
بعض اسمیں حبس دم کرتے ہیں بعض نہیں کرتے ہیں اور بعض اسمیں مع حبس دم اور سرگردانی کے فقط لسان قلب سے
ذکر لقلقہ کرتے ہیں یعنے مع ایک ایک دانہ تسبیح کے ایک ذکر کرتے ہیں بعد ظہور نور اوسکے ذکر سہ پائی
تلقین کرے اس ذکر کے تین رکن ہیں ایک رکن اسم ذات ہے دوسرا رکن ملاحظہ امہات صفات یعنے سمیع بصیر
علیم تیسرا رکن واسطہ جسکو برزخ اور رابطہ کہتے ہیں اس ذکر میں بھی سات شرائط مشہورہ کا لحاظ رکھے یعنے
برزخ و ذات و صفات و شد و مد و تحت و فوق اسجگہ برزخ عبارت ہے واسطہ سے اور ذات عبارت ہے اسم

سلطان الاذکار میسّر آتا ہے حاصل یہ کہ جب ان تینون صفتون پر سالک قرار پکڑے تو باقی دیگر سبع ائمۂ صفات کو انہی اضافہ کرے اور عروج اور نزول کا لحاظ رکھے تحاریر کبیرہ مین دم روک کر شدت اور قوت کے ساتھ بملاحظہ و سکتہ ذکر کیا کرے تا کہ بیخودی اور بیہوشی لاوے جو کچھ کہ بہت گرسنگی اور بیداری سے حاصل ہوتا ہے اسمین اندک ذکر سے حاصل ہوتا ہے سالک کو چاہیے کہ ذکر اسم اللہ کا شش ضربی اور چہار ضربی بھی کیا کرے شش ضربی وہ ہے کہ ہر جہت مین اللّٰہ کی ضرب لگاوے اور چار ضربی وہ ہے کہ سالک قبلہ رو بیٹھے اور مصحف کو اپنے سامنے رکھے یا کسی بزرگ کی قبر کو ضرب اول داہنے طرف اور ضرب دوم بائین طرف اور ضرب سوم مصحف پر اور ضرب چہارم فضاے دل پر لگاوے اور ذکر مین مستغرق ہووے اس ذکر مین کشف معانی قرآن اور حال اہل قبور ہوجاوے گا لیکن یہ ذکر ساتھ ملاحظہ واسطہ کے چاہیے کہ بدون اوسکے فائدہ نہین اور ذکر پاس انفاس کا اسطرح پر ہے کہ سالک دم بیرونی کے ساتھ کلمۂ لَا اِلٰہ کو باہر کھینچے اور دم کے ساتھ ذاکر ہووے اور کلمۂ اِلَّا اللّٰہ کو دم درونی کے ساتھ اندر کھینچے اور نظر ہمیشہ نسبت کشادہ مین ناف پر رکھے یہ ذکر اسقدر کرے کہ خود دم سالک کا ذاکر ہووے خواہ بیداری مین ہو خواہ خواب مین اور اسمین عمر سالک کی دونی ہوتی ہے اور کبھی ذکر پاس انفاس کلمۂ اللّٰہ کے ساتھ بھی کرتے ہین اسطرح پر کہ ضمہ ہاے اللّٰہ کو اشباع کے ساتھ پڑھے تا کہ اوس سے ایک واو پیدا ہووے یعنے لسان قلب سے سانس درونی کے ساتھ اللّٰہ اور سانس بیرونی کے ساتھ ھُو کہے ذکر پاس انفاس مین خواہ ذکر کلمۂ طیبہ کے ساتھ ہو یا اسم ذات کے ساتھ ہو اگر ناک کے نتھنون سے آواز پیدا ہو تو اوس ذکر کو ذکر ارّہ بھی کہتے ہین اس ذکر مین سالک کو شورش اور سوزش بہت پیدا ہوتی ہے لیکن اس سے حرارت اور خشکی بھی دماغ مین پیدا ہوتی ہے پس اوسوقت چاہیے کہ روغن بادام استعمال کرے اور ضرور ہے کہ ذاکر اس ذکر کو کمال مین پہونچاوے اور کمال اوسکا یہ ہے کہ دم ذاکر کا بے شعور اور بے اختیار ذاکر کے ذاکر ہووے اور اسی ذکر سے شیخ مرید کو توجہ بھی دیتے ہین جاننا چاہیے کہ سالک ذکر لسانی سے ذکر قلبی مین پہونچتا ہے پس حالت جمع لسان اور جنان مین ذکر بطریق کمال کے حاصل ہوگا اور یہ ترکیب اکثر سلسلون مین ہے لیکن سلسلۂ نقشبندیہ مین ابتدا سے ذکر قلبی پر اقتصار کرتے ہین اور مبتدیونکو ذکر قلبی سے ہی شروع کرواتے ہین اور کہتے ہین نسبت اول ما آخر ہر منتہی + ز آخر ما جیب تمنا تہی + لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جو کچھ کہ دوسرے سلسلون مین منتہیون کو حاصل ہوتا ہے اس سلسلے کے مبتدیون کو حاصل نہین ہوتا ہے ہان اس سلسلے کی ترکیب ایسی ہی واقع ہوئی ہے پس درمیان صاحب ذکر قلبی دوسرے سلسلون کے اور درمیان صاحب ذکر قلبی اس سلسلے کے مبتدی ہے فرق عظیم ہے ذکر قلبی سے بعض فقہا انکار کرتے ہین اور ذکر کو فقط ذکر لسانی پر حصر کرتے ہین یہ انکار انکا محض مکابرہ ہے کیونکہ ذکر ضد نسیان ہے اور یہ خاص صفت قلب کی ہے البتہ ہر ایک کے لیے احکام مختصہ ہین کہ ہر ایک پر مرتب ہوتے ہین ذکر کشف الروح کا کسی روح کا ہو اور کسی مقام مین ہو اسطرح پر ہے کہ پہلے اکیس بار یا رب کہے پہیمہ یا روح الروح کہکر دل مین ضرب لگاوے اور اپنے سر کو بلند کرے اور یا روح کہے جب ذکر سے فارغ ہووے تو مطلوب کے طرف متوجہ ہووے انشاء اللہ تعالی وہ روح حاضر ہوجاوے گی بیداری مین ہو یا خواب مین یہ ذکر اگر دو ہزار بار کرے تو جلد مقصود کو پہونچے گا یہ ذکر حضرت سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ سے پہونچا ہے بعض کلمۂ طیبہ کے ذکر مین اختصار کرتے ہین اور کہتے ہین ہٗ ضمہ کے ساتھ اور ہَ فتحہ کے ساتھ اور ہِ کسرہ کے ساتھ ضرب اول داہنے طرف اور ضرب دوم بائین طرف اور ضرب سوم دل پر ضرب

پس اوسوقت مشاہدہ کرتا ہے وہ اوس نور سے ذات حق تعالیٰ کو اور مطلع ہوتا ہے مرادات اور حکمتین اور احکام مختصا پر بعد اوسکے منعکس ہوتا ہے وہ نور بصیرت سے بصر کی طرف پس اوسوقت احساس کرتا ہے وہ جوارح ظاہر کی سے عوالم غیب کو اور منسلخ اور متجاوز ہوتا ہے وہ عوالم ظاہر اور باطن سے واضح ہو کہ سالک کو انوار کبھی سفید اور کبھی سبز اور کبھی عقیقی ظاہر ہوتے ہین اور سبکے آخر اور انتہا مین نور سیاہ ظاہر ہوتا ہے جسکو نور حیرت اور نور ذاتی بھی کہتے ہین اور یہ نور تجلی (ھو) کا ہے پس جو نور داہنے طرف متصل مونڈھے کے ظاہر ہو تو وہ نور کاتب یمین کا ہے اور اگر غیر متصل ہو تو وہ نور شیخ کا ہے اور اگر روبرو ظاہر ہو تو وہ نور محمدی ہے اور اگر بائین طرف متصل مونڈھے کے ظاہر ہو تو وہ نور کاتب یسار کا ہے اور غیر متصل ہو تو وہ نور تلبیس ابلیس کا ہے اور ایسی ہی اگر کوئی صورت بائین طرف سے ظاہر ہو تو جان لے کہ وہ تلبیس ابلیس کی ہے اور اگر نور بالاے سر اور پیچھے سے سالک کے ظاہر ہو تو جان لے کہ وہ نور ملائکہ حفظ کا ہے اور اگر بلا ہیبت ظاہر ہووے اور دل مین اوس سے دہشت پیدا ہوا ور بعد جانے کے حضور رہے تو جان لے کہ وہ تلبیس ابلیس کا ہی اور اگر وقت ظہور کے حضور رہو اور بعد جانے کے فراق اور اشتیاق ہو تو جان لے کہ وہ نور مطلوب کا ہے اور اگر سینے اور ناف کے اوپر ظاہر ہو تو جانے کہ یہ نور تلبیس ابلیس کا ہے اور اگر دل کے اوپر ظاہر ہو تو جانے کہ یہ نور صفائی دل کا ہے لیکن طالب مخلص کو چاہیے کہ ان انوار کی طرف ملتفت نہووے اور اون سے خوش نہووے کہ غیر مطلوب ہے گمان کر جان تو اے سالک چند اذکار ہین کہ سینہ بسینہ چلے آرہے ہین حضرات مشایخ نہین بتاتے ہین مگر اپنے خاص مریدون کو کہ ریاضات اور مجاہدات اور اربعینیات عمل مین لائے ہین اور تصفیہ تام حاصل کیے منجملہ اونھین اذکار کے ذکر معیت ہے اور وہ (یَا مَعِيَ یَا مَعِيَ یَا مَعِيَ یَا حَقُّ یَا حَقُّ) ہے اس ذکر سے مشاہدہ ذاتیہ اور صفاتیہ حاصل ہوتا ہے طریقہ اوسکا یون ہے کہ موافق جلسہ نماز کے بیٹھے مگر یہ کہ پیچھے سے دونون سرین کے دونون قدم کو باہر نکالے اور دونون سرین کو زمین پر رکھے اور داہنے ہاتھ سے بائین بازو کو اور بائین ہاتھ سے داہنے بازو کو مضبوط پکڑے اور ان پانچ کلمات کا ذکر کرے اور ایک ایک کلمے کے ساتھ ایک ایک ضرب لگاوے ضرب اوّل درمیان داہنے قدم اور داہنے زانو کے اور ضرب دوم درمیان دونون زانو کے اور ضرب سوم درمیان بائین قدم اور بائین زانو کے اور ضرب چہارم جگر پر اور ضرب پنجم فضاے دل پہ شدت اور قوت اور حضوری کے ساتھ لگاوے اور حَقُّ سے احدیت مطلقہ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَيْءٌ کی طرف اشارہ ہے بہتر یہ ہے کہ اس ذکر کے دنون مین ذاکر کی غذا شیر ہووے اور شیر کے ساتھ زعفران بھی ملاوے تو بہتر ہے اور عطریات استعمال کیا کرے اور ہو سکتا ہے کہ فقط ان تینون کلمات حَقُّ حَقُّ یَا مَعِيَ کے ساتھ اقتصار کرین اور طریقہ بدستور سابق ہے مگر یہ کہ ضرب حق حق کی آسمان کی طرف کرے اور یا معی کی ضرب دل پر اور منجملہ اونھین اذکار کے ذکر کلمہ ہے اور وہ یہ ہے اَلْحَقُّ مَعِيَ اَلْحَقُّ اَلْحَقُّ لَیْسَ اَلْحَقُّ یَا حَقُّ اَلْحَقُّ ہے یہ ذکر بھی سالک کو مشاہدہ ذاتیہ اور صفاتیہ مین پہونچاتا ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ مربع بیٹھے اور ایک ضرب سامنے اور ایک ضرب داہنے طرف اور ایک ضرب بائین طرف اور ایک ضرب آسمان کی طرف اور ایک ضرب قلب پر لگاوے اور منجملہ اونھین اذکار کے ذکر احاطہ ہے اور وہ (یَا مُحِیْطُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا) ہے اور یہ ذکر بھی مورث مشاہدہ ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ وقت ظاہرًا کے آنکھ کھلی رکھے اور وقت باطنًا کے آنکھ بند کرے اور منجملہ اونھین اذکار کے ذکر مواجہات ہے اور وہ اَنْتَ فِيْ اَنْتَ مَعِيْ اَنْتَ اَمَامِيْ اَنْتَ خَلْفِيْ اَنْتَ یَمِیْنِيْ اَنْتَ شِمَالِيْ اَنْتَ فِيْ وَاَنَا مَعَ الْجِهَاتِ

کوشش کرتا ہے نہین پاتا ہے بلکہ سعی اور کوشش بھی موجب عدم جمعیت اور سبب فقدان اوس حرکت کا ہوتا ہے لیکن مایوس نہووے اور ساتھ عجز اور انکسار اور خشوع اور خضوع کے حرکت گم شدہ کو طلب کرے اور کبھی سبب فقدان اس حرکت کا حدیث نفس یا خطرہ یا علم باشیا متکثرہ بھی ہوتا ہے کیونکہ توجہ دل کی ایک آن مین دو امر کی طرف محال ہے علاج اوسکا رفع موانع ہے پس جب یہ امر جلیل القدر طالب کو حاصل ہووے مغتنم اور معتبر سمجھے اور اوسکی پرورش مین رات و دن کوشش کرے اور تھوڑے روز سواے فرائض اور واجبات اور سنن رواتب کے نوافل اور وظائف اور تلاوت وغیرہ چھوڑ دیوے اور رہے تن اس نسبت کے حاصل کرنے مین مصروف رہے اور اندک اندک آنکھ کھولے اور اس نسبت کے ساتھ حاضر رہے تاکہ اوسکا ملکہ حاصل ہووے اور آنکھ کھولکر متوجہ قلب کا ہونا اسی کا نام خلوت در انجمن ہے اس صورت مین بتائید الٰہی یہ نسبت قوت پکڑیگی اور فراموشی کا وقت اندک توجہ سے اوسکو پاوے گا اور دیر تک رہیگی کوئی مانع اور مزاحم زائل نہوگی اس مرتبے مین طالب ذکر سے لذت پاوے گا اور جمعیت حاصل ہوگی جب حال حرکت کا اس مرتبے مین پونچا کہ ذکر لفظ مبارک اللہ کا بے تکلف زبان دل سے سنتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ منشا اوس حرکت کا قلب صنوبری ہے پس یہی حرکت جمیع اجزا بدن مین منتشر ہوتی ہے اور طریقہ اوسکا یون ہے کہ اوّلاً اعضا اور سالک کے کسی عضو مین وہ حرکت ظہور کرتی ہے یعنے جیسے کہ وہ حرکت مضغۂ قلب سے معلوم ہوتی ہے ویسے ہی کسی عضو سے بھی معلوم ہوتی ہے کبھی ہاتھ سے اور کبھی پانون سے کبھی سر سے بغیر اسکے کہ سالک قصد اوس عضو کا کرے لیکن سالک کو چاہیے کہ ہمیشہ قلب کی طرف توجہ رکھے پس جب نور ذکر منتشر ہووے اندک زمانے مین تمامی اقطار جسم کا احاطہ کر لیگا اور سر سے ناخن تک ذکر سے معمور ہوگا اور سالک کو احوال مختلفہ ظاہر ہونگے کبھی شادان و خندان او کبھی افسردہ و حیران اور کبھی گریان و بریان لیکن سالک انھین احوال کی طرف ملتفت ہوکر اشتغال بالذکر اہم مہمات دینی و دنیوی جانے اور تا نہایت آگہی سے ایسا ہووے کہ بیک مرتبہ تمامی بدن سے ذکر اللہ کا سنتے اور تمامی اعضا بیک صدا اور بیک صورت دل صنوبری کے ساتھ موافقت کرے اس حالت مین کبھی غلبہ ذکر کا بعض اعضا مین زیادہ اور بعض مین کمتر اور کبھی جمیع اعضا بدن مین مساوی ہوتا ہے لیکن وقت مساوات کے سالک لذت ذکر زیادہ پاتا ہے اسی حالت کو حضرات صوفیہ کی اصطلاح مین سلطان الاذکار کہتے ہین علم ذکر قلب کا اوائل مین بغیر مدد قوت سامعہ کے ہوتا ہے اور جب ذکر قلب مین مستقر ہوجاوے اوسوقت کان سے سنتے ہین اور جو مشہور ہے کہ ذکر قلب سالک کا غیر بھی سنتا ہے غلط عوام ہے اسکی کچھ اصلیت نہین قانع ہوکر مقصود ذکر سے فنا فی المذکور ہے پس ہمت مجرد تلفظ کلمۂ جلالہ من اللسان او الجنان پر نرکھنا چاہیے اگرچہ من وجہ فائدہ اجر و ثواب کا رکھتا ہے ولیکن بغیر حضور مذکور کے یہ موصل الی المطلوب نہین ہے کیونکہ مقصود ذکر سے فنا فی المذکور ہے نہ فنا فی اسم المذکور اس مرتبے مین سالک کو عجائب و غرائب حالات وارد ہوتے ہین اور وہ یہ ہین کہ اس مرتبے مین سالک کو علم ذکر کائنات کا حاصل ہوتا ہے کیونکہ سالک جب ذکر اسم کے ساتھ مشغول ہوتا ہے تو اوسکو معلوم ہوتا ہے کہ تمامی اعضا اوسکے فرادیٰ فرادیٰ اللہ اللہ کو رہے ہین اور در و دیوار و فرش وغیرہ اللہ اللہ کہتے ہین پس اگر ایسا ہے تو یہ ذکر کائنات کا نہین ہے بلکہ یہ بسبب استیلا و غلبۂ ذکر خود کرتے ہے کیونکہ ہر ہر کون کے لیے بسبب اقتضاء خصوصیات کے ایک ایک ذکر الگ الگ ہے خواہ ذکر حالی ہو جیسے اکثر اسپر متفق ہین خواہ ذکر مقالی جیسے کہ بعض اسکے طرف گئے ہین پس افراد عالم ذکر ہاے مختلفہ باہم ممتاز ہین پس اگر سالک کو حالت ذکر مین دیوار سے ایک ذکر خاص اور فرش سے ایک ذکر خاص مسموع ہووے تو البتہ یہ اطلاع ذکر کائنات کا ہے اگرچہ اسمین بھی

طرف مضغہ کے کیونکہ یہ توجہ موجب توجہ طرف تمامی اعضا کے سریع الاثر ہے اور جب تمامی جسم سالک کا اس حرکت متصلہ سے مشرف ہووے سالک کو چاہیے کہ مذکور کو تمامی حرکت جسم کے ساتھ مطابقت کرے اور علم کو مذکور کے ساتھ منطبق کرے پس اسوقت انطباق اشیائے ثلثہ کا یعنی حرکت کل بدن اور مذکور کہ مدلول او رمسمّٰی کلمۂ اللہ کا ہے اور علم بالمذکور باہمدیگر مثل انطباق مسافت اور حرکت اور زمان کے ہے کہ مباحث اعراض اور مسائل کمیت مین مذکور ہے پس اس حالت مین ہجوم غیبت اور بیخودی اور نزول سالک کا فنا اور فنا ءالفنا مین ہوگا جب کثرت ورزش سے سالک ایسے ایک مرتبے کو پہونچا کہ حضور علم اس حرکت کا اکثر اوقات میسر ہوتا ہے ایسی ہمت کرے کہ حضور اس معنی کا بغیر واسطے مضغہ کے حاصل ہووے اور اصلا توجہ مضغہ کی طرف واقع نہووے تاکہ ترقی واقع ہووے اور مضغہ کی توجہ اور تمامی بدن کی حرکت درمیان سے مرتفع ہوجاوین اور وہی علم خاص مذکور ہی کے ساتھ ہوجاوے اور انطباق معدوم ہوجاوے بسبب معدوم ہونے دو نون طرف کے یا ایک طرف کے اور طرفین اوس صورت مین متصور ہے کہ جب انطباق درمیان مذکور اور حرکت کے فرض کرین اور طرف واحد اوس صورت مین متصور ہے کہ جب انطباق درمیان علم اور مذکور کے یا درمیان علم اور حرکت کے فرض کرین اور بھی اس نسبت کی پرورش مین ہمت صرف کرے کہ قلت سے طرف کثرت کے اور کثرت سے طرف دوام کے پہونچا وے اور اگر کسی وقت مین بسبب ضعف نسبت کے بغیر واسطہ حرکت کے نگاہ داشت اوس نسبت کی نکر سکے تو بواسطہ اوسی حرکت کے اوس نسبت کی طرف متوجہ ہووے اور تعطیل کو ہرگز روا نرکھے اور اگر حرکت کلیہ بدنیہ سے بھی غفلت واقع ہووے تو حرکت متصلۂ جزئیہ قلبیہ کی طرف متوجہ ہووے اور اگر یہ بھی مفقود ہووے تو حرکت منفصلہ جزئیہ قلبیہ کی طرف متوجہ ہووے اور اگر یہ بھی مفقود ہووے تو اگر قادر ہووے سر دیا فی ہے مشغول کرے یا دو تین بار سانس کو قوت کے ساتھ دماغ سے جدا کرے یا اسم فعال کو جو نور دل کے ساتھ اوسکے معنی کے ہیں لحاظ کرے انشاء اللہ تعالی ... کو پاوے گا جب بعنایت الٰہی کثرت ورزش سے سالک ایسے ایک مرتبے مین پونہچا کہ اکثر اوقات حضور مذکور کا بغیر توجہ طرف حرکت کلیہ بدنیہ کی حاصل ہے تو ایسا ہونے پاوے کہ ایک لحہ اس نعمت عظمی سے غفلت ہو خواہ افعال جوارح کے سبب سے ہو یا افعال قلب کے سبب سے پس اسوقت دست بکار و دل بیار کا مرتبہ حاصل ہوگا

ابیات سررشتۂ دولت اے برادر بکف آر ✦ وین عمر گرامی بغفلت مگذار ✦ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار ✦ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ✦ توجہ طرف مذکور اور مطلوب کے جسوقت بغیر انطباق کے میسر ہو تو اوسکو ایک نعمت عظمی اور دولت کبری سمجھنا چاہیے اسلیے کہ ذکر قلبی اس مرتبے مین متحقق ہوتا ہے اور جبتک کہ حرکت درمیان مین رہیگی ذکر قلبی متحقق نہوگا کیونکہ قلب ایک لطیفۂ ربانی ہے کہ بعض کے نزدیک نہ وہ جسم ہے نہ جسمانی اور بعض اوسکو قوت کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور بعض اوسکو مجرد عن المادہ کہتے ہین اور ایک گروہ اوسکو بخار لطیف جانتے ہین اور بعض عالم امر سے بیان کرتے ہین اور بعض قوم اوسکو عرض کہتے ہین اور بعض جوہر بولتے ہین اور بعض اوسمین جاگتے رہتے ہین سابق ہمنے اسکی تحقیق کردی ہے حاصل اوسکا یہ کہ اسکو کبھی ایک اعتبار سے قلب اور دوسرے اعتبار سے نفس اور ایک اعتبار سے روح اور دوسرے اعتبار سے عقل کہتے ہین حالانکہ یہ ایک چیز ہے جسکا بخاشتی نام اوسکا الگ الگ ہے اور حرکت عالم عوارض اجسام سے ہے اور حرکت سے قلب منزلون دور ہے پس جب سالک کو ذکر قلب کا حاصل ہووے انوار انواع واقسام کے ظاہر ہونے لگتے ہین کبھی اپنے جسم کے اندر اور کبھی جسم سے خارج مین لیکن اندر یا دل مین یا سر مین یا داہنے ہاتھ مین یا بائین ہاتھ مین یہ تمام نمود ہے اور کبھی تمام بدن مین یہ نادر ہے لیکن

لاحال اوسکے لیے کوئی تعین ہوگا اور ضرور حضرت مطلوب و مقصود اوسکے ورا ما ورا اوس سے منزہ ہوگا اور جس مرتبہ اور مقام مین سالک قائم ہوگا حضرت مطلوب اوس سے ورا ہوگا کیونکہ جو کچھ کہ سالک کے احاطہ تصور مین متعین ہو کا ضرور وہ متعین ہوگا ساتھ ایسے تعین کے کہ وہ محاط ذہن سالک کا ہے اور ہر متعین باعتبار تقید اور تشخص کے بہ سبب قید اور تشخص کے پس وہ غیر مطلوب ہے اسی واسطے حضرات محققین صوفیہ کہتے ہین کہ مطلق حق تعالی کسی نبی و ولی کے ادراک مین نہین آتی ہے بیت عنقا شکار کس نشود دام باز چین کانجا ہمیشہ باد بدست ست دام را ⁂ پس سالک جب جانتا ہے کہ مین معشوق حقیقی کی طرف متوجہ ہون لیکن نہین جانتا ہے کہ کس جہت کی طرف متوجہ ہون یعنے سالک جانتا ہے لیکن نہین جانتا ہے جہت تو یہ پہلی مرتبہ فنا کا ہے اور اگر نہین جانتا ہے کہ کیا جانتا ہے پس یہ مرتبہ فناء الفنا کا ہے اور اگر علم فنا ماسوے اللہ سے نہو تو وہ غفلت ہے وہ رضاے حق نہین ہو سکتی ہے مثلاً صورت خواب مین بھی فنا ماسوا سے ہے اور فنا علم فنا ماسوا کا بھی باوجود اسکے غفلت محض ہے یہ رضا حق تعالی کی نہین ہو سکتی ہے پس یہ مرتبہ نہایت سیر الی اللہ کا ہو آگے اسکے مرتبہ سیر فی اللہ کا ہے مختار محققین صوفیہ کرام کا یہ ہے کہ جب ماسوا اللہ سے فنا حاصل ہو لیکن شعور اور علم اس فنا کا باقی ہے فنا ابھی حاصل نہین ہوئی پس اطلاق فنا کا اس مرتبے پر مجازاً ہے اور حقیقت فنا اوس صورت مین متحقق ہے کہ ماسوے اللہ سے فنا ہو اور علم اس فنا سے بھی محو اور فانی ہووے وضح ہو کہ اذکار اور اشغال اور مراقبات متذکرہ سابق مین حرکت قلب اور صورت سرمدی اور توالی انفاس اور مانند اوسکے کہ اختیار کیے ہین سر اوس مین یہ ہے کہ علم ان امور کا کہ موجب قرب مقصود کا ہے بہ سبب مقارنت ان امور کے دائم الوقوع ہوتا ہے کیونکہ یہ امور بسبب دوام اور اطلاق اور اتصال کے قریب المقصود ہین پس بالضرور انکا علم بھی قریب المقصود ہوگا اگرچہ امور دائمی اور بھی ہین کہ معیار ہو سکتے ہین جیسے کہ حرکت افلاک اور نجوم اور تجدد امثال آب دریا مین اور مانند انکے لیکن یہ امور چونکہ جسم آدمی سے خارج ہین بعید التوجہ ہین توجہ ان امور کے ساتھ ویسی نہین ہے جیسی کہ توجہ آدمی کی اپنے مین ہے اور اگر کوئی کہے کہ آدمی ہیچ لحہ اور ہر آن رنگ اوسکا معدوم ہوتا ہے اور مثل اوسکا کتم عدم سے موجود ہوتا ہے باوجود اسکے اسکو دوام ہے اسکو معیار کیون نہین گردانا ہم جواب دینگے کہ قوت آنکھ سے تعلق رکھتا ہے اور مراقبات اور اذکار مین آنکھ بند کرنا نافع ہے بلکہ اہم دوسرا جواب یہ کہ تجدد امثال بدیہی نہین ہے بلکہ نظری ہے اس سے جو علم حاصل ہوگا ظنی ہوگا اسواسطے ان امور کو معیار نہین گردانا جاننا چاہیے کہ فنا دو قسم پر ہے قسم اول عبارت ہے علم مرکب سے اور قسم ثانی عبارت ہے علم بسیط سے لیکن علم مرکب اوس کیفیت ادراکیہ کو کہتے ہین جو باطن سالک سے پیدا ہوتی ہو اور متوجہ ہوتی ہے وہ طرف حضرت مقصود کے اور منقطع ہوتی ہے جمیع ماسواے مقصود سے اور غیر مقصود کی طرف اوسکو بالکل راست نہین یہ اسواسطے ہے کہ جو کچھ کہ مدرک سالک کا ہوتا ہے ساتھ صفت غیریت کے مدرک اوسکا نہین ہوتا ہے بلکہ ساتھ صفت عینیت کے مدرک اور ملحوظ ہوتا ہے غایت ما فی الباب یہ کہ مقصود یعنے ذات بحت او وجود مطلق متلبس ہے ساتھ شیون اور تعینات کے جنکے لیے وجود خارجی نہین ہے اور اس ادراک کو سالک جانتا ہے کہ یہ مطابق واقع اور نفس الامر مین ہے جیسے کہ مشرب صافی حضرات قائلین وحدۃ الوجود کا ہے اور یہی حق ہے کہ دلائل قطعیہ سے ثابت ہے یا اسواسطے کہ جو کچھ کہ مدرک سالک کا ہوتا ہے بہ سبب غایت توجہ الی المقصود اور نہایت لحاظ مطلوب اور فرط محبت یار اور قوت عشق دوست کے سالک کے نزدیک تمامی افراد عالم مقصود اور مطلوب اور یار اور دوست دکھائی دیتے ہین اور سالک نفس الامر اور واقع مین ایسا نہین جانتا ہے بلکہ دیکھتا ہے

فرق کرتا ہے درمیان جلال اور جمال کے لیکن یہ فرق بنظر دیگر او ربدیدہ آخر ہے لیکن مرتبۂ ثانی مین بعض کاملین کُل کو مشاہدہ مین اولاً ذات مطلق ملحوظ او رمرئی ہوتی ہے اور ثانیاً اوس ذات مطلق کے نور سے تعینات و راضافات کو دیکھتے ہین اور رکھتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَاَیْتُ اللّٰہَ قَبْلَہٗ اور بعض اشیا کو مشاہدہ مین ذات مطلق کو مطالعہ کرتے ہین اور رکھتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ اور بعض ساتھ مشاہدہ اشیا کے ذات مطلق کو مطالعہ کرتے ہین اور رکھتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَاَیْتُ اللّٰہَ مَعَہٗ اور بعض بعد مشاہدہ اشیا کے ذات مطلق کو مطالعہ کرتے ہین اور رکھتے ہین کہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَاَیْتُ اللّٰہَ بَعْدَہٗ حاصل یہ کہ ہر ہر سالک کے لیے ایک ایک مقام معلوم ہے لیس جب عارف مقام آخر مین نزول فرماتا ہو عوام الناس کو مشکل ہے کہ تمیز کرے درمیان عارف اور غیر عارف کے اسی جگہ سے حق تعالی حدیث قدسی مین فرماتا ہے اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُہُمْ غَیْرِیْ اور اسی سبب سے کفار انبیا علیہم السلام کے حق مین کہتے تھے مَا لِھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَ یَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ اور انھین کاملین سے حق تعالی خبر دیتا ہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اور جب کاملین کو دریافت کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ظاہر انکا مثل ظاہر تمامی عوام الناس کے ہے عوام انسے بہت انکار کرتے ہین بخلاف مجاذیب اور مجانین اور بعض جہلہ مشائخ اس زمانے کے کہ بتکلف و ریا اپنے تئین عوام الناس سے تمیز کرتے ہین اور عوام انکے ساتھ باعتقاد پیش آتے ہین اور انکے گرویدہ ہوتے ہین لیکن منجملہ اہل صحو کے جس شخص نے مقام فردیت حقیقیہ مین نزول کیا ہے ایسے شخص سے خوارق عادات کمتر دیکھتے ہین کیونکہ متوجہ الیہ ایسے شخص کی ذات بحت بے رنگ ہے اور تصرفات آفاقی و انفسی اسما و صفات کی تاثیرات مین سے ہین جسقدر اس مقام سے کمتر درجہ مین ہوگا تصرفات اوسکے زیادہ تر ہونگے مراقبات بطریق اہل چشت قدس اسرارہم کو واضح ہو کہ مراد مراقبہ سے نگاہبانی کرنی اپنے دل کی ہے تاکہ اوسمین معنی واحد کا غیر آنے نپاوے یا نگاہبانی کرے سالک اللہ تعالی کی جیسے کہ اللہ تعالی اوسکی نگاہبانی کرتا ہے جان تو اے طالب دل کی بیماری تین چیزین ہین کہ جنکے سبب سے آدمی ماسوا اللہ کے طرف مشغول رہتا ہے اول حدیث نفس ہے کہ ہمیشہ اپنے قصد او راختیار سے آدمی اپنے دل مین باتین کرتے ہین خواہ وہ خلا مین ہو یا ملا مین ہو دوسرے خطرہ کہ وہ بغیر قصد او راختیار آدمی کے دل مین آتا ہے اور جاتا ہے تیسرے نظر کرنا غیر پر جس سے اشیاے کثیرہ کا علم حاصل ہو کر سد راہ وصول و رجوع الی المطلوب ہوتا ہے اور واصلان امراض کے علاج مین شغل باطن ہے مراد شغل سے ذکر او رفکر او رشغل اور مراقبہ ہے اور مراقبہ سبکا مغز ہو اور اقسام مراقبے کے بہت ہین بعض اونمین سے جو اصل حصول ہین یہان ذکر کیے جاتے ہین پہلا یہ کہ طالب مبتدی کو چاہیے کہ اسم ذات کو کہ لفظ مبارک اللہ ہے حدیث نفس کے محل مین بٹھاوے او راتہمات اسما و صفات کو مقام خطرے مین اور نظر دل کو جمال مرشد کامل پر رکھے جسکو واسطہ او ررابطہ او ربرزخ کہتے ہین دوسرے یہ کہ اسم ذات مقدس کی معنی کو ملاحظہ کرے بغیر تخصیص او رتقید کے اپنے علم مین کسی عبارت اور لغت کو ساتھ اور اس ملاحظے کے ساتھ ہمیشہ توجہ قلب صنوبری کے طرف رہے اس ملاحظے کے لیے ذہن دقا داور طبع نقاد چاہیے اور جب یہ معنی دلنشین ہوجاوے اس معنی مقدس کو نور خالص تصور کرے اور اپنے تئین اوس نور مین متلاشی دیکھے فَھُوَ مِنْ سِبَحَاتِ ... وَ آمَنَ قَطْرَۃٌ یا یہ کہ اوس معنی مقدس کو ظلمت خالص تصور کرے اور اپنے تئین ایک سایہ تصور کرے کیونکہ سایہ جب ظلمت مین آجاتا ہے متلاشی ہوجاتا ہے اور امتیاز باقی نہین رہتا ہو تیسرے یہ کہ سالک دل کی آنکھ سے

۸۱

فرق یہ ہے کہ اول بسیط حقیقی ہے اور ثانی بسیط حکمی اور اگر واحد بحیثیات متعددہ و بجہات متفرقہ مخلوط و مدرک سالک ہے پس اس صورت مین علم سالک کا مرکب ہوگا پس تمامی اولیاے عظام کہ طائفہ صوفیہ کرام ہین در پیے اوس امر کے ہین کہ علوم مرکبہ کو زائل کر کے علم بسیط حضرت واجب الوجود کو اسطرح حاصل کرین کہ تمامی اوقات یا اکثر اوقات اس جمعیت کے ساتھ سرفراز رہین اور خطرہ تفرقہ و اغیار سے اوس جمعیت کی طرف گریز کرین پس فنا ماسوی اللہ فنا فی اللہ ہو اور فنا الفنا کا فقدان الفنا ہے مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ رکن اعظم وصول الی اللہ کا دل لگانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا واضح ہو کہ حق تعالی کے لیے مظاہر کثیرہ ہین پس عابد نہین ہوتا ذکی کوئی مظہر و تعین مظاہر مین سے اوس عابد کا مقابل ہو کر اوسکا معبود ہوگیا ہے اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا اور یا استوا علی العرش کا شرع مین وارد ہوا ہے تا کہ توجہ عابد کی یکسو ہو جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالی اوسکے اور اوسکے قبلہ کے درمیان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے پوچھا کہ اللہ کہان ہے تو لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوس نے اپنی اونگلی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہ تھی کہ آپکو بھیجا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ مومنہ ہے پس سالک کے بھی کچھ مضایقہ نہین اسمین کہ وہ متوجہ ہو طرف اللہ ہی کی طرف اوسنے دل نہ لگایا ہو مگر اسی سے اگرچہ بظاہر مرشد کی طرف ہو یا عرش کی طرف بتصور اسکے کہ جسطرح حق تعالی نے عرش پر رکھا ہے یا قبلے کی طرف یا اور کسی چیز کی طرف بتصور مظاہر حق تعالی ہے تا کہ دل سالک کا اسکے ذریعے سے ذات مطلق کیطرف متوجہ ہو لیس گویا کہ یہی شغل مراقبہ ہے بزرگان مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو طالب مین داخل ہونیکا ارادہ کرے اسکو چند امور کی رعایت ضرور ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور قیام شب کرنا اور بولنا اور کھانا اور سونا اور صحبت خلق کو کم کرنا اور ہمیشہ با وضو رہنا جاگتے اور سوتے کی حالت مین اور ہر شخص کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رہنا اور تعلقات کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جاوے پھر حجرہ مین اپنا پانون داخل کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَکُنْ لِیْ کَمَا کُنْتَ لِحَبِیْبِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ... اَللّٰهُمَّ اِمْحُ نَفْسِیْ بِجَذَبَاتِ ذَاتِکَ یَا مَنْ لَّیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ... ایکبار پڑھے اور جاے نماز پر کھڑا ہو کر اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ الخ تک اکیس بار پڑھے پھر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین آیت الکرسی پڑھے دوسری رکعت مین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ پڑھے پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پانسو بار یَا فَتَّاحُ کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہووے جو اوپر مذکور ہو چکے یعنے ذکر جلی اور خفی اور پاس انفاس اور شغل اور مراقبہ اور واسطے کشف قبور اور اوس سے استفاضہ کے لیے اہالیان چشت فرماتے ہین کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورۂ انا فتحنا کو دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورۂ ملک پڑھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر یَا رَبِّ یَا رَبِّ اکیس بار کہے پھر کہے یَا رُوْحُ اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے اور یَا رُوْحَ الرُّوْحِ کی دل مین ضرب کرے یہانتک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے اسکے دل پر ہو اور خاص اہالیان چشت کے یہان ایک نماز ہے جسکو نماز کن فیکون کہتے ہین اور اجابت مین سریع التاثیر ہے اور وہ یہ ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے ہر رات کو چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورۂ اخلاص ستو بار

اور اونکے دلون کو نابینا کر دیتا ہے بعد اوسکے ظاہر کرتا ہے اوپر اسرار کواکب اور اصول عناصر وغیرہ کو پس کتنا ہی
اونکو کہ وجود مین یہی فاعل ہین پس پرستش کرتے ہین وہ افلاک اور کواکب وغیرہ کی کیونکہ وہ صحت احکام دوران
افلاک اور کواکب کو برابر دیکھتے ہین اور مشاہدہ کرتے ہین کہ شمس اپنی حرارت کے ساتھ وجود اجسام کو تربیت
کرتا ہے اور نظر کرتے ہین کہ موافق حساب طوالع اور غوارب کے باران نازل ہوتا ہے پس یقین کرتے ہین ربوبیت افلاک
اور کواکب کے ساتھ پس جبکہ یہ اصول اونکے دلون مین مضبوط ہوگئے مثل بہائم کے اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیتا ہے
کہ فقط ماکل اور مشارب کے فکر مین رات و دن مصروف رہتے ہین اور قیاسات وغیرہ احکام شرائع انبیا علیہم السلام
پر ایمان نہین لاتے ہین اور ظلمت طبائع پر غرق ہوجاتے ہین اور ہرگز اوس سے خلاصی نہین پاتے ہین اور ایسا ہی
معاملہ کرتا ہے شیطان اہل عناصر کے ساتھ اور کہتا ہے کہ کیا نہین دیکھتے ہو تم جسم کو کہ مرکب ہے جوہر سے اور جوہر
مرکب ہے حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے اور یہی چیزین وجود اشیا کو ترتیب دیتی ہین اور عالم مین یہی موثر ہین
اور شیطان انکو بھی مثل عابدین کواکب اور افلاک کے کر دیتا ہے اور ایسا ہی معاملہ کرتا ہے شیطان ساتھ عابدین
نار کے اور شیطان عابدین نار کو کہتا ہے کہ کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ وجود منقسم ہے ظلمت اور نور پر اور ظلمت ایک
آگ ہے کہ نام اوسکا اہرمن ہے اور نور ایک آگ ہے جسکا نام یزدان ہے اور نار اصل نور ہے پس پرستش کرتے
ہین وہ آتش کی اور ایسا ہی معاملہ کرتا ہے شیطان ہر ہر مشرک کے ساتھ اوسکے حسب حال اور مومن مخلص ان
امور کو اونکے خالق کا مسخر جانتا ہے اور اونکے خالق کی طرف رجوع کرتا ہے دوسری اصل طبائع اور شہوات
اور لذات ہین ان اصول مین شیطان ظاہر ہوتا ہے عوام مومنین کے لیے پس راہ حق سے انکو اغوا کرتا ہے
اوسواسطے محبت امور شہوانیہ اور رغبت طرف لذات حیوانیہ کے کہ مقتضیات طبائع ظلمانیہ ہین یہان تک
کہ انکے دلون کو سیاہ اور اندھا کر دیتا ہے اور حسب مقتضائے طبائع ظلمانیہ کے لذات حیوانیہ شہوانیہ مین رات و
دن تہ دل سے مشغول رہتے ہین پس اوسوقت شیطان بہیئت دنیا ظاہر ہوکر اونکو خبر دیتا ہے کہ یہ امور مطلوبہ
تمہارے نہین حاصل ہونگے مگر دنیا اور زخارف دنیا سے پس منہمک اور مستغرق ہوتے ہین محبت اور طلب
دنیا مین پس دائم اوسکی طلب مین مصروف رہتے ہین پس جبکہ اونکے ساتھ شیطان نے یہ معاملہ کیا ہین انکو
اسی حالت پر چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اوسوقت اہل دنیا شیطان کے تابعین مین سے ہوجاتے ہین اور جس امر کا
وہ حکم کرتا ہے اہل دنیا بجا لاتے ہین حتی کہ اگر حکم کفر کا کرتا ہے وہ بجا لاتے ہین پس اوسوقت اون امور غیبیہ مین
کہ حق تعالی نے انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کی زبانی جنکی خبردی ہے شک اور وسواس لاتے ہین پس کفر اور الحاد اور
زندقہ اختیار کرتے ہین آخر الامر اونکا کام تمام ہوتا ہے مگر جو لوگ مخلص اور زیرک ہوتے ہین اپنے تئین دام شیطان سے
بچاتے ہین اور اپنے خالق اور مالک کی طرف کہ معشوق حقیقی ہے رجوع کرتے ہین تیسری اصل یہ کہ اعمال صالحین
اور مشائخ پر شیطان ظاہر ہوتا ہے اور زینت دیتا ہے اونکو اونکے اعمال صالحہ سے پس داخل کرتا ہے اونکے
اعمال صالحہ مین عجب پس غرور کرتے ہین وہ اپنے اعمال صالحہ پر اور نہین سنتے ہین وہ کسی کی نصیحت پس اونکو
شیطان کہتا ہے کہ یہ اعمال تمہارے تمکو کافی ہین اگر تمہارے غیر تمہارے عشر عشیر اعمال بجا لاوین تو تمہارے
غیر کو نجات ہے پس اوسوقت اپنے اعمال کو قلیل کرتے ہین اور راست اعمات اختیار کرتے ہین اور اپنے تئین بزرگ
سمجھتے ہین اور دوسرون کو حقیر اور رفتہ رفتہ معاصی پر مرتکب ہوتے ہین اور دنیا کی طرف رجوع کرتے
ہین پس شیطان کہتا ہے اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ کیونکہ حق تعالی غفور رحیم ہے حتی کہ قتل کرتا ہے اونکو اعمال صالحہ کو

کہتے ہین کہ کسکی عبادت کرون یہان تک کہ ایمان اور حدود اسلام سے خارج ہوجاتے ہین و اقع ہو کہ تمامی بیاطین
اولاد ابلیس کے ہین اسطرح پر کہ ابلیس جب قادر ہوتا ہے اور قابو پاتا ہے نفس طبیعیہ پر ظاہر کرتا ہے قواد انسانی
نار شہوانیہ کو عادات حیوانیہ مین پس تولد ہوتے ہین اوس سے شیاطین جیسے کہ پیدا ہوتا ہے شعلہ آتش سے
اور نباتات زمین سے پس یہ سب ذریات اور تابعین ابلیس کے ہین خطور کرتے ہین اور وسوسہ ڈالتے ہین قلب
مین مثل خواطر نفسانیہ کے اور انھین کو خناس کہتے ہین اور انھین کے ذریعے سے ابلیس لوگون کو اغوا کرتا ہے
اور یہی معنی ہین مشارکت ابلیس کی بنی آدم کے ساتھ کما قال تعالی وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
بعض انھین شیاطین مین سے وہ ہین کہ غالب ہی او پر طبیعت ناریہ پس لاحق ہوتے ہین وہ ارواح عنصریہ
کے ساتھ اور بعض انھین مین سے وہ ہین کہ غالب ہے او پر طبیعت نباتیہ اور حیوانیہ پس ظاہر ہوتے ہین وہ
بنی آدم کی صورت پر اور یہ شیطان محض ہوتے ہین اور یہی ہین معنی شیاطین الانس والجن کے اور یہ قوی تر
ہوتے ہین اون شیاطین سے جو ارواح کے ساتھ ملحق ہین پس دنیا مین ابلیس کے لیے یہی اصول فنون کے ہین اور
یہ خیل اور سواران ابلیس کے ہین اور جو ملحق بالارواح ہین یہ فروع اور رجل اور پیادگان ابلیس کے ہین کما
قال تعالی وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ پس مظاہر شیطانیہ کے لیے ان شاخ اصول کے فروعات
اور آلات بہت ہین اور قوی تر آلات شیطان کے غفلت طالب کی ہے یہ شیطان کے لیے قائم مقام
تلوار کے ہے اسی سے وہ طالب غافل کو قتل کرتا ہے پھر شہوت طالب کی شیطان کے لیے بمنزلہ تیر کے ہے شیطان
اس سے بھی طالب کو قتل کرتا ہے پھر ریاست طالب کی شیطان کے لیے ایک قلعہ ہے اس قلعہ ریاست مین
شیطان کے دام سے چھوٹنا مشکل ہے ولیکن سوا اس یہ شیطان کے نائبات اور حبالات ہین یہ شیطان کے لیے ایسے
پھندے ہین کہ اونکے انھین کے ذریعے سے بہتون کو قتل کر ڈالا ہے اور سوا اسکے شیطان کے لیے اور بھی بہت سے
پھندے ہین مثل آلات ملاہی وغیرہ کے پس جو شخص عالم اور عارف و عاشق صادق اور اصول شرع شریف سے واقف ہے اقتباس
ان اصول کے سبکو جان لیتا ہے اور معشوق حقیقی ہی کو اختیار کرتا ہے اور ہمہ تن اوسکی طلب مین مصروف
اور سرگرم رہتا ہے اور جو چیز مانع طلب ہے اوسکو ترک کرتا ہے اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ سوائے معشوق حقیقی
کے جتنے معشوق ہین کیا اولاد کیا ازواج کیا اموال کیا سلطنت و ریاست کیا جاہ و جلال بعض مرض موت تک
اور بعض لب گور تک ہین مونس و دمساز خواہ گور مین ہو وے یا حشر مین و یا جنت و دوزخ مین جہان کہین ہو سوائے
معشوق حقیقی اور اعمال صالحہ کے اور کوئی نہین اسی واسطے وہ شیخ اعرف المعارف سلطان الانبیا حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کر پابند صوم و صلوۃ وغیرہ و احکام شریعت غرا کے رہتا ہے اور شیطان کے دام
مین نہین آتا ہے اور اپنی فراست سے کھوٹا اور کھرا مخلص اور کاذب کو پہچانتا ہے فی زماننا اکثر مشائخ بسبب
جہل و نادانی کے امور مبتدعہ اور رسوم ممنوعہ پر تمسک اور تکبر اور حسد اور حب جاہ اور محبت دنیا وغیرہ صفات ذمیمہ
کے ساتھ مبتلا ہین اور اونکو اس سے خبر تک نہین علاوہ اسکے غضب تو یہ ہے کہ فقیری اور تصوف کو فقط رسومات
موروثی آبائی اور مشائخی اور ترقی اغراض پر حصر کرکے ادعائے فقیری اور تصوف کا کرتے ہین خداوند تعالی ایسون کی صحبت سے
ہمکو اور طالب صادق کو بچاوے آمین ثم آمین ومن ههنا قال ابو ابراهيم ابن ادهم قدس سره لن تنال
درجة الصالحين حتى تجوز ست عقبات الاولى تغلق باب النعمة وتفتح باب الشدة والثانية تغلق باب العز وتفتح باب الذل والثالثة تغلق

کہتا ہے اسد ہی کہتا ہے جیسے کہ نفس الامر بھی ایسا ہی ہے صاحب گلشن راز فرماتے ہین بیت حقیقت کز
تعین شد معین + تو او را در عبارت گفتہ ٔ من + بعد اوسکے یگانہ موحد بنے اور وحدت مین مضبوط ہو وے اور بجز
یگانگی حق سے کسی کو نہ دیکھے اور ذات حق مین یگانہ ہو وے اور اپنی خودی اور غیریت سے خلاص ہو کر عین
حق مین عین ہو جاوے اور جب کوئی کام کرے حق سے کرے نہ اپنے سے اور ہر شئے مین ذات حق کو دیکھے اور افعال
اور صفات اور ذوات عالم کو پر تو اور ظلال افعال اور صفات اور ذات حق جانے بلکہ بجز ذات حق کے شئے کو
نہ دیکھے اور ہر شئے مین ذات حق کو مشاہدہ کرے اور چشم بصیرت اور بصر کو ایک کرے اور سواے ذات باری تعالی
کے کسی شئے کو نہ دیکھے اور اپنے کو بجز ذات حق کے دوسری کوئی چیز نہ جانے اور ہمیشہ ذات مین محو رہے اور نظر اپنی
صفات اور اسما اور افعال اور آثار حق سے اوٹھا کر ذات حق پر رکھے اور مقام احدیت کو ہمیشہ پیش نظر رکھے
اور بجز احدیت کے نہ دیکھے بلکہ اپنی ہستی کو بھی نہ دیکھے جیسے کہ مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین + قرب نے
بالا و پستی رفتن ست + قرب حق از حبس ہستی رستن ست + پس زبان سے کسی کو کچھ نہ کہے اسی استغراق مین
رہے اور عالم ظاہر سے قدم عالم باطن مین رکھے پس ایسا شخص کامل مکمل ہے اسلیے کہ مرتبہ موحد کا مرتبہ عارف
سے بہت بڑا ہے اسی جگہ سے کاملین لکھتے ہین کہ بوساطت لطائف ستہ کے کہ عبارت لطیفہ نفس اور لطیفہ قلب
اور لطیفہ روح اور لطیفہ سر اور لطیفہ خفی اور لطیفہ اخفی سے ہین حقیقت مین سالک واصل حق ہوگا کیونکہ یہ
لطائف تجلیات صفاتی مین سے ہین وصال ذات کو اس سے کچھ نسبت نہین واضح ہو کہ مکاشفہ دو قسم پر ہے
ایک کشف صغری جسکو کشف کونی بھی کہتے ہین وہ اصطلاح پر یہ ہے کہ سالک چشم دل کو ایک طرف متوجہ کرکے دیکھے
کہ اوسوقت تجلیات وارد ہونگے یعنے شہود ذات کا بصورت صفات کے باشکال مختلفہ ثابت ہو کر صاف
صاف پیش نظر سالک کی ہونگی اپنے پیر کی صورت پر اور اولیا اور انبیا اور ملائکہ اور ارواح صالحین اور سابقین
وغیرہ کی صورت پر بھی اور اس کشف مین ستر زمین اور آسمان اور اہل قبور اور لوح محفوظ اور عرش اور کرسی اور
جنت صوری اور معنوی اور دوزخ کا ہوگا اس کشف صغری مین سالکین متفاوت الدرجات ہین سب سے اعلی
درجے کا وہ ہے جو مشاہدہ اعیان ثابتہ کا ہے بعد اوسکے مشاہدہ عقل اول کا بعد اوسکے مشاہدہ لوح محفوظ کا یہانتک
کہ حسب ترتیب تنزل کے عناصر اربعہ اور مرکبات تک حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ نے فص شیثی مین اسکی تفصیل
کی ہے دیکھلو دوسرا کشف کبری جسکو کشف الٰہی کہتے ہین اور وہ یہ ہے جو کچھ کہ وجود مین موجود ہے سواے وجود
حق تعالی کے دوسرا کوئی موجود نہین سواے وجود حق کے دوسرے کسیکا موجود ہونا محال ہے جیسے کہ سابق مین معلوم
ہوا اشیا سے موجودہ بجز اضافت اور نسبت اور ظہور حق کے کوئی امر زائد نہین اور حقیقت تمامی اشیا کی حق تعالی
ہے اس کشف مین سالک غیر حق کو معدوم محض جانتے ہین اور بجز حق کے کسی کو نہین دیکھتے ہین اور ذات حق مین
اپنے کو ہمیشہ گم پاتے ہین مقصود طالب صادق کا یہی کشف کبری ہے نہ کشف صغری کہ مقصود اصلی نہین ہے بلکہ
پردہ نیا ہے اور سد راہ از قبیل تماشا مشاہدہ وہ ہے کہ سالک ذات حق کو بغیر حجابات اشیا کے دیکھے اور اشیا
کو برطرف کرکے ذات حق پر نظر باطن کو محکم رکھے اسجگہ ذات سے تجلیات ذات مراد ہین ورنہ ذات بحت کو بحیثیت
اطلاق کے دیکھنا محال ہے قیامت مین بھی مومنین کو آخر مین حجابات تجلیات کی رویت نصیب ہوگی جیسے کہ حدیث
تحول اوسپر دلالت کرتی ہے ہان جسقدر ردائی اپنے کو مطلق او تسیع کرے گا اوسی قدر حق مطلق کو دیکھے گا
معائنہ وہ ہے کہ جسوقت انوار تجلیات بے مانند اور بے جہت سالک کے دل پر وارد ہو وین سالک اون

اور مقام ملکوت مین عین الیقین اور مقام جبروت مین حق الیقین حاصل ہوتا ہے اور سیر آفاقی مین حق الیقین کے مقام مین روح متشکل ہوکر سالک کے روبرو آتی ہے واضح ہو کہ یقین اوس اذعان کا نام ہے کہ نفس الامر مین احتمال طرف ثانی کا نرکھتا ہو پس یہی یقین اگر بہ نسبت وحدت ذات حق تعالی اور برسالت ختم المرسلین کے ہو یعنے تصدیق کلمۂ طیبہ کے ہو تو اوسکا نام ایمان ہے اور اوسکے چند مراتب ہین مرتبۂ اول یہ کہ نفس یقین نہ ہو اور بشرط عدم استنکاف کے ہو پس اس صورت مین یقین تمامی بت پرست اور یہود اور نصاری کا ساتھہ استنکاف کے ختم المرسلین سے خارج عن الایمان ہے مرتبۂ دوم یقین کا اسلام ہے کہ باوجود اس تصدیق اور عدم استنکاف کے بجالانا احکام اربعۂ شرعیہ کا ہے کہ عبارت صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ سے ہین مرتبۂ سوم مرتبہ احسان کا ہے یہ بھی دو قسم پر ہے ایک مرتبہ قرب نوافل کا ہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین وارد ہے کہ (اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ) ہے یعنے یہ کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو یہ جب ہے کہ خودی تیری گئی ہو اور آلات رویت تیری صورت حق پکڑی ہون جیسے کہ حدیث (کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ الخ) اور (مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ وَغَیْرُ ذٰلِکَ مِنَ الْاَحَادِیْثِ) اوسپر دلالت کرتے ہین یہ مرتبہ بعد فنائے افعال و صفات بشری کے ہے یعنی افعال و صفات حق مین حاصل ہوتا ہے اس مرتبہ افعال اور صفات حق اوسپر ظاہر ہوتے ہین جیسے کہ مرے کو زندہ کرنا اور زندے کو مردہ کرنا اور دور کی باتین سننا وغیر ذلک من الکرامات پس یہ اشارہ ہے طرف قرب نوافل کے اس مرتبے مین عبد فاعل ہے اور حق تعالی آلہ اور ظاہر اوسکا مرتبۂ دوم تقسیم ثانوی سے مرتبہ قرب فرائض کا ہے چنانچہ تتمہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ (فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ) اوسپر دلالت کرتی ہے یعنے پس اگر نہین دیکھتا ہے تو حق تعالی کو بسبب فنائے ذات تیری کے پس دیکھتا ہو وہ تجھکو اور دیکھنا اوسکا عین دیکھنا تیرا ہے اور آیۂ (وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی) اور حدیث (اَلْحَقُّ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ) قرب فرائض پر دلالت کرتے ہین اور یہ بعد فنا و بقائے عبد کے ہے اس مرتبے مین حق تعالی فاعل ہے اور عبد آلہ اور ظاہر اوسکا واضح ہو کہ خدا کا احسان بندے پر یہ ہے کہ حق تعالی نے خود اپنے کو چھپایا اور بندے کو ظاہر کیا اور احسان بندے کا یہ ہے کہ بندہ خود پوشیدہ ہو جاوے اور حق تعالی کو ظاہر کرے یعنے بندہ مرتبۂ فنا فی اللہ اور بقا باللہ دونون کو حاصل کرے (کَمَا قَالَ تَعَالٰی اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْکَ) مرتبۂ چہارم اقسام اول کو مرتبۂ صریح الایمان کا ہے مشکوٰۃ شریف مین باب وسوسہ مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (جَاءَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا قَالَ اَوَجَدْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هٰذَا صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ) یہ مقام مقام انانیت کا ہے محدثین اور علمائے ظواہر نے نا سمجھی سے باب وسوسے مین اس حدیث کو درج کیا ہے یہ مقام مرتبہ انانیت کا ہے برکت سے صحبت خیر الانام کے صحابۂ کرام کو حاصل تھا اسکو زبان پر لانا بزرگ جانتے تھے اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطیب خاطر اوسکو دریافت فرمایا حضرت کے جواب مین صحابہ نے (نَعَمْ) عرض کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ صریح الایمان ہے جان تو اے سالک کے دائرۂ وجود مین قرب کے پانچ مرتبے ہین ایک قرب زمانی جیسے کہ زمان خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب زمان عیسی علیہ السلام کے ہے بہ نسبت زمان موسی علیہ السلام کے دوسرا قرب مکانی ہے جیسے کہ چاند ہمارا قریب ہے بہ نسبت مشتری ستارے کے تیسرا قرب عقلی جیسے کہ حضرت بایزید بسطامی اور ابو الحسن خرقانی قدس اسرارہما قریب ہین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عدۃً اور رتبۃً سے چوتھا قرب حق تعالی کا ہے ساتھ ہر موجود کے مثل قرب روح کے ساتھہ جسد کے پانچوان

واضح ہو کہ جملہ طریقوں کا مرجع ایک ہیئۃ نفسانی کا حاصل کرنا ہے ذکر اور مراقبہ وغیرہ سے جسکو صوفیائے کرام نسبت کہتے ہیں کیونکہ نسبت عبارت ہے انتساب اور ارتباط عبد سے حق تعالی کے ساتھہ اور اسی نسبت کو حضرات صوفیہ سکینہ اور نور بھی کہتے ہیں اور حقیقت اور ماہیت اوس نسبت کی ایک کیفیت نفسانیہ ہے کہ نفس ناطقہ مین حلول کرگئی ہے یعنے جسوقت سالک عبادات اور طہارات اور اذکار اور مراقبات پر ملاومت کرتا ہے تو حاصل ہوتی ہے اوسکو نفس ناطقہ کو ایک صفت اور ملکہ راسخہ جسکے سبب سے وہ ملائکہ کے ساتھہ مشابہ ہوجاتا ہے اور عالم ملکوت وجبروت ولاہوت پر جا نکلتا ہے اور حق تعالی کے ساتھہ مرتبط ہوجاتا ہے اور یہ بمنزلہ جنس کے ہے اور اسکے نیچے انواع کثیرہ ہین منجملہ اون انواع کی محبت اور عشق کی نسبت ہے پس ہوجاتی ہے محبت اور عشق ایک صفت راسخ قلب کی اندر اور منجملہ اونھین انواع مذکورہ کے نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہے جسکو نسبت اہل بیت کہتے ہین اور منجملہ اونھین انواع مذکورہ کی مشاہدے کی نسبت ہے اور وہ عبارت ہے ملکۂ توجہ سے ذات بسیط کے طرف یعنے ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنے کو نسبت مشاہدہ کہتے ہین حاصل یہ کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال یعنی محبت یا نفس شکنی یا اونکے غیر کے او نسبتین بکثرت ہین اور صاحب سیر وسلوک ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور غرض اشغال قادریہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ وغیرہ سے اس نسبت کی تحصیل ہے اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اوسمین تو فررہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور عشق دائمی سے ملکۂ راسخہ پیدا کرے کوئی گمان نکرے کہ نسبت مذکورہ انھین حاصل ہوتی ہے مگر انھین اشغال سے بلکہ طرق تحصیل اوس نسبت کے بکثرت ہین یہ اشغال بھی اوسکے تحصیل کا ایک طرق ہے اون طریقوں مین سے ان اشغال پر کچھ انحصار نہین کیونکہ صحابۂ کرام اور تابعین سکینہ کو یعنے نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے تھے منجملہ اونکے طرق تحصیل کے مواظبت کرنا صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین بشرط خضوع اور خشوع کے محافظت کے ساتھہ اور منجملہ اونکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو ہادم اللذات ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے لیے ثواب مقرر کیا ہے اور گنہگارون کے لیے عذاب معین فرمایا ہے اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا پس اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہوجاتا ہے اور منجملہ اونکے مواظبت کرنا ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جنسے دل نرم ہوجاتا ہے حاصل یہ کہ حضرات صحابۂ کرام اور تابعین اشیاے مذکورہ پر مدت طویل مواظبت اور مداومت کرتے تھے تو اونکو توجہ الی اللہ کا ملکۂ راسخہ اور ہیئۃ نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور بقیہ عمر اسی پر محافظت کرتے تھے اور یہی معنی ہیں وارث رسول علیہ السلام اس زمانے تک چلے آ رہے ہین ہان صحابۂ کرام کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے ایسے اشغال اور مراقبات کی حاجت نتھی بخلاف متاخرین کے کہ اونکو بسبب بُعد زمانہ رسالت کے ایسے اشغال اور مراقبات مذکورہ کی حاجت ہوئی پس اولیاے طریقت فی الحقیقت مجتہدین باطن شریعت ہین جیسے کہ ائمۂ اربعہ مجتہدین ظاہر شریعت کے ہین پس جیسے کہ ائمۂ ظاہر شریعت نے ساتھہ اصول اور ضوابط کے ظاہر شریعت کو منضبط کیا ہے ویسا ہی اولیاے کرام نے باطن شریعت کو ساتھہ اصول اور ضوابط کے منضبط کیا ہے مثل حضرات قادریہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ وغیرہ ائمۂ طریقت کے نادان نا سمجھی سے دونون فریق پر بیجا اعتراض کرتے ہین یہ نسبت مذکورہ پر مداومت کرنے والے کے لیے حالات رفیع الشان ہین سالک اوسکو غنیمت جانے اور معلوم کرے

اور حدیث کا یہ ہے کہ اے طالب تو اول اپنے نفس کو پہچان تو خدا کو پہچانے گا اور مت ہو مثل اون لوگون کے
جو خدا کو بھول گئے بھلا دی خدا نے اونکو اونکے نفس کی معرفت اور طرق معرفت نفس کی بہت ہین
جیسے کتاب فصوص الحکم و مقدمہ ہذا مین مذکور مین علاوہ اسکے حدیث صحیح مین وارد ہے کہ اِنَّ فِي جَسَدِ اٰدَمَ
لَمُضْغَةً وَفِي الْمُضْغَةِ فُؤَادٌ وَفِي الْفُؤَادِ رُوحٌ وَفِي الرُّوحِ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ خَفِيٌّ وَفِي الْخَفِيِّ اَخْفٰى وَفِي الْاَخْفٰى
اَنَا) منشا اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ قالب آدم اور بنی آدم کا تمامی مراتب وجود کو شامل ہے اسلیے کہ چار
اخلاط جسم انسان مین نمونے چار عنصر کے ہین اور بارہ سوراخ یعنے دونون کان اور دونون آنکھ اور دونون
سوراخ ناک کے اور دونون چھاتی اور فرج اور دبرا ور ناف اور منہ نمونہ بارہ برج آسمان کے ہین اور اعضا
جیسے کہ مغز اور ہڈی اور اعصاب اور گوشت اور جلد اور بال اور ناخن مثل ستارون آسمان کے ہین اور دماغ
اور کلیجا اور طحال اور پھیپھڑا اور دونون گردے اور دونون انثیین اور دونون ہاتھ اور دونون پانون اور
بطن وغیرہ مثل سیارون کے ہین گرد اگرد آفتاب دل کے اور حرکت انسان کی مثل دوران کواکب اور افلاک کے
اور حضور شہ طلوع اور غیبوبت مثل غروب کے ہے اور استقامت انسانکی مثل استقامت کواکب کے اور توقف
اور رجوع انسانکا مثل توقف اور رجوع کواکب اور افلاک کے اور جاہ اور رفعت انسان کی مثل شرف اور
اوج آفتاب وغیرہ کے اور عکس اوسکا مثل ہبوط کے اور غربت مثل وبال کے اور اجتماع اور افتراق اور اتصال
اور انفصال اور سرعت مثل قمر کے اور کاتب مثل عطارد اور مطرب مثل زہرہ اور مفتی مثل مشتری کے وعلے
ہذا القیاس پس جسم انسانکا مثل زمین کے اور عظام مثل جبال کے اور بطن مثل بحر کے اور عروق مثل انہار کے
اور مغز مثل معدن کے اور قدام مثل مشرق کے اور خلف مثل مغرب کے اور یمین اور یسار مثل جنوب اور شمال کے
اور انفاس مثل ریاح کے اور صوت مثل رعد کے اور قہقہہ مثل صواعق کے اور رونا مثل باران کے اور نوم مثل
ظلمت کے اور موت مثل موت کے اور بیداری مثل حیات کے اور صبا مثل ربیع کے اور شباب مثل صیف کے اور
کہولت مثل خریف کے اور شیخوخت مثل شتا کے اور نشو ونما وغیرہ مثل نباتات کے اور آثار ہر درخت اور نباتات
کے انسان مین موجود ہین اور یہی خاصیات تمامی حیوانون کی انسان مین ظاہر ہین جیسے کہ قہر اور غلبہ درندون کا
اور تملق کتا اور بلی اور حیلہ عنکبوت اور سلاح خارپشت اور ہرب طیر اور تخفی حشرات اور بخیل غراب اور شجاعت
شیر اور جبن خرگوش اور سخاوت دیک اور تہور عقاب اور جست چیتا اور انس حمام اور مکر لومڑی اور گرگ
اور سلامتی غنم اور قوت گھوڑہ ہرن اور بطو حرکت کچھوہ اور عزت فیل اور حقارت حمار اور فخر طاوس اور ضعف
پشہ اور حیلہ بلی اور علم بتہ اور حقد جمل اور خمول بقر اور نطق جراد اور برکت طوطی اور شوم بوم اور نفع نحل
اور ضرر چوہا وغیرہ خاصیات جملہ حیوانات کی انسان مین موجود ہین اور عالم عالم شہادت کا کہ روشن ترین
عوالم اور سماے اول سالک کا ہے اور حواس ظاہری سے محسوس ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام ہین جنکو فلاسفہ
عقل فعال کہتے ہین کہ چھ سو بازو رکھتے ہین یعنے کثرت جیسے کہ مضغہ قلب سے صدہا عروق جسم کے طرف پیدا ہین اسیطرح
رسول علیہ السلام نے پہلے ہی معراج مین افق مبین مین چھ سو بازو کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا مضغہ
قلب اصل جسم سالک اور نمونہ اور مظہر جبرئیل علیہ السلام کا ہے اور جسم سالک کا بلکہ جسم ہر فرد عالم کا خواہ بسائط
مین سے ہو خواہ مرکبات مین سے مظہر جسم کل اور براق روح کا ہے اسواسطے مقام جبرئیل علیہ السلام کا ملائکہ
سفر مین کی صف آخر مین ہے اور کام اونکا پہنچانا وحی کا ہے طرف انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کے اور وحی

اور جعل بسیط غیر مترتب الآثار کے ساتھ متقرر اور مرتبہ وجود خارجی کا حادث ہے کہ خارج عن الذات اور جعل مرکب کے ساتھ متقرر اور مترتب الآثار ساتھ وجود خارجی کے و ہٰذا المقام مزلۃ الاقدام ہے اسی جگہ مین اکثر معقولی خصوصاً شارحان سلم حیرت مین اور فوق اسم رحمٰن کے مقام اور مرتبہ عالم انا کا ہے کہ عبارت وجود حقانی سے ہے پس انا ئے مقید سالک کا مظہر انا ئے مطلق کا ہے کہ عبارت حق تعالیٰ سے ہے پس متذکرہ بالا سے ظاہر ہوا کہ جسم انسانکا جامع جمیع موجودات عالم بسیط و مرکب کا ہے اسلیے کہ مضغہ انسانکا جامع ہے جمیع اجسام عالم شہادت کو اور قوت مضغہ اور قوا دوسرے ہے قوت جبرائیل اور قوت میکائیل اور قوت اسرافیل اور قوت عزرائیل علیٰ نبینا و علیہم السلام اور عالم مثال کو اور روح وسیع ہے عالم ارواح کو اور سر جامع ہے عالم اعیان کو اور خفی جامع ہے اسمائے رحیم کو اور اخفیٰ جامع ہے اسم رحمٰن کو اور انا ئے مقید سالک کا جامع ہے انا ئے مطلق حقانی کو مثل وسعت ہر مقید کے اپنے مطلق کو بتفصیل اسرار متذکرہ بالا انکے طرف اشارہ ہے واسطے غور کرنے کے اپنے نفس مین قول سے حق تعالیٰ کے کہ (وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ) ہے لیکن یہ مشاہدہ اوسی شخص کو حاصل ہوگا جسنے تخلیہ اور تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ جیسے کہ چاہیے حاصل کیا ہو اور بعد طے مقامات تحتانیہ و فوقانیہ کے اپنی انا ئے مقید کو انا ئے مطلق حقانی مین محو اور فنا کیا ہو پس بعد اوسکے اگر سالک اپنے جسم مین کہ فلک تحتانی ہے بتوجہ تام غور کرے گا تو افلاک فوقانی اور اونکے اسرار کو بخوبی دریافت کریگا اور نزول حق تعالیٰ کا آخر شب کو سماے دنیاوی مین کہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ وقت نشا اور صفائی طبیعت کے ہے سالک کو مشہود ہوگا اور مقام قرب نوافل اور فرائض بھی جان لیگا لیکن حجابات اور غواشی طبیعت جبتک سالک سے مرتفع نہونگے ان اسرار اور مقامات سے محجوب رہیگا پس لازم ہے چاہیے کہ براق جسم پر سوار ہو کر جبرائیل علیہ السلام کو اپنے مضغہ قلب سے پہچانے اور اپنی قوت حیات سے میکائیل علیہ السلام کو اور اپنی قوت تحلیل سے عزرائیل علیہ السلام کو اور اپنے قوا سے اسرافیل علیہ السلام کو اور اپنی روح سے روح اعظم کو اور اپنے تعین سے اعیان کو پہچانے اور وہان سے گذر کر اسم رحیم تک کہ عالم اسما و صفات و خفی ہے اور وہان سے عرش رحمٰن تک کہ عالم اخفیٰ ہو وہ مرتبہ وحدت ہے اور وہان سے مرتبہ ذات تک کہ انا اللہ ہے پہونچے اور اس مرتبے مین سوائے حیرت کے اور کچھ ہاتھ نہین آتا ہے اور بعض اہل کشف کہتے ہین کہ جسد انسان مین وہم مقام عزرائیل اور ہمت مقام میکائیل اور عقل مقام جبرائیل اور قلب مقام اسرافیل کا ہے اور فکر مقام باقی ملائکہ کا ہے اور خیال اصل وجود اور ہیولیٰ جمیع عوالم کا ہے کہ کمال ظہور حق تعالیٰ کا اوسین ہے واضح ہو کہ معرفت نفس اور رب بطریق اضداد کے بھی حاصل ہو سکتی ہے مثلاً کہا جاوے کہ جسنے پہچانا اپنے رب کو ساتھ بقا کے پس تحقیق پہچانا اوسنے اپنے نفس کو ساتھ فنا کے اور جسنے پہچانا اپنے رب کو ساتھ غنا اور قوت اور قدرت کے پس تحقیق پہچانا اوسنے اپنے نفس کو ساتھ فقر اور ضعف اور عجز کے و علیٰ ہٰذا القیاس اور معرفت نفس اور رب استدلال کے ساتھ بھی ہوتی ہے مثلاً کہا جاوے کہ روح جسد مین نہین محسوس ہوتی ہے اور نہین تفحص کی جاتی ہے پس جانا ہمنے اس سے کہ حق تعالیٰ بھی ایسا ہی منزہ ہے حس اور تفحص سے یا یہ کہ کہا جاوے کہ روح جسد مین لمس اور مس نہین کی جاتی ہے پس اس سے جانا ہمنے کہ حق تعالیٰ بھی لمس اور مس سے منزہ ہے و یا یہ کہ روح جسد مین بصر سے ادراک نہین کیجاتی ہے اور نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ واسطے اوسکے کوئی جگہ اندر جسد مین نہین پس اس سے جانا ہمنے کہ حق تعالیٰ کو بصر نہین ادراک کر سکتی ہے و یا یہ کہ کہا جاوے کہ جب جسد حرکت نہین کرتا ہے مگر بسبب علم اور شعور روح کے

آخرت اور نعمت بہشت مقرر ہے اور دیگر دونون فریق کو علاوہ خوبی آخرت اور نعمت بہشت کے مرتبۂ قرب
ووصال بھی حاصل ہے واضح ہو کہ اعمال دو قسم پر ہین ایک عبادت دوسری معرفت ہے معرفت اصل ہے اور
عبادت اوسکی فرع اور عبادت دو قسم ہے ایک عبادت جسمی جسکو شریعت کہتے ہین دوسری عبادت قلبی جسکو
طریقت کہتے ہین اور معرفت بھی دو قسم پر ہے ایک معرفت آفاقی دوسری معرفت نفسی معرفت آفاقی
عبارت ہے معرفت مراتب تنزلات سے انفس اور ذات سالک کی خارج مین جنکو بعض عارفین نے ایام سے
بھی تعبیر کرتے ہین اول کے تین مراتب کو کہ احدیت اور وحدت اور واحدیت ہین ذاتی اور داخلی اور اخیر کے
تین مراتب کو کہ ارواح اور مثال اور ملک ہین صفاتی اور خارجی کہتے ہین اور معرفت انفسی عبارت ہے پہچاننے
سے مراتب حق اور مراتب خلق کو نفس اور ذات سالک مین اور آیۂ کریمہ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي
أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ اسی مذکور کی طرف اشارہ ہے اور معرفت نفس مین بھی چھ مراتب
ہین تین تو مراتب اصلی اور داخلی ہین کہ وہ ذات اور نور اور سر ہین اور تین مراتب صفاتی اور جدید
اور خارجی ہین کہ وہ روح اور نفس اور دل ہین اور جسم لباس اونکا ہے اور تین مراتب اصلی مظہر اور
متجلی ہین اور تین مراتب صفاتی اور خارجی مظاہر اونکے پس مراتب داخلی کو مراتب خارجی مین دریافت کرنا
چاہیے اسطرح پر کہ ذات کو روح مین اور نور کو دل مین اور سر کو نفس مین جاننا چاہیے کہ روح اور دل کو بھی
نفس مین پہچاننا چاہیے اسطرح پر کہ نفس ظاہر اور باطن اوسکا دل ہے اور دل ظاہر اور باطن اوسکا
روح ہے اور روح ظاہر اور باطن اوسکا سر ہے اور سر ظاہر اور باطن اوسکا نور ہے اور نور ظاہر اور باطن اوسکا
ذات ہے پس معرفت روح اور دل اور تمامی مراتب داخلی اور خارجی کا نفس ہے اور تمامی مراتب داخلی
اور خارجی نفس ہی مین داخل ہین اسی واسطے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ معرفت نفس مین
معرفت رب کی ہے وَلَا يَنْبَغِي إِضَافَةُ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ إِلَىٰ فَنَاءِ وُجُودِ الْعَالَمِ كَإِلَىٰ فَنَاءِ وُجُودِهِ
فَإِنَّ مَعْرِفَةَ اللّٰهِ لَا تَحْتَاجُ إِلَىٰ فَنَائِهِ وَلَا إِلَىٰ فَنَاءِ فَنَائِهِ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ لَا وُجُودَ لَهَا وَمَا لَا
وُجُودَ لَهُ لَا فَنَاءَ لَهُ لِأَنَّ الْفَنَاءَ يَسْتَلْزِمُ بَعْدَ إِثْبَاتِ الْوُجُودِ سِوَى وُجُودِ الْحَقِّ تَعَالَىٰ
فَهُوَ شِرْكٌ وَلِهٰذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ رَبِّي بِرَبِّي وَقَالَ أَيْضًا
مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ كَمَا قَالَ مَنْ أَفْنَىٰ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ اسلیے کسی
شئے کا اثبات جائز نہین اوسکا فنا بھی جائز نہین وَإِذَا عَرَفْتَ نَفْسَكَ بِلَا وُجُودٍ وَلَا فَنَاءٍ فَقَدْ
عَرَفْتَ اللّٰهَ حَقَّ الْمَعْرِفَةِ وَإِلَّا فَلَا کیا حق تعالی نے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
یعنے حق تعالی اول ہے بغیر ابتدا کے اور حق تعالی آخر ہے بغیر انتہا کے اور حق تعالی ظاہر ہے بلا قید ظاہر کے
اور حق تعالی باطن ہے بلا قید باطن کے یعنے اول اور آخر اور ظاہر اور باطن مین حق تعالی کے نہین تغیر
تغیرات اور بلا حلول اور اتحاد کے نہ حق تعالی کسی شئے مین داخل ہے اور نہ کسی شئے سے خارج ہے اور نہ کوئی شئے
حق تعالی مین داخل ہے اور نہ کوئی شئے حق تعالی سے خارج کما قرأنا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ وَلَا يَرَاهُ غَيْرُهُ إِلَّا هُوَ
وَلَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ إِلَّا هُوَ يُنْفِسُهُ وَيَرَىٰ نَفْسَهُ بِنَفْسِهِ بِلَا وَاسِطَةٍ فَتَيَقَّنْ أَنَّهُ لَا بَيْنَ الْمُرْسِلِ وَ
الْمُرْسَلِ لَهُ وَالْمُرْسَلِ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ لَا فَاتِحَ لِغَيْرِهِ تَعَالَىٰ وَلَا الْاسْمُ وَلَا الْمُسَمَّىٰ إِلَّا هُوَ وَالْمُنْتَهَىٰ
تَعَالَى اللّٰهُ وَحْدَهُ فَإِنَّ الشَّيْءَ مَعْدُومٌ الْآنَ كَمَا كَانَ مَعْدُومًا قَبْلَ التَّكْوِينِ وَلَا كُلُّ مَعْدُومٍ

ہووے اور محال ہے معدوم مطلق کا اثر موجود خارجی پر ہونا بلکہ مراد اوس معدوم سے معدوم فی الخارج اور موجود فی الباطن ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ تمامی موجودات خارجیہ جو ظاہر مین موجود ہین باطن سے ہی ظاہر ہوئے لیکن جو معدوم فی الخارج ہے اور موجود فی الباطن اور یہ منبع جمیع اشیا کا ہے اور باطن مطلق عبارت ہے ذات الٰہیہ سے کیونکہ وہ غیب الغیوب ہے اور حق تعالیٰ باعتبار ذات کے غنی عن العالمین ہے اور باعتبار اسماکے طالب ہے وجود عالم کا پس عالم مستند ہے طرف حق تعالیٰ کے باعتبار اسماکے ویا مستند طرف اسماکے فقط اسلیے کہ اسما عبارت ہے ذات مع الصفات سے بہرحال مقصود حاصل ہے اور صفات کے لیے خارج مین کوئی وجود نہین کیونکہ وہ محض نسب ذاتیہ ہین اور نسب ذاتیہ کے لیے سوائے ذات کے کوئی وجود علٰحدہ نہین پس موثر اگر ذات ہے پس تاثیر اوسکی باعتبار نسب ذاتیہ کے ہے اور نسب ذاتیہ کے لیے کوئی وجود خارج مین نہین اور اگر موثر صفات ہین انکا وجود بھی خارج مین نہین اور مظاہر اسماکے جو اعیان ثابتہ اور صور علمیہ ہین حضرت علم مین تو وجود کی بو نہین پائی ہے ابتک اور حقیقت مین وجود متعین ہی موجود ہے موافق صور علمیہ کے نہ اعیان اور صور علمیہ پس متذکرہ بالا سے ثابت ہوا کہ وجود خارجی مین موثر وہ چیز ہے کہ جسکا وجود خارج مین نہین اور اگر کسی موجود کے لیے حکم اور اثر ہے تو کسی شے پر وہ بھی بسبب حکم اور اثر معدوم خارجی کے ہے اسلیے کہ یہ حکم اور اثر موجود خارجی کا سبب ایک مرتبے سے ہے کہ جسکا وجود خارج مین نہین جیسے کہ حکم امرا اثر سلطان اور وزیر اور قاضی اور تمامی اصحاب مناصب کا جاہل پر بسبب ایک مرتبے کے ہے کہ جسکا وجود خارج مین نہین پس جبکہ یہ اوس مرتبے سے معزول ہو جاتے ہین تو نہین نافذ ہوتا ہے حکم اونکا پس جبکہ یہ امر باوجود واضح ہونے کے لوگ اوسکا شعور نہین رکھتے ہین فرمایا حضرت شیخ نے فصوص مین (وَهُوَ مِنْ عَجَائِبِ الْأُمُورِ وَمَسْئَلَةٌ عَزِيزَةٌ) اور اسی جگہ سے ظاہر ہوا مطلب امور کلیہ کا جو آگے ہی مین مذکور ہے فرمایا حضرت شیخ نے (إِنَّ الْأُمُورَ الْكُلِّيَّةَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وُجُودٌ فِي عَيْنِهَا فَهِيَ مَعْقُولَةٌ مَعْلُومَةٌ بِلَا شَكٍّ فِي الذِّهْنِ لَا تَزُولُ عَنِ الْوُجُودِ الْعَيْنِيِّ وَلَهَا الْحُكْمُ وَالْأَثَرُ فِي كُلِّ مَا لَهُ وُجُودٌ عَيْنِيٌّ) واضح ہو کہ فیض اور قبول فیض دائمی ہے اسلیے کہ جو قابل کہ ساتھ صفت وجود کے متصف ہووے واجب ہے کہ جو ہوتا ہے ساتھ وجود حق تعالیٰ کے کہ دائم ہے پس عدم اوسپر طاری نہین ہو سکتا ہے لیکن تعینات اور ظہورات اور تشخصات اوسپر طاری ہوتے ہین اور یہ امر مخالف آیہ کریمہ (كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ) کا نہین ہے کیونکہ طریان فنا کا تعین شخصی پر ہے نہ متعین پر پس وجود متعین کا بعد زوال ایک تعین کے دوسری تعین مین ظہور کرتا ہو خواہ وہ دوسرا تعین برزخی ہووے و یا حشری و یا جنانی و یا جہنمی اور تجلیات اور ظہورات ابدالآباد تک ساتھ اس قابل اور مقبول کے دائم اور باقی ہین ساتھ حق دائم باقی کے (فَكُلُّهَا شُئُونُ الْحَقِّ فِي غَيْبِ ذَاتِهِ وَأَسْمَائِهِ وَوَقَعَ اسْمُ الْغَيْرِ عَلَيْهَا بِسَبَبِ التَّعَيُّنِ وَالْاحْتِيَاجِ إِلَى مَنْ يُوجِدُهَا فِي الْعَيْنِ وَبَعْدَ الِاتِّصَافِ بِالْوُجُودِ الْعَيْنِيِّ صَارَتْ حِجَابًا بِالْغَيْرِيَّةِ لِتَعَيُّنِهِمْ أَبَدًا بِلَا تَغَيُّرٍ وَتَكْمِيلِهِ بِحَسَبِ عَوَالِمِهِ وَطَبَقَاتِ الشُّئُونِ بِحَسَبِهِ فَالْإِنْسَانُ الْكَامِلُ هُوَ الْأَوَّلُ بِالْقَصْدِ وَالْآخِرُ وُجُودًا جَعَلَهُ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْعَيْنَ الْمَقْصُودَةَ وَالْعِلَّةَ الْغَائِيَّةَ مِنْ إِيجَادِ الْعَالَمِ وَمِنْ شَأْنِ الْعِلَّةِ الْغَائِيَّةِ التَّقَدُّمُ فِي الْعِلْمِ وَالْإِرَادَةِ وَكَمَا أَنَّ مَنْ فَاتَهُ أَيْضًا التَّأَخُّرُ فِي الْوُجُودِ ... بِالْإِيجَادِ فِي سِلْسِلَةِ الْمَوْجُودَاتِ ... أَوَّلُ مَا ... الْقَلَمُ الْأَعْلَى ثُمَّ اللَّوْحُ الْمَحْفُوظُ ... ثُمَّ الْكُرْسِيُّ ... ثُمَّ الْعَنَاصِرُ ... ثُمَّ الْمُوَلَّدَاتُ ثُمَّ الْإِنْسَانُ فَإِنَّهُ مُنْتَهَى تِلْكَ الْأَدْوَارِ ...)

فقر فقر ہے اور نکل آنا سالک کا اپنے وجود و ذات سے ساتھ معنی مزبور کے فقر فقر فقر ہے پس اوسوقت فقر اور
تمام ہو الفنا اور سیر الی اللہ سالک کی تمام ہوتی ہے پس اس تذکرہ بالا سے معلوم ہوا کہ درجات فنا کے تین ہین
اول فناے افعال ہے کہ سالک کسی فعل کو افعال مین سے سواے حق تعالی کے اور کسی کی طرف بوجہ استقلال
منسوب نکرے بلکہ تمامی افعال کو حقیقت مین ایک فعل اور ایک تجلی شمار کرے کہ ہر جگہ مین باقتضاے استعداد
اور قابلیت ہر مظہر کی مختلف طور پر ظاہر ہوا ہے دوسرے فناے صفات ہے کہ کسی صفت کو صفات مین سے
سواے حق تعالی کے بوجہ استقلال اور کسی کے طرف منسوب نکرے اور سبکو ایک صفت سمجھے کہ بسبب ظہور
کے قوی متکثرہ مین ساتھ اسامی متنوعہ کے حق تعالی نے تجلی فرمائی ہے تیسری فناے ذوات ہے کہ وہ پہنچنا
سالک کا ہے ایسی ایک حالت مین کہ سالک ذوقًا اور وجدانًا ذوات عالم کو عدم اصلی مشاہدہ کرتا ہے
اور سبکو عین حق تعالی دیکھتا ہے جیسے کہ نفس الامر مین ہے پس جبکہ ذات سالک بالکلیہ بصر اور بصیرت کی آگے
ذرہ وار ہو کر استراق نور الانوار حقانی مین متلاشی ہو جاتی ہے اوسوقت من و توئی کی گنجایش باقی نہین رہتی
ہے جاننا چاہیے کہ حالت محویت اور فنا الفنا مین اور کوئی عبادت ممکن نہین کیونکہ عبادت عابد اور معبود کو
چاہتی ہے اور خیال دوئی اور اثنینیت کا اس مقام مین حکم شرک کا رکھتا ہو انبیا اور اولیا اوس مقام جمع اور وصل ہو منزل ہو کر
مقام تفصیل و تفرقہ مین اسواسطے عبادت کرتے ہین کہ مقام وصل شائبہ ربوبیت سے مشعر ہو اور عبادت اور بندگی مین سراسر عجز اور نیاز
اور سر افگندگی ہے اور انکے نفوس قدسیہ کو عجز اور نیاز کمال مرغوب ہے اسواسطے وہ مقام وصل سے منزل ہو کر عبادت حق تعالی کی بجا لاتے ہین و نیز انقرابع
کو بجز اپنے مقام وصل کی طرف رجوع کرتے ہین دوسری وجہ انکی عبادت کی یہ ہے کہ اگر یہ لوگ مقام وصل مین مدام رہکر ترک عبادت کرینگے تو عوام کہ اس مقام مین کامل
نہین ہوئے ہین سند پکڑینگے اور ترک عبادت کرینگے تیسری وجہ اونکے عبادت کی یہ ہے کہ اس مقام وصل اور
محویت کا قیام نہین پس جب حواس باقی ہین لامحالہ عبادت فرض ہوگی اسلیے کہ احکام شرع شریف حواس کے ساتھ
متعلق ہین اور جب حواس معطل ہو جاوین اوسوقت وہ معذور ہین مثل مجنون کے کہ مرفوع القلم ہے واضح ہو
کہ جب انسان ثمرہ ہستی مطلق کا ہے کہ جو کچھ کہ شجرہ ہستی بیچ ثمر مین مندرج ہے اسلیے کہ انسان مین وہ لیاقت
موجود ہے گو بالفعل مخفی ہے پس اوسکو چاہیے کہ اس اندماج مجمل کی تفصیل کی طرف کوشش کرے یعنے طرف تفصیل
سبعہ امہات صفات کے بلکہ حسب حدیث واسطے تفصیل نو دو نہ نام کے کوشش کرے اور خود ان اسما کے
اخلاق کو اپنے مین حاصل کرے اور خود شناسی کے ذریعے سے خدا شناس ہو جاوے اور اپنے کو محو اور فنا
کرکے حق تعالی کو اثبات کرے پس جبکہ سالک کو حسب آیہ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ کے بعد
ریاضات اور عبادات کے رفع غیریت ہو کر یقین حاصل ہوتا ہے نعرہ زن انا الحق ہوتا ہے جیسے کہ حضرت شیخ
معین الدین ہروی قدس سرہ فرماتے ہین شعر من نمیگویم انا الحق یار میگوید بگو + چون نمیگویم مرا دلدار میگوید بگو
پس اسصورت مین جو عبادت سابق مین ساتھ غیریت کے کرتا تھا اب ساتھ عبودیت کے کریگا اور حسب شعر
+ کار خود کن کار بیگانہ مکن + بر زمین دیگران خانہ مکن + نماز اور روزہ اور حج اور زکاۃ وغیرہ احکام شرع کے
کام اپنا کرے گا نہ مثل زنادقہ کے ترک عبادت کا کرے گا کہ جسمین شائبہ ربوبیت کا ہے معاذ اللہ منہا جاننا چاہیے
کہ جو کچھ کہ انواع مراقبات وغیرہ اس مقدمے مین مذکور ہوئے ہین بشرط عمل و استدامت و استغراق و انہماک
موصل الی القرب والحضور ہین اور بدون اوسکے بغایت دور کیونکہ یہ عالم کردار ہے نہ عالم گفتار سچ ہے
کار کن کار بگذر از گفتار + جسقدر مشق زیادہ کام آسکا الاثر زیادہ اہل اللہ فرماتے ہین کہ تصوف یکجہت کرنا دم

اور گناہ سے پاک نقل ہے کہ ایک روز حضرت داود علیہ السلام نے حضرت رب العزت سے مناجات کی کہ او نکا اعمال نامہ او نکو دکھلایا جاوے او نکا اعمال نامہ او نکو دکھلایا گیا پس جب او نھون نے اپنے اعمال نامہ کو دیکھا تب ہاتھ کھانے اور پینے کے طرف دراز نہین کیا شاوی انہ ما رفع کاسۃ الی السماء حتی مات حیاء من اللہ تعالی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المومن لا یسکن اضطرابہ ولا یامن دوعتہ حتی یخلف جسر جہنم حضرت یحیی بن معاذ قدس سرہ بھی فرماتے ہین کہ حق تعالی نے بہت سی چیزونکو بہت سی چیزونمین پوشیدہ کیا ہے اپنے مکر کو اپنے صلح اور لطف مین اور اپنے ترک عون اور نصرت کو اپنے انواع نعمتون مین اور اپنے غضب اور خشم کو اپنے ستر جمیل مین اور اپنے قطعیت کو اپنے مہلت دینے مین پس طالب سالک کو چاہیے کہ اپنے حسن اوقات اور کثرت احسان وعبادات پر اعتماد نکرے اور ستور نعمتون اور عصمتون کو چاہیے کہ مغرور اور فریفتہ نہووے کیونکہ اوسکے ضمن مین انواع عقوبت ہین اور مغرور اور فریفتہ نہونا چاہیے اپنے صفائی عبودیت پر کیونکہ اوسمین نسیان ربوبیت ہے یہ اسواسطے ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ حق تعالی اپنے دشمنون کو اپنی عصمت کے ساتھ آراستہ کرتا ہے حالانکہ وہ اپنے علم مین لعنتیون مین ہین جیسا کہ شیطان اور بلعم باعور اور برصیصا وغیرہ ہین کہ او نکو انوار ولایت سے آراستہ کیا تھا اور حق تعالی کے نزدیک اہل عفو سے تھے اور بعض کیا قارون کو اپنی نعمتون مین حالانکہ وہ اہل غضب سے تھا حضرت عبد اللہ سہل تستری قدس سرہ فرماتے ہین کہ غرور مین ڈالتی تجھکو سلوک طالب اور حق تعالی کی نظر سے نگراوین چار چیزین کہ وہ ظاہر کرنا حق تعالی کا ہے تجھکو ساتھ ایسے عمل نیک کے کہ تونے نہین کیا اوسکو اور چھپانا حق تعالی کا تجھکو ایسے اعمال بد سے کہ تونے کیا ہے انکو اور زیادہ کرنا حق تعالی کا تجھپر نعمتون کو باوجود اسکے تونے اوسکا شکر ادا نکیا او عطا کرنا حق تعالی کا نعمتونکو بغیر مانگے تیرے ایک روز خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مرید کو کہا کہ کیف اصبحت مرید نے کہا بالسلامۃ والعافیۃ خواجہ نے اوسپر آواز دی اور فرمایا اے بیخبر اہل دنیا اہل بہشت کی باتین کسطرح کہتے ہین جسکا ایک پانون بہشت کے اندر ہو اور دوسرا پانون بہشت کے باہر او سکو بھی ایسا کلام کرنا جائز نہین ہے بے خبر تجھکو ابھی دنیا سے بہشت تک ہزارہا دشواریاں اور گھاٹی درپیش ہین تو نے ایسا کلام کیونکر کیا حضرت موسی علیہ السلام کو حق تعالی نے خطاب فرمایا اے موسی جبتک کہ دونون پانون اپنے بہشت کے اندر رکھو نہ دیکھے تو میرے مکر سے لا پرواہ مت ہو حضرت نور قطب عالم قدس سرہ فرماتے ہین کہ بعض اوقات مین ایسا ہوتا ہے کہ حق تعالی اپنے دشمنونکو بلباس دوستون اور برگزیدونکے آراستہ کرتا ہے تاکہ وہ اپنی صفائی اوقات سے مسرور ہووین اور گمان کرین کہ وہ اہل ولایت سے ہین اور یہ حق تعالی سے ان لوگونکے لیے استدراج ہے پس نہین چھوڑتا ہے حق تعالی او نکو او نکے حال پر اور رد کرتا ہے او نکو طرف حقائق معلومہ کے کہ حق نے او نکے لیے مقرر فرمائے ہین مثل حال برصیصا اور بلعم باعور وغیرہ کے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ حق تعالی اپنے دشمنون کو عزت اور جاہ اور ریاست کے ساتھ اپنے دوسرے بندون پر فضیلت عطا فرماتا ہے کہ لوگونکی حمد وستایش سے وہ مغرور ہووین اور گمان کرین کہ خود اہل فضل سے ہین یہ حق تعالی سے او نکے لیے استدراج ہے پس حق تعالی او نکو اس عزت اور جاہ اور ریاست مین نہین چھوڑتا ہے اور رد کرتا ہے او نکو اپنے حقائق معلومہ کی طرف جیسا کہ حال دقیانوس اور نمرود اور شداد وغیرہ کا ہے اور کبھی ایسا

اور ایسا کہا یہانتک کہ مجھپر خوف عظیم غالب ہوا پس مین نے عرض کیا اے رب مجھکو عبدالرزاق نے زہری اور وا
معمر سے اور وہ زہری سے او ر وہ انس رضی اللہ تعالی عنہم اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ
جبرائیل علیہ السلام سے اور وہ تجھسے کہ تو نے ارشاد فرمایا مین بندے کے ساتھ ایسا کرتا ہون جیسے کہ وہ میرے ساتھ
گمان رکھتا ہے اور مین تجھسے امید رکھتا تھا کہ تو مجھپر رحمت کریگا فرمایا حق تعالی نے سچ کہا جبرائیل اور رسول
اور انس اور زہری اور معمر اور عبدالرزاق نے مین نے تجھپر رحمت کی پس مجھکو خلعت پہنایا اور مین نے ایسی خوشی
دیکھی کہ کبھی نہین دیکھی تھی جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال من یلی حساب
الخلق فقال اللہ قال ہو بنفسہ قال نعم فتبسم الاعرابی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مما ضحکت یا اعرابی قال ان الکریم اذا قدر عفا واذا حاسب سامح اور فرمایا اللہ تعالی نے
یا ایہا الانسان ما غرک بربک الکریم اہل اشارہ فرماتے ہین کہ حق تعالی کا اپنے تمامی اسما مین سے
اس اسم کو بیان اختیار کرنا واسطے تعلیم اور تلقین بندے کے ہے تاکہ بندے اوسکے طرف رجوع کرین اور اوسکے
کریمی کی وجہ سے اوسکے ساتھ فریفتہ ہو وین حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ اے اہل عراق
تم کہتے ہو کہ امیدوار ترین آیت آیات قرآنیہ مین سے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا ہے اور ہم اہل بیت کے نزدیک سب سے امیدوار ترین آیت آیات قرآنیہ مین سے ولسوف یعطیک
ربک فترضی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہونگے جبتک ایک شخص بھی آپکی امت مین سے
دوزخ مین رہیگا اور تفسیر مدارک مین ہے کہ جب یہ آیت موصوف نازل ہوئی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم نے اذا لا ارضی وواحد من امتی فی النار بعض اکابر سے منقول ہے کہ حق تعالی
نے واسطے مغفرت امت کے اپنے رسول کریم کو امر کیا اور کہا واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات
اور خلاف امر رب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متصور نہین حضرت نے حسب الامر امت کے لیے امر
چاہی اور حق تعالی کریم تر اوس سے ہے کہ اپنے حبیب کو حکم کرے کہ مجھسے مانگ اور جب مانگے عطا نکرے پس اس سے
معلوم ہوا کہ امت مغفور ہین اور رب غفور فرمایا حق تعالی نے ثم اورثنا الکتاب الذین
اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات
پس ان عنوان طائفہ مندرج آیہ موصوفہ کے حق مین کہ برگزیدگان حقتعالی اور وارثین کتاب اللہ ہین اہل تحقیق کے
بہت سے اقوال ہین حضرت سہل تستری قدس سرہ فرماتے ہین کہ وہ جاہل اور متعلم اور عالم ہین اور دوسرا قول
کہا ہے کہ وہ طالب دنیا اور طالب عقبی اور متوجہ طرف مولی کے ویا مرتکب گناہ کبیرہ اور مرتکب گناہ صغیرہ اور مجتنب از جمیع
ویا مصر بذنوب اور تائب عاید اور تائب ثابت ویا آکل حرام اور مائل طرف شبہات کے اور آکل حلال ویا
مجرم اور تائب اور متقی ویا غافل اور طالب اور واجد ہین اور بعض کہتے ہین کہ ظالم سے طالب دنیا
اور مقتصد سے طالب عقبی اور سابق سے طالب مولی ہے محققین حضرات صوفیہ فرماتے ہین کہ تقدیم ظالم کی از راہ
فضل کے ہے اور تاخیر اوسکی از روے عدل کے اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہے
وقد قال بعض الاکابر انما ابتدء بالظالم لئلا ییأس نصیبک عند الابلیس کان
الانسان اذا کان حسنا یعجب بمحاسنہ فیحسن جمالہ ونصیبہ فیکون نقص
الروایات ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فی بعض اسفارہ نصرانیا

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

گرچہ مقدمہ مین سوا ے علوم حقائق کے بعض اصطلاحات بھی ضمناً مذکور ہو چکی ہین لیکن جب کہ طالب کو اکثر اصطلاحات کی ضرورت ہوتی ہے لہذا بعد اختتام مقدمہ کے اور بھی چند اصطلاحات حضرات صوفیہ کرام کی تفہیما بطریق اختصار کے ذکر کیے جاتے ہین تا کہ طالب صادق کو بصیرت حاصل ہو اور یہ شغل ہے انتھا علیہ مراقبون پہ پہلا مراقبہ باب الالف کا ہے (ا) الف سے اشارہ ہے صرف ذات احدیت کے یعنی حق تعالے باعتبار احدیت کے اول الاشیا ہو اور آخر الاشیا ہمین (ابرو) اصطلاح مین کلام اور الہام غیبی کو کہتے ہین (ادب) عبارت ہے تمیز رکھنے سے عبد کے درمیان اُن چیزون کے جو حق تعالے کے لیے مختص ہین اور درمیان اُن چیزون کے جو عبد کے لیے مختص ہین (احسان) عبارت ہے بجا لانا ہے عبودیت کے ساتھ مشاہدہ ربوبیت کے (اللہ) نام ہے ذات واجب الوجود کا جو مستجمع ہے جمیع صفات کمال کا اور مستحق ہوتا ہے تین جگہ مین اول مقام لاتعین مین جو ذات بحت منقطع الاشارہ ہے نہ اسم ہے وہان نہ رسم جسکو احدیت مطلقہ کہتے ہین دوسرے مقام وحدت مین کہ اس مقام مین جملہ صفات ذات کے ساتھ اجمالاً کو ہوئی ہین تیسرے مقام واحدیت مین اطلاق کرتے ہین اس مقام واحدیت مین جملہ صفات ذات کے ساتھ تفصیلاً موجود ہین پس اس مرتبہ واحدیت مین اللہ کا لفظ ہے اُسے جسکو فارسی مین خدا کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اسی جگہ سے معنی شعر ہے ۔ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال ✽ کہ من از خدا بیش بودم دو سال ✽ سمجھنا چاہیے یعنی مراد دو سال سے دو مرتبہ ہین اور مرتبہ احدیت مطلقہ مین اللہ کا خود وجود سے ہے کہ واجبی خدائی کے ہے اسلیے کہ اس مرتبے مین سوا ے خدائی کے دیکھا نہین آتا ہے (الوہیت و الاہیت) یعنی خدائی اور خداوندی کے ہے یہ لفظ مقام تفصیل صفات مین اطلاق کرتے ہین یعنی جس مقام مین رب اور مربوب کو اعتبار کرتے ہین اور یہ محل متقضی ہے تمام وبقا اور سلسلہ تعین تنزل عالم کا اور یہ مقام برزخ ہے درمیان ارباب کے کہ اسما الٰہی ہین اور درمیان مربوبات کے کہ اسما کیانی ہین اور اس مقام مین واسطے ظہور اور بقا ے عالم کے تقدیر الٰہی جاری ہے (ایمان) دو قسم پر ہے تقلیدی اور تحقیقی ایمان تقلیدی عوام مومنین کو حاصل ہے کہ ایک کو دیکھ کر ایمان لاتے ہین اور نہین سمجھتے ہین کہ حق تعالیٰ کون ہے اور کیسا ہے اور کہان ہے اور احکام شرع شریعت برابر بجا لاتے ہین اور یہ ایمان جائز ہے اور سبب ہے دخول جنت کا اور ایمان تحقیقی جو اولیا اللہ کو حاصل ہے یہ ہو کہ وہ تمامی عالم کو نیست و نابود اور معدوم بالذات اور اعتبار محض اور حق تعالی کو موجود اور ہست بالذات جانتے ہین (استتار) اشارہ ہے طرف ذات بحت کے جیسے کہ کہا جاتا ہے مشاہدہ الابرار بین التجلی والاستتار تجلی اشارہ ہے طرف ظہور ذات کے اور استتار اشارہ ہے طرف ذات کے کہ ذات ہمیشہ اور ہر جگہ مستتر اور پوشیدہ ہے (ازل) جسکی ابتدا نہین اسکو دو جگہ پر اطلاق کرتے ہین اول مرتبہ ذات بلا صفات یعنی جسکو لاتعین اور احدیت اور مرتبۂ ذات اور واجب الوجود کہتے ہین کہ وہ خود بخود موجود ہے اپنی موجودیت مین کسیکا محتاج نہین اور نہ تھا اور نہ ہوگا اسکے وجود کے لیے ابتدا نہین دوسرا تعین ثانی مین اطلاق کرتے ہین جیسے تفصیل صفات اور حقائق الٰہی اور حقائق کیانی اور اعیان ثابتہ اور حقائق الاشیا ثابت ہین اسکو ازل بھی کہتے ہین جیسے کہ کہتے ہین کہ حق تعالی نے اس امر کو ازل مین مقرر فرمایا ہے یعنی حق تعالی نے حقائق اشیا کو ازل مین مقرر فرمایا ہے اسکو علم الٰہی اور تقدیر الٰہی بھی کہتے ہین سوا ے اسکے اور بھی ازل ہین تفصیل اُسکی سابق مقدمے مین مذکور ہے (اتصاف) یعنی اتصاف بندے کا ساتھ ذات اور صفات حق تعالی کے یہ مسئلہ مشہور ہے لیکن یہان حقیقت مین ذات اور صفات حق تعالی ہی کے لیے ہے اور بندے کی ذات و صفات محض اعتباری اور مجازی ہے وجود اور صفات بندے کی ظل وجود اور صفات حق تعالی کے ہین (ازل الآزال) ذات بحت اور خاص مرتبہ ذات بلا صفات کو کہتے ہین (ابد) جسکی انتہا نہین یعنی ذات

سکتے ہین یعنی یہ اسم ذات کا ہے باعتبار اتفاق تعدد صفات اور اسمار اور نسب اور تعینات سکا احدیتہ یعنی باعتبار مرتبہ احدیت کا
ساتھ اسقاط صفات اور اسما اور نسب اور تعینات کے سہلا **احدیتہ الجمع** مرتبہ وحدت اور حقیقت محمدی اور احدیۃ
الجمع اور ابوالارواح اور اسم اعظم اور آدم حقیقی کو کہتے ہین یعنی یہ مرتبہ باعتبار اجمال صفات کر ہے مع قطع نظر بلا اسقاط اور
بلا اثبات صفات کے یہ جامع ہے احدیت اور واحدیت کو (**اعتبارات اربعہ**) انکی اصطلاح مین مرتبۂ وحدت مین
چار اعتبار ہین کہ وجود اور علم اور نور اور شہود ہین الوجود ہو وجدان الحق لذاتہ والعلم ہو اطلاع الحق علی ذاتہ وصفاتہ
واضافاتہ والنور ہو الظاہر لنفسہ والمظہر لغیرہ (**الآن الدائم**) اصطلاح مین مرتبہ تفصیل صفات یعنی واحدیت اور
تعین ثانی اور واحدیت الکثرت کو کہتے ہین تحقیق اسکی یون ہے کہ آن دائم عبارت ہے امتداد حضرت الٰہیہ سے
کہ مندرج ہے بسبب اسکے ازل ابد مین اور یہ دونون یعنی ازل اور ابد وقت حاضر مین بھی موجود ہین بسبب ظہور حضرت
الٰہیہ کے ازل اور ابد مین اور شکون اور ظہور مین اور وقت کا حضرت الٰہیہ سے ہے کہ جمع ازل اور ابد ہے پس
متحد ہے ساتھ انکی امتداد حضرت الٰہیہ کے ازل اور ابد اور وقت حاضر اسیواسطے کہا جاتا ہے واسطے باطن اور اصل
زمان کے دہر اور سرمد اور آنات زمانیہ اور تغیرات منتقش ہین اسمین کہ ظاہر ہوتے ہین احکام اور صور سرمد اور
دہر کے بسبب آنات زمانیہ اور متغیرات کے اور سرمدا ور دہر علی الحالہا دائما سرمدا ثابت ہین اور کبھی نسبت کیجاتی ہے
دہر اور سرمد کی طرف حضرت عندیہ کے لقولہ علیہ السلام لیس عند ربکم صباح ولا مساء و آنجمع ہو کر حقیقت ذات
الٰہیہ کی باعتبار عرافت کے ایک ممتد غیر متناہی ہے دونون جانب ازل اور ابد مین کیونکہ وہ اِس اعتبار سے نہ کوئی
وصف ہے واسطے اسکے و نہ کوئی رسم پس وہ حجاب غیب مین مستور ہے معرفت اسکی ممکن نہین کسی وجہ سے جبتک کہ وہ تعین
نہو ساتھ کسی صفت کے اور اول تعین اسکا علم اسکا ہے اپنی ذات کا جسکو وحدت سے تعبیر کرتے ہین پس یہ صفت
علم اول ہوتی ہے حضرت ذاتیہ سے طرف حضرت واحدیہ کے کہ حضرت اسماء و صفات سے اور نام رکھا جاتا ہے اسکا
حضرت الٰہیہ اور اِس حضرت الٰہیہ نے ثابت کی واسطے حضرت اول کے ازلیۃ الآزال بسبب اِس نسبت اعتباریہ کے
درمیان احدیت ذاتیہ اور درمیان حضرت صفاتیہ کے کہ واحدیت ہے کیونکہ تعقل نسبت کا ممکن نہین مگر بعد اعتبار
تجنیت کے اور نام رکھا جاتا ہے اِس نسبت کا نسبت سرمدیہ پس اِس سے ثابت ہوئی ازلیۃ الآزال یعنی تقدم
احدیت کا اوپر واحدیت کے پس ازلیت واحدیت سے ثابت ہوئی ازلیۃ الآزال احدیت کی اور یہ ابتداء نسبت سرمدیہ
ہے اور منتفی ہوئی حضرت الٰہیہ ساتھ اِس نسبت کے حقائق اعتباریہ کی بحکم عالمیۃ کے پس اعتبار لیے گئے ساتھ ذات
کے سبعہ صفات بحکم عالمیۃ حقیقت اولی کے اور وہ سبعہ صفات حی علیم مرید قدیر سمیع بصیر متکلم ہین اور اسم سے
امام الائمہ ہے وعلی ہذا القیاس حسب الترتیب باقی سِتّہ صفات اور بعض عارفون نے بجائے سمیع اور بصیر کے جواد اور
مقسط کو ذکر کیا ہے اور یہ صحیح نہین اِسلیے کہ یہ اسما تا توری مین سے ہین بسبب احتیاج جواد اور مقسط کے طرف حی اور علیم
اور مرید اور قدیر وغیرہ سبعہ صفات کے پس جبکہ یہ سبعہ صفات امور اعتباریہ ہین اور مقتضی ہین واسطے ربوبیۃ رب
مطلق کے واسطے جمیع اشیاء کے بوساطت اپنی کے ہو نگے اولیات اِن سبعہ صفات کی مقدم دیگر جمیع اسماء پر متقدم اعتبار
یعنی جو کہ معتبر حقیقی نے یعنی حق تعالی نے مقرر اور متعین فرمایا پس انکو اعتبار کہتے ہین یعنی تجلی اور تعین کو اعتبار کہتے ہین
اور بجائے تعینات کے اعتبار کہتے ہین کوئی معتبر مجازی اعتبار کرے یا نہ کرے پس یہ اعتبار نفس الامر مین ثابت اور
واقع ہے یعنی حقیقت ہین اور حقائق اشیاء کو اعتبار کہتے ہین (**الہام**) جو کچھ کہ دل سالک کو یقین کامل ہووے اس
چیز پر کہ وارد ہوتی ہے وہ بعد صفائی قلب کے خواہ یہ صفائی بسبب کسب کے ہو و یا ذکر و شغل سے حق تعالی کی عنایت

اشیاء اور اضافت اور نسبت اُنکی اُس ایک وجود حقیقی سے ہے (اصفیا) وہ لوگ ہین کہ اپنے باطن کو لوث دنیا سے پاک و صاف کیا ہے اور طلب کو اپنے خالق کی طرف رجوع کیا ہو (اسلام) دو قسم پر ہے اسلام شرعی اور اسلام طریقی شرعی جیسے کہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ احکام شرع شریف کے بجالانا اور اسلام طریقی جیسے کہ ریاضت شاقہ اور کسب اور نفس کشی اور ذکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کرنا (اصحاب طیران) اُن اولیا کو کہتے ہین جو ہوا پر طیران کرتے ہین کہ جسم مثالی اُنکا مصفا اور جسم عنصری اُنکا مانند ہوا کے لطیف ہوا ہے (افق مبین) نہایت مقام قلب کو کہتے ہین (افق اعلی) نہایت مقام روح کو کہتے ہین اور وہ مرتبۂ واحدیت اور حضرت الوہیت ہے (انابت) رجوع کرنا طرف حق تعالے کے اور خلاصی پانا تعینات سے (امید) تجلی روحی کو کہتے ہین اور محبوب حقیقی کو بھی کہتے ہین کہ حسن تمام ہے (ابرو) صفت جمال کو کہتے ہین کہ سالک کے دل پر تجلی الہامی وارد ہوتی ہے کہ سالک بواسطہ اُسکے مقام قرب کو پہونچتا ہے (ابرار) ایک قوم ہے اولیاء اللہ مین سے فقط تقوی اور عبادات ظاہری شریعت کے اختیار کرتے ہین (اوفی) مقام حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین کہ قابَ قَوسَینِ اَو اَدنیٰ اور وحدت ہے مقام وحدت کا تمامی مقامات انبیاء علیہم السلام سے اقرب ذات حق تعالے کا ہے واضح ہو کہ اس مقام وحدت مین دو قوس ہین قوس عروجی اور قوس نزولی قوس عروجی کو کہ باطن اس دائرے کا ہے قوس احدیت اور قوس وجوبی کہتے ہین اور یہ باعتبار سلب کے ہے اس قوس عروجی مین فقط اعتبار ذات کا ہے بدون اعتبار صفات کے اور قوس نزولی کو کہ ظاہر اس دائرہ کا ہے قوس واحدیت اور قوس تحتانی اور قوس امکانی کہتے ہین اس قوس نزولی مین ثبوت اور اعتبار علم ذات کا ہے مع ثبوت اور اعتبار دیگر صفات کے اور اس دائرہ کے قاب کو یعنی قطر دائرہ کو باعتبار اثنینیت کے قاب قوسین اور برزخ کبری اور باعتبار انتفاء اثنینیت مذکورہ کے حقیقت محمدی اور او ادنیٰ کہتے ہین (اقامت) اصطلاح مین غلبۂ عشق کو کہتے ہین (اوباش) اصطلاح مین اوباش وہ شخص ہے کہ سواے ذات حق کے غم ثواب اور عقاب کا اور پروا اُسکی نکرے (اولیا) قرب حق مین پہونچنے والے کو کہتے ہین یعنی یہ لوگ اسفل سے طرف اعلی کے عروج کرتے ہین اور قریب ذات حق تعالے کے ہوتے ہین اور اسرار حق تعالے کو پاتے ہین انکو لغزش بھی ہوتی ہے بسبب لغزش آدم کے شرعی کے جبکہ انسے خلاف شرع کوئی خطا واقع ہوتی ہے پھر اپنے مقام اسفل مین آجاتے ہین بعض کہتے ہین کہ ان سے لغزش واقع نہین ہوتی ہے یہ قول صحیح نہین (آزاد) آزاد وہ ہے کہ باوجود علم و فضل و کمال کے قیودات بشری اور تعریفات جسمی سے خلاصی پاوے اور لباس اور آراستگی اور اسباب دنیاوی سے دل کو اُٹھا دے اور خلقت سے درگذر کرکے ہمہ تن متوجہ طرف جلال اور جمال حق سبحانہ تعالی کے ہو اور اگر آراستگی لباس اور جسم مین ہو تو وہ مرتبۂ آزادی سے خارج ہے (ایقان) واسطے صوفی عارف کے یہ ایک مرتبہ ہے کہ واسطے اُسکے اس سے بلند کوئی مرتبہ نہین وہ یہ ہے کہ یقین جانے کہ حق تعالی کی ذات ہر شئے مین ہے اور اسمین محویت حاصل کرے (اتحاد) وہ شہود وجود مطلق واحد حقانی کا ہے اس طرح پر کہ تمامی موجودات اور افراد عالم حق تعالے ہی سے موجود ہین پس متحد ہین تمامی موجودات ساتھ حق تعالے کے اس اعتبار سے کہ وجود اُنکا حق تعالے سے ہے اور وہ معدوم ہین بنفسہٖ نہ اس اعتبار سے کہ واسطے عالم اور افراد عالم کے وجود مستقل بنفسہٖ ہے پھر متحد ہوئے وہ ساتھ حق تعالے کے ورنہ اثنینیت اور شرک اور دو وجود لازم آوینگے۔ اور یہ محال ہے بعض کہتے ہین کہ اتحاد عبارت ہے مستغرق ہونے سے سالک کے حضرت حق سبحانہ و تعالے کی ہستی مین (اتصال) وہ ملاحظہ کرنا عبد کا ہے اپنی ذات کو متصل ساتھ وجود احدی حقانی کے مع قطع نظر تقیید وجود اور اسقاط اضافت وجود اپنے کے طرف وجود حق تعالے کے پس اسوقت دیکھتا ہے عبد بیانی مدد وجود حقانی اور نفس رحمانی کا علی الدوام

کریم اور وکیل اور حمید اور مجید اور محصی اور واجد اور دائم اور باقی اور برّ اور منعم اور عفو اور غفور اور رؤف اور جامع اور معطی اور نافع اور ہادی اور بدیع اور رشید اور جمیل اور قریب اور مجیب اور کفیل اور حنّان اور منّان اور کامل اور لم یلد و لم یولد اور کافی اور جواد اور ذوالطول اور شافی اور معافی کو اسماء اور صفات جمالیہ میں سے گردانا ہو (اسم اعظم) اکثر عارفین کہتے ہیں کہ اسم اعظم لفظ مبارک اَللہ ہے کہ جامع ہے جمیع اسماء کو اور وہ اسم ذات کا ہے جو جامع ہے ساتھ جمیع اسماء اور صفات کے اور بعض رحمٰن اور رحیم کو اور بعض صمد کو اور بعض حیّ اور قیوم کو اور کوئی مہیمن کو اور بعض اسم ہو کو اسم اعظم کہتے ہیں (اَعراف) بالفتح لغت میں بمعنی درختہائے خرما اور پشتہائے ریگ بلند اور یالہائے اسپان اور تاجہائے خروسان اور کنگرہائے میان بہشت و دوزخ کے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ایک دیوار حاجب ہے اسکو اعراف کہتے ہیں اور صاحب تفسیر بیضاوی نے کہا کہ اعراف ایک دیوار عالی درمیان بہشت اور دوزخ کے کہ درمیان اُن دونوں کے حجاب واقع ہوا ہے تشبیہ دیگئی ہے اُس دیوار عالی کی ساتھ یالہائے اسپان اور تاجہائے خروسان کے کیونکہ اعراف دراصل جمع عرف کی ہے اور عرف یال اسپ اور تاج خروس کو کہتے ہیں انتہی پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ اعراف کنگرے اُس دیوار عالی کے ہیں کہ حاجب ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے نہ منازل مقررہ کہ بعض آدمی وہان رہینگے جیسے کہ مشہور ہے تو بعض کہتے ہیں کہ اعراف ایک مقام کا نام ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے اُسمین وہ لوگ رہینگے جو عارف ترہین احوال اہل بہشت اور دوزخ کے اور صوفیہ کرام کے اصطلاح مین اُن مطلعون کو کہتے ہین جو مقامات شہود حق تعالےٰ کے ہین اشیا مین جس حال مین متجلّی ہے حق تعالےٰ اُنھیں اشیا مین ساتھ اُن صفات کے کہ وہ اشیا مظاہر اُن صفات کے ہین اور یہ مقام اشرات اور اطلاع کا ہے اوپر اطراف اشیا کے فرمایا حق تعالےٰ نے وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ لِكُلِّ آيَةٍ ظَهْرًا وَبَطْنًا وَحَدًّا وَمَطْلَعًا (اصطلام) اصطلاح مین مراد اس سے وَلَہ اور شیفتگی اور فریفتگی کی ہے جو غالب ہے طالب کے قلب پر اور یہ قریب ہے ہیمان کے (امامان) یہ دو شخص ہین ایک اُن دونون کا داہنی طرف غوث کے یعنی قطب کے اور نظر اُسکی ملکوت پر ہے اور دوسرا بائین طرف قطب کے ہے اور نظر اُسکی عالم شہادت پر ہے یہ افضل اور اعلیٰ ہے صاحب ملکوت سے اور یہی شخص بعد قطب کے قطب کا خلیفہ ہوتا ہے (انصداع الجمع) انصداع لغت مین پھٹ جانے اور پراگندہ ہونے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین انصداع الجمع نام مقام فرق کا ہے بعد جمع کے بسبب ظہور کثرت کے وحدت مین اور اعتبار کثرت کے وحدت مین (امکان) مراد اس امکان سے امکان خاص ہے کہ سلب ضرورت دونون جانب وجود اور عدم سے ہے پس عالم یعنی ماسوی اللہ ممکن ظاہر ہے پس امکان عالم کا عبارت ہے عدم وجوب اور عدم امتناع سے پس امکان امر وجودی نہین ہے کہ محتاج جعل جاعل کا ہووے اور سبب اختلاف عالم اور افراد عالم کا امکان ہے پس وجہ آسودگی زید او رتنگی عمرو بسبب اختلاف اُنکے امکان کے ہے نہ بسبب اعطاء جعلی کے کہ حق تعالےٰ ہے اور ایجاد عالم کے لیے فقط امکان بنفسہ بلا واجب تعالےٰ کے کافی نہین ہے اسلیے کہ دونون طرف اُنکے بنظر ذات کے مساوی ہے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی اور یہ محال ہے پس اُسکے لیے ایک مرجح کا ہونا ضرور ہے اور وہ حق تعالےٰ ہے پس جیسے کہ نفس الامر مین ممکن تھا معطا واجب سے ثابت ہوا اور ہوتا ہے اور ہوگا پس نہ کہا جاویگا کہ آفتاب ساتھ اس کلانی کے اور ذرہ ساتھ اس خردی کے کیون پیدا کیا گیا اسلیے کہ امکان دونون کا ایسا ہی تھا پس اس سے ظاہر ہوا کہ خلقت اور ظہور عالم کے لیے ایک خالق کا ہونا کہ علیم اور حکیم اور مدبر ہو ضرور ہے کہ وہ حق تعالےٰ ہے (انزعاج) تحرک قلب کا طرف حق تعالےٰ کے بسبب تاثیر وعظ اور سماع کے

اور طلب حق مین استوار اور سرگرم رہتا ہے (بقا باللہ) اس مقام مین سواے رویت حق تعالےٰ کے مطلقاً غیریت اسکی نظر سے اٹھ جاتی ہے اور عارف صفاتِ بشری سے فانی ہوکر ساتھ صفات حق تعالےٰ کے باقی رہتا ہے فی الحقیقۃ فقط سالک تو کیا ہے بلکہ تمامی عالم نابود اور فانی ہے اور حق تعالیٰ باقی کیونکہ خاص حق تعالیٰ ہی کے واسطے وجود مسلم ہے اور عالم موہوم و معقول اور واضح ہے یہان اس بقا و فنا کا ایک مسئلہ مشہور ہے (بہجت) واردات کو کہتے ہین کہ غیب سے صاحب کسب کے دل پر واقع ہوتے ہین (بالغ) مرید صادق کامل کو کہتے ہین (بطون) یہ اشارہ ہے طرف خاص ذات حق تعالےٰ کے اور کبھی عالم مثال سے مراد تک بطون کہتے ہین یعنی بہ نسبت عالم شہادت کے عالم مثال باطن اور عالم مثال سے عالم ارواح باطن اور عالم ارواح سے عالم اعیان باطن اور عالم اعیان سے ذات بحت باطن ہے (بادہ فروش) پیر کامل کو کہتے ہین کہ واسطے تکمیل ناقصون کے پیر کامل ہی ضرور ہے نہ غیر اور (بتکدہ) اور (بتخانہ) عارف کامل کے باطن کو کہتے ہین اور (پیر مغان) اور (پیر خرابات) مرشد کامل کو کہتے ہین (پیمانہ) لغت مین پیمائش کرنے والا اور ناپ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اس سالک کو کہتے ہین جو انوار غیبی کو مشاہدہ کرے اور مقامات کو ادراک کرے (پوسم) اصطلاح مین جذبہ الٰہی کو کہتے ہین (بادہ) اصطلاح مین اس محبت اور عشق الٰہی کو کہتے ہین کہ عالم غیب سے سالک کے قلب پر وارد ہوتا ہے اور اسکو مست اور تحیر کرتا ہے (بامداد) اصطلاح مین مقام بازگشت احوال اور اوقات کو کہتے ہین (بیت) اصطلاح مین مقصود اور مطلوب حقیقی کو کہتے ہین (باب الابواب) مراد اس سے سلوک مین باب اول توبہ کرنا طالب صادق کا ہے تمامی گناہون سے اسلیے کہ توبہ اول ان ابواب مین سے ہے جن ابواب کے سبب قرب حق تعالےٰ کا حاصل ہوتا ہے واضح ہو کہ ابواب اور طرق وصول الی اللہ کے بعد د انفاس الخلائق ہین لیکن منجملہ انکے تین طریق قریب ترین اول طریق اخیار کا ہے کہ بکثرت صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن شریف و حج و زکوٰۃ وغیرہ کے زمانِ طویل مین بعض انکے واصل ہوتے ہین دوسرا طریق ابرار کا ہے کہ وہ اصحاب مجاہدہ اور ریاضات ہین کہ بیچ تبدیل اخلاق ذمیمہ ساتھ اخلاق حمیدہ کے جہد کرتے ہین اور اکثر انکے بھی بعد زمان طویل کے واصل ہوتے ہین الا ماشاء اللہ تیسرا طریق قادریہ و نقشبندیہ و چشتیہ و شطاریہ وغیرہ کا ہے کہ یہ لوگ ریاضت مین مشغول ہوتے ہین اور خلائق سے نفرت کرتے ہین کام انکا سواے درد اور اشتیاق اور شوق اور ذکر اور فکر کے اور کچھ نہین اور بیچ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب و تجلیہ روح مین مشغول ہوتے ہین اور کشف و کرامات کی طرف نہین متوجہ ہوتے ہین اور موتوا قبل ان تموتوا مین مصروف رہتے ہین اور واصل ہوتے ہین یہ طریق ان دونون طریقون سابق سے اقرب ہے اور اصول اس طریق اخیر کے دس ہین اول توبہ کہ وہ باہر آنا طالب کا ہے ہر مطلوب سے جو ماسوی اللہ ہے جیسے کہ وقت موت کے ہوتا ہے دوسرے زہد کہ وہ ترک کرتا ہے دنیا اور مافیہا کو جیسے کہ وقت موت کے ترک کرتا ہے تیسرے توکل کہ وہ ترک کرنا ہے اسباب ظاہری کو جیسے کہ وقت موت کے ترک کرتا ہوگا چوتھے قناعت لغت مین اندک چیز پر راضی رہنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین ترک کرنے شہوات اور خواہش نفسانی کو جیسے کہ موت کا وقت ہوگا اور شب و روز حق تعالےٰ سے خوش رہکر حق تعالیٰ کو حق تعالیٰ سے طلب کرنے کو کہتے ہین پانچوین عزلت کہ وہ انقطاع اور فرار کرنا ہے خلائق سے جیسے موت کا وقت ہوگا چھٹے توجہ الی اللہ اور اعراض جو ماسوی اللہ ہے جیسے کہ موت کا وقت ہوگا تاکہ نہ باقی رہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مشوق سواے اللہ تعالیٰ کے ساتوین صبر کہ وہ ترک کرتا ہے حظوظ نفسانیہ کو مجاہدہ سے جیسے کہ موت کے وقت بیچارہ ہوکے ترک کرتا ہوگا آٹھوین ذکر کہ وہ ترک کرتا ہے ذکر غیر حق تعالےٰ کو جیسے کہ موت کے وقت کرتا ہوگا نوین مراقبہ کہ وہ ترک کرتا ہے اپنے حول اور قوت کو اور فنا کردیتا ہے اپنے تئین حق تعالےٰ مین جیسے کہ موت کے وقت ہوگا

سے طرف حضرت واحدیت کے ساتھ نسبت اسمائیہ کے اور فرق درمیان قول اول اور قول ثانی کے یہ ہے کہ قول اول مین وحدت کو تجلی اول اور تعین اول قرار دیا گیا اور وحدت کو احدیت سے فرق کیا ہے بخلاف قول ثانی کے کیونکہ قول ثانی مین احدیت کو تجلی اول اور واحدیت کو تجلی ثانی اور تعین اول قرار دیا گیا ہے اور اس قول مین وحدت کو عین احدیت اور دونون کو ایک مرتبہ قرار دیا گیا ہے بخلاف قول اول کے کہ اسمین وحدت کو احدیت سے فرق کیا گیا ہے اور نیز سالکین کے قلوب پر تجلیات محبوب وارد ہوتے ہین اور وہ چند قسم پر ہین کبھی تجلی سبز و سرخ وارد ہوتی ہے اسکو تجلی مرشدی کہتے ہین اور داہنے جانب ہوتی ہے اور کبھی کبود اور سیاہ وارد ہوتی ہے بائین جانب سے اسکو تجلی نفسی کہتے ہین اور کبھی تجلی زرد وارد ہوتی ہے اگر روبرو ہے تو اسکو تجلی قلبی کہتے ہین اور اگر عقب سے ہے تو اسکو تجلی شیطانی کہتے ہین اور کبھی تجلی سفید رنگ کی وارد ہوتی روبرو سالک سے اسکو روحی کہتے ہین اور کبھی تجلی ابیض قدرے سبز اس پر نکلی وارد ہوتی ہے بچہرہ اسکے دیکھنے سے قلب مین سرور حاصل ہوتا ہے اسکو نور محمدی کہتے ہین اور کبھی تجلی بیرنگ اور بی جہت وارد ہوتی ہے اسکو تجلی ذاتی کہتے ہین تجلی ذاتی اور نور محمدی کو جہت نہین ہے اور کبھی بہت سی تجلیات ہین یہ جو مذکور ہوئین عارفون کے اصول انھین پر ہین (تحقیق) کسی شئے کی ماہیت سے آگاہ ہونا اور ذات حق تعالے کو جاننا از روے اسمار و صفات کے ورنہ ادراک ذات باری کا محال ہے اور علم عرفان اور علم حقائق اشیا کے حاصل کرنے کو تحقیق کہتے ہین (تخلیہ) ما سوی اللہ سے دل کو خالی کرنا اور بجز حق تعالے کے دل مین کسی شئے کو جگہ نہ دینا (ترسا) اس سالک کو کہتے ہین کہ صفات ذمیمہ نفس [illegible] سے خلاصی پا کر صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہوا ہو (ترسا بچہ) واردات غیبی کو کہتے ہین کہ عالم غیب سے سالک کے دل پر وارد ہوتے ہین (تزکیہ) نفس کو صفات ذمیمہ کے عیوب سے پاک کرنا اور خیال غیر اور ما سوی اللہ سے درگذر کرنا اور سیاہی یعنی دل مین غیر کو جگہ نہ دینے کو کہتے ہین (تصفیہ) دل کو غیر حق تعالے سے اور اپنی خودی سے پاک کرنا اور سواے حق تعالے کے دل مین اور کسی کو جگہ نہ دینے کو کہتے ہین (تجلیہ) پاک اور صاف کرنا روح کو ان کدورات سے جو بسبب مجاورت قالب عنصری کے روح کو عارض ہوئین ہین انکی اصطلاح مین صفائی نفس کو تزکیہ اور صفائے قلب کو تصفیہ اور صفائی روح کو تجلیہ کہتے ہین (تسلیم) اپنے نفس کو حق تعالے کے سپرد کرنا اور اطاعت حق مین گردن رکھنا اور ہمہ تن اپنے تئین فنا کر کے مستوق [illegible] تحقیق مین مستغرق رہنا اور خود عاشق مین معشوق بنکر اپنے سے بیخبر رہنا یہ اعلی مقام ہے مقامات پنجگانہ مین سے کہ سلوک مین اولیاء کرام کے نزدیک مقرر ہین (تشبیہ) ظہور ذات حقانی کا اسمار اور صفات اور مظاہر کونیہ مین بمقتضاے تعشق اور تجلی کے سبب تقاضاے حب ذاتی اور اعیان کے تشبیہ کہتے ہین (تنزیہ) ذات حق تعالے کو عیوب اور نقصانات امکانیہ سے پاک جاننا اور باوجود ان اعتبارات اور ظہورات ذات کے ذات کو ہر حال مین مجرد اور منزہ جاننا اور تعینات اور تشبیہات سے پاک سمجھنے کو تنزیہ کہتے ہین اور تشبیہ اور تنزیہ اسکے بیان ایک مسئلہ مشہور ہے تحقیق اسکی مقدمے مین مذکور ہے عارف کامل وہ ہے کہ جامع تشبیہ اور تنزیہ کا ہو (تفرقہ) قلب کو شک مین ڈالنا اور صفات اور ذات مین فرق کرنا اور خلق کو دیکھنا اور حق تعالے کے نہ دیکھنے کو تفرقہ کہتے ہین (تنزل) حضرات صوفیہ کے نزدیک تنزلات ستہ ایک مسئلہ مشہور ہے [illegible] یہ ہے کہ اول مرتبہ لاتعین کا ہے جسکو احدیت اور خالص وجود اور ذات بحت کہتے ہین بعد اسکے [illegible] علم ذاتی اور حقیقت محمدی اور مرتبہ [illegible] ہے اس مرتبہ لاتعین سے ظاہر ہوا پھر اس مرتبہ وحدت [illegible] نفس رحمانی اور حقیقت آدم [illegible] مرتبہ نبوت [illegible] اعیان ثابتہ اور صور علمیہ سے ظہور پایا ان [illegible] ذات کے کہتے ہین پھر مرتبہ واحدیت سے کہ حقیقت آدم ہے [illegible] ایک عالم ہے [illegible] تحت مین ہے وہ فوق مین [illegible]

خود بخود سالک کو صفات منجیات حاصل او رصفات مہلکات زائل ہو جاوینگے (توکل) ہر کام خدا کو سونپنا اور دل اسباب دنیا او رظاہری سے اُٹھا کر حضرت مسبب الاسباب کی طرف متوجہ کرنا اور غیر حق کو اپنی تلوین نہ لانا او رسوائے حق تعالیٰ کے اور کسی کے ساتھ مشغول نہونا اور اپنے تئین فانی اور حق تعالے کو باقی جاننا یہ ایک مقام ہے مقامات ہشتگانہ مین سے کاملین کے کہ وہ صبر اور توکل اور قناعت اور رضا اور تسلیم ہین (تعلیم) مرشد کا مرید کو حقائق اور عرفان سکھانا اسکو تعلیم کہتے ہین (تلقین) مرشد کا مرید کی خودی کو مرید سے خالی کروانے کو تلقین کہتے ہین (تفصیل) مرتبۂ تفصیل مرتبۂ واحدیت اور مرتبۂ الوہیت اور ربوبیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہین اسلیے کہ اس مرتبہ مین تمامی صفات اور اسمار اور افعال اور مظاہر اُن ذات سے جدا اعتبار کیے جاتے ہین یعنی باوجود عینیت کے علٰحدہ علٰحدہ ہوکر ظہور مین آتے ہین اور ان اشیار کی عینیت ذات سے کبھی زائل نہین ہوتی ہے نہ مراتب داخل ہین وہ نہ مراتب خارج ہین نہ باطن ہین نہ ظاہر ہین یعنی ہر وقت عینیت کمال خود ہے (تجلی شہودی) تجلی شہودی عبارت ہے ظہور وجود حقانی سے جو مسمّیٰ با اسم النور ہے اور یہ ظہور حق تعالیٰ کا ہے ساتھ صور ... کے اکوان ہین اور اکوان اسمار کی صورتین ہین اور یہی ظہور نفس ... ہے جسکے سبب سے ایجاد کل اکوان کی ہے (تصوف) عبارت ہے متخلق ہونے سے سالک کے ساتھ اخلاق ... اور تفصیل اسکی عنوان مقدمہ مین مذکور ہے

چوتھا مراقبہ باب الف کا ہے

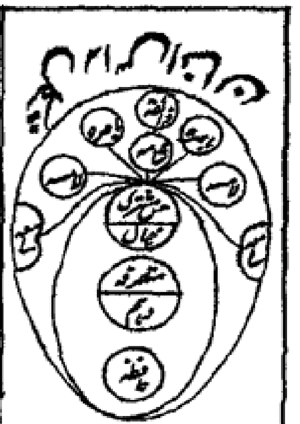
(اثبات شئی) ... شئی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ شئی بنفسہ خود بخود ثابت ہے بلا منشار انتزاع کے جیسے کہ جسم کرہ کا کہ موجود بنفسہ ہے دوسرا یہ کہ جسم ... موجود بنفسہ نہین ہے لیکن منشار اسکا اصطلاح پر ہے کہ وہ شئی اس منشا سے مفہوم ہوتی ہے جیسے کہ فوقیت ایک فوق کی ... ثبوت اسکا واقعی ہے ... اور احکام نفس الامر کا جیسے ... فوقیت کا خلاف حکم تحتیت کے ہے اور بنفسہ موجود نہین پس ثبوت کثرت عالم کا وحدت وجود ... کے ... قسم ثانی سے ہے پس کثرت عالم ساتھ احکام مختلفہ کے ثابت ہے اور موجود بنفسہ نہین ہے جیسے کہ دوائر صغیرہ وکبیرہ مختلفہ الاحکام ... کرہ واحدہ ... ثابت کرتے ہین اور موجود بنفسہ نہین ہین مگر ساتھ وجود منشا کے کہ کرہ ہے ایسا ہی کثرت عالم کی وجود حقانی سے منتزع ہوتی ہے اور بنفسہ ثابت نہین پس ثبوت شئے کا مرتبۂ وحدت مین بطریق اجمال اور مرتبۂ واحدیت وغیرہ مراتب ... مین بطریق تفصیل کے ہے اور یہ مراتب اجمال اور تفصیل شیون وجود واحد حقانی کے ہین (ثقلین) ... جن و انس ... اور عالم مین دو انس کو کہتے ہین اور اصطلاح مین دونون کون کو کہتے ہین کہ کون عالم دنیا اور کون عالم عقبیٰ ہے ... ترتیب ذرہ مراتب کو کہتے ہین ایک مرتبۂ ذات جیسے دوسرا مرتبۂ داخلیہ مرتبۂ خارجیہ اجسام اور اشکال اور ... ذات ... واحدیت اور وحدت اور واحدیت ہین (تقہ) تصدیق کرنا خبر رسول علیہ السلام کو بطریق جزم ویقین کے اور اعتماد کرنا ... قوی وقدرت کے اور وثوق ہونا ساتھ قول رسول علیہ السلام کے

پانچوان مراقبہ باب الجیم کا ہے

(جلال) ... بزرگ ہونا اور بزرگواری اور نیز جلال ضد جمال کی ہے یعنی صفات حق تعالیٰ کی منحصر ہین جلال اور جمال پر جمال وہ ہے کہ جسمین لطف اور رفق ہو اور جلال وہ ہے کہ جسمین قہر اور جبر ہو اور یہی صفات باطن کو جلال اور صفات ظاہر کو جمال کہتے ہین اور اصطلاح مین تجلی قہاری کو جلال کہتے ہین اور جلال سے ذات بحت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ گنج مخفی اور مرتبۂ ورار الورار اور مرتبۂ تنزیہ محض ہے کہ حجاب عزت اور پردۂ جلال مین مخلوق سے پوشیدہ ہے کہ اُسکی حقیقت اور ہویت کو سوائے اُسکے اور کوئی نہین پہچان سکتا ہے البتہ کاملین کو ورار استار اسمار وصفات واعتبارات سے دید جلوہ کی نصیب ہے اور جلال سے ظہور مراتب تعینات اور اعتبارات خفیہ کے بھی اور عالم شہادت کے ہین اشارہ کرتے ہین (جمال) اصطلاح مین مراد اُس تجلی حق تعالیٰ کی ہے واسطے حق تعالیٰ کے جسکو مشاہدہ کہتے ہین اور نیز جمال ظہور ذات کو کہتے ہین بخلاف جلال کے کہ استتار ذات ہے یعنی تجلی جمالی مین ظہور ہے واسطے کل کے اور تجلی جلالی اور قہاری مین فنا اور نابودی ہے کل کے لیے

وحدت در کثرت اور کثرت در وحدت کہتے ہین (جعد) لغت مین موی مرغول سر کو کہتے ہین اور اصطلاح مین تجلی جلالی اور تجلی قہاری کو کہتے ہین (جمعیت) جمع کرنا ہمت کو توجہ الی اللہ مین اور اجتماع کرنا ہمت کا مشغولی مین ساتھ حق تعالے کے اور روگردانی رنا ماسوی اللہ سوا سکو جمعیت کہتے ہین اور اسکے مقابل مین تفرقہ ہے اور وہ منتشر ہونا خاطر کا ہے مشغولی مین ساتھ حق تعالے کے (جمع) شہود حق بلا خلق کو کہتے ہین (چشم) چشم صفت جمال کو کہتے ہین کہ سالک کے دل پر تجلی الہامی غیبی وارد ہوتی ہے اور بواسطہ اسکے سالک مقام قرب مین پہونچتا ہے (جرس) خطاب جمالی ساتھ ایک نوع قہر کے (جنائب) جنائب لغت مین اُن گھوڑون کو کہتے ہین کہ آراستہ کرکے آگے سلاطین اور امرا کے لیجاتے ہین اور یہ جمع جنیبہ کی ہے اور اصطلاح مین یہ وہ لوگ ہین کہ سیر کرنیوالے ہین طرف حق تعالے کے منازل نفوس مین اور عامل ہین زہد و تقوی اور طاعت کو تا کہ واصل ہو وین وہ مقامات قرب مین بعد انکے سیر فی اللہ شروع کرتے ہین (جہتا الضیق والسعۃ) یہ دو اعتبار ہین واسطے ذات کے ایک جہت کہ جہت ضیق ہے باعتبار تنزیہ ذاتی کے ہے اُن چیزون سے کہ مفہوم اور معقول ہوتی ہین با اعتبار وحدت حقیقیہ کا ہے اسمین بالکل غیر کی گنجائش نہین لا وجوداً ولا تعقلاً یہی جہت ضیق ہے کقولہ لا یکون اللہ احد سوی اللہ اور دوسری جہت کہ جہت سعت ہے وہ باعتبار ظہور ذات کے ہے بیچ تمامی مراتب کے یہ باعتبار اسما و صفات کے ہے جو مقتضی ہین مظاہر غیر متناہی کے اور یہ جہت سعت ہے (جہتا الطلب) مراد اس سے دو جہت وجوبیہ اور امکانیہ ہین پس طلب جہت وجوبیہ کی طلب کرنا اسما کا ہے اپنے ظہور کا ساتھ اعیان ثابتہ کے رتبہ واحدیت مین اور طلب جہت امکانیہ کی طلب کرنا اعیان کا ہے اپنے ظہور کا ساتھ مظاہر کونیہ کے مراتب خارجیہ مین اور یہ دونون جہت حضرت واحدیت مین ہین (جواہر العلوم والانباء والمعارف) یہ وہ حقائق الٰہیہ ہین کہ بسبب اختلاف شرائع اور امم اور ازمنہ کے متبدل اور متغیر نہین ہوتے ہین کما قال اللہ تعالے فی حقنا شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسی وعیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ (جنت) واضح ہو کہ جنت مظہر جمال حضرت قادر ذوالجلال کی ہے اور جنت چار قسم پر ہے ایک انمین سے جنت اعمال کی ہے اور اسمین آٹھ جنت ہین اور وہ دار المقام اور دار القرار اور دار السلام اور جنۃ عدن اور جنۃ الفردوس اور جنۃ النعیم اور جنۃ الماوی اور جنۃ الخلد ہین لیکن یہ جنت صوری ہین کہ اسمین انواع مطاعم لذیذہ اور مشارب ہنیہ اور مناکح بہیہ سب ہین اور انہار آب اور عسل اور شیر اور شراب وغیرہ انھین جنت مین ہین یہ جنت واسطے جزاء اعمال صالحہ کے مقرر ہین انکو جنت عوام کہتے ہین کہ مسکن عوام مومنین کا ہے اگرچہ خواص مومنین بھی انھین جنت مین شریک ہین لیکن انکو ان مطاعم لذیذہ وغیرہ نعمتون سے حظ کامل حاصل نہین حدیث مین اکثر اہل الجنۃ البلہ وارد ہے مراد اس سے عوام مومنین ہین اسلیے کہ یہ لوگ بہ نسبت خواص کے احمق ہین کہ اعمال حسنہ واسطے طلب جنت کے کرتے تھے نہ واسطے رضائے حق جل و علا کے دوسری جنت النفس ہے جسکو جنت الوراثہ بھی کہتے ہین یہ جنت عبارت ہے جنت الاطلاق سے کہ حسن متابعت سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی ہے اور انہار اس جنت کی اخلاق محمودہ ہین تیسری جنۃ الصفات ہے جس کو جنت معنوی کہتے ہین نہر اس جنت کی تخلق باخلاق اللہ ہے چوتھی جنت الذات ہے اور یہ جنت روح کی ہے اس جنت مین مشاہدہ جمال باکمال احدیت ذاتیہ کا حاصل ہوتا ہے اور نہر اس جنت کی نہر مشاہدہ اور نہر فنا فی اللہ اور نہر بقا باللہ ہے جنت اول ان جنتون مین سے مختص واسطے آخرت کے ہے اور باقی تینون جنت واسطے خواص اولیا کرام کے دنیا و آخرت دونون مین حاصل ہین بسبب متابعت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے اے طالب صادق ان سب جنتون مین اگرچہ تمہارے مقصود اور لذتہا بے نہایت موجود حاصل ہین لیکن لذت دیدار جمال باکمال رب العزت کی ایسی ایک لذت ہے کہ اسکے مقابل مین تمامی لذات اور نعمات ایک قطرہ ہے مقابل مین بحر عظیم لذت دیدار کے (جہنم) یہ ایک طبقہ کا نام ہے طبقات دوزخ سے واضح ہو

لفظ حقیقت کو ہر شئے کے باطن پر اطلاق کرتے ہیں مقابلے مین ظاہر اُس شئے کے کہ مجاز ہے جیسے کہتے ہین کہ عالم شہادت مجاز ہے اور مقابلے مین اُسکے عالم مثال حقیقت اُسکی ہے اور عالم مثال مجاز ہے اور اُسکے مقابلے مین عالم ارواح حقیقت اُسکی ہے اور عالم ارواح مجاز ہے اُسکے مقابلے مین عالم اعیان حقیقت اُسکی ہے اور عالم اعیان مجاز ہے اُسکے مقابلے مین علم حقیقت اُسکی ہے اور علم مجاز ہے اور اُسکے مقابلے مین ذات حقیقت اُسکی ہے کہ ابطن البطون ہے محل دوم یہ کہ حقیقت کو مقابلے مین اعتبار کے بولتے ہین جیسے کہ ذات حق تعالےٰ کی حقیقت ہر شئے کی ہے اور حقیقت ہر شئی کی کہ ایک امر اعتباری ہے ذات حق تعالےٰ سے اعتبار یکجائی ہے اور ذات حق تعالےٰ کی حقیقۃ الحقائق ہے محل سوم یہ کہ لفظ حقیقت کو واقع اور نفس الامر مین بولتے ہین کہ وہ محل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ ہے اُسکو حقیقۃ الممکنات کہتے ہین (حروف) اعیان کے حقائق بسیطہ کو کہتے ہین (حروف عالیات) حروف عالیات شیون ذاتیہ اور اعیان ثابتہ کو کہتے ہین کہ غیب الغیب مین پوشیدہ ہین جیسے کہ حروف گٹھلی مین (حقیقۃ الحقائق) ذات بحت کو کہتے ہین جو ذات احدیت ہے اور جامع ہے جمیع حقائق کا جسکو حضرت الجمع اور حضرت الوجود بھی کہتے ہین (حقائق الاشیاء) اعیان ثابتہ کو کہتے ہین (حقیقت انسانی و حقیقت آدم) مرتبۂ واحدیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہین (حضرت جمع و حضرت ربوبیت و حضرت ارتسام و حضرت الوہیت) واحدیت اور تفصیل صفات کو کہتے ہین (عالم امر) عالم ارواح کو کہتے ہین (حقائق القلوب) عالم مثال کو کہتے ہین (حقائق الٰہی) حقائق الٰہی اٹھائیس اسماء الٰہی کلی کو کہتے ہین کہ مرتبۂ واحدیت مین ظہور پائے ہین یہ سب ارباب ہین مع تفصیل کہ بدیع باعث باطن آخر ظاہر حکیم محیط شکور غنی مقتدر رب علیم قاہر نور مصور محصی مبین قابض حی محیی ممیت عزیز رازق مذل قوی لطیف جامع رفیع ہین (حقائق کیانی) حقائق کیانی بھی اٹھائیس ہین کہ انھین اٹھائیس اسماء الٰہی سے ظاہر ہوئے ہین یہ سب مربوبات ہین اس تفصیل کے ساتھ کہ عقل کل نفس کل طبیعت کل جوہر ہبا شکل کل جسم کل عرش کرسی فلک البروج فلک منازل فلک زحل فلک مشتری فلک مریخ فلک شمس فلک زہرہ فلک عطارد فلک قمر کرۂ نار کرۂ ہوا کرۂ آب کرۂ خاک مرتبۂ جماد مرتبۂ نبات مرتبۂ حیوان مرتبۂ ملک مرتبۂ جن مرتبۂ انسان مرتبۂ جامع یعنی بدیع سے عقل کل پیدا ہوئی یعنی فاعل اور رب ہے اور عقل کل مربوب اور مفعول اور باعث سے نفس کل اور باطن سے طبیعت کل اور آخر سے جوہر ہبا اور ظاہر سے شکل کل اور حکیم سے جسم کل اور محیط سے عرش اور شکور سے کرسی اور غنی سے فلک بروج اور مقتدر سے فلک منازل اور رب سے فلک زحل اور علیم سے فلک مشتری اور قاہر سے فلک مریخ اور نور سے فلک شمس اور مصور سے فلک زہرہ اور محصی سے فلک عطارد اور مبین سے فلک قمر اور قابض سے کرۂ نار اور حی سے کرۂ ہوا اور محیی سے کرۂ آب اور ممیت سے کرۂ خاک اور عزیز سے مرتبۂ جماد اور رازق سے مرتبۂ نبات اور مذل سے مرتبۂ حیوان اور قوی سے مرتبۂ ملک اور لطیف سے مرتبۂ جن اور جامع سے مرتبۂ انسان اور رفیع سے مرتبۂ جامع پیدا ہوئے پس ان ارباب اور مربوبات کو حقائق الٰہی اور حقائق کیانی کہتے ہین مقدمہ کی بحث تنزلات مین تفصیل مذکور ہین (حق الیقین) شہود حق تعالےٰ کا بیچ مقام عین جمع احدیت کے اور حق تعالےٰ مین محو ہونا اور اپنے کو فنا کرنا اور ساتھ حق تعالےٰ کے باقی رہنے کو حق الیقین کہتے ہین (حقیقت عبد) اصطلاح مین عدم مطلق کو کہتے ہین کہ اُسمین نابود ہے (حجۃ الحق) انسان کامل کو کہتے ہین کہ مرتبہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے (حبیب) اصطلاح مین علم حق اور مرتبۂ انا اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور حب حقیقی اور حب ذاتی کو کہتے ہین (حیرت) مرتبۂ احدیت مین محو ہونا اور عارف کا دیدۂ دل سے تجلی اسم کا مشاہدہ کرنے کو کہتے ہین (حواس) جمع حاسہ یعنی



اصطلاح اطباء و حکماء فلاسفہ کے ہے لیکن حسب اصطلاح حضرات صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالے علیہم کے سوائے اُن حواس مذکورہ کے واسطے قلب کے بھی پانچ حواس ہیں مانند حواس خمسۂ ظاہری کے اسلیے کہ دماغ سے قلب کی طرف راستہ ہے بعد تزکیہ اور تصفیہ اور تجلیہ کے وہ راہ کھلجاتی ہے اور چشم دل سے حق تعالے نظر آتا ہے اور گوش دل سے کلام ربانی مسموع ہوتا ہے انھیں حواس خمسۂ قلب سے حق تعالے کو پاتے ہیں اور انھیں حواس قلب کا نور اور عقل اور روح اور سِرّ اور خفی نام رکھتے ہیں واضح ہو کہ آدمی زاد مخصوص ہے ساتھ خلافت کے اور بطور تصرف خلافت کا موقوف ہے حواس خمسہ پر کیونکہ قوت باصرہ مظہر عالم شہادت کا ہے کام بصر کا تعلق ہے ساتھ عالم شہادت کے اور قوت ذائقہ مظہر ہے عالم مثال کا کہ اجزاء غذائی کو ساتھ لعاب دہن کے مرطوب اور ساتھ اجزاء رقیقہ کے مبدل کرتی ہے اور اپنی قوت لسان کے پہونچا دیتی ہے جیسے کہ مذکور ہوا اور قوت شامہ مظہر عالم ارواح کا ہے کہ شی مشموم کو درجہ بدرجہ لطیفت کر کے بو کے ساتھ مبدل کرتی ہے اور اس کے اثر تک پہونچا دیتی ہے دجسم اور جرم شے کو اور قوت سامعہ مظہر عالم غیب کا ہے حق تعالے نے قوت سامعہ کو واسطے اخبار غیب اور استماع اخبار غیب کے پیدا کیا ہے اور قوت لامسہ مظہر ہیں جامعہ کا ہے کہ سارے بدن میں ہر جگہ میں ممکن ہے بلکہ یہ حاسہ وجود کو محیط ہے اور ہر ایک مرد کو وسے اور دو جہت رکھتا ہے ایک رو طرف حق کے اور دوسرا رو دوسری طرف باطل کے کہ عالم ہے اور جو رو ہے حق کے محض معرفت ہے اور جو رو دوسرا ہے وہ عین نکرت اور غیریت ہے اور آیۂ ﴿جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ مشعر اس امر کا ہے کہ حواس ابواب معرفت ہیں اور دل موضع ایمان کا کما قال تعالے ﴿أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ﴾ پس بنظر کشف کے بنا و عیاں معرفت کی ایک اصل پر ہے کہ وہ خبر اور اثر اور نظر اور لذت نظر اور استغراق بالمنظور ہے پس حاسۂ سمع حظ پاتا ہے سے خبر مسموع کے کہ مشتق ہے غیب میں ہو مشتق ہو یا حاضر ہیں بسبب خبر اور اثر کے لیکن اگر وہ غیب ہیں جیسے فرشتہ اور اگر حضور میں ہے تو اثر اور نشان سے حظ پاتا ہے پس معرفت حس سمع سے بلا رؤیت خبر اور اثر کے ہے اور یہ مقام کلیم اللہ صلوات اللہ تعالیٰ علی نبینا و علیہ السلام اسی جگہ سے فرمایا تھا موسیٰ علیہ السلام نے ﴿إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ﴾ اور حاسہ سمع ایک جز ہے اجزاء جسم سے جیسے کہ کلام اعضا میں سے ایک محل مخصوص میں ہے پس اس مقام میں نفع ایک جز کا ایک جز کے ساتھ ہے اور یہ معرفت علیل الاثر ہے اور حاسۂ شم فقط اثر اور نشان سے حظ پاتا ہے نہ خبر سے اور طریقہ معرفت اس حاسہ کی اثر اور نشان سے ہے یہ مقام عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اُنکے حق میں ﴿فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا﴾ اگرچہ موضع شم کا بھی ایک جز ہے اجزاء جسم سے لیکن یہ حظ پاتا ہے اثر اور نشان کل مشموم سے کیونکہ طیب بو تمامی اجزاء مشموم میں موجود ہے پس اس جگہ اثر کل کا کمال کے ساتھ ہے نظر اس جگہ کام کرتی ہے پس معرفت حاسۂ شم کی معرفت حاسۂ سمع سے کامل ہے اور عارف کو اس سے حظ تمام ہے اور حاسۂ بصر حظ پاتا ہے بسبب نظر اور اثر کے اس جگہ بالکل حجاب مرتفع ہے اس مقام میں بدون واسطۂ خبر کے مین مشتق سے حظ پاتا ہے یہاں طریقہ معرفت ساتھ نظر اور منظور کے ہے یعنی یہ معرفت بلا حجاب ہے اور یہ مقام ابراہیم خلیل کا ہے علی نبینا و علیہ السلام اسواسطے آنحضرت نے فرمایا تھا ﴿هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ﴾ اگرچہ یہ حاسہ بھی محل مخصوص میں ہے لیکن احتظاظ اسکا بلا حجاب ہے حسن سے تمامی منظور کے پس معرفت حس بصر کی اقویٰ ہے معرفت حاسۂ سمع اور

اسرار بعض اُنکے بعض سے (حکمۃ منطوق بہا) وہ علوم شرعیہ اور طریقہ کے ہین (حکمۃ مسکوت عنہا) یہ اسرار اُس حقیقت کے ہین جنکو علماء رسوم اور عوام جیسے کہ چاہیے نہین سمجھتے ہین پس انکار کرتے ہین اُنکا ایسی درک یا ہلاک کرتی ہے وہ اُنکو جیسی کہ مروی ہے کہ رسول علیہ السلام اپنے اصحاب کرام کے ساتھ ایک روز مدینہ منورہ کی گلیون مین سے کسی گلی مین تشریف لیے جاتے تھے ایک عورت نے درخواست کی کہ آپ مع اصحاب اپنے اُسکے گھر مین تشریف لیجاوین پس آپ مع اصحاب اپنے تشریف لیگئے اور دیکھا کہ اُسکے گھر مین آتش سلگی ہوئی ہے اور اُسکی اولاد آتش کے گرداگرد کھیل رہی ہے پس عرض کیا اُس عورت نے کہ یا رسول اللہ آیا اللہ تعالےٰ مہربان زیادہ ہے اپنے بندون پر یا مین اپنی اولاد پر کہ آتش سے بچا رہی ہون فرمایا رسول علیہ السلام نے اُسکے جواب مین کہ اللہ تعالےٰ مہربان زیادہ ہے اپنے بندون پر کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے پھر عرض کی اُس عورت نے یا رسول اللہ آیا مین چاہونگی کہ اپنی اولاد کو آتش مین ڈال دون فرمایا نہین پس عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ کیونکر ڈالیگا اللہ تعالےٰ اپنے بندون کو آتش دوزخ مین حالانکہ وہ ارحم الراحمین ہے اپنے بندون پر پس رسول علیہ السلام مع اصحاب اپنے روئے اور فرمایا کہ ایسی ہی وحی بھیجی اللہ تعالےٰ نے طرف میرے (الحکمۃ المجہول عنا) وہ اسرار ہین اُس چیز کے کہ اُسکی ایجاد مین وجہ حکمت کی ہم پر پوشیدہ ہے جیسے کہ ایلام بعض عباد اور موت اطفال اور خلود فی النار پس واجب ہے ہم پر ساتھ اُسکے ایمان لانا اور راضی ہونا وقت وقوع اُسکے کے اور اعتقاد کرنا اُسکی حقیقت اور عدالت پر (الحکمۃ الجامعۃ) یہ عبارت ہے معرفت حق اور باطل سے اور عمل کرنا ساتھ حق کے اور [illegible] باطل سے کما قال رسول علیہ السلام اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ [illegible] مراتبہ باب الخاء کا

ہے (خودی) خودی انانیت کو کہتے ہین یہ دو قسم پر ہے ایک خودی [illegible] دوسری خودی حق تعالےٰ کی اور تحقیق اُسکی باب الالف بحث انا مین مذکور ہے (خمارہ [illegible]) [illegible] اصطلاح مین [illegible] کہتے ہین (خفاء الخفا) مرتبہ سلب و فنا اور ذات بحت اور احدیت کو کہتے [illegible] اصطلاح مین عالم معنی اور مقام عشق کو کہتے ہین کہ وحدت ہے اور مجمع اسرار الٰہی [illegible] اور روانائی اور نقطہ سیاہ جیم کو کہتے ہین اور اصطلاح مین نقطہ ذات اور تجلی جلالی [illegible] اور منبع صرف اور منبع الوجدان سے ہے (خرابات) اصطلاح مین باطن عارف اور پیر کامل کو کہتے ہین جس سے عشق اور شوق اور اسرار الٰہی حاصل ہووین (خرابی) استغراق سالک کو کہتے ہین (خلق) [illegible] اصطلاح مین عالم ارواح سے عالم شہادت تک خلق کہتے ہین (خلیفہ) اصطلاح مین انسان کامل کو خلیفہ کہتے ہین اور کبھی خلیفہ اُس شخص کو کہتے ہین جسکو اپنے قائم مقام کرین جیسے کہ خلیفہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالےٰ [illegible] ہین اور جیسے کہ خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت حسن بصری اور حضرت کمیل ابن زیاد رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہین کہ چار ہین ایسے ہی یہ چار پیر اور یہ چودہ خانوادہ وغیرہ ہین سلسلہ خلافت کا جاری ہے (خیال) لغت مین اُس صورت کو کہتے ہین جو خواب مین دیکھتے ہین یا بیداری مین تصور کرتے ہین یا پانی مین یا آئینہ مین دیکھتے ہین اور اُس قوت کو بھی کہتے ہین کہ جو صورتین محسوسہ حس مشترک مین آکر غائب ہوویں تو اُنکی محافظت کرے اصطلاح مین تعین اول اور وحدت اور خیال اول کو کہتے ہین یعنی تصور حق سبحانہ وتعالےٰ کا حقیقت محمدی کو ساتھ انا کے پس یہی ہے حقیقت مین اصل وجود اور ذات کی جبین کمال ظہور حق تعالےٰ کا ہے

پیا پے امداد فیضان وجود نفس رحمٰن سے ورن ممکن کے ساتھ پیا پے انعدام وجود ممکن کے اسطرح پرکرآنات متتالیہ مین خلق جدید اور ساتھ ہی اسکے انعدام اُسکا مستور ہے تحقیق اسکی شرح وار مقدمہ مین مذکور ہے (خمار) مرشدِ کامل کو کہتے ہین

آٹھوان مراقبہ باب الدال کا ہے (دم) لغت فارسی مین نفس یعنی سانس کو کہتے ہین اور اہل رشد کی اصطلاح مین حرکت باطنی کو دم کہتے ہین یعنی حرکت ذات باری تعالےٰ کو دم کہتے ہین پس سانس انسان وغیرہ حیوان ذی روح کی ذات کی حرکت سے ہے (دلالت) اصطلاح مین ہونا ایک شے کا اسطرح پرکہ علم سے اُس شے کے لازم آتا ہے علم دوسری شے کا جیسے کہ علم سے وجود مصنوع کے علم وجود صانع کا حاصل ہوتا ہے (دلائل ثلاثہ) اصطلاح اہل منطق مین دلالت مطابقی اور دلالت تضمنی اور دلالت التزامی کو کہتے ہین اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کرام کے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ کو کہتے ہین بعض عدم شعور ناظرہ کو فنا فی الشیخ اور محویت خلوتیہ کو فنا فی الرسول اور اضمحلال نظر کو فنا فی اللہ کہتے ہین (دنیا) اصطلاح مین حق تعالیٰ سے غافل ہونا اور حق تعالےٰ کو فراموش کرنے کو دنیا کہتے ہین مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین **بیت** چیست دنیا از خدا غافل شدن + نے قماش و نقرہ و فرزند و زن + (دیدار) دنیا مین دیدۂ دل سے حق تعالےٰ کو دیکھنا یعنی ہر شے مین ذات حق تعالےٰ کو دیکھنا اور کوئی دم ذات حق تعالےٰ سے غافل ہونے کو کہتے ہین (دوزخ) شریعت غرا مین سات دوزخ مشہور ہین اور اصطلاح صوفیہ مین نفس امارہ کو کہتے ہین اور بعض صوفیہ کرام دوزخ اور جوع کو برق اور ملال اور حزن اور غم کو ابرا اور گریان کو باران کہتے ہین (دیر) اصطلاح مین مرشد کامل کے مکان کو کہتے ہین اور عالم باطن کو بھی کہتے ہین کیونکہ اُسمین پہونچنے سے شوق الٰہی حاصل اور اسرار الٰہی پر مطلع ہوتے ہین (درویش) طالب صادق کو کہتے ہین کہ وہ سواے حق اور ذات حق کے اور کسی چیز کو نہین چاہتے ہین اور کسی سے کام نہین رکھتے ہین (دہان) صفت حیات کو کہتے ہین (دلبر اور دوست) اصطلاح مین تجلی صفات کو کہتے ہین اور دلبر صفت قابض کو بھی کہتے ہین (دلدار) حقیقت روحی اور صفت باسطی کو کہتے ہین اور تجلیات صفاتی کو بھی کہتے ہین کہ سالک کے دل پر روشن ہوتی ہین (دریچہ) انوار روحانی کو کہتے ہین کہ سالک کے دل پر وارد ہوتے ہین (دانا) مرید صادق سالک کو کہتے ہین کہ وہ راہ حق مین قدم مضبوط اور ثابت رکھتا ہے (دبور) صولت اور استیلا داعیہ نفس امارہ کو کہتے ہین اسکو تشبیہ دیگئی ساتھ ریح دبور کے جو مغرب کی طرف سے آتی ہے کیونکہ استیلا اور صولت نفس کی طبیعت جسمانیہ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے جو مغرب اور مُنتہیٰ نور الٰہی ہے اور اسکے مقابل مین قبول ہے یہ ریح صبا ہے مشرق کی طرف سے آتی ہے اور یہ صولت اور استیلا داعیہ حق کی ہے اسیواسطے فرمایا رسول علیہ السلام نے نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ (درۂ بیضا) عقل اول کو کہتے ہین کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ دُرَّۃٌ بَیْضَاءُ الخ اور فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ العَقْلُ

نوان مراقبہ باب الذال کا ہے (ذات) ذات وجود کو کہتے ہین وجود اور ذات اور ہستی اور ہست یہ سب ایک ہی معنی مین ہین حضرات شہودیہ ذات کو وجود سے منفک اور جدا سمجھتے ہین خطا کرتے ہین اور ذات عبد کی عدم محض اور عدم مطلق ہے ہرگز نہین موجود ہو سکتی ہے (ذوق) اصطلاح مین شہود حق واسطے حق کے مین جمع مین اسکو ذوق کہتے ہین یعنی دیدار حق تعالےٰ کا ساتھ حق تعالےٰ کے ہی ہوتا ہے اسلیے کہ عبد کی پہونچ جسوقت مین جمع تک ہوتی ہے اُسوقت عبد کی خودی باقی نہین رہتی ہے بسبب محویت کے پس اُسوقت دیدار حق تعالےٰ کا حق تعالےٰ کے ساتھ ہی ہوگا نہ غیر کیونکہ اسوقت عبد باقی نہ رہا اور غیریت اٹھ گئی بعض کہتے ہین کہ ذوق پہلے درجے کا نام ہے درجات شہود حق تعالیٰ مین سے یہ آثار بوارق تجلیات متوالیہ کے وقت اور فی الجملہ بقا تجلی برقی کے اور جیسے یادہ

اور ذکر قلبی ایک شغل خاص کو کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ سالک اپنے کو غائب اور حق تعالے کو اپنی صورت پر حاضر جانے کہ میں وجود بر حق تعالے سے موجود ہوں بلکہ میں نہیں ہوں حق تعالے ہی موجود ہے ذکر روحی مشاہدہ کو کہتے ہیں اور وہ یوں ہے کہ پہلے ذات اور صفات اور آثار اور افعال کو پہچان کر نظر باطن کو صفات اور آثار اور افعال سے اٹھا کر ذات پر رکھے تاکہ نظر درمیان تجلی اور استتار یعنی ظہور اور خفا کے ہو وے پس اُسوقت مشاہدہ حاصل ہوگا اور جب تجلی غائب ہوئی اور استتار رفع ہوا اُسوقت اِسی نظر کو معائنہ اور ذکر سری کہتے ہیں اور جب تک اشتغال بشری مانع اس نظر کے ہیں تب تک اِسکو ذکر سری اور معائنہ کہیں گے اور جبکہ کوئی شغل بشری مانع اس نظر کا نہووے یعنی ہر شغل میں وہ نظر قائم ہووے تو اُسوقت اُسکو معائنہ اور ذکر خفی دائم الحال کہتے ہیں اور نزدیک عارفان کامل ذاکر کے مرتبۂ احدیت کو بھی ذکر خفی کہتے ہیں اسلیے کہ جو ذاکر ذات کا ہے اُس مقام میں پہونچتا ہے اور سکر اور محو اور بیخودی ہوجاتا ہے (**ذخائر اللہ**) یہ ایک قوم ہے اولیاء اللہ میں سے حق تعالے بسبب انکے دفع کرتا ہے بلا کو اپنے بندوں سے جیسے کہ دفع کرتا ہے ذخیرہ سے بلا اور فاقہ کو (**ذو العقل**) صاحب عقل وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے خلق کو ظاہر اور حق تعالے کو باطن پس اسوقت اُسکے نزدیک حق تعالے آئینۂ خلق کا ہوگا اور محجوب ہوگا مثل احتجاب آئینہ کے بسبب اُس صورت کے جو آئینے میں ظاہر ہے جیسے کہ مطلق محجوب ہوتا ہے بسبب مقید کے (**ذو العین**) یعنی صاحب بصیرت وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے حق تعالے کو ظاہر اور خلق کو باطن پس اُسکے نزدیک خلق آئینہ حق تعالے کا ہے بسبب ظہور حق تعالے کے اور مختفی ہونے خلق کے حق تعالے میں مثل مختفی ہونے آئینہ کے بسبب اُس صورت کے جو آئینہ میں ظاہر ہے (**ذو العقل والعین**) یعنی صاحب عقل اور صاحب بصیرت وہ ہوتا ہے جو دیکھتا ہے حق تعالے کو خلق میں اور خلق کو حق تعالے میں اور نہیں محجوب ہوتا ہے وہ بسبب ایک اُن دونوں کے دوسرے سے بلکہ دیکھتا ہے وہ ایک ہی وجود کو بعینہٖ حق ایک وجہ سے اور خلق دوسری وجہ سے پس نہیں محجوب ہوتا ہے وہ بسبب کثرت کے شہود احدیت ذاتیہ سے اور نہیں مزاحم ہوتی ہے اُسکو احدیت ذاتیہ شہود کثرت مظاہر سے ساتھ متجلی ہونے احدیت ذاتیہ کے کثرت مظاہر میں اور نہیں محجوب ہوتا ہے وہ بسبب احدیت وجود حق کے شہود کثرت خلقیہ سے اور نہیں مزاحم ہوتی ہے بیچ شہود احدیت ذات کے جو متجلی ہے مجالی میں کثرت مجالی اور مظاہر کی اور ساتھ انھیں مراتب ثلاثہ کی طرف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالے عنہ نے اشارہ کیا ہے ساتھ قول اپنے کے اور وہ یہ ہے **شعر** وَفِی الْخَلْقِ عَیْنُ الْحَقِّ اِنْ کُنْتَ ذَا عَیْنٍ ۔ وَفِی الْحَقِّ عَیْنُ الْخَلْقِ اِنْ کُنْتَ ذَا عَقْلٍ ۔ وَاِنْ کُنْتَ ذَا عَیْنٍ وَّعَقْلٍ فَمَا تَرٰی ۔ سِوٰی عَیْنِ شَیْءٍ وَّاحِدٍ فِیْهِ بِالشَّکْلِ۔ **دسواں مراقبہ باب الراء کا ہے** (**رب**) رب ایک اسم مقتضی کا ہے باعتبار نسب ذات کے طرف اعیان ثابتہ کے جیسے کہ خالق اور رازق وغیرہ ہیں پس رب ایک اسم خاص مقتضی ہے کہ مقتضی ہے وہ مربوب اور تحقق اور تعین اور ترتب مربوب کا رب کے ساتھ اسماء الٰہی اور کیانی میں مثلاً اسم رب مقتضی ہے کہ اسم بدیع سے عقل کل صادر ہو و علیٰ ہذا القیاس حسب سلسلۂ اسم رفیع اور اُسکے مربوب تک کہ مرتبہ جامع ہے حاصل ہو کہ اسم رب ایک اسم ربانی ہے ترتیب دیتا ہے اُسکے ذریعے سے حق تعالے درمیان اسماء الٰہی کے کہ ارباب ہیں اور درمیان اسماء کیانی کے کہ مربوبات ہیں وَبِهٖ یَفْعَلُ مَا یَفْعَلُ وَبِهٖ یَاْخُذُ مَا یَاْخُذُ وَاِلَیْهِ تَرْجِعُ فِیْمَا یَحْتَاجُ اِلَیْهِ وَهُوَ الْمُعْطِیْ اِیَّاهُ مَا یَطْلُبُ مِنْهُ (**رب الارباب**) اللہ تعالے ہی رب الارباب ہے باعتبار اسم اعظم کے کہ منشاء تمامی اسماء اور غایت الغایات ہے اور طرف اسی کے متوجہ ہوتی ہیں تمامی رغبتیں اور یہی جامع ہے تمامی مطالب کو اور اِسیکی طرف اشارہ کیا حق تعالے نے ساتھ قول اپنے کے کہ یہ ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَهٰی اور یہی ہے مظہر تعین اول کا پس ربوبیت عظمی اسیکے ساتھ مختص ہے بعض کہتے ہیں کہ اسماء رب کے تین قسم پر ہیں ذاتیہ اور

حسب استعداد جمادی اور نباتی اور حیوانی اور انسانی کے نام اُسکا جدا جدا رکھا گیا بعض روح اعظم کو روح قدسی کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ روح اعظم رب ہے جو معتبر بروح ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور دوسری جگہ مین فرمایا یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور یہ وہ روح ہے جو متمثل ہوئی تھی واسطے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے اور فرمایا اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا الخ اور روح القدس ہی رحمٰن ہے اور وہ تحت قدرت مین نہین ہے اور مراد اُسکے نزول سے یہ ہے کہ عبد اپنے عین حقیقت مین حقیقت حق تعالے کو اور اپنے تئین صفات مین صفات حق تعالیٰ کو اور اپنے عین افعال مین افعال حق تعالے کو جانے ذات اور صفات اور افعال عبد کے موہوم ہو جاوین اور ذات اور صفات اور افعال حق تعالیٰ کو اپنے مقام مین جانے بہرحال اسمین بہت اختلافات ہین مقدمہ کے بیان تنزلات مین بطریق جملہٴ معترضہ کے مذکور ہین وہان ملاحظہ کرو (ریاضت) موافق شرع شریف کے عبادت کرنا اور شہود حق مین کوشش کرنا اور صفائے قلب حاصل کرنے کو ریاضت کہتے ہین (رنگ) معنی اِسکے لغت مین بہت ہین اصطلاح مین ظہور ذات و صفات اور افعال اور آثار کو رنگ کہتے ہین کہ ہر آن اور ہر لحظہ ایک ایک صورت اور جلوہ تازہ دکھلاتا ہے (ران) ران وہ ایک حجاب ہے کہ حائل ہے درمیان قلب اور عالم قدسی کے بسبب استیلا ہیات نفسانیہ اور غلبہٴ ظلمات جسمانیہ کے اوسپین (رتق) لغت مین باندھنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین مجمل ہونا مادہٴ وحدانیہ کا کہ جسکا نام عنصر اعظم ہے کہ مطلق مجمل تھا قبل پیدائش آسمان اور زمین کے اور عنصر اعظم ہیولاے اولیٰ کو کہتے ہین اور بعد پیدائش آسمان اور زمین کے وہ مادہ مجمل مطلق مفتوق ہوا یعنی تفصیل پائی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے رتق کا اوپر ذات احدیہ کے قبل تفصیل اُسکی کے حضرت واحدیہ مین جیسے کہ شجرہ گٹھلی مین اور اطلاق کیا جاتا ہے فتق کا اوپر نسبتون حضرت واحدیہ کے باعتبار ظہور اُن نسبتون کے حاصل یہ کہ رتق اجمال اور فتق تفصیل کو کہتے ہین اور اسیکی طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالے کے کہ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا الخ ہے (رحمٰن) ایک اسم ہے حق تعالے کا باعتبار جمعیت اسمائیہ کے حضرت الٰہیہ مین اور جو کہ فائض ہے وجود اور سابق کمالات جمیع ممکنات پر اور اسم رحمٰن کا اطلاق مرتبہٴ وحدت پر بھی کرتے ہین کہ قابل محض ہے (رحیم) یہ بھی ایک اسم ہے حق تعالے کا باعتبار فیضان کمالات معنویہ کے اہل ایمان پر جیسے کہ معرفت اور توحید وغیرہ ہین اور اسم رحیم کا اطلاق مرتبہٴ واحدیت پر بھی کرتے ہین کہ جسمین تفصیل اسمار اور صفات کی ہے (رحمة امتنانیہ) اِس سے فیضان نعمت ہے بغیر شرط عمل اور کیہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ سے اسی رحمت امتنانیہ کی طرف اشارہ ہے (رحمة وجوبیہ) یہ وہ رحمت ہے جو واسطے متقیون کے موعود ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ الخ رحمت وجوبیہ بھی داخل ہے رحمت امتنانیہ مین اسلیے کہ وعدہ کرنا حق تعالے کا ساتھ رحمت وجوبیہ کے بندے کے عمل پر منت محض ہے (رداء) عبارت ہے ظہور صفات حق سے بندے پر (ردی) بفتح را مہملہ ظاہر کرنا صفات حق تعالے کو ساتھ باطل کے یعنی جو صفات مختص ساتھ حق تعالے کے ہین اُن مین سے کسی صفت کو عبد اپنے ساتھ برتاؤ کرنا اصطلاح مین ردی کہتے ہین یہ عبد کے واسطے علامت ردی ہے یعنی ہلاکی ہے قال اللہ تعالیٰ اَلْكِبْرِیَآءُ رِدَآئِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا قَصَمْتُهٗ (رسم) رسم عبارت ہے خلق اور صفات خلق سے اس لیے کہ رسوم آثار کو کہتے ہین کیونکہ تمامی ماسوی اللہ آثار حق تعالیٰ کے ہین جو تابع ہین افعال حق تعالیٰ سے (رعونت) قائم رہنا عبد کا ساتھ حظوظ نفس اور مقتضیات طبع کے اسکو رعونت کہتے ہین (رقیقہ) لطیفہٴ روحانیہ کو کہتے ہین اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے رقیقہ کا اوپر واسطہ لطیفہ کے جو مرتبط ہے درمیان دو شی کے جیسے کہ مدد واصل ہے حق تعالے سے طرف عبد کے کہا جاتا ہے اسکو رقیقة النزول اور جیسے وسیلہ کہ جسکے سبب سے عبد قریب ہوتا ہے حق تعالے سے اور یہ وسیلہ عبارت ہے علوم نافعہ اور اعمال اور اخلاق حسنہ اور طاعات

اور زمین، جمادوں میں ظاہر ہے مثل اشراق مصباح ارواح انسان کے ہے مشکوٰۃ جسد انسان میں کہ جسد انسان میں ظاہر ہے
پھر روح بوجہ غایت لطافت اور تجرد کے بدن میں متعلق ہوتی ہے ساتھ جسد کے مگر بواسطہ قلب کے جیسے کہ چراغ طاق میں بواسطہ قندیل
کے ہے کہ تمام اور کامل نہیں ہوتی ہے صفائی چراغ کی بدون قندیل کے اور قندیل صفائی میں مناسبت رکھتی ہے ساتھ چراغ
کے کیونکہ شیشہ قندیل گویا کہ ایک ستارہ روشن ہے ایسا ہی قلب انسانی میں صفائی ہے کہ مناسبت رکھتا ہے ساتھ صفائی روح
کے پس متعلق ہوتی ہے روح بواسطہ قلب کے ساتھ جسد کے کیونکہ مصباح روح بواسطہ زجاجۂ قلب کے روشن ہوتی ہے جسد میں
بسبب لطافت نفس کے اور نفس اگرچہ بہ نسبت روح کے کثیف ہے لیکن لطافت نفس کی بہتر روغن زیت کے ہے کہ روشن
کیا جاتا ہے چراغ زیت شجرۂ مبارکہ سے کہ بسبب کثرت منافع کے برکت والا ہے ویسے ہی نفس کہ منافع اور ثمرات اسکے قوی مدرکہ
اور محرکہ وغیرہ نفس سے حاصل ہیں مثل روغن زیتون کے ہے کہ جامع منافع کا ہے کیونکہ صلاحیت رکھتا ہے روغن زیتون اشتعال
مصباح اور ادام اور دوا کے لیکن منافع نفس کے کہ عبارت محسوسات اور معقولات مدرکہ نفس سے ہیں بالذات متعلق ساتھ روح
کے نہیں ہوتے ہیں کیونکہ شجرۂ نفس متصف ہے بوصف لاشرقیہ کے کہ کثیف ہے بہ نسبت روح کے ہاں بواسطہ نفس کے منافع
نفس کے روح کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں کیونکہ نفس متصف ہے بوصف لاغربیہ کے کہ لطیف ہے بہ نسبت اجسام کے کہ ظلمانی ہیں
پس نفس مزکّی مثل زیتون ملک شام کے ہے کہ عمدہ اور بہتر ہوتا ہے (يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ
عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)
یعنی یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا مختص ہے ساتھ نفس انسانی کے کیونکہ قریب ہے زیت استعداد نفس انسانی کا تو بہ قدس فطری آئین
کامن اور پوشیدہ ہے یہ کہ روشن ہووے مثل روشنی روح کے بسبب خروج اُس نفس کے طرف فعل کے اور بسبب وصول اُسکے کے
طرف کمال ذاتی اپنے کے اگرچہ نہ مس کیا ہو اُسکو نور نار عقل فعال نے اور نہ متصل ہوا ساتھ اُسکے نور روح قدسی اور روشن ہوتا
زیت استعداد نفس کا بسبب قوت استعداد اور زیادتی صفائی اُسکی کا ہے پس یہ نور مشرق نفس کا کہ بوجہ خروج الی الفعل کے
اُسکو حاصل ہوا ہے نور زائد ہے اوپر نور استعداد اصلی فطری نفس کے گویا کہ وہ نور متضاعف ہے نور اصلی فطری پر ایسا ہی تعلق
نور حق تعالیٰ کا ہے ساتھ عالم کے بواسطۂ عقول کے جو متعلق بالاجسام ہیں بواسطۂ نفوس کلیہ کے جو برکت والے ہیں ساتھ کثرت ملائکہ
کے اور جبکہ ارواح انوار اجساد کے ہیں اور عقول انوار عالم کے اور حق تعالیٰ نور ہے فوق انوار ارواح اور انوار عقول کے
پس نور حق تعالیٰ کا نور متضاعف ہے اوپر انوار ارواح اور انوار عقول کے اور محجوب ہے بسبب انوار روحانیہ اور انوار
عقلیہ کے جیسے کہ انوار روحانیہ اور انوار عقلیہ محجوب ہیں بسبب حجابات اجساد انسان اور عالم کے اگرچہ یہ حجابات دینی اور
عقلی ہیں پس راہ بتاتا ہے حق تعالیٰ اپنے نور کے طرف ساتھ کشف حجابات ظلمانیۂ اجساد اور نورانیۂ ارواح اور عقول کے
جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے پس حاصل ہوتی ہے اُس بندے کو تجلی شہودی اور بتاتا ہے اللہ کما حقہ امثال
اُن بندوں کو جو قابل اور مستعد تجلی شہودی کے ہیں تاکہ مشتاق ہووین وہ اُسکی طرف اور اللہ ہر شی کے استعداد کو جانتا ہے
پس بتاتا ہے امثال اُن لوگوں کو جو سمجھتے ہیں اور مشتاق ہوتے ہیں طرف اُسکے اور تجلی ہوتا ہے حق تعالیٰ بقدر استعداد تجلی
کے اور وہ بقدر طہارت نفس کے ہے اور طہارت نفس کی اعمال صالحہ سے حاصل ہوتی ہے خواہ اعمال صالحہ جوارح سے ہوں یا ذکر لسانی سے
یا تسبیح خواطر وغیرہ سے جیسے کہ خود حق تعالیٰ نے آیات آئندہ میں تصریح اُسکی فرمائی ہے واضح ہو کہ فقط حق تعالیٰ ہی ظاہر
ہے اور یہ کثرت موہوم محض اور بے اصل ہے پس بسبب شدت ظہور حق تعالیٰ کے خلق کی آنکھوں سے مخفی اور پوشیدہ ہے
جیسے کہ خفاش کی آنکھ سے آفتاب پوشیدہ ہے بسبب شدت ظہور کے (فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ

حق تعالےٰ کے اور نہیں محبت رکھتا ہے حق تعالےٰ سے کوئی سوائے حق تعالےٰ کے اسلیے کہ وہی ستر طالب حق تعالیٰ کا ہے اور محب اور عارف حق تعالیٰ کا جیسے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے (عَرَفْتُ رَبِّيْ بِرَبِّيْ) اور فرمایا حق تعالےٰ نے زبانی انسان کامل کے (اَلْاِنْسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهٗ) یہاں تخصیص انسان کی باعتبار جمعیت کے ہے ورنہ ہر شئے میں ستر حق تعالیٰ کا ہے (سابقہ) سابقہ ایک عنایت ازلی ہے کہ اشارہ کیا گیا ہے اسکی طرف قول سے حق تعالےٰ کے کہ (وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ) (سجود القلب) سجود القلب کہ وہ فانی ہونا سالک کا ہے حق میں وقت مشاہدہ سالک کے حق تعالےٰ کو اسطرح پر کہ باز رکھے سالک کو اس مشاہدہ سے استعمال جوارح (سحق) کہ وہ محو ہونا ترکیب عبد کا ہے وقت ظہور عظمت سلطان حقیقت کے (سدرة المنتہیٰ) برزخ کبریٰ کو کہتے ہیں جسکی طرف سیر اور اعمال اور علوم جا کے منتہی ہوتے ہیں اور انتہا مراتب اسمائیہ کا ہے کہ اس سے کوئی رتبہ بڑھکر نہیں (ستر العلم) ستر علم باریتعالیٰ کا حقیقت باری تعالےٰ کی ہے کیونکہ علم عین الحق ہے حقیقت میں اور بسبب اعتبار کے غیر ہے (ستر الحال) وہ چیز ہے جسکے سبب سے اُسی حال میں مراد اللہ تعالےٰ کی پہچانی جاتی ہے (ستر الحقیقة) وہ چیز ہے کہ نہیں اظہار کیا گیا ہے وہ جیسی میں ہے اور وہ حقیقت حق تعالیٰ کی ہے (ستر التجلیات) کہ وہ مشاہدہ کرنا ہے ہرشئے کو ہرشئے میں ساتھ انکشاف تجلی اوّل کے واسطے قلب کے پس مشاہدہ کرتا ہے احدیت جمعیۃ کو تمامی اسمار میں بسبب متصف ہونے ہر ایک اسم کے ساتھ جمیع اسما کے یہ اسواسطے ہے کہ تمامی اسما متحد ہیں ساتھ ذات احدیت کے اور ہر ایک اسم باہم متمیز ہے بسبب اُن تعینات کے کہ اُن آثار میں ظاہر ہیں کہ صورتیں اُن اسمار کی ہیں پس اس صورت میں مشاہدہ کرتا ہے سالک ہرشے کو ہرشے میں (ستر القدر) ستر القدر وہ چیز ہے کہ جانا تھا اسکو حق تعالےٰ نے ہر عین ثابتہ سے ازل میں یعنی حق تعالےٰ نے ہر ہر کے عین ثابتہ کو اُن احوال کے ساتھ جانا تھا کہ وقت وجود خارجی اُس عین ثابتہ کے ساتھ اُن احوال کے ظاہر ہوگا پس نہیں حکم کرتا ہے حق تعالےٰ کسی شئے پر مگر ساتھ اُن احوال کے کہ عین ثابتہ وقت ثبوت علمی کے اُن احوال کے ساتھ متلبس تھا (ستر الربوبیة) ستر الربوبیة عبارت ہے موقوف رہنے سے ربوبیۃ کے مربوب پر اسلیے کہ ربوبیت ایک نسبت ہے پس ضروری ہے اسکو دو منتسب کا ہونا اور ایک اُن دو نون منتسب کا مربوب ہے اور وہ اعیان ثابتہ ہیں حال عدم ثابت میں اور جو چیز موقوف رہتی ہے اوپر معدوم کے پس وہ معدوم ہے پس ربوبیۃ معدوم ہے بسبب معدوم ہونے مربوب کے اسیواسطے فرمایا سہل تستری قدس سرہ نے کہ واسطے ربوبیۃ کے ایک ستر ہے کہ وہ اگر ظاہر ہوتا ہر آئینہ باطل ہوتی ربوبیۃ بسبب بطلان اُس چیز کے کہ جس پر ربوبیۃ موقوف ہے (ستر ستر الربوبیة) کہ وہ عبارت ہے ظاہر ہونے سے رب کے ساتھ صور اعیان ثابتہ کے پس اعیان ثابتہ باعتبار مظہریت اپنی کے واسطے رب کے جو قائم بذاتہ ہے اور ظاہر ہے ساتھ تعینات اپنے کے قائم اور موجود ہیں ساتھ وجود رب اپنے کے پس اعیان ثابتہ بندے کے مربوب ہیں اس اعتبار سے اور حق تعالےٰ رب ہے واسطے اُن بندون کے پس حاصل تحقق ربوبیت حقیقت میں نہیں مگر حق تعالےٰ سے اور اعیان ثابتہ اپنے حال میں معدوم ہیں ازل میں پس واسطے ستر ربوبیۃ کے ایک ستر ہے بسبب ستر ستر ربوبیۃ کے ظاہر ہوئی ربوبیۃ اور نہ باطل ہوئی (ستر انوار الاثار) یہ عبارت ہیں اسمار الٰہیہ سے کہ باطن اکوان ہیں (ستر ائر) محو ہونا سالک کا ہے حق تعالےٰ میں وقت وصول تام کے اور اسی کی طرف اشارہ کیا رسول علیہ السلام نے ساتھ قول اپنے کے (لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ) الخ ہے اور اسی معنی میں قول (اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قِبَابِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ) ہے (سعة القلب) یہ عبارت ہے متحقق ہونے سے انسان کامل کے ساتھ حقیقت برزخیہ کے جو جامع ہے واسطے وجوب اور امکان کے کیونکہ قلب کامل کا یہی برزخ ہے اسی واسطے فرمایا اللہ تعالےٰ نے (مَا وَسِعَنِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَائِيْ وَ وَسِعَنِيْ قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ) (سقوط الاعتبارات) یہ اشارہ ہے طرف احدیۃ الذات کے کہ اس مرتبے میں

چونی اور چگونگی سے منزہ ہے اور یہی محبوب وجود حق تعالیٰ کا (شجر) وجود ظاہری یعنے جسم ظاہری کو کہتے ہین کہ اربعہ عناصر
سے مرکب ہے (شراب) اصطلاح مین اوس ذوق شوق کو کہتے ہین کہ عالم باطن سے سالک کے دل پر وارد ہوتا ہے اور سالک کو
مست اور بیخبر کرتا ہے (شراب خام) اصطلاح مین مرتبۂ عبودیت کو کہتے ہین یعنے عابد کا عبادت پر معروف رہنے اور مرتبۂ
عبودیت نگاہ رکھنے کو کہتے ہین (شراب پختہ) کمال شوق اور ذوق الٰہی کو کہتے ہین (شراب خانہ) عالم معنی اور باطن
پیر کامل و عاشق اور عارف کامل کو کہتے ہین کہ معدن اسرار الٰہی ہین (شغل) مراد اوس سے تصور کرنا ذات و صفات الٰہیہ
اور خیال کرنا اور محو ہو جانا اوس مین اور لذت لینا اوس سے (شریعت) رسول علیہ السلام کے اقوال اور افعال کو کہتے ہین یعنے
جو احکام جسم ظاہری سے تعلق رکھتے ہین جیسے کہ وضو و نماز و حج وغیرہ ہین (شقاوت) مراد اوس سے حق تعالیٰ سے باز رہنے کو کہتے
ہین (شوق) لغت مین جوش اور عشق اور طلب کرنا کسی چیز کو ہے مگر مال خواہش دل سے اصطلاح مین کشش جمعیت انسانی یعنے
کشش وجود حقانی اور فنا کرنا خودی سالک کو اور جانا سالک کا حق تعالیٰ کے طرف سبکو چھوڑ کر کمال جوش کے ساتھ اسکو شوق کہتے ہین
(شکر) سالک کا اپنے تئین نابود اور حق تعالیٰ کو موجود جاننے کو شکر کہتے ہین (شیخ) اصطلاح مین اوس شخص کو کہتے ہین جو عالم ہو
او امر اور نواہی شرع شریعت کا اور عامل ہو موافق اسکے اور بچا ہووے حب مال و جاہ وغیرہ سے اور متابعت ایسے شخص کی کی ہو
کہ متابعت اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسلسل ہے اور ہر قسم کی ریاضت کی ہو جیسے کہ کم کھانا اور کم سونا اور کم کلام کرنا اور عبادت
پڑھنا اور صدقہ بہت دینا اور روزہ بہت رکھنا اور اخلاق حسنہ اوسکی سیرت ہو جیسے کہ صبر اور شکر اور توکل اور یقین
اور طمانیت اور سخاوت اور قناعت اور امانت اور بذل مال اور حلم اور تواضع اور دانائی اور صدق اور وقار اور
حیا اور سکون اور رتاقی اور مانند اوسکے اور انوار محمدی سے منور ہو اور اخلاق ذمیمہ سے جیسے کہ کبر اور بخل اور حسد
اور حقد اور حرص اور طول امل وغیرہ سے پاک ہووے اور سوائے علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے علم کا محتاج نہو
اور علم متکلفون اور متعصبون سے مستغنی ہو اور حالات مرتبۂ واحدیت اور وحدت سے اور علم حقائق سے واقف
او فیض رسان ہو اور علم حقائق مین کامل ہو یعنے علوم شریعت اور طریقت اور حقیقت مین کامل ہو اور آفات اور
امراض نفس اور اوسکے ادویہ کو پہچانے اور اوسکے شفا پر قادر ہو اور ہمیشہ نظر احدیت پر رکھے اور رغوی حب کر
فنا الفنا سے مشرف ہو اور ہر فعل اور امر حق تعالیٰ سے جانے اور کسی وقت حق تعالیٰ کو فراموش نکرے پس ایسا شخص
شیخ اور پیشوا ہونے کے لائق ہے نہ ہر مدعی کاذب کہ فقط رسومات بدعیہ پر مصروف ہے واسطے کسب جاہ اور اموال
وغیرہ کے اور یہ علامات جو بطور اجمال اور مختصر کے مذکور ہوئین اوس مین نہون حاصل یہ کہ شیخ کامل مکمل فی زماننا مثل
عنقا کے ہے اور اگر کسی طالب صادق صاحب نصیب کو مجاوے اور وہ اوسکو اپنی صحبت مین قبول کرے تو اپنا جان و
مال اوس پر نثار کر دے کیونکہ یہی کیمیا اکبر ہے اور اوسکے ساتھ دل و جان سے محبت و اخلاص رکھے اور اوسکے دل کو
اپنے ہاتھ مین لاوے اور رات و دن اوسکی خدمت اور غلامی مین رہکر فیض حاصل کرے اور سلوک کو تمام کرے دنیا مین
پیر کامل مکمل کے برابر کوئی نعمت نہین جسکے طفیل سے خدا ملتا ہے لیکن جہلۂ صوفیہ کی صحبت سے اجتناب کرے کہ اوس مین تضیع
اوقات ہے بلکہ اپنی استعداد کو ضائع کرنا ہے جیسے کہ اس مترجم اور شارح فصوص کو بارہا تجربہ ہوا ہے لیکن چونکہ اس
ناچیز کو طلب مین کشش تھی آخر مجبور ہو کر اپنے خالق و مالک کی طرف رجوع اور التجا کی اور مدت مدید تک گریہ کیا تو اوس نے
اپنے فضل و کرم سے اور رستے سے سامان کر دیا (شیون) جمع شان کی ہے اور انکو صور علمیہ اور حقائق عالم کہتے ہین کہ مرتبۂ
وحدت مین بطور اجمال اور مرتبۂ واحدیت مین بطریق تفصیل کے ثابت ہین یعنے شیون ذاتیہ اعتبارات نقوش اعیان
ثابتہ اور حقائق عالم کے ہین ذات احدیہ مین جیسے کہ شجرہ اور اغصان اور اوراق اور اثمار گٹھلی مین اور یہ شیون
مرتبۂ واحدیہ مین ظاہر ہو کر باہم منفصل اور متمیز ہوگئے ہین ساتھ علم کے اور شیون فعلیہ مراتب خارجیہ مین باہم

علیہ السلام خدا کے بیان سے خلق کی طرف لاتے ہین از روے علم اور قول اور فعل کے بسبب صفائی اور قرب باطن کے ساتھ باطن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یقین رکھتے ہین کہ بجز حق تعالی کے اور کوئی موجود نہین اور کبھی شک نہین لاتے ہین اگر تمام جہان اونکے خلاف کہین اونکو شک نہین آتا ہے اور ایمان اونکا بعد انبیا علی نبینا وعلیہم السلام کے سب سے کامل ہے بسبب کثرت مناسبت کے درمیان انبیا اور صدیقین کے اسواسطے نہین فرق کیا اللہ تعالی نے درمیان اون دونون کے بیچ آیت (اُولٰئِكَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ) کے کسی مرتبے میں۔ اسی جگہ سے فرمایا رسول علیہ السلام نے (اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ كَفَرَسَيْ رِهَانٍ فَلَوْ سَبَقَنِي لَاٰمَنْتُ بِهٖ وَلٰكِنْ سَبَقْتُهٗ فَاٰمَنَ بِي) اسی واسطے مرتبہ صدیق کا بعد انبیا کے سب سے فائق ہے (**صفائی**) پاک کرنا قلب کو اسطرح پر کہ اوسمین شہود حق تعالی کا بغیر خلق کے ہو (**صنم**) حقیقت روحی اور تجلیات صفاتی کو کہتے ہین کہ سالک کے دل مین تجلی ہوتے ہین (**صفات حمیدہ**) اون صفات محمود اور اوصاف مسعود کو کہتے ہین کہ ساتھ صفات جمال کے متعلق ہین (**صفات ذمیمہ**) اون صفات مذموم کو کہتے ہین جو صفات قہاری اور جلالی کے ساتھ متعلق ہین (**صوت سرمدی**) آواز ذات کو کہتے ہین کہ قبل پیدائش خلق کے تھی اور بعد فنا خلق کے بھی رہیگی اور خلق مین اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ موجود ہے اور یہ آواز بے جہت ہے نہ زیر و بالا سے نہ یمین و یسار سے اور دریافت اس آواز کی بہت مشکل ہے کیونکہ آواز تین قسم پر ہے ایک یہ کہ دو جسم کے صدمہ باہمی سے پیدا ہوتی ہے اس آواز کو آواز محدث اور مرکب کہتے ہین دوسری یہ کہ بغیر حرکت دو جسم کثیف اور بغیر ترکیب الفاظ کے عنصر آتش اور باد اور دروں انسان سے ظاہر ہوتی ہے اور اسکو آواز بسیط اور لطیف کہتے ہین تیسری یہ کہ ایک آواز بے حد اور بے جہت ہے جسکو صوت سرمدی اور سر حق کہتے ہین یہ آواز سحر اور بحر اور باشار اور جمیع انبوہ خلائق مین ظاہر ہوتی ہے بلکہ آواز دف اور دہل اور نقارے پر بھی غالب آتی ہے کیونکر غالب نہو کہ یہ اصل تمامی آوازونکی ہے اور تمامی آواز اسی سے ظاہر ہوتی ہین اور کسی وقت اور کسی حالت مین اس آواز کو فنا اور وقفہ نہین اور اکثر لوگ صاحب اشغال اس آواز کے دریافت مین حیران رہتے ہین اور بجز کاملین کے کسی کو اس آواز سے خبر نہین اور جبکہ یہ آواز خالص ذات کی ہے اور صفات کا اوسمین کچھ دخل نہین جبتک کہ صفات کو دور نکرے اس آواز سے مطلع نہوگا اسی راز حق کی طرف حضرت شاہ شرف الدین بو علی قلندر قدس سرہ نے اشارہ کیا ہے **بیت** چشم بند و لب ببند و گوش بند ٭ گر نہ بینی سر حق بر ما بخند ٭ اور اسی معنی کی طرف مولانا روم قدس سرہ نے بھی اشارہ کیا ہے **بیت** بر لبش قفل ست و در دل رازہا ٭ لب خموش و دل پر آوازہا ٭ اور اسی معنی کی طرف دوسرے بزرگ نے بھی متقدمین مین سے اشارہ کیا ہے **رباعی** سخنہا ہین کہ از موران نہاید ٭ چو اندر گوش ما گوید کلام او ٭ ہمہ عالم گرفتہ آفتابے ٭ زہے کوری کہ میگوید کدام او ٭ گمان نکرنا چاہیے کہ یہ آواز فقط اندرون سالک سے ہے اور بس بلکہ تمامی عالم درون و بیرون اس صدا سے پر ہے کسی کامل نے کیا خوب کہا ہے رباعی بر آور پنبہ پندارت از گوش ٭ ندامی واحد القہار بنیوش ٭ ندا می آید از حق بر دوامت ٭ چرا گشتی تو موقوف قیامت ٭ حدیث صحیح مین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسالت مآب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعثت کے غار حرا مین تشریف لیجاتے تھے اور اس شغل کے ساتھ مشغولی فرماتے تھے یہان تک کہ اس شغل کے اثر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صورت جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوتی تھی منقول ہے کہ موسی علیہ السلام سے افلاطون اشراقی نے پوچھا کہ اے پیغمبر خدا

اور مظہریت اسم جو اوسکے روایت کی جابر رضی اللہ عنہ سے لَمَا سُئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا حَتّٰی يَسْتَشْفِعَ بِهٖ اِلَی اللّٰہِ وَلَمْ يَرُدَّ سَائِلًا (ک) اور جملۂ ثانی کے طرف اشارہ کیا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اور فرمایا اِذَا كَانَتْ لَكَ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَهٗ حَاجَةٌ فَابْدَأْ بِمَسْئَلَةِ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْئَلْ حَاجَتَكَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُسْئَلَ حَاجَتَيْنِ فَيَقْضِيْ اِحْدٰهُمَا وَيَمْنَعُ الْاُخْرٰی) اور وجہ تسمیہ صبیح الوجہ کی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے فرمایا آپ نے اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ عِنْدَ صِبَاحِ الْوُجُوْهِ (صبا) صبا عبارت ہے نفحات رحمانیہ سے جو مشرق روحانی کے طرف سے آتے ہین اور عبارت ہے اون دواعی سے جو باعث ہین اوس امور خیر کے (صدق النور) یہ وہ کشف ہے کہ نہین بعد اوسکے کوئی خفا اور استتار کیونکہ جسوقت پونہچتا ہے کشف سالک کا مقام جمع تک نام رکھا جاتا ہے اُسکا صدق النور اسلیے کہ اوسکے بعد کوئی استتار اور اختفا نہین تشبیہ دیتے ہین اس کشف کو اوس برق کے ساتھ جو برساوی اور نام رکھتے ہین اوسکا صادق اور جو برق نہ برساوے اوسکا نام کاذب رکھتے ہین کیونکہ سالک پر جب تجلی اور استتار دونون وارد ہوں مشتبہ ہوتا ہے حال اُسکا (صداء) یہ وہ چیز ہے جو وجہ قلب پر طاری ہوتی ہے ظلمات سیئات نفس اور صور اکوان مین سے پس حاجب ہوتے ہین یہ اشیا وجہ قلب پر قبول کرنے سے قلب کے حقائق اور تجلیات انوار کو یہ اسوقت ہے کہ جب پونہچے حد غایت حجاب کو اور جب قلب غایت حد حرمان اور حجاب کلی کو پونہچا اُس حجاب کو رَین کہتے ہین (صعق) یہ عبارت ہے فنا فی اللہ سے بہ سبب تجلی ذاتی کے (صفوۃ) اہل صفوۃ وہ لوگ ہین جو متحقق ہین ساتھ ہمار قلب کے کدورت غیر سے (صُوَرُ الْحَقِّ) حقیقت مین صورت حق تعالی کی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہین بسبب متحقق ہونے آپکے ساتھ حقیقت احدیت اور واحدیت کے اور تعبیر کیا حق نے آپسے ساتھ (ص) کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جسوقت سوال کیا لوگون نے اونسے معنی (ص) کے کہا ہین وہ کون کہا کہ صاد ایک جبل ہے مکہ مین عرش الرحمن اور یہ ہے اوس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس باقی خلائق آپکی صورتین ہین (صُوَرُ الْاٰلَة) عبارت ہے انسان کامل سے بہ سبب متحقق ہونے انسان کامل کے ساتھ حقائق اسمائے الٰہیہ کے (صوامع الذکر) احوال اور مواطن عنویہ کو کہتے ہین کہ جنکے سبب سے ذاکر مذکور کی جدائی سے محفوظ رہتا ہے اور اپنے مذکور سے یہ بہت بھی ہوئی رہتی ہے (صُوَرُ الْاِرَادَةِ) مراد اس سے بالکلیہ منقطع ہوجانا ہے سالک سے رویت شے کی ساتھ ارادہ غیر اللہ کے اور یہی مراد اوس سے شہود جمیع اشیا کا ہے ساتھ ارادہ حقانی

پندرھوان مراقبہ باب الضاد کا ہے (ضمیر) اندیشہ اور سر دل اور اندرون دل اور جو کچھ کہ دل مین گذرے اور راز اور نہانی اور خواطر دل اور جو کچھ کہ دل مین کوئی بات یا کوئی چیز پوشیدہ کو کہتے ہین یہ معنی لغت اور اصطلاح برابر ہے (ضد) ضد اور نقیض مین فرق یہ ہے کہ ارتفاع نقیضین اور اجتماع نقیضین محال ہے یعنے ایک اون دونو نکا ہونا ضرور ہے مثلا عدم اور وجود بخلاف ضدین کے کہ جمع نہین ہوتے ہین لیکن مرتفع ہوتے ہین مثلاً سواد اور بیاض اور یہی دو شے ہم جنس ہو کر باہم مخالف ہونیکو ضد کہتے ہین اور دو شے غیر جنس ہو کر مخالف ہونیکو ند کہتے ہین یہ حسب اصطلاح اہل لغت کے ہے لیکن اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے ضد شے عین شے ہے باوجود ضدیت کے یہ ایک مسئلہ مشہور ہے اور اسکو اَلضِّدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ بھی کہتے ہین یعنے بظاہر مثلاً آب آتش نہین ہوتا ہے اور آتش آب نہین ہوتی ہے لیکن باطن مین ایک عین دوسرے کا ہے کیونکہ آب مربوب اسم محیی کا ہے اور آتش مربوب اسم قابض کا تاثیر اور صفت اسم محیی کی آب مین ہے اور تاثیر اور صفت اسم قابض کی آتش مین ہے پس آب محیی اور آتش قابض ہے لیکن محیی اور قابض دونون اسمائے اللہ مین سے ہین اور اسم اللہ جامع ہے جمیع اسماء کا اور اسم اللہ مین صفت اور تاثیر محیی اور قابض دونون

١١٣

اور ذات اوسکی غیر متناہی اور وجود مین اوسکا شریک محال ہے اور فرش سے عرش تک جملہ تعینات عالم کہ حوادثات ہین
اوسکے شیونات اور حالات ہین اور ساتھ ان شیونات اور حالات کے متحول ہے جیسے کہ اوسنے اپنی احدیت ذاتیہ
سے عالم شہادت تک بلکہ انسان کامل تک تنزل فرمایا اور انھین تنزلات اور حوادثات عالم کو اطوار کے ساتھ بھی
تعبیر کرتے ہین اور ایسا ہی ہر ہر فرد عالم کیلیے اطوار اور حالات ہین مثلاً مسمی زید اولاً ذات بحت مین تھا پھر وہان سے
باطوار مراتب تنزلات اپنے باپ کے صلب مین آیا پھر وہان سے اپنے ماں کے رحم مین آیا تو محض ایک نجس نطفہ تھا
پھر اوسکو علقہ کیا بعد اوسکے مضغہ کیا بعد اوسکے اوسمین استخوان پیدا کرکے اوسپر گوشت و پوست کا لباس پہنایا تو اس
حالت مین بھی وہ نجس ہے اور مردہ اور عاجز اور مضطر اور اندھا اور ننگا اور بے حس و حرکت ہے پھر حق تعالی فی اوّلہٖ
رحم فرمایا اور اوسمین روح انسانی اور روح حیوانی کہ پر تو روح انسانی کا ہے پھونکی تو قوی طبیعی اور نفسانی اور
حیوانی کہ یہ بھی پر تو روح انسانی کے ہین اوسمین ظاہر ہوئین بعد اوسکے ماں سے پیدا ہوکر باطوار طفلی اور شباب اور
کہولت اور شیخوخت مرجا تا ہے پھر باطوار برزخ قبر و حشر و جنت و یا دوزخ مین آخر ٹھکانا ہے۔ اسی جگہ سے فرمایا حق تعالی
نے (خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا)

استرھوان مراقبہ باب الظا کا ہے

(ظل) تمامی ظہورات اور تعینات کو
ظل کہتے ہین ظل اول تعین اول اور مرتبۂ وحدت کو کہتے ہین اور ظل ممدود تعین ثانی اور مرتبۂ واحدیت کو کہتے
ہین یعنے ظل وہ ایک وجود اضافی ہے کہ ظاہر ہوا ہے ساتھ تعینات اعیان ممکنات اور احکام ممکنات کے کہ معدومات
ہین ظاہر ہوئے ہین وہ معدومات ساتھ اسم نور کے کہ عبارت وجود خارجی سے ہے کہ منسوب ہے طرف معدومات کے پس
بسبب ظلمت عدمیت معدومات کے وہ نور کہ ساتھ صور معدومات کے ظاہر ہے ظل ہوگیا ہے اور موہوم اور
معقول اور عدمیت معدومات کی فی نفسہا ہے اور ظہور اونکا بسبب نور کے ہے جسکا ظل نام رکھتے ہین (قال
اللّٰہ تعالی اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ) یعنے پھیلایا وجود اضافی کو اوپر ممکنات کے پس ظلمت مقابل
مین اسی نور کے عدم ہے (وَکُلُّ ظُلْمَۃٍ فِی عِبَارَتِہِمْ عَنْ عَدَمِ النُّوْرِ عَمَّا مِنْ شَانِہٖ اَنْ یَّتَنَوَّرَ وَلِہٰذَا
سُمِّیَ الْکُفْرُ ظُلْمَۃً لِعَدَمِ نُوْرِ الْاِیْمَانِ عَنْ قَلْبِ الْاِنْسَانِ الَّذِیْ مِنْ شَانِہٖ اَنْ یَّتَنَوَّرَ بِہٖ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ) (ظاہر الممکنات)
یہ عبارت ہے تجلی حق تعالی سے ساتھ صور و صفات اعیان کے اسی تجلی کا نام وجود اضافی ہے اور کبھی اطلاق
کیا جاتا ہے اوسپر ظاہر الوجود کا (ظل اللہ) انسان کامل کو کہتے ہین کیونکہ حق تعالی انتظام وجود ممکنات کا
اوسکے وساطت سے فرماتا ہے (ظل اول) جسکو ظہور اول بھی کہتے ہین باعتبار باطنی کے وحدت اور باعتبار
ظاہری کے عقل کو کہتے ہین کیونکہ پہلے ہی عین اور ظل کہ ظاہر ہوا جو ساتھ نور تجلی حق تعالی کے اور قبول کیا کثرت
کہ شیون حق تعالی کے ہین یہی وحدت اور عقل ہے (ظل الالہ) یہ عبارت ہے اوس انسان کامل سے کہ متحقق
ہے وہ ساتھ حضرت واحدیت کے (ظاہر) مراد اوس سے جو کچھ کہ عالم مین روشن او نظاہر ہے اور کبھی ظاہر اثنا
اور انفعال اور عالم اجسام کو ظاہر کہتے ہین (ظلمت) اصطلاح مین عدم کو کہتے ہین جو ادراک مین نہین آسکتا
اور جو کچھ کہ ادراک مین نہ آوے ظلمت ہے اور وہ سواے عدم کے اور کچھ نہین کہ وہ غیر مدرک ہے (ظرف) ایک
موجود مستقل دوسری موجود مستقل و یا غیر مستقل مین در آنیکو ظرف کہتے ہین جیسے کہ کوزہ و آب اور جوہر و عرض
پس ظہور حق تعالی کا مظاہر کونیہ مین موجب ظرفیت اور مظروفیت کے نہین ہے اسلیے کہ سواے وجود حق تعالی
کے دوسری غیر کوئی شے موجود نہین ہے کہ موجب ظرفیت کا ہو موجود واحد خود ظرف اور خود مظروف نہین ہوسکتا

وخاک و باد کو کہتے ہین جنکو امہات سفلی بھی کہتے ہین لیکن عنصر آتش اسم قابض سے ظہور پایا اور عنصر باد اسم حی سے اور عنصر آب اسم محیی سے اور عنصر خاک اسم ممیت سے ظاہر ہے اور بعض صوفیہ شوق کو آتش اور باد کو جنبش اور حرکت کہتے ہین اور آب کو منی کہتے ہین کہ شوق اور عشق سے نکلتی ہے اور خاک اوس منی کو کہتے ہین جو رحم مین قرار پاوے (عدم) عدم دو قسم پر ہے ایک عدم محض کہ نقیض وجود کا ہے جیسے کہ شریک باری وغیرہ دوسرا عدم اضافی کہ وہ ضد وجود کا نہین ہے تحقیق اوسکی مقدمے مین مذکور ہے (عبد) اصطلاح مین جو کچھ کہ لائق ظہور کے ہووے اسکو عبد کہتے ہین اور تعین اول کو عبد حقیقی کہتے ہین اور عبد حقیقی ایک سے زائد نہین ہوتا ہے کیونکہ تعین اول عبارت انا سے کہ وجود مطلق نے اپنی ذات کو اوّلاً ساتھ انا کے تعبیر فرمائی ہے اور اسی انا کو حقیقت محمدی سے تعبیر کرتے ہین جیسے کہ انکے بیان مین یہ مسئلہ مشہور ہے اور خارج مین بھی اوّلاً حقیقت محمدی ظاہر ہوئی ہے کہ عقل اول ہے اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعین اول اور مخلوق اول کہتے ہین اور دوسرے کہ مبدء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہین پس احقیقت مین حقیقت محمدی تعین اول اور مخلوق اول ہے پس یہی مخلوق کہ عبد حقیقی ہے ایک وجہ سے مقید ہے اور دوسری وجہ سے مطلق اور اس اعتبار سے تمامی مخلوقات بھی مقید اور مطلق ہین جیسے کہ یہی انکے بیان ایک مسئلہ مشہور ہے بیچ معرفت رب اور عبد کے کہ باعتبار مطلق کے رب اور باعتبار مقید کے عبد ہے اور اگر اس اعتبار اطلاق اور تقیید سے قطع نظر کرین نہ عبد ہے نہ رب بلکہ ایک ہی حقیقت ہے اسی جگہ سے کہتے ہین اَلْحَقُّ حَقِیْقَۃٌ وَّاحِدَۃٌ لَا رَبَّ وَلَا عَبْدَ پس اس ایک حقیقت و صدانی کو حقیقت محمدی اور برزخ کبرٰی کہتے ہین درمیان عبد اور رب کے تا کہ ایک دو نہو جاوین اور دو ایک نہو جاوے یعنی حقیقت برزخ ہے واسطے وصل اور فصل کے عارف واصل دونون کو ایک جانتا ہے اور نادان غافل اپنی غفلت سے دو کو جدا اور منفک جانتا ہے یعنے اگر کوئی عارف راہ وصال اور عرفان سے آوے تو دونون کو ایک کرتے ہین اور اگر کوئی صورت فصل سے آوے یعنے راہ ناواقفی اور غفلت اور بیگانگی سے آوے تو اون دونون کو جدا اور منفک کرتے ہین اور وصال سے محروم رہتے ہین پس جو کچھ کہ ہے یہی برزخ ہے بغیر برزخ کے عبد اور رب کی معرفت نہین حاصل ہوتی ہے اور یہ برزخ بہ نسبت رب کے رب ہے اور بہ نسبت عبد کے عبد اور یہی برزخ جامع البحرین اور فاصل البحرین ہے اور آیہ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ سے اسی برزخ کے طرف اشارہ ہے (عروج) اصطلاح مین اجسام سے احدیت تک پہونچنے کو کہتے ہین کہ اصل ہی ہر کما قِیْلَ کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ یعنے سالک اپنے جسم کو محو کرنے سے عالم مثال مین اور عالم مثال کو محو کرنے سے عالم ارواح مین اور عالم ارواح کو محو کرنے سے عالم اعیان مین اور عالم اعیان کو گم کرنے سے وحدت مین اور وحدت کو گم کرنے سے احدیت مین پہنچتا ہے اور اسی طرح پر نزول ذات حقانی کا ہوا ہے یعنے احدیت سے وحدت مین اور وحدت سے واحدیت مین نزول اور ظہور فرمایا اور اس نزول اور ظہور سے مراتب ثلثہ مین کوئی مرتبہ فوقانی خالی نہوا بلکہ ہر ہر مرتبہ اپنے اپنے مقام مین علی حالہ باقی اور بحال ہے یہ جو مذکور ہوئے مراتب داخلی ہین پھر مرتبہ واحدیت سے مرتبہ ارواح اور مرتبہ ارواح سے مرتبہ امثال اور مرتبہ امثال سے مرتبہ اجسام مین ظہور فرمایا اور یہ تینون مراتب خارجی ہین اور انھین مراتب ثلثہ تحتانیہ مین بھی کوئی مرتبہ فوقانی بہ سبب ظہور مرتبہ تحتانی کے خالی نہوا بلکہ علی حالہ بحال اور برقرار ہے اس مسئلے کو مسئلہ عروج اور نزول کہتے ہین (عدم العدم) اصطلاح مین عدم العدم احدیت کو کہتے ہین کیونکہ عدم عدم کا اثبات ہے یعنے بجز وجود حقانی کے کوئی موجود نہین ہے

العین

نہین کثرت خلقیہ کے اور بعض مرتبۂ احدیت کو مرتبۂ عمائیہ کہتے ہین کیونکہ اس مرتبۂ احدیت کو سوائے حق تعالیٰ کے اور کوئی نہین پہچان سکتا ہے پس مرتبۂ عمائیہ حجاب جلال کا ہے سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ تَعَالٰی فِیْ عَمَآءٍ (**عیش**) حضور دائمی کو کہتے ہین (**عین**) ذات حق تعالیٰ کے ساتھ ایک ہوتا اور ہستی حق مین گم ہونا اور سالک کا اپنے تئین ذات حق مین محو کرنا اور اپنی خودی فنا ہو کر بقا باللہ ہوتا اور لذت وصال کے لینے کو اصطلاح مین عین کہتے ہین (**عین الحیٰوۃ**) لغت مین چشمۂ آب حیات کو کہتے ہین اور اصطلاح مین پرتو اور ظل حیات حق کو کہتے ہین کہ وہ روح ہے (**عینیت**) لغت مین یگانگی اور یگانہ ہونے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ دو قسم پر ہے ایک لغوی دوسری اصطلاحی عینیت لغوی وہ ہے کہ دو چیز باہم ایک ہو وین جیسے کہ آب و موج اور بحر و حباب اور آب و ژالہ اور گل و بوے اور آفتاب و ضیا اور تخم و درخت اور شکر و شیرینی اس قسم کی عینیت ذات اور صفات عبد اور رب مین جائز ہے دوسری عینیت اصطلاحی جیسے کہ شخص اور عکس حروف اور سیاہی واحد اور عشرہ شخص اور عکس کے لیے آئینے کا ہونا ضرور ہے یہ عینیت بھی ذات اور صفات مین جائز ہے یعنے عالم شخص ہے اور معلوم عکس اور علم آئینہ ہے پس وجود اور احدیت اور ہستی اور ذات کو شخص کہتے ہین اور کمالات اور صفات اور معلوم اور صور تہاے ذات اور واحدیت کا عکس نام رکھتے ہین اور وحدت کو کہ برزخ کبریٰ اور حقیقت محمدی ہے علم اور آئینہ کہتے ہین پس ذات حق مین عینیت لغوی اور عینیت اصطلاحی از روے تحقق اور وجود کے دونون ثابت ہین (**عَالَم**) عالم ساتھ فتح لام کے عبارت ہے ظل سے اور ظل نہین ہے مگر وجود حقانی کہ ظاہر ہوا ہے ساتھ صور ممکنات کے پس بسبب ظہور وجود حق تعالیٰ کو ساتھ تعینات ممکنات کے نام رکھا جاتا ہے اوس وجود کا سویٰ اور غیر باعتبار اضافت اوس وجود کے طرف ممکنات کے کیونکہ ممکن کے لیے کوئی وجود نہین ہوتا اس نسبت کے ورنہ وجود عین حق ہے اور ممکنات اپنی عدمیت پر علم حق مین ابتک ثابت ہین اور ممکنات شیون ذاتیہ حقانیہ ہین پس عالم صورت حق تعالیٰ کا ہے اور حق تعالیٰ ہویت اور روح عالم کا اور یہ تعینات وجود واحد حقانی مین احکام اسم ظاہر حق تعالیٰ کے ہین اور اسم ظاہر مجلی اور مظہر اسم باطن کہ حق تعالیٰ کا ہے (**عالم خلق وعالم ملک وشہادۃ**) یہ عبارت ہے عالم اجسام اور جسمانیات سے جو پائے گئے ہین اور موجود ہوئے ہین بعد امر حق تعالیٰ کے ساتھ مادہ اور مدت کے جیسے کہ پائے گئے اور موجود ہوئے عالم امر اور عالم ملکوت اور عالم غیب ساتھ امر حق تعالیٰ کے بلا مادہ اور مدت کے (**عالِم**) عالم ساتھ کسرۂ لام کے وہ شخص ہے کہ جسکو مطلع کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر ذات اور صفات اور اسما اور افعال اپنے کی باعتبار یقین کے نہ باعتبار شہود کے اور اگر باعتبار شہود کے ہو تو اوسکو عارف کہتے ہین (**عامہ**) یہ وہ لوگ ہین جنھون نے فقط ظاہر شریعت پر اکتفا کیا ہے ان علما کو علماے رسوم اور ظواہر کہتے ہین (**عبادت**) یہ عبارت ہے غایت تذلل سے اپنی عبادت مین یہ واسطے عوام الناس کے ہے یعنے مراد عبادت سے بجا لانا اوامر کا ہے اور اجتناب کرنا نواہی سے تذلل کے ساتھ بطمع جنت اور خوف دوزخ کی (**عبودیۃ**) یہ عبارت ہے صدق نیت اور تصحیح نسبت سے طرف اللہ تعالیٰ کے اپنے سلوک طریق مین بغیر کسی غرض اور بلا طمع جنت و خوف دوزخ کے ساتھ وقوف کے اوپر امور شرعیہ نفس الامر کے یہ واسطے خاص لوگون کے ہے (**عبودۃ**) یہ واسطے اخص الخواص کے ہے کہ حاضر کیا اونھون نے اپنے نفوس کو رب کی عبادت مین اور عبادت کرتے ہین وہ اپنے رب کی مقام جمع اور فرق دونون مین (**عبادلہ**) یہ ارباب تجلیات اسمائیہ ہین متحقق ہوئے ہین یہ ساتھ حقیقت کسی ایک اسم کے اسما حق سے اور متصف ہوئے ہین ساتھ حقیقت اون اسم کے اور منسوب ہوئے ہین وہ طرف حق تعالیٰ کے ساتھ عبودیت کے بسبب عبودیت اونکے کے واسطے حق تعالیٰ کے باعتبار ربوبیت اور پرورش حق تعالیٰ کے بذریعۂ کمال اوس اسم خاص کے اونکے لیے جیسے کہ کہا جاتا ہے واسطے

ہے اور بندون مین سے غنی وہ بندہ ہے کہ مستغنی ہوا بسبب حق تعالی کی ہر شے سے جو ما سوا حق تعالی کے ہے اسلیے کہ جب کہ اوسنے وجود کو پایا اور اسکو پہچانا پایا اوسنے ہر شے کو بلکہ نہین دیکھتا ہے واسطے کسی شے کے وجود دونتا فیراد مجوب ہوتا ہے ہر شے سے بسبب شہود محبوب کے (غین) غین ایک صدا ہے یعنے ایک حجاب رقیق ہے کہ کھلجا تا ہے بسبب تصفیۂ قلب کے اور زائل ہوتا ہے ساتھ نور تجلی کے کیونکہ اس حجاب کے ساتھ ایمان باقی رہتا ہے بخلاف رَین کے کیونکہ یہ ایک حجاب ہے محض کثیف کہ حائل ہوتا ہے درمیان قلب اور ایمان بالحق کے بسبب پونچنے کے درجۂ کفر تک اور غین فقط ذہول اور احتجاب ہے شہود حق تعالی سے ساتھ صحت اعتقاد کے (غمگساری) اصطلاح مین صفت رحمانی کو کہتے ہین **بیسوان مراقبہ باب الفا کا ہے** (فقر) فقیر لغت مین اوس درویش کو کہتے ہین کہ قوت اور کفاف چندروزہ عیال کا رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ قوت اور کفاف ایک وقت کا بھی نہ رکھتا ہو اور اصطلاح مین فقیر وہ ہے کہ جسکی خودی گئی ہو اور درجۂ فنا اور فنا الفنا کا حاصل ہوا ہو اور التفات طرف خلق کے نہ رکھتا ہو اور قناعت اور فقر کو اختیار کیا ہو اور خلق سے دامن کھینچ لیکر عزلت اختیار کی ہو اور کسی چیز کا محتاج نہو جیسے کہ کسی بزرگ نے کہا ہے اَلْفَقِيْرُ لَا يَحْتَاجُ إِلَّا لِلّٰهِ تعالی کیونکہ جب خودی گئی اور خودی نرہا پھر کیا چیز محتاج ہوگی اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اَلْفَقِيْرُ لَا يَفْتَقِرُ إِلٰى نَفْسِهٖ وَلَا إِلٰى غَيْرِهٖ حضرت شیخ حریری قدس سرہ فرماتے ہین اَلْفَقِيْرُ مَنْ لَا قَلْبَ لَهٗ وَلَا رَبَّ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لَهٗ کیونکہ احتیاج صفت شے موجود کی ہے اور فقیر جب بحر نیستی مین غوطہ لگایا احتیاج اوسکو کسی چیز کی نرہی اور فقر اوسکا تمام ہوا إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ فقر کی شان مین رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ وَالْفَقْرُ مِنِّيْ اور باوجود ان تمام چیزونکے صاحب عیال اور اطفال ہو اسی واسطے فقر کا مرتبہ بہت بڑا ہے کہ کام انبیا علیہم السلام کا ہے (فکر) اصطلاح مین فکر اور اندیشہ کرنا صفات اور نعمائے الٰہی اور عینیت او نسبت حق مین نہ ذات حقانی مین فرمایا رسول علیہ السلام نے لَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ وَتَفَكَّرُوْا فِيْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَفِيْ نَعْمَاءِ اللّٰهِ کیونکہ ذات مین فکر کرنا جائز نہین سوا صفات اور نعمتونکے خیال اور فکر کرنا عین عبادت ہے جیسے کہ بزرگون نے کہا ہے اَلتَّفَكُّرُ فِيْ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ واضح ہو کہ فکر چند قسم پر ہے ایک تو یہ ہے کہ فکر کرے سالک کہ کونسے امر مین مخالفت شرع شریف کی ہے اور کس مین نہین اور کونسے امر مین معصیت ہے اور کس مین نہین دوسری یہ کہ فکر کرے سالک کہ ادائے حقوق حق تعالی سے سالک عاجز ہے اسلیے کہ احسانات حق تعالی کے بندے پر لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ہین اور اسنے اون احسانات کے شکر کو ترک کیا ہے اگر کیا ہی تو بھی ناقص ہے تیسری یہ کہ تفکر کرے سالک سابق ازل مین جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِمَّا السَّعَادَةُ وَإِمَّا الشَّقَاوَةُ اور اوسکے لاحق مین سابق جلوہ گر ہوگا چوتھی یہ کہ تفکر کرے سالک صنائع و بدائع ملکی اور ملکوتی مین اس مطالعہ سے استیلاء عظمت اور کبریائی حق تعالی کی اوسکے دل پر تازہ ہوگی پس یاد کریگا وعیدہ اور وعید کو اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ جلیس متفکر کا نفس ہے اور جلیس ذاکر کا حق تعالی ہے اور ذکر صفت حق تعالی کی ہے بخلاف فکر کے ذکر نتیجہ معرفت و محبت ہے اور مقدمہ وصول الی اللہ کا اور فکر مقدمہ توبہ کا ہے اور بعض فکر سے مراقبہ بھی مراد لیتے ہین بہرحال فکر متبع ذکر اور ذکر متبع فکر ہے (فرق مع الجمع) اصطلاح مین عبد کو عبد جاننا اور رب کو رب اور کثرت کو از روئے وجود کے واحد جاننا اور صور اور شیونات کو ظہور حق دیکھنے کو فرق مع الجمع کہتے ہین (فنا فی الشیخ) سالک کا ہونا ساتھ اتباع اقوال اور افعال کے مرشد کی صورت پر موجود جاننا اور وجود مرشد مین اپنے کو

تجلیات اسمائی سے کہ اعیان ثابتہ کو خارج مین مطابق صور علمیہ کے وجود بخشتے ہین (فوائد) خاص کرنا حق تعالیٰ کا راز اپنے ساتھ کسی مخلوق کے جیسے کہ انسان ہے حق تعالیٰ نے حدیث قدسی مین فرمایا ہے اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّهٗ (فتق) فتق لغت مین کشادگی اور چیرنے کو کہتے ہین یہ مقابل رتق کا ہے مراد فتق سے تفصیل مادۂ مطلقہ کی ہے ساتھ صور نوعیہ اپنے کے و یا ظہور ہر شئے کا کہ حضرت واحدیہ مین نسب اسمائیہ مین سے ہین و یا بروز ہر شئے کا کہ ذات احدیہ مین شیونات ذاتیہ مین سے تعین جیسے کہ حقائق کو نیہ بعد تعینات اپنے کے خارج مین ہین تفصیل اسکی باب الرا مین بھی مذکور ہے (فتوح) یہ وہ چیزین ہین کہ مفتوح ہوتی ہین سالک پر حق تعالیٰ کی جانب سے بعد اغلاق کے جیسے کہ نعمتہا سے ظاہری اور باطنی اور ارزاق اور عبادات اور علوم اور معارف اور مکاشفات وغیرہ (فتح قریب) یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے سالک پر مقام قلب سے وقت قطع منازل نفس کے اور وہ چیز عبارت ہے صفات اور کمالات قلبیہ سے اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالیٰ کے کہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ہے (فتح مبین) یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے سالک پر مقام ولایت مین تجلیات انوار اسمائے الٰہیہ مین سے جو معین اور مقرر ہین واسطے صفات اور کمالات قلبیہ کے اور اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالیٰ کے کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ ہر مراد ذنب سے صفات نفسیہ اور قلبیہ ہین (فتح مطلق) یہ اعلیٰ اور اکمل فتوحات کا ہے یہ وہ چیز ہے کہ مفتوح ہوتی ہے عبد پر وقت تجلی ذاتی کے وہ چیز عبارت ہے استغراق عبد سے بیچ عین فتح کے بسبب فنا سے تمامی رسومات خلقیہ کے اور اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالیٰ کے کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ہر (فترة) فترت عبارت ہے سرد ہو جانے حرارت طلب کی سالک سے جو لازم ہو واسطے بدایت عمر سالک کے کیونکہ جب تک واصل ہوگا تیش طلب کی جاتی رہتی ہے (فرق اول) یہ عبارت ہے محجوب ہونے سے طالب کے حق تعالیٰ سے بسبب کثرت خلقیہ و بقائے رسوم خلقیہ کے اپنے حال پر (فرق ثانی) مراد اوس سے مشہود ہونا قیام خلق کا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے اور دیکھنا وحدت کو کثرت مین اور کثرت کو وحدت مین بغیر احتجاب ایک اون دونو نکے دوسرے سے (فرقان) یہ عبارت ہے علم تفصیلی سے جو فارق ہے درمیان حق اور باطل کے اور قرآن وہ ایک علم لدنی ہے اجمالی کہ جامع کل کا ہے (فرق الجمع) یہ تکثر وحدت کا ہے ساتھ ظہور اپنے کے اون مراتب مین کہ وہ مظاہر شیونات ذاتیہ کے ہین اور یہ شیونات حقیقت مین اعتبارات محض ہین انکا تحقق اور ثبوت بسبب ظہور وحدت کے ہے ساتھ صور اون شیونات کے ورنہ اصل مین یہ معدومات ہین (فرق الوصف) یہ عبارت ہے ظہور ذات احدیہ سے ساتھ اوصاف اپنے کے حضرت واحدیہ مین (فرق بین المتخلق والمتحقق) وہ اصطلاح ہے کہ متخلق وہ ہے کہ وہ حاصل کرتا ہے فضائل اخلاق اور اوصاف حمیدہ کو بطریق تکلف اور تعمل کے اور اجتناب کرتا ہے رذائل اور ذمائم سے پس ظاہر ہوتے ہین اوس سے آثار اسمائے الٰہیہ کے اور متحقق وہ ہے کہ گردانا اوسکو حق تعالیٰ نے اپنے اسما اور اوصاف کا مظہر اور تجلی فرماتا ہے حق تعالیٰ اوس عبد متحقق مین ساتھ اسما اور اوصاف کے پس محو ہو جاتے ہین اوس سے رسوم اوصاف اور اخلاق اوسکے (فرد) فرد عبارت ہے نفس کلی طبعی سے بنظر خصوصیت جزئیات کے کہ زید و خالد و بکر وغیرہ ہین کیونکہ موجود مطلق کلی کو افراد اور جزئیات کا ہونا ضرور ہے بخلاف مطلق موجود کے کہ وجود حقیقی خارجی واحد ہے اور واجب ہے حق تعالیٰ پس حق تعالیٰ جبکہ واجب شخص واحد موجود فی الخارج متعین بتعین حقیقی ہے اوسکو فرد اور حصے کا ہونا محال ہے

اور دل وجان سے قطع کیا اور طالب جمال باکمال حق تعالیٰ کا ہو کر واصل ہوا اور اگر ذرہ بھی میلان طرف کونین کے ہو تو وہ قلندر نہیں ہے بلکہ اہل غرور میں سے ہے (قلّاش) یہ لفظ ترکی ہے بمعنی مفلس اور رند کے اور اصطلاح میں اہل صفا اور فنا کو کہتے ہین کہ لذات نفسانی اور شہوانی سے خلاصی پائی یعنی جو کچھ کہ دل میں آوے کبھی اور صاحب بسط ہو (قلّاشی) اصطلاح میں مراد اوس سے مباشرت اور معاشرت کرنا سالک کا ساتھ اعمال معاصی کے (قامت) اصطلاح میں ظہور ذات اور اسما اور صفات اور افعال اور آثار کو کہتے ہین اور بعض عالم ارواح سے عالم اجسام تک قامت کہتے ہیں (قہر) تجلی جلالی کو کہتے ہین یہ ایک تائید حق ہے واسطے طالب کے کہ طالب کو فنا کرتی ہے اور سرحد فنا الی اللہ تک پونہچا دیتی ہے (قلب) قلب ایک جوہر نورانی ہے کہ مجرد ہے مادیت سے اور متوسط ہے درمیان روح اور نفس کے انسانیت انسانی اسی قلب سے متحقق ہے اسی کا نام حکیم نفس ناطقہ کہتے ہین اور روح اوسکی باطن ہے اور نفس حیوانی مرکب اور ظاہر اوسکا ہے اور نفس حیوانی متوسط ہے درمیان قلب یعنے نفس ناطقہ اور جسد کے جیسے تشبیہ دی ہے اللہ تعالیٰ نے جسد کی ساتھ مشکوٰۃ کے اور قلب کو ساتھ زجاجہ کے اور روح کی ساتھ مصباح کے اور نفس کی ساتھ شجرہ کے کما قال تعالیٰ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ تفسیر اسکی باب الزا میں مذکور ہے پس قلب جسد آدم میں ہے جیسے کہ حدیث قدسی میں وارد ہے اِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَةً وَفِي الْمُضْغَةِ قَلْبٌ وَفِي الْقَلْبِ رُوْحٌ وَفِي الرُّوْحِ نُوْرٌ وَفِي النُّوْرِ سِرٌّ وَفِي السِّرِّ اَنَا ۔ انتہی ہو کہ جسد میں قلب جزو اعظم ہے اور وہ چار طرح پر ہے ایک قلب مضغہ کہ بشکل نیلوفری ہے سینے کے بائین طرف ونزد ھا لٹکا ہوا ہے اور تین قلب اور ہیں کروہ قلب منیب اور قلب سلیم اور قلب شہید ہین قلب منیب جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ اس قلب سے خطرات نیک ظاہر ہوتے ہین انکا خطرات وحی نام رکھتے ہین جیسے کہ تقویٰ اور ریاضت اور عبادت اور ورع وغیرہ ہین و قلب سلیم جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اس قلب سے خطرات محبت حق اور ذوق عبودیت اور علم عرفان اور طلب راہ سلوک سرزد ہوتے ہین اور قلب شہید جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ صفت اس قلب کی یہ ہے کہ ہر شے میں ذات باری تعالیٰ کو پہچانتا ہے واضح ہو کہ قلب مضغہ کہ ایک پارہ گوشت ہے قلب مجازی ہے چونکہ قلب حقیقی اوس سے متعلق ہے اسواسطے اوسکا قلب نام رکھتے ہین اسواسطے کہ اوندھا لٹکا ہوا ہے اسواسطے قلب نام رکھتے ہین اور قلب منیب اور قلب سلیم اور قلب شہید یہ تینوں قلب حقیقی ہین پس قلب حقیقی نہ یمین میں ہے و نہ یسار میں و نہ فوق میں ہے و نہ تحت میں و نہ دور و نہ نزدیک اور یہ قلب بیچ درمیان جبروت اور ملکوت اور ناسوت کے اسواسطے نام انکا قلب ہے اور یہی قلب عرش اللہ ہے اسی جگہ سے حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہین زیارت اَهْلِ الْقَلْبِ خَيْرٌ مِّنْ زِيَارَةِ الْكَعْبَةِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (قضا و قدر) قضا ایک حکم الٰہی ہے بطریق اجمال اور قدر بھی حکم الٰہی ہے بطریق تفصیل کے تفصیل اسکی مقدمے میں مذکور ہے (قناعت) لغت میں اندک چیز پر راضی ہونے کو کہتے ہین اور اصطلاح میں شب و روز حق تعالیٰ سے اور حق تعالیٰ کی تقدیر اور احکام پر خوش و راضی رہنے اور حق تعالیٰ کو حق تعالیٰ سے طلب کرنے کو کہتے ہین یہ بھی ایک مقام ہے مقامات یگانہ میں سے (قرب و بعد) قرب حق تعالیٰ کا آیات قرآنی سے ثابت ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ

وجہ خاص روح اعظم کی ہے یہ اصل روح پر فتوح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اوس قلم نے اوپر سرا و سکے نام
مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیم تعین کو کھینچا اسی جگہ سے ملا عبد الرحمن جامی قدس سرہٗ فرماتے ہیں شعر
محمد کش قلم چون نامور ساخت ٭ ز میمش حلقۂ طوق دگر ساخت ٭ ورنہ دوسرے قلم کو کیا طاقت کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو نامور کرے (قسمت) یہ دو قسم پر ہے ایک تقسیم عدد کل کی ہے طرف آحاد اور اجزا اوسکے
کے کہ موجب انتفا و اکل کا ہے جیسے کہ تقسیم کرنے سے عدد کے طرف پانچ عدد کے وسکی عشریت جاتی رہتی ہے دوسرا
تقسیم مطلق کی ہے بنظر مقیدات اور متعینات کے اور مظاہر اور شیون کی یہ تقسیم مبطل مطلق کی نہیں بلکہ اس سے تحقق
اور ظہور مطلق کا ہوتا ہے (قشر) یہ عبارت ہے ہر علم ظاہر سے جس سے علم باطن کی حفاظت کی جاتی ہے اور سکے
فاسد ہونے سے پس علم ظاہر قشر ہے اور علم باطن لب اور مغز جیسے کہ علم شریعت ظاہری قشر ہے واسطے علم طریقت کے
اور علم طریقت قشر ہے واسطے علم حقیقت کے پس جسنے نہ محفوظ رکھا اپنے حال اور طریقت کو علم شریعت سے فاسد ہوگا
حال اوسکا اور رجوع کریگی طریقت اوسکی طرف ہوا اور ہوس اور وسوسہ شیطان کے اور جسنے وسیلہ نہ بنایا طریقت کو
واسطے حقیقت کے ساتھ مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہ محافظت کی اوسنے حقیقت کی طریقت سے فاسد ہوگی حقیقت اوسکی
اور رجوع کریگی حقیقت اوسکی طرف زندقہ اور الحاد کے (قوامع) یہ عبارت ہے اون چیزون سے کہ قلع وقمع
کرتی ہین انسان کو اوسکے مقتضیات طبع اور نفس اور ہوا سے اور وہ چیزین امدادات اسمائیہ اور تائیدات الٰہیہ
ہین واسطے اہل عنایت کے سیر اور توجہ الی اللہ مین **بائیسوان مراقبہ باب الکاف کا ہے (کامل)**
اصطلاح مین کامل وہ شخص ہے جو عرفان مین یگانہ ہے اور اپنی خودی سے خلاصی پائی اور ذات حق مین محو ہوا اور شریعت
و طریقت و حقیقت و معرفت مین مضبوط اور مرتبہ فنا اور بقا مین پہونچا حضرت شیخ عثمان قدس سرہ فرماتے ہین کہ
جو شخص ان چار خصائل مفصلہ ذیل کا جامع ہے وہ کامل ہے اول یہ کہ اگر تمام محصول دنیا اور آخرت کا اوس سے
چھین لیوے تو وہ غمگین نہو دوسری خصلت یہ کہ اگر تمام محصول دنیا اور آخرت اوسکو دیا جاوے تو وہ خوش نہو
کیونکہ حزن اور سرور اس طائفے کا فوت معشوق حقیقی اور وجدان معشوق حقیقی پر ہے تیسری خصلت یہ کہ اگر اوسکو
عزیز دنیا اور آخرت کا گردانے تو وہ خوش و خرم نہو چوتھی خصلت یہ کہ اگر اوسکو ذلیل کونین گردانے تو دلگیر اور
غمگین نہو کیونکہ منع اور عطا اور عز اور ذل انکے نزدیک یکسان ہے اسلیے کہ یہ لوگ بجز معشوق حقیقی کے اور
کسی چیز سے راضی نہین ہوتے ہین اگرچہ جنت الفردوس بھی ہو جیسے کہ حضرت بی بی رابعہ بصریہ قدس سرہا اپنی مناجات
مین فرماتی ہین کہ یا رب اگر اس عاجزہ کے نصیب مین دنیا پیدا کی ہے تو کفار کو دے اور اگر بہشت پیدا کی ہے تو مومنوں کو
دے دنیا مین اس عاجزہ کو اپنا درد محبت و عشق عطا کر اور دار آخرت مین اپنے دیدار سے مشرف فرما صاحب احیاء العلوم
قدس سرہ فرماتے ہین کہ جس شخص مین یہ چار خصلتین ہونگی ہرگز وہ شخص علم لدنی سے مشرف نہوگا اول کبر دوسری
بدعت تیسری محبت دنیا چوتھی اصرار کرنا ہوا و نفسانی پر (کل) یہ ایک اسم ہے حق تعالیٰ کا اسما حق تعالیٰ سے
باعتبار حضرت واحدیت الٰہیہ کے جو جامع ہے تمامی اسما کا اسی واسطے کہا جاتا ہے کہ حق تعالیٰ احد ہے باعتبار ذات
کے اور کل ہے باعتبار اسما کے یہ مستلزم اجزا کا نہیں ہے اور کبھی کل بمعنی مرکب کے ہے اور مستلزم اجزا کا ہے جیسے کہ معنی انسان کے
حیوان ناطق سے مرکب ہین اور یہ مستلزم اجزا کا ہے (کاکل) اصطلاح مین تجلی جلالی کو کہتے ہین (کامل) مرید کاذب
کو کہتے ہین کہ نہ فرمان اور نہ اعتقاد مرشد کامل کا ہے کہ مرشد کامل کا قول نہین قبول کرتا ہے (کفر) بضم کاف لغت مین
ناشکری اور نہ قبول کرنا حکم خدا کا اور بفتح کاف چھپانا اور اصطلاح مین کفر دو قسم پر ہے کفر مجازی اور کفر حقیقی
کفر مجازی وہ ہے کہ جسکو کفار اور مشرک رکھتے ہین کہ وہ مین شرک اور ناشکری ذات حق تعالیٰ کی ہے

صوری اور جنت معنوی اور دوزخ اور چار سمت کے چار اقطاب اور ارواح اولیا اور انبیا اور ملائک اور تجلیات اور قرب صفاتی اور قلب اور نفس اور روح اور رویت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور مشاہد معتبرہ وغیرہ دریافت کرے اس کشف سے سالک واصل نہیں ہو سکتا ہے اور اس کشف میں کبھی خطا بھی واقع ہوتی ہے کیونکہ قلب مثل آئینے کے ہے وقت مشاہدے کے صفائی قلب میں کبھی فتور واقع ہوتا ہے اور اگر صفائی قلب برابر ہے ہرگز خطا نہو گی اور کشف کبریٰ جسکو کشف الٰہی بھی کہتے ہیں وہ ہے کہ جو کچھ کہ موجود ہے حق ہے اور بغیر وجود حق تعالیٰ کے دوسرا کوئی موجود نہیں اور موجودیت اشیا کی بجز اضافت اور نسبت اور ظہور حق تعالیٰ کے کوئی زائد امر نہیں اور حقیقت تمامی اشیا کی حق تعالیٰ ہے کیونکہ غیر حق تعالیٰ کا معدوم محض ہے پس سالک کو چاہیے کہ سوائے حق تعالیٰ کے دوسری کسی چیز کو نہ دیکھے اور ذات حق میں ہمیشہ محو رہے اور اپنے کو گم کرے اور کامل محویت حاصل کرے اور خیال کسی کا نہ رکھے اسی کشف سے سالک واصل ہوتا ہے سلوک میں اصل مقصود یہی ہے اور اسی میں ہی کوشش بلیغ کرے کہ مقصود اصلی ہے اور کشف صغریٰ کہ کشف کونی وغیرہ ہو دنیا اور کھیل اور تماشا اور طالب صادق کے لیے سد راہ ہے کیونکہ وہ مقصود نہیں (کباب) اصطلاح میں پرورش کرنا دل کو تجلیات الٰہی میں (کلیسا) اصطلاح میں عالم حیوانی کو کہتے ہیں (کتاب مبین) مراد اس سے اصطلاح میں لوح محفوظ ہے کما قال تعالیٰ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (کلمہ) اصطلاح میں ماہیات اور اعیان ثابتہ اور حقائق اور موجودات خارجیہ میں سے ہر ہر ماہیۃ اور عین ثابتہ و حقیقت اور موجود خارجی کو کلمہ کہتے ہیں یعنے ہر ہر تعین کو کلمہ کہتے ہیں اور کبھی معقولات کو کہ ماہیات اور حقائق اور اعیان میں سے ہیں کلمات معنویہ اور غیبیہ اور خارجیات کو کلمات وجودیہ اور مجردات مفرقات کو کلمات تامہ کہتے ہیں (کلمۃ الحضرۃ) یہ اشارہ ہے طرف قول حق تعالیٰ کے کہ (کن) ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ پس یہ کلمہ بصورت ارادہ کلمہ حق تعالیٰ کا ہے (کنود) لغت میں ناشکری کرنا اصطلاح شریعت میں تارک الفرائض اور طریقت میں تارک النفل اور حقیقت میں اوس شخص کو کہتے ہیں کہ ارادہ کرتا ہے وہ ایک شے کا اور کرتا ہے ایسا ایک کام کہ جس سے افزا اور دوری حاصل ہو حق تعالیٰ سے یعنی نہیں پہچانتا ہے وہ حق تعالیٰ کو [illegible] (کوکب الصبح) یہ اول اوس چیز کا ہے جو ظاہر ہوتی ہے تجلیات میں سے اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے اوسکا اوپر مظہریت نفس کے جیسے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا (کیمیا) یہ عبارت ہے قناعت سے ساتھ اوس چیز کے جو موجود ہے اور ترک طلب کا کرنا اوس چیز کا جو مفقود ہے فرمایا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَنْفَدُ (کیمیا السعادۃ) مراد اس سے مہذب کرنا نفس کا ہے ساتھ اجتناب کے رذائل سے اور پاک کرنا نفس کا اونھیں رذائل سے اور اکتساب فضائل کا اور مزین کرنا نفس کا ساتھ اونھیں فضائل کے (کیمیا العوام) بدل دینا متاع اخروی کو کہ باقی ہے ساتھ حطام اور اسباب دنیاوی کے کہ فانی ہیں (کیمیا) لغت میں مکر اور فریب کو کہتے ہیں اصطلاح میں کیمیا گران کے چاندی اور سونا بنانے کو کہتے ہیں چونکہ یہ عمل مکر اور فریب سے خالی نہیں ہے اسواسطے اسکو کیمیا کہتے ہیں اور اصطلاح صوفیہ میں نظر مرشد کامل اور عشق کو کیمیا کہتے ہیں (کیمیا الخواص) خلاص کرنا قلب کو کونین سے ساتھ اختیار کرنے کے خالق کونین کو (گیسوی ظاہر) اصطلاح میں طالب کو کہتے ہیں

تئیسواں مراقبہ باب اللام کا ہے (لاہوت) اصطلاح میں گنج مخفی اور

١٢١

بالخیر کا (لبس) یہ عبارت ہے اون صورِ عنصریہ سے کہ جن صورتون کے ساتھ حقائق روحانیہ ظاہر ہوئی ہین
قال اللہ تعالیٰ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ اسی جگہ سے ہے
کہ حقیقت حق تعالیٰ کی ساتھ صورِ انسانیہ کے ظاہر ہوئی ہے (لطیفۂ انسانیہ) عبارت ہے نفس ناطقہ سے جسکو
قلب بھی کہتے ہین اور نفس ناطقہ کی دو جہت ہین ایک جہت طرف روح کے دوسری جہت طرف روح حیوانی
کے جہت اول کو صدر اور جہت ثانی کو فواد کہتے ہین (لوامع) یہ عبارت ہے اون انوار ساطعہ سے جو ظاہر
ہوتے ہین اہل بدایات کے لیے کہ ارباب نفوس ضعیفۂ ظاہرہ مین سے ہین پس منعکس ہوتے ہین وہ از خیال
سے طرف حس مشترک کے پس مشاہدہ ہوتے ہین ساتھ حواس ظاہری کے پس دکھائی دیتے ہین وہ انوار
واسطے اہل بدایات کے مثل انوار شہب اور قمر اور شمس کے پس روشن کرتے ہین گرد اگرد اونکے اور یہ انوار
یا تو بسبب غلبۂ انوار قہر اور وعید کے اوپر نفس کے پس مائل ہوتے ہین یہ انوار طرف سرخی کے یا تو بسبب
غلبۂ انوار لطف اور وعد کے پس مائل ہوتے ہین طرف سبزی کے (لیلۃ القدر) یہ وہ رات ہے کہ مختص ہے
سالک اوسمین ساتھ ایک تجلی خاص کے کہ بسبب اوسکے پہچانتا ہے سالک قدر اپنی نزدیک محبوب اپنے کے
اور یہ وقت ابتدا وصول سالک کا ہے طرف عین جمع اور مقام کامل المعرفت کے (لوائح) جمع لائحہ
کی ہے لغۃً بمعنی درخشندہ اور اصطلاح مین جو کچھ کہ ظاہر ہووے عالم مثال سے جیسے کہ حال ساریہ کا ہی کہ ظاہر
ہوا تھا واسطے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور یہ کشف صوری سے ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے بطریق کشف
معنوی کے جناب اقدس الٰہی سے (لا الٰہ الا اللہ) یہی کلمہ طیبہ مفید معنی توحید کے ہے اور معنی اوسکے بطریق عوام
کے یہ ہین کہ لا واسطے نفی جنس کے ہے اور الٰہ اسم اوسکا ماخوذ الٰہ سے ہے اور بھی دوسرے اقوال آئے ہین
ہین اور لفظ الٰہ عربی اور سنسکرت اور اہل زبان عبرانی مین قریب اللفظ والمعنی ہے اور الٰہ بدلیل آیۃ قرآنی
لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا کے بمعنی مستحق عبادت کے ہے کہ منحصر فرد واحد مین ہے اور جمع
اوسکی آلہہ ہے بطریق مشاکلت بنظر اتحاد اون آلہہ کے بیچ مثل آیۃ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً
لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ کے وارد ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ الٰہ بیچ کلمہ طیبہ کے بمعنی مستحق عبادت کے ہے اور
اِلَّا بمعنی غیر کے ہے اور اللہ نام ہے ذات واجب الوجود کا پس ترجمہ اوسکا یہ ہوا کہ نہین ہے کوئی الٰہ مستحق عبادت
کا غیر خدا کے اگرچہ عامۂ مومنین اس ایمان کے سبب سے مستحق جنت کے ہونگے لیکن اس معنی سے بالکلیہ استیصال
شرک کا نہوا کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو الٰہ مستحق عبادت کا نہو اگر غیر خدا کے موجود ہو تو مضائقہ نہین
عین شرک ہے اسی واسطے حضرت صوفیۂ کرام کہ اخص خواص الناس ہین معنی کلمہ طیبہ کے حسب محاورہ عرب
اور لغت کے ہین اصطلاح بیان کرتے ہین کہ الٰہ لغت اور محاورہ عرب مین مطلق معبود کو کہتے ہین خواہ وہ مستحق
عبادت کا ہو یا نہو جیسے کہ مضروب کہ جسپر ضرب واقع ہو خواہ وہ بوجہ حق ہو یا بوجہ ناحق ہوا اور نزول قرآن
شریف کا عموماً اور کلمہ طیبہ خصوصاً کہ اصل اصول دین ہے بمعنی اصطلاحی کے نہین ہے بلکہ حسب محاورہ عرب اور
لغت کے ہے اسی واسطے کفار مکہ نے کلمہ طیبہ سے عینیت الٰہ کی حق تعالیٰ کے ساتھ سمجھکر کہ برخلاف اوسکے اپنے زعم
غیریت جانتے تھے کہا کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ پس اس سے معلوم
معلوم ہوا کہ غیر حق تعالیٰ کا کوئی نہین پس اسصورت مین معنی کلمہ طیبہ کے یہ ہوئے کہ نہین ہے کوئی موجود زمین
مین ہو یا آسمان مین بلکہ جملہ عالم مین ارواح اور امثال اور اجسام مین سے غیر خدا کے کیونکہ اوسکے معنی نے

(مقام) اصطلاح مین مقیم ہونا سالک کا ہے ایک مقام خاص مین اسطرح پر کہ اول سالک آغاز سلوک مین مجاہدہ اور ذکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کہ عند الصوفیہ مقرر ہے مشغول ہووے اور اوسکے توسل سے منزل کو طے کرے اور ترقی کرتا جاوے اور مقام اخیر مین کہ مقام فناء الفنا کا ہے متمکن ہووے اسکے بیان منازل دو طرح کی ہین بعض نے حسب تعداد اسماے حسنیٰ کے ننانوے منزل تو مراتب تلوین کی ہین کہ اونمین سے ترقی کرنا چاہیے ورنہ سالک ناقص رہجاوے گا اور منزل اخیر کہ منزل سوئین ہے مقام تمکین کا ہے کہ وہ مقام اقامت سالک کا ہے کہ اس سے اور ترقی نہین ہوسکتی سواے بقا باللہ کے اس مقام کو مقام فقر اور مقام فنا کہتے ہین (مصقلہ) اصطلاح مین ذکر الٰہی اور فکر اور شغل اور مراقبہ وغیرہ کو کہتے ہین کہ بسبب اوسکے آئینہ قلب زنگ نفسانیت اور خطرات بد سے پاک ہوتا ہے حدیث مین وارد ہے لِکُلِّ شَیْءٍ مُصْقِلَةٌ وَمُصْقِلَةُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالیٰ (ملحد) لغت مین راہ حق تعالیٰ سے اعراض کرنے والا اور فاسق اور بے دین کو ملحد کہتے ہین اور حضرات صوفیہ کی اصطلاح مین ملحد پانچ قسم پر ہین ایک تو ملحد شریعت ہے کہ وہ عملاً و اعتقاداً خلاف شرع شریف کرتا ہے اور برتاؤ اوسکا خلاف احکام شرع شریف کے ہے اور کلام بے شرع کرتا ہے دوسرا ملحد طریقت ہے کہ وہ کاروبار دنیاوی مین مشغول ہوکر خدا سے غافل ہے باوجود اسکے خود فقیر کہلاتا ہے تیسرا ملحد حقیقت ہے کہ وہ اپنے معبود کو چھوڑ کر دنیادارون کی تملق اور خوشامد اور چاپلوسی کرتا ہے اور خود فقیر کہلاتا ہے چوتھا ملحد معرفت ہے کہ وہ عارف کہلاتا ہے اور عارف نہین ہے اور پانچوان ملحد وحدت ہے کہ وہ حق تعالیٰ کو حی علیم قدیر سمیع بصیر کلیم وغیرہ صفات کمال کے ساتھ متصف جانتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ ہر جگہ مین موجود ہے اور کوئی جا اوس سے خالی نہین پھر تصور کرتا ہے کہ وہ کہان ہے آیا بالاے عرش ہے یا لامکان مین ہے یا عالم مین داخل ہے یا عالم سے خارج ہے (مسامرہ) لغت مین کسی کے ساتھ افسانہ کہنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین مُحادثۃ الحق للعبد فی سرّہ اور مناجات شبینہ کو بھی کہتے ہین (مراتب ستہ) یعنی چھ مرتبے اصطلاح مین حق تعالیٰ کے تنزل مین چھ مرتبے مقرر ہین اول احدیت ہے کہ اوسمین فقط اعتبار ذات کا ہے اور احدیت کو عالم غیب بھی کہتے ہین بعض مرتبہ اول وحدت کو کہتے ہین کہ تعین اول اور برزخ کبریٰ اور قابلیت محض ہے اور مرتبہ ثانی واحدیت کو کہتے ہین کہ اوسمین ذات کے ساتھ تفصیلاً اسما اور صفات کا بھی اعتبار ہے اور مرتبہ ثالث ارواح مجردہ ہین کہ اوسمین عقول عالیہ اور ارواح انسانیہ ہین اور مرتبہ رابع ملکوت ہے کہ اوسمین نفوس سماویہ اور انسانیہ ہین اور اسکو عالم مثال بھی کہتے ہین اور مرتبہ خامس عالم ملک ہے کہ عالم اجسام اور اعراض ہے اور اسکو عالم شہادت بھی کہتے ہین اور مرتبہ سادس عالم انسان کامل ہے کہ جامع جمیع مراتب ہے اور بعض صوفیہ یون کہتے ہین کہ اول احدیت اور ثانی وحدت اور ثالث واحدیت اور رابع عالم ارواح اور خامس عالم مثال اور سادس عالم شہادت ان مراتب کو تنزلات ستہ کہتے ہین (مُحادثہ) لغت مین ساتھ کسی کے کلام کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین دعوات روزینہ کو کہتے ہین (ملجا) لغت مین جاے پناہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اعتماد رکھنا دل کا ہے اوپر حصول مراد کے حق تعالیٰ سے (منجا) لغت مین یعنی جاے گذاشت کے ہے اور اصطلاح مین خلاصی پانا دل کا ہے آفت سے (ممکن الوجود) اصطلاح مین صوفیہ کرام کے وجود مثالی کو کہتے ہین اور علماے ظواہر کہتے ہین کہ ممکن الوجود وہ ہے کہ جسکا نہ ہونا ضرور ہے نہ وجود ہونا ضرور ہے اسمین سلب ضرورت دونون جانب سے ہے اور وہ مخلوق ہے (ممتنع الوجود) اصطلاح مین مرتبہ بروج کو کہتے ہین کہ وجود اوسکا نہ ظاہر مین نظر آتا ہے نہ باطن مین مگر تجلی اوسکی نظر آتی ہے اور عدم اضافی کو بھی ممتنع الوجود کہتے ہین (مُوَحِّد) اصطلاح مین موحد وہ ہے کہ توحید حق اور اوسکے وحدت مین استوار اور

نظر آوینگے اس کشف کو کشف صوری اور کشف کونی بھی کہتے ہیں (معائنہ) اصطلاح میں غبار الغنا کو کہتے ہیں (مشاہدہ)
صور تجلیات حق کو بغیر حجاب اشیا کے دیکھنا اور اشیا کو دور کر کے نظر باطن کو ذات حق پر محکم رکھنے کو مشاہدہ کہتے ہیں
حضرات صوفیہ نے اختلاف کیا ہے کہ عارف کے لیے دائم مشاہدہ حاصل ہے یا نہیں بعض کہتے ہیں کہ دائم حاصل
ہے اور بعض عدم دوام کے طرف گئے ہیں جیسے کہ عارفین کہتے ہیں مُشَاهَدَةُ الْأَبْرَارِ بَيْنَ التَّجَلِّي وَالْاِسْتِتَارِ
اور حق یہ ہے کہ جبتک کہ ربط اور اتصال قلب کا محکم اور متحقق ہے تب تک مشاہدہ حاصل ہے اسی جگہ سے ہے کہ انوار اور
انکشافات کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں اور یہی ہیں معنی قول انکے کے اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ وَبَرْقٌ لَامِعٌ
(معائنہ) لغت میں رو برو کسی چیز کو دیکھنا اور باہم چار چشمی ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں معائنہ وہ ہے
کہ انوار تجلیات ہیبت اور رعب مانند سالک کے دل پر وارد ہوں اور ان تجلیات میں سالک محو ہو کر اپنی خودی
سے برطرف ہوا اور حق تعالیٰ میں گم ہو (معیت) انکے یہاں ایک مسئلہ مشہور ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَهُوَ مَعَكُمْ
اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنے حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے ذاتاً وصفتاً جہاں ہو تم کیونکہ مخلوقات آثار اور افعال اسما
اور صفات کے ہیں اور اسما اور صفات ذات کو لازم ہیں اور ذات اسما اور صفات کو لازم ہے وجود حقیقی میں
یہ ملازمت مقرر ہے بخلاف عدم حقیقی کے یہاں اسم ہے بغیر مسمّی کے کیونکہ عدم کا موجود ہونا محال ہے محض واسطے
تفہیم و تفسیر کے [illegible] ایک اسم مقرر کیا گیا ہے [illegible] وجود حقیقی کو اسم بامسمّی کہتے ہیں اور ظہور آثار
اور افعال انکا [illegible] ہے پس اس ظہور [illegible] آثار اور افعال اور اسما اور صفات کی ذات
کے ساتھ [illegible] قدم میں مذکور ہے (معرفت) یعنے ذات کو ذات اور صفات کو صفات
ہم ذات کو ساتھ [illegible] اور صفات کو ساتھ ذات کے پہچاننے کو اصطلاح میں معرفت کہتے ہیں یہ معرفت تین قسم
پر ہے معرفت [illegible] معرفت علمی معرفت [illegible] معرفت عقلی وہ ہے کہ صرف عقل سے بغیر دلائل عقلیہ کے حق تعالیٰ کو پہچانے جیسے
[illegible] ناقص ہے کیونکہ [illegible] ناقص ہے اور حادث ہوتی ہے اور حق تعالیٰ
قدیم اور [illegible] ناقص [illegible] نہیں پہچان [illegible] واسطے انکی معرفت ناقص ہے اور دلائل انکے
مشوش اور [illegible] کہ بعض [illegible] بھی قائل نہیں نعوذ باللہ منہا اور معرفت علمی
[illegible] کہ حق تعالیٰ کو ساتھ دلائل عقلی اور نقلی کے پہچانے واضح ہو کہ اخبار انبیا علیہم السلام مطابق نفس الامر کے ہیں
اور وجود دلائل کہ عقلیہ [illegible] انبیا علیہم [illegible] دلائل عقل سلیم کے ہیں اور قابل اعتبار ہیں یہ
معرفت معرفت [illegible] حق [illegible] ہے اگرچہ یہ بھی ناقص ہے کہ اس سے وصل ذات کا
نہیں ہوسکتا [illegible] کہ سالک اپنے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرے اور سلوک تمام کرے اور واصل
ہو اور حق تعالیٰ کو [illegible] پہچانے یہ معرفت سب سے افضل ہے اور یہ عنایت حق پر موقوف ہے پھر بعض صوفیہ کرام کے
نزدیک معرفت تین قسم پر ہے معرفت افعالی معرفت صفاتی معرفت ذاتی معرفت افعالی وہ ہے کہ از روے افعال
کے حق تعالیٰ کو [illegible] مخلوق کا حق تعالیٰ کے ارادے سے ہے اور بدون ارادہ حق تعالیٰ کے صدور فعل کا
کسی مخلوق سے محال [illegible] افعال میں [illegible] ظہور میں [illegible] حق تعالیٰ ہی سے ہے اور معرفت صفاتی وہ ہے
کہ از روے صفات کے ذات [illegible] ہر صفت کو ظہور ذات کا جانے مثلاً کسی نے کلام کیا اور سالک نے سماعت
کیا تو خیال کرے کہ ذات حق تعالیٰ کی ساتھ صفت کلیم اور سمیع کے دونوں میں ظاہر ہے اور اگر دل میں وہم اور خیال
اور خطرہ گذرے تو سالک اوسکو باطن حق تصور کرے اور سالک اپنے تیئں ظاہر حق خیال کرے اور اگر کسی نے

شافعی رحمہ اللہ کو بعض جہال نے پھٹا ہوا اور پرانا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا کہ جسکی کچھ قیمت نہین اونکی عیب جوئی کی تب آپنے فرمایا شعر لَئِنْ كَانَ ثَوْبِي فَوْقَ قِيمَتِهَا الْفَلْسُ + فَلِي فِيهِ نَفْسٌ دُونَ قِيمَتِهَا الْأُنْسُ فَثَوْبُكَ شَمْسٌ تَحْتَ أَنْوَارِهَا الدُّجَى + وَثَوْبِي لَيْلٌ تَحْتَ ظُلْمَتِهِ الشَّمْسُ + (موت اسود) موت اسود سے مراد احتمال اور برداشت کرنا ہے ایذائے خلق پر کیونکہ جب نپایا سالک نے اپنے نفس مین کوئی حرج ایذائے خلق سے اور متالم نہوا نفس اوسکا اوس سے بلکہ لذت پایا نفس اوسکا اوس ایذا سے کیونکہ دیکھتا ہے اوسکو اپنے محبوب سے پس مرگیا وہ بسبب موت اسود کے پس یہی ہے فنائی الافعال بسبب رویت سالک کے فنا افعال خلق کو اپنے محبوب کے فعل مین بلکہ بسبب رویت اوسکے کے جمیع مخلوق کو فانی اپنے محبوب مین (ممکن) اصطلاح مین عالم ارواح سے عالم اجسام تک جو کچھ کہ ہے ممکن کہتے ہین (مظہر اتم) صوفیوں کی اصطلاح مین ایک مسئلہ مشہور ہے وہ اصطلاح یہ ہے کہ اصل مین مظہر اتم لقب خاص جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اسلیے کہ حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاص مظہر اول ذات پاک حضرت رب العزت کے ہین اور باقی تمامی اشیا کیا انبیا کیا اولیا کیا دیگر اشیا مظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پس جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اسم مبارک اللہ کے ہین اور یہ اسم جامع جمیع اسما کا ہے اور ہر شئے افراد عالم مین سے مظہر ایک ایک اسم خاص کا ہے بالفعل اور روحی ہر ایک شئے خاص ہا لقوی مظہر تمامی اسما کا ہے پس اس صورت سے ہر شئے مظہر اتم ہوئی (مجذوب) اصطلاح مین مجذوب وہ ہے کہ ایک شئے کی ماہیت مین گم ہووے اور ترقی نکرے اور اوسکی لذت مین محو ہووے اور بعض صوفیہ کہتے ہین کہ مجذوب وہ ہے کہ جسکو پیدا کیا ہے حق تعالی نے اپنے نفس کے لیے اور پسند کیا اوسکو اپنے انسیت کے لیے اور پاک کیا اوسکو کدورات غیریت سے پس جمع کیا اوسنے جمیع نعما اور مواہب الٰہیہ کو اور فائز ہوا تمامی مقامات اور مراتب کو بلا کلفت اور تعب مجاہدات کے (محبوب) اصطلاح مین محبوبیت ایک مرتبہ مراتب ولایت سے کہ حق تعالی عاشق اوسکا ہے مراد اوس سے مرتبہ وحدت ہے کہ حب حقیقی اور حب ذاتی ہے جبتک کہ سالک اس مرتبے مین فانی نہوگا یہ مرتبہ اوسکو حاصل نہوگا وہ محبوب اور معشوق حق تعالی کا ہوگا اور محبوب حقیقت روحی کو بھی کہتے ہین (موجود) لغت مین جو کچھ کہ قائم بذاتہ اور زندہ اور محتاج کسیکا نہو موجود کہتے ہین اور اصطلاح مین ذات حقانی کو کہتے ہین کہ وجود بجود موجود ہو اور ہمیشہ قائم او اور اپنی موجودیت مین کسی کا محتاج نہین اور تمامی اشیا اوس سے موجود ہوئی ہین اور موجود مطلق سے اول جو شئے موجود ہوئی ہے وحدت ہے پھر موجود دو قسم پر منقسم ہے ایک واجب الوجود دوسرا ممکن الوجود پس واجب الوجود وہ ہے جو واجب بالذات ہو کہ وجود اوسکا ضروری ہے باعتبار ذات اپنے کے کہ حق سبحانہ وتعالی ہے کہ بسیط محض ہے نہ مرکب جنس او فصل سے اور ممکن الوجود وہ ہے کہ وجود اوسکا ضروری نہین و نہ عدم اوسکا ضروری کہ مخلوق ہے اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے ممکن الوجود خواہ جواہر ہون خواہ اعراض تمامہ اعراض ہین وجود مطلق مین کہ جنس عالی ہے لیکن فلاسفہ اور اہل منطق اور متکلمین کے نزدیک ممکن الوجود دو قسم پر ہے ایک جوہر یہ عبارت ہے اوس ممکن سے کہ قائم بذاتہ ہووے اور محتاج کسی محل کا نہو اور افراد اوسکے پانچ ہین ایک جسم کہ قابل ابعاد ثلثہ ہے یعنے جسکو طول عرض عمق ہو دوسرا ہیولی تیسرا صورت چوتھا نفس ناطقہ پانچوان عقل جسکو بلسان شرع شریف فرشتہ کہتے ہین یہ نزدیک حکماے مشائین کے دس عقول مین منحصر ہین اور حکماے اشراقیین اور متکلمین اور حضرات صوفیہ کے نزدیک غیر محصور ہین دوسری قسم ممکن الوجود کی عرض ہے جو بذاتہ موجود نہین ہے اور محتاج کسی محل کی ہے اسکی نو قسم ہین اور وہ کیف اور کم اور این اور متی اور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْاِنْسَانَ الْكَامِلَ مُعَلِّمَ الْمَلَكِ وَاَدَارَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى تَسْخِيْرًا وَتَنْوِيْهًا بِاَنْفَاسِهِ الْفَلَكَ اور فرمایا حضرت شیخ ابو طالب مکی قدس سرہ نے بیچ کتاب قوت القلوب کے اِنَّ الْاَفْلَاكَ تَدُوْرُ بِاَنْفَاسِ بَنِيْ اٰدَمَ یہ سب اشارہ ہے طرف حقیقت انسانی کے اور جو شخص اس مقام کا اہل ہے جانتا ہے کہ صورتین تمامی مخلوقات کی اور اونکے اعمال کی جو مراتب مختلفہ مین ساتھ ارادات مختلفہ کے ظاہر ہین حقیقت مین ایک ہی ارادہ اصلیہ کے احکام ہین جو متعلق ہین ساتھ انسان کامل کے پس اصل مراد انسان کامل ہے اور باقی طفیلی اور مراد ثانی ہے اور مرادات مختلفہ کہ احکام ارادہ اصلیہ کے ہین بسبب تفاوت مراتب موجودات کے ہین (ماء القدس) وہ ایک علم ہے کہ جس سے پاک ہوتا ہے نفس نجاسات رذائل طبیعیہ سے اور حاصل ہوتا ہے شہود حقیقی ساتھ تجلی قدیم کے جو رافع حوادث کا ہے کیونکہ حوادث نجس ہین اور مراد اوس علم سے علم حقائق ہے (مبدئیتہ) مبدأ سے ذات مراد ہے اور مبدئیت ایک نسبت محض ہے درمیان احدیت اور واحدیت کے باعتبار تقدم ذات احدیہ کے حضرت واحدیہ پر کہ منشأ تعینات اور صفات اور اسما کے ہے اور اضافت محض اعتبار عقلی ہے (مبادی النہایات) مراد اوس سے فرائض عبادات کے ہین اور وہ نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ ہین یہ سب مبادی نہایات کے ہین کیونکہ نماز بدایت ہے اور نہایت اوسکی کمال قرب اور مواصلت حقیقیہ ہے اسی واسطے اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ کہتے ہین اور زکوٰۃ بدایت ہے اور نہایت اوسکی ماسوی اللہ کو بخشدینا ساتھ خلوص محبت حق کے اور روزے کا رکھنا بدایت ہے اور نہایت اوسکی روکنا رسوم خلقیہ سے ہے اور اوس چیز سے جو رسوم خلقیہ کو تقویت دیتی ہے فنا فی اللہ کے ساتھ اسی واسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی مین اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اُجْزِيْ بِهٖ اور حج کرنا بدایت ہے اور نہایت اوسکی وصول الی المعرفۃ اور تحقق ساتھ بقا بعد فنا کے ہے کیونکہ تمام مناسک و افعال حج موضوع ہین بجائے منازل اوس سالک کے کہ سلوک کرتا ہے طرف نہایت مراتب اور مقام احدیت جمع اور فرق کے (مبنی التصوف) یہ عبارت ہے تین خصلتون سے جنکو ابو محمد رویم قدس سرہ نے ذکر کیا ہے اور وہ اختیار کرنا ہے فقر اور افتقار کو اور ثابت رہنا ساتھ بذل و ایثار کے اور ترک کرنا تعرض اور اختیار کو علاوہ اسکے عنوان مقدمے مین معنی تصوف کے ہمنے بیان کیے ہین (المتحقق بالحق) متحقق بالحق وہ شخص ہے کہ مشاہدہ کرتا ہے حق تعالیٰ کو ہر متعین مین بلا تقید کے ساتھ اوسی متعین کے کیونکہ حق تعالیٰ اگرچہ مشہود ہے مقید اور متعین مین ساتھ کسی اسم یا کسی صفت و یا کسی اعتبار و یا کسی تعین و یا کسی حیثیت کے پس وہ اوسمین مقید اور منحصر نہین ہے پس حق تعالیٰ مطلق مقید اور مقید مطلق ہے کہ منزہ ہے تقید اور لا تقید اور اطلاق اور لا اطلاق سے فافہم فانہ دقیق (المتحقق بالحق والخلق) متحقق بالحق والخلق وہ ہے کہ دیکھتا ہے وہ کہ مطلق کے لیے ایک وجہ خاص ہے ہر مقید مین اور ہر مقید کے لیے ایک وجہ خاص مطلق مین ہے بلکہ دیکھتا ہے وہ کہ تمامی موجودات کے لیے ایک ہی حقیقت ہے اور اوس ایک حقیقت کے لیے ایک وجہ مطلق اور ایک وجہ مقید ہے ہر مقید کے ساتھ پس جسنے مشاہدہ کیا اس طریقۂ خاص سے ہوگا وہ متحقق ساتھ حق اور خلق اور فنا اور بقا کے (المجالی الکلیۃ والمطالع والمنصات) ان تینون الفاظ کے معنی قریب ہین مراد ان سب سے مظاہر ہین اون مفاتح غیوب کے کہ کھل گئی ہین بسبب اونکے وہ ابواب کہ مسدود تھے درمیان ظاہر اور باطن وجود کے اور یہ مظاہر اور مجالی پانچ ہین اول مجلی ذات احدیۃ اور عین جمع اور مقام اَوْ اَدْنٰى اور حقیقت الحقائق کا ہے اور یہ مجلی غایۃ الغایات اور نہایۃ النہایات کا ہے اور ثانی مجلی برزخیۃ

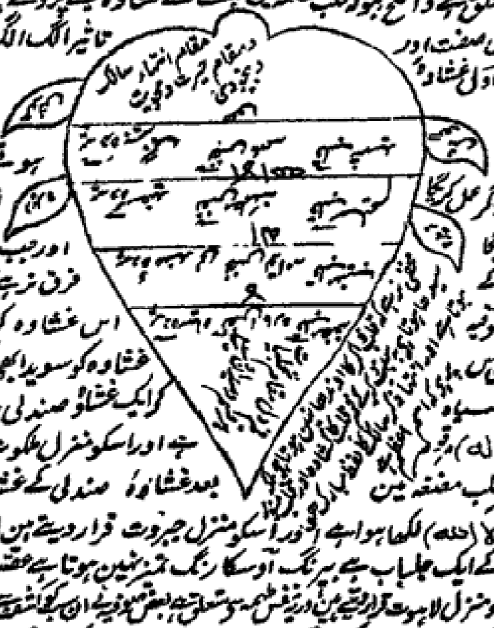
حق تعالی رابع ثلاثہ کا ہوگا پس حق تعالی ثلاثہ کا غیر ہوگا باعتبار تعینات اونکے کے اور عین اونکا ہوگا باعتبار حقیقت اونکی کے (محق) مراد اوس سے فنا وجود عبد کا ہے ذات حق مین جیسے کہ مراد محو سے فنا افعال عبد کا ہے فعل حق مین اور جیسے کہ مراد طمس سے فنا صفات عبد کا ہے صفات حق مین پس شخص اول نہین دیکھتا ہے عالم وجود مین کسی شئے کے لیے وجود سوائے حق تعالی کے اور شخص ثانی نہین دیکھتا ہے واسطے کسی شئے کے کوئی فعل سوا فعل حق تعالی کے اور شخص ثالث نہین دیکھتا ہے کسی شئے کے لیے کوئی صفت سوائے صفت حق تعالی کے (محاضرۃ) مراد اوس سے حضور قلب سالک کا ہے ساتھ حق تعالی کے وقت استفاضہ کے اسمار حق تعالی سے (محاداۃ) مراد اوس سے حضور سالک کا ہے بتوجہ تام ساتھ مراقبہ کے اسطرح پر کہ غیب کردیوے وہ اپنے تئین غیر سے حتی کہ نہین دیکھتا ہے وہ اپنے غیر کو بسبب غیب ہونے اوسکے کے سبب سے (محادثہ) مراد اوس سے خطاب کرنا حق تعالی کا ہے واسطے کسی عبد کے کسی ایک صورت مین صور عالم شہادت مین سے جیسے کہ ندا واسطے موسی علی نبینا وعلیہ السلام کی صورت نار شجرہ مین سے (مدد وجودی) مراد اوس سے یہ ہے کہ ہر ہر ممکن کو اوسکے بقا اور قیام وجود کے لیے پیاپی حق تعالی کی جانب سے مدد پہونچتی ہے کیونکہ حق تعالی مدد دیتا ہے ساتھ وجود اپنے کے بذریعہ نفس رحمانی کے ہر ہر ممکن کو تاکہ ترجیح پاوے وجود اوسکا اوسکے عدم پر کیا تقاضا ذاتی اوسکا بدون موجد کے عدم ہے تاکہ ہر آن مین بدل ماتحلل ہووے غذا اور تنفس وغیرہ سے اور مدد حق تعالی کی جہات سے تو ظاہر اور محسوس ہے لیکن جمادات اور افلاک اور روحانیات مین پس عقل حکم کرتی ہے ساتھ دوام رجحان وجود ان کے اپنے عدم سے اور شہود حکم کرتا ہے ہر ممکن پر ہر آن مین خلق جدید کا بیان اسکا شروع مقدمہ کے بحث تجدد امثال مین مذکور ہو چکا (مراتب کلیہ) مراتب کلیہ چھ ہین اول مرتبہ ذات احدیہ دوسرا مرتبہ حضرت الٰہیہ کہ حضرت واحدیہ ہے تیسرا مرتبہ ارواح مجردہ چوتھا مرتبہ نفوس عاملہ کہ عالم ملکوت اور عالم مثال ہے پانچوان عالم ملک کہ عالم شہادت ہے چھٹا مرتبہ کون جامع کہ انسان کامل ہے اور یہ مرتبہ اخیر مجلی اور مظہر اور صورت جمعیت الٰہیہ کی ہے واضح ہو کہ مجالی کلیہ پانچ اور مراتب چھ ہین اسلیے کہ مجلی عبارت ہے اوس مظہر سے کہ جسمین یہ مراتب ستہ ظاہر ہوں اور ذات احدیہ کسی شئے کا مجلی اور مظہر نہین کیونکہ اوسمین اصلا تعدد کا اعتبار نہین حتی کہ عالمیۃ اور معلومیۃ کا بھی اعتبار نہین یہ مرتبہ سب مرتبوں کی اصل ہے بسبب تنزلات کے باقی مراتب اس مرتبہ پر مترتب ہین اور مجالی اوس مرتبہ کے مراتب باقیہ ہین خواہ وہ باطنی ہوں یا ظاہری لیکن مجلی کامل اوس مرتبے کا انسان کامل ہے کہ محاذی اور مقابل ہین اوسکے واقع ہے اور بعض کہتے ہین کہ مراتب آٹھ ہین اول مرتبہ عالم ملک دوسرا عالم ملکوت تیسرا عالم جبروت چوتھا عالم اعیان ثابتہ پانچوان اسماء الٰہیہ چھٹا صفات سبحانیہ ساتوان وحدت آٹھوان ذات حق یہ ذات بحت اور ہویت مطلقہ ہے اور غایت الغایات اسکے ماورا نکسیکا فہم پہونچتا ہے اور نہ ادراک پس مراتب مظاہر الٰہیہ کلیہ آٹھ ہین اس ترتیب کہ مرتبہ آٹھوان مظہر ہے مرتبہ ساتوین کا اور مرتبہ ساتوان مظہر ہے مرتبہ چھٹے کا و علی ہذا القیاس (مرآۃ الاکوان) مراد اوس سے وجود مضاف وحدانی ہے کہ وجود حقانی ہے کیونکہ اکوان اور اوصاف اور احکام اکوان کے اوسی وجود حقانی مین ظاہر ہین اور وجود حقانی بسبب ظہور اکوان کے اونمین پوشیدہ ہے جیسے کہ وجہ آئینہ کا بسبب ظہور صور کے اوسمین پوشیدہ ہوتا ہے (مرآۃ الحضرۃ) مرآت الحضرۃ عبارت ہے اون تعینات سے جو منسوب ہین طرف شیون باطنہ کے کہ جنکی صورتین اکوان ہین اسلیے کہ شیون باطنی ہین اور وجود کوئی جو متعین ہے ساتھ تعینات اکوان کے ظاہر ہے پس اسی وجہ سے شیون مرآۃ ہین واسطے وجود واحد کے جو متعین ہے ساتھ صور شیون انکے (مرآۃ الحضرتین) یعنے مرآت حضرت وجوب اور حضرت امکان کا انسان کامل ہے اور ایسا ہی مرآت الٰہیہ کا بھی انسان کامل ہے کیونکہ انسان

اونھین اکوان مین سے طرف امکان کے اقوی ہوگی وہ شے اخس اوراد نےٰ ہوگی پس ہوگی حقیقت اوسکی سفلی عنصری خواہ بسیط ہو یا مرکب اور جس شے کی نسبت طرف جمع کے اشد ہوگی حقیقت اوسکی انسانی ہوگی اور جس انسان کا میلان طرف امکان کے زیادہ ہوگا احکام کثرت امکانیہ کے اوسمین زیادہ تر اور غالب تر ہونگے پس وہ انسان کفار مردودین مین سے ہوگا اور جس شخص کا میلان طرف وجوب کے زیادہ ہوگا اور احکام وجوب کے اوسمین زیادہ تر اور غالب تر پس ہوگا وہ شخص سابقین اولین انبیا اور اولیا مین سے اور جسکی نسبت درمیان وجوب اور امکان کے مساوی ہوگی پس وہ شخص مقتصد اور متوسط ہوگا مومنین مین سے اور بحسب اختلاف میلان کے طرف ایک دونو جانب وجوب اور امکان کے مختلف ہونگے مومنین قوت اور ضعف ایمان مین (مطالعہ) لغت مین ساتھ ضم میم اور فتح لام کے بمعنی نظر کرنیکے ہے کسی چیز مین واسطے واقف ہونیکے اوسپر اور اصطلاح مین مراد اوس سے توقیفات حق تعالیٰ کے ہین عارفین کے لیے ابتدا مین یعنے قبل سوال کے لیکن توقیفات وقت سوال یا بعد سوال اونکے سے اون چیزون مین ہین کہ رجوع اونکا حوادث ہین اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے مطالعہ کا اوپر شروع شئ کے وقت طوالع اور مبادی بروز توقیفات کے (مطلع) لغت مین ساتھ ضمہ میم اور تشدید طاء مہملہ اور کسرہ لام کے خبر دینے والا اور ساتھ فتح لام کے خبر دار کیا ہوا اور ساتھ فتح میم اور کسرہ لام کے ستارے کی طلوع ہونیکی جگہہ کو کہتے ہین اور اصطلاح مین مقام شہود متکلم کا ہے وقت تلاوت کسی آیت کے آیات قرآنی مین سے جس حال مین متجلی ہے متکلم ساتھ اوس صفت کے کہ وہ صفت مصدر اوس آیت کی ہے جیسے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا اونھون نے کہ تحقیق تجلی کی حق تعالیٰ نے اپنے کلام مین واسطے بندون اپنے کے لیکن وہ نہین دیکھتے ہین ایک روز امام موصوف نماز مین تھے پس گر پڑے بیہوش ہوکر پس لوگون نے سبب اوسکا پوچھا آپنے جواب دیا کہ ایک آیت کو ذوق کے ساتھ نماز مین تکرار کر رہا تھا یہانتک کہ سُنا مین نے اوسکی آیت کو متکلم سے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ فرماتے ہین کہ لسان امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اوسوقت مثل شجرہ موسیٰ علیہ السلام کے تھی وقت ندا حق تعالیٰ کے شجرہ مین سے کہ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ الخ ہو واضح ہو کہ مطلع اعم ہے ساتھ آیت قرآنی کے خصوصیت نہین کیونکہ مقام شہود حق تعالیٰ کا ہر شے مین ہے اسلیے کہ حق تعالیٰ تجلی ہے ہر شے مین اون صفات کے ساتھ کہ وہ شے مظہر اون صفات کی ہے لیکن جبکہ حدیث نبوی مین وارد ہے کہ مَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا وَلَهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ وَّمُطَّلَعٌ ہے خاص کیا حضرات صوفیہ کرام نے مطلع کو ساتھ آیۃ کے (معالم اعلام الصفات) معلم بفتح میم لغت مین کسی چیز کے نشانے کو کہتے ہین اور جمع اوسکی معالم ہے اور علَم بفتح عین مہملہ اور لام مفتوحہ اوس نام کو کہتے ہین کہ جس سے آدمی مشہور ہو اور جمع اوسکی اعلام ہے اور اصطلاح مین اعضا کو کہتے ہین جیسے کہ آنکھہ اور ہاتھہ اور کان وغیرہ ہین اسلیے کہ انھین اعضا سے ظاہر ہوتے ہین معالم اور اصول صفات کے اور معلم محل ظہور کا ہے جیسے کہ کہتے ہین معالم الدین اور معالم الطریق (معلم اول و معلم ملک) معلم بضم میم اور فتح عین مہملہ اور کسرہ لام مشدد لغت مین تعلیم کرنے والے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کرام کے مراد اوس سے آدم علیہ السلام ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ الخ (مغرب الشمس) اصطلاح مین مراد اوس سے استتار حق تعالیٰ کا ہے ساتھ تعینات کے اور استتار روح کا ساتھ جسد کے (مفتاح سر القدر) اصطلاح مین مراد اوس سے اختلاف استعدادات اعیان ممکنہ کا ہے ازل مین (مفتاح اول) اصطلاح مین مراد اوس سے اندراج تمام اشیا کا ہے جو نفس الامر مین ہین احدیۃ ذاتیہ مین کہ غیب الغیوب ہے

اوسمین آو رنفس رحمانی سے ہی ظاہر ہوتے ہین صور معانی ساتھ وجود کے اور صور معانی عبارت ہین صور علمیہ سے
اور نام رکھا جاتا ہے طرف اللہ کی بسبب تنزل حق تعالی کے اوسمین طرف صورت خلق کے اور اوسکا نام
منزلۃ التدانی بھی رکھتے ہین بسبب نزدیک ہونے خلق کو حق تعالی کے ساتھ اوس مقام مین اور اوس مقام کو
منبعث الجود بھی کہتے ہین کیونکہ وہ مقام ابتدا فیضان جود حق تعالی کا ہے طرف اسماء وغیرہ کے (مناسبت
ذاتیہ) مناسبت ذاتیہ درمیان حق تعالی اور عبد کے دو وجہون سے ہے وجہ اول یہ کہ نہین موثر ہوتے ہین احکام
تعین اور صفات کثرت عبد کے بیچ احکام وجوب اور وحدت حق تعالی کے بلکہ متاثر ہوتے ہین اور قبول کرتے
ہین احکام تعین اور صفات کثرت عبد احکام وجوب اور وحدت حق تعالی کو اور روشن ہوتی ہے ظلمت
کثرت عبد کی ساتھ نور وحدت حق تعالی کے دوسری وجہ یہ کہ متصف ہوتا ہے عبد ساتھ صفات حق تعالی کے
اور متحقق ہوتا ہے وہ ساتھ تمامی اسماء حق تعالی کے پس اگر متفق اور جمع ہووین دونون وجہین کسی عبد مین پس
وہی عبد کامل مکمل اور مقصود حق تعالی کا ہے بعینہ اور اگر متفق اور جمع ہووے وجہ اول بدون وجہ ثانی کے
پس وہ محبوب مقرب ہے اور حاصل ہونا وجہ ثانی کا بدون وجہ اول کے محال ہے اور درمیان ان دونون وجہون
کے مراتب کثیرہ ہین بسبب شدت اور ضعف کے لیکن وجہ اول مین پس بسبب شدت غلبہ نور وحدت کے کثرت
پر اور ضعف نور وحدت کے اور بسبب قوت استیلاء احکام وجوب کے احکام امکان پر اور ضعف اوسکے کی
اور وجہ ثانی مین بسبب استیعاب تحقق عبد کے ساتھ جمیع اسماء کے اور عدم استیعاب عبد کے
ساتھ تمامی اسماء کے بسبب تحقق عبد کے ساتھ بعض اسماء کے سواے بعض کے (مہیمون) یہ وہ ملائک
ہین کہ شہود جمال حق مین ہائم اور فریفتہ ہین اور نہین جانتے ہین وہ کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے
یا نہین بسبب شدت اشتغال اور ہیمان اونکے کے مشاہدہ مین جمال باکمال حق تعالی کے یہ وہ ملائکہ ہین
ہین کہ نہین مکلف تھے واسطے سجدۂ آدم علیہ السلام کے بسبب غیبت اونکے کے ماسوی اللہ سے اور بوجہ
اشتغال اور ہیمان اونکے کے ساتھ نور جمال الہی کے پس نہین گنجایش ہے اونکو کسی شئے کی او انکو ملائکہ کروبیین
کہتے ہین (میزان) میزان اصطلاح مین اوس چیز کو کہتے ہین کہ جسکے وسیلہ سے انسان ارادات صائبہ اور اقوال
سدیدہ اور افعال جمیلہ کو پہچانتا ہے اور تمیز دیتا ہے انکو انکے اضداد سے پس مراد اوس چیز سے عدالت ہے کہ وہ
ظل وحدت حقیقیہ کا ہے کہ شامل اور حاوی ہے وہ علم شریعت اور علم طریقت اور علم حقیقت کو اسلیے کہ ان
علوم کے ساتھ نہ متحقق ہوگا کوئی مگر وقت تحقق اوسکے کے ساتھ مقام احدیت جمع اور فرق کے کیونکہ میزان
اہل ظاہر کی شریعت ہے اور میزان اہل باطن کی وہ عقل ہے جو منور ہے ساتھ نور قدسی کے اور میزان اہل خاصہ
کی علم طریقت ہے اور میزان خاصۃ الخاصہ کی عدل الہی ہے کہ نہین متحقق ہوتا ہے ساتھ اوسکے کوئی سواے
کامل کے (می لعل) عاشقون کی اصطلاح مین اوس خون کو کہتے ہین کہ راہ دیدہ سے اونکے جام کنار مین ٹپکتا ہے
(مستی) اصطلاح مین گرفتار ہونا عاشق کا معشوق حقیقی کے عشق مین ساتھ جمیع صفات اپنے کے اسکو مستی کہتے ہین (مست)
مستغرق سالک کو کہتے ہین (مطلق) مطلق شئے غیر مقید کو کہتے ہین اور وہ چند قسم پر ہے اول کلی بہ نسبت
جزئیات اپنے کے اس صورت مین حمل کلی کا اپنے جزئیات پر بالمواطات صحیح ہے جیسے کہ کہتے ہین زید اور بکر اور خالد
انسان ہین دوسری یہ کہ ایک شئے اگرچہ بنفسہ جزئی شخص معین مقید ہے لیکن بنظر شیون اور حالات اور اطوار
اور اوصاف کے مطلق ہے جیسے کہ زید مثلاً ایک شخص معین ہے لیکن بہ نسبت نوم اور یقظہ وغیرہ شیون اور

(نیست ہست نما) نیست ہست نما اصطلاح میں ممکنات اور مخلوقات کو کہتے ہیں کہ یہ فی نفسہ نیست اور نابود ہیں لیکن جو ہستی کہ دکھلائی دیتی ہے ہستی ان مخلوقات کی نہیں ہے بلکہ یہ ہستی حق تعالیٰ کی ہے اور یہ ممکنات اور مخلوقات وجود خارجی سے نمودار ہیں اسلیے کہ صور تمامی مخلوقات کے کہ صور علمیہ تعین قوالب موہومہ ہیں وجود حقانی ساتھ ان قوالب موہومہ کے نمودار ہیں جب وجود حقانی ساتھ ان قوالب موہومہ کے نمودار رہیگی اور وہ ساتھ وجود مطلق کے مثل حباب و امواج کے ساتھ بحر کے داخل ہو جاوینگے وہ قوالب (کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ) میں جیسے کہ اصل میں نیست تھے اور اسوقت نیست ہست نما ہیں اور حسب آیۂ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کے وجود حقیقی ہمیشہ باقی رہیگا جیسا کہ تھا اسی جگہ سے صادق آیا قول صوفیہ صافیہ کا کہ الْأَعْيَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَةَ الْوُجُودِ ہے جیسے کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فصوص الحکم میں فرمایا کہ الْحَقُّ مَحْسُوسٌ وَالْخَلْقُ مَعْقُولٌ (نقطۂ شک) لغت میں نقطہ شک اوس نقطے کو کہتے ہیں کہ واسطے یادداشت مقام شک کے کتاب کے حاشیہ پر محاذی لفظ مشکوک کے نقطہ لگا دیتے ہیں اور اصطلاح میں اس عالم فانی اجسام کو کہتے ہیں (نبوۃ) مراد نبوت سے جن اور انس وغیرہ کو حقائق الٰہیہ سے خبر دینا ہے یعنے خبر دینا معرفت ذات اور صفات اور اسماء اور احکام حق تعالیٰ سے پھر نبوت دو قسم پر ہے ایک نبوۃ التعریف دوسری نبوۃ التشریع پس مراد نبوۃ التعریف سے خبر دینا معرفت ذات اور صفات اور اسماء حق تعالیٰ سے اور مراد نبوۃ التشریع سے یہ ہے کہ ساتھ نبوت تعریف کے تبلیغ احکام اور تادیب ساتھ اخلاق اور تعلیم ساتھ حکمت اور قیام ساتھ سیاست کے ہو اور نبوۃ التشریع مختص ہے ساتھ رسالت کے حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ (الْوِلَايَةُ أَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّةِ) مراد اس سے ولایت رسول علیہ السلام کی ہے نہ ولایت ولی محض کی ہے اسلیے کہ مراد ولایت سے نزدیکی حق ہے اور نبوت سے نزدیکی خلق یعنے نبی کو دو جہت ہیں فیض حق سے لینا اور خلق کو پہونچانا اور ولی کو ایک جہت ہے کہ فقط حق تعالیٰ سے لیتی ہیں اور نبوت منقطع ہوتی ہے کہ دنیا کے ساتھ متعلق ہے اور ولایت منقطع نہیں ہوتی کہ صفات حق تعالیٰ میں سے ہے بخلاف نبوت اور رسالت کے کہ صفات خلق میں سے ہیں اسکی تقریر نقش ششیشی میں مذکور ہے (نبی) اہل ظاہر کہتے ہیں کہ نبی بروزن فعیل بمعنی فاعل کے ہے اگر مشتق ہو نبا سے کہ بمعنی خبر دینے کے ہیں پس نبی بمعنی خبر دینے والے کے ہیں و یا مشتق ہو نبوہ سے کہ بمعنی علو اور ارتفاع کے ہیں کیونکہ مرتبہ نبی کا دوسری مخلوقات سے اعلیٰ اور افضل ہے اور کہتے ہیں کہ نبی عام ہیں خواہ صاحب کتاب ہوں یا نہوں اور رسول خاص ہیں کہ صاحب کتاب ہوں اور اصطلاح صوفیہ میں نبی وہ ہیں کہ حق تعالیٰ سے احکام الٰہی لیکر بطریق بعثت کے اہل عالم کو پہنچا دیں اور واصل حق کریں اور مرشد کامل کو بھی انکے بیان نبی کہتے ہیں (نفی) لغت میں نیست اور نابود کرنیکو کہتے ہیں اور اصطلاح میں صفات مذمومۂ نفسانیہ کو کہتے ہیں کہ قابل نفی اور نابود کرنیکے ہیں اور کبھی اوس سے نفی اثبات مراد لیتے ہیں کہ عبارت کلمۂ طیبہ سے ہے اور تفصیل اسکی مقدمے میں مذکور ہے (نور) نور ایک اسم ہے اسماء اللہ میں سے یعنے حق تعالیٰ متجلی ہے ساتھ اسم نور یعنے ساتھ اسم ظاہر کے تمامی صور اکوان میں یعنے جو وجود کہ ظاہر ہے جمیع صور اکوان میں اوسکو نور کہتے ہیں کہ هُوَ الظَّاهِرُ سے مراد ہے بعض صوفیہ ذات اور ظل ذات کو نور کہتے ہیں جیسے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور نور سے اشارہ ہے طرف وحدت کے کہ اوس مرتبے میں حق تعالیٰ ظاہر ہے واسطے اپنے اور مظہر ہے واسطے غیر اپنے کے جیسے کہ صوفیہ کہتے ہیں اَلشَّوْقُ

ورع اور ذکر اور فکر اور مراقبہ اور جہاد فی سبیل اللہ اور روزہ رکھنا اور نماز وغیرہ اعمال حسنہ اسکے صفات ہین اور یہ نفس صلحا اور اولیا کو حاصل ہے اسی واسطے حق تعالیٰ نے اسکو اپنے قسم کے ساتھ یاد فرمایا ہے اور کہا کہ (لَآ اُقْسِمُ) بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ تیسرا نفس مطمئنہ ہے یہ نفس نور قلب سے منور اور صفات ذمیمہ سے پاک صاف ہوکر اخلاق اور صفات حمیدہ کے ساتھ متصف ہوا ہے اور رطرف جناب عالم قدس کے ترقی کیا اور مدام اپنے رب کی طاعات مین مواظب ہوکر اطمینان حاصل کیا ہے اور قرب الٰہی مین فائز اسی واسطے رب العزت نے اوسکے طرف خطاب فرمایا اور کہا يَٰٓأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي یہ نفس قلب سلیم کے ساتھ متعلق ہے چوتھا نفس ملہمہ یہ نفس جمیع نفوس سے منزہ اور افضل ہے یہ نفس انبیا علیہم السلام اور اولیاے کاملین کو حاصل ہے اعمال حسنہ اور علم عبد رب اور حکمت اور قرب حق اور محبت اور الہام اور خبر الغیب اور تحقیق مراتب اور رضا و تسلیم اور ایفاء عہد حق وغیرہ صفات اسکے ہین اور یہ نفس قلب شہید کے ساتھ متعلق ہے واضح ہو کہ قلب مضغہ مین بہت سے غشاوہ یعنے پردے ہین اور ہر ہر پردے مین ستر الٰہی ہے اور ہر ہر کی صفت اور تاثیر الگ الگ ہے سالک اوسکو جانکر راہ سلوک کو طے کرے اول غشاوہ سیاہ ہے اوسکے عقب مین قلم قدرت سے (لا) مرقوم ہے اوس شہوات اور لذات فانیہ خطور ہوتے ہین سالک کو چاہیے کہ اوسپر عمل نکرے اور اگر عمل کریگا تو غشاوہ سیاہ ترقی کرکے تمام مضغہ کو سیاہ کردیگا اور جب تمام مضغہ سیاہ ہوجاویگا درمیان کافر اور مومن کے فرق نرہیگا اور تمام کام کفار کا اوس سے سرزد ہوگا صوفیہ اس غشاوہ کو منزل ناسوت قرار دیتے ہین اور بعضے اس غشاوہ کو سویدا بھی کہتے ہین اور نفس امارہ سے متعلق ہے بعد غشاوہ سیاہ کے ایک غشاوہ صندلی رنگ کا ہے اوسکے عقب مین قلم قدرت سے (الله) مرقوم ہے اور اسکو منزل ملکوت قرار دیتے ہین اور یہ نفس لوامہ سے متعلق ہے بعد غشاوہ صندلی کے غشاوہ سفید ہے اوسکے عقب مین قلم قدرت سے (الا الله) لکھا ہوا ہے اور اسکو منزل جبروت قرار دیتے ہین اور یہ نفس مطمئنہ سے متعلق ہے بعد غشاوہ ابیض کے ایک جلباب ہے بیرنگ اوسکا رنگ تمیز نہین ہوتا ہے عقب مین اس جلباب بیرنگ کے (هو) لکھا ہوا ہے اور اسکو منزل لاہوت قرار دیتے ہین اور یہ نفس ملہمہ سے متعلق ہے بعض صوفیہ ان کو اشتیاق سے دریافت کیا چاہا جانتا چاہیے کہ حقیقت نفس کی ایک ہی ہے لیکن جس صفت کے ساتھ وہ موصوف ہوتا ہے اوسکے موافق وہ موسوم ہوتا ہے پس واسطے دریافت اور معرفت ان چارون نفس اور اونکے حقائق کے کہ چارون قلب کے ساتھ متعلق ہین شکل قلب صنوبری کی جسکو قلب مضغہ بھی کہتے ہین واسطے تفہیم طالب کے اسمین شکل اوسکی لکھدیگئی اور چارون قلب کا بیان باب القاف مین مذکور ہوچکا (نٓ وَالْقَلَمِ) لغت مین نون اوس مچھلی کو کہتے ہین کہ جسکی پشت پر زمین ہے اور اوسکا نام بہموت و یا لیوثا ہے اور دوات اور سیاہی دوات کو بھی نون کہتے ہین جیسے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اول اون چیزونکا کہ حق تعالیٰ نے پیدا کیا قلم تھا بعد اوسکے نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے اور نون اور



اطلاق کیا جاتا ہے اوسکا اوپر ہر خلعت کے کہ بخشتا ہے اوسکو حق تعالی کسی بندے کو اور کبھی خاص کیا جاتا ہو ساتھ افراد کے (نصاریٰ) یہ ناصرۃ سے ماخوذ ہے کہ نام ایک قصبے کا ہے مسیح علیہ السلام اوس قصبے مین مقیم تھے اور سوائے مسلمانون کے جو لوگ ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے ایمان لائے اونکو نصاریٰ کہتے ہین اور بعد مرور زمانے کے ان مین چار فرقے پیدا ہوئے ایک موحدین ہین عیسیٰ علیہ السلام کو عبد اللہ کہتے ہین جیسے کہ نجاشی بادشاہ حبش کہ مسلمان ہوگئے تھے دوسرا فرقہ قائل ہے خصوصیت الوہیت کا ساتھ مسیح ابن مریم کے کہ اونکو خدا کہتے ہین اور خدا کو حصر کرتے ہین ابن مریم پر کفر انکا آیۂ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ سے ظاہر ہے کیونکہ انھون نے مسیح بن مریم پر الوہیت کو حصر کیا ہے تیسرا فرقہ قائل بالتثلیث ہو کہ خدا کو واحد کہکر مریم اور مسیح کی پرستش کرتے ہین کفر انکا آیۂ لَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ اور آیۂ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ سے ظاہر ہے کہ خدا کو عدد سوم کہتے ہین خدا اور مریم اور مسیح سے بخلاف قرآن کے کہ تین عدد نہین ہوتے ہین مگر چار مین خدا ہے کہ غائر اون تینون کا نہین ہوتا ہو کہ تین عدد سے زائد ہو وین چوتھا فرقہ قائل ہین مراتب کا ہے ایک جوہر ذات جسکا نام اَبْ ہے دوسری حیات جسکا نام اُمّ ہے کہ رحمٰن اُم الاسما ہے تیسرا علم کہ ساتھ ابن کے تعبیر کرتے ہین یہ تینون خارج مین ایک ہے اور مفہوم مین جدا جدا ہین جیسے کہ قول متکلمین کا بہ نسبت سبع امہات صفات کے کہ مفہوم مین ذات اور سبع صفات جدا جدا ہین اور خارج مین ایک شئے ہے لیکن نصاریٰ باوجود اسکے کہتے ہین کہ ذات نے بغلبہ صفت علم کے بالخصوص مسیح مین بروز کیا ہے اور مسیح اس وجہ ابن اللہ ہوئے ان لوگون نے سمجھا کہ ذات نے جیسے کہ مسیح مین ساتھ صفت علم کے بروز کیا ہے ویسے ہی آدم مین بھی ساتھ صفت علم کے بروز کیا ہے اور موسیٰ مین ساتھ غلبہ صفت کلام کے اور نوح مین ساتھ غلبہ صفت قدرت کے اور جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مین ساتھ جمیع صفات کمالیہ کے بروز کیا ہے اسیوجہ حق تعالی نے انکے رد مین فرمایا مَثَلَ عِيسَىٰ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اس زمانہ حال مین ایک فرقہ پانچوان ہے یہ لوگ ان امور مذکورہ سے کچھ نہین سمجھتے ہین بلکہ اپنے مطلب تثلیث مین حیران ہین یہ مثل بہائم کے ہین سوائے ہوشیاری کاروانہ خوردنی اور معاش دنیاوی کے امور ایمانیہ سے بالکل غافل ہین نصاریٰ کا بیان مشرح اور مقدمے مین مذکور ہے **چھبیسوان مراقبہ باب الواو کا ہے** (وجوب) اصطلاح مین مراد اوس سے مقتضی ہونا ذات واجب تعالی کا ہے اپنے وجود کو اور ناممکن اور ممتنع ہونا عدم اسکے کا اور کبھی وجوب سے ذات حق تعالی کی مراد لیتے ہین (**واجب**) اصطلاح مین وہ ذات وہ ہے کہ اپنے وجود اور بقا مین کسی کا محتاج نہو اور وہ حق تعالی ہے (**واقعہ**) اصطلاح مین جو کچھ کہ دل سالک پر عالم غیب سے نازل ہو اوسکو واقعہ کہتے ہین (**واقع**) اصطلاح مین محل صور علمیہ اور اعیان ثابتہ اور تقدیر الٰہی اور علم الٰہی کو کہتے ہین (**واجب الوجود**) واجب الوجود وہ ہے کہ ذات اوسکی مقتضی اپنے وجود کی ہے اور وہ خود بخود موجود ہے اور ذات اوسکی اپنے وجود مین محتاج کسی کی نہین ہے بلکہ وجود اوسکا عین ذات ہے اور قدیم اور باقی ہے اور اصطلاح مین حضرات صوفیہ کے واجب الوجود بمعنی لازم الوجود کے بھی آیا ہے یعنے جو وجود اربعہ عناصر سے مرکب ہو کر محسوس ہوتا ہے اوسکو بھی واجب الوجود کہتے ہین یعنے لازم الوجود اور اربعہ عناصر عبارت ہے آتش و باد و آب و خاک سے اور بعض عنصر خامس کے بھی قائل ہین کہ عناصر اربعہ پر زیادہ کرتے ہین بعض اوسکا ہوا نام رکھتے ہین اور بعض اوسکا خالی نام

ذات حق کو ہر شے میں اور ہر جگہ میں پانا اور اوسمیں گم ہونا اور محو ہونا اور اوس سے لذت لینے کو کہتے ہیں (وجہ)
لغت میں ذات اور حقیقت کسی شے کی اور چہرہ اور طریق اور طور کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں ذات واجب تعالیٰ اور
وجود حقیقی کو کہتے ہیں کما قال تعالیٰ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (وثقی) بضم واو بمعنی محکم اور استوار
ہر قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا یعنے پس جسنے کفر کیا بتوں کے ساتھ اور نہ مانا بتوں کو اور ایمان لایا ساتھ اسکے
تعالیٰ کے پس مضبوط پکڑا اوسنے استوار رسی کو جو ٹوٹنے والی نہیں اور اصطلاح میں مراد اوس سے واسطے عوام کے
طاعات ہے ایمان کے ساتھ اور واسطے خواص کے محبت الٰہی اور واسطے اخص الخواص کے جذبات الٰہی ہیں کہ
انکو ظلمات وجود سے فانی اور ساتھ انوار اخلاق الٰہی کے باقی گردانتے ہیں (وحدۃ الوجود) اصطلاح میں
مراد اوس سے یہ ہے کہ فرش سے عرش تک اور عرش سے جہات ستہ غیر متناہی تک بجز ایک وجود باریتعالیٰ
کے دیگر کوئی وجود موجود نہیں کیونکہ سواے وجود حق تعالیٰ کے معدوم محض ہے اور معدوم محض کا موجود ہونا محال
ہے جیسے کہ مقدمے میں مع دلائل عقلی اور نقلی کے مذکور ہے اور یہ تمامی متعینات عالم فرش سے عرش تک خواہ
محسوس ہوں وخواہ معقول مثل امواج اور حباب کے اوس ایک بحر وجود حقانی سے منتزع ہیں اور اعتبار
رہوہومات محض کہ خارج میں انکے لیے سواے وجود حق تعالیٰ کے کوئی وجود نہیں مثل دوائر صغار اور کبار کے کہ
کما قال الشیخ الاکبر رضی اللّٰہ عنہ فِی الْفُصُوْصِ اَلْحَقُّ مَحْسُوْسٌ وَالْخَلْقُ مَعْقُوْلٌ (وحدت)
اصطلاح میں علم حق اور حب ذاتی اور حقیقت محمدی اور برزخ کبریٰ کو کہتے ہیں وحدت پانچ قسم پر ہے ایک وحدت
شخصی جیسے کہ زید و خالد و بکر وغیرہ دوسری وحدت نوعی جیسے کہ انسان بنسبت زید و خالد و بکر وغیرہ
کے تیسری وحدت جنسی جیسے کہ جوہر بنسبت انواع موجودات کے چوتھی وحدت ارادی جیسے کہ مومن اپنے
ارادے سے حسب گفتۂ انبیا حق تعالیٰ کو واحد جانتا ہے پانچویں وحدت حقیقی کہ تعین اول ہے (واحدیۃ)
یہ مرتبہ ذات کا ہے باعتبار انتشا اسما کے اوس ذات سے مع اعتبار کثرت اوسکے کے ساتھ صفات کے (واحد)
یہ ایک اسم ہے ذات کا باعتبار اسما اور صفات کے اور بعض تینوں مراتب داخلی پر کہ احدیت اور وحدت اور واحدیت
ہیں اسم واحد کا اطلاق کرتے ہیں کیونکہ یہ تینوں باعتبار مراتب داخلی کے ایک ہے (وجود عام) وجود خلائق کو
وجود عام کہتے ہیں اور اضافت اور نسبت ذات حق تعالیٰ کو بھی وجود عام کہتے ہیں (واحد الوجود) اصطلاح میں
مرتبۂ احدیت اور ذات حق تعالیٰ کو کہتے ہیں (وصلت) اصطلاح میں صفت عاشق کو کہتے ہیں کہ خواہش وصال
معشوق حقیقی کا رکھتا ہے (وصل) مراد وصل سے منقطع ہوجانا ماسوی اللہ سے اور عدم التفات طرف
تمامی اکوان کے اور منہمک اور مستہلک ہوجانا ہے بے رنگی محض اور اطلاق صرف میں کہ مقدمہ اوسکا بیخودی
اور غیبت ہے تمامی حواس سے کہ مشابہ حالت موت کے ہو مگر یہ کہ موت میں حضوری نہیں ہے اور اسمیں حضوری
ہے اور سالک جب اس حد میں پہنچتا ہے اسم ولایت کا اوسپر مسلم ہوتا ہے اگرچہ یہ حالت ایک ساعت
بھی رہے اور اگر اوسکو صحو اور افاقہ حاصل ہو تو اصحاب تمکین میں سے ہوجاوے گا اور یہ افاقہ کبھی جلد
اور کبھی دیر سے حاصل ہوتا ہے اور اگر سالک اوسی بیخودی اور سکر میں رہجاوے تو اصحاب تلوین میں سے
ہوجاویگا پس اگر سالک کو مدنظر اپنے سلوک میں مشاہدۂ ذات اور اوسمیں اضمحلال محض رہا تو سلوک اوسکا
تام اور کامل ہے اور اگر نظر سالک کی چپ و راست میں پڑجاوے اور کشف کونی اور دوسری تعینات میں رہجاوے تو

اس سے ذات بحت ہے باعتبار سقوط جمیع اعتبارات کے اسلیے کہ نہ احدیت کی نسبت کسی شئے کے طرف ہے ونہ کسی شئے کی نسبت طرف احدیت کے ہے کیونکہ اوس مرتبے مین اصلا کسی شئے کا اعتبار نہین بخلاف اوس شئے کے کہ جسکے اعتبار سے متعین ہوئے ہین اعیان ثابتہ اور حقائق اسما (**وجہا العنایۃ**) یعنے یہ دونون وجہین عنایت حق تعالی کی ہین کہ وہ جذبہ اور سلوک ہین اور یہ دونون وجہین ہدایت کی ہین (**وجہا الاطلاق والتقیید**) یعنے یہ دونون وجہین باعتبار ذات کے ہین ایک تو باعتبار سقوط جمیع اعتبارات کے دوسری باعتبار اثبات اون اعتبارات کے اسلیے کہ ذات حق تعالی کی عبارت ہے وجود بحت سے اور وجود بحت ساتھ اس حیثیت مذکورہ کے مطلق ہے پس بایں اعتبار معیت حق تعالی کی ہر شئے کے ساتھ ہے کہ عین ہر شئے کا ہے مقارن ہر شئے کا کیونکہ غیر وجود حق تعالی کا کوئی شئے موجود نہین کہ حق تعالی مقارن اوسکا ہو جیسے کہ ایک ممکن مقارن دوسرے ممکن کا ہوتا ہے کہ باہم مغائر ہے کیونکہ غیر وجود بحت کا معدوم محض ہے کہ نقیض وجود کا ہے پس اس صورت مین وجود بحت کیونکر مقارن ہر شئے کا ہوگا کہ جسکے سبب سے ہر شئے موجود ہے اور بدون اوسکے معدوم پس وجود بحت حقیقت ہر شئے کی ہے نہ جدا اور مباین اوس سے پس اعیان بنفسہا معدوم اور غیر موجود کے ہین کہ تعینات علمی اوسمی سے عبارت ہین اور وجود اور قیام اعیان کا وجود اضافی حق تعالی سے ہے پس اگر جدا اور فرق کیے جاوین اعیان وجود اضافی سے پس اعیان معدوم ہو جاوینگے کیونکہ اعیان بسبب وجود کے موجود ہین اور وجود بذاتہ موجود ہے پس اگر مقید کیا جاوے وجود ساتھ قید تجرد کے یعنے مقید کیا جاوے ساتھ اسبات کے کہ وجود کے ساتھ کوئی شئے نہووے پس وجود احد اور مطلق ہوگا یعنی ساتھ اوسکے کوئی شئے اسی جگہ سے محققین کہتے ہین کہ اَلْوُجُوْدُ الْاٰنَ کَمَا کَانَ اور اگر وجود مطلق کو مقید کیا جاوے ساتھ قید اسبات کے کہ اوسکے ساتھ کوئی شئے ہووے پس اسوقت وجود مطلق عین اوس شئے مقید کا ہوگا جو بسبب وجود مطلق کے موجود ہے اور بدون اوسکے معدوم ہے کیونکہ وجود مطلق نے تجلی کی اوس شئے کی صورت مین پس اضافت کی گئی وجود کی طرف صورت اوس شئے کے کہ صورت علمیہ ہے اور اگر ساقط کیجاوے اضافت وجود کی اوسی شئے کی صورت سے پس وہ شئے معدوم وجود ہے بنفسہ پس یہی ہین معنی قول محققین کے کہ اَلتَّوْحِیْدُ اِسْقَاطُ الْاِضَافَاتِ یعنی پس اس سے ظاہر ہوا کہ وجود حقیقت واجب تعالی کی اور حقیقت ممکنات کا ہے مثلا انسان اور سوا وجود باریتعالی سے موجود ہین اور بدون اوسکے معدوم اسی جگہ سے کہا جاتا ہے کہ اَلْاَعْیَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ یعنے اعیان کو وجود بنفسہا نہین ہے بلکہ معدوم وجود اونکا وجود اضافی حق تعالی سے ہے بحث اسکی مقدمے مین بھی مذکور ہے (**وجہ الحق**) کہا جاتا ہے وجہ الشیٔ ذات الشیٔ اسجگہ مراد اس سے ذات حق تعالی کی ہے اور ذات حق تعالی کی ذات ہر شئے کی ہے اور اسی کے طرف اشارہ ہے قول سے حق تعالی کے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ہے پس ذات حق تعالی کی ذات ہر شئے کی ہے کیونکہ نہین ہے حقیقت کسی شئے کی مگر حق تعالی اور حق تعالی سے ہی ہر شئے کا قیام ہے پس جسنے دیکھا قیومیت حق تعالی کو واسطے ہر شئے کے پس اوسنے دیکھا وجہ الحق کو ہر شئے مین (**وجہۃ جمیع العابدین**) مراد اس سے حضرت الوہیۃ ہے (**وراء اللبس**) مراد اس سے حق تعالی ہے مرتبہ احدیت مین کیونکہ مرتبہ وحدت مین حق تعالی متلبس ہوتا ہے ساتھ لباس تعین وحدت کے بعد اوسکے متلبس ہوتا ہے ساتھ لباس معانی اسما اور حقائق اعیان کے اور بعد اوسکے ساتھ

(وقفہ) یہ عبارت ہے توقف کرنے سے سالک کے درمیان دو مقاموں کے واسطے پورا کرنے حقوق مقام اول کو اور مستعد ہونے سے سالک کے واسطے ترقی کرنے کے طرف مقام ثانی کے (وقوف صادق) مراد اس سے وقوف اور قائم ہونا سالک کا ہے ساتھ حق تعالی کے (وفا) اصطلاح میں عنایت ازلی کو کہتے ہیں **سنتالیسوان مراقبہ باب الہا کا ہے** (ہیولی) بعض اہل ظواہر کے نزدیک مراد ہیولی سے مادہ اور ماہیت اور اصل ہر شئے کی ہے اور حکماے یونان کہتے ہیں کہ ہیولی ایک جوہر ہے محل صورت جسمیہ کا اور اوسکو جوہر اول بھی کہتے ہیں اور حکماے یونان یہ بھی کہتے ہیں کہ جملہ عناصر میں ہیولی ایک شخص واحد ہے اور وہی شخص واحد قابل آتش اور قابل باد اور قابل آب اور قابل خاک ہے اور حکماے اشراقیہ کہتے ہیں کہ فرش سے عرش تک ایک ہی جسم ہے قابل اتصال اور انفصال کے اور حضرات صوفیہ فرماتے ہیں کہ قابل عناصر اور قابل عالم ارواح اور عالم مثال اور عالم اجسام فقط ایک نفس رحمانی ہے اور جیسے کہ وہ قابل ہے فاعل بھی ہے پس اہل عقل کو کہ پیرو حکماے یونان ہیں وجود باری تعالی کے وحدت شخصی ہونے میں جاے تعجب کی باقی نہیں باوجود اس کثرت صورت متعددہ کے اور متکلمین اوسکو حقائق اشیا کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہیولی مختلف اور مرکب ہیں اون سے ہے معنی اصل شئے کے پس اصطلاح میں حضرات صوفیہ کے ہیولی اوس شئے کا نام ہے کہ جسمیں صور اشیا کی ظاہر ہوں جسکو نفس رحمانی بھی کہتے ہیں اور صوفیہ کرام ہر شئے باطن کو کہ جسمیں صورتیں ظاہر ہوویں ہیولی کہتے ہیں (ہبا) ہبا بالفتح بالغت میں گرد اور غبار کو کہتے ہیں جو شعاع آفتاب میں روزن سے ظاہر ہوتی ہے اور اصطلاح میں وہ عبارت ہے مادۃ المواد سے کہ جسمیں حق تعالی نے صور عالم کو مفتوح فرمایا جسکو عنقا اور ہیولی بھی کہتے ہیں اور یہی ہیولی دو قسم ہے ایک نور روحانی ہے جسکو روح اعظم اور ابو الارواح اور روح قدسی کہتے ہیں اور اوسکو روح محمدی سے بھی تعبیر کرتے ہیں اور اوسی روح پاک سے ارواح تمامی انبیا اور اون سے ارواح ملائک اور اولیا اور عارفین اور اون سے ارواح عوام مومنین اور اون سے ارواح کفار و منافقین پیدا ہوئیں دوسرا ہیولاے جسمانی جسکو مادۃ المواد کہتے ہیں کہ مادہ جمیع اجسام کا ہے (ہبا) یہ اعتبار ذات کا ہے بحسب ظہور اور وجود کے (ہُو) یہ نام ہے خالص ذات باریتعالی کا نہیں قابل صفات کا دخل نہیں اس اسم کو سواے اور کوئی اسم خالص ذات بلا صفات کے نہیں آیا ہے یہ اسم لفظ ہو ذات سے خبر دیتا ہے اس اسم کے بڑی بڑی تاثیرات ہیں منجملہ اون تاثیرات کے یہ کہ ذاکر جبکہ اس اسم کا ذکر کرتا ہے تمامی صفات ذمیمہ اور خبیثہ اوس سے منتفی ہو جاتے ہیں حتی کہ وجود سالک بھی فنا ہو جاتا ہے اور سواے ذات اور ہستی حق تعالی کے کوئی باقی نہیں رہتا ہے اسیواسطے اسکو اسم جلالی کہتے ہیں جبکہ اسم ہو میں بڑی بڑی تاثیرات اور فوائد ہیں اکثر صوفیہ اسکو پوشیدہ رکھتے ہیں اور اس اسم کا ذکر سلطان الاذکار ہے اور اختتام ذکر سالک کا اسی اسم پر ہے (ہر شئے مظہر اسم اللہ و اسم محمد) یہ ایک مسئلہ ہے مسائل مشہورہ میں سے حضرات صوفیہ کرام کے وہ یہ ہے کہ وجود ہر شئے کا وجود حق تعالی سے ہے اور وجود عین ذات حق تعالی کا ہے اور ذات مجمع الصفات والکمالات کا نام اللہ ہے پس ہر شئے اللہ کے وجود سے موجود ہے اور جس ذات کا نام اللہ ہے اوسکو ساتھ حقیقت محمدی کی تعبیر کرتے ہیں جسکو احمد بھی کہتے ہیں کیونکہ محمد کے معنی حمد کیا ہوا ساتھ صفات کمال کے ہیں پس اللہ عین محمد اور محمد عین اللہ کے ہیں اسی وجہ سے ہر شئے حقیقت محمدی سے ظہور پائی ہے پس اسی وجہ سے ہر شئے مظہر اللہ تعالی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی (ہست نیست نما) یہ عبارت ہے وجود مطلق اور موجود حقیقی سے کہ ہمیشہ موجود ہے باعتبار تنزیہ کے کسی نظر میں نہیں آتا ہے کیونکہ ذات بحت کا دیکھنا بغیر حجابات اسما و صفات کے محال ہے اسلیے کہ ذات بحت منزہ

۱۳۵

کہ لکل شئ قلب و قلب القرآن یٰسٓ اور یہ سورہ شریف قرآن کا ہے اسکے قاری کو ثواب کثیر حاصل ہوتا ہے بعض مفسرین لکھتے ہین کہ یٰسٓ مخفف انیسین کا ہے کہ تصغیر انسان کی ہے مراد اوس سے ترحم اور تعظیم ہے بعض صوفیہ کہتے ہین کہ یہ ایک اسم ہے اسماءمین سے حضرت سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض کے نزدیک مراد اوس سے (یا انسان) ہے یہ خطاب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلیے کہ جمیع صفات کمالیہ انسانیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ثابت ہین اور ہوسکتا ہے کہ مراد اوس سے (یا سید) ہو یعنے یا سید البشر جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے انا سید ولد آدم (یلچی) ترکی زبان مین راہ کو اور چی دارندہ کو کہتے ہین اور معنی ترکیبی اوسکے راہ بر اور قاصد کے ہین اور اصطلاح مین خواطر کو کہتے ہین کہ ایک راہبر اور قاصد ہے کہ ہر آن مین سالک کے دل پر آتا ہے اور سالک کی راہبری کرتا ہے اور مرشد کامل کو بھی کہتے ہین (یاد) لغت مین ضد فراموشی کو کہتے ہین اور اصطلاح مین غیر حق کو فراموش کرنا اور بحر مواج ذکر حق جل وعلی مین مستغرق ہونا اور اپنی خودی کو نیست ونابود کرنا اور اسم کے یاد سے مسمی مین پہنچنے اور اوسمین گم ہونیکو کہتے ہین (الیاقوتۃ الحمراء) مراد اوس سے نفس کلی ہے بسبب ممتزج ہونے نوریت کے ساتھ ظلمت جسم کے بخلاف عقل کلی کے جو مجرد ہے جسم سے کہ تعبیر کیجاتی ہے اوس سے ساتھ درۃ بیضا کے (یدان) مراد اوس سے وہ اسماءہین جو باہم مقابل ہین جیسے کہ اسماءجلالی اور جمالی ہین کالجمیل والجلیل واللطیف والقہار والنافع والضار وغیرہ اور جیسے کہ فاعلیۃ اور قابلیۃ ہے کالواجب والممکن اسی واسطے بعض بزرگ فقط حضرت وجوب اور امکان مراد لیتے ہین اور حق یہ ہے کہ اسماءمتقابلہ اعم ہین (یوم الجمعۃ) مراد اوس سے وقت لقا کا ہے اور وقت وصول طرف عین جمع کے (یقین) اسکے چند مراتب ہین سابق باب العین مین تفصیل کے ساتھ مذکور ہوئے ہین (یار) اصطلاح مین تجلی صفات کو کہتے ہین فقط

بفضلہ تعالی تمام ہوا ضمیمہ مقدمہ ہذا واضح ہو کہ اس مقدمہ اور ضمیمہ مین اکثر مسائل حقائق اور اصطلاحات حضرات صوفیہ فصوص وشروح فصوص اور فتوحات مکیہ ودیگر رسائل معتبرہ سے بطریق استفادہ وحصول اذواق نہ بطریق خیانت واستراق اور جو کچھ اس ناچیز پر افاضہ ہوا ہے منضبط ہوئے ہین بعون اللہ تعالی مقدمہ ہذا مع ضمیمہ طالب صادق کے لیے بجائے شیخ کامل اور وصول الی اللہ کے لیے اصول جدید ہین الحمد للہ وحدہ والصلوۃ علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ المقیمین عہدہ اللہم انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین وکن لی کما کنت لمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک واشغلنی بجمالک واجعلنی من المخلصین او الواصلین اللہم امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین

سوانح عمری عارف رموز حقیقت و واقف غموض شریعت کاشف امور خفی وجلی مولانا شاہ محمد مبارک العلی مدظلہ الوالی مترجم شارح فصوص الحکم ومؤلف مقدمہ ہذا وغیرہا

اوپر روز مرہ اپنے معمولی ذکر و شغل و مراقبے مین مشغول رہا آخرالامر مسبب الاسباب نے یہ سبب کیا کہ بعض احباب نے کتاب فیض انتساب فصوص الحکم کو ترجمہ کرنے کے لیے پیش کیا مین نے ترجمہ شروع کیا اور موافق قواعد علم صرف و نحو کے اوسکو تمام کیا ولیکن مضمون و ماحصل کتاب جیسا کہ چاہیے نہین سمجھا اور کسی کو نہ پایا کہ حل معضلات کتاب اُس سے کرون کیونکہ فصوص کو مین نے کسی سے کبھی نہ پڑھا اور نہ کبھی اوسکو دیکھا تھا بلکہ مثل عنقا کے سنتا تھا کہ فصوص الحکم ایک کتاب ہے علم حقائق مین۔ لہذا جناب باریتعالی کی طرف التجا کی اور انھین دنون مین مقدمہ فصوص کو بھی لکھتا تھا کہ اس اثنا مین حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کو اسطرح پر خواب مین دیکھا کہ یکایک خواب میں ایک میدان نظر آیا اوسمین ایک جماعت سفید پوش نمازیون کی واسطے نماز کے منتظر کھڑی ہے یہ ناچیز بھی واسطے نماز پڑھنے کے اونکے پاس حاضر ہوا اونھون نے بالاتفاق اس ناچیز کو واسطے نماز پڑھانے کے مقدم کیا بعد فراغت نماز کے منجملہ اونکے ایک شخص نے امرود لاکر سبکو ایک ایک امرود تقسیم کیا چنانچہ اوسمین سے میرے حصے مین بھی ایک امرود پونچا بعد اوسکے مین اوس میدان سے شمال کی طرف قدرے مائل بطرف مشرق کے روانہ ہوا۔ تھوڑی دُور گیا تھا کہ ایک مسجد نظر آئی چونکہ مجھکو اوسوقت استنجے کی حاجت تھی اور مسجد کے روبرو ایک بیت الخلا بھی تھا اور ما بین مسجد اور بیت الخلا کے راستہ آمد و رفت کا تھا مین نے استنجا و طہارت سے فارغ ہوکر لوگون سے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اور کہان سے آتے ہو۔ اونھون نے کہا کہ اس مسجد کو شمال مین ایک بزرگ کا مزار ہے ہم تبرکا خاک مزار شریف کی لاتے ہین۔ مین نے دلمین کہا کہ اس تبرک سے مین کیون محروم رہون مین نے بھی جاکر دیکھا کہ فی الحقیقت بیچ مزار مین ریتے کے مزار سے تبرک سمجھکر خاک مزار کی لوگ لیجاتے ہین اسی طرح مین نے بھی داہنا ہاتھ اوس تربت پر رکھا اور چاہا کہ اوس سے ایک مشت خاک متبرک اوٹھاؤن نہ اوٹھا سکا بلکہ جب مٹھی مین خاک لیکر ہاتھ اوٹھانیکا قصد کرتا تھا تو ہاتھ جدا ہوتا تھا اور مزار پر بعینہٖ رہتا تھا پھر کیا دیکھتا ہون کہ تربت شریف شق ہوگئی اور ایک بزرگ سفید پوش برآمد ہوکر میرے روبرو کھڑے ہوے اور گفتگو حقائق آمیز شروع کی مین نے طرز کلام سے پہچانا کہ یہ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ ہین۔ مین نے عرض کیا کہ آپ جیسے شیخ تھے امام الموحدین اور پیشواے راہ دین تھے اور کشف و کرامت بیشمار رکھتے تھے بعد وصال کے کشوفات اور زیادہ ہوگئی ہین اسواسطے میری ایک عرض ہے ارشاد فرمایئے کہ کونسا کام ایسا ہے کہ جس سے حق تعالی راضی اور خوشنود ہو۔ حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ سماعت فرماکر مراقب ہوے اور کچھ جواب ندیا۔ پھر التماس کیا۔ ساکت رہے۔ تیسرے مرتبہ عرض کرنے پر سر مبارک اوٹھاکر فرمایا کہ تم کتاب دیکھا کرو۔ اس اثنا مین مین بیدار ہوگیا۔ حضرت سے کتاب کے نام پوچھنے کی نوبت نہ آئی بعد اوسکے تعبیر اوسکی مین نے یہ کی کہ وہ کتاب فصوص الحکم اور مقدمہ ہذا ہے۔ کیونکہ اونھین دنون مین فصوص الحکم ہی میرے مطالعہ مین تھی اور مقدمہ بھی لکھ رہا تھا۔ یہ خواب ایسا مبارک ہوا کہ بدون تعلیم و تعلم کسی کے حسب معنی کلمہ طیبہ کے جو مندرجہ چھٹی تنبیہ مقدمہ کے ہین معنی بمعنی اور درجہ بدرجہ ترقی پذیر ہوکر خود بخود ایک ایک کیفیت اور حالت ذوقی پیدا ہوتی گئی حتی کہ بفضلہ تعالی مقام حیرت تک پونچا اور اوسوقت سے حق تعالی نے فضل فرمایا۔ اور معضلات فصوص حل ہوگئے اور شرح اور مقدمہ اوسکا تمام ہوا۔ شکر خداوند تعالی کا ہے کہ مجھ ایسے ناچیز کی مطلب برآری کے لیے اتنے بڑے شیخ جلیل القدر کی روح پاک کو ذریعہ گردانا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ آغاز طالب العلمی میں تخمیناً ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری دیا کچھ کم و زائد ہوگا تاریخ ماہ و سن خوب یاد نہین اوسوقت مجھکو فقط شوق

اور اوسکو ہمراہ لیکر حج کرونگی - پس واسطے ادائے نذر کے والدۂ مرحومہ کے ساتھ حج کرنیکا اتفاق ہوا -
والدۂ مرحومہ یہ بھی فرماتی تھین کہ ولادت اس ناچیز کی یوم جمعہ وقت عین زوال آفتاب کے ہوئی ہے -
اور منجملۂ اونھین انعامات کے یہ ہے - کہ تخمیناً ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری مین یا اس سے اور کچھ کم
و زائد ہوا اوسوقت سال و ماہ و یوم بخوبی یاد نہین سکونت میری محلۂ امین باغ قریب بادشاہی عاشور خانہ
کلان من محلاّت حیدرآباد دکن مین تھی رات کے وقت خواب مین دیکھا کہ مین جو راہ ہے کہ بجانب
جنوب حوض امین باغ کے واقع ہے مغرب کی طرف جاتا ہون اور عاشور خانۂ خرد تک کہ اوس جگہ
واقع ہے پہونچا اور دیکھا کہ مغرب کے جانب سے اوس جو راہ ہے کیطرف یعنے مشرق کیطرف ایک جم غفیر آستی
سے آ رہا ہے اور اونکے پیشوا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور لوگ کہ رہے ہین کہ حضرت
خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہین جب یہ ناچیز روبرو حضرتؐ کے پہونچا اور حضرتؐ کی ملازمت سے مشرف
ہوا تو حضرتؐ نے میرا بایان ہاتھ پکڑ لیا کیونکہ مین حضرتؐ کے داہنے جانب تھا اور مجھکو جو راہ ہے کے طرف یعنی
مشرق کی طرف اپنے ہمراہ لے چلے تو مین با آواز بلند اوسوقت مارے خوشی کے لوگون کو آگاہ کرتا تھا
اور کہتا تھا کہ اے مسلمانو - یہ وقت غنیمت ہے - آؤ - اور صحابۂ کرام مین داخل ہوجاؤ - یہانتک کہ ایک
باغ کے دیوار کے قریب پہونچے تو مین نے دیکھا کہ اوس باغ کے اندر ایک حوض ہے کہ پانی اور مچھلیون سے
لبالب ہے اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اس حوض کو مین نے تجھے
بخشا اور تو اسکو لے لے اوسوقت مین خواب سے بیدار ہوگیا - اور منجملۂ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ - بتاریخ
تیرہ جمادی الآخری ۱۳۰۵ھ تیرہ سو پانچ ہجری یوم پنجشنبہ نو بجے دن کو خواب دیکھا سبب اوسکا یہ ہے کہ اس
شب کو واسطے صوم ایام بیض کے سحری کھانے کا ارادہ تھا - لیکن بوجہ شدت و غلبۂ زکام و اعضاشکنی و بخار
و درد کمر کے مجھکو بہت کرب اور اضطراب تھا اسی سبب سے روزہ رکھنے اور سحری کھانیکا اتفاق نہوا اور مطلقاً
نیند نہ آئی لہذا بعد نو بجے دن کے نیند کا غلبہ ہوا - دیکھتا کیا ہون کہ مین مدینۂ منورہ مین ہون ایک جنازہ روضۂ
مبارک مین حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ دفن کرنیکو لائے ہین اور اوس جماعت مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دیکھا اوسوقت مین نے کہا کہ کیا مبارک جنازہ ہے کہ روضۂ مبارک مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کر رہے ہین لوگون نے کہا کہ یہ جنازہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے -
پھر تھوڑی دیر کے بعد مین نے اپنے تئین دیکھا کہ کعبۂ شریف کے اندر ہون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بھی بیت اللہ شریف کے اندر رونق افروز ہین اور روئے مبارک مشرق کیطرف اور پشت مبارک
اندرون بیت اللہ شریف کے دیوار غربی پر تکیہ لگا کر قریب اوس رکن کے جو ما بین دیوار شمالی اور مغربی کے
واقع ہے تشریف رکھتے ہین اور مین بار بار روئے مبارک پر نظر کرتا تھا اور بیت اللہ شریف کے باہر جاتا
تھا پھر اندرون بیت اللہ شریف کے آکر روئے مبارک کو نظر کرتا تھا - اس اثنا مین میرے دل مین آیا کہ یہ وقت
غنیمت ہے حضرتؐ کی خدمت مین عرض معروض کرنا چاہیے - پس مین نے اپنے دونون ہاتھون سے دونون
قدم مبارک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکڑے اور بوسہ دیکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری کمال
آرزو ہے کہ مین جنت مین آپکے ساتھ رہون اور مکرر عرض کیا ارشاد فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا اوسوقت ایک
لڑکی خردسال میرے داہنے طرف اندر بیت اللہ شریف کے کھڑی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے استفسار

کہ اسوقت باتین لیکن آخر کلام میرا یہ تھا کہ بعد خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے آپکا مرتبہ بہت بڑا ہے اور حضرت موسی علیہ السلام نے بھی اس ناچیز کے نسبت بہت باتین کہین کہ مجھکو وہ بھی یاد نہ رہین اور آخر کلام حضرت موسی علیہ السلام کا یہ تھا کہ خاتمہ تیرا بالخیر ہوگا اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے - کہ بتاریخ دوسری شہر جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری یوم چہارشنبہ کو بعد دو بجنے شب کے خواب دیکھا کہ ایک باغ مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تشریف رکھتے ہین پھر حضرت باغ سے واسطے ادائے نماز کے جانب شرق باغ کے باہر تشریف لائے اور دیوار کے بازو مین کھڑے رہے اور روئے مبارک شمال کیطرف اور یہ ناچیز حضرت کے داہنی جانب حضرت کی طرف ہوکر کھڑا ہوا یعنی مین مغرب کیطرف قدرے مائل بطرف شمال کے داہنی جانب حضرت کے کھڑا ہوا اوسوقت ایک تھان کپڑا میرا پشمین یا الپاکا سفید رنگ کا میرے بائین جانب دھرا ہوا تھا حضرت نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ کپڑا اپنا مجھکو دیدے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کپڑا تو کیا ہے میں اور میرے ماں باپ بھی آپ پر تصدق ہین آپ لیجیے پس مین بیدار ہوگیا - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ ستائیسویں رجب سنہ ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری کو بعد دو بجنے شب معراج کے خواب دیکھا کہ مین سفر مین ہون اور سیر کر رہا ہون یکایک بہت سے مکانات نظر آئے او رمیانہ مین کچھ میدان نظر آیا او سمین ایک مکان بھی دیکھا او سکے روبرو لوگ جمع تھے اونھون نے مجھسے کہا کہ یہ تو کعبہ شریف ہے آپ خلاف قاعدہ شرعیہ کیسے آئے یہ سنتے ہی ہم سب ملکر بیت اللہ شریف کیطرف متوجہ ہوئے یعنی حجر اسود کیطرف اور سب نے متفق ہوکر اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ چار مرتبہ کہا اور تمام ارکان طواف وغیرہ کے بجالانے کا اتفاق ہوا - پھر مین نے دیکھا کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وقت مین جو آیات قرآنیہ نازل ہوتی تھین اور اصحاب کرام او نکو ہڈیون اور ٹھیکریون اور کاغذ وغیرہ مین لکھکر رکھتے تھے نظر آئین جیسے کہ پرانی قدیم کوئی چیز لکھی ہوئی ہوتی ہے ویسی ہی تھین مین نے او مین سے بتبرک کچھ کھا لیا پھر وہان سے اپنے گھر کیطرف روانہ ہوا اتنے مین بیدار ہوگیا غالبًا سبب اسکا یہ ہے کہ ہمیشہ میری عادت ہے کہ کوئی اسماء اللہ مین سے ویا اسماء بزرگون سے ویا پارۂ آیات قرآنیہ مین سے پڑا ہوا دیکھا اور موقع کہین رکھنے کا بھی نہوا تو مین اوسکو تبرکًا کھا لیتا ہون - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ چوتھی رمضان سنہ ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری سہ شنبہ کی رات کو بعد نماز تہجد اور سحری کھانے کے بوجہ حرارت کے زیر سمائیٹ گیا او رسونے کے وقت آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ سے آخر رکوع تک کہ سورۂ آل عمران مین واقع ہے پڑھی اور اوسکے حسب مضمون کے تفکر کیا اور جب نیند کا غلبہ ہوا سو گیا تو یکایک ایک صورت انسانی باریش وبروت ظاہر ہوئی تو فورًا مین نے پہچانا کہ یہ صورت تجلی خداوندی ہے معانقہ کیا اور آغوش مین لیا اور بایکدیگر تعشق اور دلداری کی اوس سرا و ربھید کے ساتھ کہ یہ ناچیز تعلق رکھتا ہے اور اوس حالت مین خواب سے بیدار ہوا اور مصدق اس خواب کا حدیث امرد اور حدیث تحول ہے - اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ چھبیس ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری کو وقت مین آخر شب کے خواب دیکھا کہ مین یکایک حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین پہنچا اوسوقت میرے دل مین آیا کہ ایسی چند چیزونکا امور حقائق سے استفسار کرون کہ بغیر صاحب کرامت ہونے کے ان چیزونکا جواب کسی سے ادا نہین ہوسکتا ہے چنانچہ حضرت شیخ سے اون چیزون مین سے تین امر کا استفسار کیا اور حضرت شیخ نے جواب باصواب ادا فرمایا اور شبہہ میرا دفع ہوگیا حضرت شیخ کے ساتھ اور میرا اعتقاد زیادہ ہوگیا اور جواب ان تینون امور کا بغیر اعلام حق تعالی کے ممکن نہ تھا اور اون سوالات اور

ہین مین اونکے درمیان مودب اور مراقب ہوکر جا بیٹھا رخ میرا مغرب کے طرف تھا اور میرے داہنے اور بائین وہ لوگ بیٹھے ہوے تھے اون لوگون نے بالاتفاق کہا کہ ہمنے تمکو سرداری عطا کی مین نے اپنے دل مین کہا کہ تمھاری سرداری مجھکو نہین چاہیے میرے لیے میرا پروردگار بس ہے۔ سبب اس خواب کا یہ تھا کہ اس خواب کے چند روز آگے سے مجھکو قبض تھا اور اوس سے طبیعت مین ایک انقباض اور اضطراب تھا اور دل مین یہی کہتا تھا کہ میرا رب بہت جلیل القدر اور صاحب عظمت وکبریا اور رفیع الدرجات وذوالعرش ہے اگر مین ابداً لآباد تک اوسکے در پر حاضر رہون اور گریہ وزاری کرون اور وہ اس ناچیز کے طرف ملتفت نہو تو بیجا ہے اس تصور کے ساتھ بعد ادائے نماز عشا کے سو گیا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ آٹھیسوین جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری کو شب یکشنبہ تہجد کیوقت حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا مجھکو دیکھکر تبسم فرمایا اور کچھ ارشاد نفرمایا اور نہ کچھ گفتگو ہوئی سابق کے خواب مین کلمہ طیبہ ارشاد ہوا تھا وجہ رویت یہ ہوئی کہ عشا کی نماز مین حق سبحانہ وتعالی سے واسطے رویت حضرت خضر علیہ السلام کے استدعا کی تھی۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ بیسوین رجب سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری بعد دو بجے شب چہارشنبے کو خواب دیکھا کہ مین مکہ معظمہ مین ہون اور نمازی لوگ منتظر نماز کے ہین اور مین باوضو ہون اوسوقت ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ظہر کا اول وقت ہے نمازیون نے مجھسے کہا کہ چلو نماز پڑھین مین نے کہا کہ مین اول سنت پڑھلون بعد اوسکے فرض پڑھونگا جماعت کے لوگون نے میرے واسطے توقف کیا جب مین نماز مین کھڑا ہوا مجھپر رقت اور وجد عظیم طاری ہوا اس اثنا مین مین بیدار ہو گیا سبب اس خواب کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اوقات عصر کی سنت کے لیے جماعت کے وقت بخوف فوت سنت عصر لوگون سے یہی کہتا ہون کہ مین آگے سنت پڑھلون پھر فرض پڑھونگا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ بتاریخ اونتیس شوال سنہ ۱۳۱۰ تیرہ سو دس ہجری شب سہ شنبہ دو بجے رات کو خواب دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے اور چند اطفال اوس بارش مین نماز پڑھ رہے ہین اوسوقت ایک شخص میرے روبرو ایک فتوی لایا اور اوسکو پڑھا تو اوسمین لکھا ہے کہ جو شخص سب شیخین اور ختنین کا کرے گا تو اوسکی سزا یہ ہے کہ اوس شخص کو دیگ مسی مین رکھا جاوے اور اوسکے نیچے آنچ دیجاوے اسمین مین ایک دروازہ نظر آیا اور روبرو دروازے کے چند آدمی جمع تھے اور کہتے تھے کہ یہ دروازہ جنت کا ہے اور جو شخص حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے محبت رکھیگا اس دروازے سے داخل ہو سکیگا۔ یہ سنتے ہی یہ ناچیز اوس دروازے سے داخل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بھی اوس دروازے کے اندر سے باہر تشریف لا رہے تھے اوسوقت حضرت سے باہم ملاقات ہوئی اور کشف کے ساتھ معانقہ ہوا اور کچھ گفتگو نہین ہوئی اسحالت مین ناچیز بیدار ہو گیا۔ لیکن مجھکو یہ خیال نہ رہا کہ وہ دروازہ کسی باغ کا تھا یا کسی مکان کا سبب اس خواب کا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو تین روز سے خیال میرا یہ تھا کہ عرصہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی رویت سے مشرف نہین ہوا شاید بندے سے کچھ قصور سرزد ہوا ہوگا۔ اور منجملہ اونھین انعامات کے یہ ہے کہ حق جل شانہ نے عین فضل اور قہر محل سے جو مفضی الی الکفر والالحاد ہو اس ناچیز کو بچایا اور صاحب ترتیب رکھا اور علوم ظاہری وباطنی اور اپنی معرفت اور کمال سے سرفراز اور اپنے دیدار سے مشرف فرمایا اگرچہ حجابات تجلیات کی آڑ مین

تقریظ قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین
مولانا حکیم محمد حسن صاحب امروہوی
مدرس مدرسہ اجمیر شریف

مین تالیعت کی

الحمد للہ والمنۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبوۃ وعلی آلہ واصحابہ ذی المجد والعتق

اما بعد واضح ہو کہ اس آخری زمانے مین کہ علم کا آفتاب معرض زوال مین آگیا ہے اور بے قدری وجہالت آفاق دنیا مین عام ہوگئی ہے - سارا عالم ظلمت کی گھٹاؤن مین گھر گیا ہے - بالخصوص تصوف کے واقفین کا نام مفقود ہے - جس طرف نظر اوٹھا کر دیکھا جاوے تو بدنام کنندہ نکونامی چند پیش ہوئی جاتی ہین اور جدھر عنان توجہ منعطف کی جاوے تو جہلا سے ہی کفول نظر آتے ہین - یہ تو سب کچھ ہے ع تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد + کا مصداق بھی تو ہونا چاہیے - گو کیسا ہی عالم پر پردۂ ظلمت پڑجاوے لیکن ایسے لوگ تو ہر وقت مین رہا کرتے ہین اور عالم کبھی ایسے لوگون سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ جنکی وجہ سے قیام اور نظام بنی آدم رہتا ہے - وہی نزول مراحم خداوند تعالیٰ کی موجب ہوتے ہین - چنانچہ مجھکو جب حیدرآباد دکن آنے کا اتفاق ہوا تو ایک ایسے صاحب سے ملا گویا اپنے وقت کے یگانہ تھے جامع فروع واصول حاوی معقول ومنقول - میدان تصوف کے دُریگانہ عالم زمانہ واقف رموز خداداد الٰہی مورد مراحم سبحانی عالم باعمل فاضل عدیم البدل وحید العصر فرید الدہر حقائق آگاہ مقبول ومقتدائے اہل اللہ سالک مسالک طریقت ناسک مناسک شریعت ودانائے اسرار الٰہی شناور دریائے خفی وجلی حضرت مولانا **محمد مبارک العلی** صاحب جو فن تصوف مین خود ہی اپنی نظیر ہین - اور اس شعر مشہور کے کہ نکو کتاب مستور ہی ندارد + چو دربندی سراز روزن برآرد + کے مطابق اونکے دل نادر الوجود مضامین پوشیدگی پر کب راضی ہوسکتے تھے - لہذا صوفیان صافی منش کو بے غایت خوشخبری ومژدۂ لاانتہا ہی ہو کہ مولانا صاحب موصوف نے کتاب مستطاب فصوص الحکم مصنفہ امام المحققین سلطان العارفین شیخ الشیوخ حضرت **محیی الدین بن العربی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی ایک شرح اور مقدمہ لکھا ہے سبحان اللہ کچھ عجب شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے کہ چشم زمانہ اوسکی عالی مضامین کے پاس نہین گذری اوسکے مضامین خورشید ہوا ور فرید ہین - مگر اوسکے لائق اور منتخب مضامین کچھ ایسے آسان نہین ہین کہ ہر فرد بشر اوسکے وسیع معانی تیز الفور عبور کرسکے ہان اونکے سمجھنے کے واسطے عقل فہیم وطبع مستقیم درکار ہے کچھ عجب دلچسپ شرح اور مقدمہ ہے کہ خود بخود مطالب کے فوارے ہر ہر طرف سے جاری ہوتے جاتے ہین اور کچھ سخت تعجب انگیز تحقیقات کی گئی ہے کہ ہر حرف اوسکا معانی کا بحر زخار ہے اور ہر معنی حقیقت کا دریائے ناپیدا کنار ہے - اور سچ تو یہ ہے کہ مولانا صاحب نے پوری طرح سے تمام اون نکات کو حل کیا ہے جو بڑے بڑے متقدمین کی سمجھ کے قریب بھی نگذرے ہونگے انکی تدقیق وتلاش مین جسقدر کاوش ہوئی ہے وہ مصنف کا ہی حصہ ہے خدا جانتا ہے کہ کسقدر محنت شاقہ سے اسکا اجتماع کیا ہے سہ ہر نقطہ بمعنی ست چہار دش + ہر فقرہ نشانۂ ست یم آغوش + الحق جو مضامین اس نادر الوجود شرح اور مقدمہ

سالک کے کبریت احمر ہے فقط

حررہ العبد المشتاق الی رحمۃ ربہ الہادی محمد عبدالحق العمری الخیرآبادی عاملہ اللہ بفضلہ الہادی من الغواقبہ الہادی

خاتمۃ الطبع

حمد بے حد سزاوار بارگاہ منعم حقیقی ہے جسنے انسان کو واسطے اپنی معرفت و عبادت کے پیدا کیا۔ بلکہ کل عالم کو اپنی اظہار قدرت و صنعت کے لیے پیدا کیا۔ جل جلالہ و عم نوالہ۔ اور صلوٰۃ و سلام لاتعداد اوسکے رسول مقبول سید ولد آدم شفیع امم فخر عالم سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر لائق ہے جنھون نے ظلمات کفر و شرک و بدعات سے ہمکو چھڑایا۔ اور راستہ وصول الی اللہ کا سکھایا علم ظاہری و باطنی کو تعلیم فرمایا۔ طریقہ شریعت و حقیقت کا بتایا اللہم صل وسلم علیہ کما ہو اہلہ و علی آلہ الکرام دعاۃ الانام الی الاسلام و علی اصحابہ العظام ہداۃ الخلق الی دار السلام علی الدوام الی یوم القیام **اما بعد** یہ خزینۂ دُرر حقیقت اور گنجینۂ جواہر زواہر معرفت یعنی **مقدمہ شرح فصوص الحکم** بیان تحقیق وحدت وجود و وحدت شہود اور حقائق اشیا و اذکار و طرق سلسلۂ عالیۂ اولیا مین مع ضمیمۂ عظیمہ اصطلاحات صوفیہ کرام و اولیاے عظام اور ترجمۂ حال و سوانح عمری مؤلف علام مین تالیف لطیف و تصنیف شریف عالم علام و عارف والا مقام جنکا کمال ظاہری و باطنی ملاحظہ اس مقدمہ اور سوانح عمری سے ظاہر ہے عاجز اوسکی تشریح سے قاصر ہے والا مناقب عالیجناب مولانا شاہ سید **محمد مبارک العلی صاحب** دام فیضہ الجلی والخفی حسب فرمایش و تصحیح مؤلف بمقام **مطبع احمدی** واقع کانپور برادرم معظم مکرم و مخدوم حاجی شیخ **محمد یعقوب صاحب** سلمہ اللہ الواہب مین ماہ رمضان مبارک سنہ ۱۳۱۱ تیرہ سو گیارہ ہجریہ کو باہتمام احقر الانام عاجز بیجد **محمد عبدالصمد** رحمہ اللہ الاحد حلیۂ تصحیح و تنقیح سے آراستہ و زیور طبع سے پیراستہ ہو خدا یا کراسے مقبول عالم بحق سید اولاد آدم

قطعۂ تاریخ طبع نتیجۂ طبع ابلہ محمد عبدالصمد عفی عنہ

عارف و ہادی براہِ مستقیم
صاحبِ علم و کمالاتِ عظیم

نامِ پاکش شد مبارک باعلے
رائپوری صاحبِ خلقِ کریم

ترجمہ کردہ فصوصِ شیخ را
ہم نمودہ شرح اسرارِ فخیم

چون بحکمش طبع شد این نسخہ
بعدِ تصحیح مترجم اے ندیم

سالِ طبعش شد رقم بی روی بیم
مخزنِ اسرارِ اللہ حلیم

۱۳۱۱ھ

نحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون

هو ان اشذی من الفضائل والمکارم تدبیج هذا الکتاب بالحکم المبشرین ختام الرسل المبعوث الی العرب والعجم الشیخ الاکبر العالم الاعلم
الکامل المکمل الاکرم الامام الاعرف الاعظم سیدنا ابی عبدالله محمد محی الدین بن علی العربی الحاتمی

فصوص الحکم

سنہ ۱۳

المترجم بالترجمة السّنیّة الموسوم باسم

کنوز اسرار القدم

مع المقدمة المشتملة علی التحقیقات ... والتدقیقات الغریبة التی الفها المحقق العارف العالم ... والرفیق الکامل
الفاضل اللوذعی ... مولانا الحافظ محمد عبدالغفار ...

فی المطبع الاحمدی الواقع فی بلدة الکانفور

بسم الله الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اس صاحب رحمت امتنانی و صاحب رحمت وجوبی کے

الحمد لله منزل الحکم علی قلوب الکلم

سب تعریف ثابت ہو واسطے اللہ کے کہ اتارنیوالا حکمتوں کا ہے اوپر دلوں انبیا کے

باحدیة الطریق الامم من المقام

بسبب متحد ہونے راہ سیدھی کے مقام

الاقدم وان اختلفت الملل والنحل

احدیت ذاتیہ سے اگرچہ مختلف ہوئیں ملتیں اور مذاہب بسبب

لاختلاف الامم وصلی الله علی

اختلاف امتوں کے اور رحمت کاملہ بھیجے اللہ تعالی اوپر

مُمِدِّ الهِمَمِ مِن خزائنِ الجودِ والكرمِ بالقيلِ الأقومِ محمّدٍ

مدد کرنے والے ہمتوں کے خزانوں بخشش اور مہربانی سے ساتھ قول صادق کے کہ وہ محمد ہین

وآلِهِ وصحبِهِ وسلّم أمّا بعدُ فإنّي رأيتُ رسولَ اللهِ صلّى

اور اوپر آل اونکے کے اور اصحاب اونکے کے اور سلام بھیجے لیکن بعد حمد و صلوة کے پس تحقیق دیکھا مینے رسول اللہ صلی

اللهُ عليهِ وسلّمَ في مُبشِّرةٍ أُرِيتُها في العشرِ الآخرِ من محرّمٍ

اللہ علیہ وسلم کو بیچ خواب کہ دکھلایا گیا مین وہ خواب بیچ عشرہ اخیر ماہ محرم کے

سنةَ سبعٍ وعشرينَ وستّمائةٍ بمحروسةِ دمشقَ

۶۲۷ھ چھ سو ستائیس ہجری مین بیچ شہر دمشق کہ اوس حالمین

بيدِهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ كتابٌ فقالَ لي هذا كتابُ

کہ ہاتھ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کتاب تھی پس فرمایا آنحضرتؐ نے واسطے میرے کہ یہ کتاب

فصوصِ الحِكَمِ خُذْهُ واخرُجْ بِهِ إلى النّاسِ ينتفعونَ

فصوص الحکم ہے تو اسکو اور ظاہر کر تو اسکو اوپر لوگونکے کہ فائدہ لیوین وہ

بِهِ فقلتُ السّمعُ والطّاعةُ للهِ ولرسولِهِ ولأولي

اس سے پس عرض کیا مینے کہ سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے واسطے اللہ تعالی اور واسطے رسول اونکے کے اور واسطے اصحاب

الأمرِ منّا كما أُمِرْنا بِهِ فحقّقتُ الأُمنيّةَ وأخلصتُ

حکومت ہمارے کے جیسے کہ حکم کیے گئے ہم ساتھ اوسکے پس ظاہر کیا مینے رسول علیہ السلام کی مراد کو اور خالص کیا مینے

النّيّةَ وجرّدتُ القصدَ والهِمّةَ لإبرازِ هذا

اپنی نیت کو اور پاک کیا مینے اپنے قصد اور ہمت کو اغراض نفسانی سے واسطے ظاہر کرنے اس

الكتابِ كما حدّهُ لي رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ

کتاب کے جیسے کہ حد مقرر کی تھی واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَلَا نُقْصَانٍ وَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِيهِ وَفِي جَمِيعِ

بغیر زیادتی اور کمی کے اور دعا کی مینے اللہ تعالے سے یہ کہ گردانے وہ مجکو بیچ اظہار کتاب کے اور بیچ تمامے

أَحْوَالِي مِنْ عِبَادِهِ الَّذِينَ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَأَنْ يَخُصَّنِي

احوال میرے کے اون بندون اپنے سے کہ نہین ہے واسطے شیطان کے اوپر اون کے غلبہ اور یہ کہ خاص کرے وہ مجکو

فِي جَمِيعِ مَا يَرْقُمُهُ بَنَانِي وَيَنْطِقُ بِهِ لِسَانِي وَيَنْطَوِي عَلَيْهِ جَنَانِي بِالْإِلْقَاءِ

بیچ تمامی اون چیزون کے کہ لکھتے ہین اونکو انگلیان میری اور گویا ہے ساتھہ اوسکے زبان میری اور شامل ہے اوسکو دل میرا ساتھ القا

السُّبُّوحِيِّ وَالنَّفْثِ الرُّوحِيِّ فِي الرُّوعِ النَّفْسِيِّ بِالتَّأْيِيدِ الْاِعْتِصَامِيِّ

رحمانی اور افاضہ فرشتے کے بیچ اوس خانہ دل کے جو متصل نفس منطبعہ کے ہے ساتھہ تائید حفظ الٰہی کے

حَتّٰى أَكُونَ مُتَرْجِمًا لَا مُتَحَكِّمًا لِيَتَحَقَّقَ مَنْ يَقِفُ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ اللّٰهِ أَصْحَابِ

تاکہ ہوون مین ترجمہ کرنیوالا نہ حکم کرنے والا مصرف نفسانی سے تاکہ یقین کرے وہ شخص کہ واقف ہووے وہ اوپر اوسکے اہل اللہ اصحاب

الْقُلُوبِ أَنَّهُ مِنْ مَقَامِ التَّقْدِيسِ الْمُنَزَّهِ عَنِ الْأَغْرَاضِ النَّفْسِيَّةِ

دل سے اسبات کو کہ تحقیق یہ کتاب مقام احدیۃ ذاتیہ سے ہے جو پاک ہے وہ مقام اغراض نفسانی سے

الَّتِي يَدْخُلُهَا التَّلْبِيسُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ تَعَالٰى لَمَّا سَمِعَ دُعَائِي

کہ داخل ہوتا ہے اون اغراض مین مکر اور فریب اور مین امید کرتا ہون اسبات کی کہ حق تعالی جب سنے دعا میری

قَدْ أَجَابَ نِدَائِي فَمَا أُلْقِي إِلَّا مَا يُلْقٰى إِلَيَّ وَلَا أُنْزِلُ فِي هٰذَا الْمَسْطُورِ إِلَّا مَا

قبول کرے ندا میری پس نہین افاضہ کرتا ہون مین کوئی چیز مگر جو کچھہ کہ افاضہ کی گئی وہ طرف میری اور نہین لاتا ہون مین بیچ اس کتاب کے کچھہ مگر جو کچھہ

يُنَزَّلُ بِهِ عَلَيَّ وَلَسْتُ بِنَبِيٍّ وَلَا رَسُولٍ وَلٰكِنِّي وَارِثٌ وَلِآخِرَتِي حَارِثٌ

کہ اوتارا گیا وہ اوپر میری اور نہین ہون مین نبی اور نہ رسول ولیکن ہون مین وارث اور واسطے آخرت اپنی کے کھیتی کرنیوالا

شعر	فَمِنَ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا	وَإِلَى اللّٰهِ فَارْجِعُوا
	پس اللہ ہی سے سنو تم	اور طرف اللہ ہی کی رجوع کرو تم
فَإِذَا مَا سَمِعْتُمُوا	مَا أَتَيْتُ بِهِ فَعُوا	ثُمَّ بِالْفَهْمِ فَصِّلُوا
پس جب سن لیا تمنے	جو کچھہ کہ لایا مین اوسکو پس یاد رکھو	پھر سمجھکر تفصیل کرو
مُجْمَلَ الْقَوْلِ وَاجْمَعُوا	ثُمَّ مُنُّوا بِهِ عَلٰى	طَالِبِيهِ لَا تَمْنَعُوا
مجمل قول کے اور جمع کرو	پھر احسان کرو اوس کتاب سے اوپر	طلب کرنیوالے اوسکے کے اور نہ منع کرو
هٰذِهِ الرَّحْمَةَ الَّتِي	وَسِعَتْكُمْ فَوَسِّعُوا	وَمِنَ اللّٰهِ أَرْجُو
اس رحمت کو کہ	محیط ہے وہ تمکو اور پہلاؤ	اور اللہ ہی سے امید کرتا ہون مین

أَنْ أَكُونَ مِمَّنْ أُيِّدَ فَتَأَيَّدَ وَأَيَّدَ وَقُيِّدَ بِالشَّرْعِ

کرہوں میں ان لوگوں میں سے جو تائید کیے گئے ہیں پس تائید پائی اونہوں نے اور مدد کی انہوں نے اور مقید کیے گئے ساتھ شرع

الْمُحَمَّدِيِّ الْمُطَهَّرِ فَتَقَيَّدَ وَقَيَّدَ وَأَنْ يَحْشُرَنَا فِي

محمدی کے جو پاک ہے پس مقید ہوے اور مقید کیا اونہوں نے اور امید کرتا ہوں یہ کہ حشر کرے ہمکو بیچ

زُمْرَتِهِ كَمَا جَعَلَنَا مِنْ أُمَّتِهِ فَأَوَّلُ مَا أَلْقَاهُ الْمَالِكُ

گروہ انکے جیسے کہ کردیا ہم کو حق تعالی نے امت میں سے انکی پس اول اوس چیز کا کہ القا کیا اوسکو مالک نے

عَلَى الْعَبْدِ مِنْ ذَلِكَ

اوپر اس بندہ کے اون اسرار کتاب میں سے

فَصُّ حِكْمَةٍ إِلٰهِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ آدَمِيَّةٍ

فص حکمت الہیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ آدمیہ کے

لَمَّا شَاءَ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ مِنْ حَيْثُ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَى الَّتِي لَا

جب چاہا حق سبحانہ وتعالی نے باعتبار اسماے حسنی اپنے کے جو نہیں

يَبْلُغُهَا الْإِحْصَاءُ أَنْ يَرَى أَعْيَانَهَا وَإِنْ شِئْتَ قُلْتَ

پہونچتی ہے اونکو حد شمار یہ کہ دیکھے حق تعالی حقایق اسما کو اور اگر چاہے تو کہے کہ

أَنْ يَرَى عَيْنَهُ فِي كَوْنٍ جَامِعٍ يَحْصُرُ الْأَمْرَ لِكَوْنِهِ

یہ کہ دیکھے حق تعالی حقیقت اپنی بیچ ایک موجود جامع کے کہ محیط ہو وہ موجود اسرار اسما کو بہ سبب ہونے اوس موجود کے

مُتَّصِفًا بِالْوُجُودِ وَيَظْهَرَ بِهِ سِرُّهُ إِلَيْهِ فَإِنَّ رُؤْيَةَ

متصف ساتھ وجود کے اور ظاہر ہووے بسبب اوس موجود کے بھید حق کا طرف حق کے اسلیے کہ تحقیق دیکھنا

الشَّيْءِ نَفْسَهُ بِنَفْسِهِ مَا هِيَ مِثْلَ رُؤْيَتِهِ نَفْسَهُ

ایک شخص کا ذات اپنی بیچ ذات اپنی کے بذاتہ نہیں ہے وہ دیکھنا مثل دیکھنے ذات اپنی کے

فِي أَمْرٍ آخَرَ يَكُونُ لَهُ كَالْمِرْآةِ فَإِنَّهُ يَظْهَرُ لَهُ نَفْسُهُ

بیچ شے آخر کے کہ ہووے وہ شے آخر واسطے اوس شخص کے مانند آئینہ کے اسلیے کہ ظاہر ہوتی ہے واسطے اوس شخص کے ذات اپنی

اس صورت کو وہ محل یعنی وہ آئینہ عطا کرتا ہے جسمیں نظر کیجاتی ہے بغیر حاصل ہونے ... حق تعالی اپنی ذات کو اور طلب کمالات ذاتیہ کو اسکے بالاسما میں ساتھ جمیع ...

في صورة يعطيها المحل المنظور فيه مما لم يكن

بیچ ایسی ایک صورت کے جو بخشتا ہے اوس صورت کو محل منظور فیہ کو نہ

يظهر له من غير وجود هذا المحل ولا تجليه له

ظاہر ہوسکتی تھی وہ صورت واسطے اوس شخص کے بغیر وجود اس محل کے اور بغیر تجلی اوس شخص کے واسطے اس محل کے

وقد كان الحق أوجد العالم كله وجود شبح مسوّى

اور حال یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ نے پیدا کیا تھا تمام عالم کو مانند ایک وجود کالبدی کے کہ معتدل بنا ہوا تھا

لا روح فيه فكان كمرآة غير مجلوّة ومن

نہ تھی روح بیچ اوسکے پس تھا عالم مانند آئینہ بے جلا کے اور

شأن الحكم الإلهي أنه ما سوّى محلا إلا ولا بد

شان سے حکم الٰہی کے یہ ہے کہ تحقیق نہ معتدل بنایا حق تعالیٰ نے کسی محل کو مگر اوس حال میں کہ ضرور ہے

أن يقبل روحا إلهيا عبّر عنه بالنفخ فيه وما هو

یہ کہ قبول کرے وہ محل روح الٰہی کو کہ تعبیر کی گئی اوس قبول روح سے نفخ روح بیچ اوس محل کے اور نہیں ہے وہ

إلا حصول الاستعداد من تلك الصورة المسوّاة

نفخ روح کہ حاصل ہونا استعداد اور قابلیت کا ہے اوس صورت معتدل بنائی ہوئی کو

لقبول الفيض التجلي الدائم الذي لم يزل ولا يزال

واسطے قبول کرنے فیض مقدس کے جو تجلی دائمی ہے کہ ہمیشہ تھی اور ہمیشہ رہیگی

وما بقي إلا قابل والقابل لا يكون إلا من فيضه

اور نہ باقی رہی کوئی شے غیر مستعد طرف حق کے سوای ایمان ثابتہ کے اور ایمان ثابتہ نہیں حاصل ہوتے ہیں مگر فیض اقدس

الأقدس فالأمر كله منه ابتداؤه وانتهاؤه

حق تعالیٰ سے پس تمامی امور وجود عالم کے حق تعالیٰ ہی سے ہیں یعنی اوسی سے ابتدا اور انتہا اوسکی ہے

وإليه يرجع الأمر كله كما ابتدأ منه

اور طرف اوسی کے رجوع کرینگے تمام امور وجود عالم کے جیسے کہ ابتدا ہوئی ہے اوسکی اوس سے

فاقتضى الامر جلاء مرآة العالم فكان آدم عين جلاء

پس تقاضا کیا شان الٰہی نے جلاء آئینۂ عالم کی پس ہوے آدم عین جلا

تلك المرآة وروح تلك الصورة وكانت الملائكة

اوس آئینہ کی اور روح اوس صورت بنائی ہوئی کی اور ہوے فرشتے

من بعض قوى تلك الصورة التي هي صورة العالم

بعض قوتوں میں سے اوس صورت بنائی ہوئی کہ وہ صورت بنائی ہوئی صورت عالم کی ہے

المعبر عنه في اصطلاح القوم بالانسان الكبير

تعبیر کیا جاتا ہے اوس عالم سے بیچ اصطلاح قوم صوفیہ کے انسان کبیر

فكانت الملائكة له كالقوى الروحانية والحسية

پس ہوے فرشتے واسطے عالم کے مانند قوتوں روحانیہ اور جسمانیہ انسان کے

التي هي في النشأة الانسانية وكل قوة منها محجوبة

جو وہ حاصل ہیں بیچ خلقت انسانی کے اور ہر ایک قوت اُن قوی ملکی میں سے محجوب ہے

بنفسها لا ترى شيئا افضل من ذاتها وان فيها فيما

بذاتہ کہ نہیں دیکھتی ہے وہ کسی شے کو بہتر ذات اپنی سے اور نہیں دیکھتی ہے وہ قوت

تزعم الاهلية لكل منصب عال ومنزلة رفيعة

بیچ زعم اپنے کے اہلیت کو تحقیق بیچ خلقت انسانی کے لیاقت ہر مقام عالی و مرتبہ بلند کی ہے

عند الله لما عندها من الجمعية الالهية بين

نزدیک اللہ تعالیٰ کے بسبب اوس چیز کے کہ بیچ خلقت انسانی کے جمعیت الٰہیہ ہے کہ حاصل

ما يرجع من ذلك الى الجناب الالهي والى جناب

اور دائرہ ہوئی جمعیت درمیان اُس چیز کے کہ رجوع کرتی ہے وہ طرف جناب واحدیت کی اور طرف جناب

حقيقة الحقائق وفي النشأة الحاملة لهذه الاوصاف

احدیت کے اور درمیان خلقت عنصری انسانی کے جو حامل ہے ان کمالات انسانی کو

الى ما تقتضيه الطبيعة الكلية التي حصرت قوابل

یہانتک کہ اس چیز کو مقتضی ہو وہ سکو طبیعت کلی جو محیط ہے وہ طبیعت کلی قوابل

الْعَالَمِ كُلِّهِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ وَهٰذَا لَا يَعْرِفُهُ عَقْلٌ بِطَرِيقِ نَظَرٍ

اور سب اثرات تمام عالم علوی اور سفلی کو اور اس امر جمعیت الٰہیہ کو نہیں پہچان سکتی ہے عقل بطریق نظر

فِكْرِيٍّ بَلْ هٰذَا الْفَنُّ مِنَ الْإِدْرَاكِ لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ كَشْفٍ

فکری کے بلکہ یہ فن خاص کہ ادراک جمعیت الٰہیہ کا ہے نہیں حاصل ہوتا ہے مگر کشف الٰہی سے

إِلٰهِيٍّ مِنْهُ يُعْرَفُ مَا أَصْلُ صُوَرِ الْعَالَمِ الْقَابِلَةِ لِأَرْوَاحِهِ فَسُمِّيَ

اور اوسی سے پہچانی جاتی ہے کہ کیا ہے اصل صورتین عالم کی جو قبول کرنیوالی ہین وہ ارواح عالم کو پس نام رکھا گیا

هٰذَا الْمَذْكُورُ إِنْسَانًا وَخَلِيفَةً فَأَمَّا إِنْسَانِيَّتُهُ فَلِعُمُومِ

اس موجود جامع مذکور کا انسان اور خلیفہ لیکن موسوم ہونا اوس موجود جامع کا انسان پس بسبب شامل ہونے

نَشْأَتِهِ وَحَصْرِهِ الْحَقَائِقَ كُلَّهَا وَهُوَ لِلْحَقِّ بِمَنْزِلَةِ إِنْسَانِ

خلقت اوسکی کے اور محیط ہونے اوسکی کے ہے تمام حقایق عالم کو اور یہی انسان واسطے حق تعالے کے بمنزلہ پتلی

الْعَيْنِ مِنَ الْعَيْنِ الَّذِي بِهِ يَكُونُ النَّظَرُ وَهُوَ الْمُعَبَّرُ عَنْهُ

آنکھ کے ہے بہ نسبت آنکھ کے کہ بسبب اوس پتلی کے حاصل ہوتی ہے نظر آنکھ کی اور یہ وہی پتلی ہے کہ تعبیر کیجاتی ہے اس سے

بِالْبَصَرِ فَلِهٰذَا سُمِّيَ إِنْسَانًا فَإِنَّهُ بِهِ يَنْظُرُ الْحَقُّ إِلَى خَلْقِهِ

ساتھ بینائی کے پس واسطے اسیکے نام رکھا گیا اس موجود جامع کا انسان اسلیئے کہ بسبب اسی انسان کے نظر کی حق تعالیٰ نے طرف مخلوق اپنی کے

فَرَحِمَهُمْ فَهُوَ الْإِنْسَانُ الْحَادِثُ الْأَزَلِيُّ وَالنَّشْأَةُ الدَّائِمُ

پس رحم فرمایا اوسنے مخلوق پر پس وہ انسان انسان حادث ازلی اور خلقت دائمی

الْأَبَدِيُّ وَالْكَلِمَةُ الْفَاصِلَةُ الْجَامِعَةُ فَتَمَّ الْعَالَمُ بِوُجُودِهِ

ابدی اور کلمہ فاصل جامع ہے پس تمام ہوا عالم بسبب وجود انسان کے

فَهُوَ مِنَ الْعَالَمِ كَفَصِّ الْخَاتَمِ مِنَ الْخَاتَمِ الَّذِي هُوَ مَحَلُّ

پس انسان بہ نسبت عالم کے مانند نگینہ انگوٹھی کے ہے بہ نسبت انگوٹھی کے جو وہ محل

النَّقْشِ وَالْعَلَامَةِ الَّتِي بِهَا يَخْتِمُ الْمَلِكُ عَلَى خَزَائِنِهِ وَسَمَّاهُ

نقش اور علامت کا ہے کہ بسبب اوس علامت کے مہر کرتے ہین بادشاہ اوپر خزانون اپنے کے اور نام رکھا حق تعالیٰ نے اس انسان کا

خَلِيفَةً مِنْ أَجْلِ هٰذَا لِأَنَّهُ تَعَالَى الْحَافِظُ بِهِ خَلْقَهُ كَمَا يَحْفَظُ

خلیفہ بسبب اسی وجہ مذکور کے کیونکہ حق تعالیٰ محافظت کرنیوالا ہے ساتھ وجود انسان کے مخلوق اپنی کو جیسے کہ محافظت کرتے ہین بادشاہ

بِالْخَتْمِ الْخَزَائِنَ فَمَا دَامَ خَتْمُ الْمَلِكِ عَلَيْهَا لَا يَجْسُرُ أَحَدٌ عَلَى فَتْحِهَا

ساتھ مہر کے خزانون کو پس جب تک مہر بادشاہ کی موجود ہو اوپر خزانون کے نہیں دلیری کرتا ہے کوئی اوپر کھولنے خزانون کے

إلا بإذنه فاستخلفه في حفظ العالم فلا يزال العالم محفوظا

مگر ساتھہ حکم بادشاہ کے پس خلیفہ اپنا بنایا حق تعالیٰ نے انسان کو بیچ محافظت عالم کے پس ہمیشہ رہیگا عالم محفوظ

ما دام فيه هذا الإنسان الكامل ألا تراه إذا زال وفك من خزانة

جبتک کہ موجود ہے بیچ اوس عالم کے یہ انسان کامل کیا نہیں دیکھتا ہے تو انسان کامل کو کہ جس وقت زائل ہوگا اور توڑ ڈالیگا مہر

عن خزانة الدنيا لم يبق فيها ما اختزنه الحق فيها وخرج منها

یعنی انسان کامل خزانہ دنیا سے نہ باقی رہیگا بیچ خزانہ کے جو کچھ کہ رکھا اسکو حق تعالیٰ نے بیچ خزانہ دنیا کے اور نکل جاویگا دنیا سے

ما كان فيها والتحق بعضه ببعضه وانتقل الأمر إلى الآخرة

جو کچھ کہ ہے بیچ دنیا کے اور ملجاویگا بعض اوسکا ساتھہ بعض اوسکے کے اور منتقل ہوجاویگا امر ظہور الٰہی کا طرف آخرت کے

فكان ختما على خزانة الآخرة ختما أبديا فظهر جميع ما في

پس ہوگا انسان کامل مہر اوپر خزانہ آخرت کے مہر ابدی پس ظاہر ہوئے تمامی جو کچھ کہ بیچ

الصور الإلهية من الأسماء في هذه النشأة الإنسانية

صور الٰہیہ کے یعنی اسمائے الٰہیہ میں سے بیچ اس خلقت انسانی کے

فحازت رتبة الإحاطة والجمع بهذا الوجود وبه قامت الحجة لله

پس جمع کیا خلقت انسانی نے رتبہ احاطہ اور جمعیت کو بسبب اس وجود عنصری کے اور بسبب اس احاطہ اور جمعیت کے قائم ہوئی حجت اللہ

تعالى على الملائكة فتحفظ فقد وعظك الله بغيرك وانظر

تعالیٰ کی اوپر فرشتوں کے پس پند پذیر ہو اے طالب اسلیے کہ تحقیق نصیحت دی تجھکو اللہ تعالیٰ نے بواسطہ غیر تیرے کے اور دیکھ تو اوس جگہ

من أين أتي على من أتي عليه فإن الملائكة لم تقف مع

کہ کہاں سے لائی گئی ہلاکی اوپر اوس شخص کے کہ لائی گئی ہلاکی اوسپر اسلیے کہ فرشتے نہ ثابت رہیں ساتھہ

ما تعطيه نشأة هذا الخليفة ولا وقفت مع ما تقتضيه حضرة

اوس عبادت کی کہ بخشتی ہے اوسکو خلقت اور مادہ خلیفہ کا اور نہ ثابت رہیں فرشتے ساتھہ اوس عبادت کی کہ چاہتا ہے اسکو اون سے حضرت

الحق من العبادة الذاتية فإنه ما يعرف أحد من الحق إلا

حق کی وہ عبادت ایسی ایک عبادت ہے کہ جسکی ذوات ملائکہ مقتضی ہیں اسلیے کہ نہیں پہچانتا ہے کوئی شخص اسمائے حق تعالیٰ میں سے مگر

ما تعطيه ذاته وليس للملائكة جمعية آدم ولا وقفت مع

اوسقدر کہ بخشتا ہے اوسکو مادہ اوسکا اور نہیں ہے واسطے فرشتوں کے جمعیت آدم کی اور نہ ثابت رہیں فرشتے ساتھہ

الأسماء الإلهية التي تخصها وسبحت الحق بها وقدسته

اون اسمائے الٰہی کے کہ مختص ہیں وہ اسما ساتھہ اون فرشتوں کے اور تسبیح کرتے تھے وہ حق تعالیٰ کی ساتھہ اون اسما کے اور تقدیس کرتے تھے وہ اوسکی

وما علمت أن لله أسماء ما وصل علمها إليها فما سبحته بها

اور نہجانا فرشتوں نے اون اسما کو کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ایسے اسماء ہیں کہ نہ پہونچا علم اون اسما کا طرف اون فرشتوں کے پس تسبیح کی فرشتوں نے حق کی ساتھہ اون اسما کے

کیونکرہ عبادت حق تعالیٰ کی ساتھہ جمیع اسماء و صفات کے کریگا۔ ۱۲ منہ

ولا قدسته فغلب علیها ما ذکرناه وحکم علیها هذا الحال

اور نہ تقدیس کی اُنھون نے اوسکی پس غلبہ کیا اوپر فرشتون کے اُس چیز نے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اور حکم کیا اوپر اونکے اِس حال نے

فقالت من حیث النشأة اتجعل فیها من یفسد فیها ولیس

پس کہا فرشتون نے باعتبار خلقت عنصری آدم کے کیا پیدا کریگا تو بیچ زمین کے ایسا خلیفہ جو فساد کریگا بیچ زمین کے اور حال یہ کہ نہ تھا یہ قول

الا النزاع وهو عین ما وقع منهم فما قالوه فی حق آدم هو

مگر جھگڑا اور وہ جھگڑا عین اوس چیز کا ہے کہ واقع ہوا وہ فرشتون سے پس جو کچھ کہا فرشتون نے اوسکو بیچ حق آدم کے وہ

عین ما هم فیه مع الحق فلولا ان نشأتهم تعطی ذلک ما قالوا

عین اُس چیز کا ہے کہ فرشتے اوسمین ہین ساتھ حق تعالی کے پس اگر خلقت فرشتونکی نہ تقاضا کرتی اوس جھگڑے کو نہ کہتے وہ

فی حق آدم ما قالوه وهم لا یشعرون فلو عرفوا نفوسهم

بیچ حق آدم کے جو کچھ کہا اونھون نے آدم کو اور حال یہ کہ فرشتے نہین شعور رکھتے ہین پس اگر پہچانتے فرشتے حقیقت اپنی

لعلموا ولو علموا لعصموا ثم لم یقفوا مع التجریح حتی زادوا

البتہ جانتے رتبہ آدم کو اور اگر جانتے وہ رتبہ آدم البتہ محفوظ رہتے وہ جھگڑے سے پھر نہ ثابت ہو فرشتے ساتھ طعن آدم کے یہانتک کہ زیادتی کی اونھون نے

فی الدعوی بما هم علیه من التقدیس والتسبیح وعند

بیچ دعوی خونریزی آدم کے بسبب اوس عبادت کے کہ فرشتے اوپر اوسکے ہین کہ وہ عبادت تقدیس اور تسبیح سے ہے اور حال کہ نزدیک

آدم من الاسماء الالهیة ما لم تکن الملائکة تقف علیها

آدم کے اسماے الٰہی مین سے اوسقدر ہین کہ فرشتے نہ واقف تھے اوپر اون اسما کے

فما سبحت ربها بها ولا قدسته عنها تقدیس آدم

پس نہ تسبیح کی فرشتون نے رب اپنے کی ساتھ اُن اسما کے اور نہ تقدیس کی اُنکو بیچ اُن اسما کی مانند تقدیس آدم کے

وتسبیحه فوصف الحق لنا ما جری لنقف عنده ونتعلم

اور مانند تسبیح اونکی کے پس بیان کیا حق تعالی نے واسطے ہمارے جو کچھ گذرا جھگڑے فرشتون بیچ تاکہ ثابت رہین ہم نزدیک حق تعالی کے اور سیکھین ہم

الادب مع الله تعالی فلا ندعی ما نحن متحققون به وحاوون

ادب ساتھ اللہ تعالی کے اور نہ دعوی کرین ہم اوس چیز کا کہ جانتے ہین ہم اوسکو کہ وہ اسما ہین اور محیط ہین ہم

علیه بالتقیید فکیف لنا ان نطلق فی الدعوی فنعم

اوپر اوسکے ساتھ قید اور ضبط کرنے کے پس کیونکر سزاوار ہے ہمکو یہ کہ مطلق اور عام کرین ہم بیچ دعوے کے اور شامل کرین ہم

بها ما لیس لنا بحال ولا نحن منه علی علم فنفتضح فهذا

دعوے مین اوس چیز کو کہ نہین ہے ہمکو حاصل کسی حال مین اور نہ ہم اوس سے واقف ہین کہ رسوا ہووین ہم پس یہ

التعریف الالهی مما ادب الحق به عباده الادباء الامناء

تعریف اور بیان الٰہی اوس چیز مین سے ہے کہ ادب دیا حق تعالی نے ساتھ اوسکے بندون اپنے کو کہ صاحب ادب امانت دار

قوله ما ذکرناه یعنی مراد اوس سے عدم ثبوت ملائکہ کا اور عدم علم و معرفت ملائکہ کا ... ١٠

الخلفاء ثم نرجع إلى الحكمة الإلهية فنقول اعلم أن الأمور

خلیفہ ہین پھر رجوع کرتے ہین ہم طرف حکمت الٰہیہ کے پس کہتے ہین ہم جانو اے طالب نجات کو کہ تحقیق امور

الكلية وإن لم يكن لها وجود في عينها فهي معقولة معلومة

کلی اگرچہ نہین ہین واسطے اونکے وجود بیچ خارج کے پس وہ امور کلی معقول اور معلوم ہین

بلا شك في الذهن فهي باطنة لا تزول عن الوجود العيني

بے شک بیچ ذہن کے پس وہ امور کلی باطنی ہین نہین جدا ہوسکتے ہین وہ وجود خارجی سے

ولها الحكم والأثر في كل ما له وجود عيني بل هو عينها لا غيرها

اور واسطے انہین امور کلی کے حکم اور اثر ہے بیچ ہر ایک ایسی چیز کے کہ واسطے اوسکے وجود خارجی ہے بلکہ وجود خارجی عین امور کلی ہے نہ غیر اونکے

أعني أعيان الموجودات العينية ولم تزل عن كونها

مراد رکھتا ہون مین وجود خارجی سے ذوات موجودات خارجیہ کو اور نہین جدا ہوتے ہین امور کلی

معقولة في نفسها فهي الظاهرة من حيث أعيان الموجودات

معقول ہونے اپنے سے بالنظر ذات اپنی کے پس امور کلی ظاہر ہین باعتبار ہونے امور کلی کے عین ذوات موجودات خارجی کے

كما هي الباطنة من حيث معقوليتها فاستناد كل موجود

جیسے کہ امور کلی باطنی ہین باعتبار معقول ہونے اون امور کلی کے پس قیام اور استناد ہر موجود

عيني لهذه الأمور الكلية التي لا يمكن رفعها عن العقل ولا

خارجی کا ثابت ہے طرف ان امور کلی کے کہ نہین ممکن ہے اوٹھا دیا جانا امور کلی کا عقل سے اور نہین

يمكن وجودها في العين وجودا تزول به عن أن تكون

ممکن ہے پایا جانا اون امور کلی کا بیچ خارج کے اس طرح پر کہ زائل ہو جاوین امور کلی بسبب اوس وجود کے معقول

معقولة وسواء كان ذلك الموجود العيني موقتا أو غير

ہونے سے اپنے اور برابر ہے یہ کہ ہووے وہ موجود خارجی ممکن زمانی یا واجب غیر

موقت لنسبة الموقت وغير الموقت إلى هذا الأمر الكلي

زمانی اور نسبت ممکن زمانی اور واجب غیر زمانی کی طرف اس امر کلی

لِلْمَعْقُولِ نِسْبَةٌ وَاحِدَةٌ غَيْرَ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ الْكُلِّيَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ

معقول کے ایک ہی نسبت ہے مگر فرق یہ ہے کہ تحقیق یہ امر کلی ایسا ہے کہ رجوع کرتا ہے طرف اوسکے

حُكْمٌ مِنَ الْمَوْجُودَاتِ الْعَيْنِيَّةِ بِحَسَبِ مَا تَطْلُبُهُ حَقَائِقُ تِلْكَ

ایک حکم موجودات خارجی سے موافق اوس چیز کے کہ چاہتے ہیں اوسکو حقایق اس

الْمَوْجُودَاتِ الْعَيْنِيَّةِ كَنِسْبَةِ الْعِلْمِ إِلَى الْعَالِمِ وَالْحَيٰوةِ إِلَى

موجودات خارجی کی جیسے کہ نسبت علم کی طرف عالم کے اور نسبت حیات کی طرف

الْحَيِّ فَالْحَيٰوةُ حَقِيقَةٌ مَعْقُولَةٌ وَالْعِلْمُ حَقِيقَةٌ مَعْقُولَةٌ مُتَمَيِّزَةٌ

حی کے پس حیات ایک حقیقت معقول ہے اور علم بھی ایک حقیقت معقول ہے کہ متمیز ہے

عَنِ الْحَيٰوةِ كَمَا أَنَّ الْحَيٰوةَ مُتَمَيِّزَةٌ عَنْهُ ثُمَّ نَقُولُ فِي الْحَقِّ تَعَالىٰ إِنَّ

حیات سے جیسے کہ تحقیق حیات متمیز ہے علم سے پھر کہینگے ہم بیچ شان حق تعالیٰ کے کہ تحقیق

لَهُ عِلْمًا وَحَيٰوةً فَهُوَ الْحَيُّ الْعَالِمُ وَنَقُولُ فِي الْمَلَكِ إِنَّ لَهُ حَيٰوةً

واسطے اوسکے علم اور حیات ہے پس حق تعالیٰ حی اور عالم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق فرشتہ کے کہ تحقیق واسطے اوسکے حیات

وَعِلْمًا فَهُوَ الْحَيُّ الْعَالِمُ وَنَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ إِنَّ لَهُ حَيٰوةً وَعِلْمًا

اور علم ہے پس فرشتہ حی اور عالم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق انسان کے کہ تحقیق واسطے انسان کے حیات اور علم ہے

فَهُوَ الْحَيُّ الْعَالِمُ وَحَقِيقَةُ الْعِلْمِ وَاحِدَةٌ وَحَقِيقَةُ الْحَيٰوةِ وَاحِدَةٌ

پس انسان حی اور عالم ہے اور حقیقت علم کی ایک ہی حقیقت ہے اور حقیقت حیات کی بھی ایک ہی حقیقت ہے

وَنِسْبَتُهُمَا إِلَى الْعَالِمِ وَالْحَيِّ نِسْبَةٌ وَاحِدَةٌ وَنَقُولُ فِي عِلْمِ

اور نسبت علم اور حیات کی طرف عالم اور حی کے ایک ہی نسبت ہے اور کہینگے ہم بیچ شان علم

الْحَقِّ إِنَّهُ قَدِيمٌ وَفِي عِلْمِ الْإِنْسَانِ إِنَّهُ مُحْدَثٌ فَانْظُرْ

حق تعالیٰ کے کہ تحقیق علم حق تعالیٰ کا قدیم ہے اور کہینگے ہم بیچ حق علم انسان کے کہ تحقیق علم انسان کا حادث ہے پس دیکھ اے طالب

إِلىٰ مَا أَحْدَثَتْهُ الْإِضَافَةُ مِنَ الْحُكْمِ فِي هٰذِهِ الْحَقِيقَةِ

طرف اوس چیز کے کہ پیدا کیا اوسکو نسبت نے کہ وہ چیز ایک حکم ہے بیچ اس حقیقت

الْمَعْقُولَةِ وَانْظُرْ إِلىٰ هٰذَا الْاِرْتِبَاطِ بَيْنَ الْمَعْقُولَاتِ وَالْمَوْجُودَاتِ

معقول کے اور دیکھ طرف اس ارتباط کے کہ ثابت ہوا درمیان معقولات اور موجودات

الْعَيْنِيَّةِ فَكَمَا حَكَمَ الْعِلْمُ عَلىٰ مَنْ قَامَ بِهِ أَنْ يُقَالَ فِيهِ إِنَّهُ

خارجی کے پس جیسے کہ حکم کیا علم نے اوپر اس شخص کے کہ قایم ہوا وہی علم ساتھ اوسکے یہ کہ کہا جاوے بیچ حق اوس شخص کے کہ تحقیق

عَالِمٌ كَذٰلِكَ حَكَمَ الْمَوْصُوفُ بِهِ عَلَى الْعِلْمِ بِأَنَّهُ حَادِثٌ فِي

وہ عالم ہے ایسا ہی حکم کیا اوس شخص نے جو موصوف ہو وہ ساتھ علم کے اوپر علم کے اس طرح پر کہ تحقیق وہ علم حادث ہے بیچ

حَقِّ الْحَادِثِ فَكَذٰلِكَ فِيْ حَقِّ الْقَدِيْمِ فَصَارَ كُلٌّ وَاحِدٍ مَحْكُوْمًا بِهٖ

حق حادث کے اور وہ علم قدیم ہے بیچ حق قدیم کے پس ہوا ہر ایک امر کلی اور موجود خارجی محکوم بہ

وَمَحْكُوْمًا عَلَيْهِ وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ الْكُلِّيَّةَ وَاِنْ كَانَتْ

اور محکوم علیہ اور معلوم اور مقرر ہے یہ کہ تحقیق امور کلی اگرچہ وہ

مَعْقُوْلَةً فَاِنَّهَا مَعْدُوْمَةٌ فِي الْعَيْنِ مَوْجُوْدَةٌ فِي الْحُكْمِ كَمَا هِيَ

معقول ہیں لیکن وہ معدوم ہیں بیچ خارج کے اور موجود ہیں بیچ حکم کرنے کے موجود خارجی پر جیسے کہ وہ امور کلی

مَحْكُوْمٌ عَلَيْهَا اِذَا نُسِبَتْ اِلَى الْمَوْجُوْدِ الْعَيْنِيِّ فَتَقْبَلُ الْحُكْمَ فِي

محکوم علیہ ہیں جس وقت نسبت کیے جاویں وہ طرف موجود خارجی کے پس قبول کرتے ہیں وہ امور کلی ایک حکم کو درمیان

الْاَعْيَانِ الْمَوْجُوْدَةِ وَلَا تَقْبَلُ التَّفْصِيْلَ وَلَا التَّجَزِّيَ فَاِنَّ ذٰلِكَ

اعیان موجودہ کے اور نہیں قبول کرتے ہیں وہ امور کلی تفصیل کو اور نہ تجزی کو اسلیے کہ تحقیق تفصیل اور تجزی

مُحَالٌ عَلَيْهَا فَاِنَّهَا بِذَاتِهَا فِيْ كُلِّ مَوْصُوْفٍ بِهَا كَالْاِنْسَانِيَّةِ

محال ہے اوپر امور کلی کے اسلیے کہ تحقیق امور کلی بذاتہ ثابت ہیں بیچ ہر موجود کے جو موصوف ہو ساتھ امور کلی کے جیسے کہ صفت انسانیت کی

فِيْ كُلِّ شَخْصٍ مِّنْ هٰذَا النَّوْعِ الْخَاصِّ لَمْ تَنْفَصِلْ وَلَمْ تَتَعَدَّدْ بِتَعَدُّدِ

بیچ ہر ہر فرد انسان کے اس نوع خاص سے نہیں جدا ہوتی ہے اور نہیں متعدد ہوتی ہے وہ صفت انسانیت کی بسبب تعدد

الْاَشْخَاصِ وَلَا بَرِحَتْ مَعْقُوْلَةً وَاِذَا كَانَ الْاِرْتِبَاطُ بَيْنَ مَنْ

افراد انسان کے اور ہمیشہ ہیں امور کلی معقول و ثابت عقل میں اور جس وقت ارتباط درمیان اوس شے کے

لَهٗ وُجُوْدٌ عَيْنِيٌّ وَبَيْنَ مَنْ لَيْسَ لَهٗ وُجُوْدٌ عَيْنِيٌّ قَدْ ثَبَتَ وَهِيَ

کہ واسطے اوسکے وجود خارجی ہو اور درمیان ایک شے کے کہ نہیں ہو واسطے اوسکے وجود خارجی ثابت ہوا اور حال یہ کہ وہ امور کلی

نِسَبٌ عَدَمِيَّةٌ فَارْتِبَاطُ الْمَوْجُوْدَاتِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ اَقْرَبُ

ایسی نسبتیں ہیں کہ غیر موجود ہیں خارج میں پس ارتباط موجودات خارجی کا بعض اونکا ساتھ بعض کے قریب تر ہے

اَنْ يُّعْقَلَ لِاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ حَالٍ بَيْنَهُمَا جَامِعٌ وَّهُوَ الْوُجُوْدُ الْعَيْنِيُّ

تعقل میں اسلیے کہ اوپر ہر حال کے درمیان ان دونوں موجود خارجی کے امر جامع موجود ہے اور وہ امر جامع وجود خارجی ہے

وَهُنَاكَ فَمَا ثَمَّةَ جَامِعٌ وَّقَدْ وُجِدَ الْاِرْتِبَاطُ بِعَدَمِ الْجَامِعِ

اور اوسجگہ یعنے درمیان امور کلی اور موجودات خارجی کے نہیں ہے وہاں امر جامع موجود حالانکہ پایا گیا ارتباط با وجود نہونے امر جامع کے

فَبِالْجَامِعِ اَقْوٰى وَاَحَقُّ وَلَا شَكَّ اَنَّ الْمُحْدَثَ قَدْ ثَبَتَ حُدُوْثُهٗ

پس ساتھ امر جامع کے ارتباط قوی تر اور سزاوار تر ہے اور نہیں ہے شک اس بات میں کہ تحقیق حادث کو ثابت ہوا ہے حدوث اوسکا

وَافْتِقَارُهٗ اِلٰى مُحْدِثٍ اَحْدَثَهٗ لِاِمْكَانِهٖ بِنَفْسِهٖ فَوُجُوْدُهٗ

اور احتیاج اوسکی طرف موجد کی کہ ایجاد کیا ہے اس موجد نے اسکو بسبب ممکن ہونے اوسکے کہ بنظر ذات اوسی ممکن ہے پس وجود اس حادث کا

مِنْ غَيْرِ ظُهُورٍ تَنْبُطُ بِهِ ارْتِبَاطُ افْتِقَارٍ، وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ الْمُسْتَنَدُ إِلَيْهِ

غیر ہے اوسکے ہے بغیر ظہور حادث ارتباط رکھتا ہو ساتھہ موجد اپنے کے شکل ارتباط احتیاج کا اور ضروری ہے کہ جسکو ذات کا احتیاج اور استناد حادث کا جسکی طرف ہے

وَاجِبَ الْوُجُودِ لِذَاتِهِ غَنِيًّا فِي وُجُودِهِ بِنَفْسِهِ غَيْرَ مُفْتَقِرٍ، وَهُوَ الَّذِي

واجب الوجود بنظر ذات اپنی کے اور بے پروا ہے وجود اپنے کے بذاتہ او غیر محتاج اور یہ ذات وہی موجد ہے

أَعْطَى الْوُجُودَ بِذَاتِهِ لِهَذَا الْحَادِثِ فَانْتَسَبَ إِلَيْهِ. وَلَمَّا اقْتَضَاهُ لِذَاتِهِ

کہ بخشا ہے اوسنے وجود اپنی ذات سے اس حادث کو پس منسوب کیا گیا حادث طرف اوس واجب لذاتہ کی اور جب چاہا واجب نے حادث کو واسطے ذات اپنی کے

كَانَ وَاجِبًا بِهِ. وَلَمَّا كَانَ اسْتِنَادُهُ إِلَى مَنْ ظَهَرَ عَنْهُ لِذَاتِهِ اقْتَضَى أَنْ

ہو گیا وہ حادث واجب بسبب اوس واجب لذاتہ کی اور جب کہ احتیاج حادث کی طرف اوس واجب کی کہ ظاہر ہوا ہے وہ حادث اوس سے واسطے ذات واجب کے چاہا اوس احتیاج نے

يَكُونَ عَلَى صُورَتِهِ فِيمَا يُنْسَبُ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِنِ اسْمٍ وَصِفَةٍ

یہ کہ ہو وہ حادث موافق صورت اوس واجب کے بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کیجاتی ہے اوسکی طرف واجب کے ہر چیز سے کہ وہ ہر چیز اسم اور صفت ہے

مَا عَدَا الْوُجُوبَ الذَّاتِيَّ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَصِحُّ فِي الْحَادِثِ وَإِنْ كَانَ

سوائے وجوب ذاتی کے اسلیے کہ تحقیق یہ وجوب ذاتی نہیں صحیح ہے بیچ حق حادث کے اگرچہ ہو گیا ہے وہ حادث

وَاجِبَ الْوُجُودِ وَلَكِنْ وُجُوبُهُ بِغَيْرِهِ لَا بِنَفْسِهِ. ثُمَّ لِتَعْلَمْ أَنَّهُ

واجب الوجود ولیکن وجوب حادث کا بسبب غیر کے ہے نہ ذات سے اوسکی پھر چاہیے کہ جانیں ہم اسبات کو کہ تحقیق

لَمَّا كَانَ الْأَمْرُ عَلَى مَا قُلْنَاهُ مِنْ ظُهُورِهِ بِصُورَتِهِ أَحَالَنَا اللَّهُ

جب حاصل ہے کار بار عالم کا اوپر اوس چیز کے کہا ہمنے اوسکو ظاہر ہونے سے حادث کے موافق صورت حق کے تو سونپا ہمکو اللہ

تَعَالَى فِي الْعِلْمِ بِهِ عَلَى النَّظَرِ فِي الْحَادِثِ وَذَكَرَ أَنَّهُ أَرَانَا

تعالی نے بیچ معرفت اپنی کے اوپر نظر کرنے کے بیچ حادث کے، اور ذکر کیا حق تعالی نے اسبابکو کہ تحقیق دکھلائیں اوسنے ہمکو

آيَاتِهِ فِيهِ فَاسْتَدْلَلْنَا بِنَا عَلَيْهِ فَمَا وَصَفْنَاهُ بِوَصْفٍ إِلَّا كُنَّا

نشانیاں اپنی بیچ حادث کے پس استدلال کیا ہمنے ساتھ معرفت ذات اپنی کے اوپر معرفت حق تعالی کے پس نہیں صفت کی ہمنے حق تعالی کی ساتھ کسی صفت کے مگر ہو وہ صفت

نَحْنُ ذَلِكَ الْوَصْفَ إِلَّا الْوُجُوبَ الذَّاتِيَّ الْخَاصَّ. فَلَمَّا عَلِمْنَاهُ

ہمیں ہم ساتھ اوس صفت کے سوائے صفت وجوب ذاتی کے جو مختص ہے ساتھ ذات حق کے پس جب جانا ہمنے حق تعالی کو

بِنَا وَمِنَّا نَسَبْنَا إِلَيْهِ كُلَّ مَا نَسَبْنَاهُ إِلَيْنَا وَبِذَلِكَ وَرَدَتِ

ساتھ ذات اپنی کے اور اپنی سے نسبت کی ہمنے طرف حق تعالی کی ہر اوس چیز کی کہ نسبت کی ہمنے اوسکی طرف اپنی اور ساتھ اسی کے مذکور کردہ وارد ہوئے ہیں

الْإِخْبَارَاتُ الْإِلَهِيَّةُ عَلَى أَلْسِنَةِ التَّرَاجِمِ إِلَيْنَا فَوَصَفَ نَفْسَهُ

اخبار الہی اوپر زبانوں ترجمہ کرنے والوں کے یعنی انبیا کی طرف ہمارے پس صفت کی حق تعالی نے ذات اپنی کی

لَنَا بِنَا فَإِذَا شَهِدْنَاهُ شَهِدْنَا نُفُوسَنَا وَإِذَا شَهِدَنَا شَهِدَ

واسطے ہمارے ساتھ صفات ہمارے کے پس جسوقت شاہد کیا ہمنے حق تعالی کو شاہد کیا ہمنے ذاتوں اپنی کو اور جسوقت دیکھا حق تعالی نے ہمکو دیکھا اوسنے

نَفْسَهُ وَلَا نَشُكُّ أَنَّا كَثِيرُونَ بِالشَّخْصِ وَالنَّوْعِ وَأَنَّا وَإِنْ كُنَّا عَلَى

ذات اپنی کو اور نہیں شک کرتے ہیں ہم اسبات میں کہ ہم اہل عالم بسیار ہیں ساتھ افراد اور انواع کے اور تحقیق ہم اگرچہ ہیں اوپر

حَقِيقَةٍ وَاحِدَةٍ تَجْمَعُنَا فَنَعْلَمُ قَطْعًا أَنَّ ثَمَّ فَارِقًا بِهِ تَمَيَّزَتِ

ایک ہی حقیقت کے کہ جمع کرتی ہے وہ حقیقت ہم اہل عالم کو لیکن جانتے ہیں ہم قطعی اسبات کو کہ تحقیق یہاں ایک چیز فرق کرنیوالی ہے کہ بسبب اُس چیز کے تمیز ہوئی ہیں

الْأَشْخَاصُ بَعْضُهَا عَنْ بَعْضٍ وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا كَانَتِ الْكَثْرَةُ فِي الْوَاحِدِ

افراد بعض اونکے بعض سے اور اگر نہوتی وہ چیز فرق کرنے والی نہوتی کثرت بیچ وحدت کے

فَكَذَلِكَ أَيْضًا وَإِنْ وَصَفَنَا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ جَمِيعِ الْوُجُوهِ

پس ایسا ہی حال افراد انسان کا بھی ہے اگرچہ صفت کی حق تعالیٰ نے ہماری ساتھ اوس چیز کے کہ صفت کی حق تعالیٰ نے ساتھ اوسکے ذات اپنی کی تمامی وجوہ سے

فَلَا بُدَّ مِنْ فَارِقٍ وَلَيْسَ إِلَّا افْتِقَارُنَا إِلَيْهِ فِي الْوُجُودِ وَتَوَقُّفُ

پس ضرور ہے ایک چیز فرق کرنے والی سوا اور نہیں ہے وہ چیز فرق کرنیوالی مگر احتیاج ہماری طرف حق تعالیٰ کے بیچ ہستی کے اور موقوف رہنا

وُجُودِنَا عَلَيْهِ لِإِمْكَانِنَا وَغِنَاهُ عَنْ مِثْلِ مَا افْتَقَرْنَا إِلَيْهِ فَبِهَذَا

ہستی ہماری کا اوپر ہستی حق تعالیٰ کے بسبب ممکن ہونے ہمارے اور بے نیازی حق تعالیٰ کی مثل اوس چیز کہ محتاج ہیں ہم طرف اوس چیز کی پس بسبب اس بے نیازی

صَحَّ لَهُ الْأَزَلُ وَالْقِدَمُ الَّذِي انْتَفَتْ عَنْهُ الْأَوَّلِيَّةُ الَّتِي لَهَا

صحیح ہوا واسطے حق تعالیٰ کے ازل اور قدم کہ منتفی ہے اوس ازل اور قدم سے اولیت کہ ثابت ہے واسطے اوس اولیت کے

افْتِتَاحُ الْوُجُودِ عَنْ عَدَمٍ فَلَا تُنْسَبُ إِلَيْهِ الْأَوَّلِيَّةُ مَعَ كَوْنِهِ

ابتدا وجود کی عدم سے پس نہیں نسبت کیجاتی طرف حق تعالیٰ کے اولیت کی باوجود ہونے حق تعالیٰ کے

الْأَوَّلَ وَلِهَذَا قِيلَ فِيهِ الْآخِرُ وَلَوْ كَانَتْ أَوَّلِيَّتُهُ أَوَّلِيَّةَ وُجُودِ

اول اور واسطے اسی معنی ازل اور قدم کے کہا گیا بیچ شان حق تعالیٰ کے آخر اور اگر ہوتی اولیت حق تعالیٰ کی مثل اولیت وجود

التَّقْيِيدِ لَمْ يَصِحَّ أَنْ يَكُونَ الْآخِرَ لِلْمُقَيَّدِ لِأَنَّهُ لَا آخِرَ لِلْمُمْكِنِ

ممکنات کے نہ صحیح ہوتا ہونا حق تعالیٰ کا آخر واسطے ممکنات کے اسلیئے کہ نہیں ہے آخر واسطے ممکنات کے

لِأَنَّ الْمُمْكِنَاتِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ فَلَا آخِرَ لَهَا وَإِنَّمَا كَانَ آخِرًا

کیونکہ ممکنات غیر متناہی ہیں انتہا اور آخر ت کی پس نہیں ہے آخر واسطے ممکنات کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ ہے حق تعالیٰ آخر ممکنات کا

لِرُجُوعِ الْأَمْرِ كُلِّهِ إِلَيْهِ بَعْدَ نِسْبَةِ ذَلِكَ إِلَيْنَا فَهُوَ الْآخِرُ

بسبب رجوع ہونے تمامی امور ممکنات کی طرف حق تعالیٰ کی بعد منسوب ہونے امور ممکنات کے طرف ہم اہل عالم کے پس حق تعالیٰ آخر ہے

فِي عَيْنِ أَوَّلِيَّتِهِ وَالْأَوَّلُ فِي عَيْنِ آخِرِيَّتِهِ ثُمَّ لِتَعْلَمَ أَنَّ الْحَقَّ

بیچ عین اولیت اپنی کے اور حق تعالیٰ اول ہے بیچ عین آخریت اپنی کے پھر چاہیئے کہ جانیں ہم اسبات کو کہ تحقیق حق تعالیٰ نے

وَصَفَ نَفْسَهُ بِأَنَّهُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ فَأَوْجَدَ الْعَالَمَ عَالَمَ غَيْبٍ

صفت کی ذات اپنی کی اسطرح سے کہ تحقیق حق تعالیٰ ظاہر ہے اور باطن پس پیدا کیا عالم کو عالم باطن

وَشَهَادَةٍ لِنُدْرِكَ الْبَاطِنَ بِغَيْبِنَا وَالظَّاهِرَ بِشَهَادَتِنَا وَوَصَفَ

اور عالم ظاہر تاکہ پاویں ہم باطن حق کو باطن اپنے سے اور ظاہر حق کو ظاہر اپنے سے اور صفت کی حق تعالے نے

نَفْسَهُ بِالرِّضَى وَالْغَضَبِ فَأَوْجَدَ الْعَالَمَ ذَا خَوْفٍ وَرَجَاءٍ فَنَخَافُ

ذات اپنی کے ساتھ رضا اور غضب کے پس پیدا کیا عالم کو خوف والا اور امیدوار تو ڈرین ہم

غَضَبَهُ وَنَرْجُو رِضَاهُ وَوَصَفَ نَفْسَهُ بِأَنَّهُ جَمِيلٌ وَذُو جَلَالٍ

غضب اوسکے سے اور امید رکھیں ہم رضا اوسکی سے اور صفت کی حق تعالی نے ذات اپنی کی اسطرح کہ تحقیق وہ صاحب جمال ہے اور صاحب جلال

فَأَوْجَدَنَا عَلَى هَيْبَةٍ وَأُنْسٍ وَهٰكَذَا جَمِيعُ مَا يَنْتَسِبُ إِلَيْهِ

پس پیدا کیا اوسنے ہمکو اوپر ہیبت اور محبت کے اور اسیطرح ہو حکم تمامی ان صفتون کا کہ نسبت کیجاتی ہے اوسکی طرف

تَعَالَى وَيُسَمَّى بِهِ فَعَبَّرَ عَنْ هَاتَيْنِ الصِّفَتَيْنِ بِالْيَدَيْنِ اللَّتَيْنِ

حق تعالی کی اور نام رکھا جاتا ہے حق تعالی ساتھ ان صفتون کے پس تعبیر کی حق تعالی نے ان دونون صفت جمال اور جلال کی ساتھ دونون ہاتھون کے کہ

تَوَجَّهَتَا مِنْهُ عَلَى خَلْقِ الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ لِكَوْنِهِ الْجَامِعَ لِحَقَائِقِ

متوجہ ہوئے وہ دونون ہاتھ حق تعالی سے اوپر پیدا کرنے انسان کامل کے بسبب ہونے انسان کامل کے جامع تمامی حقایق

الْعَالَمِ وَمُفْرَدَاتِهِ فَالْعَالَمُ شَهَادَةٌ وَالْخَلِيفَةُ غَيْبٌ لِهٰذَا تَحَجَّبَ

باطنی عالم اور موجودات خارجی اوسکے کا پس عالم ظاہر ہے اور خلیفہ باطن اور واسطے اسی کے پوشیدہ رہتا ہے

السُّلْطَانُ وَوَصَفَ الْحَقُّ نَفْسَهُ بِالْحُجُبِ الظُّلْمَانِيَّةِ وَهِيَ الْأَجْسَامُ

بادشاہ اور صفت کی حق تعالے نے ذات اپنی کی ساتھ حجابات ظلمانی کے کہ وہ حجابات اجسام

الطَّبِيعِيَّةُ وَالنُّورِيَّةِ وَهِيَ الْأَرْوَاحُ اللَّطِيفَةُ وَالْعَالَمُ بَيْنَ كَثِيفٍ

طبیعی عنصری ہیں اور صفت کی حق تعالی نے ذات اپنی کی ساتھ حجابات نورانی کے کہ وہ ارواح لطیفہ ہیں اور عالم بھی اسیطرح درمیان کثیف

وَلَطِيفٍ وَهُوَ عَيْنُ الْحِجَابِ عَلَى نَفْسِهِ فَلَا يُدْرِكُ الْحَقَّ إِدْرَاكَهُ

اور لطیف کے ہے اور عالم عین حجاب ہے اوپر ذات حق تعالی کے پس نہیں دریافت کرتا ہے عالم حق تعالی کو مانند دریافت کرنے حق تعالی کے

نَفْسَهُ فَلَا يَزَالُ فِي حِجَابٍ لَا يُرْفَعُ مَعَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُ مُتَمَيِّزٌ عَنْ

ذات اپنی کو پس ہمیشہ رہتا ہے عالم بیچ حجاب کے کہ نہیں اوٹھایا جاتا ہے حجاب باوجود جاننے عالم کے اس بات کو کہ تحقیق عالم متمیز ہے

مُوجِدِهِ بِافْتِقَارِهِ وَلٰكِنْ لَا حَظَّ لَهُ فِي الْوُجُوبِ الذَّاتِيِّ الَّذِي

موجد اپنے سے بسبب احتیاج اپنی کے ولیکن نہیں ہے کوئی حصہ واسطے عالم کے بیچ وجوب ذاتی کے کہ مختص ہے وہ

لِوُجُودِ الْحَقِّ فَلَا يُدْرِكُهُ أَبَدًا فَلَا يَزَالُ الْحَقُّ مِنْ هٰذِهِ

واسطے وجود حق تعالے کے پس نہیں دریافت کرتا ہے عالم حق تعالی کو کبھی پس ہمیشہ رہتا ہے حق تعالے بسبب اس

الْحَيْثِيَّةِ غَيْرَ مَعْلُومٍ عِلْمَ ذَوْقٍ وَشُهُودٍ لِأَنَّهُ لَا قَدَمَ لِلْحَادِثِ

اعتبار وجوب ذاتی کے غیر معلوم ساتھ علم ذوقی اور شہودی کے اسلیے کہ نہیں ہے کوئی دخل واسطے حادث کے

فِي ذٰلِكَ فَمَا جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لِآدَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَّا تَشْرِيفًا وَلِهٰذَا

بیچ وجوب ذاتی کے پس نہ جمع کیا اللہ تعالے نے واسطے آدم کے دونون ہاتھوں اپنے کو مگر واسطے بزرگ کرنے کے اور واسطے اسکے

قَالَ لِإِبْلِيسَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ وَمَا هُوَ إِلَّا عَيْنُ

فرمایا حق تعالی نے ابلیس کو کس چیز نے منع کیا تجکو اس بات سے کہ سجدہ کرے تو اوس شخص کو کہ پیدا کیا میں نے دونون ہاتھون اپنے سے اور نہین ہے بزرگی آدم کی مگر عین

جَمْعِهِ بَيْنَ الصُّورَتَيْنِ صُورَةِ الْعَالَمِ وَصُورَةِ الْحَقِّ وَهُمَا يَدَا

جمع کرنا آدم کا دونون صورتون کو کہ صورت عالم کی اور صورت حق تعالے کی ہے اور یہی ہین دونون ہاتھ

الْحَقِّ وَإِبْلِيسُ جُزْءٌ مِنَ الْعَالَمِ لَمْ تَحْصُلْ لَهُ هٰذِهِ الْجَمْعِيَّةُ وَلِهٰذَا

حق تعالی کے اور ابلیس ایک جز ہے عالم میں سے نہین حاصل ہے واسطے ابلیس کے یہ جمعیت اور واسطے اسکے

كَانَ آدَمُ خَلِيفَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ ظَاهِرًا بِصُورَةِ مَنِ اسْتَخْلَفَهُ فِيمَا

ہوئے آدم خلیفہ پس اگر نہ ہوتے آدم ظاہر موافق صورت اوس شخص کے کہ خلیفہ کیا ہے اوس شخص نے آدم کو بیچ اوس چیز کے

اسْتَخْلَفَهُ فِيهِ فَمَا هُوَ خَلِيفَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ جَمِيعُ مَا تَطْلُبُهُ

کہ خلیفہ کیا ہے اوسنے آدم کو اوس مین پس نہ ہوتے آدم خلیفہ اور اگر نہ ہووے بیچ آدم کے تمامی وہ چیز کہ طلب کرتے ہین اوسکو

الرَّعَايَا الَّتِي اسْتُخْلِفَ عَلَيْهَا لِأَنَّ اسْتِنَادَهَا إِلَيْهِ فَلَا بُدَّ أَنْ يَقُومَ

رعایا کہ وہ خلیفہ بنائے گئے ہین اوپر اونکے نہ ہوتے آدم خلیفہ اسلیے کہ رجوع رعایا کا طرف خلیفہ کے ہے پس ضرور ہے یہ کہ قایم کرے خلیفہ

بِجَمِيعِ مَا تَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَإِلَّا فَلَيْسَ بِخَلِيفَةٍ عَلَيْهِمْ فَمَا صَحَّتِ الْخِلَافَةُ

تمامی اون چیزون کو کہ محتاج ہین رعایا طرف اون چیزون کے وگرنہ پس نہین ہے وہ خلیفہ اوپر اونکے پس نہین صحیح ہے خلافت

إِلَّا لِلْإِنْسَانِ الْكَامِلِ فَأَنْشَأَ صُورَتَهُ الظَّاهِرَةَ مِنْ حَقَائِقِ الْعَالَمِ

مگر واسطے انسان کامل کے پس پیدا کی حق تعالی نے صورت ظاہری آدم کی حقایق باطنی عالم سے

وَصُوَرِهِ وَأَنْشَأَ صُورَتَهُ الْبَاطِنَةَ عَلَى صُورَتِهِ تَعَالىٰ وَلِذٰلِكَ

اور صور ظاہری عالم سے اور پیدا کی حق تعالی نے صورت باطنی آدم کی موافق صورت حق تعالی کے اور واسطے اسکے

قَالَ فِيهِ كُنْتُ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَمَا قَالَ كُنْتُ عَيْنَهُ وَأُذُنَهُ فَفَرَّقَ

فرمایا حق تعالی نے بیچ حق آدم کے ہوتا ہون مین قوت سامعہ اوسکی اور قوت باصرہ اوسکی اور نہ فرمایا ہوتا ہون مین آنکھ اوسکی اور کان اوسکا پس فرق کیا حق تعالی نے

بَيْنَ الصُّورَتَيْنِ وَهٰكَذَا هُوَ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ مِنَ الْعَالَمِ بِقَدْرِ

درمیان دونون صورت ظاہری اور باطنی کے اور اسیطرح سرایت کی حق تعالے نے بیچ ہر موجود عالم کے اوسقدر کہ

مَا تَطْلُبُهُ حَقِيقَةُ ذٰلِكَ الْمَوْجُودِ لٰكِنْ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَجْمُوعُ مَا لِلْخَلِيفَةِ

چاہتی ہے اوسکو حقیقت اور استعداد اوس موجود کی لیکن نہین ہے واسطے کسیکے جمعیت اوسقدر کہ واسطے خلیفہ کے ہے

فَمَا فَازَ إِلَّا بِالْمَجْمُوعِ وَلَوْلَا سَرَيَانُ الْحَقِّ فِي الْمَوْجُودَاتِ

پس نہ پہنچا اونچی رتبہ خلافت کو مگر خلیفہ بسبب جامع ہونے صورت حق اور عالم کے اور اگر نہوتی سرایت ذات حق تعالی کی بیچ موجودات کے

بالصورة ما كان للعالم وجود كما انه لولا تلك الحقائق

ساتھ صورت صفات اسمائی کے نہوتا واسطے عالم کے وجود جیسے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہوتے حقایق

المعقولة الكلية ما ظهر حكم في الموجودات العينية ومن هذه

معقول کلی نہ ظاہر ہوتا کوئی حکم بیچ موجودات خارجی کے اور اسی ارتباط سے

الحقيقة كان الافتقار من العالم الى الحق في وجوده شعر

کہ ثابت ہے نفس الامر میں حاصل ہوئی احتیاج عالم کی طرف حق تعالیٰ بیچ وجود اپنے کے شعر

فالكل مفتقر ما الكل مستغن

پس ہر ایک ... محتاج ہیں ہر ایک بے نیاز ہے ایک دوسرے سے

هذا هو الحق قد قلناه لا نكني

یہ ہی ہے حق کہ کہا ہے ہمنے اوسکو نہیں پوشیدہ رکھتے ہیں ہم

فان ذكرت غنيا لا افتقار به

پس اگر ذکر کرے تو بے نیازی حق کی کہ نہیں ہے احتیاج اوسکو

فقد علمت الذي بقولنا نعني

پس تحقیق جان لیا تونے اوس چیز کو ساتھ قول اپنے کے مراد رکھتے ہیں ہم

فالكل بالكل مربوط فليس له

پس ہر ایک ... مربوط ہے پس نہیں ہے واسطے عالم کے

عنه انفصال خذوا ما قلته عني

حق تعالیٰ سے جدائی لو تم جو کچھ کہا ہے اوسکو مجھ سے

فقد علمت حكمة نشأة جسد آدم اعني صورته الظاهرة

پس تحقیق جانا تونے حکمت پیدائش جسد آدم کی مراد لیتا ہوں میں صورت ظاہری اوسکی

وقد علمت نشأة روح آدم اعني صورته الباطنة فهو

اور تحقیق جانا تونے حکمت پیدائش روح آدم کی مراد لیتا ہوں میں صورت باطنی اوسکی پس آدم

الحق والخلق وقد علمت نشأة رتبته وهي المجموع الذي

حق ہے اور خلق اور تحقیق جانا تو حکمت پیدائش رتبہ آدم کی اور وہ رتبہ مجموع صورت حق اور عالم کی ہے کہ

به استحق الخلافة فآدم هو النفس الواحدة التي خلق منها

بسبب اوسکے مستحق ہوئے وہ خلافت کے پس آدم وہ ایک ذات ہے کہ پیدا کی گئی ہے اوس سے

هذا النوع الانساني وهو قوله تعالى يا ايها الناس اتقوا

یہ نوع انسانی اور وہ مستفاد ہے قول اللہ تعالیٰ سے اے لوگو ڈرتے رہو

ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها

رب اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک ذات سے اور بنایا اوس سے جوڑا اوسکا

وبث منهما رجالا كثيرا ونساء فقوله اتقوا ربكم اجعلوا ما

اور پھیلائے اون دونوں سے مرد بہت اور عورتیں بہت پس معنی قول اللہ تعالیٰ کے کہ اتقوا ربکم یہ ہیں کہ کرو تم اوس چیز کو

ظهر منكم وقاية لربكم واجعلوا ما بطن منكم وهو ربكم

کہ ظاہر تمہارا ہے حافظ واسطے رب اپنے کے اور کرو تم اوس چیز کو کہ باطن تمہارا ہے حالانکہ وہ رب تمہارا ہے

وِقَايَةً لَكُمْ فَإِنَّ الْأَمْرَ ذَمٌّ وَحَمْدٌ فَكُونُوا وِقَايَتَهُ فِي الذَّمِّ وَاجْعَلُوهُ

حافظ واسطے اپنے اسلیے کہ تحقیق امر بد کیا ہوا ہے اور نیک پس ہوجاؤ تم بچانے والے رب اپنے کو امر بد اور کرو تو تم اپنے کو

وِقَايَتَكُمْ فِي الْحَمْدِ تَكُونُوا أُدَبَاءَ عَالِمِينَ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَهُ

بچانے والے امر نیک سے ہوگے تم صاحب ادب اور دانای حفظ مراتب کے پھر تحقیق حق عز وجل نے واقف کیا آدم کو

عَلَىٰ مَا أَوْدَعَ فِيهِ وَجَعَلَ ذٰلِكَ فِي قَبْضَتَيْهِ الْقَبْضَةُ فِيهَا الْعَالَمُ

اوپر اوس چیز کے کہ امانت رکھی اوسنے بیچ آدم کے اور کردانا حق تعالیٰ نے اوس امانت کو بیچ دونوں مٹھیوں اپنے کے ایک قبضہ بیچ اوسکے عالم ہے

وَالْقَبْضَةُ الْأُخْرَىٰ فِيهَا آدَمُ وَبَنُوهُ وَبَيَّنَ مَرَاتِبَهُمْ فِيهِ وَلَمَّا

اور قبضہ دوسرا کہ بیچ اسکے آدم ہے اور فرزند اوسکے اور ظاہر کیا یعنی ... کیا حق تعالیٰ نے مراتب فرزندوں آدم کو بیچ آدم کے اور جب

أَطْلَعَنِي اللّٰهُ فِي سِرِّي عَلَىٰ مَا أَوْدَعَ فِي هٰذَا الْإِمَامِ الْوَالِدِ الْأَكْبَرِ

واقف کیا مجھکو اللہ تعالیٰ نے بیچ بھید میرے کے بوجہ خاص اوپر اون اسرار کے کہ امانت رکھی ہیں حق تعالیٰ نے بیچ اس امام والد اکبر یعنے روح محمدی کے

جَعَلْتُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنْهُ مَا حُدَّ لِي لَا مَا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَإِنَّ

کردانا میں نے بیچ اس کتاب کے بعض اون میں سے جو کچھ کہ حد مقرر کیگئی تھی واسطے میرے نہ تمامی ان چیزوں کو کہ واقف کیا گیا میں اوپر اوسکے

ذٰلِكَ لَا يَسَعُهُ كِتَابٌ وَلَا الْعَالَمُ الْمَوْجُودُ الْآنَ فَمِمَّا شَاهَدْتُهُ

اسلیے کہ یہ ایسا ہے کہ نہیں گنجایش کرتی ہے اوسکو کوئی کتاب اور نہ تمامی عالم کہ موجود ہیں اسوقت پس وہ چیز کہ مشاہدہ کیا میں نے اوسکو

مِمَّا نُودِعُهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ كَمَا حَدَّهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

خواب میں یعنی وہ چیز کہ امانت رکھینگے ہم اوسکو بیچ اس کتاب کے جیسے کہ حد مقرر کی تھی اوسکے واسطے میرے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكْمَةٌ إِلٰهِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ آدَمِيَّةٍ وَهُوَ هٰذَا الْبَابُ

علیہ وسلم نے حکمت الٰہیہ ہے بیچ بیان کلمہ آدمیہ کے اور وہ یہی فص ہے جو ذکر کیا گیا

ثُمَّ حِكْمَةٌ نَفْثِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ شِيثِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ سُبُّوحِيَّةٌ

پھر فص حکمت نفثیہ ہے بیچ بیان کلمہ شیثیہ کے پھر فص حکمت سبوحیہ ہے

فِي كَلِمَةٍ نُوحِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ قُدُّوسِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ إِدْرِيسِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ نوحیہ کے پھر فص حکمت قدوسیہ ہے بیچ کلمہ ادریسیہ کے

ثُمَّ حِكْمَةٌ مُهَيَّمِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ إِبْرَاهِيمِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ حَقِّيَّةٌ

پھر فص حکمت مہیمیہ بیچ بیان کلمہ ابراہیمیہ کے پھر فص حکمت حقیہ ہے

فِي كَلِمَةٍ إِسْحَاقِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ عَلِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ

بیچ بیان کلمہ اسحاقیہ کے پھر فص حکمت علیہ ہے بیچ بیان کلمہ

إِسْمَاعِيلِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ رُوحِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ

اسماعیلیہ کے پھر فص حکمت روحیہ ہے بیچ بیان کلمہ

يَعْقُوبِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ نُورِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ يُوسُفِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ أَحَدِيَّةٌ

یعقوبیہ کے پھر فص حکمت نوریہ ہے بیچ بیان کلمہ یوسفیہ کے پھر فص حکمت احدیہ ہے

فِي كَلِمَةٍ هُودِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ فَاتِحِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ صَالِحِيَّةٍ ثُمَّ

بیچ بیان کلمہ ہودیہ کے پھر فص حکمت فاتحیہ ہے بیچ بیان کلمہ صالحیہ کے پھر

حِكْمَةٌ قَلْبِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ شُعَيْبِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ مَلْكِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ

فص حکمت قلبیہ ہے بیچ بیان کلمہ شعیبیہ کے پھر فص حکمت ملکیہ ہے بیچ بیان کلمہ

لُوطِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ قَدَرِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ عُزَيْرِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ نَبَوِيَّةٌ

لوطیہ کے پھر فص حکمت قدریہ ہے بیچ بیان کلمہ عزیریہ کے پھر فص حکمت نبویہ ہے

فِي كَلِمَةٍ عِيسَوِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ رَحْمَانِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ سُلَيْمَانِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ عیسویہ کے پھر فص حکمت رحمانیہ ہے بیچ بیان کلمہ سلیمانیہ کے

ثُمَّ حِكْمَةٌ وُجُودِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ دَاوُدِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ نَفَسِيَّةٌ فِي

پھر فص حکمت وجودیہ ہے بیچ بیان کلمہ داودیہ کے پھر فص حکمت نفسیہ ہے بیچ بیان

كَلِمَةٍ يُونُسِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ غَيْبِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ أَيُّوبِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ

کلمہ یونسیہ کے پھر فص حکمت غیبیہ ہے بیچ بیان کلمہ ایوبیہ کے پھر فص حکمت

جَلَالِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ يَحْيَوِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ مَالِكِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ زَكَرِيَّاوِيَّةٍ

جلالیہ ہے بیچ بیان کلمہ یحیویہ کے پھر فص حکمت مالکیہ ہے بیچ بیان کلمہ زکریویہ کے

ثُمَّ حِكْمَةٌ إِينَاسِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ إِلْيَاسِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ إِحْسَانِيَّةٌ فِي

پھر فص حکمت ایناسیہ ہے بیچ بیان کلمہ الیاسیہ کے پھر فص حکمت احسانیہ ہے بیچ بیان

كَلِمَةٍ لُقْمَانِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ إِمَامِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ هَارُونِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ

کلمہ لقمانیہ کے پھر فص حکمت امامیہ ہے بیچ بیان کلمہ ہارونیہ کے پھر فص حکمت

عُلْوِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ مُوسَوِيَّةٍ ثُمَّ حِكْمَةٌ صَمَدِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ خَالِدِيَّةٍ ثُمَّ

علویہ ہے بیچ بیان کلمہ موسویہ کے پھر فص حکمت صمدیہ ہے بیچ بیان کلمہ خالدیہ کے پھر

حِكْمَةٌ فَرْدِيَّةٌ فِي كَلِمَةٍ مُحَمَّدِيَّةٍ وَفَصُّ كُلِّ حِكْمَةٍ الْكَلِمَةُ الَّتِي

فص حکمت فردیہ ہے بیچ بیان کلمہ محمدیہ کے اور فص ہر حکمت کا وہ کلمہ ہے کہ

نُسِبَتْ إِلَيْهَا فَاقْتَصَرْتُ عَلَى مَا ذَكَرْتُهُ مِنْ هٰذِهِ الْحِكَمِ فِي هٰذَا

نسبت کی گئی وہ حکمت طرف اوسی کلمہ کے پس اقتصار کیا مینے اوپر اوسقدر کہ ذکر کیا مینے اسکو ان حکمتوں سے بیچ اس

الْكِتَابِ عَلَى حَدِّ مَا ثَبَتَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ فَامْتَثَلْتُ مَا رُسِمَ لِي

کتاب کے موافق اوس حد کے جو ثابت ہو وہ بیچ ام الکتاب کے پس پیروی کی مینے اوس علامت کی کہ نشان کیگئی تھی اوسکو واسطے

وَوَقَفْتُ عِنْدَ مَا حُدَّ لِي وَلَوْ رُمْتُ زِيَادَةً عَلَى ذٰلِكَ مَا اسْتَطَعْتُ

میری اور ٹھہرا میں نزدیک اوس حد کے کہ مقرر کیگئی تھی وہ واسطے میرے اور اگر چاہتا میں زیادتی اوپر اسکے نہیں طاقت رکھتا

فَإِنَّ الْحَضْرَةَ تَمْنَعُ ذٰلِكَ وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لَا رَبَّ غَيْرُهُ

اسلیے کہ تحقیق حضرت الٰہیہ منع کرتا ہے اسکو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے نہیں ہے کوئی رب غیر اوسکا

فَصُّ حِكْمَةٍ نَفْثِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ شِيثِيَّةٍ

یہ فص حکمت نفثیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ شیثیہ کے

اِعْلَمْ أَنَّ الْعَطَايَا وَالْمِنَحَ الظَّاهِرَةَ فِي الْكَوْنِ عَلَى أَيْدِي الْعِبَادِ

جان تو اے طالب تحقیق عطایا اور بخششیں کہ ظاہر ہیں بیچ وجود خارجی کے اوپر تصرف بندوں کے

وَعَلَى غَيْرِ أَيْدِيهِمْ عَلَى قِسْمَيْنِ مِنْهَا مَا يَكُونُ عَطَايَا ذَاتِيَّةً

اور اوپر غیر تصرف اونکے کے وہ اوپر دو قسم کے ہیں ایک اونمیں سے عطایای ذاتیہ ہیں

وَعَطَايَا أَسْمَائِيَّةً وَتَتَمَيَّزُ عِنْدَ أَهْلِ الْأَذْوَاقِ كَمَا أَنَّ مِنْهَا

اور دوسری اونمیں سے عطایای اسمائیہ ہیں اور تمیز ہوتی ہے ایک قسم دوسری قسم سے نزدیک صاحب ذوق کے جیسا کہ تحقیق بعض ان میں سے

مَا يَكُونُ عَنْ سُؤَالٍ فِي مُعَيَّنٍ وَعَنْ سُؤَالٍ فِي غَيْرِ مُعَيَّنٍ وَمِنْهَا مَا

وہ عطایا ہیں کہ حاصل ہوتی ہیں وہ سوال زبانی سے بیچ مطلوب معین کے اور بعض ایسی ہیں کہ حاصل ہوتی ہیں سوال زبانی سے بیچ مطلوب غیر معین کے اور بعض انمیں سے وہ عطایا ہیں

لَا يَكُونُ عَنْ سُؤَالٍ سَوَاءٌ كَانَتِ الْعَطِيَّةُ ذَاتِيَّةً أَوْ أَسْمَائِيَّةً

کہ نہیں حاصل ہوتے ہیں وہ سوال زبانی سے برابر ہے کہ ہووے وہ عطیہ ذاتیہ یا اسمائیہ

فَالْمُعَيَّنُ كَمَنْ يَقُولُ يَا رَبِّ أَعْطِنِي كَذَا فَيُعَيِّنُ أَمْرًا مَا لَا يَخْطُرُ

پس مطلوب معین مثل مطلوب اس شخص کے ہے کہ کہتا ہووے اے رب میرے مجھکو فلانی چیز پس تعین کرتا ہے سائل ایسی چیز کو کہ نہیں گذرتی ہے

لَهُ سِوَاهُ وَغَيْرُ الْمُعَيَّنِ كَمَنْ يَقُولُ يَا رَبِّ أَعْطِنِي مَا تَعْلَمُ فِيهِ مَصْلَحَتِي

اسکو دل میں سوا اوس چیز کے اور مطلوب غیر معین مثل مطلوب اس شخص کے ہے کہ کہتا ہووے اے رب میرے دے مجھکو وہ چیز کہ جانتا ہے تو اسمیں مصلحت میری

مِنْ غَيْرِ تَعْيِينٍ لِكُلِّ جُزْءٍ ذَاتِيٍّ مِنْ لَطِيفٍ وَكَثِيفٍ وَالسَّائِلُونَ

بغیر تعین کرنے سائل کے کسی جزو ذاتی کو لطیف روحانی اور کثیف جسمانی سے اور زبانی سوال کرنے والے

۲۱

ذاتی ان دونوں اجزای مذکورہ سے مرکب ہے ہر فرد انسان میں اور ہو سکتا ہے کہ لطیف سے علوم اور معارف اور ارزاق روحانیہ اور کثیف سے مال و اولاد اور ارزاق جسمانیہ مراد ہوں ۱۲ منہ

صِنْفَانِ صِنْفٌ بَعَثَهُ عَلَى السُّؤَالِ الِاسْتِعْجَالُ الطَّبِيعِيُّ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ

وہ گروہ ہیں ایک گروہ ہے کہ برانگیختہ کیا ہے اوسکو اوپر سوال زبانی کے اوسکی طبیعت کی جلد بازی نے واسطے کہ تحقیق آدمی

خُلِقَ عَجُولًا وَالصِّنْفُ الْآخَرُ بَعَثَهُ عَلَى السُّؤَالِ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ ثَمَّةَ أُمُورًا

پیدا کیا گیا ہے جلد باز اور دوسرا گروہ وہ ہے کہ برانگیختہ کیا ہے اوسکو علم اوسکے نے اوپر سوال زبانی کے جبکہ جانا اس سائل نے کہ ایسا امور کہ تحقیق جگہ یعنی نفس الامر میں معلومات ہیں

عِنْدَ اللّٰهِ قَدْ سَبَقَ الْعِلْمُ بِأَنَّهَا لَا تُنَالُ إِلَّا بَعْدَ سُؤَالٍ فَيَقُولُ فَلَعَلَّ

نزدیک اللہ تعالے کے تحقیق سبقت کی علم حق تعالے نے اس طرح پر کہ تحقیق وہ معلومات نہ پہونچینگے مگر بعد سوال کے پس کہتا ہے وہ سائل شاید کہ

مَا أَسْأَلُهُ سُبْحَانَهُ يَكُونُ مِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ فَسُؤَالُهُ احْتِيَاطٌ لِمَا هُوَ

وہ چیز کہ سوال کرتا ہوں میں اوسکا حق سبحانہ تعالے سے ہوگی وہ اسی قسم سے پس سوال کرنا اس سائل کا احتیاط ہے واسطے اس چیز کے کہ

الْأَمْرُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِمْكَانِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ وَلَا مَا يُعْطِيهِ

نفس الامر میں حضرت امکان سے ہے حالانکہ وہ سائل نہیں جانتا ہے اوس چیز کو جو مقرر ہے بیچ علم اللہ تعالیٰ کے اور نہیں جانتا ہے وہ سائل اوس چیز کو کہ مقتضی ہے

اسْتِعْدَادُهُ فِي الْقَبُولِ لِأَنَّهُ مِنْ أَغْمَضِ الْمَعْلُومَاتِ الْوُقُوفُ

استعداد ازلی اوسکی بیچ قبولیت سوال کے اسلیے کہ تحقیق باریک تر معلومات سے ہے واقف ہونا

فِي كُلِّ زَمَانٍ فَرْدٍ عَلَى اسْتِعْدَادِ الشَّخْصِ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ وَلَوْلَا

بیچ ہر ایک جز زمان معین کے اوپر استعداد اور قابلیت شخص کے بیچ اوسی جز زمان معین کے اور اگر

مَا أَعْطَاهُ الِاسْتِعْدَادُ السُّؤَالَ مَا سَأَلَ فَغَايَةُ أَهْلِ الْحُضُورِ الَّذِينَ

نہ بخشتی سائل کو استعداد اوسکی توفیق سوال کرنے کی نہ سوال کرتا وہ پس وہ غایت علم اہل حضور کی کہ

لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ هٰذَا أَنْ يَعْلَمُوهُ فِي الزَّمَانِ الَّذِي يَكُونُونَ

نہیں جانتے ہیں وہ مثل جاننے کاملین کے یہ ہے کہ جانتے ہیں وہ استعداد کو اوسوقت میں کہ حاضر رہتے ہیں وہ

فِيهِ فَإِنَّهُمْ لِحُضُورِهِمْ يَعْلَمُونَ مَا أَعْطَاهُمُ الْحَقُّ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ

بیچ اوسوقت کے اسلیے کہ وہ لوگ بسبب حضوری اپنے کے جانتے ہیں اوس چیز کو کہ عطا کی وہ چیز انکو حق تعالیٰ نے بیچ اوسوقت خاص کے

وَأَنَّهُمْ مَا قَبِلُوهُ إِلَّا بِالِاسْتِعْدَادِ وَهُمْ صِنْفَانِ صِنْفٌ يَعْلَمُونَ مِنْ قَبُولِهِمْ

اور یہ جانتے ہیں اسبات کو کہ تحقیق نہیں قبول کیا انہوں نے عطیہ حق کو مگر بسبب استعداد جزئی کے اور یہ اہل حضور بھی دو گروہ ہیں ایک گروہ وہ ہے کہ جانتے ہیں قبول کرنے سے عطا حق کو

اسْتِعْدَادَهُمْ وَصِنْفٌ يَعْلَمُونَ مِنِ اسْتِعْدَادِهِمْ مَا يَقْبَلُونَهُ

استعداد اپنی اور دوسرا گروہ ہے کہ جانتے ہیں وہ استعداد اپنی سے اوس عطیہ کو کہ قبول کرتے ہیں وہ اوسکو

هٰذَا أَتَمُّ مَا يَكُونُ فِي مَعْرِفَةِ الِاسْتِعْدَادِ فِي هٰذَا الصِّنْفِ وَمِنْ هٰذَا

یہ معرفت استعداد کی کامل تر اوس معرفت سے ہے کہ حاصل ہوتی ہے درمیان باب معرفت استعداد کے بیچ اس گروہ اہل حضور کے اور بعض اس

الصِّنْفِ مَنْ يَسْأَلُ لَا لِلِاسْتِعْجَالِ وَلَا لِلْإِمْكَانِ وَإِنَّمَا يَسْأَلُ امْتِثَالًا

گروہ غیر عارف سے وہ شخص ہے کہ سوال کرتا ہے وہ نہ واسطے جلد بازی طبیعت کے اور نہ واسطے ممکن ہونے مطلوب کے اور سوائے اسکے نہیں کہ سوال کرتا ہے وہ واسطے پیروی

لأمر الله في قوله تعالى أدعوني أستجب لكم فهو العبد المحض وليس

امر اللہ تعالی کے کہ ثابت ہے وہ امر بیچ قول اللہ تعالی کے کہ دعا مانگو تم مجھسے قبول کرونگا میں دعا تمہاری پس یہ شخص بندہ خالص ہے اور نہیں ہے

للداعي همة متعلقة فيما سأل فيه من معين أو غير معين

واسطے اس سائل یا داعی کے کوئی مقصد متعلق بیچ اوس چیز کے کہ سوال کیا اوسنے بیچ اوسکے مطلوب معین یا غیر معین سے

وإنما همته في امتثال أوامر سيده ، فإذا اقتضى الحال السؤال

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ قصد اوسکا بیچ بجالانے احکام مالک اپنے کے ہے پس جسوقت مقتضی ہووے حال سوال لسانی کا

سأل عبودية وإذا اقتضى التفويض والسكوت سكت فقد

سوال کرتا ہے سائل تابعداری کی روسے اور جسوقت مقتضی ہووے حال تفویض اور سکوت کا ساکت رہتا ہے پس تحقیق

ابتلى أيوب وغيره وما سألوا رفع ما ابتلاهم الله به ثم

مبتلا کیے گئے ایوب علیہ السلام اور غیر اونکے انبیا علیہم السلام بیچ بلا کے اور نہیں سوال کیا اونہوں نے رفع کرنا اوس چیز کا کہ مبتلا کیا اونکو اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے پھر

اقتضى لهم الحال في زمان آخر أن يسألوا دفع ذلك فسألوا

مقتضی ہوا واسطے اونکے حال بیچ زمانہ دوسرے کے کہ سوال کریں وہ واسطے دفع کرنے اوسکے کے پس سوال کیا اونہوں نے

فرفعه الله عنهم والتعجيل بالمسئول فيه والإبطاء للقدر المعين

پس دفع کیا اوس بلا کو اللہ تعالی نے اونسے اور جلدی کرنا سوال کا بیچ حصول مطلوب کے اور دیری کرنا بنظر اندازہ اور تقدیر معین کے ہے

له عند الله فإذا وافق السؤال الوقت أسرع بالإجابة وإذا

واسطے اوسی مطلوب کے نزدیک اللہ تعالی کے پس جسوقت موافقت کرے سوال ساتھ وقت مقدر کے جلدی کرتا ہے سوال قبول ہوتے میں

تأخر الوقت إما في الدنيا وإما في الآخرة تأخرت الإجابة

اور جسوقت تاخیر ہووے وقت اجابت کا سوال سے یا تو دنیا میں یا تو آخرت میں تاخیر ہوگی شے مطلوبہ سوال کی

في ذلك المسئول فيه لا الإجابة التي هي لبيك من الله فافهم

بیچ حصول مطلوب کے نہ وہ قبولیت کہ وہ لبیک کہنا ہے جانب سے اللہ تعالے کے پس سمجھ تو اسے طالب اسرار

وأما القسم الثاني وهو قولنا ومنها ما لا يكون عن سؤال فالذي أريد

لیکن قسم دوسری کہ وہ قول ہمارا ہے کہ اور بعض اونمیں سے وہ عطایا ہیں کہ نہیں حاصل ہوتی ہیں سوال سے پس سوا اسکے نہیں ہے کہ مراد رکھتا ہوں میں

بالسؤال التلفظ به فإن في نفس الأمر لا بد من سؤال إما باللفظ

سوال مذکور سے تلفظ کرنا ساتھ سوال لفظی کے اسلیے کہ تحقیق نفس الامر میں ضرور ہے واسطے ہر عطیہ کے سوال کا ہونا یا ساتھ سوال لفظی کے ہووے

أو بالحال أو بالاستعداد كما أنه لا يصح حمد مطلق قط إلا

یا ساتھ سوال حالی کے یا ساتھ سوال استعدادی کے جیسے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں صحیح ہوتی ہے حمد مطلق ہرگز مگر

في اللفظ وأما في المعنى فلا بد أن يقيده الحال فالذي يبعثك

بسبب لفظ کے و لیکن حمد مطلق بسبب معنی کے پس ضرور ہے کہ مقید کرے اوسی حمد کو لسان حال پس جو چیز برانگیختہ کرتی ہے تجکو

ایسا ہی ساتھ لسان استعدادات جزئیہ کے بسبب مقید ہونے اون استعدادات جزئیہ کے ساتھ ازمنہ معینہ کے واسطے

عَلٰى حَمْدِ اللّٰهِ هُوَ الْمُقَيِّدُ لَكَ بِاسْمٍ فِعْلٍ اَوْ بِاسْمٍ تَنْزِيْهٍ وَالْاِسْتِعْدَادُ

اور پر حمد اللہ تعالیٰ کے وہی چیز مقید کرنے والی ہے تجکو واسطے حمد کے ساتھہ اسم صفت فعلیہ کے یا ساتھہ اسم صفت تنزیہیہ کے اور استعداد

مِنَ الْعَبْدِ لَا يَشْعُرُ بِهٖ صَاحِبُهٗ وَيَشْعُرُ بِالْحَالِ لِاَنَّهٗ يَعْلَمُ الْبَاعِثَ وَهُوَ

بندے کی ہے نہیں شعور کرتا ہے اوس استعداد کا صاحب اوسکا اور شعور کرتا ہے وہ حال اپنے کا اسلیے کہ وہ صاحب استعداد جانتا ہے باعث طلبیہ کو اور وہ

الْحَالُ فَالْاِسْتِعْدَادُ اَخْفٰى سُؤَالٍ وَاِنَّمَا يَمْنَعُ هٰؤُلَآءِ مِنَ السُّؤَالِ عِلْمُهُمْ

باعث حال ہے پس سوال استعداد کا پوشیدہ تر سوال کا ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ باز رکہتا ہے ان سائلین کو سوال لفظی سے علم اونکا

بِاَنَّ لِلّٰهِ فِيْهِمْ سَابِقَةَ قَضَاءٍ فَهُمْ قَدْ هَيَّئُوْا مَحَلَّهُمْ لِقَبُوْلِ مَا يَرِدُ مِنْهُ

اسطرح سے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے بیچ حق اونکے حکم ہے سابق ازل میں اسلیے کہ ان لوگوں نے آمادہ اور درست کیا ہے محل اپنے کو واسطے قبول کرنے اوس چیز کے کہ وارد ہووے حق سے

وَقَدْ غَابُوْا عَنْ نُفُوْسِهِمْ وَاَغْرَاضِهِمْ وَمِنْ هٰؤُلَآءِ مَنْ يَعْلَمُ اَنَّ

وہ اللہ تعالیٰ سے اور غائب ہوئے وہ لوگ نفوس شہوانیہ اور غرضوں نفسانیہ اپنی سے اور بعض ان گروہ میں سے وہ عارف ہے کہ جانتا ہے وہ اس بات کو کہ تحقیق

عِلْمَ اللّٰهِ بِهٖ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ هُوَ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِيْ حَالِ ثُبُوْتِ عَيْنِهٖ

علم اللہ تعالیٰ کا حق میں اسکے بیچ تمامی احوال اپنے کے وہ چیز ہے کہ تھا وہ عارف اوپر اوسکے بیچ حال ثبوت عین ثابتہ اپنے کے

قَبْلَ وُجُوْدِهَا وَيَعْلَمُ اَنَّ الْحَقَّ لَا يُعْطِيْهِ اِلَّا مَا اَعْطَاهُ عَيْنُهٗ مِنَ

علم حق میں قبل وجود خارجی عین ثابتہ کے اور جانتا ہے وہ عارف بالکو یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ نہیں دیتا ہے اسکو مگر وہ چیز کہ عطا کی حق تعالیٰ کو عین ثابتہ اوسکی نے کہ وہ چیز

الْعِلْمِ بِهٖ وَهُوَ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِيْ حَالِ ثُبُوْتِهٖ فَيَعْلَمُ اَنَّ عِلْمَ اللّٰهِ

علم حق تعالیٰ کا ہے بیچ حق اوس عارف کے اور وہ چیز کہ تھا بندہ اوپر اوسکے بیچ حال ثبوت اپنے کے علم حق میں پس جانتا ہے وہ عارف اسبات کو کہ تحقیق علم اللہ تعالیٰ کا

بِهٖ مِنْ اَيْنَ حَصَلَ وَمَا ثَمَّةَ صِنْفٌ مِنْ اَهْلِ اللّٰهِ اَعْلٰى وَاَكْشَفُ مِنْ

حق میں بندے کے کہاں سے حاصل ہوا اور نہیں ہے اونہیں میں کوئی گروہ اہل اللہ سے برتر اور مکاشف تر

هٰذَا الصِّنْفِ فَهُمُ الْوَاقِفُوْنَ عَلٰى سِرِّ الْقَدَرِ وَهُمْ عَلٰى قِسْمَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُ

اس گروہ سے پس یہ گروہ واقف ہیں اوپر سر قدر کے اور یہ گروہ اوپر دو قسم کے ہیں بعض ان میں سے وہ عارف ہے کہ جانتا ہے

ذٰلِكَ مُجْمَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُهٗ مُفَصَّلًا وَالَّذِيْ يَعْلَمُهٗ مُفَصَّلًا اَعْلٰى وَاَتَمُّ مِنَ الَّذِيْ يَعْلَمُهٗ

وہ سر قدر کو اجمال کی رو سے اور بعض ان میں سے وہ عارف ہے کہ جانتا ہے وہ سر قدر کو تفصیل کی رو سے اور جو عارف کہ جانتا ہے سر قدر کو تفصیل کی رو سے برتر اور کامل تر ہے اوس عارف سے کہ جانتا ہے وہ سر قدر کو

مُجْمَلًا فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ مَا تَعَيَّنَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ فِيْهِ اِمَّا بِاِعْلَامِ اللّٰهِ اِيَّاهُ بِمَا اَعْطَاهُ

اجمال کی رو سے اسلیے کہ تحقیق عارف صاحب تفصیل جانتا ہے جو کچھ معین ہے بیچ علم اللہ تعالیٰ کے حق میں اپنے کے جانتا ہے یا بسبب اعلام اللہ تعالیٰ کے اوس عارف کو اوس چیز کو کہ عطا کیا ہے حق تعالیٰ کو

عَيْنُهٗ مِنَ الْعِلْمِ بِهٖ وَاِمَّا بِاَنْ يُكْشَفَ لَهٗ عَنْ عَيْنِهِ الثَّابِتَةِ وَ

عین ثابتہ اوسکی نے کہ وہ چیز علم حق تعالیٰ کا ہے حق میں اوس بندے کے یا بسبب اسکے کہ کشف کیا جاوے اوس بندے کو عین ثابتہ اوسکا

انْتِقَالَاتِ الْاَحْوَالِ عَلَيْهَا اِلٰى مَا لَا يَتَنَاهٰى وَهُوَ اَعْلٰى فَاِنَّهٗ

اور انتقالات احوال عین ثابتہ کے غیر متناہی تک اور یہ صاحب کشف بلند مرتبہ والا ہے اسلیے کہ وہ صاحب کشف ہوگا

يَكُونُ فِي عِلْمِهِ بِنَفْسِهِ بِمَنْزِلَةِ عِلْمِ اللهِ بِهِ لِاَنَّ الْاَخْذَ مِنْ

اسوقت بیچ علم اپنے کے اپنی ذات کا مرتبہ مین علم اللہ تعالی کے کہ حق مین اپنے ہے اسلیے کہ اخذ علم دونو کا ایک ہے

مَعْدَنٍ وَاحِدٍ اِلَّا اَنَّهُ مِنْ جِهَةِ الْعَبْدِ عِنَايَةٌ مِنَ اللهِ سَبَقَتْ

معدن سے ہے مگر فرق یہ ہے کہ تحقیق علم کی طرف سے بندے کے عنایت ہو جانب اللہ تعالی کے کہ سابق ہوئی ہے وہ عنایت

لَهُ وَهِيَ مِنْ جُمْلَةِ اَحْوَالِ عَيْنِهِ يَعْرِفُهَا صَاحِبُ هٰذَا الْكَشْفِ

واسطے اوس بندہ کے اور وہ عنایت تمامی احوال عین ثابتہ مین سے اوسکے ہے کہ پہچانتا ہے اوس عنایت کو یہ صاحب کشف

اِذَا اَطْلَعَهُ اللهُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْ عَلٰى اَحْوَالِ عَيْنِهِ فَاِنَّهُ لَيْسَ

جسوقت اطلاع کرے اوسکو اللہ تعالی اوپر اوسکے یعنی اوپر حالات عین ثابتہ اوسکے کے اسلیے کہ تحقیق نہین ہے

فِي وُسْعِ الْمَخْلُوقِ اِذَا اَطْلَعَهُ اللهُ عَلٰى اَحْوَالِ عَيْنِهِ الثَّابِتَةِ

بیچ طاقت کسی مخلوق کے جسوقت اطلاع کرے اوسکو اللہ تعالی اوپر حالات عین ثابتہ اوسکے کے

الَّتِي تَقَعُ صُورَةُ الْوُجُودِ عَلَيْهَا اَنْ يَطَّلِعَ فِي هٰذِهِ الْحَالِ

جو واقع ہوتی ہے صورت وجود کی اوپر اوس عین ثابتہ کے یہ کہ مطلع ہووے وہ مخلوق بیچ اس حال اطلاع کے

عَلَى اطِّلَاعِ الْحَقِّ عَلٰى هٰذِهِ الْاَعْيَانِ الثَّابِتَةِ فِي حَالِ عَدَمِهَا

اوپر مطلع ہونا حق تعالی کے اوپر اس اعیان ثابتہ کے بیچ حال عدم اعیان ثابتہ کے

لِاَنَّهَا نِسَبٌ ذَاتِيَّةٌ لَا صُورَةَ لَهَا فَبِهٰذَا الْقَدْرِ نَقُولُ اِنَّ

اسلیے کہ تحقیق اعیان ثابتہ حالت عدم مین محض نسبتین ذاتیہ ہین نہین ہے کوئی صورت وجودی واسطے اونکے پس اسی قدر سے کہتے ہین ہم کہ تحقیق

الْعِنَايَةَ الْاِلٰهِيَّةَ سَبَقَتْ لِهٰذَا الْعَبْدِ بِهٰذِهِ الْمُسَاوَاةِ

عنایت الہی سابق ہوئی واسطے اس بندی کے ساتھ اسی برابری کے

فِي اِفَادَةِ الْعِلْمِ وَمِنْ هٰهُنَا يَقُولُ اللهُ حَتّٰى نَعْلَمَ وَهِيَ كَلِمَةٌ مُحَقَّقَةُ

بیچ اخذ علم کے اور اسی جگہ سے فرمایا ہے اللہ تعالی نے یہانتک کہ جانین ہم) اور وہ ایک کلمہ ہے ثابت

الْمَعْنٰى مَا هِيَ كَمَا يَتَوَهَّمُهُ مَنْ لَيْسَ لَهُ هٰذَا الْمَشْرَبُ وَغَايَةُ

المعنی اور ظاہر المراد وہ کلام ایسا نہین ہے کہ وہم کرتا ہے اسکو وہ شخص کہ نہین ہے واسطے اوسکے یہ مشرب کشف اور نہایت قول متکلم

الْمُنَزِّهِ اَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ الْحُدُوثَ فِي الْعِلْمِ لِلتَّعَلُّقِ وَهُوَ

صاحب تنزیہ کی یہ ہے کہ گردانتا ہے وہ اوس حدوث زمانی علم کو بیچ علم حق کے متعلق ہونے کے تعلق علم حق کے اور یہ

عَلٰی وَجْہٍ یَکُوْنُ لِلْمُتَکَلِّمِ بِعَقْلِہٖ فِیْ ھٰذِہِ الْمَسْئَلَۃِ لَوْلَا اَنَّہٗ اَثْبَتَ الْعِلْمَ

کردانا برتر وجہ کہ حال ہے واسطے اوس شکلم کے اوس عقل مین بیچ اس مسئلہ کے اگر نہوتی یہ بات کہ تحقیق اوس شکلم نے ثابت کیا ہے علم حق کو

زَائِدًا عَلَی الذَّاتِ فَجَعَلَ التَّعَلُّقَ لَہٗ لَا لِلذَّاتِ وَبِھٰذَا انْفَصَلَ عَنِ

زائد اوپر ذات حق کے پس گردانا اوسنے تعلق کو واسطے علم کے نہ واسطے ذات کے اور بسبب اسی کے متفرق ہوا متکلم عارف

الْمُحَقِّقِ مِنْ اَھْلِ اللّٰہِ صَاحِبِ الْکَشْفِ وَالْوُجُوْدِ ثُمَّ نَرْجِعُ اِلَی الْاَعْطِیَاتِ

محقق سے گروہ محقق اہل اللہ صاحب کشف اور موجدان سے ہے پھر رجوع کرتے ہین ہم طرف عطایا کے

فَنَقُوْلُ اِنَّ الْاَعْطِیَاتِ اِمَّا ذَاتِیَّۃٌ اَوْ اَسْمَائِیَّۃٌ فَاَمَّا الْمِنَحُ وَالْھِبَاتُ

پس کہتے ہین ہم تحقیق عطایا سی ربانی یا ذاتی ہین یا اسمائی لیکن انواع انعامات اور بخششین

وَالْعَطَایَا الذَّاتِیَّۃُ فَلَا تَکُوْنُ اَبَدًا اِلَّا عَنْ تَجَلٍّ اِلٰھِیٍّ وَالتَّجَلِّیْ مِنَ

اور عطایا جو ذاتی ہین پس نہین حاصل ہوتے ہین وہ ہرگز مگر تجلی الٰہی سے اور تجلی

الذَّاتِ لَا یَکُوْنُ اَبَدًا اِلَّا بِصُوْرَۃِ اسْتِعْدَادِ الْمُتَجَلّٰی لَہٗ غَیْرُ

ذات حق سے نہین حاصل ہوتی ہے ہرگز مگر موافق صورت قابلیت اوس بندہ کے کہ جسکے لیے تجلی کی گئی ہو غیر

ذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ اَبَدًا فَاِذَنِ الْمُتَجَلّٰی لَہٗ مَا رَاٰی سِوٰی صُوْرَتِہٖ

اسکے نہین حاصل ہوتی ہے وہ تجلی ہرگز پس اس وقت متجلی لہ نے نہ دیکھا سوائے صورت اپنی کے

فِیْ مِرْاٰۃِ الْحَقِّ وَمَا رَاَی الْحَقَّ وَلَا یُمْکِنُ اَنْ یَّرَاہُ مَعَ عِلْمِہٖ اَنَّہٗ

بیچ آئینہ حق کے اور نہ دیکھا اوسنے حق تعالی کو اور ممکن نہین کہ دیکھے وہ حق تعالی کو باوجود علم اپنے کے اسبات کا کہ تحقیق

مَا رَاٰی صُوْرَتَہٗ اِلَّا فِیْہِ کَالْمِرْاٰۃِ فِی الشَّاھِدِ اِذَا رَاَیْتَ الصُّوْرَ

اوس عارف نے نہ دیکھا صورت اپنی کو مگر بیچ ذات حق کے جیسے کہ آئینہ مقابل مین دیکھنے والے کے ہوتا ہے جس وقت دیکھیگا تو صور اشیا

اَوْ صُوْرَتَکَ فِیْھَا لَا تَرَاھَا مَعَ عِلْمِکَ اَنَّکَ مَا رَاَیْتَ الصُّوَرَ اَوْ

یا صورت اپنی بیچ اوس آئینہ کے نہ دیکھیگا تو اوس آئینہ کو باوجود علم تیرے اسبات کے کہ تحقیق تونے نہین دیکھا صور اشیا کو یا

صُوْرَتَکَ اِلَّا فِیْھَا فَاَبْرَزَ اللّٰہُ ذٰلِکَ مِثَالًا نَصَبَہٗ لِتَجَلِّیْہِ الذَّاتِیِّ

صورت اپنی مگر بیچ اوس آئینہ کے پس ظاہر کیا اللہ تعالی نے آئینہ کو ایک مثال کر قایم کیا اوسکو واسطے تجلی ذاتی اپنے کے

لِیَعْلَمَ الْمُتَجَلّٰی لَہٗ اَنَّہٗ مَا رَاٰہُ وَمَا ثَمَّ مِثَالٌ اَقْرَبُ وَلَا اَشْبَہُ

تاکہ جانے متجلی لہ اسبات کو کہ تحقیق اوسنے نہ دیکھا حق تعالی کو اور نہین ہے بیچ تمثیل تجلی ذاتی کے کوئی مثال قریب تر اور مشابہ تر

بِالرُّؤْیَۃِ وَالتَّجَلِّیْ مِنْ ھٰذَا وَاجْھَدْ فِیْ نَفْسِکَ عِنْدَ مَا تَرَی

ساتھ رویت حق اور تجلی ذاتی کے اس مثال سے اور کوشش کر تو اے طالب بیچ ذات اپنی کے وقت دیکھنے

الصُّوْرَۃَ فِی الْمِرْاٰۃِ اَنْ تَرٰی جِرْمَ الْمِرْاٰۃِ لَا تَرَاہُ اَبَدًا

صورت اپنی کے بیچ آئینہ کے یہ کہ دیکھے تو جسم آئینہ کو نہ دیکھیگا تو اوسکو کبھی

البتة حتى ان بعض من ادرك مثل هذا في صور المرايا ذهب الى ان الصورة

یقینا یہاں تک کہ تحقیق بعض ان لوگوں نے جنہوں نے دریافت کیا اسکو بیچ صورتوں آئینوں کے گیا ہے طرف اس بات کے کہ تحقیق وہ صورت

المرئية حجاب بين بصر الرائي وبين المرآة هذا اعظم ما قدر عليه من العلم والامر كما

کہ دیکھی جاتی ہے آئینہ میں حجاب ہے درمیان دیکھنے والے کے اور آئینہ کے اور یہ بڑا ہے جو کہ قدرت پایا اسنے علم میں اور امر

قلناه وذهبنا اليه وقد بينا هذا في الفتوحات المكية واذا ذقت هذا ذقت

کہ کہا ہمنے اور گئے ہم طرف اسکے اور تحقیق بیان کیا ہے اسکو بیچ فتوحات مکیہ کے اور جب چکھا تو نے اسکو تو چکھا تو نے اور پایا تو نے مرتبہ تجلی

الغاية التي ليس فوقها غاية في حق المخلوق فلا تطمع ولا تتعب نفسك

ذاتی کو پایا تو نے نہایت کا مرتبہ کہ نہیں ہے اوپر اسکے کوئی مرتبہ نہایت کا بیچ حق مخلوق کے پس مت امید رکھ اور مت رنج دے اپنے نفس کو

في ان ترقى في اعلى من هذا الدرج فما هو ثم اصلا وما

بیچ اس بات کے کہ ترقی کرے تو بیچ مرتبہ برتر کہ اس سے تجلی ذاتی ہے پس نہیں ہے کوئی مرتبہ اس جہ سے تجلی ذاتی ہیں ہرگز اور نہیں ہے

بعده الا العدم المحض فهو مرآتك في رؤيتك نفسك وانت مرآته

بعد اسکے کچھ مگر عدم محض پس حق تعالے آئینہ تیرا ہے بیچ دیکھنے تیرے کے ذات اپنی اور تو آئینہ حق تعالے کا ہے

في رؤيته اسمائه وظهور احكامها وليست سوى عينه فاختلط

بیچ دیکھنے حق تعالی کے مظاہر اسما اپنے اور تو آئینہ حق کا ہے بیچ ظہور احکام ان اسماء کے اور نہیں ہیں وہ مگر ذات حق تعالی کی پس مخلوط ہوا

الامر وانبهم فمنا من جهل في علمه فقال والعجز عن درك الادراك

امر حق اور بندہ کا اور مبہم پس بعض ہم عارفین میں سے وہ شخص ہے کہ متحیر ہوا بیچ علم اوس امر کے پس کہا اسنے اور عاجز ہونا دریافت کرنیسے دریافت کرنا ہے

ادراك ومنا من علم فلم يقل مثل هذا وهو اعلى القول بل

نہایت بات ہو اور بعض ہم عارفین میں سے وہ شخص ہے کہ جانا اسنے امر کو پس نہ کہا مثل اس قول کے اور وہ سکوت برتر ہے مرتبہ میں قول عاجز سے بلکہ

اعطاه العلم السكوت كما اعطاه العجز وهذا هو اعلى عالم بالله وليس هذا العلم

بخشا ہے سالک کو علم نے سکوت جیسے کہ بخشا ہے علم نے عاجز کو عجز اور یہ سالک برتر ہے مرتبہ میں علماء باللہ سے اور نہیں ہے یہ علم

بِالْاَصَالَةِ اِلَّا لِخَاتِمِ الرُّسُلِ وَخَاتِمِ الْاَوْلِيَاءِ وَمَا يَرَاهُ اَحَدٌ مِنَ

دراصل واسطے کسی کے مگر واسطے خاتم الرسل اور خاتم الاولیا کے اور نہیں دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو کوئی

الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ اِلَّا مِنْ مِشْكٰوةِ الرَّسُوْلِ الْخَاتِمِ وَلَا يَرَاهُ اَحَدٌ

نبیوں اور رسولوں میں سے مگر نور طاقدان خاتم الرسل سے اور نہیں دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو کوئی

مِنَ الْاَوْلِيَاءِ اِلَّا مِنْ مِشْكٰوةِ الْوَلِيِّ الْخَاتِمِ حَتّٰى اَنَّ الرُّسُلَ لَا يَرَوْنَهُ

ولیوں میں سے مگر نور طاقدان خاتم الاولیا سے یہاں تک کہ تحقیق رسول نہیں دیکھتے ہیں حق تعالیٰ کو

مَتٰى رَاَوْهُ اِلَّا مِنْ مِشْكٰوةِ خَاتِمِ الْاَوْلِيَاءِ فَاِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ

جب دیکھتے ہیں اوسکو مگر نور طاقدان خاتم الاولیا سے اسلیے کہ تحقیق رسالت اور نبوت

اَعْنِيْ نُبُوَّةَ التَّشْرِيْعِ وَرِسَالَتَهٗ تَنْقَطِعَانِ وَالْوِلَايَةُ لَا تَنْقَطِعُ اَبَدًا

کہ مراد رکھتا ہوں میں اوس سے نبوت ظاہر شریعت اور رسالت ظاہر شریعت کو منقطع ہوتی ہیں دونوں اور ولایت نہیں منقطع ہوتی ہے کبھی

فَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْ كَوْنِهِمْ اَوْلِيَاءَ لَا يَرَوْنَ مَا ذَكَرْنَاهُ اِلَّا مِنْ مِشْكٰوةِ

پس تمامی رسول اس اعتبار سے کہ اولیا ہیں نہیں دیکھتے ہیں واسطے چیز کو ذکر کیا ہمنے اوسکا علم صاحب سکوت سے مگر نور طاقدان

خَاتِمِ الْاَوْلِيَاءِ فَكَيْفَ مَنْ دُوْنَهُمْ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ وَاِنْ كَانَ خَاتِمُ

خاتم الاولیا سے پس کیونکر ہوگا حال اوس شخص کا کہ کمتر رسولوں کا ہے اولیا میں سے اگرچہ ہے خاتم

الْاَوْلِيَاءِ تَبَعًا فِي الْحُكْمِ لِمَا جَاءَ بِهٖ خَاتِمُ الرُّسُلِ مِنَ التَّشْرِيْعِ فَذٰلِكَ

الاولیا پیرو بیچ حکم شریعت کے اوس چیز کا کہ لائے اوسکو خاتم الرسل احکام ظاہر شریعت سے پس یہ پیروی

لَا يَقْدَحُ فِيْ مَقَامِهٖ وَلَا يُنَاقِضُ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فَاِنَّهٗ مِنْ وَجْهٍ

نہیں ضرر کرتی ہے بیچ مرتبہ خاتم الاولیا کو اور نہیں مخالفت کرتی ہے واسطے اس چیز کی کہ گئے ہم طرف اوسکے اسلیے کہ تحقیق خاتم الاولیا ایک وجہ سے

يَكُوْنُ اَنْزَلَ كَمَا اَنَّهٗ مِنْ وَجْهٍ يَكُوْنُ اَعْلٰى وَقَدْ ظَهَرَ فِيْ

ہوتا ہے کمتر مرتبہ والا جیسے کہ تحقیق وہ ایک وجہ سے ہوتا ہے برتر مرتبے والا اور تحقیق ظاہر ہوئی بیچ

ظَاهِرِ شَرْعِنَا مَا يُؤَيِّدُ مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ عُمَرَ فِيْ اُسَارٰى

ظاہر شریعت ہماری کے وہ چیز جو موید ہے اوس قول کی کہ گئے ہم طرف اوسکے بیچ حق فضیلت عمر کے بیچ شان قیدیوں

بَدْرٍ بِالْحُكْمِ فِيْهِمْ وَفِيْ تَاْبِيْرِ النَّخْلِ فَمَا يَلْزَمُ الْكَامِلَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ

بدر کے بسبب حکم کرنے عمر کے حق میں ان قیدیوں کے اور بیچ بار آور کرنے درخت خرما کے پس نہیں لازم آتا ہے کامل کو یہ کہ ہووے واسطے اوسکے

التَّقَدُّمُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَفِيْ كُلِّ مَرْتَبَةٍ وَاِنَّمَا نَظَرُ الرِّجَالِ اِلَى التَّقَدُّمِ

پیشوائی بیچ ہر چیز کے اور بیچ ہر مرتبہ کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ نظر کاملوں کی طرف پیشوائی کے

فِيْ رُتْبَةِ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ هُنَالِكَ مَطْلَبُهُمْ وَاَمَّا حَوَادِثُ الْاَكْوَانِ

بیچ مرتبہ معرفت باللہ کے ہے اسی جگہ سے ہے مطلب کاملوں کا ولیکن حوادث دنیاوی

فَلَا تَعَلُّقَ لِخَوَاطِرِهِمْ بِهَا فَحَقِّقْ مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَمَّا مَثَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

پس نہین ہی کچھ تعلق دلون اونکے کو ساتھ اُن حوادث کی ایشان ثابت ہوئی وہ چیز کو کہا ہمنے اسکا ذکر کیا ہے اور جب مثال دی نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّبُوَّةَ بِالْحَائِطِ مِنَ اللَّبِنِ وَقَدْ كَمُلَ سِوَى مَوْضِعِ لَبِنَةٍ

علیہ وسلم نے نبوت کو ساتھ دیوار اینٹون کے اور تحقیق کامل ہوئی تھی وہ دیوار سواے جگہ ایک اینٹ کے

وَاحِدَةٍ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّبِنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ

اور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہی اینٹ مگر یہ کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَاهَا إِلَّا كَمَا قَالَ لَبِنَةً وَاحِدَةً وَأَمَّا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ

علیہ وسلم نہین دیکھتے ہین اوس اینٹ کو مگر ایک ہی اینٹ جیسے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے لیکن خاتم الاولیا

فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا فَيَرَى مَا مَثَّلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

پس ضرور ہے واسطے اوسکے دیکھنا اس خواب کا پس دیکھتا ہے وہ اوس چیز کو کہ مثال دی ساتھ اوسکے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرَى فِي الْحَائِطِ مَوْضِعَ لَبِنَتَيْنِ وَاللَّبِنُ مِنْ

اللہ علیہ وسلم نے اور ساتھ اسکے دیکھتا ہے خاتم الاولیا اوس ایک محل کو بیچ دیوار کے محل دو اینٹ کا ایک اینٹ

ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ فَيَرَى اللَّبِنَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقُصُ الْحَائِطُ عَنْهُمَا وَ

سنہری اور دوسری اینٹ روپہلی پس دیکھتا ہے خاتم الاولیا ان دونون اینٹون کو کہ ناقص تھی وہ دیوار نبوت کی بغیر اون دونون اینٹون کے اور

يَكْمُلُ بِهِمَا لَبِنَةَ ذَهَبٍ وَلَبِنَةَ فِضَّةٍ فَلَا بُدَّ أَنْ يَرَى

کامل ہوئی ہے وہ دیوار ساتھ اون دونون اینٹ سنہری اور اینٹ روپہلی کے پس ضرور ہے یہ کہ دیکھے خاتم الاولیا بھی

نَفْسَهُ تَنْطَبِعُ فِي مَوْضِعِ تَيْنِكَ اللَّبِنَتَيْنِ فَيَكُونُ خَاتَمُ

ذات اپنی کو کہ چسپان ہووے بیچ محل اون دونون اینٹون کے پس ہوسکے خاتم

الْأَوْلِيَاءِ تَيْنِكَ اللَّبِنَتَيْنِ فَيَكْمُلُ الْحَائِطُ وَالسَّبَبُ

اولیا وہ دونون اینٹین پس کامل ہوگی دیوار نبوت اور ولایت کی اور علت

الْمُوجِبُ لِكَوْنِهِ رَآهَا لَبِنَتَيْنِ أَنَّهُ تَابِعٌ لِشَرْعِ خَاتَمِ الرُّسُلِ

موجبہ اسبات کی کہ دیکھا خاتم الاولیا نے ایک اینٹ کو دو اینٹ یہ ہے کہ تحقیق خاتم اولیا تابع ہے شریعت خاتم رسول کے

فِي الظَّاهِرِ وَهُوَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ الْفِضَّةِ وَهُوَ ظَاهِرُهُ وَمَا يَتَّبِعُهُ

بیچ ظاہر شریعت کے اور ظاہر شرع خاتم رسول کا محل اینٹ روپہلی کا ہے اور ظاہر شرع رسول کا خاص خاتم الاولیا کا ہے ظاہر شرع اور وہ چیز کہ پیروی کرتا ہے خاتم الاولیا بیچ

فِيهِ مِنَ الْأَحْكَامِ كَمَا هُوَ آخِذٌ عَنِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ مَا هُوَ

بیچ اوسی چیز کے ظاہر احکام شرع سے جیسے کہ خاتم الاولیا نے لیا اللہ تعالے سے بیچ باطن کے اوس چیز کو کہ خاتم الاولیا

بِالصُّورَةِ الظَّاهِرَةِ مُتَّبِعٌ فِيهِ لِأَنَّهُ يَرَى الْأَمْرَ عَلَى

ساتھ صورت ظاہری کے تابع ہے بیچ اوسی چیز کے اسلیے کہ تحقیق خاتم الاولیا دیکھتا ہے امر الٰہی کو اوپر

قولہ کما ہو آخذ الخ یعنے خاتم الاولیا نے ظاہر مین احکام شریعت کو خاتم رسول کی شرع سے لیا ہے جیسے کہ باطن مین وہی احکام شریعت کو حق تعالیٰ سے ...

مما هو عليه فلا بد ان يراه هكذا وهو موضع اللبنة الذهبية

اوس چیز کے کہ نفس الامر میں ہے پس ضرور ہے کہ دیکھے خاتم الاولیا امر الٰہی کو ایسے ہی اور وہی اخذ اور دینے نفس الامری محل اینٹ سنہری ہے

في الباطن فانه آخذ من المعدن الذي يأخذ منه الملك الذي

بیچ باطن کے اسلیے کہ تحقیق خاتم الاولیا لینے والا ہے اوس معدن سے کہ لیتا ہے اوس سے وہ فرشتہ کہ

يوحى به الى الرسول فان فهمت ما اشرت به فقد حصل لك

وحی کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے طرف رسول کے پس اگر سمجھا تو اوس چیز کو کہ اشارہ کیا میں نے طرف اوسکے پس تحقیق حاصل ہوا واسطے تیرے

العلم النافع فكل نبي من لدن آدم الى آخر نبي ما منهم احد

علم نافع پس ہر پیغمبر وقت سے آدم کے آخر پیغمبر تک یعنی حضرت عیسیٰ تک نہیں ہے اونمیں سے کوئی کہ

يأخذ الا من مشكاة خاتم النبيين وان تأخر وجود طينته

لیوے نبوت کو مگر نور طاقدان خاتم الانبیا سے اگرچہ متاخر ہوا وجود عنصری اونکا

فانه بحقيقته موجود وهو قوله كنت نبيا وآدم بين

پس تحقیق خاتم الانبیا ساتھ روحانیت اپنی کے موجود تھے اور وہ معنی ثابت ہیں قول خاتم الانبیا سے (کہ تھا میں پیغمبر اوسوقت میں کہ تھے آدم درمیان)

الماء والطين وغيره من الانبياء ما كان نبيا الا حين بعث

پانی اور مٹی کے اور غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبروں سے نہ تھے کوئی پیغمبر مگر جس وقت کہ مبعوث ہوے

وكذلك خاتم الاولياء كان وليا وآدم بين الماء والطين

اور ایسے ہی خاتم الاولیا تھے وہ ولی اوسوقت میں کہ تھے آدم درمیان پانی اور مٹی کے

وغيره من الاولياء ما كان وليا الا بعد تحصيله شرائط

اور غیر خاتم الاولیا کے ولیوں میں سے نہ تھے وہ ولی مگر بعد حاصل کرنے اونکے کے شرائط

الولاية من الاخلاق الالهية في الاتصاف بها من كون

ولایت کو اخلاق الٰہیہ سے بیچ متصف ہونے کے ساتھ صفت ولایت کے پس شرائط ولایت بہ سبب ہونے

الله يسمى بالولي الحميد فخاتم الرسل من حيث ولايته

اللہ تعالی کے ہے اس صفت کے ساتھ کہ نام رکھا گیا ہے اونکا ولی حمید پس خاتم الرسل باعتبار ولایت اپنی کے

نسبته مع الختم للولاية نسبة الانبياء والرسل معه

نسبت اونکی طرف خاتم اولیا کے مثل نسبت تمامی انبیا اور رسولوں کے طرف اوسی خاتم اولیا کے ہے

فانه الولي الرسول النبي وخاتم الاولياء الولي الوارث الآخذ

پس تحقیق خاتم رسول ولی اور رسول اور نبی ہے اور خاتم الاولیا ولی اور وارث اور لینے والا

عن الاصل المشاهد للمراتب وهو حسنة من حسنات خاتم

اصل معدن سے اور دیکھنے والا مرتبوں کا ہے اور وہ خاتم الاولیا مظہر ایک درجۂ حسنہ کا ہے درجوں حسنات میں سے خاتم

الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمِ الْجَمَاعَةِ وَسَيِّدِ وُلْدِ

رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جو پیشواے جماعت انبیا اور سردار اولاد

اٰدَمَ فِيْ فَتْحِ بَابِ الشَّفَاعَةِ فَعَيَّنَ حَالًا خَاصًّا مَا عَمَّمَ وَفِيْ هٰذِهِ

آدم کے ہین بیچ کہولنے دروازۂ شفاعت کے پس معین کیا اس تعالے نے واسطے سیادت آنحضرت کے ایک حال خاص کو اور نہین عام کیا اسکو اور بیچ اس

الْحَالِ الْخَاصِّ تَقَدَّمَ عَلَى الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ فَاِنَّ الرَّحْمٰنَ مَا شَفَعَ

حال خاص کے مقدم ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوپر اسماء الٰہی کے اسلیے کہ تحقیق اسم رحمٰن نے باوجود جامعیت اپنی کے نہین شفاعت کی

عِنْدَ الْمُنْتَقِمِ فِيْ اَهْلِ الْبَلَاءِ اِلَّا بَعْدَ شَفَاعَةِ الشَّافِعِيْنَ فَفَازَ

نزدیک اسم منتقم کے بیچ حق اہل بلا کے مگر بعد شفاعت تمامی شفاعت کرنے والون کے پس بخوبی پوہنچے

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّيَادَةِ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ الْخَاصِّ فَمَنْ فَهِمَ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ سرداری کے بیچ اس مقام خاص کے پس جسنے سمجھا

الْمَرَاتِبَ وَالْمَقَامَاتِ لَمْ يَعْسُرْ عَلَيْهِ قَبُوْلُ مِثْلِ هٰذَا الْكَلَامِ وَاَمَّا الْمِنَحُ

مرتبون اور مقامون کو نہین دشوار ہے اوپر اوسکے مان لینا مثل اس کلام کے ولیکن عطایاے

الْاَسْمَائِيَّةُ فَاعْلَمْ اَنَّ مِنَحَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَلْقَهٗ رَحْمَةٌ مِنْهُ بِهِمْ وَهِيَ

اسمائیہ پس جان تو اے طالب کہ تحقیق عطایا اللہ تعالیٰ کی واسطے مخلوق اپنے کے بطفیل رحمت اپنی کے ہے واسطے انہین مخلوق کے

كُلُّهَا مِنَ الْاَسْمَاءِ فَاِمَّا رَحْمَةٌ خَالِصَةٌ كَالطَّيِّبِ مِنَ الرِّزْقِ

وہ تمام عطایا حاصل ہین اسماے الٰہی سے پس رحمت اسمائی یا رحمت خالص ہے جیسے کہ حلال پاک رزق

اللَّذِيْذِ فِي الدُّنْيَا الْخَالِصِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُعْطِيْ ذٰلِكَ الْاِسْمُ الرَّحْمٰنُ

لذیذ بیچ دنیا کے جو خالص آمیزش عذاب سے ہے بیچ دن قیامت کے اور بخشتا ہے ان عطایا کو اسم رحمٰن

فَهُوَ عَطَاءٌ رَحْمَانِيٌّ وَاِمَّا رَحْمَةٌ مُمْتَزِجَةٌ كَشُرْبِ الدَّوَاءِ الْكَرِيْهِ الَّذِيْ

پس وہ عطا عطاے رحمانی ہے بغیر آمیزش عذاب کے یا رحمت ملی ہوئی مکروہات سے ہے جیسے کہ پینا دواے بدمزہ کا کہ

يُعْقِبُ شُرْبُهُ الرَّاحَةَ وَهُوَ عَطَاءٌ اِلٰهِيٌّ فَاِنَّ الْعَطَاءَ الْاِلٰهِيَّ لَا يُمْكِنُ

پیچھے لاتا ہے پینا اوسکا راحت کو حالانکہ یہ بڑی بخشش الٰہی ہے اسلیے کہ تحقیق عطا الٰہی نہین ممکن ہے

اِطْلَاقُ عَطَائِهٖ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى يَدِ سَادِنٍ مِنْ

جاری کرنا اوس عطا کا حق تعالے سے بغیر اسبات کے کہ ہووے اجرا اوسکا اوپر ہاتھ کسی خادم کے

سَدَنَةِ الْاَسْمَاءِ فَتَارَةً يُعْطِي اللّٰهُ الْعَبْدَ عَلٰى يَدَيِ الرَّحْمٰنِ

خادمون اسماے الٰہی سے پس کبھی بخشتا ہے اللہ تعالیٰ بندے کو اوپر دونون ہاتھون اسم رحمٰن کے

فَيَخْلُصُ الْعَطَاءُ مِنَ الشَّوْبِ الَّذِيْ لَا يُلَائِمُ الطَّبْعَ فِي الْوَقْتِ اَوْ لَا يُنِيْلُ

پس خالص ہوتی ہے بخشش آمیزش سے اوس شے کے کہ غیر ملایم ہووے وہ طبیعت کا فی الحال یا نہ پوہنچے وہ

٭ عطاء الٰہی ہین باعتبار ذات مع جمیع صفات کے نہ باعتبار ذات کے فقط اسلیے کہ حق تعالیٰ اس اعتبار سے غنی عن العالمین ہے پس حصول عطا ممکن نہین بدون کسی خادم

الغرض وما أشبه ذلك وتارة يعطي الله على يدي الواسع فيعمّ أو

غرض کو اور جس شے سے خالص ہو فی ہو جو شے مشابہ ہو موجب کو ساتھ اور کبھی بخشتا ہے اللہ تعالی اوپر دونوں ہاتھوں اسم واسع کے پس شامل ہو تی ہے وہ بخشش تمام مخلوق کو

على يدي الحكيم فينظر في الأصلح في الوقت أو على يدي الواهب

او پر دونوں ہاتھوں اسم حکیم کے پس دیکھتا ہے اسم حکیم بیچ مصلحت بندے کے فی الحال یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم واہب کے

فيعطي لينعم ولا يكون مع الواهب تكليف المعطى له بعوض على

پس بخشتا ہے اللہ تعالی تا کہ اظہار انعام کا کرے اور نہیں ہے طرف سے اسم واہب کے تکلیف اُس بندے کو کہ جسکے واسطے انعام کیا گیا عوض میں اسی

ذلك من شكر أو عمل أو على يدي الجبار فينظر في الموطن وما يستحقه

انعام کے شکر یا عمل ہے یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم جبار کے پس دیکھتا ہے اسم جبار بیچ موقع بندے کے اور بیچ اس چیز کے کہ بندہ مستحق اوس کا ہے

أو على يدي الغفار فينظر المحل وما هو عليه فإن كان على حال يستحق

یا اوپر دونوں ہاتھوں اسم غفار کے پس دیکھتا ہے اسم غفار محل بندے کو اور اس حال کو کہ بندہ اوپر اسکے ہے پس اگر ہے بندہ اوپر ایسے ایک حال کے کہ مستحق ہے

العقوبة فيستره عنها أو على حال لا يستحق العقوبة فيستره عن حال يستحق العقوبة فيسمّى

عقوبت کا پس چھپاتا ہے اسم غفار بندے کو اس عقوبت سے یا اوپر ایسے ایک حال کے کہ نہیں ہے مستحق عذاب کا پس حفاظت کرتا ہے اسم غفار بندے کی ایسے حال سے کہ مستحق ہو عذاب کا پس نام رکھا جاتا ہے وہ بندہ

معصوما ومعتنى به ومحفوظا وغير ذلك مما يشاكل هذا النوع والمعطي هو

معصوم اور معتنی بہ یعنی عنایت کیا گیا ساتھ اوسکے اور محفوظ اور بیچ اسکے اُن اسماء میں سے کہ ہم شکل ہیں واسطے نوع کو اور عطا کرنیوالا حقیقت میں

الله من حيث ما هو خازن لما عنده في خزائنه فما يخرجه

اللہ ہی ہے باعتبار اس اسم کے کہ وہ اسم خزانہ دار ہے اُس عطا کا کہ نزدیک اللہ تعالی کے ہے بیچ خزانوں اسکے کے پس نہیں نکالتا ہے اللہ تعالی خزانہ کو

إلا بقدر معلوم على يدي اسم خاص بذلك الأمر فأعطى

مگر ساتھ اندازہ معلوم کے اوپر دونوں ہاتھوں ایسے ایک اسم کے کہ مختص ہے وہ اسم ساتھ امر عطا کے پس عطا کیا اللہ تعالی نے

كل شيء خلقه على يدي الاسم العدل وأخواته وأسماء الله و

ہر عین ثابتہ کو استعداد اوسکی اوپر دونوں ہاتھوں اسم عدل اور امثال اوسکی کے اور اسماء جزئیہ اللہ تعالی کے

إن كانت لا تتناهى لأنها تعلم بما يكون عنها وما يكون عنها غير

اگرچہ غیر متناہی ہیں اسلیے کہ تحقیق وہ اسما معلوم ہوتے ہیں سبب اُن افعال کے کہ حاصل ہوتے ہیں اُن اسما سے اور وہ افعال کہ حاصل ہوتے ہیں اسماء سے

متناه وإن كانت ترجع إلى أصول متناهية هي أمهات الأسماء

غیر متناہی ہیں اگرچہ رجوع کرتے ہیں وہ اسما طرف چند اصول متناہی کے کہ وہ اصول امہات اسماء جزئیہ کے ہیں

أو حضرات الأسماء وعلى الحقيقة فما ثمة إلا حقيقة واحدة

یا مراتب اسماء جزئیہ کے ولیکن نفس الامر میں نہیں ہے وہاں یعنی اسماء جزئیہ میں مگر ایک ہی حقیقت

تقبل جميع هذه النسب والإضافات التي يكنى عنها بالأسماء الإلهية

کہ قبول کرتی ہے وہ حقیقت تمام ان نسبتوں اور اضافتوں کو کہ نام رکھا جاتا ہے اُن نسبتوں کا اسماء الٰہی

وَالْحَقِيقَةُ تَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ اسْمٍ يَظْهَرُ إِلَى مَا لَا يَتَنَاهَى حَقِيقَةٌ يَتَمَيَّزُ

اور وہی ایک حقیقت مقتضی ہے اس بات کی کہ ہووے واسطے ہر اسم کے کہ ظاہر ہوتا ہو وہ طرف غیر متناہی کے ایسی ایک حقیقت کہ تمیز

بِهَا عَنِ اسْمٍ آخَرَ وَتِلْكَ الْحَقِيقَةُ الَّتِي بِهَا يَتَمَيَّزُ هِيَ الِاسْمُ عَيْنُهُ لَا مَا يَقَعُ

ہووے ایک اسم بسبب اوس حقیقت کے دوسرے اسم سے اور یہ حقیقت جو کہ بسبب اوسکے تمیز ہوتا ہو وہ اسم باہدیگر وہ عین اوسکا ہے وہ حقیقت کلی نہیں

فِيهِ الِاشْتِرَاكُ كَمَا أَنَّ الْأَعْطِيَاتِ تَتَمَيَّزُ كُلُّ أَعْطِيَةٍ عَنْ غَيْرِهَا

اوسمیں شرکت اسماکی جیسے کہ تحقیق عطایا متمیز ہوتے ہیں ہر ایک غیر اپنے سے

بِشَخْصِيَّتِهَا وَإِنْ كَانَتْ مِنْ أَصْلٍ وَاحِدٍ فَمَعْلُومٌ أَنَّ هَذِهِ مَا هِيَ

بسبب تشخص اپنی کے اگرچہ ہیں وہ عطایا ایک ہی اصل سے پس جانی گئی اصل یہ بات کہ تحقیق یہ عطیہ غیر ہے

هَذِهِ الْأُخْرَى وَسَبَبُ ذَلِكَ تَمَيُّزُ الْأَسْمَاءِ فَمَا فِي الْحَضْرَةِ

اوس دوسرے عطیہ کا اور سبب اور سر امتیاز ہر عطیہ کا متمیز ہونا اسموں کا ہے باہدیگر پس نہیں ہے بیچ مقام

الْإِلَهِيَّةِ لِاتِّسَاعِهَا شَيْءٌ يَتَكَرَّرُ أَصْلًا هَذَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِي يُعَوَّلُ

الٰہی کے بسبب وسیع ہونے اوسکے کوئی چیز مکرر تجلیات سے ہرگز یہی ہے حق بات کہ اعتماد کیا جاتا ہے

عَلَيْهِ وَهَذَا الْعِلْمُ كَانَ عِلْمَ شِيثٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرُوحُهُ هُوَ

اوپر اوسکے اور یہی علم اسما کا تھا علم شیث علیہ السلام کا اور روح شیث کی وہی ہے

الْمُمِدُّ لِكُلِّ مَنْ يَتَكَلَّمُ فِي مِثْلِ هَذَا مِنَ الْأَرْوَاحِ مَا عَدَا رُوحِ

کہ مدد کرنے والی ہے ہر اوس شخص کو کہ کلام کرتا ہے وہ بیچ مثل اس علم کے ارواح میں سے سوائے روح

الْخَاتَمِ فَإِنَّهُ لَا تَأْتِيهِ الْمَادَّةُ إِلَّا مِنَ اللَّهِ لَا مِنْ رُوحٍ مِنَ

خاتم رسالت کے اسلیے کہ تحقیق نہیں آتا ہے خاتم رسالت کو مادہ اور مدد علم کی مگر اللہ تعالیٰ ہی سے نہ کسی روح سے

الْأَرْوَاحِ بَلْ مِنْ رُوحِهِ تَكُونُ الْمَادَّةُ لِجَمِيعِ الْأَرْوَاحِ وَإِنْ

منجملہ ارواح کے بلکہ روح خاتم رسالت سے ہی ہوتا ہے مادہ اور مدد واسطے تمامی ارواح کے اگرچہ

كَانَ لَا يَعْقِلُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِهِ فِي زَمَانِ تَرْكِيبِ جَسَدِهِ الْعُنْصُرِيِّ

نہیں جانتے ہیں خاتم رسالت اس مادہ اور مدد کو اپنی ذات سے باعتبار ظاہر کے بیچ زمانہ ترکیب جسد عنصری اپنے کے

فَهُوَ مِنْ حَيْثُ حَقِيقَتِهِ وَرُتْبَتِهِ عَالِمٌ بِذَلِكَ كُلِّهِ بِعَيْنِهِ

پس خاتم رسالت باعتبار حقیقت اور رتبہ اپنے کے جاننے والے ہیں تمامی مادہ اور مدد کو بعینہ اوس

مِنْ حَيْثُ مَا هُوَ جَاهِلٌ بِهِ مِنْ جِهَةِ تَرْكِيبِهِ الْعُنْصُرِيِّ فَهُوَ

اعتبار سے کہ وہ خاتم رسالت نہیں جاننے والے ہیں اوسکو بسبب ترکیب جسد عنصری اپنے کے پس خاتم رسالت

الْعَالِمُ الْجَاهِلُ فَيَقْبَلُ الِاتِّصَافَ بِالْأَضْدَادِ كَمَا قَبِلَ الْأَصْلُ

عالم اور جاہل ہیں پس قبول کرتے ہیں وہ خاتم صفت اضداد کو جیسے کہ قبول کیا اصل نے یعنی حق تعالیٰ نے

٣٣

الاتصاف بذلك كالجليل والجميل وكالظاهر والباطن والاول

صفت اضداد کو جیسے کہ جلیل اور جمیل اور جیسے کہ ظاہر اور باطن اور اول

والآخر وهو عينه وليس غيره فيعلم لا يعلم ويدري لا يدري

اور آخر اور خاتم رسالت عین حق ہے اور غیر اسکا نہیں ہے وہ پس جانتا ہے خاتم رسالت ساتھ علم الیقین کے اور نہیں جانتا ہے اور سمجھتا ہے ساتھ عین الیقین کے اور نہیں جانتا ہے وہ

ويشهد لا يشهد وبهذا العلم سمي شيث لأن معناه هبة الله

اور دیکھتا ہے ساتھ حق الیقین کے اور نہیں دیکھتا ہے اور سبب اسی علم اسمائی کے نام رکھا گیا شیث علیہ السلام کا شیث اسلیے کہ تحقیق معنے شیث کے زبان عبرانی میں ہبۃ اللہ ہے

فبيده مفتاح العطايا على اختلاف أصنافها ونسبها فإن الله

پس ہاتھ میں شیث علیہ السلام کے کنجی بخششوں کی ہے ساتھ اختلاف اقسام اور نسبتوں ان بخششوں کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے

وهبه لآدم أول ما وهبه وما وهبه إلا منه لأن الولد سر

بخشا شیث کو واسطے آدم کے سب سے پہلے ان بخششوں کے کہ بخشا ہو اللہ تعالیٰ نے آدم کو اور نہ بخشا اللہ تعالیٰ نے شیث کو واسطے آدم کے مگر آدم ہی سے اسلیے کہ تحقیق فرزند بھید

أبيه فمنه خرج وإليه عاد فما أتاه غريب لمن عقل عن

باپ اپنے کا ہو پس آدم ہی سے نکلا شیث اور طرف اوسی آدم کے رجوع کیا پس نہ آئی آدم کے پاس کوئی شے بیرونی یہ نزدیک اوس شخص کے ہے کہ سمجھ رکھتا ہے

الله وكل عطاء في الكون على هذا المجرى فما في أحد من الله

اللہ تعالیٰ سے اور ہر بخشش الٰہی بیچ عالم کے اوپر اس طریق کے ہے پس نہیں ہے بیچ کسی کے اللہ تعالیٰ سے

شيء وما في أحد من سوى نفسه شيء وإن تنوعت عليه الصور

کوئی چیز غیر اور نہیں ہے بیچ کسی کے سوائے ذات اسکی کے کوئی چیز غیر اگرچہ نوع بنوع اور متعدد وارد ہوئیں اوپر اسی شخص کے صورتیں

وما كل أحد يعرف هذا وأن الأمر على ذلك إلا آحاد من

اور نہیں ہے ہر ایک کہ پہچانے اس مطلب کو اور اس بات کو کہ تحقیق امر عطائے الٰہی کا عالم میں اوپر طریق مذکورہ کے ہے مگر چند اشخاص

أهل الله فإذا رأيت من يعرف ذلك فاعتمد عليه فذلك

اہل اللہ میں سے پس جس وقت دیکھے تو اوس شخص کو کہ پہچانتا ہو وہ اس مطلب کو پس اعتماد کر تو اوپر اوسکے پس یہ معرفت اور اطلاع اوپر سر قدر کے

هو عين صفاء خلاصة خاصة الخاصة من عموم أهل

عین علوم صافیہ واصل اخص الخاص کی ہے عموم اہل اللہ سے

الله فأي صاحب كشف شاهد صورة تلقي إليه ما لم

پس جو صاحب کشف کہ مشاہدہ کرے وہ کسی صورت کو کہ القا کرتی ہے وہ صورت طرف اوسکے

يكن عنده من المعارف وتمنحه ما لم يكن قبل ذلك في يده

ایک چیز کہ نہ تھی وہ چیز نزدیک اوسکے معارف سے اور بخشتی ہے وہ صورت اوسی صاحب کشف کو ایک چیز کہ نہ تھی قبل اسکے بیچ ہاتھ اوسکے کے

فتلك الصورة عينه لا غيره فمن شجرة نفسه جنى ثمرة غرسه

پس وہ صورت حاصلہ عین اوس مشاہد کی ہے نہ غیر اوسکی پس صاحب کشف نے درخت نفس اپنے سے چن لیا میوہ کسب اور استعداد اپنے کا

كالصورة الظاهرة منه في مقابلة الجسم الصقيل ليس غيره إلا

مانند اوس صورت کے کہ ظاہر ہوتی ہے وہ صاحب کشف سے بیچ مقابل جسم مصقل کے نہیں ہے وہ صورت مرائی غیر صاحب کشف کی مگر یہ

أن المحل أو الحضرة التي رأى فيها صورة نفسه تلقي إليه تنقلب

تحقیق محل ظہور صورت مرائی کا یا وہ مقام کہ دیکھا صاحب کشف نے بیچ اوسکے صورت نفس اپنی کو القا کرتا ہے وہ مقام صورت نفس کے طرف اوس کے حال مین منقلب ہونی

من وجه إلى وجه لحقيقة تلك الحضرة كما يظهر الشيء الكبير

ایک وجہ سے طرف دوسری وجہ کے بسبب اقتضای حقیقت اوس مقام کے جیسے کہ ظاہر ہوتی ہے شے کبیر

في المرآة الصغيرة صغيرًا والمستطيلة مستطيلًا والمتحركة

بیچ آئینہ صغیر کے شے صغیر اور بیچ آئینہ طول کے شے طویل اور بیچ آئینہ حرکت والے کے

متحركًا وقد تعطيه انتكاس صورته من حضرة خاصة و

شے حرکت والی اور کبھی بخشتا ہے وہ مقام صاحب کشف کو سرنگون صورت اوسکی ایک مقام خاص سے اور

قد تعطيه عين ما يظهر منها فيقابل اليمين منها اليمين من الرائي

کبھی بخشتا ہو وہ مقام صاحب کشف کو بعینہ وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہو وہ صورت صاحب کشف سے پس مقابل ہو جاتا ہے داہنا صورت مرائی کا ساتھ داہنے دیکھنے والے کے

وقد يقابل اليمين اليسار وهو الغالب في المرايا بمنزلة العادة في

اور کبھی مقابل ہو جاتا ہے جانب راست صورت مرائی کا ساتھ جانب چپ دیکھنے والے کو اور یہ اکثر ہے بیچ آئینوں کے موافق عادت کے بیچ

العموم وبخرق العادة يقابل اليمين اليمين ويظهر الانتكاس

عموم خلایق کے اور کبھی بخلاف عادت کے مقابل ہو جاتا ہے جانب راست صورت مرائی کا ساتھ جانب راست دیکھنے والے کے اور ظاہر ہوتی ہے سرنگون صورت دیکھنے والے کی

وهذا كله من أعطيات حقيقة الحضرة المتجلى فيها التي أنزلناها

یہ تمامی مختلف صورتین صاحب کشف کی حال ہین عطایا حقیقت مقام خاص سے کہ تجلی کی گئی ہے اوس مین بیچ اوسی مقام خاص کے کہ اوتارا ہم نے اوس مقام کو

منزلة المرايا فمن عرف استعداده عرف قبوله وما كل من

بجای آئینوں کے پس جس شخص نے پہچانی استعداد اور قابلیت اپنی صور مختلفہ کی پہچانا اوسنے قبول کرنے اپنے کے صور مختلفہ کو اور نہیں ہے ہر شخص کہ

عرف قبوله يعرف استعداده إلا بعد القبول وإن كان

پہچانے قبول کرنے اپنے کو صور مختلفہ کو پہچانے وہ استعداد اور قابلیت اپنی مگر پہچانتا ہو وہ بعد قبول کرنے اپنے کے صور مختلفہ کو اگرچہ

يعرفه مجملًا إلا أنه بعض أهل النظر من أصحاب العقول

پہچانتا ہے وہ استعداد کو مجمل قبل قبول کے لیکن بعض اہل نظر اور منکر اصحاب عقول

الضعيفة يرون أن الله لما ثبت عنده أنه فعال لما يشاء جوزوا

ضعیفہ میں سے دیکھتے ہیں یہ بات کہ جب اللہ تعالیٰ کا جبکہ ثابت ہوا نزدیک انکے کہ تحقیق وہ کرنے والا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے جائز رکھتے ہیں وہ

على الله ما يناقض الحكمة وما هو الأمر عليه في نفسه ولهذا

اوپر اللہ تعالیٰ کے اوس چیز کو کہ مخالفت کرتی ہے حکمت کی اور اوس چیز کی کہ وہ نفس الامر میں ہے اور واسطے اسکے

عدل بعض النظار إلى نفي الإمكان وإثبات الوجوب بالذات و

میلان کیا بعض اہل نظر اور فکر نے طرف نفی مرتبہ امکان اور اثبات وجوب بالذات اور

بالغير والمحقق يثبت الإمكان ويعرف حضرته والممكن وما هو

وجوب بالغیر کے اور محقق عارف ثابت کرتا ہے امکان کو اور پہچانتا ہے مقام امکان کو اور ممکن کو اور اوس چیز کو کہ وہ

الممكن ومن أين هو ممكن وهو بعينه واجب بالغير ومن أين صح عليه

ممکن ہے اور کس جگہ سے وہ ممکن ممکن ہے اور وہ ممکن بعینہ واجب بالغیر ہے اور کس جگہ سے صحیح ہوا اوپر

اسم الغير الذي اقتضى له الوجوب ولا يعلم هذا التفصيل إلا

اوسی ممکن کے اسم غیر کا کہ تقاضا کیا اوسکو واجب الوجود ہونے اور نہیں جانتے ہیں اس تفصیل کو مگر

العلماء بالله خاصة وعلى قدم شيث يكون آخر مولود يولد من

وہ لوگ جو عارف باللہ ہیں خصوصاً اور اوپر قدم اور طریق شیث علیہ السلام کے ہوگا اخیر ایک لڑکا کہ پیدا ہوگا وہ

هذا النوع الإنساني وهو حامل أسراره وليس بعده ولد في هذا

اس نوع انسانی سے اور وہ لڑکا اوٹھانے والا ہوگا علم اسرار شیث کا اور نہ پیدا ہوگا بعد اوسکے کوئی لڑکا بیچ اس

النوع فهو خاتم الأولاد وتولد معه أخت له فتخرج قبله ويخرج

نوع انسانی کے پس وہ لڑکا ختم کرنے والا ولادت اولاد آدم کا ہے اور پیدا ہوگی ساتھ اوسکے بہن اوسکی پس نکلیگی بہن اوسکی پہلے اوس سے اور نکلیگا وہ

بعدها يكون رأسه عند رجليها ويكون مولده بالصين و

بعد بہن اپنی کے اس طرح کہ ہوگا سر اوسکا نزدیک دونوں پانوں بہن اپنی کے اور ہوگی ولادت اوسکی چین میں

لغته لغة بلده ويسري العقم في الرجال والنساء فيكثر

اور ہوگی زبان اوسکی زبان اہل شہر اوسکے کی اور سرایت کریگا عارضہ بانجھ ہونے کا بیچ مردوں اور عورتوں کے پس بہت ہوگا

النكاح من غير ولادة ويدعوهم إلى الله فلا يجاب فإذا قبضه

نکاح اور جماع بغیر ولادت کے اور دعوت کریگا وہ لڑکا خلائق کو طرف اللہ تعالیٰ کی پس نہیں جواب پاویگا وہ پس جس وقت قبض کریگا روح اوسکی

الله وقبض مؤمني زمانه بقي من بقي مثل البهائم لا يحلون

اللہ تعالیٰ اور قبض کریگا اللہ تعالیٰ ارواح مومنین زمانہ اوسکے کی باقی رہیگا جو شخص کہ باقی رہیگا مانند چارپایوں کے نہیں حلال جانینگے

حلالا ولا يحرمون حراما يتصرفون بحكم الطبيعة شهوة

حلال کو اور نہیں حرام جانینگے حرام کو تصرف کرینگے وہ موافق حکم اور اقتضائے طبیعت کے خواہش نفسانی کی رو سے

مجردة عن العقل والشرع فعليهم تقوم الساعة

کہ خالی ہووے وہ عقل اور شرع سے پس اوپر اونکے قایم ہوگی قیامت کبریٰ

فص حكمة سبوحية في كلمة نوحية

یہ فص حکمت سبوحیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ نوحیہ کے

اعلم ان التنزيه عند اهل الحقائق في الجناب الالهي عين

جان تو اے طالب معرفت اثبات کو کہ تحقیق تنزیہ محض نقائص امکانی سے نزدیک اہل حقائق کے حق بیچ جناب الٰہی کے عین

التحديد والتقييد فالمنزه اما جاهل واما صاحب سوء ادب

محدود اور عین مقید کرنا ہے پس تنزیہ کرنے والا یا جاہل ہے وہ یا بے ادب

ولكن اذا اطلقاه وقالا به فالقائل بالشرائع المؤمن اذا نزه

ولیکن جسوقت تنزیہ محض کی اون دونوں نے اور قائل ہوئے وہ دونوں اوس تنزیہ کے پس قائل اور معتقد شریعتوں کا جو مومن ہے جسوقت تنزیہ کرے

ووقف عند التنزيه ولم ير غير ذلك فقد اساء الادب

اور ٹھہر گیا وہ نزدیک تنزیہ کے اور نہ دیکھا اوسنے غیر اوس تنزیہ کو پس تحقیق بے ادبی کی اوسنے حق تعالیٰ کے ساتھ

واكذب الحق والرسل صلوات الله عليهم وهو لا يشعر

اور تکذیب کی اوسنے حق تعالیٰ کی اور تمام رسول صلوات اللہ علیہم کی حالانکہ وہ مومن نہیں شعور رکھتا ہے اور

ويتخيل انه في الحاصل وهو في الفائت وهو كمن آمن ببعض

خیال کرتا ہو اثبات کا کہ تحقیق وہ معارف سے حاصل کیا ہوا ہے حالانکہ وہ فوت کرنے والا ہے اور مومن مانند اوس شخص کے ہے کہ ایمان لایا ہے بعض کے اور

وكفر ببعض ولا سيما وقد علم ان السنة الشرائع الالهية

کفر کیا اوسنے ساتھ بعض کے اور خصوصاً معلوم ہو چکی ہے یہ بات کہ تحقیق زبانہائے تمام شریعت الٰہیہ کی

اذا نطقت في الحق تعالى بما نطقت به انما جاءت به في

جسوقت کلام کرتی ہیں وہ شان میں حق تعالیٰ کی ساتھ اوس حکم کے کہ کلام کرتی ہے بیچ ساتھ اوسکے نہیں ہے کہ لائی ہیں بیچ ساتھ اوس حکم کو بیچ

العموم على المفهوم الاول وعلى الخصوص على كل مفهوم

حق عامہ خلایق کے موافق مفہوم ظاہری کے اور بیچ حق خاصہ خلایق کے موافق ہر مفہوم کے

يفهم من وجوه ذلك اللفظ باي لسان كان في وضع ذلك اللسان

جو سمجھا جاتا ہے وہ مفہوم طرق و احتمالات سے اوس لفظ کے ساتھ کسی زبان کے ہو بیچ وضع خاص اوس زبان کے

فان للحق في كل خلق ظهورا فهو الظاهر في كل مفهوم وهو الباطن

اسلیے کہ تحقیق واسطے حق تعالیٰ کے بیچ ہر مخلوق کے ظہور خاص ہے پس حق تعالیٰ ظاہر ہے بیچ ہر مفہوم کلی اور جزئی کے اور حق تعالیٰ باطن اور پوشیدہ ہے

۳۸

عن كل فهم إلا عن فهم من قال إن العالم صورته وهويته وهو

ہر فہم اور عقل سے نزہ ہے اوس شخص کی جسنے کہا کہ تحقیق عالم صورت اور ذات حق تعالے کی ہے اور عالم

الاسم الظاهر كما أنه بالمعنى روح ما ظهر فهو الباطن فنسبته

اسم ظاہر حق تعالی کا ہے جیسے کہ تحقیق حق تعالی معنی اور حقیقت کی رو سے روح اوس چیز کی ہے کہ ظاہر ہوئی ہے پس وہ باطن ہے پس نسبت

لما ظهر من صور العالم نسبة الروح المدبر للصورة فيؤخذ

کی طرف اوس چیز کے کہ ظاہر ہوئی ہے صورتوں سے عالم کے مانند نسبت روح تدبیر کرنے والے کی طرف صورت کے پس لیا جاتا ہے حق تعالے

في حد الإنسان مثلا باطنه وظاهره وكذلك كل محدود

بیچ تعریف انسان کے مثلا باطن انسان کا باطن حق کا ہے اور ظاہر انسان کا ظاہر حق کا ہے اور ایسا ہی حال ہے ہر شے محدود کا

فالحق محدود بكل حد وصور العالم لا تنضبط ولا يحاط بها

پس حق تعالی محدود ہے ساتھ ہر حد کے اور صورتیں عالم کی نہیں منضبط ہوتی ہیں اور نہیں احاطہ کیا جاتا ہے عالم ساتھ اون صورتوں کے

ولا تعلم حدود كل صورة منها إلا على قدر ما حصل لكل عالم

اور نہیں جانی جاتی ہیں حدود ہر صورت کے صورتوں عالم میں سے مگر اوسقدر کہ حاصل ہوتی ہے وہ واسطے ہر جاننے والے کے

من صورة فلذلك يجهل حد الحق فإنه لا يعلم حده إلا بعلم

صورتوں میں سے عالم کے پس اسی جہت سے نہیں جانی جاتی ہے حد حق تعالی کی کیونکہ نہیں جانی جاتی ہے حد حق تعالی کی مگر بقدر علم

حد كل صورة وهذا محال حصوله فحد الحق محال وكذلك

حد ہر صورت کی اور محال ہے حاصل ہونا علم تمام صورتوں کا پس علم حد حق تعالی کی بھی محال ہے اور ایسا ہی حال

من شبهه وما نزهه فقد قيده وحدده وما عرفه ومن جمع

اوس شخص کا ہے کہ جسنے مشابہ کیا حق تعالی کو اور نہ تنزیہ کی اوسکی پس تحقیق مقید اور محدود کیا اوسنے حق تعالے کو اور نہ پہچانا اوسنے حق تعالی کو اور جسنے جمع کیا

في معرفته بين التنزيه والتشبيه ووصفه بالوصفين على

بیچ معرفت حق تعالی کے تنزیہ اور تشبیہ کو اور وصف کی اوسنے حق تعالی کی ساتھ دونوں صفتوں تنزیہ اور تشبیہ کے اوپر

الإجمال لأنه يستحيل ذلك على التفصيل لعدم الإحاطة بما في

اجمال کے بوجہ اسکے کہ محال ہے یہ وصف اوپر سبیل تفصیل کے بسبب نہونے احاطہ اوس چیز کے کہ بیچ

العالم من الصور فقد عرفه مجملا لا على التفصيل كما عرف نفسه

عالم کے ہے صورتوں میں سے پس تحقیق پہچانا اوسنے حق تعالی کو بطور مجمل کے نہ اوپر سبیل تفصیل کے جیسے کہ پہچانا اوسنے نفس اپنے کو

مجملا لا على التفصيل ولذلك ربط النبي صلى الله عليه وسلم

بطور مجمل کے نہ اوپر سبیل تفصیل کے اور واسطے اسکے ربط دیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے

معرفة الحق بمعرفة النفس فقال من عرف نفسه فقد عرف

معرفت حق تعالے کو ساتھ معرفت نفس کے پس فرمایا کہ جسنے پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اوسنے

رَبَّهٗ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَهُوَ مَا خَرَجَ

رب اپنے کو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے عنقریب ہے کہ دکھلاوینگے ہم مخلوق کو نشانیاں اپنی بیچ عالم کے اور وہ عالم ایسی چیز ہے کہ خارج ہے

عَنْكَ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ وَهُوَ عَيْنُكَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَيْ لِلنَّاظِرِيْنَ

تجھسے اور بیچ ذاتون اونکی کے اور وہ ذات عین تیری ہے تاکہ ظاہر ہووے واسطے اونکے یعنے واسطے دیکھنے والون کے

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ حَيْثُ اَنَّكَ صُوْرَتُهٗ وَهُوَ رُوْحُكَ فَاَنْتَ لَهٗ كَالصُّوْرَةِ

یہ بات کہ تحقیق ذات تیری وہی حق تعالیٰ ہی اس اعتبار سے کہ تحقیق تو صورت حق تعالیٰ کی ہے اور حق تعالیٰ روح تیرا ہے پس تو واسطے حق تعالیٰ کے ایسا ہے جیسے کہ صورت

الْجِسْمِيَّةِ لَكَ وَهُوَ لَكَ كَالرُّوْحِ الْمُدَبِّرِ لِصُوْرَةِ جَسَدِكَ

جسمی واسطے تیرے اور حق تعالیٰ واسطے تیرے ایسا ہی ہے جیسے کہ روح مدبر واسطے صورت جسدی جسم ہی کے

وَالْحَدُّ يَشْمَلُ الظَّاهِرَ وَالْبَاطِنَ مِنْكَ فَاِنَّ الصُّوْرَةَ الْبَاقِيَةَ

اور تعریف حدی شامل ہوتی ہے ظاہر اور باطن کو تیری اسلیے کہ تحقیق وہ صورت کہ باقی ہے انسان سے

اِذَا زَالَ عَنْهَا الرُّوْحُ الْمُدَبِّرُ لَهَا لَمْ تَبْقَ اِنْسَانًا وَلٰكِنْ يُقَالُ فِيْهَا

جسوقت زائل ہوئے اوس صورت سے روح مدبر اوسکی نہ باقی رہیگی وہ صورت انسانیت کی رو سے ولیکن کہا جاویگا بیچ حق اس صورت کے

اِنَّهَا صُوْرَةٌ تُشْبِهُ صُوْرَةَ الْاِنْسَانِ فَلَا فَرْقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صُوْرَةٍ

یہ کہ تحقیق وہ ایک صورت ہے کہ مشابہ ہے وہ ساتھ صورت انسان کے پس نہیں ہے کوئی فرق درمیان اوس صورت بیجان کے اور درمیان صورت

مِنْ خَشَبٍ اَوْ حِجَارَةٍ وَلَا يُطْلَقُ عَلَيْهَا اسْمُ اِنْسَانٍ اِلَّا بِالْمَجَازِ

لکڑی یا پتھر کے اور نہیں اطلاق کیا جاویگا اوپر اوس صورت کے نام انسان کا مگر مجاز کی رو سے

لَا بِالْحَقِيْقَةِ وَصُوَرُ الْعَالَمِ لَا يُمْكِنُ زَوَالُ الْحَقِّ عَنْهَا اَصْلًا

نہ حقیقت کی رو سے اور صورتین عالم کی ایسی ہین کہ نہیں ممکن ہے جدا ہونا حق تعالےٰ کا اون صورتون سے ہرگز

فَحَدُّ الْاُلُوْهِيَّةِ لَهٗ بِالْحَقِيْقَةِ لَا بِالْمَجَازِ كَمَا هُوَ حَدُّ الْاِنْسَانِ

پس تعریف حدی کہ الوہیت ہے واسطے عالم کے حقیقت کی رو سے ہے نہ مجاز کی رو سے جیسے کہ یہ تعریف مذکور حد انسان کی ہے

اِذَا كَانَ حَيًّا وَكَمَا اَنَّ ظَاهِرَ صُوْرَةِ الْاِنْسَانِ تُثْنِيْ بِلِسَانِهَا

جسوقت ہووے وہ انسان زندہ اور جیسے کہ تحقیق ظاہر صورت انسان کی ثنا کرتی ہے ساتھ زبان اپنے کے

عَلٰى رُوْحِهَا وَنَفْسِهَا وَالْمُدَبِّرِ لَهَا كَذٰلِكَ جَعَلَ اللّٰهُ صُوَرَ الْعَالَمِ

اوپر روح اپنے اور نفس مدبر اپنے کے اسیطرح گردانا اللہ تعالےٰ نے صورتون عالم کو

تُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا نَفْقَهُ تَسْبِيْحَهُمْ لِاَنَّا لَا نُحِيْطُ بِمَا فِي الْعَالَمِ

کہ تسبیح کرین ساتھ تعریف اللہ تعالیٰ کے ولیکن نہیں سمجھتے ہین ہم تسبیح اونکی اسلیے کہ تحقیق ہم نہیں احاطہ کرسکتے ہین ساتھ اوس چیز کہ بیچ عالم کے ہے

مِنَ الصُّوَرِ فَالْكُلُّ اَلْسِنَةُ الْحَقِّ نَاطِقَةٌ بِالثَّنَاءِ عَلَى الْحَقِّ وَلِذٰلِكَ

صورتون میں سے پس تمام صورتین عالم کی زبان حق تعالیٰ کی ہین اور گویا ہین ساتھ تعریف کے اوپر حق تعالےٰ کے اور واسطے اسیکے

قال الحمد لله رب العالمين الذی الیه یرجع عواقب الثناء فهو المثنی

فرمایا شیخ نے کہ تعریف واسطے اللہ تعالی کے ہے جو پالنے والا سب جہان کا ہے وہ اللہ تعالی ایسا ہے کہ پھرتا ہے طرف اوسکے انجام تمام تعریف کا پس وہی ہے تعریف کرنے والا

والمثنی علیه **شعر**

اور تعریف کیا گیا اوپر اپنے — شعر

فان قلت بالتنزیه کنت مقیدا	وان قلت بالتشبیه کنت محددا
پس اگر کہے تو تنزیہ محض کو ہوگا تو مقید کرنے والا حق تعالی کو	اور اگر کہے تو تشبیہ محض کو ہوگا تو محدود کرنے والا
وان قلت بالامرین کنت مسددا	وکنت اماما فی المعارف وسیدا
اور اگر کہے تو دونوں امر تنزیہ اور تشبیہ کو ہوگا تو چلنے والا راہ سیدھی	اور ہوگا تو پیشوا بیچ معارف کے اور سردار
فمن قال بالاشفاع کان مشرکا	ومن قال بالافراد کان موحدا
پس جو شخص کہے اشفاع کو یعنی خلق اور خدا کو دو کہے ہوگا وہ مشرک	اور جو شخص کہے افراد کو یعنی خلق اور خدا کو ایک کہی ہوگا وہ موحد
فایاک والتشبیه ان کنت ثانیا	وایاک والتنزیه ان کنت مفردا
پس بچا تو اپنے تئین تشبیہ محض سے اگر ہے تو دوئی کا قائل	اور بچا تو اپنے تئین تنزیہ محض سے اگر ہے تو ایک کا قائل
فما انت هو بل انت هو وتراه فی	عین الامور مسرحا ومقیدا
پس نہیں ہے تو حق تعالی بلکہ تو حق تعالی ہے باعتبار یکتائی ہو تو اوسکو بیچ	عین اشیا کے بیچ حال میں کہ مطلق اور مقید ہے وہ

قال تعالی لیس کمثله شیء فنزه وهو السمیع البصیر فشبه

فرمایا اللہ تعالی نے نہیں ہے مانند حق تعالی کے کوئی شے پس تنزیہ کی حق تعالی نے اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا پس تشبیہ کی اوسنے

قال تعالی لیس کمثله شیء فشبه وثنی وهو السمیع البصیر

فرمایا اللہ تعالی نے نہیں ہے مانند مثل اوسکے کے کوئی شے پس تشبیہ کی اور تثنیہ یعنی دوئی کی اوسنے اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا

فنزه وافرد لو ان نوحا جمع لقومه بین الدعوتین لاجابوه

پس تنزیہ کی اور مفرد کیا اور اگر ہوتی یہ بات کہ تحقیق نوح علیہ السلام جمع کرتا واسطے قوم اپنی کے دونوں دعوتیں تنزیہ اور تشبیہ کی ہر آئینہ قبول کرتی قوم اوسکو

فدعاهم جهارا ثم دعاهم اسرارا ثم قال لهم استغفروا

پس دعوت کی قوم اپنی کو نوح علیہ السلام نے آواز بلند پھر دعوت کی اونہوں نے قوم اپنی کو پوشیدہ پھر کہا اونکو بخشش مانگو تم

ربکم انه کان غفارا وقال انی دعوت قومی لیلا ونهارا

پروردگار اپنے سے تحقیق وہی ہے بخشنے والا اور کہا نوح نے کہ تحقیق بلاتا رہا میں قوم اپنی کو رات اور دن

فلم یزدهم دعاءی الا فرارا وذکر عن قومه انهم تصاموا

پس نہ زیادہ کیا اونکو دعوت میری نے مگر بھاگنا اور ذکر کیا نوح علیہ السلام نے احوال قوم اپنی سے کہ تحقیق وہ قوم بہری ہوگئی سننے

عن دعوته لعلمهم بما یجب علیهم من اجابة دعوته فعلم العلماء بالله

دعوت نوح علیہ السلام کی باوجود جاننے اونکے کے اوس چیز کو کہ واجب ہے اوپر اونکے قبول کرنے دعوت نوح علیہ السلام کی سے پس جانا عارفان باللہ نے

ما أشار إليه نوح عليه السلام في حق قومه من الثناء عليهم بلسان الذم و

اور اس چیز کو اشارہ کیا طرف اوسکے نوح علیہ السلام نے بیچ حق قوم اپنی کے تعریف سے اوپر انکے ساتھ زبان مذمت کے

علم أنهم إنما لم يجيبوا دعوته لما فيها من الفرقان والأمر قرآن

اور بیچ جانا حضرت نے اسلئے کہ تحقیق قوم نے سوا اسکے نہیں کہ نہیں اجابت کی دعوت کی واسطے اسکے کہ بیچ اوسکے فرقان ہے اور امر بیچ حقیقت قرآن ہے

لا فرقان ومن أقيم في القرآن لا يصغي إلى الفرقان وإن

نہ فرقان اور جو شخص قایم کیا گیا بیچ قرآن کے نہیں کان رکھتا ہے وہ طرف فرقان کے اگرچہ

كان فيه فإن القرآن يتضمن الفرقان والفرقان لا يتضمن

حاصل ہے فرقان بیچ قرآن کے پس تحقیق کہ قرآن شامل ہے فرقان کو اور فرقان نہیں شامل ہوتے

القرآن ولهذا ما اختص بالقرآن إلا محمد صلى الله عليه

قرآن کو اور واسطے اس حیثیت کے نہیں خاص کیا گیا ساتھ قرآن کے کوئی مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم وهذه الأمة التي هي خير أمة أخرجت للناس فليس

اور یہی امت کہ وہ بہتر امتوں کی ہے نکالی گئی واسطے لوگوں کے پس

كمثله شيء يجمع الأمرين في أمر واحد فلو أن نوحا يأتي

لیس کمثلہ شیٴ پس بیچ جمع کیے محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دو امر تنزیہ اور تشبیہ کو بیچ ایک امر کے پس اگر ہوتا کہ لاتے نوح علیہ السلام

بمثل هذه الآية لفظا لأجابوه فإنه شبه ونزه في آية

مثل اس آیت شریفہ کے لفظ عبارت کو البتہ قبول کرتی قوم نوح علیہ السلام کی کیونکہ تحقیق تشبیہ اور تنزیہ کی بیچ ایک آیت

واحدة بل في نصف آية ونوح دعا قومه ليلا من حيث

کے بلکہ بیچ نصف آیت کے اور نوح علیہ السلام نے دعوت کی قوم اپنی کو بیچ رات کے باعتبار

عقولهم وروحانيتهم فإنها غيب ونهارا دعاهم أيضا

عقول اور روحانیت اونکی کے پس تحقیق وہ عقول اور روحانیت پوشیدہ ہیں اور بیچ دن کے بھی بلایا اونکو

من حيث ظاهر صورهم وحسهم وما جمع في الدعوة

باعتبار ظاہر صورتوں اور ابدان اونکے کے اور نہیں جمع کیا نوح علیہ السلام نے بیچ دعوت کے

مثل (ليس كمثله شيء) فنفرت بواطنهم لهذا الفرقان

مانند (لیس کمثلہ شیٴ) کے پس نفرت کی ارواح اونکی نے بسبب اس فرقان کے

فزادهم فرارا ثم قال عن نفسه إنه دعاهم ليغفر

پس زیادہ کیا فرقان نے اونکا بھاگنا پھر کہا نوح علیہ السلام نے حکایت نفس اپنے سے کہ تحقیق دعوت کی انہوں نے قوم اپنی کی تاکہ چھپاوے وہ

لهم لا ليكشف لهم وفهموا ذلك منه عليه السلام

اونکو نہ یہ کہ ظاہر کرے حقیقت امر کے واسطے اونکے اور سمجھی قوم اوسکو نوح علیہ السلام سے واسطے اسکے

جعلوا اصابعهم فی آذانهم واستغشوا ثیابهم وهذه کلها

لین اونہوں سنے اونگلیان اپنی بیچ کانون اپنے کے اور چھپایا اونہوں سنے اپنے تئین کپڑے دن اپنے ہیں اور یہ تمام

صورة الستر التی دعاهم الیها فاجابوا دعوته بالفعل لا

صورتین چھپنے کی ہین اوس چیز سے کہ پکارا نوح سنے قوم کو طرف اوسکے پس اجابت کی قوم نے دعوت نوح کے ساتھ فعل کے نہ

بلبیک ففی لیس کمثله شیء اثبات المثل ونفیه وبهذا قال

کہ اطاعت ساتھ لبیک کے پس بیچ آیت لیس کمثلہ شی کے ثابت کرنا مثل کا ہے اور نفی کرنا اوسی مثل کا اور بسبب اسی معیت کی فرمایا

عن نفسه صلی الله علیه وسلم انه اوتی جوامع الکلم فما

اور خبر دی ذات اپنی سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سنے ابیات کی کہ تحقیق دیے گئے وہ کلمات جامع پس نہین

دعا محمد صلی الله علیه وسلم قومه لیلا ونهارا بل دعاهم

دعوت کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سنے قوم اپنی کو رات اور دن بلکہ دعوت کی حضرت سنے رات کو

لیلا فی نهار ونهارا فی لیل فقال نوح فی حکمته لقومه یرسل

بیچ دن کے اور دن کو بیچ رات کے پس فرمایا نوح علیہ السلام نے بیچ حکمت اور معرفت اپنی کے واسطے قوم اپنی کے کہ بھیجے اللہ تعالے

السماء علیکم مدرارا وهی المعارف العقلیة فی المعانی والنظر

مینہ آسمان کا اوپر تمہارے بہت برسنے والا اور وہ مدرار معارف عقلیہ ہین بیچ معنون کے اور نظر

الاعتباری ویمددکم باموال ای بما یمیل بکم الیه فاذا

اعتباری ہے اور مدد کریگا تمکو ساتھ مالون کے یعنی ساتھ اوس چیز کے کہ مائل کرے وہ چیز تمکو طرف حق تعالے کے پس جس

مال بکم الیه رایتم صورتکم فیه فمن تخیل منکم انه راه

مائل کرے وہ چیز تمکو طرف حق تعالی کے دیکھو گے تم صورتوں اپنی کو بیچ حق تعالے کے پس جس شخص نے خیال کیا تم مین سے ابیات کا کہ تحقیق اوسے دیکھا حق کو

فما عرف ومن عرف منکم انه رای نفسه فهو العارف

پس نہین پہچانا اوسنے حق کو اور جسنے پہچانا تم میں سے ابیات کو کہ تحقیق دیکھا اوسنے نفس اپنے کو پس وہ شخص عارف ہے

فلهذا انقسم الناس الی عالم بالله وغیر عالم به وولده

پس اسی واسطے منقسم ہوے آدمی طرف عارف باللہ اور غیر عارف باللہ کے اور نہ زیادہ کیا اولاد اوسکی نے

وهو ما انتجه لهم نظرهم الفکری والامر موقوف علمه

اور اولاد وہ چیز ہے کہ پیدا کیا ہے اوسکو واسطے قوم کے نظر فکری اونکی نے اور علم اور معرفت حال حق تعالی کی موقوف ہے

علی المشاهدة بعید عن نتائج الفکر الا خسارا فما ربحت

اوپر مشاہدہ کے اور بعید ہے نتیجوں فکر اور عقل سے (مگر ٹوٹا) پس نہ نفع کیا

تجارتهم فزال عنهم ما کان فی ایدیهم مما کانوا یتخیلون انه

سوداگری اونکی نے پس زائل ہوئی قوم سے وہ چیز کہ تھی بیچ ہاتھوں اونکے کے اوس چیز سے کہ خیال کرتی تھی قوم ابیات کو کہ تحقیق وہ

مِلْكٌ لَهُمْ وَهُوَ فِي الْمُحَمَّدِيِّينَ (وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ)

ملک ہے واسطے اونکے اور وہ ملک بیچ حق محمدیوں کے جیسے کہ فرمایا ہے خرچ کرو تم اے محمدی لوگو اوس چیز سے کہ کر دیا اللہ تعالیٰ نے تمکو خلیفہ بیچ اوسکے

وَفِي نُوحٍ (أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي وَكِيلًا) فَأَثْبَتَ الْمُلْكَ لَهُمْ وَالْوِكَالَةَ

اور واقع ہوا ہے بیچ حق نوحیوں کے مت پکڑو تم سوا میرے کوئی کارساز پس ثابت کی گئی ملک واسطے قوم نوح کے اور وکالت

لِلّٰهِ فِيهِمْ فَهُمْ مُسْتَخْلَفُونَ فِيهِ فَالْمُلْكُ لِلّٰهِ وَهُوَ وَكِيلُهُمْ

واسطے اللہ تعالیٰ کے بیچ اوس ملک کے پس محمدی لوگ خلیفہ کیے گئے بیچ ملک کے پس ملک خاص واسطے اللہ کے ہے اور وہ وکیل ہے نوحیوں کا

فَالْمُلْكُ لَهُمْ وَذٰلِكَ مُلْكُ الِاسْتِخْلَافِ وَبِهٰذَا كَانَ الْحَقُّ

پس ملک واسطے قوم نوح کے ہے اور یہ یعنی ملک نوحیوں کی ملک خلافت کی ہے اور بسبب اسی کے ہے حق تعالیٰ

مَلِكَ الْمُلْكِ كَمَا قَالَ التِّرْمِذِيُّ (وَمَكَرُوا مَكْرًا

ملک ملک کا جیسے کہ کہا ترمذی نے (اور مکر کیا قوم نوح نے مکر کرنا

كُبَّارًا) لِأَنَّ الدَّعْوَةَ إِلَى اللّٰهِ مَكْرٌ بِالْمَدْعُوِّ لِأَنَّهُ مَا عُدِمَ

بڑا) واسطے اس بات کے کہ تحقیق دعوت طرف اللہ تعالیٰ کے مکر ہے ساتھ مدعو کے اسلیے کہ تحقیق اوس مدعو سے نہیں عدم کیا حق تعالیٰ کو

مِنَ الْبِدَايَةِ فَيُدْعَى إِلَى الْغَايَةِ (أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ) فَهٰذَا عَيْنُ

شروع پیدائش ابتدائی سے کہ دعوت کیا جاوے وہ طرف نہایت کے یعنی طرف حق تعالیٰ کے اور کہا جاوے کہ دعوت کرتا ہوں میں طرف اللہ تعالیٰ کے پس یہ دعوت عین

الْمَكْرِ (عَلَىٰ بَصِيرَةٍ) فَنَبَّهَ أَنَّ الْأَمْرَ لَهُ كُلَّهُ فَأَجَابُوهُ مَكْرًا

مکر ہے اوپر بینائی اور دانائی کے پس تنبیہ کی نوح علیہ السلام نے اس بات کی کہ تحقیق تمامی امر ملک خاص حق تعالیٰ ہی کے ہے پس جواب دیا قوم نوح نے نوح کو ساتھ مکر کے

كَمَا دَعَاهُمْ فَجَاءَ الْمُحَمَّدِيُّ وَعَلِمَ أَنَّ الدَّعْوَةَ إِلَى اللّٰهِ مَا هِيَ

جیسے کہ دعوت کی نوح نے قوم کے ساتھ مکر کی پس آیا داعی محمدی اور جانا اوس نے اس بات کو کہ تحقیق دعوت طرف اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے

مِنْ حَيْثُ هُوِيَّتِهِ وَإِنَّمَا هِيَ مِنْ حَيْثُ أَسْمَائِهِ فَقَالَ (يَوْمَ

بنظر ہویت اور ذات حق تعالیٰ کے اور سوای اسکے کہ نہیں ہے کہ وہ دعوت بنظر اسماے حق تعالیٰ کی ہے پس فرمایا حق تعالیٰ نے جس دن کہ

نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا) فَجَاءَ بِحَرْفِ الْغَايَةِ وَقَرَنَهَا

جمع کرینگے ہم پرہیزگاروں کو طرف رحمن کے مہمان پس لایا حرف غایت کو کہ الیٰ ہے اور نزدیک کیا اوسکو

بِالِاسْمِ فَعَرَفْنَا أَنَّ الْعَالَمَ كَانَ تَحْتَ حِيطَةِ اسْمٍ إِلٰهِيٍّ أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ

ساتھ اسم رحمان کے پس پہچانا ہمنے اس بات کو کہ تحقیق عالم زیر احاطہ اسم الٰہی کے ہے کہ واجب کیا اوس اسم نے اوپر بندوں کے

أَنْ يَكُونُوا مُتَّقِينَ فَقَالُوا فِي مَكْرِهِمْ لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ

کہ ہو جاویں وہ پرہیزگار پس کہا قوم نوح نے بیچ مکر اپنے کے مت چھوڑو معبودوں اپنے کو اور مت چھوڑو

وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا فَإِنَّهُمْ إِذَا تَرَكُوهُمْ

ود کو اور نہ سواع اور نہ یغوث اور نہ یعوق اور نسر کو بیچ تفسیر قوم نوح جس وقت ترک کرینگے بتوں کو

جَهِلُوا مِنَ الْحَقِّ عَلَى قَدْرِ مَا تَرَكُوا مِنْ هٰؤُلَاءِ فَإِنَّ لِلْحَقِّ فِي كُلِّ

نادان رہینگے وہ حق تعالی سے اوسی قدر کہ ترک کیا قوم نے ان بتوں کو اسلیے کہ تحقیق واسطے حق تعالی کے بیچ ہر

مَعْبُودٍ وَجْهًا يَعْرِفُهُ مَنْ عَرَفَهُ وَيَجْهَلُهُ مَنْ جَهِلَهُ فِي الْمُحَمَّدِيِّينَ

معبود کے ایک وجہ خاص ہے کہ پہچانتا ہے اسکو جو پہچانتا ہے اور نہیں پہچانتا ہے اسکو جو نہیں پہچانتا وہ بیچ حق محمدیوں کے اور کہا

(وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ) أَيْ حَكَمَ فَالْعَالِمُ يَعْلَمُ مَنْ

(اور حکم کیا رب تیرے نے کہ مت عبادت کرو تم مگر خاص اوسکی یعنی حکم کیا پس عارف محمدی جانتا ہے کہ کس کی

عُبِدَ وَفِي أَيِّ صُورَةٍ ظَهَرَ حَتّٰى عُبِدَ وَأَنَّ التَّفْرِيقَ وَالْكَثْرَةَ

عبادت کی جاتی ہے اور بیچ کس صورت کے ظاہر ہوا حق تعالی کہ عبادت کیا جاوے اوسکی اور جانتا ہے عارف محمدی یہ بات کہ تفریق اور کثرت مظاہر

كَالْأَعْضَاءِ فِي الصُّورَةِ الْمَحْسُوسَةِ وَكَالْقُوَى الْمَعْنَوِيَّةِ فِي الصُّورَةِ

مانند تمام عضووں کے ہے بیچ ایک صورت خاص جزئیہ محسوسہ کے اور مثل تمام قوتوں معنویہ کے بیچ ایک صورت خاص جزئیہ

الرُّوحَانِيَّةِ فَمَا عُبِدَ غَيْرُ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَعْبُودٍ فَالْأَدْنٰى مَنْ

روحانیہ کی پس نہیں عبادت کیا جاتا ہے غیر اللہ کے بیچ ہر معبود کے پس کمتر عابدوں کا وہ شخص ہے کہ

تَخَيَّلَ فِيهِ الْأُلُوهِيَّةَ فَلَوْلَا هٰذَا التَّخَيُّلُ مَا عُبِدَ الْحَجَرُ وَلَا غَيْرُهُ

خیال کرتا ہے بیچ معبود اپنے کے الوہیت کا پس اگر نہ ہوتا یہ خیال الوہیت کا نہ عبادت کیا جاتا پتھر اور نہ غیر اوسکے

وَلِهٰذَا قَالَ قُلْ سَمُّوهُمْ فَلَوْ سَمَّوْهُمْ لَسَمَّوْهُمْ حَجَرًا وَشَجَرًا وَ

اور واسطے اسی کے کہا اللہ تعالی نے (کہ) تم نام کہو قوم معبودوں اپنے کی پس اگر کہتے نام معبودوں اپنے کی البتہ نام کہتے اونکا پتھر اور درخت اور

كَوْكَبًا وَلَوْ قِيلَ لَهُمْ مَنْ عَبَدْتُمْ لَقَالُوا إِلٰهًا مَا كَانُوا يَقُولُونَ

ستارہ اور اگر کہا جاتا واسطے ان کافروں کے کس کی عبادت کی تمنے البتہ کہتے معبود جزئی خاص کی اور نہ کہتے

اللّٰهَ وَلَا الْإِلٰهَ وَالْأَعْلٰى مَا تَخَيَّلَ بَلْ قَالَ هٰذَا مَجْلٰى إِلٰهِيٌّ

اللہ کی اور معبود مطلق کی اور بلند تر عابدوں اور عارفوں اونکے سے نہیں خیال کیا ایسا بلکہ کہا اوسنے کہ یہ معبود جزئی مظہر معبود مطلق کا ہے

يَنْبَغِي تَعْظِيمُهُ فَلَا يَقْتَصِرُ فَالْأَدْنٰى صَاحِبُ التَّخَيُّلِ يَقُولُ مَا نَعْبُدُهُمْ

کہ سزاوار ہے تعظیم اوسکی ... پس کمتر عابد کا کہ صاحب تخیل ہے کہتا ہے کہ نہیں عبادت کرتے ہیں ہم انکی

إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفَىٰ وَلَا عَلَى الْعَالِمِ يَعُولُ

مگر اسواسطے کہ نزدیک کرین وہ ہمکو طرف اللہ تعالیٰ کے بیچ مرتبہ کے) اور قصد نہ رکھا اون کا کہنا ہے

إِنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا حَيْثُ ظَهَرَ وَبَشِّرِ

کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ معبود تمہارا ایک ہی معبود ہے پس واسطے اسکے مطیع ہو جاؤ کہیں ظاہر ہووے وہ (اور خوشخبری دی

الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ خَبَتْ نَارُ طَبِيعَتِهِمْ فَقَالُوا إِلٰهًا وَلَمْ يَقُولُوا

عاجزی کرنے والون کو) کہ بجھ گئی آگ طبیعت اونکی کی پس قائل ہوے وہ معبود کے اور نہ قائل ہوئی وہ

طَبِيعَةً (وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا) أَيْ حَيَّرُوهُمْ فِي تَعْدَادِ الْوَاحِدِ

طبیعت کے اور تحقیق گمراہ کیا اونہون نے بہتونکو) یعنی حیران میں ڈالا قوم نوح نے اونکو بیچ گنتی واحد حقیقی کے

بِالْوُجُوهِ وَالنِّسَبِ (وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ) لِأَنْفُسِهِمُ الْمُصْطَفَيْنَ الَّذِينَ

ساتھ وجوہ متعددہ اور نسبتوں کثیرہ کے (اور مت زیادہ کر ظالمون کو) واسطے جانون اونکی کے کہ برگزیدہ ہیں

أُورِثُوا الْكِتَابَ فَهُمْ أَوَّلُ الثَّلَاثَةِ فَقَدَّمَهُمْ عَلَى الْمُقْتَصِدِ

اور وارث کئے گئے ہیں کتاب کے پس وہ لوگ اول ہیں تین گروہون میں کہ ہیں پس مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے اونکو اوپر گروہ میانہ رو

وَالسَّابِقِ (إِلَّا ضَلَالًا) إِلَّا حَيْرَةَ الْمُحَمَّدِيِّ زِدْنِي فِيكَ تَحَيُّرًا

اور گروہ سبقت کرنے والے کے (مگر ضلالت) یعنی مگر حیرت جیسا کہا ناطق محمدی نے اور رب میرے زیادہ کر میرے تئین بیچ اپنے حیرت کو

(كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا) فَالْحَائِرُ

(جب روشن کرتی ہے بجلی اونکو چلتے ہیں بیچ اوسکے اور جب اندھیرا کرتی ہے اوپر اونکو کھڑے ہو رہتے ہیں) پس صاحب حیرت

لَهُ الدَّوْرُ وَالْحَرَكَةُ الدَّوْرِيَّةُ حَوْلَ الْقُطْبِ فَلَا يَبْرَحُ

کیواسطے حرکت دوری ہے اور حرکت دوری بیچ اطراف قطب کے یعنی مقصود کے ہوتی ہے پس نہیں جدا ہوتا ہے صاحب حیرت

مِنْهُ وَصَاحِبُ الطَّرِيقِ الْمُسْتَطِيلِ مَائِلٌ خَارِجٌ عَنِ الْمَقْصُودِ

اوسی قطب سے اور صاحب راہ مستطیل کا ٹیڑھا چلنے والا اور خارج ہونے والا ہے مقصود سے

طَالِبٌ مَا هُوَ فِيهِ صَاحِبُ خَيَالٍ إِلَيْهِ غَايَتُهُ فَلَهُ مِنْ وَإِلَىٰ

اور طلب کرنیوالا ہے اوس چیز کا کہ وہ چیز بیچ اوسی طالب کے ہے اور صاحب خیال ہے طرف اوسی کی ہے مقصود اوسکا پس واسطے اوسی صاحب خیال کے ابتدا انتہا

وَمَا بَيْنَهُمَا وَصَاحِبُ الْحَرَكَةِ الدَّوْرِيَّةِ لَا بَدْءَ لَهُ فَيَلْزَمُهُ مِنْ

اور جو کچھ کہ درمیان اون دونون کے ہو اور صاحب حرکت دوری کو نہ ابتدا ہے واسطے اوسکے کہ لازم آوے اوسکی ابتدا

وَلَا غَايَةَ لِكَمَالِهِ فَيُحْكَمَ عَلَيْهِ إِلَىٰ فَلَهُ الْوُجُودُ الْأَتَمُّ

اور نہ انتہا ہے واسطے سیر اور کمال اوسکے کہ حکم کیا جاوے اوپر اوسکے انتہا کا پس واسطے اوسی صاحب حرکت دوریہ کے وجود اتم اور اوسکا تمام ہے

وَهُوَ الْمُوْلِي جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَالْحِكَمِ (مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ) فَهِيَ الَّتِي خَطَّتْ

اور صاحب کت دوری وہی ہے جو دیا گیا اوسکو کلمات جامع اور حکمتین از سبب گناہون اونکے کہ پس خطیات وہ چیز ہین کہ لیگئے قوم نوح کو

بِهِمْ فَغَرِقُوا فِي بِحَارِ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ وَهُوَ الْحَيْرَةُ (فَأُدْخِلُوا نَارًا) فِي عَيْنِ

طرف دریا معرفت کی پس غرق ہوئی قوم بیچ دریا ی معرفت باللہ کے اور معرفت باللہ مین حیرت ہے پس داخل کی گئی قوم آگ مین کہ عین

الْمَاءِ فِي الْمُحَمَّدِيِّيْنَ (وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ) مِنْ سَجَّرْتَ التَّنُّوْرَ إِذَا أَوْقَدْتَهُ

پانی مین ہے آیا ہے بیچ حق محمدیون کے اور جسوقت دریا سلگائے جاوینگے یہ لغت مشتق سجرت التنور سے ہے جسوقت سلگادے تو اوسکو

(فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَنْصَارًا) فَكَانَ اللّٰهُ عَيْنَ أَنْصَارِهِمْ

پس نپایا قوم نوح نے واسطے اپنے سوائے اللہ تعالی کے مدد دینے والا پس ہے اللہ تعالی عین مدد دینے والا اونکا

فَهَلَكُوا فِيهِ إِلَى الْأَبَدِ فَلَوْ أَخْرَجَهُمْ اللّٰهُ إِلَى السَّيْفِ سَيْفِ الطَّبِيْعَةِ

پس ہلاک اور فانی ہوئی قوم نوح کی بیچ ذات حق کے ابد تک پس اگر نکالتا اونکو اوس سے اللہ تعالے طرف کنارہ طبیعت کے

لَنَزَلَ بِهِمْ عَنْ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَإِنْ كَانَ الْكُلُّ لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ

البتہ اوتارتا اللہ تعالے اونکو اس مرتبہ بلند سے اگرچہ ہے ہر ہر مرتبہ کو نسبۃ واسطے اللہ تعالی کے اور ساتھہ اللہ تعالی کے

بَلْ هُوَ اللّٰهُ (قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ) مَا قَالَ إِلٰهِيْ فَإِنَّ الرَّبَّ لَهُ الثُّبُوْتُ

بلکہ ہر ہر مرتبہ عین حق تعالی کا ہے کہا نوح علیہ السلام نے اے رب میرے کہا انہون نے اے معبود میرے اسلیے کہ تحقیق واسطے اسم رب کے ثبوت اور ا

وَالْإِلٰهُ يَتَنَوَّعُ بِالْأَسْمَاءِ فَهُوَ (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ) فَأَرَادَ

اور اسم اله متنوع اور مختلف ہوتا ہے ساتھہ اسمای الٰہی کے پس اللہ تعالے ہر دن بیچ کام کے ہے پس ارادہ کیا نوح علیہ السلام

بِالرَّبِّ ثُبُوْتَ التَّلْوِيْنِ إِذْ لَا يَصِحُّ إِلَّا هُوَ (لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ)

ساتھہ اسم رب کے ثبوت تلوین کا اسلیے کہ نہین صحیح ہوتا ہے اس مقام مین کچھ مگر تلوین اور تبدل صحبت قوم کی مت چھوڑ اوپر زمین کے

يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ أَنْ يَصِيْرُوْا فِي بَطْنِهَا الْمُحَمَّدِيِّ لَوْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ

دعا کرتے ہین نوح علیہ السلام واسطے مغفرت قوم کے اس بات کے کہ ہوجاوین دوزخ شکم زمین کے آیا داعی محمدی اور کہا کہ اگر ڈول چھوڑوگے تم ساتھہ رسی کے

لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِذَا دُفِنْتَ

البتہ نازل ہوگا وہ اوپر اللہ تعالی کے واسطے اسیکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے اور جسوقت دفن کیا جاوے تو

فِيْهَا فَأَنْتَ فِيْهَا وَهِيَ ظَرْفُكَ (وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا

بیچ زمین کے پس تو بیچ زمین کے ہوگا جس حال مین وہ زمین جگہ تیری ہے اور بیچ اوسکے دوبارہ لیجاوینگے ہم تمکو اور زمین سے

نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى) لِاخْتِلَافِ الْوُجُوْهِ

نکالینگے ہم تمکو بار دوسری بسبب مختلف ہونے وجوہ حق تعالے کے

مِنَ الكافرين الذين استغشوا ثيابهم وجعلوا اصابعهم في آذانهم طلبا

کافرون میں سے جنہوں نے چھپایا اپنے تئیں کپڑوں اپنے سے اور دئیں اونگلیاں اپنی بیچ کانوں اپنے کے واسطے طلب

للستر لانه دعاهم ليغفر لهم والغفر الستر فكانوا احدا

ستر کے اسلیے کہ نوح علیہ السلام نے دعوت کی ہے قوم اپنی کو تاکہ چھپاوے اللہ تعالیٰ انکو اور غفر کے معنی چھپانے کے ہیں پس ہوگئے ایک کوئی

حتى تعم المنفعة كما عمت الدعوة (انك ان تذرهم) اى

تاکہ عام ہووے منفعت جیسے کہ عام تھی دعوت سبکو (تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا انکو) یعنی

تدعهم وتتركهم (يضلوا عبادك) اى يحيروهم

چھوڑیگا تو اور ترک کریگا تو انکو گمراہ کرینگے بندوں کو تیرے یعنی حیران کریگی قوم بندوں کو

فيخرجوهم من العبودية الى ما فيهم من اسرار الربوبية

پس نکالینگے انکو بندگی سے طرف اوس چیز کے کہ بیچ اونکے ہیں اسرار ربوبیت سے

فينظروا انفسهم اربابا بعد ما كانوا عند نفوسهم

پس دیکھینگے وہ ذاتوں اپنی کو ارباب صاحبان تصرف بعد اوسکے کہ تھے وہ نزدیک ذاتوں اپنی کے

عبيدا فهم العبيد الارباب (ولا يلدوا) اى ما ينتجون

بندے پس وہ بندے ہی ہیں اور ارباب ہی اور نہ جنینگے یعنی نہیں نتیجہ بخشینگے

(ولا يظهرون الا فاجرا) اى مظهرا ما ستر (كفارا) اى ساترا

اور نہیں ظاہر کرینگے وہ (مگر فاجر) یعنی ظاہر کرنیوالا ہوگا اوس چیز کا کہ چھپائی گئی وہ چیز (کفر کرنیوالا) یعنی چھپانیوالا ہوگا

ما ظهر بعد ظهوره فيظهرون ما ستر ثم يسترونه

اوس چیز کا کہ ظاہر ہوا ہے وہ بعد ظاہر ہونے اوسکے کے پس ظاہر کرتے ہیں کفار اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی پھر چھپاتے ہیں اوسکو

بعد ظهوره فيحار الناظر ولا يعرف قصد الفاجر في

بعد ظاہر ہونے اوسکے کے پس حیران ہوتا ہے نظر کرنیوالا اور نہیں پہچانتا ہے ناظر ارادہ مظہر کا بیچ

فجوره ولا الكافر في كفره والشخص واحد (رب اغفر لي)

اظہار اوسکے کے اور نہیں پہچانتا ہے ناظر ارادہ ساتر کا بیچ ستر اوسکے کے اور حال آنکہ شخص ایک ہی ہے (اے پروردگار میرے مغفرت کر واسطے میرے)

اى استرني واستر من اجلي فيجهل مقامي وقدري كما

یعنی چھپا مجھکو اور چھپا واسطے میرے تاکہ مجہول اور نامعلوم رہے مرتبہ میرا اور قدر میری جیسے کہ مجہول

جهل قدرك في قولك (وما قدروا الله حق قدره) (ولوالدي)

اور نامعلوم رہے قدر تیری بیچ قول تیرے کے اور نہیں قدر جانی اللہ کی حق قدر اوسکی کی (اور چھپا ماں باپ میرے کو)

من كنت نتيجة عنهما وهما العقل والطبيعة (ولمن دخل

وہ جو ہوں میں نتیجہ اونکا اور وہ دونوں عقل اور طبیعت ہی اور چھپا اوس چیز کو یعنی حدیث نفس کو کہ داخل ہو

دے کہ نوح علیہ السلام دعا میں برسے اور قوم اپنی سے مشغول تھے واسطے دعا کے نفس وغیرہ اپنے کے اور کہا کہ (رب اغفر لی) الخ اور ... یعنی اور سب چھپا ذات کو میری اپنی ذات سے

بَیْتِیْ اَیْ قَلْبِیْ (مُؤْمِنًا) اَیْ مُصَدِّقًا بِمَا یَکُوْنُ فِیْهِ مِنَ الْاِخْبَارَاتِ

گھر میں میرے یعنی قلب میں میرے مومن ہو کر یعنی جو تجلیات ربانی وارد ہوں اس چیز کو جو حاصل ہو اس میں قلب کے اخبارات

الْاِلٰهِیَّةِ وَهُوَ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهُمْ (وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ) مِنَ الْعُقُوْلِ

الٰہیہ سے اور حدیث نفس ایسی چیز ہے کہ پیدا کیا اسکو نفوس انکے نے اور جیسا سب ایمان والوں کو یعنی عقول میں سے

(وَالْمُؤْمِنَاتِ) مِنَ النُّفُوْسِ (وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ) مِنَ الظُّلُمَاتِ

اور سب ایمان والیوں کو گروہ نفوس میں سے ہیں اور مت زیادہ دے ظالموں کو جو عبارت ظلمات طبیعانی سے ہیں یعنی ظالمین

اَهْلَ الْغَیْبِ الْمُکْتَنِفِیْنَ خَلْفَ الْحُجُبِ الظُّلْمَانِیَّةِ (اِلَّا تَبَارًا) اَیْ

اہل غیب اور غفلت کو کہ پناہ لینے والے ہیں پیچھے حجابات ظلمانی اور تاریکی کے الا مگر تبارا یعنی

هَلَاکًا فَلَا یَعْرِفُوْنَ نُفُوْسَهُمْ لِشُهُوْدِهِمْ وَجْهَ الْحَقِّ دُوْنَهُمْ

ہلاکی اور فنائی اللہ پس نہیں پہچانتے ہیں وہ ذاتوں اپنی کو بسبب حضوری انکی کے ذات حق میں سوائے اپنی ذات کے

فِی الْمُحَمَّدِیِّیْنَ (کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ) وَالتَّبَارُ الْهَلَاکُ

بیچ حق محمدیوں کے ہر چیز ہلاک اور فنا ہونے والی ہے مگر ذات حق تعالیٰ اور تبار بمعنی ہلاک کے ہیں

وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّقِفَ عَلٰی اَسْرَارِ نُوْحٍ فَعَلَیْهِ بِالتَّرَقِّیْ فِیْ فَلَکِ

اور جو شخص چاہتا ہے کہ واقف ہووے اوپر اسرار نوح علیہ السلام کے پس لازم ہے اوپر اسکے ترقی کرنا آفتاب کی آسمان تک

یُوْحَ وَهُوَ فِی التَّنَزُّلَاتِ الْمَوْصِلِیَّةِ لَنَا وَالسَّلَامُ

اور بیان نوح علیہ السلام کا مذکور ہے بیچ کتاب تنزلات موصلیہ کہ تصنیف ہماری ہے اور سلام

فَصُّ حِکْمَةٍ قُدُّوْسِیَّةٍ فِیْ کَلِمَةٍ اِدْرِیْسِیَّةٍ

یہ فص حکمت قدوسیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ ادریسیہ کے

اَلْعُلُوُّ نِسْبَتَانِ عُلُوُّ مَکَانٍ وَعُلُوُّ مَکَانَةٍ فَعُلُوُّ الْمَکَانِ

علو یعنی بلندی دو قسم ہے ایک علو مکانی دوسری علو رتبی پس علو مکانی یعنی بلند مکانی مفہوم اس آیت کا ہے

(وَرَفَعْنَاهُ مَکَانًا عَلِیًّا) وَاَعْلَی الْاَمْکِنَةِ الْمَکَانُ الَّذِیْ تَدُوْرُ

اور چڑھایا ہم نے ادریس کو مکان بلند میں اور بلند تر مکانوں کا وہ مکان ہے کہ گھومتے ہیں

جہاں مت شاہ رکھ کہ روح ادریس کی ساتھ اس مقام کے مناسبت رکھتی ہے

عَلَيْهِ رَحَى عَالَمِ الْأَفْلَاكِ وَهُوَ فَلَكُ الشَّمْسِ وَفِيْهِ مَقَامُ رُوحَانِيَّةِ

اوپر اوسکے چکی عالم آسمانون کی اور وہ آسمان آفتاب کا ہے اور بیچ اوسکے مقام روحانیت

إِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَحْتَهُ سَبْعَةُ أَفْلَاكٍ وَفَوْقَهُ سَبْعَةُ

ادریس علیہ السلام کا ہے اور نیچے اوس آسمان آفتاب کے سات آسمان اور اوپر اوسکے سات

أَفْلَاكٍ وَهُوَ الْخَامِسَ عَشَرَ فَالَّذِي فَوْقَهُ فَلَكُ الْأَحْمَرِ وَ

آسمان ہین اور آسمان آفتاب کا پندرہوان آسمان ہے پس وہ جو اوپر آسمان آفتاب کے ہین آسمان ستارہ مریخ کا

فَلَكُ الْمُشْتَرِي وَفَلَكُ كَيْوَانَ وَفَلَكُ الْمَنَازِلِ وَفَلَكُ الْأَطْلَسِ

آسمان ستارہ مشتری اور آسمان ستارہ زحل اور آسمان ثوابت اور آسمان سادہ صاحب حرکت یومیہ

فَلَكُ الْبُرُوجِ وَفَلَكُ الْكُرْسِيِّ وَفَلَكُ الْعَرْشِ وَالَّذِي

کہ آسمان برجون کا ہے اور آسمان کرسی اور آسمان عرش کے ہین اور وہ جو نیچے

دُونَهُ فَلَكُ الزُّهَرَةِ وَفَلَكُ الْكَاتِبِ وَفَلَكُ الْقَمَرِ وَكُرَةُ

آسمان آفتاب کے ہین آسمان ستارہ زہرہ اور آسمان ستارہ عطارد اور آسمان چاند اور کرہ

الْأَثِيْرِ وَكُرَةُ الْهَوَاءِ وَكُرَةُ الْمَاءِ وَكُرَةُ التُّرَابِ

آتش اور کرہ ہوا اور کرہ پانی اور کرہ خاک کے ہین

فَمِنْ حَيْثُ هُوَ قُطْبُ الْأَفْلَاكِ هُوَ رَفِيْعُ الْمَكَانِ وَأَمَّا عُلُوُّ

پس اس اعتبار سے کہ آسمان آفتاب ؟ قطب آسمانون کا ہے وہ بلند مکان والا ہے ولیکن علو

الْمَكَانَةِ فَهُوَ لَنَا أَعْنِي الْمُحَمَّدِيِّيْنَ قَالَ تَعَالَى وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ

رتبی پس وہ واسطے ہمارے ہے مراد لیتا ہون مین محمدیون سے کہا اللہ تعالی نے (اور تم ہو بلند مرتبے والے

وَاللّٰهُ مَعَكُمْ فِي هٰذَا الْعُلُوِّ وَهُوَ يَتَعَالَى عَنِ الْمَكَانِ لَا عَنِ الْمَكَانَةِ

اور اللہ تعالی ساتھ تمہارے ہے) بیچ اس مرتبہ بلند کے اور اللہ تعالے برتر ہے علو مکانی سے نہ علو رتبی سے

وَلَمَّا خَافَتْ نُفُوْسُ الْعُمَّالِ مِنَّا أَتْبَعَ الْمَعِيَّةَ بِقَوْلِهِ وَلَنْ يَتِرَكُمْ

اور جب ڈرین نفوس عمل کرنے والون کے محمدیون سے لایا حق تعالی بعد آیت معیت کے قول اپنا اور ہرگز نہ ضایع کریگا اللہ تعالے

أَعْمَالَكُمْ وَالْعَمَلُ يَطْلُبُ الْمَكَانَ وَالْعِلْمُ يَطْلُبُ الْمَكَانَةَ

اعمال تمہارے) اور عمل طلب کرتا ہے مکان کو اور علم طلب کرتا ہے مرتبہ کو

فَجَمَعَ لَنَا بَيْنَ الرِّفْعَتَيْنِ عُلُوِّ الْمَكَانِ بِالْعَمَلِ وَعُلُوِّ الْمَكَانَةِ

پس جمع کیا اللہ تعالی نے واسطے محمدیون کے دونون بلندیون کو ایک بلندی مکان کو بسبب عمل کے اور دوسری بلندی مرتبہ کی

بِالْعِلْمِ ثُمَّ قَالَ تَنْزِيْهًا لِلْاِشْتِرَاكِ بِالْمَعِيَّةِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى

بسبب علم کے پھر کہا اللہ تعالی نے واسطے پاک کرنے اپنے کو اوس شرکت سے کہ مفہوم ہوتی ہے آیت معیت سے پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی جو بلند ہے

عَنْ هٰذَا الْاِشْتِرَاكِ الْمَعْنَوِيِّ وَمِنْ اَعْجَبِ الْاُمُوْرِ كَوْنُ الْاِنْسَانِ

اس شرکت معنوی سے اور عجب ترچیزون سے ہونا انسان کا

اَعْلَى الْمَوْجُوْدَاتِ اَعْنِي الْاِنْسَانَ الْكَامِلَ وَمَا نُسِبَ اِلَيْهِ الْعُلُوُّ

بلند تر موجودات کا ہو مراد لیتا ہون مین انسان کامل کو اور نہین نسبت کی گئی ہے طرف انسان کے بلندی

اِلَّا بِالتَّبَعِيَّةِ اِمَّا اِلَى الْمَكَانِ وَاِمَّا اِلَى الْمَكَانَةِ وَهِيَ الْمَنْزِلَةُ فَمَا كَانَ

مگر بالتبع یا بالنسبت طرف علو مکان کے ہو یا بنسبت طرف علو رتبے کے ہو اور علو مکانت ایک مرتبہ ہے پس نہین ہے

عُلُوُّهٗ لِذَاتِهٖ فَهُوَ الْعَلِيُّ بِعُلُوِّ الْمَكَانِ وَبِعُلُوِّ الْمَكَانَةِ فَالْعُلُوُّ لَهُمَا

بلندی انسان کامل کی بذاتہ پس انسان کامل بلند ہے بسبب بلندی مکان اور بلندی مرتبہ کی پس بلندی مکان اور مکانت کو ہے

فَعُلُوُّ الْمَكَانِ (كَالرَّحْمٰنِ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى) وَهُوَ اَعْلَى الْاَمَاكِنِ

پس بلندی مکان کی جیسے کہ قول حق تعالی کا ہے رحمن نے اوپر عرش کے قرار پکڑا اور عرش بلند تر مکانون کا ہے

وَعُلُوُّ الْمَكَانَةِ (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ) (وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ

اور بلندی مرتبہ کی مفہوم ہوتی ہے قول حق تعالی سے ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات حق تعالی کی اور طرف اوسیکے پھیرا جاتا ہے کام

كُلُّهٗ) (ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ) فَلَمَّا قَالَ تَعَالٰى (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا)

سارا اور آیا کوئی معبود ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور جب کہا اللہ تعالی نے اور چڑھالیا ہمنے ادریس کو مکان بلند مین

فَجَعَلَ عَلِيًّا نَعْتًا لِلْمَكَانِ (وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي

پس گردانا حق تعالی نے علو یعنی بلندی کو صفت واسطے مکان کے اور جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے تحقیق میں بنانیوالا ہون بیچ

الْاَرْضِ خَلِيْفَةً) فَهٰذَا عُلُوُّ الْمَكَانَةِ وَقَالَ فِي الْمَلٰٓئِكَةِ (اَسْتَكْبَرْتَ

زمین کے نائب پس یہ بلندی مرتبہ کی ہے خلیفہ کے لیے نہ ذاتی اور کہا اللہ تعالی نے بیچ حق فرشتون کے تکبر کیا تو نے

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ) فَجَعَلَ الْعُلُوَّ لِلْمَلٰٓئِكَةِ فَلَوْ كَانَ لِكَوْنِهِمْ مَلٰٓئِكَةً

یا تہا تو بلند مرتبہ والون سے پس گردانا اللہ تعالی نے بلندی کو واسطے فرشتون کے پس اگر ہوتی بلندی ذاتی بسبب ہونیکے فرشتے

لَدَخَلَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ فِي هٰذَا الْعُلُوِّ فَلَمَّا لَمْ يَعُمَّ مَعَ اشْتِرَاكِهِمْ

البتہ داخل ہوتے فرشتے تمام بیچ اس بلندی کے پس جب نہین شامل کیا اللہ تعالے نے باوجود شریک ہونے انکے کے

فِي الْمَلٰٓئِكَةِ عَرَفْنَا اَنَّ هٰذَا عُلُوُّ الْمَكَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَاءُ

بیچ حد فرشتون کے پہچانا ہمنے اس بات کو کہ تحقیق یہ بلندی مرتبہ کی ہے نزدیک اللہ تعالی کے نہ ذاتی اور ایسا ہی ہے حال خلیفون کا

مِنَ النَّاسِ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ عُلُوُّهُمْ بِالْخِلَافَةِ عُلُوًّا ذَاتِيًّا لَكَانَ

آدمیون مین سے پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر ہوتی بلندی خلیفون کی ساتھ خلافت کے بلندی ذاتی البتہ ہوتی وہ بلندی

لِكُلِّ اِنْسَانٍ فَلَمَّا لَمْ يَعُمَّ عَرَفْنَا اَنَّ ذٰلِكَ الْعُلُوَّ لِلْمَكَانَةِ

واسطے ہر انسان کے پس جب نہین عموم کیا اللہ تعالی نے پہچانا ہمنے اسبات کو کہ تحقیق یہ بلندی واسطے مرتبے کے ہے

ومن أسمائه الحسنى العلي على من وما ثمة إلا هو فهو العلي

اور بعض اسمائی حسنی میں سے حق تعالے کے اسم علی ہے یعنی بلندی رکھنیوالا ہے اوپر کسی شخص کے اور نہیں ہے وہاں کوئی شخص مگر وہی پس حق تعالی بلند ہے

لذاته أو عن ماذا وما هو إلا هو فعلوه لنفسه وهو من حيث الوجود

بذاتہ یا بلند ہے کسی شے سے اور نہیں ہے وہ شے مگر حق تعالی پس بلندی حق تعالی کی بذاتہ ہے اور حق تعالے باعتبار وجود کے

عين الموجودات فالمسمى محدثات هي العلية لذاتها وليست

عین موجودات کا ہے پس وہ موجودات کہ جنکا نام محدثات رکھا گیا ہے وہ بلند ہیں بذاتہ اور نہیں ہیں وہ محدثات

إلا هو فهو العلي لا علو إضافة لأن الأعيان التي لها العدم

مگر حق تعالی پس حق تعالی بلند ہے بذاتہ نہ بلندی اوسکی اضافی اسلیے کہ تحقیق اعیان ثابتہ یعنی صور علمیہ کہ واسطے اونکے عدم ہے

الثابتة فيه ما شمت رائحة من الوجود فهي على حالها مع

اور ثابت ہیں وہ اعیان بیچ اسی عدم کے نہیں سونگھی انہوں نے کوئی بو وجود خارجی سے پس اعیان ثابتہ اوپر حال اپنے کے ہیں باوجود

تعداد الصور في الموجودات والعين واحدة من المجموع

کثرت صورتوں کی بیچ موجودات خارجیہ کے حالانکہ ذات ایک ہی ہے تمامی موجودات کی

في المجموع فوجود الكثرة في الأسماء وهي النسب وهي أمور

بیچ صورتوں جمیع موجودات کے پس پایا جانا کثرت کا بیچ اسما کے ہے اور اسما نسبتیں محض ہیں اور وہ نسبتیں امور

عدمية وليس إلا العين الذي هو الذات فهو العلي لنفسه

عدمیہ ہیں اور نہیں ہے وجود کثرت اسمائیہ کا مگر ایک ذات خاص کہ وہ ذات حق تعالے کی ہے پس حق تعالی بلند ہے بذاتہ

لا بالإضافة فما في العالم من هذه الحيثية علو إضافة

نہ بلند بسبب اضافات کے پس نہیں ہے بیچ عالم کے اس اعتبار سے کوئی بلندی اضافی

لكن الوجوه الوجودية متفاضلة فعلو الإضافة موجود

لیکن مظاہر موجودہ اور صور متنوعہ باہم دیگر فضیلت رکھنے والے ہیں پس بلندی اضافی موجود ہے

في العين الواحدة من حيث الوجوه الكثيرة ولذلك

بیچ ذات واحد کے باعتبار مظاہر کثیرہ کے اور واسطے اسی کے

نقول فيه هو لا هو أنت لا أنت قال الخراز وهو وجه من

کہتے ہیں ہم بیچ شان ہر مظہر کے کہ وہ حق تعالی ہے نہ حق تعالی اور تو ہی ہے نہ تو کہا حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے اور وہ خراز ایک مظہر ہیں مظاہر میں

وجوه الحق ولسان من ألسنته ينطق عن نفسه بأن الله

سے حق تعالی کے اور ایک زبان ہیں زبانوں سے حق تعالی کی کہ ناطق ہیں ذات اپنی سے اس طرح سے کہ تحقیق اللہ تعالے

لا يعرف إلا بجمعه بين الأضداد في الحكم عليه بها فهو

نہیں پہچانا جاتا ہے مگر بسبب جمع کرنے اوسکے اضداد کو بیچ حق حکم کیے جانے اوپر حق تعالی کے اضداد کا پس حق تعالی

51

الأول والآخر والظاهر والباطن فهو عين ما ظهر في حال بطونه

اول ہے اور آخر اور ظاہر ہے اور باطن پس حق تعالیٰ عین اس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوئی ہر وہ چیز بیچ حال عین باطن حق تعالیٰ کے

وهو عين ما بطن في حال ظهوره وما ثمّ من يراه غيره وما ثمّ

اور حق تعالیٰ عین اس چیز کا ہے کہ باطن ہے ہر وہ چیز بیچ حال عین ظاہر حق تعالیٰ کے اور نہیں ہے وہاں کوئی شخص کہ دیکھے حق تعالیٰ کو سوا اس کے اور نہیں ہے وہاں کوئی

من يبطن عنه فهو ظاهر لنفسه وباطن عنه وهو المسمّى أبا سعيد

شخص کہ باطن ہو وہ حق تعالیٰ اوس شخص سے پس حق تعالیٰ ظاہر ہے بذاتہ اور باطن ہے بذاتہ اور حق تعالیٰ نام رکھا گیا ہے ابو سعید

الخرّاز وغير ذلك من أسماء المحدثات فيقول الباطن لا إذا قال

خراز اور غیر اوس کا اسما ممکنات سے پس کہتا ہے اسم باطن میں نہیں ہوں جس وقت کہ

الظاهر أنا ويقول الظاهر لا إذا قال الباطن أنا وهذا في

اسم ظاہر میں ہوں اور کہتا ہے اسم ظاہر میں نہیں ہوں جس وقت کہے اسم باطن میں ہوں اور یہ حکم بیچ

كل ضدّ والمتكلم واحد وهو عين السامع كما يقول النبي

تمامی اضداد کے ہے اور کہنے والا ایک ہی ہے اور کہنے والا عین سننے والے کا ہے جیسے کہ فرماتے ہیں نبی

صلى الله عليه وسلم إن الله تجاوز عن أمتي ما حدّثت به

صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہے امت میری سے اور نہیں پرسش کرتا ہے اوس گناہ سے کہ باتیں کہیں ساتھ اوسکے

أنفسها فهي المحدّثة السامعة حديثها والعالمة بما حدّثت

نفوس اونکے پس نفوس اونکے بات کرنے والے اور سننے والے بات اپنی کے ہیں اور جاننے والے ہیں اوس چیز کو کہ باتیں کہیں

به أنفسها والعين واحدة وإن اختلفت الأحكام ولا سبيل

ساتھ اوسکے نفوس اونکے نے اور ذات کہنے والے اور سننے والے کی ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہیں حکم ہر ایک کا اور نہیں ہے کوئی رستہ

إلى جهل مثل هذا فإنه يعلمه كل إنسان من نفسه وهو صورة

طرف انکار اور جہل کے مانند اس حکم کے اسلیے کہ جانتا ہے اوس حکم کو ہر انسان نفس اپنے سے اور انسان صورت

الحق فاختلطت الأمور وظهرت الأعداد بالواحد في المراتب

حق تعالیٰ کی ہے پس مختلط اور مجتمع ہوئے امور اور احکام کثیرہ اور ظاہر ہوئی کثرت اعداد کی بسبب واحد کے بیچ مراتب

المعلومة فأوجد الواحد العدد وفصّل العدد الواحد وما

معلومہ اعداد کے پس ایجاد کیا واحد نے عدد کو اور تفصیل دی عدد نے واحد کی اور نہ

ظهر حكم العدد إلا بالمعدود والمعدود منه عدم ومنه

ظاہر ہوا حکم عدد کا مگر ساتھ معدود کے اور بعض معدود اونمیں سے معدوم ہیں اور بعض اون میں سے

موجود فقد يعدم الشيء من حيث الحس وهو موجود من حيث العقل

موجود اور کبھی معدوم ہوتی ہے کہ چیز باعتبار حس ظاہر کے اور وہی چیز بعینہ موجود ہے باعتبار عقل کے

فَلَا بُدَّ مِنْ عَدَدٍ وَمَعْدُودٍ وَلَا بُدَّ مِنْ وَاحِدٍ يُنْشِئُ ذٰلِكَ

پس ضرور ہے عدد اور معدود کا ہونا اور ضرور ہے واحد کا ہونا جو پیدا کرتا ہے وہ عدد کو

فَيَنْشَأُ بِسَبَبِهِ فَإِنْ كَانَ لِكُلِّ مَرْتَبَةٍ مِنَ الْعَدَدِ حَقِيقَةٌ وَاحِدَةٌ

پس پیدا ہوتا ہے عدد بسبب واحد کے پس اگر ہووے واسطے ہر ایک مرتبہ کے مراتب اعداد میں سے ایک ایک حقیقت متمیزہ

كَالتِّسْعَةِ مَثَلًا وَالْعَشَرَةِ إِلَى أَدْنَى وَإِلَى أَكْثَرَ إِلَى غَيْرِ نِهَايَةٍ

جیسے کہ عدد نہ مثلاً اور دس یہاں تک کہ دس سے کم یا زیادہ دس سے غیر متناہی تک

مَا هِيَ مَجْمُوعٌ وَلَا يَنْفَكُّ عَنْهَا اسْمُ جَمْعِ الْآحَادِ فَإِنَّ الْاِثْنَيْنِ

پس نہیں ہے وہ حقیقت متمیزہ ہر ایک مرتبہ کی مجموع مراتب [illegible] اور نہیں جدا ہوتا ہے [illegible] جمع آحاد کا کہ تحقیق اثنین

حَقِيقَةٌ وَاحِدَةٌ وَالثَّلَاثَةُ حَقِيقَةٌ وَاحِدَةٌ بَالِغًا مَا بَلَغَتْ هٰذِهِ

ایک حقیقت ہے اور تین بھی ایک حقیقت ہے پہنچتی ہوئی جہاں تک کہ پہنچیں یہ

الْمَرَاتِبُ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَمَا عَيْنُ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَيْنُ مَا بَقِيَ

مراتب اور اگر ہوویں مراتب کے ایک ہی حقیقت پس نہیں ہے کسی ایک مرتبہ کی ہر مراتب اعداد میں سے عین ان چیزوں کی جو کہ باقی ہیں

فَالْجَمْعُ يَأْخُذُهَا فَنَقُولُ بِهَا مِنْهَا وَنَحْكُمُ بِهَا عَلَيْهَا وَقَدْ ظَهَرَ

اور مراتب اعداد [illegible]

فِي هٰذَا الْقَوْلِ عِشْرُونَ مَرْتَبَةً فَقَدْ دَخَلَهَا التَّرْكِيبُ فَمَا

بیچ اس قول کے بیس مرتبہ پس تحقیق داخل ہوئے مراتب اعداد بیچ [illegible] کی ترکیب کے پس ہمیشہ

تَنْفَكُّ تُثْبِتُ عَيْنَ مَا هُوَ مَنْفِيٌّ عِنْدَكَ لِذَاتِهِ وَمَنْ عَرَفَ

ثابت کرے گا تو اے محاسب عین ایک شے کو کہ وہ غیر ثابت ہے نزدیک تیرے واسطے ذات اس شے کی اور جو شخص پہچانے گا

مَا قَرَّرْنَاهُ فِي الْأَعْدَادِ وَأَنَّ نَفْيَهَا عَيْنُ ثَبْتِهَا عَلِمَ أَنَّ الْحَقَّ

اس چیز کو کہ مقرر کیا ہے ہم نے اسکو بیچ اعداد کے اور یہ کہ تحقیق نفی اعداد کی عین ثبوت اعداد کا ہے جانیگا وہ یہ کہ تحقیق حق

الْمُنَزَّهُ هُوَ الْخَلْقُ الْمُشَبَّهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَمَيَّزَ الْخَلْقُ مِنَ الْخَالِقِ

منزہ عین خلق مشبہ کا ہے اگرچہ متمیز ہوئی ہے مخلوق خالق سے

فَالْأَمْرُ الْخَالِقُ الْمَخْلُوقُ وَالْأَمْرُ الْمَخْلُوقُ الْخَالِقُ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ

پس ایک ہی شے خالق اور مخلوق ہے اور ایک ہی شے مخلوق اور خالق ہے ہر مخلوق ایک ہی ذات

عَيْنٍ وَاحِدَةٍ لَا بَلْ هُوَ الْعَيْنُ الْوَاحِدَةُ وَهُوَ الْعُيُونُ الْكَثِيرَةُ

سے ہے نہیں بلکہ وہ مخلوق ایک ہی ذات ہے اور وہی ایک ذات بہت سی ذاتیں ہیں

فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ وَالْوَلَدُ عَيْنُ أَبِيهِ

پس نظر کر تو اے سالک کہ کیا دیکھتا ہے تو کہا اسحق علیہ السلام نے اے باپ میرے کر جو کچھ کہ حکم کیا گیا ہے تو ساتھ اس کے اور فرزند عین باپ اپنے کا ہے

فَمَا رَأَى يَذْبَحُ سِوَى نَفْسِهِ وَفَدَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ فَظَهَرَ بِصُورَةِ

پس نہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے کہ ذبح کرتے ہیں مگر اپنے نفس کو اور فدیہ دیا اس کا حق تعالیٰ نے اسحٰق علیہ السلام کو بیچ ذبح قربانی بڑی کے پس ظاہر ہوا ساتھ صورت

كَبْشٍ مَنْ ظَهَرَ بِصُورَةِ إِنْسَانٍ وَظَهَرَ بِصُورَةِ وَلَدٍ لَا بَلْ ظَهَرَ

دنبہ کے وہ جو ظاہر ہوا تھا ساتھ صورت انسان کے اور ظاہر ہوا تھا ساتھ صورت فرزند کے نہیں بلکہ ظاہر ہوا باعتبار

بِحُكْمِ وَلَدٍ مَنْ هُوَ عَيْنُ الْوَالِدِ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا فَمَا نَكَحَ

حکم اور فرزند کے وہ جو عین باپ کا تھا اور پیدا کیا حق تعالیٰ نے ذات آدم سے زوجہ اس کی کو پس نہیں نکاح کیا آدم علیہ السلام نے

سِوَى نَفْسِهِ فَمِنْهُ الصَّاحِبَةُ وَالْوَلَدُ وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ فِي الْعَدَدِ

سوائے ذات اپنی کے پس نہیں آدم سے تھی زوجہ اور فرزند اور امر آدم اور حوا اور ولد کا ایک ہی امر ہے جیسے کہ واحد کا بیچ اعداد کے

فَمِنَ الطَّبِيعَةِ وَالظَّاهِرِ مِنْهَا وَمَا رَأَيْنَاهَا نَقَصَتْ بِمَا ظَهَرَ مِنْهَا

پس کیا ہے چیز طبیعت اور حقیقت اور کیا ہے چیز ظاہر ہوئی طبیعت سے اور نہیں دیکھا ہم نے طبیعت کو کہ ناقص ہوئے سبب اس چیز کے کہ ظاہر ہوئی وہ چیز طبیعت سے

وَلَا زَادَتْ بِعَدَمِ مَا ظَهَرَ وَمَا الَّذِي ظَهَرَ غَيْرَهَا وَمَا هِيَ عَيْنُ مَا

اور نہ زیادہ ہوئی طبیعت بسبب عدم ظہور اس چیز کے کہ ظاہر ہوئے اور نہیں ہے وہ چیز کہ ظاہر ہوئی طبیعت سے غیر طبیعت کے اور نہیں ہے طبیعت عین اس چیز کی

ظَهَرَ لِاخْتِلَافِ الصُّوَرِ بِالْحُكْمِ عَلَيْهَا فَهَذَا بَارِدٌ يَابِسٌ وَهَذَا

کہ ظاہر ہوئی طبیعت سے بسبب مختلف ہونے صورتوں کے باعتبار حکم کے اوپر ان صورتوں کے پس یہ ایک سرد خشک ہے اور یہ

حَارٌّ يَابِسٌ فَجَمَعَ بِالْيُبْسِ وَأَبَانَ بِغَيْرِ ذَلِكَ وَالْجَامِعُ الطَّبِيعَةُ لَا بَلْ

دوسرا گرم خشک ہے پس جمع کیا حق تعالیٰ نے سرد اور گرم کو ساتھ خشکی کے اور جدا کیا ساتھ غیر اس کے اور امر جامع درمیان دونوں کے طبیعت ہی نہیں بلکہ

عَيْنُ الطَّبِيعَةِ فَعَالَمُ الطَّبِيعَةِ صُوَرٌ فِي مِرْآةٍ وَاحِدَةٍ لَا بَلْ صُورَةٌ

عین طبیعت ہے پس عالم طبیعت اور عالم خلایق ممکنات کا مختلف صورتیں ہیں بیچ آئینہ واحد کے نہیں بلکہ عالم طبیعت

وَاحِدَةٌ فِي مَرَايَا مُخْتَلِفَةٍ فَمَا ثَمَّ إِلَّا الْحَيْرَةُ لِتَفَرُّقِ النَّظَرِ

ایک صورت ہے بیچ آئینوں مختلفہ کے پس نہیں ہے اس جگہ مگر حیرت بسبب متفرق ہونے نظر عقل اور فکر کے

وَمَنْ عَرَفَ مَا قُلْنَاهُ لَمْ يَحَرْ وَإِنْ كَانَ فِي مَزِيدِ عِلْمٍ فَلَيْسَ إِلَّا

اور جس شخص نے پہچانا اس چیز کو کہ کہا ہے ہم نے نہیں حیران ہوگا وہ اگرچہ ہو وہ شخص بیچ زیادتی علم کے پس نہیں ہے اختلاف صورتوں کا مگر پیدا

مِنْ حُكْمِ الْمَحَلِّ وَالْمَحَلُّ عَيْنُ الْعَيْنِ الثَّابِتَةِ فِيهَا يَتَنَوَّعُ الْحَقُّ

اور حکم سے محل کے اور محل صورتوں کا عین ثابتہ ہے پس بسبب عین ثابتہ کی نوع بنوع ہوتا ہے حق تعالیٰ

فِي الْمَجْلَى فَيَتَنَوَّعُ الْأَحْكَامُ عَلَيْهِ فَيَقْبَلُ كُلَّ حُكْمٍ وَمَا يَحْكُمُ عَلَيْهِ

بیچ محل ظہور کے پس نوع بنوع ہوتے ہیں احکام اوپر حق تعالیٰ کے پس قبول کرتا ہے حق تعالیٰ ہر حکم کو اور تقاضا اور حکم نہیں کرتا ہے کوئی کسی چیز کا اوپر حق تعالیٰ کے

إِلَّا عَيْنُ مَا تَجَلَّى فِيهِ وَمَا ثَمَّ إِلَّا هَذَا شِعْرٌ

مگر عین اس چیز کا کہ تجلی کی حق تعالیٰ نے بیچ اس چیز کے اور نہیں ہے اس جگہ مگر یہ امر مذکور شعر

فالحق خلق بهذا الوجه فاعتبروا ۔ وليس خلقا بذاك الوجه فادكروا

پس حق تعالی مخلوق ہے ساتھ اس وجہ تقید کے پس اعتبار کرو تم ۔ اور نہیں ہے حق تعالی مخلوق ساتھ اس وجہ اطلاق کے پس یاد کرو تم

من يدر ما قلت لم تخذل بصيرته ۔ وليس يدريه الا من له بصر

جس نے دانستہ کیا اس چیز کو کہ میں نے کہا نہیں خراب ہوگی بینائی اس کی ۔ اور نہیں ہے [illegible] مگر وہ شخص کہ واسطے اسکے بینائی ہے

جمع وفرق فان العين واحدة ۔ وهي الكثيرة لا تبقي ولا تذر

جمع کیا اور فرق کیا حق تعالی نے پس تحقیق ذات ایک ہے ۔ اور وہ ذات [illegible]

فالعلي لنفسه هو الذي يكون له الكمال الذي يستغرق به

پس عالی بذاتہ وہ شخص ہے کہ ہووے اوسکو ایسا کمال کہ مستغرق اور محیط ہووے وہ شخص بسبب اوس کمال کے

جميع الامور الوجودية والنسب العدمية بحيث لا يمكن

تمامی اشیاے وجودیہ اور تمامی نسبتیں عدمیہ کو اس طرح پر کہ نہ ممکن ہو

ان يفوته نعت منها وسواء كانت محمودة عرفا وعقلا و

کہ فوت ہووے اس سے کوئی صفت صفتوں سے کہ برابر ہے کہ ہوویں وہ صفتیں نیک عرف اور عقل اور

شرعا او مذمومة عرفا وعقلا وشرعا وليس ذلك الا لمسمى

شرع کی روسے یا ہوویں وہ صفتیں بد عرف اور عقل و شرع کی روسے اور نہیں ہے وہ کمال واسطے کسی کے مگر واسطے اوس ذات کو کہ جسکا نام

الله خاصة واما غير مسمى الله خاصة مما هو مجلى له او صورة

اللہ رکھا گیا ہے خاصکر و لیکن غیر اوس ذات کا کہ جسکا نام اللہ رکھا گیا ہے خاصکر وہ چیز کہ وہ کوئی مظہر ہو واسطے ذات الٰہی کے یا کوئی صورت

فيه فان كان مجلى له فيقع التفاضل لا بد من ذلك بين

ذات الٰہی ہے پس اگر ہووے وہ غیر مظہر واسطے ذات الٰہی کے پس واقع ہوگی [illegible] یہ تفضیلت باہمی درمیان

مجلى ومجلى وان كان صورة فيه فتلك الصورة عين الكمال الذاتي

ایک مظہر اور مظہر دوسرے کے اور اگر ہووے وہ غیر کوئی صورت ذات الٰہی سے پس وہ صورت عین کمال ذاتی ہے

لمسمى الله لانها عين ما ظهرت فيه فالذي لمسمى الله

واسطے اوس ذات کے کہ جسکا نام اللہ ہے اسلیے کہ تحقیق وہ صورت عین اوس ذات کی ہے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ صورت [illegible] پس جو کمال ثابت ہے واسطے ذات اللہ کے

هو الذي لتلك الصورة ولا يقال هي هو ولا هي غيره

کمال ثابت ہے واسطے اوس صورت کے اور نہیں کہا جاویگا کہ وہ صورت ذات اللہ کی ہے اور نہ وہ صورت غیر ذات اللہ کی ہے

وقد اشار ابو القاسم ابن قسي في خلعه الى هذا بقوله

اور تحقیق اشارہ کیا ابو القاسم بیٹے قسی نے بیچ کتاب خلع النعلین اپنی کے طرف اس مذکور کے ساتھ قول اپنے کے

ان كل اسم الهي يسمى بجميع الاسماء الالهية وينعت بها وذلك

کہ تحقیق ہر ایک اسم الٰہی نام رکھا جاتا ہے ساتھ تمامی اسامی الٰہی کے اور صفت کیا جاتا ہے [illegible] تمامی اسماء الٰہی کر اور وہ صفات

هنالك أن كل اسم يدل على الذات وعلى المعنى الذي سيق له

اس جگہ اس واسطے ہے کہ تحقیق ہر ایک اسم دلالت کرتا ہے اوپر ذات الٰہی کے اور اوپر معنی خاص کے کہ سیاق اور وضع کیا گیا ہے وہ اسم واسطے اس معنی کے

ويطلبه فمن حيث دلالته على الذات له جميع الأسماء ومن

اور طلب کرتا ہے وہ اسم اس معنی کو پس باعتبار دلالت کرنے اس اسم کے اوپر ذات کے ثابت ہے واسطے اس اسم کے تمامی اسما اور باعتبار

حيث دلالته على المعنى الذي ينفرد به يتميز عن غيره كالرب

دلالت کرنے اس اسم کے اوپر اس معنی خاص کے کہ منفرد اور خاص ہے وہ اسم ساتھ اس معنی کے متمیز اور جدا ہوتا ہے وہ اسم غیر اپنے سے جیسے کہ رب

والخالق والمصور إلى غير ذلك فالاسم عين المسمى من حيث

اور خالق اور مصور اور جو غیر اسکے ہیں پس اسم عین ذات کا ہے باعتبار

الذات والاسم غير المسمى من حيث ما يختص به من المعنى

ذات کے اور اسم غیر ذات کا ہے باعتبار اوس خصوصیت کے کہ مختص ہے وہ اسم ساتھ اس خصوصیت کے یہ خصوصیت عبارت اس معنی سے ہے

الذي سيق له فإذا فهمت أن العلي ما ذكرناه علمت أنه

کہ سیاق اور وضع کیا گیا ہے وہ اسم واسطے اس معنی کے پس جس وقت سمجھا تو یا سالک کہ تحقیق علی اور بلند وہ ہے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اسکا جانا تو نے اس کو تحقیق

ليس علو المكان ولا علو المكانة فإن علو المكانة يختص

وہ شخص نہیں ہے بلندی اسکی بلند مکانی اور نہ بلند رتبی اسلیے کہ تحقیق بلند رتبی مختص ہے

بولاة الأمر كالسلطان والحكام والوزراء والقضاة و

واسطے صاحبان حکومت کے جیسے کہ بادشاہ اور حکام اور وزرا اور قاضی اور

كل ذي منصب سواء كانت فيه أهلية ذلك المنصب أو

ہر ایک صاحب عہدہ برابر ہے کہ ہووے بیچ اس ہر ایک کے لیاقت اوسکے عہدہ کی یا

لم يكن والعلو بالصفات ليس كذلك فإنه قد يكون

نہ ہووے اور بلندی صفاتی نہیں ہے مثل بلندی رتبی کے اسلیے کہ تحقیق کبھی ہوتا ہے

أعلم الناس يتحكم فيه من له منصب التحكم

ایک شخص عالم تر لوگوں کا کہ حکم کرتا ہے بیچ حق اسکے وہ شخص کہ واسطے اوسکے عہدہ حکومت کا ہے

وإن كان أجهل الناس وهذا علي بالمكانة

اگرچہ ہے وہ صاحب حکومت جاہل تر لوگوں کا پس یہ صاحب حکومت بلند ہے مرتبے میں

بحكم التبع ما هو علي في نفسه فإذا عزل زالت رفعته

ساتھ حکم متابعت منصب کی نہیں ہے وہ صاحب منصب عالی بذاتہ پس جب معزول ہووے زائل ہوگی بلندی اسکی

والعالم ليس كذلك

اور عالم نہیں ہے ایسا

فصُّ حكمةٍ مهيميّةٍ في كلمةٍ إبراهيميّةٍ

یہ فص حکمت مہیمیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ ابراہیمیہ کے

إنّما سُمّي الخليلُ خليلاً لتخلّله وحصره جميعَ ما اتّصفت به الذّات

سو اسکے سوا نہیں کہ نام رکہا گیا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا خلیل بسبب سرایت کرنے انکے تمامی صفات و مظاہر الٰہیہ میں اور احاطہ کر لینے تمامی ان چیزوں کو کہ موصوف کی گئی ساتہ انکی ذات

الإلهيّة قال الشّاعر شعر

الٰہیہ کہا شاعر نے شعر

قد تخلّلت مسلكَ الرّوح منّي	وبذا سُمّي الخليلُ خليلا
تحقیق درمیان آیا تو اور سرایت کی تو نے بیچ جگہ روح میری کے	اور بسبب اسکے نام رکہا گیا واسطے ابراہیم خلیل اللہ کا

كما يتخلّل اللّونُ المتلوّنَ فيكون العرضُ بحيث جوهرُه ما هو

جیسے کہ سرایت کرتا ہے رنگ بیچ جسم رنگین کے پس ہو جاتا ہے عرض بیچ جگہ جوہر اوسکے کے نہیں ہے تخلل حق اور خلیل کا

كالمكان والمتمكّن أو لتخلّل الحقّ وجودَ صورة إبراهيم وكلّ

مثل تخلل مکان اور صاحب مکان کے یا نام رکہا گیا ہے خلیل بسبب سرایت حق تعالٰی کے بیچ وجود صورت ابراہیم علیہ السلام اور بیچ ہر

حكمٍ يصحّ من ذلك فإنّ لكلّ حكمٍ موطناً يظهر به لا يتعدّاه

حکم کے کہ صحیح ثابت ہے وجود صورت ابراہیم علیہ السلام سے اسلیے کہ تحقیق واسطے ہر حکم کے ایک مقام خاص ہے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ حکم اس مقام میں کہ نہیں تجاوز کرتا ہے وہ حکم اس مقام سے

ألا ترى الحقّ يظهر بصفات المحدثات وأخبر بذلك عن نفسه

آیا نہیں دیکہتا ہے تو حق تعالٰی کو کہ ظاہر ہوتا ہے وہ ساتہ صفات مخلوقات کے اور خبر دی اوسنے ساتہ اوسکی ذات اپنی سے

وبصفات النّقص وبصفات الذّمّ ألا ترى المخلوقَ يظهر

اور ظاہر ہوتا ہے وہ ساتہ صفات ناقص کے اور ساتہ صفات مذمومہ کے آیا نہیں دیکہتا ہے تو مخلوق کو کہ ظاہر ہوتی ہے

بصفات الحقّ من أوّلها إلى آخرها وكلّها حقّ له كما هي صفات

وہ ساتہ صفات حق تعالٰی کے اول صفات سے آخر صفات تک لٰہذا تمامی صفات حق تعالٰی کو ثابت ہیں واسطے مخلوق کے جیسے کہ تمامی صفات

المحدثات حقّ للحقّ الحمد للّه فرجعت إليه عواقب الثّناء

مخلوق کے ثابت ہیں واسطے حق تعالٰی کو اسب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ تعالٰی کے پس رجوع ہوا طرف حق تعالٰی کی آخر کلام ثنا کا

من كلّ حامدٍ ومحمودٍ وإليه يرجع الأمر كلّه فعمّ ما ذُمّ و

ہر تعریف کرنیوالے اور تعریف کیے گیے سے اور طرف اوسی اللہ تعالٰی کی رجوع ہوتا ہے تمامی کاروبار پس شامل ہوا وہ قول اُس چیز کو کہ مذموم ہے

حُمد وما ثَمّ إلّا محمودٌ ومذمومٌ اعلم أنّه ما تخلّل

اور محمود اور نہیں ہے اوسجگہ مگر محمود یا مذموم جان تو اے طالب تحقیق نہیں داخل ہوتی ہے

شيء شيئا الا كان محمولا فيه فالمتخلل اسم فاعل محجوب بالمتخلل اسم

اگر تخلیل کرے ایک شی کے کسواسے حال ہین کہ ہو وہ شے اول محمول و مستور بیچ شی ثانی کے کہ حامل ہے پس متخلل کہ اسم فاعل ہے محجوب ہے مستور ہے بیچ متخلل کے کہ اسم

مفعول فاسم المفعول هو الظاهر واسم الفاعل هو الباطن المستور

مفعول ہے پس اسم مفعول ظاہر ہے اور اسم فاعل باطن اوسکا ہے اور پوشیدہ اور وہین

وهو غذاء له كالماء يتخلل الصوفة فتربو به وتتسع فان كان

اور باطن غذا ہے واسطے ظاہر کے جیسے کہ پانی داخل ہوتا ہے اون مین پس زائد ہوتا ہے اون بسبب پانی کے اور وسیع ہوتا ہے پس اگر ہووے

الحق هو الظاهر فالخلق مستور فيه فيكون الخلق جميع اسماء

حق تعالے ظاہر تو مخلوق پوشیدہ ہے بیچ حق تعالی کے پس ہوگی مخلوق تمامی اسما اور صفات

الحق سمعه وبصره وجميع نسبه وادراكاته وان كان الخلق

حق تعالے کے سمع اوسکی اور بصر اوسکی اور ہوگی وہی مخلوق تمامی نسبتین اور ادراکات حق تعالی کے اور اگر ہووے مخلوق

هو الظاهر فالحق مستور باطن فيه فالحق سمع الخلق وبصره

ظاہر پس حق تعالے پوشیدہ اور باطن ہے بیچ مخلوق کے پس ہوگا حق تعالی سمع مخلوق کی اور بصر اوسکی

ويده ورجله وجميع قواه كما ورد في الخبر الصحيح ثم ان

اور ہاتھ اوسکا اور پاؤن اسکا اور تمامی قوتین اوسکی جیسے کہ وارد ہوا حکم مذکور بیچ خبر صحیح کے پھر تحقیق

الذات لو تعرت عن هذه النسب لم تكن الها وهذه النسب

ذات حق تعالی کی اگر عاری ہوتی ان نسبتون سے نہ ہوتی ذات حق تعالی کی معبود اور یہ وہ نسبتین ہین کہ

احدثتها اعياننا فنحن جعلناه بمألوهيتنا الها فلا يعرف حتى

پیدا اور ظاہر کیا انکو اعیان ہماری نے پس ہمنے گردانا ذات مطلق کو بسبب عبادت اپنی کے معبود پس نہین پہچانا جاتا ہے جہانتک

نعرف قال عليه السلام من عرف نفسه فقد عرف ربه

کہ پہچانے جائین ہم فرمایا رسول علیہ السلام نے جسنے پہچانا ذات اپنی کو پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو

وهو اعلم الخلق بالله فان بعض الحكماء وابا حامد ادعوا

اور رسول علیہ السلام داناترین خلق کے ہین ساتھ اللہ تعالی کے پس تحقیق بعض حکما اور امام ابو حامد محمد غزالی نے دعوی کیا ہے

انه يعرف الله من غير نظر في العالم وهذا غلط نعم تعرف

اثبات کا کہ تحقیق کہ پہچانا جاتا ہے اللہ تعالی بغیر نظر کرنے بیچ عالم کے اور یہ حکم مذکور غلط ہے ہان پہچانی جاتی ہے

ذات قديمة ازلية لا يعرف انها اله حتى يعرف المألوه

ذات قدیم ازلی اور نہین پہچانا جاتا ہے کہ تحقیق وہ ذات معبود ہے جہانتک کہ پہچانا جاوے عابد

فهو الدليل عليه ثم بعد هذا في ثاني الحال يعطيك الكشف

پس عالم دلیل اور رہبر ہے اوپر اللہ تعالے کے پھر بعد اس معرفت اللہ کے بیچ دوسری حالت کے عطا کریگا تجکو ای طالب کشف اور شہود مذکور معرفت باری

أَنَّ الْحَقَّ لِنَفْسِهِ كَانَ عَيْنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَعَلٰى أُلُوْهِيَّتِهٖ

کہ تحقیق حق تعالی بذات خود عین دلیل ہے اوپر ذات اپنی کے اور اوپر الٰہ ہونے اور معبود ہونے اپنے کے اور عطا کریگا اثبات کو

وَأَنَّ الْعَالَمَ لَيْسَ إِلَّا تَجَلِّيْهِ فِيْ صُوَرِ أَعْيَانِهِمُ الثَّابِتَةِ الَّتِيْ

کہ تحقیق عالم نہین ہے کوئی شے مگر تجلی حق تعالی کی بیچ صورتون اعیان ثابتہ عالم کے اسطرح

يَسْتَحِيْلُ وُجُوْدُهَا بِدُوْنِهٖ وَأَنَّهٗ يَتَنَوَّعُ وَيَتَصَوَّرُ بِحَسَبِ حَقَائِقِ

کہ محال ہے وجود اون صورتون کا بغیر تجلی حق تعالی کے اور عطا کریگا اثبات کو کہ تحقیق حق تعالی متنوع ہے بیچ اور صورت پذیر ہے موافق حقیقتون

هٰذِهِ الْأَعْيَانِ وَأَحْوَالِهَا وَهٰذَا بَعْدَ الْعِلْمِ بِهٖ مِنَّا أَنَّهٗ إِلٰهٌ

ان اعیان ثابتہ اور احوال اونکے کے اور یہ کشف مذکور حاصل ہوتا ہے بعد معرفت اور علم کے ہمارا کہ تحقیق حق تعالی ہے معبود ہمارا

لَنَا ثُمَّ يَأْتِي الْكَشْفُ الْآخَرُ فَيُظْهِرُ لَكَ صُوَرَنَا فِيْهِ فَيَظْهَرُ بَعْضُنَا

ہے پھر آویگا کشف دوسرا پس ظاہر ہونگی واسطے تیری اے طالب صورتین ہم اہل عالم کی بیچ علم حق تعالی کے پس ظاہر ہوگا بعض ہمارا

لِبَعْضٍ فِي الْحَقِّ فَيَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَيَتَمَيَّزُ بَعْضُنَا عَنْ بَعْضٍ

واسطے بعض کے بیچ حضرت علم حق کے پس پہچانیگا بعض ہمارا بعض کو اور متمیز ہوگا بعض ہمارا بعض سے

فَمِنَّا مَنْ يَعْرِفُ أَنَّ فِي الْحَقِّ وَقَعَتْ هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ لَنَا بِنَا وَمِنَّا

پس بعض ہم مین سے وہ شخص ہے کہ پہچانتا ہے اسبات کو کہ تحقیق بیچ حضرت علم حق تعالی کے یہ واقع ہوئی ہے یہ معرفت واسطے ہمارے بسبب اقتضائے اعیان ہمارے کے اور بعض ہم مین سے

مَنْ يَجْهَلُ الْحَضْرَةَ الَّتِيْ وَقَعَتْ فِيْهَا هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ بِنَا أَعُوْذُ بِاللّٰهِ

وہ شخص ہے کہ جاہل اور نافل ہے اوس حضرت سے کہ واقع ہوئی ہے بیچ اوس حضرت کے یہ معرفت بسبب ہمارے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ تعالی کے

أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَبِالْكَشْفَيْنِ مَعًا مَا يُحْكَمُ عَلَيْنَا إِلَّا بِنَا

اسبات سے کہ ہون مین جاہلون سے اور ان دونون کشفون کے ساتھ جانتا ہو کہ نہین حکم کرتا حق تعالی اوپر ہمارے مگر بسبب اقتضای اعیان ہماری کے

لَا بَلْ نَحْنُ نَحْكُمُ عَلَيْنَا بِنَا وَلٰكِنْ فِيْهِ وَلِذٰلِكَ قَالَ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ

نہین بلکہ ہم حکم کرتے ہین اوپر اپنے بسبب اقتضای اعیان اپنی کے لیکن بیچ علم حق کے اور اسیواسطے فرمایا اللہ تعالی نے (پس واسطے اللہ تعالی کے ہے دلیل کامل

الْبَالِغَةُ يَعْنِيْ عَلَى الْمَحْجُوْبِيْنَ إِذْ قَالُوْا لِلْحَقِّ لِمَ فَعَلْتَ بِنَا كَذَا وَكَذَا

اور حجت تامہ) یعنی اوپر محجوبین کے جسوقت کہینگے وہ حق تعالی کو کیون کیا تونے ساتھ ہمارے ایسا اور ایسا

مِمَّا لَا يُوَافِقُ أَغْرَاضَهُمْ فَيُكْشَفُ لَهُمْ عَنْ سَاقٍ وَهُوَ الْأَمْرُ

ان چیزون مین سے کہ نہین موافق ہے وہ مقاصد اونکے کو پس ظاہر کریگا اللہ تعالی واسطے محجوبین کے اصل حقیقت کو اور وہ ایک چیز ہے

الَّذِيْ كَشَفَهُ الْعَارِفُوْنَ هُنَا فَيَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ مَا فَعَلَ بِهِمْ مَا ادَّعَوْهُ

کہ کشف حاصل کیا اسکو عارفون نے اس دنیا مین پس دیکھینگے محجوبین یہ بات کہ تحقیق حق تعالی نے نہین کیا ساتھ اونکے وہ کام کہ دعوی کیا انہون نے اوسکا

أَنَّهٗ فَعَلَهٗ وَأَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَإِنَّهٗ مَا عَلِمَهُمْ إِلَّا عَلٰى مَا هُمْ عَلَيْهِ

کہ تحقیق اللہ تعالی نے کیا ہے اوسکو اور دیکھینگے محجوبین کہ تحقیق وہ کام انہین سے ہے پس تحقیق حق تعالی نے نہین جانا محجوبین کو مگر اوس چیز پر کہ وہ اوسپر ہین

٥٩

اعیان خلق مین اور شہود خلق عین حق مین ہے اور ایک دوسرے کی مانع اور حاجب نہین اور وہ مقام کمال محمدی ہے

حجتهم وتبقى الحجة لله البالغة فإن قلت فما فائدة قوله فلو شاء

دلیل اون مجوبین کی اور باقی رہیگی دلیل واسطے اللہ تعالے کے کامل اور تمام پھر پس اگر کہے تو کیا فائدہ ہے قول اللہ تعالے سے پس اگر چاہتا اللہ تعالی

لهداكم أجمعين قلنا لو حرف امتناع لامتناع فما شاء إلا ما هو

البتہ راہ بتاتا تم سبکو ہم کہینگے ہم حرف لو واسطے امتناع ایک امر کے ہے بسبب امتناع امر دوسرے کے پس نہین چاہا اللہ تعالی مگر اوس چیز کو

الأمر عليه ولكن عين الممكن قابل للشيء ونقيضه في حكم دليل

کہ وہ نفس الامر مین ہے ولیکن عین ثابتہ ممکن کی قابل ہے واسطے ایک شئے اور نقیض اوسکی کے موافق دلیل

العقل وأي الحكمين المعقولين وقع فذلك هو الذي كان

عقلی کے اور جو ایک حکم دو حکمون عقلی مین سے واقع ہوگا تو یہ وہی حکم ہوگا کہ تھی

عليه الممكن في حال ثبوته ومعنى لهداكم أجمعين لبيّن لكم

اوپر اوسکے شئے ممکن بیچ حال ثبوت اپنے کے علم حق مین اور معنے اهدی کم اجمعین کے لبینن لکم کے ہین

وما كل ممكن من العالم فتح الله عين بصيرته لإدراك الأمر

یعنی ظاہر کرتا تمپر اور نہین ہے ہر ممکن عالم مین سے کہ کھولے اللہ تعالی آنکھ بینائی دل اوسکے کی واسطے دریافت کرنے امر واقعی

في نفسه على ما هو عليه فمنهم العالم والجاهل فما شاء فما

کے جو حقیقت اور نفس الامر مین ہے پس بعض لوگون مین سے عالم ہے اور بعض جاہل پس نہ چاہا حق تعالے نے اور نہ

هداهم أجمعين ولا يشاء وكذلك إن يشأ فهل يشاء هذا

ہدایت کی حق تعالی نے اون سبکو اور آئندہ بھی نہ چاہیگا حق تعالے اور ایسا ہی حال (ان یشاء) کا بھی ہے آئندہ مین پس کیا چاہیگا حق تعالے یہ

ما لا يكون فمشيئته أحدية التعلق وهي نسبة تابعة للعلم

جو نہین ہونیکی ہے پس مشیت حق تعالی کی ایکطرف ذوات عینون ثابتہ کے متعلق ہے اور مشیت ایک نسبت ہے کہ تابع ہے واسطے علم کے

والعلم نسبة تابعة للمعلوم والمعلوم أنت وأحوالك فليس

اور علم ایک نسبت ہے کہ تابع ہے واسطے معلوم کے اور معلوم تو ہے اور احوال تیرے اے طالب پس نہین ہے

للعلم أثر في المعلوم بل للمعلوم أثر في العلم فيعطيه من نفسه

واسطے علم کے کوئی اثر اور حکم بیچ معلوم کے بلکہ واسطے معلوم کے اثر اور حکم ہے بیچ علم کے پس دیتی ہے معلوم حق تعالی کو ذات اپنی سے

ما هو عليه في عينه وإنما ورد الخطاب الإلهي بحسب

وہ حکم کہ وہ معلوم اوپر اوسکے ہے بیچ عین ثابتہ اپنی کے اور سوا اسکے نہین ہے کہ وارد ہوا ہے خطاب اور امر الٰہی موافق اس کے

ما تواطأ عليه المخاطبون وما أعطاه النظر العقلي ما ورد الخطاب

کہ اتفاق کرتے ہین اوپر اوسکے اہل خطاب اور موافق اوس فہم کے کہ عطا کرتی ہے اوسکو نظر عقلی اور فکری نہین وارد ہوا ہے خطاب الٰہی

على ما يعطيه الكشف ولذلك كثر المؤمنون وقل العارفون

موافق اوس فہم کے کہ عطا کرتا ہے اوسکو کشف اور شہود عارف کا اسیواسطے بہت ہوئے مومنین اور کم ہوئے عارفین

أَصْحَابُ الْكُشُوفِ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ وَهُوَ مَا كُنْتَ بِهِ فِي

صاحب کشف اور شہود (اور نہیں ہے ہم میں سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک مقام معین ہے) اور یہ وہ مقام ہے کہ تھا تو اوسکے ساتھ بیچ

ثُبُوتِكَ ظَهَرْتَ بِهِ فِي وُجُودِكَ وَهٰذَا إِنْ ثَبَتَ أَنَّ لَكَ وُجُودًا

حال ثبوت میں اپنے کے علم حق میں اور ظاہر ہوا تو ساتھ اس مقام کے بیچ حال وجود خارجی اپنے کے اور یہ مذکور اوس وقت ہے جب ثابت ہووے یہ کہ تحقیق واسطے تیرے وجود خارجی ہے

فَإِنْ ثَبَتَ أَنَّ الْوُجُودَ لِلْحَقِّ لَا لَكَ فَالْحُكْمُ لَكَ بِلَا شَكٍّ فِي وُجُودِ

پس اگر ثابت ہووے یہ کہ تحقیق وجود خارجی واسطے حق تعالی کے ہے نہ واسطے تیرے پس حکم واسطے تیرے ہے بے شک بیچ وجود

الْحَقِّ وَإِنْ ثَبَتَ أَنَّكَ الْمَوْجُودُ فَالْحُكْمُ لَكَ بِلَا شَكٍّ وَإِنْ كَانَ

حق تعالے کے اور اگر ثابت ہووے کہ تحقیق تو موجود ہے پس حکم واسطے تیرے ہے بے شک اگرچہ ہووے

الْحَاكِمُ الْحَقُّ فَلَيْسَ لَهُ إِلَّا إِفَاضَةُ الْوُجُودِ عَلَيْكَ وَالْحُكْمُ لَكَ عَلَيْكَ

حکم کرنے والا حق تعالی پس نہیں ہے خاص واسطے حق تعالی کے کوئی شی مگر فیض بخشی وجود کی اوپر تیرے اور حکم واسطے تیرے ہے اوپر تیرے

فَلَا تَحْمَدْ إِلَّا نَفْسَكَ وَلَا تَذُمَّ إِلَّا نَفْسَكَ وَمَا يَبْقَى لِلْحَقِّ إِلَّا

پس تعریف نکر کسیکی مگر اپنی ذات کی اور مذمت مت کر کسیکی مگر اپنی ذات کی اور نہ باقی رہتی ہے واسطے حق کے کوئی شے مگر

حَمْدُ إِفَاضَةِ الْوُجُودِ لِأَنَّ ذٰلِكَ لَهُ لَا لَكَ فَأَنْتَ غِذَاؤُهُ

تعریف فیض بخشی وجود کی کیونکہ یہ فیض بخشی خاص واسطے حق تعالی کے ہے نہ واسطے تیرے پس تو غذا حق تعالی کی ہے

بِالْأَحْكَامِ وَهُوَ غِذَاؤُكَ بِالْوُجُودِ فَتَعَيَّنَ عَلَيْهِ مَا تَعَيَّنَ عَلَيْكَ

ساتھ ظہور احکام کے اور حق تعالی غذا تیری ہے ساتھ فیض بخشی وجود کے پس متعین ہوئی اوپر حق کے وہ چیز کہ متعین ہوئی اوپر تیرے

فَالْأَمْرُ مِنْهُ إِلَيْكَ وَمِنْكَ إِلَيْهِ غَيْرَ أَنَّكَ تُسَمّٰى مُكَلَّفًا وَ

پس امر اور حکم حق تعالی سے طرف تیری ہے اور تجھ سے طرف حق تعالے کے مگر فرق یہ ہے کہ تحقیق تو نام رکھا جاتا ہے مکلف اور

مَا كَلَّفَكَ إِلَّا بِمَا قُلْتَ لَهُ كَلِّفْنِي بِحَالِكَ وَ

اور نہیں تکلیف دی حق نے تجھکو مگر جو کچھ کہ کہا تو نے واسطے حق تعالے کے کہ تکلیف دے تو مجھکو ساتھ زبان حال اپنی کے اور

بِمَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَلَا يُسَمّٰى مُكَلَّفًا اِسْمَ مَفْعُولٍ شعر

ساتھ اس چیز کے کہ تھا تو اوپر اوسکے بیچ عین ثابتہ میں اور نہیں نام رکھا جاتا ہے حق تعالی مکلف ساتھ اسم مفعول کے شعر

فَيَحْمَدُنِي وَأَحْمَدُهُ	وَيَعْبُدُنِي وَأَعْبُدُهُ
پس تعریف کرتا ہے حق تعالی میری اور تعریف کرتا ہوں میں اوسکی	اور خدمت کرتا ہے وہ میری اور عبادت کرتا ہوں میں اوسکی
فَفِي حَالٍ أُقِرُّ بِهِ	وَفِي الْأَعْيَانِ أَجْحَدُهُ
پس بیچ حال اطلاق کے اقرار کرتا ہوں میں حق تعالی کا	اور بیچ کثرت اعیان کے انکار کرتا ہوں میں اوسکا
فَيَعْرِفُنِي وَأُنْكِرُهُ	وَأَعْرِفُهُ فَأَشْهَدُهُ
پس ہر مقام میں پہچانتا ہے حق تعالی مجکو اور انکار کرتا ہوں میں اوسکا بعض مقام میں	اور پہچانتا ہوں میں اوسکو بعض مقام میں پس مشاہدہ کرتا ہوں میں اوسکو

فأنى بالغنى وأنا — أساعده وأسعده

پس کہاں سے بے نیازی ہے حال آنکہ مین — تائید اور نصرت کرتا ہوں اوسکی اور نیک گردانتا ہوں اسکو

لذاك الحق أوجدني — فأعلمه فأوجده

واسطے اوس مساعدت اور اسعاد کے حقتعالی نے پیدا کیا مجکو — پس جانتا ہوں مین اسکو اور ظاہر کرتا ہون مین اوسکو

بذا جاء الحديث لنا — وحقق في مقصده

بسبب اوس امر مذکور کے آئی ہے حدیث قدسی واسطے ہمارے — اور ثابت کیا گیا بیچ بسیرے مقصد حق تعالے کا

ولما كان للخليل هذه المرتبة التي بها سمي خليلاً لذلك

اور جب ہوا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے یہ مرتبہ کہ بسبب اوسکے نام رکھا گیا ابراہیم علیہ السلام کا خلیل واسطے اسکے

سن القرى وجعله ابن مسرة الجيلي مع ميكائيل ملك

ایجاد کی ابراہیم علیہ السلام نے مہمانی اور گردانا ابراہیم خلیل کو شیخ مسرت الجیلی نے ساتھہ میکائیل کے کہ فرشتہ

للأرزاق وبالأرزاق يكون تغذي المرزوقين

رزقون کا ہے اور بسبب رزقون کے حاصل ہوتی ہے غذا اور بقا مرزوقین کو

فإذا تخلل الرزق ذات المرزوق بحيث لا يبقى فيه

پس جس وقت سرایت کرتا ہے رزق بیچ ذات مرزوق کے اسطرح پر کہ نہین باقی رہتا ہے بیچ مرزوق کے

شيء إلا تخلله فإن الغذاء يسري في جميع أجزاء

کوئی شے مگر اوس حال مین کہ سرایت کرتا ہے رزق اوسمین لیکن تحقیق غذا سرایت کرتی ہے بیچ تمامی اجزا

المتغذي كلها وما هنالك أجزاء فلا بد أن تتخلل

غذا کرنیوالے کے ہر ایک اجزا مین اور نہین ہے اجگہ یعنی حقتعالی مین اجزا۔ پس ضرور ہے یہ کہ سرایت کرین ابراہیم علیہ السلام

جميع المقامات الإلهية المعبر عنها بالأسماء فتظهر

بیچ تمامی مقامات الہیہ کے کہ تعبیر کیجاتی ہے اون مقامات سے اسما پس ظاہر ہوتی ہے

بها ذاته جل وعلا شعر

ساتھہ ان اسما کے ذات حق جل و علا کی شعر

فنحن له كما ثبتت — أدلتنا ونحن لنا

پس ہم اہل عالم واسطے حق تعالی کے غذا ہین جیسے کہ ثابت ہوئین — دلائل کشفیہ ہمارے ذوق اور وجدان سے اور ہم اہل عالم واسطے اپنے ہین

وليس له سوى كوني — فنحن له كنحن لنا

اور نہین ہے واسطے حق تعالی کے کوئی ظہور سوائے ہستی میری کے — پس ہم اہل عالم واسطے حقتعالی کے ہین جیسے کہ ہم واسطے اپنے ہین

فلي وجهان هو وأنا — وليس له أنا بأنا

پس واسطے میرے ہین دو وجہین ایک وجہ میری وہ حق ہوں دوسری وجہ ہے کہ مین ہون — اور نہین ہے واسطے حق تعالی کے انیت ساتھہ انیت ہماری کے

وَلٰكِنْ بِسِرِّهِ فِيْ مَظْهَرِهِ	فَنَحْنُ لَهُ كَمِثْلِ أَوَانٍ
ولیکن بیچ بھید کے ظہور اوسکا ہے	پس ہم اہل عالم واسطے حق تعالی کے مثل ظروف کے ہوئے

وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ

اور اللہ تعالی اپنے مظہر کی زبان سے کہتا ہے حق بات اور وہی سالکین کو بتاتا ہے راہ درست

فَصُّ حِكْمَةٍ حَقِّيَّةٍ فِيْ كَلِمَةٍ إِسْحَاقِيَّةٍ

یہ فص حکمت حقیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ اسحاقیہ کے

فِدَاءُ نَبِيٍّ ذَبْحُ ذِبْحٍ لِقُرْبَانِ	وَأَيْنَ ثُؤَاجُ الْكَبْشِ مِنْ نَوْسِ إِنْسَانِ
کیا بدلہ پیغمبر کا ذبح کرنا ذبیحہ کا بیچ قربت حق کے ہے	اور کہاں ہے آواز مینڈھے کی برابر آواز انسان کے
وَعَظَّمَهُ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ عِنَايَةً بِهِ	أَوْ بِنَا لَمْ أَدْرِ مِنْ أَيِّ مِيْزَانِ
حالانکہ عظیم فرمایا ذبیحہ کو اللہ بزرگ نے از روے عنایت کے ساتھ اسکے	یا ساتھ ہمارے نہیں جانتا میں کہ کس میزان سے
وَلَا شَكَّ أَنَّ الْبُدْنَ أَعْظَمُ قِيْمَةً	وَقَدْ نَزَلَتْ عَنْ ذِبْحِ كَبْشٍ لِقُرْبَانِ
ولیکن نہیں ہے شک اسبات میں کہ تحقیق اونٹ بہت بڑے ہیں ازروے قیمت کی	اور تحقیق کم مرتبہ ہوا اونٹ یہاں ذبیحہ مینڈھے سے واسطے قربت حق
فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ نَابَ بِذَاتِهِ	شُخَيْصُ كُبَيْشٍ عَنْ خَلِيْفَةِ رَحْمٰنِ
پس کاش کہ جانتا میں کہ کیونکر قائم مقام ہوا بذاتہ	جثہ مینڈھے کا خلیفہ رحمان کا
أَلَمْ تَدْرِ أَنَّ الْأَمْرَ فِيْهِ مُرَتَّبٌ	وَفَاءٌ لِأَرْبَاحٍ وَنَقْصٌ لِخُسْرَانِ
کیا نہ جانا تونے اسبات کو کہ تحقیق امر الہی بیچ خدا کے مرتب ہے	وفا کرنا عہد کا ہے واسطے حاصل کرنے نفع کے اور نقصان ہے واسطے کسب کے
فَلَا خَلْقَ أَعْلٰى مِنْ جَمَادٍ وَبَعْدَهُ	نَبَاتٌ عَلٰى قَدْرٍ يَكُوْنُ وَأَوْزَانِ
پس نہیں ہے کوئی مخلوق اعلی مرتبہ کا جماد سے اور بعد اوسکے	نبات ہے یہ دونوں اوپر اپنی اپنی قدر کے ہیں اور مرتبے کے
وَذُو الْحِسِّ بَعْدَ النَّبْتِ وَالْكُلُّ عَارِفٌ	بِخَلَّاقِهِ كَشْفًا وَإِيْضَاحِ بُرْهَانِ
اور صاحب حس کا مرتبہ پیچھے مرتبہ نبات کے ہے اور ہر ایک عارف ہیں	خالق اپنے کے کشف اور دلیل واضح کی روسے
وَأَمَّا الْمُسَمّٰى آدَمًا فَمُقَيَّدٌ	بِعَقْلٍ وَفِكْرٍ أَوْ قِلَادَةِ إِيْمَانِ
ولیکن جسکا نام آدم رکھا گیا ہے پس وہ مقید اور محجوب ہے	بسبب عقل جزئی اور فکر ناقص اور تقلید ظاہری ایمان کے
بِذَا قَالَ سَهْلٌ وَالْمُحَقِّقُ مِثْلُنَا	لِأَنَّا وَإِيَّاهُمْ بِمَنْزِلِ إِحْسَانِ
اسیکو کہا ہے سہل تستری نے اور اس محقق نے جو مثل ہمارے ہے	اسلیے کہ ہم اور اہل تحقیق بیچ مقام مشاہدہ کے ہیں
فَمَنْ شَهِدَ الْأَمْرَ الَّذِيْ قَدْ شَهِدْتُهُ	يَقُوْلُ بِقَوْلِيْ فِيْ خَفَاءٍ وَإِعْلَانِ
پس جسنے مشاہدہ کیا اس امر کا کہ مشاہدہ کیا ہے میں نے اوسکا	کہے گا وہ مطابق قول میرے کے بیچ خفیہ اور علانیہ کے

ولا تلتفت قولا يخالف قولنا — ولا تبذر السمراء في أرض عميان

اور مت التفات کر اے طالب طرف کسی قول کے جو مخالف ہووے ہمارے قول کا — اور مت بو گندم حقایق کو بیچ زمین استعداد اندھوں کے

هم الصم والبكم الذين أتى بهم — لأسماعنا المعصوم في نص قرآن

وہ سب بہرے اور گونگے ہیں کہ لایا ہے اونکو — واسطے سنانے کی ہمکو حال اونکا رسول معصوم نے بیچ آیت قرآن کے

اعلم أيدنا الله وإياك أن إبراهيم الخليل عليه السلام قال

جان تو اے طالب قوت دیوے ہمکو اللہ تعالی اور تجھکو یہ کہ تحقیق ابراہیم خلیل علیہ السلام نے کہا

لابنه (إني أرى في المنام أني أذبحك) والمنام حضرة الخيال

واسطے بیٹے اپنے کی تحقیق دیکھتا ہوں میں بیچ خواب کے یہ کہ تحقیق ذبح کرتا ہوں میں تجھکو اور خواب حضرت خیال سے ہے

فلم يعبرها وكان كبش ظهر في صورة ابن إبراهيم في المنام

پس نہیں تعبیر کی ابراہیم علیہ السلام نے حضرت خیال کی حالانکہ تھا مینڈھا کہ ظاہر ہوا تھا بیچ صورت بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے خواب میں

فصدق إبراهيم الرؤيا ففداه ربه من وهم إبراهيم بالذبح

پس تصدیق کی ابراہیم علیہ السلام نے خواب کی پس عوض دیا اسحق علیہ السلام کا رب انکے نے وہم سے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ قربانی

العظيم الذي هو تعبير رؤياه عند الله وهو لا يشعر فالتجلي

بڑی کے کہ وہ تعبیر خواب ابراہیم علیہ السلام کی تھی نزدیک اللہ تعالی کے اور ابراہیم علیہ السلام نے نہ جانا پس تجلی

الصوري في حضرة الخيال محتاج إلى علم آخر يدرك به

صوری بیچ حضرت خیال کے محتاج ہے طرف علم دوسرے کے یعنی علم تعبیر کی کہ دریافت کیجاتی ہے ساتھ اس علم تعبیر کے

ما أراد الله بتلك الصورة ألا ترى كيف قال رسول الله صلى

وہ چیز کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے ساتھ اس صور حضرت خیال کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب کہ کیونکر فرمایا رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم لأبي بكر في تعبير الرؤيا أصبت

اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیچ تعبیر خواب کے کہ پہنچا تو صواب کو

بعضا وأخطأت بعضا فسأله أبو بكر أن يعرفه ما أصاب

بیچ بعض کے اور خطا کی تو نے بیچ بعض کے پس سوال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صدیق نے اس بات کا کہ معرفت دیویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اس چیز کی کہ پہنچے

فيه وما أخطأ فلم يفعل صلى الله عليه وسلم وقال الله

بیچ اوسکے اور اس چیز کی کہ خطا کی اونہوں نے بیچ اوسکے پس نہ کیا آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے اور کہا اللہ

تعالى لإبراهيم عليه السلام حين ناداه أن يا إبراهيم

تعالی نے واسطے ابراہیم علیہ السلام کے جس وقت پکارا اللہ تعالے نے اونکو کہ اے ابراہیم تحقیق

قد صدقت الرؤيا وما قال له صدقت في الرؤيا أنه ابنك

سچا کیا تو نے خواب کو اور نہ کہا واسطے ابراہیم علیہ السلام کے سچ کیا تو نے بیچ خواب کے اس بات کو کہ تحقیق مرا بیٹا تیرا ہے

لأنه ما عبّر بل أخذ بظاهر ما رأى والرؤيا تطلب التعبير ولذلك

اسلیے کہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے نہیں تعبیر کی بلکہ لیا انہوں نے ساتھ ظاہر اوس چیز کے کہ دیکھا انہوں نے اور سکو خواب طلب کرتا ہے تعبیر کو اور اسی واسطے

قال العزيز إن كنتم للرؤيا تعبرون ومعنى التعبير الجواز من

کہا بادشاہ مصر نے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے اور معنی تعبیر کے عبور اور تجاوز کرنا ہے

صورة ما رآه إلى أمر آخر فكانت البقرات سنين في المحل والخصب

صورت سے اوس چیز کی کہ دیکھا اوسکو طرف دوسری چیز کے پس تھیں گائیں صورت برسوں کی بیچ قحط اور ارزانی کے

فلو صدق في الرؤيا لذبح ابنه وإنما صدّق الرؤيا في أن

پس اگر سچے ہوتے ابراہیم علیہ السلام بیچ خواب کے البتہ ذبح کرتے بیٹے اپنے کو اور سوائے اسکے نہیں کہ تصدیق کی ابراہیم علیہ السلام نے خواب کی بیچ اس بات کے کہ تحقیق

ذلك عين ولده وما كان عند الله إلا الذبح العظيم

ذبح خواب کا عین فرزند اونکا ہے اور نہ تھا ذبح مرئی خواب کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے کوئی شے مگر قربانی بڑی

في صورة ولده ففداه لما وقع في ذهن إبراهيم عليه

بیچ صورت فرزند اونکے کے پس بدلہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسحاق علیہ السلام کا بسبب اوس چیز کے کہ واقع ہوئی بیچ ذہن اور اعتقاد ابراہیم علیہ

السلام ما هو فداء في نفس الأمر عند الله فصوّر الحس الذبح

السلام کے کہ تھا وہ مینڈھا فدیہ اسحاق کا بیچ نفس الامر کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے پس صورت باندھی عالم حس اور شہادت نے ذبیحہ کی یعنی قربانی کی

وصوّر الخيال ابن إبراهيم عليه السلام فلو رأى الكبش

اور صورت باندھی عالم خیال اور مثال نے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کی پس اگر دیکھتے ابراہیم علیہ السلام مینڈھے کو

في الخيال لعبّره بابنه أو بأمر آخر ثم قال إن هذا لهو البلاء

بیچ عالم خیال کے البتہ تعبیر کرتے اوسکو ساتھ بیٹے اپنے کے یا ساتھ امر دیگر کے پھر کہا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق یہ خواب البتہ ہے بلا

المبين أي الاختبار الظاهر يعني الاختبار في العلم هل يعلم

مبین، یعنے آزمایش ظاہر یعنی یہ آزمایش ہے بیچ علم کے کہ آیا جانتے ہیں ابراہیم علیہ السلام

ما يقتضيه موطن الرؤيا من التعبير أم لا لأنه يعلم أن موطن

اوس چیز کو کہ چاہتا ہے اوسکو مقام خواب تعبیر سے یا نہیں اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ جانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق مقام

الخيال يطلب التعبير فغفل فما وفّى الموطن حقه وصدّق الرؤيا

خیال یعنی مقام خواب طلب کرتا ہے تعبیر کو پس غافل رہے ابراہیم علیہ السلام اور نہ پورا کیا انہوں نے مقام خواب کے حق پورا کرنے کا اور تصدیق کی انہوں نے خواب کی

لهذا السبب كما فعل تقي بن مخلد الإمام صاحب المسند سمع

ظاہری کی واسطے اسی غفلت کے جیسے کہ غفلت کی تقی ابن مخلد امام صاحب مسند نے کہ سنا تھا انہوں نے

في الخبر الذي ثبت عنده أنه عليه السلام قال من رآني

بیچ ایک حدیث کے کہ صحیح اور ثابت ہوئی وہ حدیث نزدیک اونکے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دیکھا مجھکو

فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَى صُورَتِي

بیچ خواب کے پس تحقیق دیکھا اوسنے مجکو بیچ بیداری کے اسلیے کہ تحقیق شیطان نہیں متمثل ہوتا ہی اوپر صورت میری کے

فَرَآهُ تَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ وَسَقَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الرُّؤْيَا

پس دیکھا نبی علیہ السلام کو تقی ابن مخلد نے اور پلایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اس خواب کے

لَبَنًا فَصَدَّقَ تَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ رُؤْيَاهُ فَاسْتَقَاءَ فَقَاءَ لَبَنًا وَلَوْ عَبَرَ

دودھ پس تصدیق کی تقی ابن مخلد نے خواب اپنے کی اور چاہا انہوں نے قے کرنا پس قے کی انہوں نے دودھ کی اور اگر تعبیر کرتے وہ خواب اپنے کی

رُؤْيَاهُ لَكَانَ ذٰلِكَ اللَّبَنُ عِلْمًا فَحَرَمَهُ اللّٰهُ عِلْمًا كَثِيرًا عَلَى قَدْرِ

البتہ ہوتا وہ دودھ علم پس محروم رکھا اونکو اللہ تعالی نے علم کثیر سے اوپر اندازہ اوس چیز کے

مَا شَرِبَ أَلَا تَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ فِي الْمَنَامِ

کہ پیا تھا آیا نہیں دیکھتا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ دیے گئے آنحضرت بیچ خواب کے

بِقَدَحِ لَبَنٍ قَالَ فَشَرِبْتُهُ حَتَّى خَرَجَ الرِّيُّ مِنْ بَيْنِ أَظَافِيرِي ثُمَّ

پیالہ دودھ کا پس فرمایا آپنے کہ پیا میں نے اوسکو یہانتک کہ باہر آئی سیرابی اوسکی ناخنوں میرے سے پھر

أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قِيلَ مَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ

دیا میں نے باقی ماندہ اپنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا لوگوں نے کیا تاویل کی تمنے اوسکی یا رسول اللہ فرمایا آپنے ساتھ علم کے

وَمَا تَرَكَهُ لَبَنًا عَلَى صُورَةِ مَا رَآهُ لِعِلْمِهِ بِمَوْطِنِ الرُّؤْيَا وَمَا يَقْتَضِي مِنَ

اور نہ چھوڑا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دودھ کو اوپر صورت اوس چیز کے کہ دیکھا تھا انہوں نے اسکو بسبب علم آپکے بیچ مقام خواب اور بسبب جو چاہتا تھا

التَّعْبِيرِ وَقَدْ عُلِمَ أَنَّ صُورَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي

مقام خواب تعبیر سے اور تحقیق جانی گئی یہ بات کہ تحقیق صورت ظاہری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ

شَاهَدَهَا الْحِسُّ أَنَّهَا فِي الْمَدِينَةِ مَدْفُونَةٌ وَأَنَّ صُورَةَ رُوحِهِ

دیکھا اوسکو حس ظاہر نے یہ ہے کہ تحقیق وہ صورت بیچ مدینہ منورہ کے مدفون ہے اور یہ بھی جانی گئی یہ بات کہ تحقیق صورت روح

وَلَطِيفَتِهِ مَا شَاهَدَهَا أَحَدٌ مِنْ أَحَدٍ وَلَا مِنْ نَفْسِهِ كُلُّ رُوحٍ

اور صورت حقیقت رسول علیہ السلام کی ایسی ہے کہ نہ دیکھا اوسکو کسی نے بیچ صورت ذات کسیکے اور نہ بیچ صورت ذات اپنی کے ہر روح

بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ فَتَجَسَّدَ لَهُ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

اسی مرتبہ میں ہے پس متمثل ہوتی ہے واسطے رائی کے روح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ خواب کے

بِصُورَةِ جَسَدِهِ كَمَا مَاتَ عَلَيْهِ لَا يَنْخَرِمُ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ مُحَمَّدٌ

ساتھ صورت جسد پاک اونکی کے جسکا انتقال فرمایا تھا اوپر اسی جسد کے منقطع اور تغیر نہیں ہوتی ہو اوس جسد سے کوئی شی پس وہ روح متمثل محمد ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْئِيُّ مِنْ حَيْثُ رُوحِهِ فِي صُورَةٍ جَسَدِيَّةٍ

صلے اللہ علیہ وسلم کہ دیکھے گئے ہیں وہ باعتبار روح پاک اپنی کے بیچ صورت مثالیہ کے کہ

تشبه الملك فانه لا يمكن للشيطان ان يتصور بصورة جسده

مشابہ ہے وہ صورت مثالیہ ساتھ صورت موفونہ کے اور ممکن نہیں واسطے شیطان کے یہ کہ متصور اور متشکل ہووے وہ ساتھ صورت مثال جسد

صلى الله عليه وسلم عصمة من الله تعالى في حق الرائي ولهذا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بسبب عصمت اور حفاظت کے جانب سے اللہ تعالیٰ کے بیچ حق رائی کے اور اسیواسطے جسنے

من رآه بهذه الصورة يأخذ عنه جميع ما يأمره به او ينهاه

دیکھا نبی علیہ السلام کو ساتھ اس صورت مثالیہ کے لیتا ہے وہ شخص نبی علیہ السلام سے کل چیز کو امر فرماتے ہیں آنحضرت اس شخص کو ساتھ ان چیزوں کے یا منع کرتے ہیں آنحضرت اس کو

عنه او يخبره كما كان يأخذ عنه في الحيوة الدنيا من الاحكام

اُن چیزوں سے یا خبر دیتے ہیں آنحضرت اوس شخص کو جیسے کہ لیتا تھا وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ زندگی کے احکام شرعی سے

على حسب ما يكون منه اللفظ الدال عليه من نص او ظاهر او مجمل

موافق اوس حکم کے کہ صادر ہوتا تھا نبی علیہ السلام سے لفظ دلالت کرنیوالا اوپر اوس حکم کے نص یا ظاہر یا مجمل آیت سے

او ما كان فان اعطاه شيئا فان ذلك الشيء هو الذي يدخله

یا جو کچھ کہ ہووے پس اگر عطا کرے نبی علیہ السلام دیکھنے والے کو کوئی چیز پس تحقیق وہ چیز وہی ہے کہ داخل ہوتی ہے اوسمین

التعبير فان خرج في الحس كما كان في الخيال فتلك الرؤيا لا

تعبیر پس اگر نکل آوے وہ چیز بیچ محسوس کے بعینہ جیسے کہ تھی وہ چیز بیچ خواب کے پس یہ خواب ایسا ہے کہ نہیں ہے کوئی

تعبير لها وبهذا القدر وعليه اعتمد ابراهيم الخليل

تعبیر واسطے اوسکے اور ساتھ اسی قدر کے ہے وہ جو یقین کرلیا تھا اور اوپر اوسکے اعتماد کیا ہے ابراہیم خلیل علیہ السلام

وتقي بن مخلد ولما كان للرؤيا هذان الوجهان وعلمنا الله

اور تقی بیٹے مخلد رضی اللہ عنہ نے اور جبکہ ہوئین واسطے خواب کے یہ دونوں وجہیں یعنی تعبیر اور عدم تعبیر اور سکھایا ہمکو اللہ

تعالى فيما فعل بابراهيم وما قال له الادب لما يعطيه مقام

تعالیٰ نے اوس بارہ میں کہ کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ ابراہیم کے اور اس بارہ میں کہ کہا اللہ تعالیٰ نے واسطے اوسکے اور سکھایا ادب باسباب امر کہ مقتضی ہوا اوسکو مقام

النبوة علمنا في رؤيتنا الحق تعالى في صورة يردها الدليل

نبوت جانا ہمنے بیچ رویت اپنی کے حق تعالیٰ کو بیچ ایک صورت کے کہ رد کرتی ہے اوسکو دلیل

العقلي ان نعبر تلك الصورة بالحق المشروع اما في حق الرائي

عقلی اسباب کو کہ تعبیر کریں ہم اوس صورت مرئی کی موافق ثبوت شرعی کے یا بیچ حق حال رائی کے

او المكان الذي رآه فيه او هما معا فان لم يردها الدليل العقلي

یا بیچ حق حال مکان کے کہ دیکھا رائی نے اوسکو بیچ اوس مکان کے یا بیچ ہر دونوں کے مثل پس اگر نہیں رد کرتی ہو صورت مرئی کو دلیل عقلی

ابقيناها على ما رأيناها كما نرى الحق في الآخرة سواء شعر

باقی رکھینگے ہم اوس رویت کو اوپر اوس چیز کے کہ دیکھا ہے اسکو جیسے کہ دیکھینگے ہم حق تعالیٰ کو بیچ آخرت کے رویت حق دنیا اور آخرت میں برابر ہے بلا تعبیر کے شعر

فللواحد الرحمن في كل موطن ... من الصور ما يخفى وما هو ظاهر

پس واسطے واحد رحمن کے بیچ ہر مقام کے ... بعض صورتین پوشیدہ ہین اور بعض ظاہر

فإن قلت هذا الحق قد تك صادقا ... وإن قلت أمرا آخر أنت عابر

پس اگر کہے تو کہ یہ شے حق ہے ہوگا تو سچا تو ... اور اگر کہے تو کہ یہ شے دوسری غیر حق ہے ہوگا تو حق سے تجاوز

وما حكمه في موطن دون موطن ... ولكنه بالحق للخلق تنافر

اور نہین ہے اثر اور حکم حق تعالی کا بیچ ایک مقام خاص کے سوا مقام دوسرے کے ... لیکن حکم اور اثر حق تعالی کا بسبب ظہور حق کے بیچ خلق کے مختلف ہے

إذا ما تجلى للعيون ترده ... عقول ببرهان عليه تثابر

جسوقت تجلی کرتا ہے حق تعالی واسطے آنکھون کے رد کرتے ہین اوسکو ... عقول مجوبہ ساتھ دلیل عقلی کے اوپر اوسکے ہمیشہ

ويقبل في مجلى العقول وفي الذي ... يسمى خيالا والصحيح النواظر

حالانکہ قبول کیا جاتا ہے حق تعالی بیچ مظہر عقول اور مجردات کے اور بیچ اوس شے کے ... نام رکھا جاتا ہے اوسکا خیال اور مثال اور صحیح وہ ہے کہ دیکھنے والے ہوتے ہین حق کو بیچ مظاہر

يقول أبو يزيد في هذا المقام لو أن العرش وما حواه مائة

کہتے ہین بایزید بسطامی بیچ اس مقام کے کہ اگر ہوتا عرش اور جو کچھ کہ محیط ہے عرش اوسکو

ألف ألف مرة في زاوية من زوايا قلب العارف ما أحس

دس کرور بار بیچ ایک کونے کے کونون دل عارف سے نہین حس کرتا دل عارف

بها وهذا وسع أبي يزيد في عالم الأجسام بل أقول لو أن

اوسکو اور یہ وسعت مذکور وسعت دل بایزید بسطامی کی ہے بیچ عالم اجسام کے بلکہ کہتا ہون مین کہ اگر ثابت ہوتی یہ بات کہ تحقیق

ما لا يتناهى وجوده يقدر انتهاء وجوده مع العين الموجدة

وہ چیز کہ نہین متناہی ہوتا ہے وجود اوسکا اوس حال مین کہ فرض کیا جاوے انتہای وجود اوسکا ساتھ ذات مقدس کے کہ موجد

له في زاوية من زوايا قلب العارف ما أحس بذلك في

اوسکا ہے بیچ ایک کونے کونون سے قلب عارف کے نہ حس کرتا قلب عارف کا اوسکو بیچ

علمه فإنه قد ثبت أن القلب وسع الحق ومع ذلك ما اتصف

علم اپنے کی اسلیے کہ تحقیق ثابت ہو گئی یہ بات کہ تحقیق قلب عارف کا سما لیتا ہے حق تعالی کو اور باوجود اسکے نہین متصف ہوا وہ قلب

بالري فلو امتلأ ارتوى وقد قال ذلك أبو يزيد وقد

ساتھ سیرابی کے پس اگر قلب عارف پر ہوتا تو سیراب ہوتا اور تحقیق کہا ہے اوسکو بایزید بسطامی نے اور تحقیق

نبهنا على هذا المقام بقولنا شعر

تنبیہ کی ہمنے اوپر اس مقام کے ساتھ قول اپنے کے شعر

يا خالق الأشياء في نفسه ... أنت لما تخلقه جامع

اے پیدا کرنے والے تمامی چیزون کے بیچ ذات اپنی کے ... توہی ہے اون چیزون کا کہ پیدا کرتا ہے تو اونکو جامع

تخلق ما لا ينتهي كونه	فيك فأنت الضيق الواسع
پیدا کرتا ہے تو اون چیزونکو کہ نہین متناہی ہوتا ہے وجود اوسکا	بیچ علم اور ذات اپنے کے پس تو تنگ اور کشایش والا ہے
لو أن ما قد خلق الله ما	لاح بقلبي فجره الساطع
اگر ثابت ہوتی یہ بات کہ تحقیق جو کچھ پیدا کیا اللہ تعالی نے اوسمین سے	ظاہر ہوتا بیچ دل میرے روشنی اوس چیز کی اور وہ روشنی نہایت روشن
من وسع الحق فما ضاق عن	خلق فكيف الأمر يا سامع
جسنے سما لیا حق تعالے کو پس نہین تنگ ہوتا ہے	خلق سے پس کیونکر ہے امر تجلی الہی کا اے سننے والے

بالوهم يخلق كل إنسان في قوة خياله ما لا وجود له إلا فيها

ساتھ وہم اور خیال کے پیدا کرتا ہے ہر انسان بیچ قوت خیالیہ اپنی کے اوس چیز کو کہ نہین ہے کوئی وجود واسطے اوسکے مگر بیچ اوسی قوت خیالیہ کے

وهذا هو الأمر العام والعارف يخلق بهمته ما يكون له وجود

اور یہ امر تصرف عام ہے اور عارف کامل پیدا کرتا ہے ساتھ ہمت اپنی کے ایسی ایک چیز کو کہ ہوتا ہے واسطے اوسکے وجود

من خارج محل الهمة ولكن لا تزال الهمة تحفظه ولا يؤودها

خارج محل ہمت سے ولیکن ہمیشہ ہمت عارف کی نگاہ رکھتی ہے اور نہین گران کرتا ہے ہمت کو

حفظه أي حفظ ما خلقته فمتى طرأ على العارف غفلة عن

نگاہ رکھنا اوس مخلوق کا یعنے نگاہ رکھنا اوس چیز کا کہ پیدا کیا ہے ہمت نے اوسکو پس جسوقت عارض ہووے اوپر عارف کے غفلت

حفظ ما خلق عدم ذلك المخلوق إلا أن يكون العارف قد

نگاہ رکھنے سے اوس چیز کے کہ پیدا کیا ہے اوسکو معدوم ہوتی ہے وہ مخلوق مگر یہ کہ ہووے عارف ایسا کہ

ضبط جميع الحضرات وهو لا يغفل مطلقا بل لا بد له من حضرة

نگاہ رکھا اوسنے تمامی حضرات خمسہ کو تنزلات حق تعالی سے اور یہ عارف نہین غفلت کرتا ہے کبھی بلکہ ضرور ہے واسطے اوسکے کوئی حضرت حضرات خمسہ سے

يشهدها فإذا خلق العارف بهمته ما خلق وله هذه الإحاطة

حاضر اور شاہد ہے وہ عارف اوسکا پس جسوقت پیدا کرے عارف کامل ساتھ ہمت اپنی کے جو کچھ پیدا کرے حالانکہ واسطے اوسکے یہ احاطہ ہے

ظهر ذلك الخلق بصورته في كل حضرة وصارت الصور يحفظ

ظاہر ہوگی وہ مخلوق ساتھ صورت اوس عارف کے بیچ ہر حضرت کے اور ہونگی وہ صورتین کہ نگہبانی کرینگی

بعضها بعضا فإذا غفل العارف عن حضرة ما أو حضرات وهو

بعض اونکے بعض کو پس جسوقت غافل ہوتا ہے عارف خالق صورتون کا کسی حضرت سے یا تمامی حضرتون سے حالانکہ وہ عارف

شاهد حضرة ما من الحضرات حافظ لما فيها من صور خلقه

حاضر اور شاہد ہے کسی حضرت کا حضرتون سے اور نگاہ رکھنے والا ہے خاص اوس چیز کا کہ بیچ اوس حضرت کے ہے صورتون مخلوق اپنی سے

انحفظت جميع الصور بحفظه تلك الصورة الواحدة في الحضرة التي

محفوظ رہینگی تمامی صورتین حضرات خمسہ کی بسبب نگاہ رکھنے عارف کے اوس صورت واحد کو بیچ اوس حضرت کے کہ

مَا غَفَلَ عَنْهَا لِأَنَّ الْغَفْلَةَ مَا تَعُمُّ قَطُّ لَا فِي الْعُمُومِ وَلَا فِي الْخُصُوصِ وَ

نہیں غافل ہے عارف اوس حضرت سے اسلیئے کہ تحقیق غفلت نہیں شامل ہوتی ہے تمامی حضرات کو کبھی نہ بیچ حق عموم خلائق کے اور نہ بیچ حق خصوص خلائق کے

قَدْ أَوْضَحْتُ هُنَا سِرًّا لَمْ يَزَلْ أَهْلُ اللهِ يَغَارُونَ عَلَى مِثْلِ هٰذَا أَنْ

تحقیق واضح کیا میں نے اسجگہ ایک بھید کہ ہمیشہ اہل اللہ غیرت کرتے ہیں اوپر اس بھید کے

يُظْهَرَ لِمَا فِيهِ مِنْ رَدِّ دَعْوَاهُمْ أَنَّهُمُ الْحَقُّ فَإِنَّ الْحَقَّ لَا يَغْفُلُ وَالْعَبْدُ

ظاہر کیے جانے میں بسبب اس چیز کے کہ اوس میں ہے رد دعوی ہونا انکے اسبات کے کہ تحقیق وہ سب حق ہیں اسلیئے کہ حق تعالی نہیں غافل ہوتا ہے اور بندہ

لَا بُدَّ لَهُ أَنْ يَغْفُلَ عَنْ شَيْءٍ دُونَ شَيْءٍ فَمِنْ حَيْثُ الْحِفْظِ لِمَا خَلَقَ

کو ضرور ہے واسطے اوسکے یہ کہ غافل ہووے وہ ایک چیز سے ماسوا ایک چیز کے پس باعتبار نگہبانی بندہ کی خاص اوس چیز کو کہ پیدا کیا ہے

لَهُ أَنْ يَقُولَ أَنَا الْحَقُّ وَلٰكِنْ مَا حِفْظُهُ لَهَا حِفْظُ الْحَقِّ وَقَدْ بَيَّنَّا

اُسنے جائز ہے واسطے اوسکے یہ کہ کہے کہ میں حق ہوں ولیکن نہیں ہے نگہبانی بندہ کی واسطے صورت مخلوق کے مانند نگہبانی حق تعالی کی اور تحقیق بیان کیا

الْفَرْقَ وَمِنْ حَيْثُ مَا غَفَلَ عَنْ صُورَةٍ مَا وَحَضْرَتِهَا فَقَدْ تَمَيَّزَ

فرق درمیان حق اور عبد کے اور باعتبار غفلت بندہ کے کسی صورت سے اور حضرت سے اوس صورت کی پس تحقیق متمیز ہوا

الْعَبْدُ مِنَ الْحَقِّ وَلَا بُدَّ أَنْ يَتَمَيَّزَ مَعَ بَقَاءِ الْحِفْظِ لِجَمِيعِ الصُّوَرِ

بندہ حق تعالی سے اور یہی ضرور ہے یہ کہ متمیز ہووے بندہ حق تعالی سے باوجود باقی رہنے نگہبانی بندہ کی واسطے تمامی صورتوں کے

لِحِفْظِ صُورَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْهَا فِي الْحَضْرَةِ الَّتِي مَا غَفَلَ عَنْهَا فَهٰذَا

بسبب نگہبانی ایک صورت کے اون صورتوں میں سے بیچ اُس حضرت کے کہ نہیں غافل ہے بندہ اوس حضرت سے پس یہ

حِفْظٌ بِالتَّضَمُّنِ وَحِفْظُ الْحَقِّ لِمَا خَلَقَ لَيْسَ كَذٰلِكَ بَلْ حِفْظُهُ لِكُلِّ

نگہبانی بندہ کی تمامی صورتونکی ساتھ تضمن اور التزام کے ہے اور نگہبانی حق تعالی کی کہ پیدا کیا اوسکو نہیں ہے ایسی بلکہ نگہبانی حق تعالی کی واسطے ہر

صُورَةٍ عَلَى التَّعْيِينِ وَهٰذِهِ مَسْأَلَةٌ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ مَا سَطَرَهَا

صورت کے اوپر سبیل تعیین اور استقلال کے ہے اور یہ ایک مسئلہ ہے کہ خبر دیا گیا میں کشف میں اسبات سے کہ نہیں لکھا اوسکو

أَحَدٌ فِي كِتَابٍ لَا أَنَا وَلَا غَيْرِي إِلَّا فِي هٰذَا الْكِتَابِ فَهِيَ

کسی نے بیچ کسی کتاب کے نہ میں نے اور نہ غیر میرے نے مگر بیچ اس کتاب کے پس یہ مسئلہ

يَتِيمَةُ الْوَقْتِ وَفَرِيدَتُهُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَغْفُلَ عَنْهَا فَإِنَّ تِلْكَ

بے نظیر اور یگانہ وقت کا ہے پس بچا تو اپنے تئیں اسے طالب اسبات سے کہ غفلت کرے تو اس مسئلہ سے اسلیئے کہ تحقیق وہ

الْحَضْرَةَ الَّتِي يَبْقَى لَكَ الْحُضُورُ فِيهَا مَعَ الصُّورَةِ مَثَلُهَا

حضرت کہ باقی رہتی ہے واسطے تیرے حضوری بیچ اوسی حضرت کے ساتھ صورت مخلوق کے مثال اوس حضرت کے

مَثَلُ الْكِتَابِ الَّذِي قَالَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ

جیسی مثال اوس کتاب کی ہے کہ کہا اللہ تعالی نے بیچ حق اوسکے کے نہیں کمی کی ہمنے بیچ کتاب کے

من شيء فهو الجامع للواقع وغير الواقع ولا يعرف ما قلناه

کوئی چیز پس وہ کتاب جامع ہے ہرشے کی جو واقع ہوا اور واقع ہوگا اور نہیں پہچانتا ہے جو کچھ کہ کہا ہمنے اوسکو

إلا من كان قرآناً في نفسه فإن المتقي الله يجعل له فرقاناً

مگر وہ شخص کہ ہے وہ جامع حضرت کا بیچ ذات اپنی کے کیونکہ تحقیق جو شخص متقی اللہ تعالیٰ کا ہے کر داتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ایک فرقان

وهو مثل ما ذكرناه في هذه المسألة فيما يتميز به العبد

اور یہ فرقان مانند اس فرقان کے ہے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکو بیچ اس مسئلہ کے کہ وہ ایسا فرقان ہے کہ تمیز ہوتا ہے بسبب اسکے بندہ

عن الرب وهذا الفرقان أرفع فرقان شعر

رب سے اور یہ فرقان بلند تر فرقان کا ہے شعر

فوقتاً يكون العبد رباً بلا شك
پس ایک وقت ہوتا ہے بندہ رب بے شک

ووقتاً يكون العبد عبداً بلا إفك
اور ایک وقت ہوتا ہے بندہ بندہ بے شک

فإن كان عبداً كان بالحق واسعاً
پس اگر ہووے کوئی بندہ حق کا ہوگا وہ نزدیک حق تعالیٰ کے وسیع

وإن كان رباً كان في عيشة ضنك
اور اگر ہووے کوئی بندہ رب کا ہوگا وہ بیچ عیش تنگ کے

فمن كونه عبداً يرى عين نفسه
پس بسبب ہونے بندہ کے مدعی عبدیت کا دیکھتا ہے عین نفس اپنے کو

وتتسع الآمال منه بلا شك
ایسی کہ کشادہ ہوتے ہیں امیدیں اوسکی حق تعالیٰ سے بیشک

ومن كونه رباً يرى الخلق كله
اور بسبب ہونے بندے کے مدعی ربوبیت کا دیکھتا ہے وہ تمامی مخلوق کو

يطالبه من حضرة الملك والملك
ایسا کہ مطالبہ کرتی ہیں مخلوق اوس سے

ويعجز عما طالبوه بذاته
اور عاجز ہوتا ہے جو مدعی ربوبیت ہے اوس چیز سے کہ مطالبہ کرتی ہے مخلوقات اوس سے بذاتہ

لذا ترى بعض العارفين به يبكي
اسیواسطے دیکھتا ہے تو بعض عارفوں کو کہ بسبب اوسکے روتے ہیں

فكن عبد رب لا تكن رب عبده
پس ہوجا تو بندہ رب کا مت ہو رب بندے اوسکے کا

فتذهب بالتعليق في النار والسبك
پس اوسوقت جاویگا تو ساتھ تعلیق سلاسل کے بیچ آگ اور گلنے کے

فص حكمة علية في كلمة إسماعيلية

یہ فص حکمت علیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ اسماعیلیہ کے

اعلم أن مسمى الله أحدي بالذات كل بالأسماء وكل موجود

جان تو اے طالب حق کہ تحقیق جو ذات کہ نام اسکا اللہ ہے یگانہ ہے بنظر ذات کے اور مجموع اور کثیر ہے بنظر اسماء کے اور ہر ایک جو موجود ہے

فما له من الله إلا ربه خاصة يستحيل أن يكون له الكل شعر

ایسا ہو کہ نہیں حاصل واسطے ہر ایک شی موجود کے ذات مقدس سے کوئی شی مگر ایک رب خاص اسکا کہ محال ہے یہ کہ ہووے واسطے ہر ایک جزو کے تمامی اسما شعر

ذٰلِكَ الاسْمُ جِسْمٌ وَهُوَ قَلْبُهُ	فَكُلُّ شَخْصٍ اسْمٌ وَهُوَ رَبُّهُ
اور وہ اسم جسم ہے اور وہ شخص دل اسکا ہے	پس ہر شخص موجودات میں سے عین اسم ہے اور وہ اسم رب اسکا ہے

وَاَمَّا الْاَحَدِيَّةُ الْاِلٰهِيَّةُ فَمَا لِوَاحِدٍ فِيْهَا قَدَمٌ لِاَنَّهُ لَا يُقَالُ

ولیکن احدیت ذاتیہ الٰہیہ ایسی ہے کہ نہیں ہے واسطے کسی ایک موجود کے بیچ اسکے راہ اور دخل اسلیے کہ نہیں کہا جاتا ہے کہ

لِوَاحِدٍ مِنْهَا شَيْءٌ وَلِلْاٰخَرِ مِنْهَا شَيْءٌ لِاَنَّهَا لَا تَقْبَلُ التَّبْعِيْضَ

واسطے کسی ایک موجود کے احدیت ذاتیہ الٰہیہ سے ایک شئے ہے اور واسطے دوسرے موجود کے ایک شئے اسلیے کہ احدیت الٰہیہ تبعیض کو قبول نہیں کرتی

فَاَحَدِيَّتُهُ مَجْمُوْعُ كُلِّهِ بِالْقُوَّةِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ كَانَ عِنْدَ رَبِّهِ

جیسے کہ پہچانا تو نے پیشتر سے احدیت ذات اللہ کی مجموع کل اسماء کا ہونا بالقوۃ ہے اور سعید وہ شخص ہے کہ ہووے وہ نزدیک رب اپنے کے

مَرْضِيًّا وَمَا ثَمَّ اِلَّا مَنْ هُوَ مَرْضِيٌّ عِنْدَ رَبِّهِ لِاَنَّهُ الَّذِيْ

پسندیدہ اور نہیں ہے ہستی میں کوئی موجود مگر وہ پسندیدہ اور محبوب ہے نزدیک رب اپنے کے کیونکہ وہ موجود ایسا ہی ہے

يُبْقِيْ عَلَيْهِ رُبُوْبِيَّتَهُ فَهُوَ عِنْدَهُ مَرْضِيٌّ فَهُوَ سَعِيْدٌ وَلِهٰذَا قَالَ

کہ باقی رکھتا ہے وہ اوپر رب کے ربوبیت رب کی پس وہ نزدیک رب کے پسندیدہ اور محبوب ہے پس وہ نیک بخت اور سعید ہے اسی واسطے کہا ہے

سَهْلٌ اِنَّ لِلرُّبُوْبِيَّةِ سِرًّا وَهُوَ اَنْتَ يُخَاطِبُ كُلَّ عَيْنٍ لَوْ ظَهَرَ

سہل تستری نے تحقیق واسطے ربوبیت کے ایک بھید ہے اور وہ بھید تو ہی ہے خطاب کرتا ہے سہل تستری ہر عین ثابتہ کو اگر زائل ہوتا وہ سر البتہ

لَبَطَلَتِ الرُّبُوْبِيَّةُ فَاَدْخَلَ عَلَيْهِ لَوْ وَهُوَ حَرْفُ امْتِنَاعٍ لِامْتِنَاعٍ

باطل ہوتی ربوبیت پس داخل کیا سہل تستری نے اوپر اس کے کلمہ لو کو اور وہ کلمہ لو حرف امتناع ایک شئے کا ہے بسبب امتناع شئے دوسری کے

فَهُوَ لَا يَظْهَرُ فَلَا تَبْطُلُ الرُّبُوْبِيَّةُ لِاَنَّهُ لَا وُجُوْدَ لِعَيْنٍ اِلَّا بِرَبِّهِ

پس وہ سر نہیں زائل ہوتا ہے پس نہیں باطل ہوتی ہے ربوبیت اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی وجود واسطے کسی عین خارجی کے مگر بسبب رب اسی عین کے

وَالْعَيْنُ مَوْجُوْدَةٌ دَائِمًا فَالرُّبُوْبِيَّةُ لَا تَبْطُلُ دَائِمًا وَكُلُّ

اور عین خارجی موجود ہے ہمیشہ پس ربوبیت نہیں باطل ہوگی ہمیشہ اور ہر ایک

مَرْضِيٍّ مَحْبُوْبٌ وَكُلُّ مَا يَفْعَلُ الْمَحْبُوْبُ مَحْبُوْبٌ فَكُلُّهُ مَرْضِيٌّ

پسندیدہ اور محبوب ہے اور جو کچھ کرتا ہے محبوب محبوب ہے پس ہر فعل محبوب کا پسندیدہ اور محبوب ہے

لِاَنَّهُ لَا فِعْلَ لِلْعَيْنِ بَلِ الْفِعْلُ لِرَبِّهَا فِيْهَا فَاطْمَاَنَّتِ الْعَيْنُ عَنْ

اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی فعل واسطے عین خارجی کے بلکہ فعل واسطے رب اسی عین کے ہے بیچ اسی عین کے پس مطمئن ہوئی عین خارجی اسبات سے

اَنْ يُّضَافَ اِلَيْهَا فِعْلٌ فَكَانَتْ رَاضِيَةً بِمَا يَظْهَرُ فِيْهَا وَعَنْهَا

کہ نسبت کیا جاوے طرف اسکے فعل پس ہوئی وہ عین راضی ساتھ اس فعل کے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ فعل بیچ اسی عین کے یا اوسی عین سے

مِنْ اَفْعَالِ رَبِّهَا مَرْضِيَّةً تِلْكَ الْاَفْعَالُ لِاَنَّ كُلَّ فَاعِلٍ وَصَانِعٍ رَاضٍ

افعال میں سے رب اوسی عین کے جس حال میں پسندیدہ ہیں وہ افعال اسلیے کہ تحقیق ہر فاعل اور صانع راضی ہے

عَنْ فِعْلِهِ وَصُنْعَتِهِ فَإِنَّهُ وَفَّى فِعْلَهُ وَصُنْعَتَهُ حَقَّ مَا هِيَ عَلَيْهِ أَعْطَى

فعل اور صنعت اپنی سے اسلیے کہ ادا کیا صانع نے فعل اور صنعت کو اپنی وہ حق کہ وہ جس پر ہے نفس الامر میں عطا کی الله تعالے نے

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى أَيْ بَيَّنَ أَنَّهُ أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ فَلَا يَقْبَلُ

ہر شے کو استعداد اوسکی پھر ہدایت کی یعنی بیان کیا حق تعالی نے اسبات کو کہ تحقیق اسنے عطا کی ہر چیز کو استعداد اوسکی پس نہیں قبول کرتی ہے

النَّقْصَ وَلَا الزِّيَادَةَ فَكَانَ إِسْمَاعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِعُثُورِهِ عَلَى

ہر چیز نقص اور نہ زیادتی کو پس تھے اسماعیل علیہ السلام بسبب مطلع ہونے اپنے کے اوس

مَا ذَكَرْنَاهُ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا وَكَذَا كُلُّ مَوْجُودٍ عِنْدَ رَبِّهِ

چیز پر کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا نزدیک رب اپنے کے پسندیدہ اور ایسے ہی ہر موجود نزدیک رب اپنے کے

مَرْضِيٌّ وَلَا يَلْزَمُ إِذَا كَانَ كُلُّ مَوْجُودٍ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا عَلَى مَا

پسندیدہ ہے اور نہیں لازم آتا ہے یہ کہ جس وقت ہووے ہر موجود نزدیک رب اپنے کے پسندیدہ اوپر اوس چیز کے

بَيَّنَّاهُ أَنْ يَكُونَ مَرْضِيًّا عِنْدَ رَبِّ عَبْدٍ آخَرَ لِأَنَّهُ مَا أَخَذَ

کہ بیان کیا ہمنے اوسکو یہ کہ ہووے وہ موجود پسندیدہ نزدیک رب بندے دوسرے کے اسلیے کہ نہیں لیا ہر موجود نے

الرُّبُوبِيَّةَ إِلَّا مِنْ كُلٍّ لَا مِنْ وَاحِدٍ فَمَا تَعَيَّنَ لَهُ مِنَ الْكُلِّ إِلَّا

ربوبیت کو مگر مجموع ارباب اور اسماء سے نہ ہر ایک رب خاص اور اسم خاص سے پس نہیں متعین ہوئی کوئی چیز واسطے ہر موجود کے مجموع ارباب اور اسماء سے مگر

مَا يُنَاسِبُهُ فَهُوَ رَبُّهُ وَلَا يَأْخُذُهُ أَحَدٌ مِنْ حَيْثُ أَحَدِيَّتِهِ

وہ اسم کہ مناسب ہے وہ اوس موجود کو پس وہ اسم خاص رب اوسکا ہے جو خاص کا ہے اور نہیں لیتا ہے رب کو کوئی موجود باعتبار احدیت ذات تجلی کے

وَلِهَذَا مَنَعَ أَهْلُ اللهِ التَّجَلِّيَ فِي الْأَحَدِيَّةِ فَإِنَّكَ إِنْ نَظَرْتَهُ بِهِ

اور واسطے اسیکے منع کیا اہل الله نے تجلی اور ظہور حق کو بیچ مقام احدیت ذات کے اسلیے کہ تحقیق تو اگر دیکھیگا حق تعالے کو بیچ مقام تجلی کے

فَهُوَ النَّاظِرُ نَفْسَهُ فَمَا زَالَ نَاظِرًا نَفْسَهُ بِنَفْسِهِ وَإِنْ نَظَرْتَهُ

پس حق تعالی دیکھنے والا ہے ذات اپنی کو پس ہمیشہ دیکھنے والا ہے حق تعالی ذات اپنی کو بیچ ذات اپنی کے اور اگر دیکھیو تو اوسکو ساتھ تجلی کو

بِكَ فَزَالَتِ الْأَحَدِيَّةُ بِكَ وَإِنْ نَظَرْتَهُ بِهِ وَبِكَ فَزَالَتِ الْأَحَدِيَّةُ

بیچ اپنے کے پس زائل ہوئی احدیت بسبب تیرے اور اگر دیکھے تو حق تعالی کو بیچ حق تعالی کے اور بیچ اپنے کے پھر بھی زائل ہوئی احدیت

أَيْضًا لِأَنَّ ضَمِيرَ التَّاءِ فِي نَظَرْتَهُ مَا هُوَ عَيْنُ الْمَنْظُورِ فَلَا بُدَّ

اسلیے کہ تحقیق ضمیر تا مخاطب کی بیچ صیغہ نظرتہ کے نہیں ہے وہ عین منظور پس ضرور ہے

مِنْ وُجُودِ نِسْبَةٍ مَا اقْتَضَتْ أَمْرَيْنِ نَاظِرًا وَمَنْظُورًا فَزَالَتِ

پائے جانے سے کسی نسبت کے کہ مقتضی ہے وہ نسبت دو امر کے کہ ناظر اور منظور ہے پس زائل ہوئی

الْأَحَدِيَّةُ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَرَ إِلَّا نَفْسَهُ بِنَفْسِهِ وَمَعْلُومٌ أَنَّهُ

احدیت اگرچہ نہیں دیکھا حق تعالی نے مگر ذات اپنی کو بیچ ذات اپنی کے اور معلوم ہے یہ بات کہ تحقیق حق تعالے نے

۷۳

فِي هٰذَا الْوَصْفِ نَاظِرٌ وَمَنْظُورٌ فَالْمَرْضِيُّ لَا يَصِحُّ أَنْ يَكُونَ مَرْضِيًّا

بیچ اس وصف کے ناظر اور منظور ہے پس ہر موجود کہ مرضی رب کا ہے نہیں صحیح ہے کہ ہووے وہ مرضی

مُطْلَقًا إِلَّا إِذَا كَانَ جَمِيعُ مَا يَظْهَرُ بِهِ مِنْ فِعْلِ الرَّاضِي فِيهِ فَفَضْلُ

مطلق مگر جسوقت کہ ہووین وہ تمامی فعل کہ ظاہر ہوتے ہین وہ ساتھ موجود کے فعل رب راضی سے بیچ مرضی کے پس فضیلت

إِسْمٰعِيلَ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الْأَعْيَانِ بِمَا نَعَتَهُ الْحَقُّ بِهِ مِنْ كَوْنِهِ عِنْدَ رَبِّهِ

دیے گئے اسمٰعیل علیہ السلام اوپر غیر اپنے کے موجودات سے بسبب اس چیز کے کہ تعریف کی اونکی حق تعالیٰ نے ساتھ اوس چیز کے کہ ہونا اونکا نزدیک رب اپنے کے

مَرْضِيًّا وَكَذٰلِكَ كُلُّ نَفْسٍ مُطْمَئِنَّةٍ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ

مرضی اور پسندیدہ اور ایسا ہی حال ہے ہر نفس مطمئنہ کا کہ کہا گیا واسطے اوسکے (رجوع کر تو طرف رب ہادی اپنے کے)

فَمَا أَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَّا إِلَى رَبِّهَا الَّذِي دَعَاهَا فَعَرَفَتْهُ مِنَ

پس نہین حکم کیا حق تعالیٰ نے نفس مطمئنہ کو رجوع کرنیکا طرف کسی کے مگر طرف رب اپنے کے کہ بلایا تہا اوسنے اوسکو پس پہچانا اس نفس نے رب اپنے کو تمامی اربابون میں سے

الْكُلِّ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً (فَادْخُلِي فِي عِبَادِي) مِنْ حَيْثُ مَا لَهُمْ هٰذَا

کہ راضی ہونیوالا اور پسندیدہ ہے وہ نفس (پس داخل ہو تو اے نفس مطمئنہ بیچ بندون میرے کے) بسبب اوس چیز کے کہ واسطے اونکے ہی

الْمَقَامُ فَالْعِبَادُ الْمَذْكُورُونَ هُنَا كُلُّ عَبْدٍ عَرَفَ رَبَّهُ تَعَالَى وَاقْتَصَرَ

مقام عبدیت ہے پس مراد بندون سے جو ذکر کیے گئے اسجگہ وہ بندے ہین کہ پہچانا انہون نے رب ہادی اپنے کو کہ تربیت کرنیوالا ہے اور بس کیا

عَلَيْهِ وَلَمْ يَنْظُرْ إِلَى رَبِّ غَيْرِهِ مَعَ أَحَدِيَّةِ الْعَيْنِ لَا بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ

اوپر اوسکے اور نہ نظر کی طرف رب غیر اپنے کے باوجود متحد ہونے ذات ہر رب کے اور ضرور ہے بس کرنا اپنے رب ہادی پر

(وَادْخُلِي جَنَّتِي) الَّتِي هِيَ سِتْرِي وَلَيْسَتْ جَنَّتِي سِوَاكَ فَأَنْتَ

(اور داخل ہو اے نفس مطمئنہ بیچ جنت میری) کہ وہ جنت ستر میرا ہے اور نہیں ہے چھپانیوالا میرا کوئی سوا تیرے پس تو

تَسْتُرُنِي بِذَاتِكَ فَلَا أُعْرَفُ إِلَّا بِكَ كَمَا أَنَّكَ لَا تَكُونُ إِلَّا بِي

چھپاتا ہے مجکو بیچ ذات اپنی کے پس نہین پہچانا جاتا ہون مین مگر بسبب تیرے جیسے کہ تحقیق تو نہین ہوتا ہے موجود مگر بسبب میرے

فَمَنْ عَرَفَكَ عَرَفَنِي وَأَنَا لَا أُعْرَفُ فَأَنْتَ لَا تُعْرَفُ

پس جسنے پہچانا تجکو پہچانا اوسنے مجکو اور مین نہین پہچانا جاتا ہون اور تو نہین پہچانا جاتا ہے

فَإِذَا دَخَلْتَ جَنَّتَهُ دَخَلْتَ نَفْسَكَ فَتَعْرِفُ

پس جسوقت داخل ہوا تو بیچ جنت حق کے داخل ہوا تو بیچ ذات اپنی کے پس پہچانیگا تو

نَفْسَكَ مَعْرِفَةً أُخْرَى غَيْرَ الْمَعْرِفَةِ الَّتِي

ذات اپنی کو پہچان دوسری علاوہ اوس پہچان کے کہ پہچانا تہا تونے

عَرَفْتَهَا حِينَ عَرَفْتَ رَبَّكَ بِمَعْرِفَتِكَ إِيَّاهَا

ذات اپنی کو جسوقت کہ پہچانا تہا تونے رب اپنے کو بسبب معرفت اپنی کے ذات اپنی

فتكون صاحب معرفتين معرفة به من حيث أنت ومعرفة

پس ہوگا تو صاحب دو معرفت کا ایک معرفت رب کی باعتبار نفس تیرے کے اور دوسری معرفت تیری

به بك من حيث هو لا من حيث أنت شعر

بسبب رب تیرے کے باعتبار رب کے نہ باعتبار تیرے — شعر

فأنت عبد وأنت رب — لمن له فيه أنت عبد

پس تو ہی بندہ ہے اور تو ہی رب ہے — اُس شخص کا کہ واسطے اوسی شخص کے تو ہیں اوسکے تو بندہ ہے

وأنت رب وأنت عبد — لمن له في الخطاب عهد

اور تو ہی رب ہے اور تو ہی بندہ ہے — اُس شخص کا کہ واسطے اوسکے بیچ خطاب الست اوسکے کے عہد و اقرار ہے

فكل عقد عليه شخص — يحله من سواه عقد

پس ہر عقیدہ اور عہد باندھا کہ اوپر اوسکے ایک ایک شخص ہے — توڑتا ہے اور مخالفت کرتا ہے اُس عقیدہ اور عہد کی دو شخص اسکے سوا ہے

فرضي الله عن عبيده فهم مرضيون ورضوا عنه فهو

پس راضی ہوا اللہ تعالیٰ بندوں اپنے سے پس بندے محبوب اور پسندیدہ رب کے ہیں اور راضی ہوئے بندے اسکے اللہ تعالیٰ سے پس اللہ تعالیٰ محبوب

مرضي فتقابلت الحضرتان تقابل الأمثال والأمثال أضداد

اور پسندیدہ بندوں کا ہے پس باہم مقابل ہوئے حضرت ربوبیت اور حضرت عبودیت مانند تقابل امثال کے اور امثال باہم ضد ہیں

لأن المثلين لا يجتمعان إذ لا يتميزان وما ثمة إلا متميز فما ثمة مثل

کہ تحقیق دو مثل نہیں جمع ہوتے ہیں اگر جمع ہونگے تو نہ متمیز ہونگے دو مثل باہمدیگر اور نہیں ہے بیچ امثال کے کچھ مگر متمیز اور متفرق پس نہیں

فما في الوجود مثل فما في الوجود ضد فإن الوجود حقيقة واحدة

بیچ حضرت ربوبیت اور مربوبیت کے کوئی مثل پس نہیں ہے بیچ وجود کوئی مثل پس نہیں ہے بیچ وجود کے کوئی ضد اسلیے کہ تحقیق وجود کی ایک حقیقت ہے

والشيء لا يضاد نفسه شعر

اور ایک چیز نہیں ضد ہوتی ہے ذات اپنی کی — شعر

فلم يبق إلا الحق لم يبق كائن — فما ثمة موصول وما ثمة بائن

پس نہیں باقی رہی کوئی چیز مگر حق سبحانہٗ اور نہ باقی رہا دوسرا کوئی موجود — پس نہیں ہے وہاں کوئی ملا ہوا اور نہیں ہے وہاں کوئی جدا ہونیوالا

بذا جاء برهان العيان فما أرى — بعيني إلا عينه إذ أعاين

موافق اوسی مذکور کے آئی ہے دلیل شاہد اور کشف کہ نہیں دیکھتا ہوں میں کسی شے کو — دونوں آنکھوں اپنی سے مگر ذات حق جس وقت کہ دیکھتا ہوں میں کسی شے کو

ذلك لمن خشي ربه أن يكون هو لعلمه بالتمييز دلنا

یہ مقام اُس شخص کے واسطے ہے کہ ڈرتا ہے رب اپنے سے کہ ہووے وہ شخص بسبب علم اپنے کے ساتھ تمیز کے جب راہ بتائی ہمکو

على ذلك جهل أعيان في الوجود بما أتى به عالم فقد وقع

اوپر تمیز نہ کرنے کے نادانی بعض اعیان موجودات خارجی نے ساتھ اوس چیز کے کہ لایا اسکو عالم اور عارف باللہ پس تحقیق واقع ہوئی

التَّمْيِيزُ بَيْنَ الْعَبِيدِ فَقَدْ وَقَعَ التَّمْيِيزُ بَيْنَ الْأَرْبَابِ وَلَوْ لَمْ يَقَعِ

تمیز درمیان بندوں کے پس تحقیق واقع ہوئی تمیز درمیان ارباب کے اور اگر نہ واقع ہوتی

التَّمْيِيزُ لَفُسِّرَ الْاِسْمُ الْوَاحِدُ الْإِلٰهِيُّ مِنْ جَمِيعِ وُجُوهِهِ بِمَا يُفَسَّرُ

تمیز البتہ تفسیر کیجاتی ایک اسم الٰہی کی تمامی وجوہ اپنے سے ساتھ اُس چیز کے کہ تفسیر کی جاتی ہے

بِهِ الْآخَرُ وَالْمُعِزُّ لَا يُفَسَّرُ بِمَا يُفَسَّرُ بِهِ الْمُذِلُّ إِلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ لٰكِنَّهُ هُوَ مِنْ حَيْثُ

ساتھ اوسکے دوسرے اسم کے حالانکہ اسم معز نہیں تفسیر کیا جاتا ہے ساتھ اسم مذل اور مانند اوسکے کے لیکن اسم معز عین اسم مذل ہے باعتبار ذات

وَجْهِ الْأَحَدِيَّةِ كَمَا تَقُولُ فِي كُلِّ اسْمٍ إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى الذَّاتِ

احدیت کے جیسے کہ کہتے تو بیچ حق ہر اسم کے تحقیق وہ دلالت کرتا ہے اوپر ذات حق تعالے کے

وَعَلٰى حَقِيقَتِهِ مِنْ حَيْثُ هُوَ فَالْمُسَمّٰى وَاحِدٌ فَالْمُعِزُّ هُوَ الْمُذِلُّ مِنْ

اور اوپر حقیقت مختصہ اوسی اسم کے اس اعتبار سے کہ وہ اسم مختص اور ممتاز ہے پس مسمی اور ذات ایک ہی ہے پس اسم معز عین اسم مذل ہے

حَيْثُ الْمُسَمّٰى وَالْمُعِزُّ لَيْسَ الْمُذِلَّ مِنْ حَيْثُ نَفْسِهِ وَحَقِيقَتِهِ فَإِنَّ

باعتبار ذات کے اور اسم معز نہیں ہے عین اسم مذل کا باعتبار ذات اور حقیقت اپنے اپنے کی اسلیے کہ تحقیق

الْمَفْهُومَ يَخْتَلِفُ فِي الْفَهْمِ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شِعْر

مفہوم اور معنی خاص مختلف ہوتا ہے بیچ فہم اور عقل کے بیچ ہر ایک اسم معز اور اسم مذل کے شعر

فَلَا تَنْظُرْ إِلَى الْحَقِّ	وَتُعَرِّيهِ عَنِ الْخَلْقِ	وَلَا تَنْظُرْ إِلَى الْخَلْقِ
پس مت نظر کر تو طرف حق تعالے کے	جس حال میں کہ ننگا جانتا ہے حق تعالے کو مخلوق سے	اور نہ نظر کر تو طرف مخلوق کے
وَتَكْسُوهُ سِوَى الْحَقِّ	وَنَزِّهْهُ وَشَبِّهْهُ	وَقُمْ فِي مَقْعَدِ الصِّدْقِ
جس حال میں کہ پہناتا ہے تو مخلوق کو لباس غیریت حق تعالے کا	اور تنزیہ کر تو حق تعالی کی اور تشبیہ کر تو اوسکی	اور قایم ہو تو بیچ مقام صدق کے
وَكُنْ فِي الْجَمْعِ إِنْ شِئْتَ	وَإِنْ شِئْتَ فَفِي الْفَرْقِ	تَحُزْ بِالْكُلِّ إِنْ كُلٌّ
اور ہو جا تو بیچ مقام جمع تنزیہ و تشبیہ کے اگر چاہے تو	اور اگر چاہے تو قایم ہو تو بیچ مقام فرق کے	پس جمع اور حاصل کریگا تو تمامی کمالات مقامات کو اور [illegible]
تَبَدّٰى قَصَبَ السَّبْقِ	فَلَا تَفْنٰى وَلَا تَبْقٰى	وَلَا تَفْنٰى وَلَا تَبْقٰى
کہ ظاہر کیا ہو نیزہ سبقت کا اسمیں	پس فانی ہوگا تو اور نہ باقی رہیگا تو	اور نہ فانی جانیگا تو اور نہ باقی جانیگا تو اپنے کو
وَلَا يُلْقٰى عَلَيْكَ الْوَحْيُ	فِي غَيْرِهِ وَلَا تُلْقِي	الثَّنَاءُ بِصِدْقِ الْوَعْدِ
اور نہیں القا کرتا ہے حق تعالے اوپر تیرے وحی	بیچ غیر حق تعالی کے اور نہیں القا کرتا ہے تو	تعریف ساتھ صدق وعدہ کے ہے

لَا بِصِدْقِ الْوَعِيدِ وَالْحَضْرَةُ الْإِلٰهِيَّةُ تَطْلُبُ الثَّنَاءَ الْمَحْمُودَ

نہ ساتھ صدق وعید کے اور حضرت الٰہی طلب کرتا ہے تعریف نیک کو

بِالذَّاتِ فَيُثْنٰى عَلَيْهَا بِصِدْقِ الْوَعْدِ لَا بِصِدْقِ الْوَعِيدِ بَلْ

بذاتہ پس تعریف کی جاتی ہے اوپر ذات الٰہی کے ساتھ صدق وعدہ کے نہ ساتھ صدق وعید کے بلکہ تعریف کیجاتی ہے

بالتجاوز فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله لم يقل ووعيده بل

ساتھ درگذر کرنیکے (پس مت گمان کرتو اللہ تعالی کو خلاف کرنیوالا وعدے کا ساتھ رسولوں اپنے کے) نہ کہا خلاف کرنیوالا ہے وعید اپنے کا بلکہ

قال (ونتجاوز عن سيئاتهم) مع أنه توعد على ذلك فأثنى على إسماعيل

کہا اللہ تعالی نے (اور درگذر کریگا اللہ تعالی گناہوں سے بندوں کی) باوجود اسکے کہ تحقیق حق تعالی نے وعید کی ہے اوپر گناہوں کے پس تعریف کی حق تعالی نے اسمعیل علیہ السلام

بأنه كان صادق الوعد وقد زال الإمكان في حق الحق

کی اسطرح کہ تحقیق تھے وہ سچے وعدے کے اور تحقیق زائل ہوا امکان وقوع وعید کا بیچ حق اللہ تعالی کے

لما فيه من طلب المرجح **شعر**

اسلیے کہ بیچ اس امکان وقوع وعید کے طلب مرجح دینیوالا چاہیے وہ زائل ہوا شعر

فلم يبق إلا صادق الوعد وحده — وما لوعيد الحق عين تعاين

پس نہ باقی رہا حق تعالی مگر سچے وعدے کا فقط — اور نہیں ہے واسطے وعید حق تعالی کے کوئی آنکھ کہ دیکھے اوسکو

وإن دخلوا دار الشقاء فإنهم — على لذة فيها نعيم مباين

اگرچہ داخل ہوویں عصاۃ وعید یعنی دوزخ کے اسلیے کہ تحقیق وہ — اوپر لذت کے ہیں اور بیچ ان دوزخ کے نعمتیں ہیں کہ جدا ہیں وہ

نعيم جنان الخلد فالأمر واحد — وبينهما عند التجلي تباين

نعمتوں بہشت خلد سے پس امر تجلی ایک ہی ہے — اور درمیان بہشت اور دوزخ کے وقت تجلی کے جدا گانہ ہوگا

يسمى عذابا من عذوبة طعمه — وذاك له كالقشر والقشر صائن

نام رکھا گیا عذاب کا عذاب بسبب شیرینی مزہ اوسکے کے — اور لفظ عذاب واسطے عذاب کے مانند چھلکے کے ہے اور چھلکا نگاہ رکھنیوالا ہے

فص حكمة روحية في كلمة يعقوبية

یہ فص حکمت روحیہ کا ہے بیچ بیان کلمہ یعقوبیہ کے

الدين دينان دين عند الله وعند من عرفه الحق تعالى

دین دو قسم کے ہیں ایک دین نزدیک اللہ تعالی کے ہے اور نزدیک اس شخص کے کہ معرفت دی اوسکو حق تعالی نے

ومن عرفه من عرفه الحق ودين عند الخلق وقد اعتبره

اور نزدیک اس شخص کے کہ معرفت دی اوسکو اس شخص نے جسکو معرفت دی حق تعالی نے اور دوسرا دین نزدیک خلق کے ہے اور تحقیق اعتبار کیا ہے اوسکو

الله فالدين الذي عند الله هو الذي اصطفاه الله وأعطاه

اللہ تعالی نے پس جو دین کہ نزدیک اللہ تعالی کے ہے وہ وہی ہے کہ قبول کیا ہے اوسکو اللہ تعالی نے اور عطا کیا اللہ تعالی نے اسکو

المرتبة العلية على دين الخلق فقال تعالى (ووصى بها إبراهيم

اوسکو مرتبہ بلند اوپر دین خلق کے پس فرمایا اللہ تعالی نے (اور وصیت کی ساتھ اوسی ملت کے ابراہیم نے

بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَ

بیٹوں اپنے کو اور یعقوب نے اے بیٹو میرے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا واسطے تمہارے دین پس مرو تم ہرگز مگر

اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) اَیْ مُنْقَادُوْنَ اِلَیْهِ وَجَاءَ الدِّیْنُ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ

جس حال میں کہ تم مطیع ہو) یعنی فرمانبردار اللہ تعالیٰ کے ہو اور آیا ہے لفظ دین ساتھ الف اور لام

لِلتَّعْرِیْفِ وَالْعَهْدِ فَهُوَ دِیْنٌ مَعْلُوْمٌ وَمَعْرُوْفٌ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی

تعریف اور عہد کے پس وہ دین معلوم اور مشہور ہے اور وہ ثابت ہے قول اللہ تعالیٰ سے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَهُوَ الْاِنْقِیَادُ فَالدِّیْنُ عِبَارَةٌ

تحقیق دین نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہے اور وہ اطاعت ہے پس دین عبارت ہے

عَنْ اِنْقِیَادِكَ وَالَّذِیْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ الشَّرْعُ الَّذِیْ اِنْقَدْتَ

اطاعت تیری سے اور جو دین کہ نزدیک ہے اللہ تعالیٰ کے ہے وہی شریعت ہے کہ اطاعت کی تو نے اور اسکی

اَنْتَ اِلَیْهِ فَالدِّیْنُ الْاِنْقِیَادُ وَالنَّامُوْسُ هُوَ الشَّرْعُ الَّذِیْ شَرَعَهٗ

پس دین انقیاد اور اطاعت ہے اور احکام ناموسی وہی راست اور شریعت ہے کہ وضع کیا ہے اسکو

اللّٰهُ تَعَالٰی فَمَنِ اتَّصَفَ بِالْاِنْقِیَادِ لِمَا شَرَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ فَذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ نے پس جو شخص متصف ہو ساتھ اطاعت کے واسطے اُس چیز کو وضع کیا اوس چیز کو اللہ تعالیٰ نے واسطے اس شخص کے پس وہ

الَّذِیْ قَامَ بِالدِّیْنِ وَاَقَامَهٗ اَیْ اَنْشَاَهٗ كَمَا یُقِیْمُ الصَّلٰوةَ

وہی شخص ہے کہ قایم اور متصف ہوا وہ ساتھ دین کے اور قایم کیا اُسنے دین کو یعنی پیدا کیا اوسنے دین کو جیسے کہ قایم کرتا ہو نماز کو

فَالْعَبْدُ هُوَ الْمُنْشِئُ لِلدِّیْنِ وَالْحَقُّ هُوَ الْوَاضِعُ لِلْاَحْكَامِ وَالْاِنْقِیَادُ

پس بندہ پیدا کرنے والا دین کا ہے اور حق تعالیٰ وضع کرنے والا ہے احکام دین کو اور اطاعت

عَیْنُ فِعْلِكَ فَالدِّیْنُ مِنْ فِعْلِكَ فَمَا سَعِدْتَ اِلَّا بِمَا كَانَ

عین فعل تیرا ہے پس دین فعل تیرے سے ہے پس نہیں نیک ہوا تو مگر بسبب اُس دین کے کہ ہے وہ دین

مِنْكَ فَكَمَا اَثْبَتَ السَّعَادَةَ لَكَ مَا كَانَ مِنْ فِعْلِكَ كَذٰلِكَ

تجھسے پس جیسے کہ ثابت کیا سعادت کو واسطے تیرے اُس دین نے کہ ہے وہ دین فعل سے تیرے ایسا ہی

مَا اَثْبَتَتِ الْاَسْمَاءُ الْاِلٰهِیَّةُ اِلَّا اَفْعَالُهٗ وَهِیَ اَنْتَ وَهِیَ الْمُحْدَثَاتُ

نہیں ثابت کیا اسماے الٰہی کو مگر افعال نے حق تعالیٰ کے اور وہ افعال الٰہی تو ہی ہے اور وہی افعال الٰہی حوادث ہیں

فَبِاٰثَارِهٖ سُمِّیَ اِلٰهًا وَبِاٰثَارِكَ سُمِّیْتَ سَعِیْدًا فَاَنْزَلَكَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ

پس بسبب آثار اور افعال حق تعالیٰ کے نام رکھا حق تعالیٰ کا الٰہ اور بسبب آثار اور افعال تیرے نام رکھا گیا تیرا سعید پس اُتارا تجھکو حق سبحانہ

وَتَعَالٰی مَنْزِلَتَهٗ اِذَا اَقَمْتَ الدِّیْنَ وَانْقَدْتَ اِلٰی مَا شَرَعَهُ اللّٰهُ

تعالیٰ نے بیچ مرتبہ اپنی کے جس وقت قایم کیا تو نے دین کو اور اطاعت کی تو نے اُس دین کی کہ وضع کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے تیرے

لك وسابسط في ذلك ان شاء الله تعالى ما تقع به الفائدة بعد ان

اور قریب ہے کہ کہول دونگا مین تفصیلوار بیچ بیان دین اور انبیا وسکے اگر چاہے اللہ تعالی اس چیز کو کہ واقع ہوویگا ساتھہ اوسکے فایدہ بعد

تبيّن الدين الذي عند الخلق الذي اعتبره الله فالدين كله

بیان کرنے ہمارے کے اس دین کو کہ ثابت ہے نزدیک خلق کے کہ اعتبار کیا ہے اوسکو اللہ تعالی نے پس دین تمام خاص

لله وكله منك لا منه الا بحكم الاصالة قال الله تعالى ورهبانية

واسطے اللہ تعالی کے ہیں اور تمام دین تجھسے ہیں نہ حق تعالی سے مگر بطریق اصالت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور گوشہ گیری

ابتدعوها وهي النواميس الحكمية التي لم يجئ الرسول المعلوم

اپنی طرف سے نکالی انہون نے اور وہ گوشہ گیری شرایع حکمیہ ہیں کہ نہ لائے رسول معلوم

بها في العامة من عند الله بالطريقة الخاصة المعلومة في العرف

اون شرایع کو بیچ حق عوام خلق اللہ کے اللہ تعالی کے پاس سے ساتھہ راہ خاص کے کہ معلوم ہے بیچ عرف کے

فلما وافقت الحكمة والمصلحة الظاهرة فيها الحكم الالهي في

پس جب موافق ہوئی حکمت اور مصلحت جو ظاہر ہے بیچ گوشہ گیری کے ساتھہ حکم اور دین الہی کے بیچ

المقصود بالوضع المشروع الالهي اعتبرها الله اعتبار ما شرعه

مقصود تکمیل نفوس کے ساتھہ وضع دین مشروع الہی کے اعتبار کیا اوس گوشہ گیری کو اللہ تعالی نے مثل اعتبار کرنا اوس چیز کو وضع اور مشروع کیا اوسکو

من عنده تعالى وما كتبها الله تعالى عليهم ولما فتح الله تعالى

اللہ تعالی نے اپنے پاس سے حالانکہ نہیں فرض کیا تھا اوس رہبانیت کو اللہ نے بندوں اوپر اونکے اور جب کہولا اللہ تعالی نے

بينه وبين قلوبهم باب العناية والرحمة من حيث لا يشعرون

درمیان اپنے اور درمیان دلون رہبانون کے دروازہ عنایت اور مہربانی کا اس طرح سے کہ نہیں جانتے تھے وہ

جعل في قلوبهم تعظيم ما شرعوه يطلبون بذلك رضوان الله

کردانی اللہ تعالی نے بیچ دلون اونکے تعظیم اوس چیز کی اختراع اور وضع کیا تھا انہون نے اوسکو جس حالمین طلب کرتے تھے وہ لوگ ساتھہ اس تعظیم کے رضامندی اللہ

تعالى على غير الطريقة النبوية المعروفة بالتعريف الالهي

تعالی کی اوپر غیر راہ نبوت کے جو مشہور اور معلوم ہے بسبب تعریف الہی کے

فقال فما رعوها هؤلاء الذين شرعوها وشرعت لهم حق

پس کہا اللہ تعالی نے پس رعایت کی رہبانیت کی انہون نے کہ اختراع اور وضع کیا تھا انہون نے اوسکو اور شروع کیا تھا اپنے واسطے اونکے حق

رعايتها الا ابتغاء رضوان الله ولذلك اعتقدوا فآتينا الذين

رعایت کرنے اوسکے کا مگر واسطے طلب رضا اللہ تعالی کے اور واسطے اسی رضامندی کے اعتقاد کیا انہون نے پس دی ہمنے اونلوگون کو

آمنوا بها منهم اجرهم وكثير منهم اي من هؤلاء الذين

جو ایمان لائے ساتھہ رہبانیت کے اونمین سے اجر اونکے اور بہتیری اونمین سے یعنی اونلوگون مین سے جو

شُرِعَ فيهم هذه العبادة فَهُمْ فاسقون أي خارجون عن الانقياد إليها

جو شروع کی گئی بیچ ان کے او سکے کہ یہ عبادت یعنی رہبانیت فاسق ہیں یعنی نکلنے والے ہیں اطاعت عبادت مذکورہ سے

والقيام بحقها ومن لم ينقد إليها لم ينقد إليه مشروعها بما يرضيه لكن الأمر

اور قیام سے حقوق اوسکے کے اور جسنے نہ اطاعت کی اس عبادت کی نہ اطاعت کی اسکی شارع اسکا ساتھ ایسے امر کے کہ راضی کرے اوسکو لیکن امر

يقتضي الانقياد وبيانه أن المكلف إما منقاد بالموافقة وإما مخالف

مقتضی ہے اطاعت کو اور بیان اقتضا کا یہ ہے کہ تحقیق بندہ مکلف یا فرمانبردار ہے ساتھ موافقت امر حق کے یا خلاف کرنے والا ہے

فالموافق المطيع لا كلام فيه لبيانه وأما المخالف فإنه يطلب بخلافه

پس موافقت کرنے والا فرمانبردار ہے کہ نہیں ہے کوئی گفتگو بیچ حق اوسکے کے بسبب ظاہر ہونے حال اوسکے کے لیکن مخالفت کرنے والا پس تحقیق وہ مخالف طلب کرتا ہے بسبب مخالفت اپنی کے

الحاكم عليه من الله أحد الأمرين إما التجاوز والعفو وإما الأخذ

ایسی ایک چیز کو کہ حکم کرنے والی ہو اوپر اوس مخالف کے جانب سے اللہ تعالیٰ کے ایک دو امر کا یا درگذر کرنا اور معاف کرنا یا مواخذہ کرنا

على ذلك ولا بد من أحدهما لأن الأمر حق في نفسه فعلى كل حال

اوپر اوس خلاف کے اور ضرور ہے ایک دو امر مذکورہ میں سے اسلیے کہ تحقیق امر مقتضی ایک دو امر کا ثابت ہے نفس الامر میں پس ہر حال

قد صح انقياد الحق إلى عبده لأفعاله وما هو عليه من الحال

صحیح ہوا انقیاد اور فرمانبرداری حق تعالیٰ کی طرف بندہ اپنے کے بنظر افعال بندہ کے اور جو کچھ کہ بندہ اوپر اوسکے ہے حالات میں سے

فالحال هو المؤثر فمن هنا كان الدين جزاء أي معاوضة بما يسر

پس حال بندہ کا اثر بخشنے والا ہے انقیاد حق میں پس اس جگہ سے ہوا دین یعنی جزا یعنی بدلہ کو مقابلہ میں اوس فعل کے کہ سرور بخشتا ہے وہ حق تعالیٰ کو

وبما لا يسر فبما يسره (رضي الله عنهم ورضوا عنه) هذا جزاء

اور مقابلہ میں اوس فعل کے کہ نہیں سرور بخشتا ہو حق تعالیٰ کو پس بسبب اوس فعل کے کہ سرور بخشتا ہو راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان بندوں سے اور راضی ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ بدلہ ہے

بما يسر (ومن يظلم منكم نذقه عذابا كبيرا) هذا جزاء بما لا يسر

مقابلہ میں اوس فعل کے کہ سرور بخشتا ہو اور جو شخص ظلم کریگا تم میں سے چکھا دینگے ہم اوسکو عذاب بڑا یہ بدلہ ہے مقابلہ میں اوس فعل کے کہ نہیں سرور بخشتا ہے

(ونتجاوز عن سيئاتهم) هذا جزاء فصح أن الدين هو الجزاء

اور درگذر کرتا ہے اللہ تعالیٰ گناہوں اونکے سے یہ ایک بدلہ ہے پس صحیح اور ثابت ہوا یہ کہ تحقیق دین بدلہ ہے

وكما أن الدين هو الإسلام والإسلام هو عين الانقياد

اور جیسے کہ تحقیق دین اسلام ہے اور اسلام عین اطاعت ہے

فقد انقاد إلى ما يسر وإلى ما لا يسر وهو الجزاء هذا لسان

پس تحقیق اطاعت کی بندے نے اس فعل کی کہ سرور بخشتا ہو اور فعل کی کہ نہیں سرور بخشتا ہو اور یہی بدلہ ہے یہ مذکور لسان

الظاهر في هذا الباب وأما سره وباطنه فإنه تجل في مرآة

ظاہری ہے بیچ اس باب دین کے و لیکن سر اور باطن اوس لسان کا پس تحقیق جزا تجلی حق تعالیٰ کی ہے بیچ آئینہ

وُجُودِ الْحَقِّ فَلَا يَعُودُ عَلَى الْمُمْكِنَاتِ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا مَا تُعْطِيهِ

وجود حق تعالیٰ کے پس نہیں رجوع کرتی ہے طرف ممکنات کے حق تعالیٰ سے کوئی شے مگر وہ چیز کہ عطا کرتی ہیں اوس چیز کو

ذَوَاتُهُمْ فِي أَحْوَالِهَا فَإِنَّ لَهُمْ فِي كُلِّ حَالٍ صُورَةً فَتَخْتَلِفُ صُوَرُهُمْ

واسطے حق تعالیٰ کے اعیان اونکی بیچ احوال اونکے کے پس تحقیق واسطے ان ممکنات کے بیچ ہر حال کے ایک ایک صورت خاص ہے پس مختلف ہوتی ہیں صورتیں اونکی

لِاخْتِلَافِ أَحْوَالِهِمْ فَيَخْتَلِفُ التَّجَلِّي لِاخْتِلَافِ الْحَالِ فَيَقَعُ الْأَثَرُ

بسبب مختلف ہونے احوال اونکے کے پس مختلف ہوتی ہیں صورتیں تجلی کی بسبب مختلف ہونے حال ممکنات کے پس واقع ہوتا ہے اثر

فِي الْعَبْدِ بِحَسَبِ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَمَا أَعْطَاهُ الْخَيْرَ سِوَاهُ وَمَا

اور تجلی جزا کی بیچ بندہ کے موافق اوس حال کے کہ ہوتا ہے بندہ اوپر اوسکے پس نہ عطا کی بندہ کو خیر غیر اوس بندہ نے اور نہ

أَعْطَاهُ ضِدَّ ذٰلِكَ الْخَيْرِ غَيْرُهُ بَلْ هُوَ مُنْعِمُ ذَاتِهِ وَمُعَذِّبُهَا

عطا کی ضد اوس خیر کی غیر اوس بندہ نے بلکہ بندہ خود منعم ذات اپنی کا ہے اور معذب ذات اپنی کا

فَلَا يَذُمَّنَّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَحْمَدَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ

پس ہرگز نہ مذمت کریگا بندہ مگر ذات اپنی کے اور ہرگز نہ تعریف کریگا بندہ مگر ذات اپنے کی پس واسطے اللہ کے دلیل اور برہان تمام ہے

فِي عِلْمِهِ بِهِمْ إِذِ الْعِلْمُ يَتْبَعُ الْمَعْلُومَ ثُمَّ السِّرُّ الَّذِي فَوْقَ هٰذَا

بیچ علم حق تعالیٰ کے ساتھ احوال بندوں کے کیونکہ علم تابع ہے معلوم کا پھر بھید کہ فوق اس بھید مذکور کے ہے

فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْمُمْكِنَاتِ عَلَى أَصْلِهَا مِنَ الْعَدَمِ وَ

بیچ مثل اس مسئلہ کے یہ ہے کہ تحقیق ممکنات اوپر اصل اپنی کے ہے کہ معدوم ہے اور

لَيْسَ وُجُودٌ إِلَّا وُجُودُ الْحَقِّ بِصُوَرِ أَحْوَالِ مَا هِيَ عَلَيْهِ الْمُمْكِنَاتُ

نہیں ہے وجود کسیکا سوائے وجود حق تعالیٰ کے ساتھ صورتوں احوال اوس چیز کے کہ اوپر اوسکے ممکنات ہیں

فِي أَنْفُسِهَا وَأَعْيَانِهَا فَقَدْ عَلِمْتَ مَنْ يَلْتَذُّ وَمَنْ يَتَأَلَّمُ وَمَا يَعْقُبُ

بیچ ذاتوں اپنی کے اور بیچ اعیان ثابتہ اپنی کے پس تحقیق جانا تو نے اے طالب اوس شخص کو کہ لذت لیتا ہے اور اوس شخص کو کہ درد پاتا ہے اور جس چیز کو کہ تعاقب کرتی ہے

كُلَّ حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ وَبِهِ سُمِّيَ عُقُوبَةً وَعِقَابًا وَهُوَ سَائِغٌ فِي

ہر حال کے احوال میں سے اور بسبب اسی تعاقب کے نام رکھا گیا جزا کا عقوبت اور عقاب اور استعمال عقاب کا جائز ہے بیچ

الْخَيْرِ وَالشَّرِّ غَيْرَ أَنَّ الْعُرْفَ سَمَّاهُ فِي الْخَيْرِ ثَوَابًا وَفِي الشَّرِّ عِقَابًا

خیر اور شر کے لیکن عرف شرع نے نام رکھا اوسکا بیچ خیر کے ثواب اور بیچ شر کے عقاب

وَلِهٰذَا سُمِّيَ أَوْ شُرِحَ الدِّينُ بِالْعَادَةِ لِأَنَّهُ عَادَ عَلَيْهِ مَا يَقْتَضِيهِ

اور واسطے اوسی عود اور رجوع مذکور کے نام رکھا گیا یا تفسیر کی گئی ہے دین کی ساتھ عادت کے اسلیے کہ رجوع کی ہے طرف صاحب دین کے وہ چیز کہ

وَيَطْلُبُهُ حَالُهُ فَالدِّينُ الْعَادَةُ قَالَ الشَّاعِرُ كَدِينِكَ مِنْ أُمِّ الْحُوَيْرِثِ قَبْلَهَا

طلب کرتا ہے اوس چیز کو حال اوسکا دین کا معنی بیچ لغت کے عادت ہے کہا شاعر نے — مصرع — جیسے کہ عادت تیری ام الحویرث سے اوس سے پہلے تھی

أي عادتك ومعقول العادة أن يعود الأمر بعينه إلى حاله

یعنی عادت تیری اور عقل کے نزدیک معنی عادت کے یہ ہیں کہ رجوع کرے امر عائد بعینہ طرف حال اول اپنے کے

وهذا ليس ثمة فإن العادة تكرار لكن العادة حقيقة واحدة

اور یہ معنی معقول نہیں ہیں دین اور جزا میں اسلیے کہ تحقیق عادت اور عود میں تکرار ہے لیکن امر عائد کی ایک ہی حقیقت

معقولة والتشابه في الصور موجود فنحن نعلم أن زيدا عين

معقول ہے اور باوجود اس کے مشابہت بیچ صورتوں خارجیہ اوسکی کے موجود ہے پس ہم جانتے ہیں اسبات کو کہ تحقیق زید عین

عمرو في الإنسانية وما عادت الإنسانية إذ لو عادت

عمرو کا ہے بیچ حقیقت انسانیت کے اور نہ عود کی حقیقت انسانی نے اسلیے کہ اگر عود کرتی حقیقت انسانی

لتكثرت وهي حقيقة واحدة والواحد لا يتكثر

البتہ کثیر ہوتی وہ حقیقت حالانکہ وہ حقیقت انسانی ایک ہی حقیقت ہے اور ایک امر نہیں کثیر ہوتا ہے

في نفسه ونعلم أن زيدا غير عمرو في شخصيته فشخص زيد

بیچ ذات اپنی کے اور جانتے ہیں ہم اسبات کو کہ تحقیق زید غیر عمرو کا ہے بیچ شخصیت اپنی کے پس شخص زید نہیں ہے

ليس شخص عمرو مع تحقق وجود الشخصية بما هي شخصية في

عین شخص عمرو کا ساتھ تحقیق اور ثبوت وجود شخصیت کے اس طرح سے کہ وہ شخصیت شخصیت ہے بیچ

الاثنين فنقول في الحس عادت لهذا الشبه ونقول في الحكم

دونوں زید اور عمرو کے پس کہینگے ہم بیچ حس اور ظاہر کے عود کی حقیقت انسانی نے سبب اس مشابہت کے اور کہینگے ہم بیچ حکم

الصحيح لم تعد فما ثمة عادة بوجه وثمة عادة بوجه كما أن ثمة

صحیح کے نہ عود کی حقیقت انسانی پس نہیں ہے وہاں عادت اور عود ایک جہت سے اور وہاں عادت اور عود ہے دوسری وجہ سے جیسے کہ تحقیق وہاں

جزاء بوجه وما ثمة جزاء بوجه فإن الجزاء أيضا حال في الممكن من أحوال

جزا ہے ایک وجہ سے اور نہیں ہے وہاں جزا دوسری وجہ سے پس تحقیق جزا اور تجلی بھی ایک حال ہے بیچ ممکن کے

الممكن وهذه مسئلة أغفلها علماء هذا الشأن أي أغفلوا إيضاحها

احوال میں سے ممکن کے اور یہ ایک مسئلہ ہے کہ ترک کیا ہے اسکو علماء اسرار نے اس کام کو یعنی غفلت کی اسکو بیچ اظہار میں اوسکے

على ما ينبغي لا أنهم جهلوها لأنها من سر القدر المتحكم في الخلائق

جیسے کہ سزاوار ہے اظہار کرنا نہ کہ تحقیق وہ نہیں جانتے ہیں اس مسئلہ کو اسلیے کہ تحقیق وہ مسئلہ سر قدر سے ہے کہ حاکم ہے وہ اوپر خلائق کے

واعلم أنه كما يقال في الطبيب إنه خادم الطبيعة كذلك يقال

اور جان تو اے طالب تحقیق شان یہ ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے بیچ طبیب کے کہ طبیب خادم طبیعت کا ہے ایسا ہی کہا جاتا ہے

في الرسل والورثة إنهم خادم الأمر الإلهي في العموم وهم

بیچ حق رسولوں کے اور وارثوں اونکے کے کہ تحقیق وہ خادم امر الٰہی کے ہیں بیچ احوال خلائق کے اور وہ لوگ

فِي نَفْسِ الْأَمْرِ خَادِمٌ لِأَحْوَالِ الْمُمْكِنَاتِ وَخِدْمَتُهُمْ مِنْ جُمْلَةِ أَحْوَالِهِمُ

حقیقت میں خادم احوال ممکنات کے ہیں اور خدمت پیغمبروں اور وارثوں انکی کی تمامی احوال ممکنات سے ہے

الَّتِي هُمْ عَلَيْهَا فِي حَالِ ثُبُوتِ أَعْيَانِهِمْ فَانْظُرْ مَا أَعْجَبَ هٰذَا الْأَمْرَ إِلَّا

کہ جس پر وہ ممکنات اوپر اوس احوال کے بیچ حال ثبوت اعیان ثابتہ اپنے کے ہیں پس نظر کر اے طالب کیا عجب ہے یہ امر مذکور مگر

أَنَّ الْخَادِمَ الْمَطْلُوبَ هُنَا إِنَّمَا هُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ مَرْسُومِ مَخْدُومِهِ

یہ کہ تحقیق خادم مطلوب اس جگہ سوائی اسکے نہیں ہے کہ وہ قایم ہونے والا ہے وقت امر اور حکم مخدوم اپنے کے

إِمَّا بِالْحَالِ أَوْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّ الطَّبِيبَ إِنَّمَا يَصِحُّ أَنْ يُقَالَ فِيهِ إِنَّهُ خَادِمُ

یا ساتھ حال کے یا ساتھ قول کے پس تحقیق طبیب سوا اسکے نہیں ہے کہ صحیح ہوتا ہے یہ کہا جاوے بیچ حق اوسکے کہ تحقیق وہ خادم

الطَّبِيعَةِ لَوْ مَشَى بِحُكْمِ الْمُسَاعَدَةِ لَهَا فَإِنَّ الطَّبِيعَةَ قَدْ أَعْطَتْ

طبیعت کا ہے اگر چلے وہ طبیب ساتھ حکم امداد اور تقویت طبیعت کے اسلیے کہ تحقیق طبیعت نے عطا کیا

فِي جِسْمِ الْمَرِيضِ مِزَاجًا خَاصًّا بِهِ يُسَمَّى مَرِيضًا فَلَوْ سَاعَدَهَا الطَّبِيبُ

بیچ جسم مریض کے ایک مزاج خاص کو بسبب اوس مزاج کے نام رکھا جاتا ہے مریض کا مریض پس اگر مدد کرتا طبیعت کو طبیب

خِدْمَةً لَزَادَ فِي كَمِّيَّةِ الْمَرَضِ بِهَا أَيْضًا وَإِنَّمَا يَرْدَعُهَا طَلَبًا

خدمت کی رو سے البتہ زیادہ کرتا طبیب بیچ کمیت بیماری کے بھی بسبب طبیعت کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ منع کرتا ہے طبیب طبیعت کو

لِلصِّحَّةِ وَالصِّحَّةُ مِنَ الطَّبِيعَةِ أَيْضًا بِإِنْشَاءِ مِزَاجٍ آخَرَ يُخَالِفُ هٰذَا

واسطے طلب صحت کے اور صحت حاصل ہوتی ہے طبیعت سے بھی بسبب پیدا کرنے مزاج دوسرے کے کہ مخالف ہے وہ اس

الْمِزَاجَ فَإِذَنْ لَيْسَ الطَّبِيبُ بِخَادِمٍ لِلطَّبِيعَةِ وَإِنَّمَا هُوَ خَادِمٌ لَهَا

مزاج کا پس اسوقت نہیں ہے طبیب خادم واسطے طبیعت کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ طبیب خادم ہے واسطے طبیعت کے

مِنْ حَيْثُ أَنَّهُ لَا يُصْلِحُ جِسْمَ الْمَرِيضِ وَلَا يُغَيِّرُ ذٰلِكَ الْمِزَاجَ

اس حیثیت سے کہ تحقیق وہ طبیب نہیں اصلاح کرتا ہے جسم بیمار کو اور نہیں متغیر کر دیتا ہے اوس مزاج کو

إِلَّا بِالطَّبِيعَةِ أَيْضًا فَفِي حَقِّهَا يَسْعَى مِنْ وَجْهٍ خَاصٍّ غَيْرِ عَامٍّ

مگر بسبب طبیعت کے پس بیچ حق طبیعت کے سعی کرتا ہے طبیب ایک وجہ خاص سے نہ وجہ عام سے

لِأَنَّ الْعُمُومَ لَا يَصِحُّ فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَالطَّبِيبُ خَادِمٌ

کیونکہ تحقیق عموم نہیں صحیح ہوتا ہے بیچ مثل اس مسئلہ کے پس طبیب خادم ہے ایک وجہ سے

لَا خَادِمٌ أَعْنِي لِلطَّبِيعَةِ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ وَالْوَرَثَةُ فِي خِدْمَةِ

اور نہیں خادم ہے ایک وجہ سے یعنی واسطے طبیعت کے ایسے ہی انبیا اور وارث اونکے بیچ خدمت

الْحَقِّ وَالْأَمْرُ الْحَقُّ عَلَى وَجْهَيْنِ فِي الْحُكْمِ فِي أَحْوَالِ الْمُكَلَّفِينَ فَيَجْرِي

حق تعالی کے ہیں اور امر حق تعالی کا اوپر دو قسم کے ہے حق بیچ حکم کرنے کے بیچ شان احوال مکلفین کے پس جاری اور صادر ہوتا ہے

۸۲

الأمر من العبد بحسب ما تقتضيه إرادة الحق ويتعلق إرادة الحق به

فعل عبد مکلف سے موافق اقتضا ارادہ حق تعالے کے اور متعلق ہوتا ہے ارادہ حق تعالی کا ساتھ اوس فعل کے

بحسب ما يقتضي به علم الحق ويتعلق علم الحق به على حسب ما أعطاه

موافق اقتضا علم حق تعالے کے اور متعلق ہوتا ہے علم حق تعالی کا ساتھ اس فعل کے موافق عطا کرنے عین ثابتہ کے

المعلوم من ذاته فما ظهر إلا بصورته فالرسول والوارث خادم

اوس فعل کو ذات اپنی سے پس نہین ظاہر ہوا عین ثابتہ مگر ساتھ صورت اپنی کے پس پیغمبر اور وارث اونکا خادم

الأمر الإلهي بالإرادة لا خادم الإرادة فهو يرد عليه به طلبا

امر الٰہی کا ہے ساتھ ارادہ حق تعالی کے نہ وہ خادم فقط ارادہ حق تعالی کا پس پیغمبر و وارث وارد ہوتے ہین اوپر بندہ کے ساتھ امر الٰہی کے

لسعادة المكلف فلو خدم الإرادة الإلهية ما نصح وما نصح إلا

واسطے طلب سعادت مکلف کے پس اگر خدمت کرتے پیغمبر اور وارث اونکے فقط ارادہ الٰہی کی نہ نصیحت کرتے اور نہ نصیحت کرتے مگر

بها أعني بالإرادة فالرسول والوارث طبيب أخروي للنفوس

ساتھ اوسکے مراد لیتا ہوں مین ساتھ ارادہ الٰہی کے پس پیغمبر اور وارث اونکے طبیب آخروی ہین واسطے ذاتون مکلفات کے

منقاد لأمر الله حين أمره فينظر في أمره تعالى وينظر في إرادته

اور مطیع اور منقاد ہین واسطے امر اللہ تعالے کے جس وقت امر کیا ہو اللہ تعالے انکو پس دیکھتے ہین پیغمبر اور وارث اونکے بیچ امر حق تعالی کے اور دیکھتے ہین بیچ ارادہ حق تعالی کے

فيراه قد أمره بما يخالف إرادته ولا يكون إلا ما يريده ولهذا

پس دیکھتے ہین حق تعالی کو کہ امر کیا حق تعالی نے مکلف کو ساتھ اوس چیز کے مخالف ہے ارادہ حق تعالی کے اور نہین ہوتی کوئی شے مگر جو ارادہ کرتا ہے حق تعالی اور واسطے

كان الأمر فأراد الأمر فوقع وما أراد وقوع ما أمر به بالمأمور

ایسے ہوا امر تکلیفی پس ارادہ کیا حق تعالی نے وقوع امر کا پس واقع ہوا امر تکلیفی اور نہین ارادہ کیا حق تعالی نے وقوع اوس چیز کا کہ امر کیا حق تعالی نے ساتھ اوسکے بندہ مامور کو

فلم يقع من المأمور فسمي مخالفة ومعصية فالرسول مبلغ ولهذا

پس واقع ہوا امر تکلیفی بندہ مامور سے پس نام رکھا گیا اوس عدم وقوع کا مخالفت اور معصیت پس پیغمبر پہنچانے والے ہین امر حق کو فقط اور واسطے اسکے

قال شيبتني سورة هود وأخواتها لما تحوي عليه من قوله

کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑھا کردیا مجکو سورہ ہود اور امثال اوسکی نے بسبب اوس چیز کے کہ شامل ہے سورہ ہود اور مانند اوسکے اوپر قول حق تعالے کے

فاستقم كما أمرت فشيبته كما أمرت فإنه لا يدري هل

پس استقامت کر جیسے کہ امر کیا گیا تو پس بوڑھا کردیا آنحضرت کو قول کما امرت نے پس تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہین جانتے ہین آیا امر کیے

أمر بما يوافق الإرادة فيقع أو بما يخالف الإرادة فلا يقع

گئے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ موافق ہے ارادہ حق تعالی کے پس واقع ہوگا امر تکلیفی یا امر کیے گئے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ مخالف ہے ارادہ حق تعالی کے پس نہ واقع ہوگا امر تکلیفی

ولا يعرف أحد حكم الإرادة إلا بعد وقوع المراد إلا من

اور نہین پہچانتا ہے کوئی شخص حکم ارادہ حق تعالی کا مگر بعد واقع ہونے مراد حق تعالی کے مگر وہ شخص کہ

كَشَفَ اللّٰهُ الْغِطَاءَ عَنْ بَصِيرَتِهِ فَأَدْرَكَ أَعْيَانَ الْمُمْكِنَاتِ فِي حَالِ ثُبُوتِهَا

کھول دی اللہ تعالیٰ نے آنکھ بینائی اوسکی کو پس دریافت کیا ہے وہ اعیان ثابتہ ممکنات کو بیچ حال ثبوت ذات ممکنات کے

عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ فَيَحْكُمُ عِنْدَ ذٰلِكَ بِمَا يَرَاهُ وَهٰذَا أَقَلُّ يَكُونُ لِآحَادِ النَّاسِ

اور جو وہ ہیں کہ اعیان ممکنات کے اور اسکے جب حکم کرتا ہے وہ شخص جو دیکھتا ہے اسکا اور یہ کشف کبھی ہوتا ہے واسطے بعض لوگوں کے

فِي أَوْقَاتٍ لَا يَكُونُ مُسْتَصْحَبًا «قُلْ مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ» فَصَرَّحَ

بیچ کسی وقت کے ... نہیں ہوتا ... کہہ نہیں جانتا ہوں کیا کیا جاوے گا ساتھ میرے اور نہ ساتھ تمہارے پس تصریح کی

بِالْحِجَابِ وَلَيْسَ الْمَقْصُودُ إِلَّا أَنْ يَطَّلِعَ فِي أَمْرٍ خَاصٍّ لَا غَيْرُ

ساتھ حجاب کے اور نہیں ہے مقصود اس کشف سے مگر یہ کہ مطلع ہووے شخص بیچ امر خاص کے نہ بیچ غیر اوسکے کے بطریق عام

فَصُّ حِكْمَةٍ نُورِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ يُوسُفِيَّةٍ

یہ فص حکمت نوریہ کی ہے بیچ بیان کلمہ یوسفیہ کے

هٰذِهِ الْحِكْمَةُ النُّورِيَّةُ انْبِسَاطُ نُورِهَا عَلَى حَضْرَةِ الْخَيَالِ وَهُوَ

یہ حکمت نوری عبارت ہے کھل جانے سے نور اوسکے کے اوپر حضرت خیال مقید کے اور یہ

أَوَّلُ مَبَادِي الْوَحْيِ الْإِلٰهِيِّ فِي أَهْلِ الْعِنَايَةِ تَقُولُ عَائِشَةُ رَضِيَ

انبساط شروع ظہورات وحی الٰہی کا ہے بیچ حق صاحب عنایت حق تعالیٰ کے کہا انہوں نے کہتی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی

اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ عنہا کہ اول اوس چیز کا کہ ظاہر کیے گئے ساتھ اوسکے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ

وسلم وحی میں سے خواب سچا تھا پس نہیں دیکھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی خواب مگر ظاہر ہوتا تھا مانند

مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ تَقُولُ لَا خَفَاءَ بِهَا وَإِلَى هُنَا بَلَغَ عِلْمُهَا لَا غَيْرُ وَكَانَتْ

روشنی صبح صادق کے کہتی ہیں حضرت عائشہ نہیں پوشیدگی درمیان خواب بیچ اس خواب کے اور یہاں تک پہنچا علم حضرت عائشہ کا نہ سوا اسکے اور تھی

الْمُدَّةُ لَهُ فِي ذٰلِكَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَلَكُ وَمَا عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ

مدت واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اسکے چھ مہینے تک پھر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ اور نہ جانا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ آنحضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ النَّاسَ نِيَامٌ فَإِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق آدمی خواب میں ہیں پس جس وقت مرتے ہیں ہوشیار اور بیدار ہوتے ہیں

فَكُلُّ مَا يُرَى فِي حَالِ الْيَقَظَةِ فَهُوَ مِنْ ذٰلِكَ الْقَبِيلِ وَإِنِ اخْتَلَفَتِ

پس جو کچھ کہ دیکھتے ہیں آنحضرت بیچ حالت بیداری کے پس وہ اسی قسم خواب سے ہے اگرچہ مختلف ہوئے

الأحوال فمضى قولها ستة أشهر بل عمره كله في الدنيا بتلك

احوال صور مرئیہ کے پس گذرا قول صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کہ چھ مہینے ہیں بلکہ تمامی عمر آنحضرت کی بیچ دنیا کے مشابہت

المثابة إنما هو منام في منام وكل ما ورد من هذا القبيل فهو

اس چھ مہینے کی ہی سوا اسکے نہیں ہے کہ تمامی عمر آنحضرت کی خواب بیچ خواب کی تھی اور جو کچھ کہ وارد ہوا اس قسم سے کہ خواب ہے ہو سو اسیکا

المسمى عالم الخيال ولهذا يعبر أي الأمر الذي هو في نفسه على

نام رکھا جاتا ہے عالم خیال اور واسطے اسی کے تعبیر کیجاتی ہے اوسکی یعنی اوس امر کی جو وہ نفس الامر میں اوپر

صورة كذا ظهر في صورة غيرها فيجوز العابر من هذه الصورة

صورت کذائی کے تھا کہ ظاہر ہوا ہے وہ بیچ صورت غیر اپنی کے پس تجاوز کرتا ہے صاحب تعبیر اوس صورت خاص

التي أبصرها النائم إلى صورة ما هو الأمر عليه إن أصاب كظهور

سے کہ دیکھا تھا اوسکو نایم نے طرف اوس صورت کے جو نفس الامر میں ہے اگر صواب کو پہونچے صاحب تعبیر جیسے کہ ظہور

العلم في صورة اللبن فعبر في التأويل من صورة اللبن إلى صورة

علم کا بیچ صورت دودھ کے تھا پس گذر گئے آنحضرت بیچ تعبیر خواب کے صورت دودھ کی طرف صورت

العلم فتأول أي قال مآل هذه الصورة اللبنية إلى صورة العلم

علم کے پس بیان کیا آنحضرت نے یعنی فرمایا کہ مرجع اس صورت دودھ کا طرف صورت علم کے ہے

ثم إنه صلى الله عليه وسلم كان إذا أوحي إليه أخذ عن المحسوسات

پھر تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ وحی کیجاتی تھی طرف آپکے خود رفتہ ہوتے تھے اشیای محسوسہ

المعتادة فسجي وغاب عن الحاضرين عنده فإذا سري عنه رد فما

عادی سے پس ہو جاتے تھے پوشیدہ کیے ہوئے اور غائب ہوتے تھے مردم حاضرین سے کہ نزدیک آنحضرت کے ہوتے تھے پس جس وقت کہ تمام ہو جاتا تھا وحی آنحضرت سے پھر آجاتے تھے اصلی طرف پس نہیں

أدركه إلا في حضرة الخيال إلا أنه لا يسمى نائما وكذلك إذا

دریافت کیا آنحضرت نے وحی کو مگر بیچ حضرت خیال کے مگر یہ کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ نام رکھے گئے نائم اور ایسا ہی حال ہے جس وقت

تمثل له الملك رجلا فذلك من حضرة الخيال فإنه ليس برجل

متمثل ہوتا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ بصورت مرد کے پس یہ متمثل ہونا حضرت خیال سے ہے پس وہ فرشتہ نہیں ہے مرد

وإنما هو ملك فدخل في صورة إنسان فعبره الناظر العارف حتى

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ فرشتہ ہے کہ داخل ہوا ہے بیچ صورت انسان کے پس تعبیر کی اوسکی نظر کرنیوالے عارف نے جس وقت

وصل إلى صورته الحقيقية فقال هذا جبريل أتاكم يعلمكم

واصل ہوا وہ فرشتہ طرف صورت اصلی اپنی کے پس فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں کہ آئے تھے تمہارے پاس کہ سکھا دیں تمکو

أمر دينكم وقد قال لهم ردوا علي الرجل فسماه بالرجل من

امر دین تمہارا اور تحقیق کہا تھا آنحضرت نے واسطے اصحاب حاضرین کے پھر لاؤ میرے پاس اوس مرد کو پس نام رکھا آنحضرت نے فرشتہ کا مرد بسبب

أَجْلِ الصُّورَةِ الَّتِي ظَهَرَ لَهُمْ فِيهَا ثُمَّ قَالَ هٰذَا جِبْرَئِيلُ فَاعْتَبَرَ الصُّورَةَ

اوس صورت کے کہ ظاہر ہوا تھا فرشتہ واسطے اصحاب کے بیچ اوسی صورت کے پھر کہا آنحضرت نے یہ جبرئیل تھے پس اعتبار کیا حضرت نے اوس صورت کو

الَّتِي تَمَثَّلَ هٰذَا الرَّجُلُ الْمُتَخَيَّلُ إِلَيْهِمْ وَصَدَقَ فِي الْمَقَالَيْنِ صَدَقَ لِلْعَيْنِ فِي

کہ مرد اوس مرد تخیل کا طرف اونکی اوسی صورت کے سچے پس آنحضرت صادق ہیں بیچ دونوں قول کے کہ کہا نبی علیہ السلام نے نسبت نگاہ ظاہر کو بیچ

الْعَيْنِ الْحِسِّيَّةِ وَصَدَقَ فِي أَنَّ هٰذَا جِبْرَئِيلُ فَإِنَّهُ جِبْرَئِيلُ بِلَا شَكٍّ

ذات محسوسہ جبرئیل علیہ السلام کے اور سچ کہا آپنے بیچ اس بات کے کہ تحقیق یہ جبرئیل ہیں اسلیئے کہ وہ وہی جبرئیل ہیں بے شک

وَقَالَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

اور کہا یوسف علیہ السلام نے تحقیق میں نے دیکھا گیارہ تارے اور سورج اور چاند کو

رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ فَرَأَى إِخْوَتَهُ فِي صُورَةِ الْكَوَاكِبِ وَرَأَى

دیکھا میں نے اونکو واسطے اپنے سجدہ کرنے والے پس دیکھا یوسف علیہ السلام نے بھائیوں اپنے کو بیچ صورت تاروں کے اور دیکھا

أَبَاهُ وَخَالَتَهُ فِي صُورَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ هٰذَا مِنْ جِهَةِ يُوسُفَ

باپ اور خالا اپنی کو بیچ صورت سورج اور چاند کے یہ رویت خواب کی طرف سے یوسف

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْمَرْئِيِّ لَكَانَ ظُهُورُ إِخْوَتِهِ فِي صُورَةِ

علیہ السلام کے تھی اور اگر ہوتی وہ رویت طرف سے شے مرئی کے البتہ ہوتا ظہور بھائیوں اوسکے کا بیچ صورت

الْكَوَاكِبِ وَظُهُورُ أَبِيهِ وَخَالَتِهِ فِي صُورَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ مُرَادًا

تاروں کے اور ظہور باپ اور خالا اوسکی کا بیچ صورت سورج اور چاند کے مقصود اور

لَهُمْ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عِلْمٌ بِمَا رَآهُ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ

معلوم واسطے بھائیوں اوسکے کے پس جب نہ تھا واسطے اونکے علم ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھا تھا اوسکو یوسف علیہ السلام نے تھا

الْإِدْرَاكُ مِنْ يُوسُفَ فِي خِزَانَةِ خَيَالِهِ وَعَلِمَ ذٰلِكَ يَعْقُوبُ

ادراک اور دریافت یوسف علیہ السلام کا بیچ خزانہ خیال اپنے کے اور جانا تھا اوسکو یعقوب

عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ قَصَّهَا عَلَيْهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ

علیہ السلام نے جسوقت بیان کیا یوسف علیہ السلام نے خواب کو نزدیک یعقوب علیہ السلام کے پس کہا اے بیٹے میرے نہ بیان کیجیو خواب اپنے کو

عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ثُمَّ بَرَّأَ أَبْنَاءَهُ عَنْ ذٰلِكَ الْكَيْدِ وَأَلْحَقَهُ

اوپر بھائیوں اپنے کے پس مکر کرینگے وہ واسطے تیرے مکر کرنا پھر پاک کیا یعقوب نے بیٹوں اپنے کو اس مکر سے اور الحاق کیا اوسکو

بِالشَّيْطَانِ وَلَيْسَ إِلَّا عَيْنَ الْكَيْدِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ

ساتھ شیطان کے اور نہیں ہے یہ الحاق مگر عین مکر پس کہا یعقوب نے تحقیق شیطان واسطے آدمیوں کے

عَدُوٌّ مُبِينٌ أَيْ ظَاهِرُ الْعَدَاوَةِ ثُمَّ قَالَ يُوسُفُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي آخِرِ

دشمن ہے ظاہر یعنی ظاہر ہے دشمنی اوسکی پھر کہا یوسف علیہ السلام نے بعد اوسکے بیچ آخر

الأمر هذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها ربي حقا أي أظهرها

امر اس خواب کے یہی تعبیر خواب میری پہلے کی تحقیق کر دیا اوسکو پروردگار میرے نے سچا یعنی ظاہر کیا حق تعالی نے اُس خواب کو

في الحس بعد ما كانت في صورة الخيال فقال النبي صلى الله عليه وسلم

بیچ عالم حس اور شہادت کے بعد اس چیز کے کہ تھا وہ خواب بیچ صورت خیال کے پس فرمایا بنسبت اوسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

الناس نيام فكان قول يوسف قد جعلها ربي حقا بمنزلة قول من

کہ آدمی بیچ خواب کے ہیں پس ہوا قول یوسف علیہ السلام کا کہ قد جعلها ربی حقا ہے قایم مقام قول اوس شخص کے کہ

رأى في نومه أنه استيقظ من رؤيا رآها ثم عبرها ولم يعلم

دیکھا اوسنے بیچ خواب اپنے کے کہ تحقیق وہ بیدار ہوا خواب سے کہ دیکھا اوس شخص نے اوسکو پھر تعبیر کی اوسنے اُس خواب کی اور نجانا اوسنے

أنه في النوم عينه ما برح فإذا استيقظ يقول رأيت كذا وكذا

کہ تحقیق وہ بیچ خواب کے ہمیشہ ہے پس جسوقت بیدار ہوا وہ شخص کہتا ہے کہ دیکھا میں نے خواب ایسا اور ایسا

ورأيت كأني استيقظت وأولتها بكذا هذا مثل ذلك فانظر كم

اور دیکھا میں نے خواب میں گویا بیدار ہوا ہوں اور تعبیر کی میں نے اوس خواب کی ایسی قول قایم کا مثل قول الا سفعلیہ السلام ہیں پس دیکھ تو کسقدر

بين إدراك محمد صلى الله عليه وسلم وبين إدراك يوسف عليه

فرق بیچ میان ادراک محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان ادراک یوسف علیہ

السلام في آخر أمره حين قال هذا تأويل رؤياي من قبل قد جعلها

السلام کے بیچ آخر امر خواب اوسکے کے جسوقت کہا یوسف علیہ السلام نے یہی تعبیر خواب میرے پہلے کی تحقیق کردیا اوسکو

ربي حقا معناه حسا أي محسوسا وما كان إلا محسوسا فإن الخيال

پروردگار میرے نے سچا معنی لفظ حقا کے حسا ہیں یعنی محسوس اور ثابت حس میں حالانکہ نہ تھا وہ مگر محسوس کیونکہ حضرت خیال

لا يعطي أبدا إلا المحسوسات ليس له غير ذلك فانظر ما أشرف

نہیں عطا کرتا ہے ہرگز مگر محسوسات کو نہیں ہے واسطے حضرت خیال کے سوائے اُس عطا کے پس دیکھ اسے سعف کیا بزرگ ہے

علم ورثة محمد صلى الله عليه وسلم وسأبسط من القول

علم وارثین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور قریب ہے کہ بسط اور شرح کرونگا میں قول نبی علیہ السلام کی

في هذه الحضرة بلسان يوسف المحمدي ما تقف عليه إن شاء

بیچ اس حضرت خیال کے ساتھ زبان یوسف محمدی کے اوس چیز کی کہ واقف ہوگا تو اوپر اوسکے اگر چاہے

الله تعالى فنقول اعلم أن المقول عليه سوى الحق أو مسمى العالم

اللہ تعالی پس کہتے ہیں ہم جان تو اے طالب تحقیق جو چیز کہ صادق آتا ہے اوپر اوسکے ماسوائے اللہ یا نام رکھا جاتا ہے اوسکا عالم

هو بالنسبة إلى الحق كالظل للشخص فهو ظل الله فهو عين نسبة

کہ وہ بہ نسبت حق تعالی کے مانند سایہ کے ہے واسطے شخص کے پس وہ ماسوی اللہ اور عالم سایہ اللہ تعالی کا ہے پس وہ سایہ عین نسبت

الوجود الى العالم لان الظل موجود بلا شك فى الحس ولكن اذا كان

وجود اضافی کی ہے طرف عالم کے اسلیے کہ تحقیق سایہ موجود ہے بے شک بیچ حس اور عالم شہادت کے لیکن بشرطیکہ موجود ہوئے

ثمّ من يظهر فيه ذلك الظل حتى لو قدرت عدم من يظهر فيه

اوس جگہ وہ شخص کہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اوسکے وہ سایہ یہانتک کہ اگر تقدیر اور فرض کرے تو معدوم اوس شخص کی کہ ظاہر ہوتا ہے بیچ اوس شخص کے

ذلك الظل كان الظل معقولا غير موجود فى الحس بل يكون بالقوة فى

وہ سایہ ہوگا وہ سایہ معقول غیب موجود بیچ حس اور عالم شہادت کے بلکہ ہوگا وہ سایہ بالقوہ بیچ

ذات الشخص المنسوب اليه الظل فمحل ظهور هذا الظل

ذات اوس شخص کے کہ منسوب ہے طرف اوسکے سایہ پس محل ظہور اس سایہ

الالهى المسمى بالعالم انما هو اعيان الممكنات عليها امتد

الٰہی کا کہ جسکا نام عالم رکھا گیا ہے سوا اسکے نہیں ہے کہ محل اعیان ثابتہ ممکنات کا ہے اوپر اوسی اعیان کے پھیلا ہوا ہے

هذا الظل فيدرك من هذا الظل بحسب ما امتد عليه من وجود

یہ سایہ پس ادراک کیا جاتا ہے اس سایہ سے مقدار اور اندازہ اوس چیز کا کہ پھیلا ہوا ہے سایہ اوپر اوسکے کہ وہ چیز وجود

هذه الذات ولكن باسمه النور وقع الادراك وامتد هذا

ذات حق تعالیٰ کی ہے ولیکن بسبب اسم نور حق تعالیٰ کے واقع ہوا ادراک سایہ کا اور پھیلا ہوا ہے یہ

الظل على اعيان الممكنات فى صورة الغيب المجهول الا ترى

سایہ اوپر اعیان ممکنات کے بیچ صورت غیب مجہول کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اے طالب

الظلال تضرب الى السواد تشير الى ما فيها من الخفاء لبعد

سایوں کو کہ مائل ہیں طرف سیاہی کے کہ اشارہ کرتے ہیں وہ طرف اوس چیز کے کہ بیچ سایوں کے ہے خفا اور ظلمت سے بسبب بعد اور دوری

المناسبة بينها وبين اشخاص من هى ظل له وان كان الشخص

مناسبت اور مشابہت کے درمیان سایہ اور کالبدون اوس شخص کے کہ وہی سایہ سایہ اوسکا ہے اگرچہ ہووے کالبد

ابيض فظله بهذه المثابة الا ترى الجبال اذا بعدت عن بصر

سفید پس سایہ اوسکا مشابہ سیاہی کے ہے آیا نہیں دیکھتا ہے تو پہاڑوں کو کہ جس وقت بعید ہوتے ہیں آنکھ سے

الناظر تظهر سوداء وقد تكون فى اعيانها على غير ما يدركه

دیکھنے والے کے ظاہر ہوتے ہیں وہ سیاہ اور احتمال رکھتا ہے کہ ہووین وہ جبل بیچ حقیقت اپنی کے اوپر غیر اوس چیز کے کہ ادراک کرتی ہے اوسکو

الحس من اللونية وليس ثمّ علة الا البعد وكزرقة السماء

حس ظاہر رنگینی سے اور نہیں ہے وہاں کوئی سبب سوا دوری کے اور جیسے کہ کبود رنگ ہونا آسمان کا

فهذا ما انتجه البعد فى الحس فى الاجسام الغير النيرة وكذلك

پس یہ سیاہی اور کبودی وہ چیز ہے کہ پیدا کیا اوسکو دوری نے بیچ حس ظاہر کے بیچ اجسام غیر نورانی کے اور ایسا ہی

أَعْيَانُ الْمُمْكِنَاتِ لَيْسَتْ نَيِّرَةً لِأَنَّهَا مَعْدُومَةٌ وَإِنِ اتَّصَفَتْ بِالثُّبُوتِ لٰكِنْ

اعیان ثابتہ ممکنات کے نہیں ہیں وہ نورانی اسلیے کہ وہ اعیان ثابتہ معدوم ہیں اگرچہ حضرت علم میں متصف ہیں وہ اعیان ثابتہ ثبوت کے لیکن

لَمْ تَتَّصِفْ بِالْوُجُودِ إِذِ الْوُجُودُ نُورٌ غَيْرَ أَنَّ الْأَجْسَامَ النَّيِّرَةَ يُعْطِي

نہیں متصف ہیں وہ اعیان ثابتہ ساتھ وجود کے اسلیے کہ وجود انکا نہیں ہے مگر یہ کہ تحقیق اجسام نورانی ایسے ہیں کہ بخشتی ہے

فِيهَا الْبُعْدُ فِي الْحِسِّ صِغَرًا فَهٰذَا تَأْثِيرٌ آخَرُ لِلْبُعْدِ فَلَا يُدْرِكُهَا الْحِسُّ

بیچ اون اجسام کے بعد مسافت حس ظاہر میں صغر جسامت کو پس یہ تاثیر دوسری ہے دوری کی پس نہیں ادراک کرتی ہے ان اجسام نورانی کو

إِلَّا صَغِيرَةَ الْحَجْمِ وَهِيَ فِي أَعْيَانِهَا كَبِيرَةٌ عَنْ ذٰلِكَ الْقَدْرِ وَأَكْثَرُ

باصرہ مگر ایک چھوٹی سی جسامت اور حالانکہ اجسام مذکورہ بیچ حقیقت اپنی کے بڑے ہیں اوس قدر مرئی سے اور زیادہ ہیں

كَمِّيَّاتٍ مِنْهُ كَمَا يُعْلَمُ بِالدَّلِيلِ أَنَّ الشَّمْسَ مِثْلُ الْأَرْضِ فِي

مقدار میں اوس قدر مرئی سے جیسے کہ معلوم ہوتی ہے دلیل ہندسی سے یہ بات کہ تحقیق سورج مثل زمین کے بیچ

الْجِرْمِ مِائَةً وَسِتَّةً وَسِتِّينَ وَرُبُعًا وَثُمُنَ مَرَّةٍ وَهِيَ فِي الْحِسِّ

جسامت کے ایک سو اور چھیاسٹھ دفعات اور چوتھائی اور آٹھویں ایک دفعہ کی ہے حالانکہ سورج بیچ حس باصرہ

عَلَى قَدْرِ جِرْمِ التُّرْسِ مَثَلًا فَهٰذَا أَثَرُ الْبُعْدِ أَيْضًا فَمَا يُعْلَمُ مِنَ

کے اندازہ جسامت ایک ڈھال کے ہے مثلاً پس یہ بھی اثر دوری کا ہے پس نہیں جانا جاتا ہے عالم

الْعَالَمِ إِلَّا قَدْرُ مَا يُعْلَمُ مِنَ الظِّلَالِ وَيُجْهَلُ مِنَ الْحَقِّ عَلَى قَدْرِ

سے مگر اسقدر کہ معلوم ہوتا ہے وہ سایوں سے اور مجہول رہتا ہے حق تعالے سے اوسقدر کہ

مَا يُجْهَلُ مِنَ الشَّخْصِ الَّذِي عَنْهُ كَانَ ذٰلِكَ الظِّلُّ فَمِنْ حَيْثُ هُوَ

مجہول رہتی ہے وہ کالبد سے اوس شخص کے یعنی حق تعالی کے کہ اوس سے ہے یہ سایہ پس اس اعتبار سے کہ وہ عالم

ظِلٌّ لَهُ يُعْلَمُ وَمِنْ حَيْثُ مَا يُجْهَلُ مَا فِي ذَاتِ ذٰلِكَ الظِّلِّ مِنْ صُورَةِ

سایہ حق تعالی کا ہے جانا جاتا ہے حق تعالی اور اس اعتبار سے کہ مجہول رہتا ہے اوسقدر جو بیچ ذات اوس سایہ کے ہے صورت سے

شَخْصِ مَنِ امْتَدَّ عَنْهُ يُجْهَلُ مِنَ الْحَقِّ فَلِذٰلِكَ نَقُولُ إِنَّ الْحَقَّ مَعْلُومٌ

کالبد اوس شخص کے یعنی حق تعالی کے کہ پھیلا ہوا ہے سایہ اوس شخص سے مجہول رہتا ہے وہ حق تعالی پس اسواسطے ایسے کہتے ہیں کہ تحقیق حق تعالی معلوم

لَنَا مِنْ وَجْهٍ مَجْهُولٌ لَنَا مِنْ وَجْهٍ أَلَمْ تَرَ إِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ

واسطے ہمارے ایک وجہ سے اور مجہول ہے واسطے ہمارے ایک وجہ سے کیا نہیں دیکھا تو نے طرف رب اپنے کے کیونکر پھیلایا ہے اوسنے سایہ کو

وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا أَيْ يَكُونُ فِيهِ بِالْقُوَّةِ يَقُولُ مَا كَانَ الْحَقُّ لِيَتَجَلّٰى

اور اگر چاہتا اللہ تعالی البتہ کر دیتا اوسکو ٹھہرا ہوا اور پوشیدہ یعنی ہوتا بیچ حق تعالی کے بالقوہ فرماتا ہے حق تعالی نہ تھا حق تعالی کہ تجلی کرتا

لِلْمُمْكِنَاتِ حَتّٰى يَظْهَرَ الظِّلُّ فَيَكُونُ كَمَا بَقِيَ مِنَ الْمُمْكِنَاتِ الَّتِي

واسطے اعیان ثابتہ ممکنات کے تاکہ ظاہر ہووے سایہ پس ہوتا سایہ جیسے کہ باقی رہا ہے ممکنات میں سے وہ جو

ما ظهر لها عين في الوجود ثم جعلنا الشمس عليه دليلا وهو اسمه

نہ ظاہر ہوئی ہے اینک واسطے اونہین ممکنات سے کوئی عین بیچ وجود خارجی کے پھر کیا ہمنے سورج کو اوپر اسکے دلیل اور وہ سورج اسم اوسکا

النور الذي قلناه ويشهد له الحس فان الظلال لا يكون لها

ایک نور حق تعالی کا ہے کہ بیشتر کہا ہمنے اوسکو اور گواہی دیتی ہے واسطے اوسکے حس بصر اسلیے کہ واسطے سایہ کے نہین حاصل ہوتا ہے

عين لعدم النور ثم قبضناه الينا قبضا يسيرا وانما قبضه الله

کوئی وجود وقت نہ ہونے نور کے پھر کھینچ لیا ہمنے اوس سایہ کو طرف اپنے آسان اور سہل اور سوا اسکے نہین کہ کھینچ لیا اوسکو اللہ نے

اليه لانه ظله فمنه ظهر واليه يرجع الامر كله فهو هو

طرف اپنے بسبب اسبات کے کہ تحقیق وہ سایہ اسکا ہے پس اوسی سے ظاہر ہوا وہ سایہ اور طرف اوسیکے رجوع کریگا اور طرف اسی کے رجوع ہوتے ہین امر سب پس سایہ حق کا ہے

لا غيره فكل ما ندركه فهو وجود الحق ظهر في اعيان الممكنات

نہ غیر اسکا پس ہر چیز کہ ادراک کرتا ہے تو اوسکو پس وہ وجود حق تعالی کا ہے کہ ظاہر ہوا ہے بیچ اعیان خارجی ممکنات کے

فمن حيث هوية الحق هو وجوده ومن حيث اختلاف الصور فيه

پس باعتبار ہویت اور حقیقت حق تعالی کے وہ سایہ وجود حق تعالے کا ہے اور باعتبار مختلف ہونے صورتون کے بیچ

هو اعيان الممكنات فكما لا يزول عنه باختلاف الصور اسم

سایہ کے وہ سایہ اعیان خارجی ممکنات کا ہے پس جیسے کہ نہین زائل ہوتا ہے سایہ سے بسبب مختلف ہونے صورتون کے اسم

الظل كذلك لا يزول عنه باختلاف الصور اسم العالم او اسم

سایہ کا ایسے ہی نہین زائل ہوتا ہے سایہ سے بسبب مختلف ہونے صورتون اور اشکال کے اسم عالم کا یا اسم

سوى الحق فمن حيث احدية كونه ظلا هو الحق لانه الواحد

ماسوا اللہ کا پس باعتبار احدیت اس امر کے کہ وجود اضافی اور سایہ ظل حق تعالی کا ہے وہ ظل عین حق ہے اسلیے کہ تحقیق وہ ظل باعتبار ہو واحد

الاحد ومن حيث كثرة الصور فيه هو العالم فتفطن وتحقق

اور احد ہے اور باعتبار کثرت صورتون کے بیچ اسی ظل کے وہ عالم ہے پس ہوشیار رہ اور تحقیق جان

ما اوضحته لك واذا كان الامر على ما ذكرته لك فالعالم متوهم

اوس چیز کو کہ واضح کیا ہمنے اوسکو واسطے تیرے اے طالب جو وقت ہو وے حال عالم کا اوپر اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا واسطے تیرے پس عالم امر موہوم ہے

ما له وجود حقيقي وهذا معنى الخيال اي خيل لك انه امر

نہین ہے واسطے اوسکے کوئی وجود حقیقی اور یہی ہے بیچ اس خیال کے یعنی خیال کیا گیا واسطے تیرے یہ امر کہ تحقیق عالم امر

زائد قائم بنفسه خارج عن الحق وليس كذلك في نفس الامر

زائد ہے وجود حق پر قایم ہے ساتھ ذات اپنی کے اور خارج اور مغایر ہے ذات حق تعالی سے اور نہین ہے وہ امر ایسا بیچ نفس امر کے

الا تراه في الحس متصلا بالشخص الذي امتد عنه يستحيل

کیا نہین دیکھتا ہے تو سایہ کو بیچ حس بصر کے جس حال مین متصل ہے وہ سایہ ساتھ کالبد اوس شخص کے کہ پھیلا ہوا ہو وہ سایہ اوس شخص سے محال ہے

عَلَيْهِ الْانْفِكَاكُ عَنْ ذٰلِكَ الْاتِّصَالِ لِاَنَّهُ يَسْتَحِيْلُ عَلَى الشَّيْءِ الْاِنْفِكَاكُ

اوپر سایہ کے جدا ہونا اوس اتصال سے کیونکہ محال ہے اوپر ایک شے کے جدا ہونا

عَنْ ذَاتِهٖ فَاعْرِفْ عَيْنَكَ وَمَنْ اَنْتَ وَمَا هُوِيَّتُكَ وَمَا نِسْبَتُكَ اِلَى

ذات اپنی سے پس پہچان تو اے طالب ذات اپنی کو اور کون ہے تو اور کیا ہے حقیقت تیری اور کیا ہے نسبت تیری طرف

الْحَقِّ وَبِمَا اَنْتَ حَقٌّ وَبِمَا اَنْتَ عَالَمٌ وَسِوًى وَغَيْرٌ وَمَا شَاكَلَ هٰذِهِ

حق تعالی کے اور بسبب کس چیز کے تو حق ہوا اور بسبب کس چیز کے تو عالم ہوا اور پہچان تو سوا اور غیر اور اس چیز کو کہ مشابہ ہے وہ چیز ساتھ ان

الْاَلْفَاظِ وَفِيْ هٰذَا يَتَفَاضَلُ الْعُلَمَاءُ فَعَالِمٌ وَاَعْلَمُ فَالْحَقُّ بِالنِّسْبَةِ

الفاظوں کے اور بیچ اس علم اور معرفت کے باکیدیگر فضیلت رکھتے ہیں علما پس بعض عالم ہیں اور بعض عالم تر پس حق تعالی بہ نسبت

اِلٰى ظِلٍّ خَاصٍّ صَغِيْرٌ وَكَبِيْرٌ وَصَافٍ وَاَصْفٰى كَالنُّوْرِ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى

سایہ خاص کے چھوٹا اور بڑا اور صاف اور صاف تر ہے جیسے کہ نور بہ نسبت

حِجَابِهٖ عَنِ النَّاظِرِ فِي الزُّجَاجِ يَتَلَوَّنُ بِلَوْنِهٖ وَفِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ لَا لَوْنَ

حجاب اپنے کے نظر کرنے والی سے بیچ شیشہ کے رنگین ہوتا ہے ساتھ رنگ شیشہ کے اور بیچ نفس الامر کے نہیں ہے کوئی رنگ

لَهٗ وَلٰكِنْ هٰكَذَا تَرَاهُ ضَرْبَ مِثَالٍ لِحَقِيْقَتِكَ بِرَبِّكَ فَاِنْ قُلْتَ اِنَّ

واسطے اس نور کے ولیکن ایسا ہی دیکھتا ہے تو اس نور رنگین کو ضرب المثال واسطے حقیقت اپنی کے ساتھ رب اپنے کے پس اگر کہے تو یہ کہ تحقیق

النُّوْرَ اَخْضَرُ لِخُضْرَةِ الزُّجَاجِ صَدَقْتَ وَشَاهِدُكَ الْحِسُّ وَاِنْ قُلْتَ

نور سبز ہے بسبب سبزی شیشہ کے سچ کہتا ہے تو اور گواہ تیرا حس بصر ہے اور اگر کہے تو

اِنَّهٗ لَيْسَ بِاَخْضَرَ وَلَا ذِيْ لَوْنٍ لِمَا اَعْطَاهُ لَكَ الدَّلِيْلُ صَدَقْتَ وَ

تحقیق وہ نور نہیں ہے سبز اور نہیں ہے رنگ دار بسبب اوس حکم کے کہ عطا کیا اوسکو واسطے تیرے دلیل عقلی نے سچ کہتا ہے تو

شَاهِدُكَ النَّظَرُ الْعَقْلِيُّ الصَّحِيْحُ فَهٰذَا نُوْرٌ مُمْتَدٌّ عَنْ ظِلٍّ هُوَ عَيْنُ الزُّجَاجِ

اور گواہ تیرا نظر عقلی صحیح النقد ہے پس یہ نور طولانی ایک نور ہے کہ پھیلا ہوا ہے سایہ سے کہ وہ سایہ عین شیشہ کا ہے

فَهُوَ ظِلٌّ نُوْرَانِيٌّ لِصَفَائِهٖ كَذٰلِكَ الْمُتَحَقِّقُ مِنَّا بِالْحَقِّ تَظْهَرُ صُوْرَةُ الْحَقِّ

پس شیشہ ایک سایہ نوری ہے بسبب صفائی اپنی کے ایسا ہی ہے اوسی طرح کہ ثابت اور متحقق ہوا ہم میں سے ساتھ حق تعالی کے ظاہر ہوتی ہے صورت حق تعالی کی

فِيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا تَظْهَرُ فِيْ غَيْرِهٖ فَمِنَّا مَنْ يَكُوْنُ الْحَقُّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَ

بیچ اوس بندہ کے زیادہ تر اس صورت سے کہ ظاہر ہوتی ہے بیچ غیر اوسی بندہ کے پس بعض ہم میں سے وہ شخص ہے کہ ہوتا ہے حق تعالی کان اسکا اور بینائی اوسکی اور

جَمِيْعَ قُوَاهُ وَجَوَارِحِهٖ بِعَلَامَاتٍ قَدْ اَعْطَاهُ الشَّرْعُ الَّذِيْ يُخْبِرُ

تمامی قوتیں اوسکی اور اعضا اوسکے یہ حکم ثابت ہے دلیلوں سے کہ تحقیق عطا کیا اون دلیلوں کو شرع محمدی نے کہ خبر دیتی ہے

عَنِ الْحَقِّ وَمَعَ هٰذَا عَيْنُ الظِّلِّ مَوْجُوْدٌ فَاِنَّ الضَّمِيْرَ مِنْ سَمْعِهٖ يَعُوْدُ عَلَيْهِ

وہ شرع محمدی حق تعالی سے اور باوجود اس حکم مذکور کے عین سایہ کا کہ بندہ ہی موجود ہے اسلیے کہ تحقیق ضمیر سمعہ وغیرہ کی پھرتی ہے طرف شی بندہ کے

٩٢

غَيْرُهٗ مِنَ الْعَبِيْدِ لَيْسَ كَذٰلِكَ فَنِسْبَةُ هٰذَا الْعَبْدِ اَقْرَبُ اِلٰی وُجُوْدِ

اور غیر اوسی بندۂ مذکور کی بندون مین سے ویسے نہیں ہے وہ ایسی پس نسبت اس بندہ معترب کی قریب تر ہے طرف وجود

الْحَقِّ مِنْ نِسْبَةِ غَيْرِهٖ مِنَ الْعَبِيْدِ وَاِذَا كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی مَا قَرَّرْنَاهُ

حق تعالی کے نسبت سے غیر اوس بندہ کی بندون مین سے حق تعالی کی اور جسوقت کہ ہووے حال اور حقیقت مالک اوپر اوس چیز کے کہ تقریر کی ہمنے اوسکی

فَاعْلَمْ اَنَّكَ خَيَالٌ وَجَمِيْعُ مَا تُدْرِكُهٗ مِمَّا تَقُوْلُ فِيْهِ سِوٰی خَيَالٌ

پس جان تو اے طالب کہ تحقیق تو خیال ہے اور تمامی وہ چیز کہ ادراک کرتا ہے تو اوسکو اون چیزون سے کہ کہتا ہے تو بیچ اوسکے غیر حق کا خیال ہے

فَالْوُجُوْدُ كُلُّهٗ خَيَالٌ فِيْ خَيَالٍ وَالْوُجُوْدُ الْحَقُّ اِنَّمَا هُوَ اللّٰهُ خَاصَّةً

پس وجود کونی تمامی خیال ہے بیچ خیال کے اور وجود جو ثابت متحقق بذاتہ ہی سواے اسکے نہین ہے کہ وہ اللہ تعالی ہی خاصۃً

مِنْ حَيْثُ ذَاتِهٖ وَعَيْنِهٖ لَا مِنْ حَيْثُ اَسْمَائِهٖ لِاَنَّ اَسْمَائَهٗ لَهَا

باعتبار ذات اور عین اپنی کے نہ باعتبار اسمون اپنے کے اسلیے کہ تحقیق واسطے اسماء اللہ تعالے کے

مَدْلُوْلَانِ الْمَدْلُوْلُ الْوَاحِدُ عَيْنُهٗ وَهُوَ عَيْنُ الْمُسَمّٰی وَالْمَدْلُوْلُ

دو معنی ہین معنی اول عین اسم ہے اور وہی معنی عین ذات ہے اور معنی

الْاٰخَرُ مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مِمَّا يَنْفَصِلُ الْاِسْمُ بِهٖ عَنْ هٰذَا الْاِسْمِ

دوسرے اسماء کی وہ ایک صفت ہے کہ دلالت کرتے ہین وہ اسماء اوپر اوسی صفت کے اون صفات مین سے کہ جدا ہوتا ہے وہ اسم بسبب اوسی صفت کے اس اسم

الْاٰخَرِ وَيَتَمَيَّزُ فَاَيْنَ الْغَفُوْرُ مِنَ الْمُنْتَقِمِ وَاَيْنَ الظَّاهِرُ مِنَ الْبَاطِنِ

دوسرے سے اور ممیز ہوتا ہے وہ اسم پس کہان ہے اسم غفور اسم منتقم سے اور کہان ہے اسم ظاہر اسم باطن سے

وَاَيْنَ الْاَوَّلُ مِنَ الْاٰخِرِ فَقَدْ بَانَ لَكَ بِمَا هُوَ كُلُّ اسْمٍ عَيْنُ

اور کہان ہے اسم اول اسم آخر سے پس تحقیق ظاہر ہوے واسطے تیرے یہ کہ تحقیق بسبب اس چیز کے ہر ایک اسم عین

الْاِسْمِ الْاٰخَرِ وَبِمَا هُوَ غَيْرُ الْاِسْمِ الْاٰخَرِ فَبِمَا هُوَ عَيْنُهٗ هُوَ الْحَقُّ

اسم دوسرے کا ہے اور بسبب کس چیز کے غیر اسم دوسرے کا ہے پس بسبب جس چیز کے کہ ایک اسم عین اسم دوسرے کا ہے وہ حق تعالے ہے

وَبِمَا هُوَ غَيْرُهٗ هُوَ الْحَقُّ الْمُتَخَيَّلُ الَّذِيْ كُنَّا بِصَدَدِهٖ فَسُبْحَانَ مَنْ

اور بسبب جس چیز کے کہ ایک اسم غیر اسم دوسرے کا ہے وہ حق متخیل اور موہوم ہے کہ ہین ہم درپے بیان اوسکے پس پاکی ہے اوس ذات کو کہ

لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ سِوٰی نَفْسِهٖ وَلَا يَثْبُتُ كَوْنُهٗ اِلَّا بِعَيْنِهٖ فَمَا

نہین ہے اوپر وجود اوسکے کوئی دلیل سوائے ذات اوسکی کے اور نہین ثابت ہوتا ہے وجود اوسکا مگر بسبب ذات اپنی کے پس نہین ہے

فِي الْكَوْنِ اِلَّا مَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْاَحَدِيَّةُ وَمَا فِي الْخَيَالِ اِلَّا مَا دَلَّتْ

بیچ وجود حقیقی کے کوئی شے مگر وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے احدیت اور نہین ہے بیچ خیال کے کوئی شے مگر وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے

عَلَيْهِ الْكَثْرَةُ فَمَنْ وَقَفَ مَعَ الْكَثْرَةِ كَانَ مَعَ الْعَالَمِ وَمَعَ الْاَسْمَاءِ

اوپر اوسکے کثرت پس جو شخص ٹھہر گیا اور قناعت کی اوسنے ساتھ کثرت کے ہوگا وہ شخص ساتھ عالم اور ساتھ اسماء

الالهية واسماء العالم ومن وقف مع الاحدية كان مع الحق من حيث

الٰہیہ اور اسما عالم کے اور جو شخص ٹھہر گیا اور قناعت کی اوسنے ساتھ احدیت کے ہوگا وہ شخص ساتھ حق تعالےٰ کے باعتبار

ذاته الغنية عن العالمين لا من حيث صورته واذا كانت غنية

ذات اوسکی کے کہ غنی اور بے پروا ہے عالموں سے نہ ہوگا ساتھ حق کے باعتبار صورت اپنی کے اور جس وقت ہووے ذات حق تعالیٰ کی غنی اور بے پروا

عن العالمين فهو عين غناها عن نسبة الاسماء اليها لان الاسماء

عالموں سے پس وہ غنا عین بے نیازی ذات کی ہے نسبت کرنے سے اسما کے طرف اوسی ذات کے کیونکہ تحقیق اسما

لها كما تدل عليها تدل على مسميات اخر يحقق ذلك اثرها قل

ذات کے جیسے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر ذات حق کے دلالت کرتے ہیں اوپر معنون اور معنونات دوسرے کے ثابت کرتا ہے اون معنون اور معنونات کو اثر اون اسما کا کہہ

هو الله احد من حيث عينه (الله الصمد) من حيث استنادنا اليه

اے محمد وہ اللہ ایک ہی ہے باعتبار ذات اپنی کے (اللہ بے احتیاج جو ہے) باعتبار حاجتمندی ہماری کے طرف اوسکے

(لم يلد) من حيث هويته (ولم يولد) كذلك (ولم يكن له كفوا

(نہیں جنا اوسنے) باعتبار حقیقت اپنی کے (اور نہیں جنا گیا وہ) ایسا ہی باعتبار حقیقت کے (اور نہیں ہے واسطے اوسکے برابری کرنے والا

احد) كذلك فهذا نعته فافرد ذاته بقوله الله احد وظهرت

کوئی) ایسا ہی باعتبار حقیقت کے پس یہی ہے صفت سورۂ اخلاص صفت حق تعالیٰ کی پس جدا کیا حق تعالیٰ نے ذات اپنی کو ساتھ قول اپنے کے کہ اللہ ایک ہے اور ظاہر ہوئی

الكثرة بنعوته المعلومة عندنا فنحن نلد ونولد ونحن نستند

کثرت بسبب صفات حق تعالیٰ کی جو معلوم ہیں نزدیک ہمارے پس ہم جنتے ہیں اور جنائے جاتے ہیں اور ہم حاجتمند ہوتے ہیں

اليه ونحن اكفاء بعضنا لبعض وهذا الواحد منزه عن هذه

طرف اوسکے اور ہم برابری کرنے والے ہیں بعض ہمارے واسطے بعض کے اور یہ واحد پاک ہے ان

النعوت فهو غني عنها كما هو غني عنا وما للحق نسب الا هذه

صفتوں سے پس حق تعالیٰ غنی ہے ان صفتوں سے جیسے کہ وہ غنی ہے ہم سے اور نہیں ہے واسطے حق تعالیٰ کے کوئی وصف جامع مگر یہ

السورة سورة الاخلاص وفي ذلك نزلت فاحدية الله من

سورہ کہ سورۂ اخلاص ہے اور بیچ بیان اس وصف کے نازل ہوئی سورہ مذکورہ پس احدیت اللہ تعالیٰ کی

حيث الاسماء الالهية التي تطلبنا احدية الكثرة واحدية

باعتبار اسمای الٰہیہ کے جو طلب کرتے ہیں وہ ہم اہل عالم کو احدیت کثرت ہے اور احدیت

الله من حيث الغناء عنا وعن الاسماء احدية العين وكلاهما

اللہ تعالیٰ کی باعتبار غنا اوسکے کے ہمسے اور اسماسے احدیت ذات حق تعالیٰ کی ہے اور دونوں پر ایک کے اوپر

يطلق عليه اسم الاحد فاعلم ذلك فما اوجد الحق الظلال

اطلاق کیا جاتا ہے اسم احد پس جان تو اے طالب اسکو پس نہ پیدا کیا حق تعالےٰ نے سایوں کو

وَجَعَلَهَا سَاجِدَةً مُتَفَيِّئَةً عَنِ الشَّمَائِلِ وَالْيَمِينِ اِلَّا دَلَائِلَ لَكَ عَلَيْكَ

اور نہ گردانا اُن سایون کو سجدہ کرنے والا پھرنیوالا چپ وراست مگر دلیلین ہین واسطے تیرے اور معرفت تیری

وَعَلَيْهِ لِتَعْرِفَ مَنْ اَنْتَ وَمَا نِسْبَتُكَ اِلَيْهِ وَمَا نِسْبَتُهُ اِلَيْكَ حَتّٰى

اور حق تعالی کے تاکہ پہچانے تو اپنے تئین کہ کون ہے تو اور کیا ہے نسبت تیری طرف حق تعالے کے اور کیا ہے نسبت حق تعالی کی طرف تیری تاکہ

تَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ وَاَيِّ حَقِيقَةٍ اِلٰهِيَّةٍ اِتَّصَفَ مَا سِوَى الْحَقِّ بِالْفَقْرِ الْكُلِّي

جانے تو کہ کہان سے اور کس حقیقت الٰہیہ سے متصف ہوا ماسوا اللہ ساتھ احتیاجی تمامی کے

اِلَى اللّٰهِ وَبِالْفَقْرِ النِّسْبِيِّ بِافْتِقَارِ بَعْضِهِ اِلٰى بَعْضٍ وَحَتّٰى تَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ وَمِنْ اَيِّ

طرف اللہ تعالی کے اور ساتھ احتیاج نسبی کے کہ حاصل ہے بسبب احتیاج بعض کے طرف بعض کے اور تاکہ جانے تو کہ کہان سے اور کس

حَقِيقَةٍ اِتَّصَفَ الْحَقُّ بِالْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَبِالْغِنٰى عَنِ الْعَالَمِينَ وَاتَّصَفَ

حقیقت سے متصف ہوا حق تعالی ساتھ بے احتیاجی کے لوگون سے اور ساتھ بے احتیاجی کے عالمون سے اور متصف ہوا

الْعَالَمُ بِالْغِنٰى اَيْ يُغْنِي بَعْضُهُ عَنْ بَعْضٍ مِنْ وَجْهٍ مَا هُوَ عَيْنُ مَا افْتَقَرَ

عالم ساتھ بے احتیاجی کے یعنی بے نیاز ہے بعض اوس عالم کا بعض سے اوس وجہ سے کہ وہ عین اوس وجہ کا ہے کہ محتاج ہوا ہے

بَعْضُهُ اِلٰى بَعْضٍ بِهِ فَاِنَّ الْعَالَمَ مُفْتَقِرٌ اِلَى الْاَسْبَابِ بِلَا شَكٍّ افْتِقَارًا

بعض اوس عالم کا طرف بعض کے ساتھ اسی وجہ مذکور کے اسلیے کہ تحقیق عالم محتاج ہے طرف اسباب کے بے شک ساتھ احتیاج

ذَاتِيًّا وَاَعْظَمُ الْاَسْبَابِ لَهُ سَبَبِيَّةُ الْحَقِّ وَلَا سَبَبِيَّةَ لِلْحَقِّ يَفْتَقِرُ

ذاتی کے اور بزرگترین سببون کا واسطے عالم کے سبب ہونا حق تعالی کا ہے اور نہین ہے کوئی سببیت حق تعالی کی کہ محتاج ہووے

الْعَالَمُ اِلَيْهَا سِوَى الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْاَسْمَاءُ الْاِلٰهِيَّةُ كُلُّ اسْمٍ

عالم طرف اوسی سببیت کے سوائے اسمائے الٰہیہ کے اور اسمائے الٰہیہ مین سے ہر ایک اسم

يَفْتَقِرُ الْعَالَمُ اِلَيْهِ مِنْ عَالَمٍ مِثْلِهِ اَوْ عَيْنِ الْحَقِّ فَهُوَ اللّٰهُ لَا غَيْرُهُ

ایسا ہے کہ محتاج ہے عالم طرف اوسکے خواہ وہ اسم جنس عالم سے ہووے یا عین حق تعالی سو وہی وہ ہر اسم عین اللہ تعالی کا ہے نہ غیر اوسکا

وَلِذَا قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

اور واسطے اسکے فرمایا اللہ تعالی نے (اے لوگو تم محتاج ہو طرف اللہ تعالی کے اور اللہ تعالی بے پرواہی اور تعریف کیا گیا

وَمَعْلُومٌ اَنَّ لَنَا افْتِقَارًا مِنْ بَعْضِنَا لِبَعْضٍ فَاَسْمَاؤُنَا اَسْمَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى

اور معلوم اور مقرر ہے یہ کہ تحقیق ہمکو احتیاج ہے بعض ہمارے سے واسطے بعض کے پس اسما ہمارے اسما اللہ تعالی کے ہین

اِذْ اِلَيْهِ الْاِفْتِقَارُ بِلَا شَكٍّ وَاَعْيَانُنَا فِي نَفْسِ الْاَمْرِ ظِلُّهُ لَا غَيْرُهُ

اسلیے کہ طرف اوسی اللہ تعالی کے احتیاج عالم کی ہے بے شک اور اعیان ثابتہ ہمارے بیچ نفس الامر ظل حق تعالی کے ہین نہ غیر اوسکے

فَهُوَ هُوِيَّتُنَا لَا هُوِيَّتُنَا وَقَدْ مَهَّدْنَا لَكَ السَّبِيلَ فَانْظُرْ وَاللّٰهُ

پس حق تعالی حقیقت ہماری ہوا اور نہین ہے حقیقت ہماری تحقیق ہم نے صاف کیا ہے واسطے تیرے اسے طالب یہ راستہ معرفت کا پس دیکھ تو (اور اللہ تعالی

يَقُولُ الْحَقَّ فَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ

فرماتا ہے حق اور وہ بتاتا ہے راہ سیدھی

فَصُّ حِكْمَةٍ أَحَدِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ هُودِيَّةٍ

یہ فص حکمت احدیت کی ہے بیچ بیان کلمہ ہودیہ کے

إِنَّ لِلَّهِ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ — ظَاهِرٌ غَيْرُ خَفِيٍّ فِي الْعُمُومِ

تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے راہ سیدھی — وہ راہ ظاہر ہے غیر پوشیدہ بیچ عموم خلائق اور اسماء اللہ کے

فِي كَبِيرٍ وَصَغِيرٍ عَيْنُهُ — وَجَهُولٍ بِأُمُورٍ وَعَلِيمٍ

بیچ ہر شے بڑی اور چھوٹی کے ہے ذات اللہ تعالیٰ کی — اور ایسی ہی ذات حق کی ہے بیچ جاہل کے اور دانا کے بیچ امور کے

وَلِهَذَا وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ — كُلَّ شَيْءٍ مِنْ حَقِيرٍ وَعَظِيمٍ

اور واسطے اسی مذکور کے سمائی رحمت حق نے — ہر شے چھوٹی اور بڑی کو

مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

نہیں ہے کوئی چلنے والا مگر وہ رب اسکا پکڑ رہا ہے بال پیشانی اوسکے تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے ہے

فَكُلُّ مَاشٍ عَلَى صِرَاطِ الرَّبِّ الْمُسْتَقِيمِ فَهُوَ غَيْرُ مَغْضُوبٍ عَلَيْهِمْ مِنْ هَذَا

پس ہر راہ چلنے والا اوپر راہ رب کے ہے کہ وہ راہ مستقیم اور نیک ہے پس ہر راہ چلنے والا نہ مغضوب علیہم میں سے ہے اس

الْوَجْهِ وَلَا ضَالِّينَ وَكَمَا كَانَ الضَّلَالُ عَارِضًا كَذَلِكَ

وجہ سے اور نہ گمراہوں میں سے اور جیسے کہ ہے گمراہی کسیکی عارض غیر اصل ایسا ہی

الْغَضَبُ الْإِلَهِيُّ عَارِضٌ وَالْمَآلُ إِلَى الرَّحْمَةِ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ

غضب الٰہی عارض غیر اصل ہے اور رجوع غضب کا طرف رحمت کے ہے کہ سمایا ہے اوس رحمت نے ہر

شَيْءٍ وَهِيَ السَّابِقَةُ وَكُلُّ مَا سِوَى الْحَقِّ دَابَّةٌ فَإِنَّهُ ذُو رُوحٍ

شے کو اور وہی رحمت سبقت کرنے والی ہے غضب پر اور ہر ما سوی اللہ جاندار ہے اسلیے کہ ہر ما سوی اللہ ذی روح ہے

وَمَا ثَمَّةَ مَنْ يَدِبُّ بِنَفْسِهِ وَإِنَّمَا يَدِبُّ بِغَيْرِهِ فَهُوَ يَدِبُّ

اور نہیں ہے عالم میں کوئی کہ جنبش کرے بذاتہ اور سوا اسکے نہیں ہے کہ حرکت کرتا ہے وہ ذی روح بسبب غیر اپنے کے پس وہ چلتا ہے

بِحُكْمِ التَّبَعِيَّةِ لِلَّذِي هُوَ عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ فَإِنَّهُ

ساتھ حکم متابعت خاص اوس ذات کے کہ وہ ذات اوپر راہ سیدھی کے ہے اسلیے کہ

لَا يَكُونُ صِرَاطًا إِلَّا بِالْمَشْيِ عَلَيْهِ شِعْرٌ

نہیں ہوتی ہے وہ راہ راہ مگر بسبب چلنے کے اوپر اوسکے شعر

إذا دان لك الخلق فقد دان لك الحق

جس وقت مطیع اور منقاد ہوئی واسطے تیرے خلق پس تحقیق مطیع اور منقاد ہوا واسطے تیرے حق تعالے

وإن دان لك الحق فقد لا يتبع الخلق

اور اگر مطیع ہوا واسطے تیرے حق تعالے پس کبھی نہین متابعت کرتی ہے خلق

فحقق قولنا فيه فقولي كله حق

پس تحقیق اور ثابت جان قول ہمارا حق بیچ حق تعالے کے پس تمامی قول میرا حق ہے

فما في الكون موجود تراه ما له نطق

پس نہین ہے بیچ عالم کے کوئی موجود کہ دیکھے تو اوسکو کہ نہین ہے واسطے اوسکے نطق

وما خلق تراه العين إلا عينه حق

اور نہین ہے کوئی مخلوق کہ دیکھتی ہے اوسکو آنکھ مگر ذات اوس مخلوق کی حق تعالے ہے

ولكن مودع فيه لهذا صوره حق

ولیکن حق تعالے امانت رکھا گیا ہے بیچ مخلوق کے واسطے حق تعالی کے صورتین مخلوق کی ظروف ہین

اعلم أن العلوم الإلهية الذوقية الحاصلة لأهل الله مختلفة

جان تو اے طالب تحقیق علوم الٰہیہ ذوقیہ وجدانیہ کہ حاصل ہین واسطے اہل اللہ کے مختلف ہوتی ہین

باختلاف القوى الحاصلة منها مع كونها ترجع إلى عين واحدة

بسبب اختلاف اون قوتون کے کہ حاصل ہوتے ہین علوم اون قوتون سے باوجود ہونے ان قوتون کے یا اون علوم کے رجوع ہوتے ہین طرف ذات احد کے

فإن الله تعالى يقول كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي

جیسے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے ہوتا ہون مین کان اوسکا کہ سنتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور بینائی اوسکی کہ

يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يسعى بها فذكر

دیکھتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور دونون ہاتھ اوسکے کہ پکڑتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور پاؤن اوسکے کہ چلتا ہے وہ ساتھ اوسکے پس کیا ذکر اللہ تعالے نے

أن هويته هي عين الجوارح التي هي عين العبد فالهوية

کہ تحقیق حقیقت حق تعالے کی عین اون اعضاکی ہے کہ وہ اعضا عین بندہ کے ہین پس حقیقت

واحدة والجوارح مختلفة ولكل جارحة علم من علوم

ایک ہی ہے اور اعضا مختلف ہین اور واسطے ہر عضو کے ایک ایک علم ہے علوم

الأذواق يخصها من عين واحدة تختلف باختلاف الجوارح

ذوقیہ وجدانیہ سے کہ مختص ہے وہ علم اوس عضو کو کہ حاصل ہین وہ علوم ذات واحد سے مختلف ہوتے ہین وہ علوم بسبب اختلاف اعضا کے

كالماء حقيقة واحدة تختلف في الطعم باختلاف البقاع فمنه

مانند پانی کے کہ حقیقت اوس کی ایک ہی ہے مختلف ہوتا ہے وہ پانی بیچ مزہ کے بسبب اختلاف مکانون کے پس بعض اوس مین سے

(عذبٌ فراتٌ) ومنه (ملحٌ اُجاجٌ) وهو ماءٌ في جميع الاحوال لا

چشا پیاس بجھانے والا ہے اور بعض اوسمین سے کھاری کڑوا اور مزہ ہے اور پانی ہے بیچ تمامی احوال کے نہین

يتغيّر عن حقيقته وان اختلفت طعومه وهذه الحكمة من

متغیر ہوتا ہے وہ حقیقت اپنی سے اگرچہ مختلف ہوتے ہین مزے اوسکے اور یہی حکمت احدیہ حاصل ہوتی ہے

علم الارجل وهو قوله تعالى في الاكل لمن اقام كتبه لأكلوا

علم ارجل سے یعنی علم سلوک سے اور علم سلوک ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ بیچ حق غذای روحانی کے نازل ہے واسطے اوس شخص کے جسنے قایم کیا احکام کتب آسمانی کو البتہ کہاتے

من فوقهم ومن تحت ارجلهم فان الطريق الذي هو الصراط هو

فوق اپنے سے اور تحت پاؤن اپنے سے اسلیے کہ تحقیق جو راہ کہ راہ سیدہی ہے

المسلوك عليه والمشي فيه والسعي لا يكون الا بالارجل فلا

سلوک کیا جاتا ہے اوپر اوسکے اور چلا جاتا ہے بیچ اوسکے اور چلنا نہین ہوتا ہے مگر ساتھ پاؤن کے پس نہین

ينتج هذا الشهود في اخذ النواصي بيد من هو على صراط

حاصل ہوگی معرفت بیچ حق پکڑنے پیشانیون خلایق کے ہاتھ سے اوس رب کے جو وہ اوپر راہ

مستقيم الا هذا الفن الخاص من علوم الاذواق فنسوق

سیدہی کے ہے مگر اس فن خاص سے کہ عبارت علوم ذوقیہ وجدانیہ سے ہے پس ہانکینگے

المجرمين وهم الذين استحقوا المقام الذي ساقهم اليه بريح

ہم گنہگارون کو اور یہ وہ لوگ ہین کہ مستحق ہوئے ہین اوس مقام کے کہ چلایا اللہ تعالی نے اونکو طرف اوسی مقام کی ساتھ ہوا

الدبور الذي اهلكهم عن نفوسهم بها فهو ياخذ بنواصيهم

پچھم کے کہ ہلاک کیا حق تعالی نے اونکو نفسون اونکے سے بسبب اوس ہوا کے پس حقتعالی پکڑتا ہے بال پیشانی اون گنہگارون کے

والريح تسوقهم وهي عين الاهواء التي كانوا عليها الى جهنم

اور ہوا ہانکتی ہے اونکو اور وہ ہوا عین آرزو اور خواہشوں کی ہے کہ تھے وہ گنہگار اوپر اوسکے طرف دوزخ کے

وهي البعد الذي كانوا يتوهمونه فلما ساقهم الى ذلك

اور وہ دوزخ ایک دوری ہے کہ وہ لوگ وہم کرتے تھے اوسکا پس جب چلایا حق تعالی نے اونکو طرف اوس

الموطن حصلوا في عين القرب فزال البعد فزال مسمى جهنم

مقام جہنم کے واصل ہوئی وہ بیچ عین قرب کے پس زائل ہوئی دوری پس مبدل ہوئی حقیقت جہنم کی

في حقهم ففازوا بنعيم القرب من جهة الاستحقاق لانهم

بیچ حق اونکے کے پس پہنچے وہ لوگ بیچ نعمت قرب کے بسبب حقدار ہونے کے کیونکہ

مجرمون فما اعطاهم هذا المقام الذوقي اللذيذ من جهة المنة

وہ لوگ گنہگار ہین پس نہ عطا کیا حق تعالی نے اونکو یہ مقام قرب اور فنا کا کہ ذوقی اور لذیذ ہے بسبب احسان اور فضل کے

وَاِنَّمَا اَخَذَتْهُ بِمَا اسْتَحَقَّتْهُ حَقَائِقُهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا فَ

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ پکڑا انکو بسبب ان عملون کے کہ حقدار ہوئے اونکی ذاتین جن اعمال پر کہ تھے وہ پس تھے وہ

كَانُوْا فِي السَّعْيِ فِيْ اَعْمَالِهِمْ عَلٰى صِرَاطِ الرَّبِّ الْمُسْتَقِيْمِ لِاَنَّ نَوَاصِيَهُمْ

تھی وہ بیچ کوشش کے بیچ اعمال اپنے کے اوپر راہ سیدھی رب اپنے کے اسلیئے کہ تحقیق بال پیشانی اونکے کے

كَانَتْ بِيَدِ مَنْ لَهُ هٰذِهِ الصِّفَةُ فَمَا مَشَوْا بِنُفُوْسِهِمْ وَاِنَّمَا مَشَوْا

ہین ہاتھ مین اوس رب کے کہ واسطے اوسکے یہ صفت ہے پس نہ چلے وہ لوگ ساتھ ذاتون اپنی کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ چلے وہ لوگ

بِحُكْمِ الْجَبْرِ اِلٰى اَنْ وَصَلُوْا اِلٰى عَيْنِ الْقُرْبِ (وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ

ساتھ حکم جبر کے یہانتک کہ واصل ہوئے واسطے عین قرب کے اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اوس میت کے تم سے

وَلٰكِنْ لَا تُبْصِرُوْنَ) وَاِنَّمَا هُوَ يُبْصِرُ فَاِنَّهُ مَكْشُوْفُ الْغِطَاءِ فَبَصَرُهُ الْيَوْمَ

ولیکن نہین دیکھتے ہو تم اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ میت دیکھتی ہے اسلیئے کہ تحقیق کھل گیا ہے پردہ اوسکا پس بینائی اوسکی آج کے

حَدِيْدٌ وَمَا خَصَّ مَيِّتًا مِنْ مَيِّتٍ اَيْ مَا خَصَّ سَعِيْدًا فِي الْقُرْبِ مِنْ شَقِيٍّ

تیز ہے اور نہیں خاص کیا حق تعالی نے ایک میت کو دوسری میت سے یعنی نہیں خاص کیا حق تعالی نے سعید کو بیچ قرب کے شقی سے

(وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ) وَمَا خَصَّ اِنْسَانًا مِنْ اِنْسَانٍ

اور ہم بہت نزدیک ہین طرف ہر انسان کے رگ جان سے اور نہ خاص کیا حق تعالے نے ایک انسان کو دوسرے انسان سے

فَالْقُرْبُ الْاِلٰهِيُّ مِنَ الْعَبْدِ لَا خَفَاءَ بِهِ فِي الْاَخْبَارِ الْاِلٰهِيَّةِ فَلَا

پس قرب الٰہی کا بندہ سے نہیں ہے کوئی پوشیدگی بیچ ثبوت اوسکے کے بیچ خبر الٰہی کے پس نہیں ہے کوئی

قُرْبَ اَقْرَبُ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ هُوِيَّتُهُ عَيْنَ اَعْضَاءِ الْعَبْدِ وَقُوَاهُ

قرب نزدیک تر اس بات سے کہ ہووے ذات حق تعالی کی عین اعضا بندہ کے اور قوتین اوسکی

لِاَنَّ عَيْنَهُ تَعَالٰى بِعَيْنِهِ مَوْجُوْدَةٌ فِيْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ وَلَيْسَ

اسلیئے کہ تحقیق ذات حق تعالی کی بعینہ موجود ہے بیچ ہر چھوٹے اور بڑے کے اور نہیں ہے

الْعَبْدُ سِوٰى هٰذِهِ الْاَعْضَاءِ وَالْقُوٰى فَهُوَ حَقٌّ مَشْهُوْدٌ فِيْ خَلْقٍ

بندہ سوائے ان اعضا اور قوتون کے پس بندہ حق ہے کہ ظاہر ہے بیچ صورت خلق

مُتَوَهَّمٍ فَالْخَلْقُ مَعْقُوْلٌ وَالْحَقُّ مَحْسُوْسٌ مَشْهُوْدٌ عِنْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ

موہوم کی اور خلق معقول اور غیر محسوس ہے اور حق محسوس اور ظاہر ہے نزدیک ایمان والون

وَاَهْلِ الْكَشْفِ وَالْوُجُوْدِ وَمَا عَدَا هٰذَيْنِ الصِّنْفَيْنِ فَالْحَقُّ

اور اہل کشف اور وجدان کی اور ماسوا ان دونون فریق کے پس حق نزدیک

عِنْدَهُمْ مَعْقُوْلٌ وَالْخَلْقُ مَشْهُوْدٌ فَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ الْمِلْحِ الْاُجَاجِ

نزدیک اونکے معقول اور غیر محسوس ہے اور خلق ظاہر ہے پس وہ لوگ مرتبہ مین پانی کھاری بدمزہ کے ہین

والطائفة الأولى بمنزلة الماء العذب الفرات السائغ لشاربه

اور گروہ اول مرتبہ میں پانی میٹھے پیاس بجھانے والے مزے دار واسطے پینے والے اوسکے کے ہیں

فالناس على قسمين من الناس من يمشي على طريق يعرفها ويعرف غايتها

پس آدمی اوپر دو قسم کے ہیں بعض آدمیوں سے وہ شخص ہے کہ چلتا ہے وہ اوپر راہ کے کہ پہچانتا ہے حقیقت اسکی پہچانتا ہے غرض مطلب

فهي في حقه صراط مستقيم ومن الناس من يمشي على طريق يجهلها

پس وہ راہ بیچ حق اوس شخص کے راہ سیدھی ہے اور بعض آدمیوں سے وہ شخص ہے کہ چلتا ہے اوپر اوس راہ کے کہ نہیں جانتا ہے حقیقت اوسکی

ولا يعرف غايتها وهي عين الطريق التي عرفها الصنف الآخر فالعارف

اور نہیں پہچانتا ہے غرض اور مطلب اسکا حالانکہ وہ راہ عین اوس راہ کی ہے کہ پہچانا اوسکو گروہ دوسرے نے یعنی عرفانے پس عارف باللہ

يدعو إلى الله على بصيرة وغير العارف يدعو إلى الله على التقليد و

بلاتا ہے طرف اللہ تعالی کے اوپر بینائی کے اور غیر عارف باللہ بلاتا ہے طرف اللہ تعالے کے اوپر تقلید اور

الجهالة فهذا علم خاص يأتي من أسفل سافلين لأن الأرجل هي السفل

جہالت کے پس یہ علم کشفی ایک علم خاص ہے آتا ہے وہ علم نیچے سے سب نیچوں کے اسلیے کہ تحقیق پاؤں شخص کے اسفل ہیں

من الشخص وأسفل منهما ما تحتهما وليس إلا الطريق فمن عرف أن الحق

شخص سے اور اسفل ادنی پاؤں کی وہ چیز ہے کہ تحت میں اوسکے پاؤں کے ہی اور نہیں ہے وہ چیز تحتانی مگر راہ پس جسنے پہچانا یہ کہ تحقیق حق تعالی

عين الطريق عرف الأمر على ما هو عليه فإن فيه جل وعلا يسلك

عین راہ ہے پہچانا اوسنے حقیقت امر کو جو نفس الامر میں ہے اسلیے کہ تحقیق بیچ حق جل وعلا کے سلوک کرتا ہے

ويسافر إذ لا معلوم إلا هو وهو عين السالك والمسافر فلا عالم إلا

اور سفر کرتا ہے عارف کیونکہ نہیں ہے کوئی معلوم مگر حق تعالی اور وہی عین سلوک کرنے والا اور سفر کرنیوالا ہی پس نہیں ہے کوئی جاننے والا مگر

هو فمن أنت فاعرف حقيقتك وطريقتك فقد بان لك الأمر

حق تعالی پس کون ہے تو اے طالب پہچان حقیقت اپنی اور راہ اپنی پس تحقیق ظاہر ہوئی واسطے تیرے حقیقت امر کی

على لسان الترجمان إن فهمت وهو لسان حق فلا يفهمه إلا من

اوپر زبان مترجم حق تعالی کے اگر سمجھے تو اور زبان مترجم کی زبان حق تعالی کی ہے پس نہیں سمجھتا ہے کوئی اوسکو مگر وہ شخص

فهمه الحق فإن للحق نسبا كثيرة ووجوها مختلفة ألا ترى عادا قوم

کہ سمجھاوے اوسکو حق تعالی اسلیے کہ تحقیق واسطے حق تعالی کے نسبتیں بہت ہیں اور مظاہر مختلف آیا نہیں دیکھا ہے تو اے طالب عاد کو کہ قوم

هود كيف قالوا هذا عارض ممطرنا فظنوا خيرا بالله وهو عند

ہود کی ہیں کیونکر کہا انہوں نے کہ یہ بادل ہے مینہ برسانیوالا ہمارا پس گمان کیا انہوں نے نیک ساتھ اللہ تعالی کے اور حق تعالی نزدیک

ظن عبده به فأضرب لهم الحق عن هذا القول فأخبرهم بما هو أتم

گمان بندہ اپنے کے ہے ساتھ بندہ کے پس روگردانی کی واسطے اونکے حق تعالی نے اس قول سے اور خبر دی حق تعالی نے اونکو ساتھ اس چیز کے کہ وہ بہت کامل

والأعلى في القرب فإنه إذا أمطرهم فذلك حظ الأرض وسقي الحبة

اور سبت بلندی ہی بیچ قرب کے اسلیے کہ تحقیق بادل اگر برساتا اونکو پس وہ حصہ زمین اور پانی دینا باغ اور کھیتی کا تھا

فلا يصلون إلى نتيجة ذلك المطر إلا عن بعد فقال لهم بل هو ما

پس نہ پہونچے وہ لوگ طرف غرض اور مطلب اوس کی بیچ مگر بعد مدت بعید کے پس کہا حق تعالی نے واسطے اونکے بلکہ وہ بادل وہ چیز ہے

استعجلتم به ريح فيها عذاب أليم فجعل الريح إشارة إلى ما فيها من

کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھ اوسکی ہوا ہے کہ بیچ اوسکے عذاب درد دینے والا ہے پس کیا حق تعالی نے ریح کو اشارہ طرف اس چیز کے کہ بیچ اوسی ریح کے ہے

الراحة لهم فإن بهذه الريح أراحهم من هذه الهياكل المظلمة

راحت سے واسطے اس قوم کے اسلیے کہ تحقیق بسبب اس ریح کے راحت بخشی حق تعالی نے اونکو اس ابدان ظلمانیہ تاریک

والمسالك الوعرة والسدف المدلهمة وفي هذه الريح عذاب

اور راہوں دشوار اور حجابوں تاریک سے اور بیچ اس ریح کے ایک عذاب ہے

أي أمر يستعذبونه إذا ذاقوه إلا أنه يوجعهم لفرقة المألوف

یعنی ایک چیز ہے کہ لذیذ پاتی ہے وہ قوم اوسکو جسوقت چکھتی ہے اوسکو مگر تحقیق امر مذکور درد پہونچاتا ہے انکو بسبب جدائی اشیاء مألوف

فباشرهم العذاب فكان الأمر إليهم أقرب مما تخيلوه فدمرت

پس لاحق ہوا انکو عذاب پس تھا امر عذاب کا کہ لذت بخش ہے طرف قوم ہود کے قریب اوس چیز سے کہ خیال کرتی تھی قوم اوسکو پس ہلاک کیا ہوا نے

كل شيء بأمر ربها فأصبحوا لا يرى إلا مساكنهم وهي جثثهم التي

ہر چیز کو ساتھ حکم پروردگار اپنے کے پس ہوگئی قوم ایسی کہ نہیں دکھائی دیتی تھی مگر گھر اونکے اور وہ گھر اجسام اونکے ہیں

عمرتها أرواحهم الحقية فزالت حقية هذه النسبة الخاصة

کہ تعمیر کیا اون اجسام کو ارواح اونکی نے کہ منسوب ہیں طرف حق تعالی کے پس زائل ہوا ثبوت ان نسبتوں کا کہ مخصوص درمیان ہیں

وبقيت على هياكلهم الحياة الخاصة بهم من الحق التي تنطق

اور باقی رہی اوپر اجسام اونکے کے وہ حیات کہ مخصوص ہے ساتھ اونکے حق تعالی سے کہ ناطق ہوتی

بها الجلود والأيدي والأرجل وعذبات الأسواط والأفخاذ

بسبب اوس حیات کے جلدیں اور ہاتھ اور پاؤں اور اطراف کوڑونکی اور ران مردوں کی

وقد ورد النص الإلهي بهذا كله إلا أنه تعالى وصف نفسه

اور تحقیق وارد ہوئی نص الہی ساتھ اس ہر چیز مذکورہ کے مگر یہ کہ تحقیق حق تعالی نے صفت کی ذات اپنی کی

بالغيرة ومن غيرته حرم الفواحش وليس الفحش إلا ما ظهر

ساتھ غیرت کے اور غیرت سے اپنی حرام کیا فواحش کو اور نہیں ہے فحش مگر وہ چیز کہ ظاہر ہوئی

وأما فحش ما بطن فهو لمن ظهر له فلما حرم الفواحش) أي منع

لیکن فحش اوس چیز کا کہ پوشیدہ ہوئی پس وہ فحش واسطے اوس شخص کے ہے کہ ظاہر ہوئی وہ واسطے اوسکے پس جب حرام کیا حق تعالی نے فواحش کو یعنی منع کیا

أَنْ تَعْرِفَ حَقِيقَةَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَهِيَ أَنَّهُ عَيْنُ الْأَشْيَاءِ فَسَتَرَهَا

ابہات سے کہ پہچانی جاوے حقیقت اوس چیز کی کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اور وہ حقیقت یہ ہے کہ تحقیق حق تعالی عین اشیا کا ہے پس چھپایا حق تعالے نے اون حقیقت کو

بِالْغَيْرِيَّةِ وَهُوَ أَنْتَ مِنَ الْغَيْرِ فَالْغَيْرُ يَقُولُ السَّمْعُ سَمْعُ زَيْدٍ وَالْعَارِفُ

بسبب غیریت کے اور وہ غیریت تو ہی ہے کہ ماخوذ ہے غیر سے پس غیر کہتا ہے کہ کان زید کا ہی اور عارف

يَقُولُ السَّمْعُ عَيْنُ الْحَقِّ وَهَكَذَا مَا بَقِيَ مِنَ الْقُوَى وَالْأَعْضَاءِ فَمَا كُلُّ

کہتا ہے کہ کان زید کا عین حق تعالی کا ہے اور اسیطرح حال ہے اوس چیز کا کہ باقی ہے قوتوں اور اعضای جسمانی سے پس نہیں ہر

أَحَدٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَتَفَاضَلَ النَّاسُ وَتَمَيَّزَتِ الْمَرَاتِبُ فَبَانَ الْفَاضِلُ

ایک کہ پہچانے حق تعالی کو پس باہدیگر فضیلت کمی والی ہوئی آدمی اور ممیز ہوئے مرتبے ہر ایک کے پس ظاہر ہوا فاضل

وَالْمَفْضُولُ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا أَطْلَعَنِي الْحَقُّ وَأَشْهَدَنِي أَعْيَانَ رُسُلِهِ

اور مفضول اور جان تو اے طالب تحقیق شان یہ ہے کہ جب مطلع اور واقف کروایا مجکو حق تعالے نے اور ظاہر کیا واسطے میرے ارواح رسولوں

وَأَنْبِيَائِهِ كُلِّهِمُ الْبَشَرِيِّينَ مِنْ آدَمَ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

اور نبیوں اپنے کے کہ تمام اوسکے آدم زاد ہیں حضرت آدم سے حضرت محمد مصطفے تک رحمت اللہ کی اوپر اون

أَجْمَعِينَ فِي مَشْهَدٍ أُقِمْتُ فِيهِ بِقُرْطُبَةَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِينَ

کے بیچ مقام شہود مذکور کے کہ قایم کیا گیا میں بیچ اوسی مقام کے شہر قرطبہ میں بیچ سن پانسو اور چھیاسی

وَخَمْسِمِائَةٍ مَا كَلَّمَنِي أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الطَّائِفَةِ إِلَّا هُودٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ہجری کے نہ کلام کیا ساتھ میرے کسی نے اون گروہ انبیا میں سے مگر ہود علیہ السلام نے

فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي بِسَبَبِ جَمْعِيَّتِهِمْ وَرَأَيْتُهُ رَجُلًا ضَخْمًا فِي الرِّجَالِ حَسَنَ

پس تحقیق ہود علیہ السلام نے خبر دی مجکو سبب سے جمع ہونے انبیا علیہم السلام کے اور دیکھا میں نے حضرت ہود کو ایک مرد جسیم بیچ مردوں کے نیک

الصُّورَةِ لَطِيفَ الْمُحَاوَرَةِ عَارِفًا بِالْأُمُورِ كَاشِفًا لَهَا وَدَلِيلِي عَلَى

صورت پاکیزہ بیان عارف ساتھ امور حقاین کے کہولنے والے امور حقائق کو اور دلیل میری اوپر

كَشْفِهِ لَهَا قَوْلُهُ تَعَالَى مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي

کشف ہود علیہ السلام کے اون حقائق میں قول اللہ تعالے کا ہے کہ نہیں ہے کوئی چلنے والا مگر حق تعالے پکڑ رہا ہے بال پیشانی اوسکی کے تحقیق رب میرا

عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَيُّ بِشَارَةٍ أَعْظَمُ لِلْخَلْقِ مِنْ هَذِهِ ثُمَّ مِنَ امْتِنَانِ

اوپر راہ سیدہی کے ہی اور کونسی بشارت بزرگ ہے واسطے خلق کے اس بشارت سے اور کامل تر پھر احسان سے

اللَّهِ عَلَيْنَا أَنْ أَوْصَلَ إِلَيْنَا هَذِهِ الْمَقَالَةَ عَنْهُ فِي الْقُرْآنِ ثُمَّ تَمَّمَهَا

حق تعالے کے اوپر ہمارے یہ ہے کہ پہنچایا طرف ہمارے اس قول کو ہود علیہ السلام سے بیچ قرآن شریف کے پھر تمام اور کامل کیا اوس قول کو اوس شخص نے

الْجَامِعُ لِلْكُلِّ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَخْبَرَ بِهِ عَنِ الْحَقِّ

کہ جامع اور شامل ہے تمام عالم کو کہ وہ محمد مصطفے اللہ علیہ وسلم ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی انہوں نے ساتھ اوسکے حق تعالی سے

بأنه عين السمع والبصر واليد والرجل واللسان أي هو عين الحواس

اسطرح کہ تحقیق حق تعالی عین سمع اور عین آنکھ اور عین ہاتھ اور عین پاؤں اور عین زبان بندہ کی ہے یعنی حق تعالی عین حواس

والقوى الروحانية أقرب من الحواس فاكتفى بالأبعد المحدود

جسمانیہ بندہ کا ہے اور قوائے روحانیہ بندہ کی قریب تر حق تعالی کے ہیں حواس جسمانیہ بندہ سے پس اکتفا کیا حضرت خاتم الرسل نے ساتھ ذکر بعید محدود کی

عن الأقرب المجهول الحد فترجم الحق لنا عن نبيه هود عليه

یعنی حواس جسمانیہ کے اوس قریب محدود سے کہ وہ مجہول الحد ہیں یعنی وہ حواس روحانیہ ہیں پس بیان کیا حق تعالی نے واسطے ہمارے پیغمبر اپنے سے کہ ہود علیہ

السلام مقالته لقومه بشرى لنا وترجم رسول الله صلى الله عليه

السلام ہیں قول اونکے کو کہ واسطے قوم اونکے کے تھا جس حال میں بشارت دینے والا ہے حق تعالی کو واسطے ہمارے اور بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم عن الله تعالى مقالته بشرى لنا فكمل العلم في صدور الذين

وسلم نے اللہ تعالی سے قول اللہ تعالی کا جس حال میں بشارت دینیوالے ہیں آنحضرت واسطے ہمارے پس کامل ہوا علم بیچ سینہ اون لوگوں کے

أوتوا العلم وما يجحد بآياتنا إلا الكافرون فإنهم يسترونها وإن

کہ دیے گئے وہ علم وجدانی اور نہیں انکار کرتے ہیں آیتوں کو ہماری مگر کافر اسلیے کہ تحقیق وہ لوگ چھپاتے ہیں آیات وحدت کو اگرچہ

عرفوها حسدا منهم ونفاسة وظلما وما رأينا قط من عند الله

پہچانتے ہیں وہ اون آیات کو بسبب حسد کے جانب سے اپنے اور بسبب بخل اور ظلم کے اور نہ دیکھا ہم نے کبھی اللہ تعالے سے

في حقه تعالى في آية أنزلها أو إخبار عنه أوصله إلينا

حق بیچ اللہ تعالی کے بیچ کسی آیت کے کہ اوتارا اوسنے اسکو یا بیچ خبر دینے رسول کے جانب سے حق تعالی کے پہونچایا رسول نے اوس خبر کو طرف ہمارے

فيما يرجع إليه تعالى إلا بالتحديد تنزيها كان أو غير

بیچ اوس صفت کے کہ رجوع کرتی ہے وہ طرف حق تعالے کے مگر ساتھ محدود ہونے اور تقیید کے تنزیہی ہو وہ آیت اور خبر

تنزيه أوله العماء الذي ما فوقه هواء وما تحته هواء

یا تشبیہی اول اوس محدود کا مرتبہ عمائی ہے کہ نہیں مافوق اوس عما کی ہوا اور نہیں ماتحت اوس عما کے ہوا

وكان الحق فيه قبل أن يخلق الخلق ثم ذكر أنه استوى

اور تھا حق تعالی بیچ اوس عما کے یعنی ابر بلا کیف ہیں قبل خلق کے پیدا کرے حق تعالی خلق کو پھر ذکر کیا حق تعالے نے یہ کہ تحقیق حق تعالی نے قرار کیا

على العرش فهذا أيضا تحديد ثم ذكر أنه ينزل إلى السماء

اوپر عرش کے پس یہ آیت بھی محدود کرنیوالی ہے پھر ذکر کیا حق تعالی نے ساتھ پیغمبر اپنے کہ ایسا کہا کہ تحقیق حق تعالے نازل ہوتا ہے طرف آسمان

الدنيا فهذا تحديد ثم ذكر أنه في السماء وأنه في الأرض

دنیا کے پس یہ حدیث بھی محدود کرنیوالی ہے پھر ذکر کیا حق تعالے نے ایسا کہ تحقیق حق تعالی بیچ آسمان کے اور تحقیق وہ بیچ زمین کے ہے

وأنه معنا أينما كنا إلى أن أخبرنا أنه

اور تحقیق حق تعالے ساتھ ہمارے ہے جس جگہ ہوویں ہم یہانتک کہ خبر دی حق تعالی نے ساتھ لسان پیغمبر کے ہمکو کہ تحقیق حق تعالے

عَيْنُنَا وَنَحْنُ مَحْدُوْدُوْنَ فَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِالْحَدِّ وَقَوْلُهٗ

عین ہمارا ہے اور ہم محدود ہیں پس نہ صفت کی حق تعالیٰ نے ذات اپنی کی مگر ساتھ محدود کے اور قول اللہ تعالیٰ کا

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ حَدٌّ اَيْضًا اِنْ اَخَذْنَا الْكَافَ زَائِدَةً بِغَيْرِ

لیس کمثلہ شیٔ بھی محدود کرنے والا ہے حق تعالیٰ کو اگر اختیار کریں ہم کاف کو زائد غیر

الصِّفَةِ وَمَنْ تَمَيَّزَ عَنِ الْمَحْدُوْدِ فَهُوَ مَحْدُوْدٌ بِكَوْنِهٖ لَيْسَ عَيْنَ

صفت کا اور جو شے کہ متمیز اور جدا ہووے محدود سے پس وہ محدود ہے بسبب ہونے اوس کے غیر عین

هٰذَا الْمَحْدُوْدِ فَالْاِطْلَاقُ عَنِ التَّقْيِيْدِ تَقْيِيْدٌ وَالْمُطْلَقُ مُقَيَّدٌ

اس محدود کا پس مطلق کرنا مقید کرنے سے مقید کرنا ہے اور مطلق مقید ہو جاتا ہے

بِالْاِطْلَاقِ لِمَنْ فَهِمَ وَاِنْ جَعَلْنَا الْكَافَ لِلصِّفَةِ فَقَدْ حَدَدْنَا

بسبب قید اطلاق کے نزدیک اس شخص کے کہ سمجھتا ہو اور اگر گردانیں ہم کاف کشلہ کو واسطے صفت کے پس تحقیق محدود اور معین کیا ہم نے حق تعالیٰ کو

وَاِنْ اَخَذْنَا لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ عَلٰى نَفْيِ الْمِثْلِ تَحَقَّقْنَا بِالْمَفْهُوْمِ

اور اگر لیویں اور حمل کریں ہم لیس کمثلہ شیٔ کو اوپر معنی نفی مثل حق تعالیٰ کے یقین جانینگے ہم بدلیل مفہوم مخالف آیت مذکورہ کے

وَبِالْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ اَنَّهٗ عَيْنُ الْاَشْيَاءِ وَالْاَشْيَاءُ مَحْدُوْدَةٌ

اور بدلیل اخبار صحیحہ کے اسبات کو کہ تحقیق حق تعالیٰ عین اشیا کا ہے اور اشیا محدود اور متعین ہیں

وَاِنِ اخْتَلَفَتْ حُدُوْدُهَا فَهُوَ مَحْدُوْدٌ بِحَدِّ كُلِّ مَحْدُوْدٍ فَمَا

اگرچہ مختلف ہیں حدود اور تعینات اشیا کی پس حق تعالیٰ محدود اور معین ہے ساتھ حد اور تعین ہر ایک محدود کے اسلیے کہ

يُحَدُّ شَيْءٌ اِلَّا وَهُوَ حَدٌّ لِلْحَقِّ فَهُوَ السَّارِيْ فِيْ مُسَمَّى الْمَخْلُوْقَاتِ

نہیں حد کیجاتی ہے کوئی چیز مگر اوس حال میں کہ وہ حد حق تعالیٰ کی ہے پس حق تعالیٰ ساری ہے بیچ ان حقایق کے کہ نام اونکا مخلوقات

وَالْمُبْدَعَاتِ وَلَوْ لَمْ يَكُنِ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ مَا صَحَّ الْوُجُوْدُ فَهُوَ

اور بیچ ان حقایق کے کہ نام انکا مبدعات یعنی مخلوقات ہے اور اگر نہ ہوتا حقیقت حال اور امر ایسا صحیح ہونا وجود اور ہستی اشیا کی پس حق تعالیٰ

عَيْنُ الْوُجُوْدِ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ بِذَاتِهٖ وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُ شَيْءٍ

عین وجود اشیا کا ہے پس حق تعالیٰ اوپر ہر شے کے نگہبان ہے ساتھ ذات اپنی کے اور نہیں گران ہوتی ہے اوسکو نگہبانی کسی شے کی

فَحِفْظُهٗ لِلْاَشْيَاءِ كُلِّهَا حِفْظُهٗ لِصُوْرَتِهٖ عَنْ اَنْ يَكُوْنَ الشَّيْءُ

پس نگہبانی حق تعالیٰ کی واسطے اشیا کے تمام حفاظت کرنا حق تعالیٰ کا ہو واسطے صورت اپنی کے اسبات سے کہ پائی جاوے کوئی شے

عَلٰى غَيْرِ صُوْرَتِهٖ وَلَا يَصِحُّ اِلَّا هٰذَا فَهُوَ الشَّاهِدُ مِنَ الشَّاهِدِ

سوائے صورت حق تعالیٰ کے اور نہیں صحیح ہوتا ہے مگر یہ مذکور پس حق تعالیٰ شاہد حقیقی ہے ہر شاہد سے

وَالْمَشْهُوْدُ مِنَ الْمَشْهُوْدِ فَالْعَالَمُ صُوْرَتُهٗ وَهُوَ رُوْحُ الْعَالَمِ

اور مشہود حقیقی ہے ہر مشہود سے پس تمام عالم صورت حق تعالیٰ کی ہے اور حق تعالیٰ روح تمام عالم کا ہے

للمدبر له فهو الإنسان الكبير

اور تدبیر کرنیوالا اوسکا پس تمام عالم ساتھ اوسکے یعنی انسان کبیر ہے

شعر	فهو الكون كله	وهو الواحد الذي
شعر	پس حق تعالیٰ عالم ہے تمام	اور حق تعالیٰ ایک ہی ہے کہ
قام كوني بكونه	ولذا قلت يغتذي	فوجودي غذاؤه
قایم ہوئی ہستی میری ساتھ ہستی اوسکی کے	اور واسطے اسکے کہا میں نے کہ غذا دیتا ہے	پس وجود میرا غذا اوسکی ہے
وبه نحن نحتذي	فبه منه إن نظرت	بوجهٍ تعوّذي
اور ساتھ حق تعالیٰ کے ہم غذا لیتے ہیں	پس ساتھ حق تعالیٰ کے ہے حق تعالیٰ سے اگر نظر کرے تو	اور وحدۃ الوجود کی پناہ لینا میرا ہے

وَلِهٰذَا الْكَرْبِ تَنَفَّسَ فَنَسَبَ النَّفَسَ إِلَى الرَّحْمٰنِ لِأَنَّهُ رَحِمَ

اور واسطے اسی کرب ... سانس لیا اور نسبت کی سانس کی طرف اسم رحمن کی اسلیئے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے رحم کیا اور پیدا کیا

بِهٖ مَا طَلَبَتْهُ النِّسَبُ الْإِلٰهِيَّةُ مِنْ إِيجَادِ صُوَرِ الْعَالَمِ الَّتِي

ساتھ اسم رحمن کے اوس چیز کو کہ طلب کیا اوسکو نسبتوں الہیہ نے اور وہ مطلوب عبارت ہے پیدا کرنے سے صورتوں عالم کے جیسے کہ

قُلْنَا هِيَ ظَاهِرُ الْحَقِّ إِذْ هُوَ الظَّاهِرُ وَهُوَ بَاطِنُهَا إِذْ هُوَ الْبَاطِنُ وَ

کہا ہمنے کہ صورتیں عالم کی ظاہر صورت حق تعالیٰ کی ہیں اسلیئے کہ تحقیق حق تعالیٰ ظاہر ہے اور حق تعالیٰ باطن صورتوں عالم کا ہے اسلیئے کہ حق تعالیٰ باطن ہے اور

هُوَ الْأَوَّلُ إِذْ كَانَ وَلَا هِيَ وَهُوَ الْآخِرُ إِذْ كَانَ عَيْنَهَا

اور حق تعالیٰ اول ہے ... اور نہیں تھیں صورتیں عالم کی اور حق تعالیٰ آخر ہے اسلیئے کہ حق تعالیٰ عین صورتوں عالم کا ہے

عِنْدَ ظُهُورِهَا فَالْآخِرُ عَيْنُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنُ عَيْنُ الْأَوَّلِ

وقت ظاہر ہونے صورتوں عالم کے خارج میں پس اسم آخر عین اسم ظاہر کا ہے اور اسم باطن عین اسم اول کا ہے

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ لِأَنَّهُ بِنَفْسِهِ عَلِيمٌ فَلَمَّا أَوْجَدَ الصُّوَرَ

اور حق تعالیٰ ہر شے کو جاننے والا ہے اسلیئے کہ تحقیق حق تعالیٰ ذات اپنی کو جاننے والا ہے پس جب پیدا کیا حق تعالیٰ نے صورتوں عالم کو

فِي النَّفَسِ وَظَهَرَ سُلْطَانُ النِّسَبِ الْمُعَبَّرِ عَنْهَا بِالْأَسْمَاءِ صَحَّ

بیچ نفس رحمانی کے اور ظاہر ہوا غلبہ اور حکومت نسبتوں کا کہ تعبیر کی جاتی ہے اون نسبتوں سے ساتھ اسمای الٰہی کے صحیح

النَّسَبُ الْإِلٰهِيُّ لِلْعَالَمِ فَانْتَسَبُوا إِلَيْهِ تَعَالٰى فَقَالَ الْيَوْمَ أَضَعُ

ہوئی نسبت حق تعالیٰ کیواسطے عالم کی پس نسبت رکھنے والے ہوئے اہل عالم طرف حق تعالیٰ کی پس فرمایا حق تعالیٰ نے ساتھ لسان ... کہ آج کے دن پست کرونگا

نَسَبَكُمْ وَأَرْفَعُ نَسَبِي أَيْ آخُذُ عَنْكُمُ انْتِسَابَكُمْ إِلٰى

نسبتوں کو تمہاری اور بلند اور ظاہر کرونگا میں نسبتوں کو اپنی یعنی لونگا میں تم سے نسبت ذات اور صفات اور افعال کو تمہاری جو منسوب ہے طرف

أَنْفُسِكُمْ وَأَرُدُّكُمْ إِلَى انْتِسَابِكُمْ إِلَيَّ أَيْنَ الْمُتَّقُونَ أَيِ الَّذِينَ

ذاتوں تمہاری کے اور پھیر دونگا میں نسبت ذات اور صفات اور افعال کو تمہاری طرف میری کہاں ہیں متقی لوگ یعنی وہ لوگ کہ

١٠٥

اتخذوا الله وقاية فكان الحق ظاهرهم أي عين صورهم وهو الظاهرة وهو

گردانا اونھوں نے اللہ تعالی کو حافظ واسطے ذاتوں اور صفتوں اپنی کے پس ہوا حق تعالی ظاہر ان کا یعنی ہوا حق تعالی عین صورتوں ظاہری انکی کا اور وہ قوم

أعظم الناس وأحقهم وأقواهم عند الجميع وقد يكون

بزرگ ترین آدمیوں کی اور سزاوار تر اور قوی تر اونکی ہے نزدیک تمامی اہل اللہ کے اور کبھی ہوتا ہے

المتقي من جعل نفسه وقاية للحق بصورته إذ هوية الحق قوى العبد

صاحب تقوی وہ شخص کہ جسنے گردانا ذات اپنی کو حافظ واسطے حق تعالی کے ساتھ صورت مخصوص اپنی کے اسلیے کہ ہویت ذات حق تعالی کی قوی بندے کی ہے

فجعل مسمى العبد وقاية لمسمى الحق على الشهود حتى يتميز العالم

پس گردانی گئی ذات عبد کی ساتھ صورت مخصوص عبد کے حافظ واسطے ذات حق تعالی کے موافق شہود اور کشف عبد کے تا کہ تمیز ہو وے جاننے والا

من غير العالم (قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

غیر جاننے والے سے (کہ اے عارف کیا برابر ہوتے ہیں وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور وہ لوگ کہ نہیں جانتے ہیں سوائے

إنما يتذكر أولوا الألباب) وهم الناظرون في لب الشيء الذي

اسکے نہیں ہے کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل خالص) اور وہی لوگ نظر کرنے والے ہیں بیچ لب اور خلاصہ شے کے

هو المطلوب من الشيء فما سبق مقصر مجدا كذلك لا يماثل

کہ وہ اصل مطلوب اور مقصود ہے شے سے پس سبقت کی صاحب تقصیر نے اوپر کوشش کرنیوالے کے اور ایسے ہی نہیں مشابہ ہوتا ہے

أجير عبدا وإذا كان الحق وقاية للعبد بوجه والعبد وقاية للحق

مزدور ساتھ غلام کے اور جس وقت ہوا حق تعالی سبب حفاظت کا واسطے بندے کے ایک وجہ سے اور بندہ سبب حفاظت کا واسطے حق تعالی کے

بوجه فقل في الكون ما شئت إن شئت قلت هو الخلق وإن

دوسری وجہ سے پس کہہ اے طالب بیچ حق عالم کے جو کچھ کہ چاہے تو اگر چاہے کہو تو عالم خلق ہے اور اگر

شئت قلت هو الحق وإن شئت قلت هو الحق الخلق وإن شئت قلت

چاہے کہے تو عالم حق ہے اور اگر چاہے کہے تو عالم حق ہے اور خلق اور اگر چاہے کہے تو

لا حق من كل وجه ولا خلق من كل وجه وإن شئت قلت

نہیں ہے عالم حق تمامی وجوہ سے اور نہیں ہے عالم خلق تمامی وجوہ سے اور اگر چاہے قائل ہووے تو

بالحيرة في ذلك فقد بانت المطالب بتعيينك المراتب

حیرت کا بیچ حق عالم کے پس تحقیق ظاہر ہوئے مطالب مذکورہ بسبب تعین کرنے تیرے کے مرتبوں کو

ولولا التحديد ما أخبرت الرسل بتحول

اور اگر نہوتی تحدید بیچ حق تعالی کے نہ خبر دیتے رسول ساتھ تحول اور تلبس

الحق في الصور ولا وصفته بخلع الصور

حق تعالی کے بیچ صورتوں کے اور نہ صفت کرتے وہ حق تعالی کی ساتھ نکالنے صورتوں کے

عن نفسه شعر

ذات حق تعالے سے شعر

فلا تنظر العين الا اليه — ولا يقع الحكم الا عليه

پس نہیں نظر کرتی ہے کوئی آنکھ مگر طرف حق تعالی کے — اور نہیں واقع ہوتا ہے حکم نیک و بد کا مگر اوپر حق تعالی کے

فنحن له وبه في يديه — وفي كل حال فانا لديه

پس ہم اہل عالم ملک حق تعالی کی ہیں بسبب اوسکے ہیں اور بیچ قبضہ قدرت اسکے — اور بیچ ہر حال کے ہم اہل عالم نزدیک حق تعالی کے ہیں

ولهذا ينكر ويعرف وينزه ويوصف فمن رأى الحق منه

اور بسبب اسی تعین مراتب کے انکار کیا جاتا ہو اور پہچانا جاتا ہو اور منزہ کیا جاتا ہو اور وصف کیا جاتا ہے حق تعالی کا پس جسنے دیکھا حق کو حق سے

فيه بعينه فذلك العارف ومن رأى الحق منه فيه بعين

بیچ حق کے آنکھ سے حق کی پس وہ شخص عارف ہے اور جسنے دیکھا حق کو حق سے بیچ حق کے ساتھ آنکھ

نفسه فذلك غير العارف ومن لم ير الحق منه ولا فيه

ذاتی اپنی کے پس وہ شخص غیر عارف ہے اور جسنے نہ دیکھا حق کو حق سے اور نہ بیچ حق کے

وانتظر ان يراه بعين نفسه فذلك الجاهل وبالجملة فلا بد

اور انتظاری کی اوسنے اسبات کی کہ دیکھے حق کو ساتھ آنکھ ذاتی اپنی کے پس وہ شخص جاہل ہے اور حاصل کلام کا یہ ہے کہ ضرور ہے

لكل شخص من عقيدة في ربه يرجع بها اليه ويطلبه فيها فاذا

واسطے ہر شخص غیر عارف کامل کے کسی ایک عقیدے سے بیچ حق رب اپنے کے کہ رجوع کرتا ہو وہ بسبب اس عقیدے کے طرف رب اپنے کے اور طلب کرتا ہو وہ رب کو بیچ صورت اسی عقیدے کے پس

تجلى له الحق فيها عرفه واقر به وان تجلى له في غيرها

جس وقت تجلی کرتا ہو واسطے اوسکے حق تعالی بیچ صورت اس عقیدے کے پہچانتا ہے حق کو اور اقرار کرتا ہو ساتھ اوسکے اور اگر تجلی کرتا ہو حق تعالی واسطے اوسکے بیچ غیر اوس عقیدے کے

انكره وتعوذ منه واساء الادب عليه في نفس الامر وهو

انکار کرتا ہے وہ حق تعالی کا اور پناہ مانگتا ہو حق تعالی سے اور بے ادبی کرتا ہو ساتھ حق تعالی کے حقیقت میں حالانکہ

عند نفسه انه قد تادب معه فلا يعتقد معتقد الها الا بما

نزدیک نفس اوسکے کے یہ ہو کہ تحقیق ادب کیا اوسنے ساتھ حق تعالی کے پس نہیں اعتقاد کرتا ہو کوئی اعتقاد کرنیوالا کسی الہ او معبود کو مگر ساتھ اوس امر کے

جعل في نفسه فالاله في الاعتقادات بالجعل فما راوا الا

کہ جعل کیا اور بنا لیا اوسنے اوس امر کو بیچ نفس اپنے کے پس الہ او معبود بیچ اعتقادات کے ساتھ بنا لینے کسی بنانیوالے کے ہے پس نہ دیکھا اون اعتقاد والوں نے مگر

نفوسهم وما جعلوا فيها فانظر مراتب الناس في العلم بالله

ذاتوں اپنی کو اور اوس صورت کو کہ بنا لیا ہے اونھوں نے بیچ اونکے ذاتوں اپنی کے پس دیکھ تو اے طالب مراتب لوگوں کی بیچ علم اور معرفت باللہ کے

هو عين مراتبهم في الرؤية يوم القيامة وقد اعلمتك بالسبب

کہ وہی علم اونکا عین مراتب اونکے کا ہے بیچ رویت حق تعالی کے روز قیامت میں اور تحقیق آگاہ کر چکا میں تجھکو ساتھ اوس سبب کے

الموجب لذلك فإياك أن تتقيد بعقد مخصوص وتكفر بما سواه

کہ باعث ہو وہ سبب واسطے تجلی حق کے سب اعتقادات معتقد کی اور دور کر اے طالب اپنے تئیں اس بات سے کہ مقید ہو تو ساتھ اعتقاد مخصوص کے اور کافر ہو وے تو ساتھ اس کے سوا کے

فيفوتك خير كثير بل يفوتك العلم بالأمر على ما هو عليه فكن في

پس فوت ہوگی تجھ سے خیر اور نیکی بہت بلکہ فوت ہوگا تجھ سے علم اور معرفت حقیقت حال کی جو نفس الامر میں ہے پس ہو جا تو اے طالب بیچ

نفسك هيولى لصور المعتقدات كلها فإن الله تبارك وتعالى أوسع

ذات اور باطن اپنے کے ہیولی اور مادہ تمامی صورتوں معتقدہ کا پس تحقیق اللہ بزرگ اور برتر وسیع تر

وأعظم من أن يحصره عقد دون عقد فإنه يقول (فأينما تولوا

اور عظیم تر ہے اس بات سے کہ حصر کرے اوسکو ایک ہی اعتقاد سوائے دوسرے اعتقادوں کے اسلیئے کہ تحقیق حق سبحانہ فرماتا ہے جس طرف منہ پھیرو پس

فثم وجه الله) وما ذكر أينا من أين وذكر أن ثم وجه الله و

پس وہاں ذات اللہ تعالی کی ہے اور نہیں تخصیص کی حق تعالی نے ایک جہت کی دوسری جہت سے اور ذکر کیا حق تعالی نے کہ تحقیق اس جگہ وجہ اللہ تعالی کی ہے اور

وجه الشيء حقيقته فنبه بهذا قلوب العارفين لئلا تشغلهم

وجہ ہر شے کی حقیقت اور ذات اوسی شے کی ہے پس تنبیہ کی حق تعالی نے ساتھ اس حق کے قلوب عارفین کو تا کہ نہ باز رکھیں اونکو

العوارض في الحياة الدنيا عن استحضار مثل هذا فإنه لا يدري

عوارض اور امور دنیوی بیچ حیات دنیا کے حاضر کرنے سے مثل اس شہود جمال حق کے اسلیئے کہ تحقیق نہیں جانتا ہے

العبد في أي نفس يقبض فقد يقبض في وقت غفلة فلا يستوي

بندہ کہ بیچ کس دم کے قبض کیا جاویگا وہ پس کبھی قبض کیا جاتا ہے بندہ بیچ وقت غفلت کے پس نہیں برابر ہوتا وہ بندہ غافل

مع من قبض على حضور ثم إن العبد الكامل مع علمه بهذا يلزم

ساتھ اوس بندے کے کہ قبض کیا جاتا ہے اوپر حضوری کے پھر تحقیق بندہ کامل باوجود علم اپنے کے ساتھ مفہوم آیت (اینما تولوا) کے لازم پکڑتا ہے وہ

في الصورة الظاهرة والحال المقيدة التوجه بالصلاة إلى

بیچ صورت ظاہری کے اور بیچ حال مقید مخصوص کے متوجہ ہونے کو بیچ نماز کے طرف

(شطر المسجد الحرام) ويعتقد أن الله تعالى في قبلته حال صلاته

(مسجد حرام کے) اور اعتقاد کرتا ہے کہ تحقیق اللہ تعالی بیچ قبلہ یعنی روبرو اسکے ہر حالت نماز میں

وهو بعض مراتب وجوه الحق من (أينما تولوا فثم وجه الله)

اور وہ قبلہ بعض مراتب مرتبوں وجوہ حق کا ہے مرتبوں سے (اینما تولوا فثم وجہ اللہ) کی

فشطر المسجد الحرام منها ففيه وجه الله ولكن لا تقل هو ههنا

پس جہت مسجد حرام کی بعض وجوہ ان مراتب کی ہووے ہیں پس بیچ جہت مسجد حرام کے وجہ اور ذات اللہ تعالی کی ہے لیکن مت کہہ تو کہ وجہ اور ذات اللہ تعالی کی اوسی جگہ ہے

فقط بل قف عند ما أدركت والزم الأدب في استقبال شطر

فقط بلکہ قایم رہ نزدیک اون وجوہ اور مراتب کے کہ ادراک کیا تو نے آیت قرآنی سے اور لازم پکڑ تو ادب کو بیچ استقبال جہت

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) وَالْزَمِ الْأَدَبَ فِي عَدَمِ حَصْرِ الْوَجْهِ فِي تِلْكَ الْأَيْنِيَّةِ

مسجد حرام کے) اور لازم پکڑ تو ادب کو بیچ نہ حصر کرنے وجہ اور ذات اللہ تعالیٰ کے بیچ اوس جہت مخصوصہ

الْخَاصَّةِ بَلْ هِيَ مِنْ جُمْلَةِ أَيْنِيَّاتِ مَا تَوَلَّى مُتَوَلٍّ إِلَيْهَا فَقَدْ بَانَ لَكَ

مذکورہ کے بلکہ وہ جہت مخصوصہ تمامی اون جہتوں میں سے ہے کہ منہ پھیرتا ہے کوئی منہ پھیرنیوالا طرف ان جہتوں کے پس تحقیق ظاہر ہوئی واسطے تیرے

عَنِ اللّٰهِ أَنَّهُ فِي أَيْنِيَّةِ كُلِّ وِجْهَةٍ وَمَا ثَمَّ إِلَّا الْاِعْتِقَادَاتُ فَالْكُلُّ

طرف سے یہ بات کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بیچ جہت ہر توجہ کے ہے اور نہیں ہے بیچ جہات توجہ کے مگر اعتقادات یعنی جہات عقلی پس ہر ایک صاحب اعتقاد

مُصِيبٌ وَكُلُّ مُصِيبٍ مَأْجُورٌ وَكُلُّ مَأْجُورٍ سَعِيدٌ وَكُلُّ سَعِيدٍ مَرْضِيٌّ عِنْدَ

کو پہنچنے والا ہے اور ہر راستی والا اجر پاوے گا اور جسکو اجر دیا جاویگا وہ سعید ہے اور ہر سعید محبوب اور پسندیدہ ہے نزدیک

رَبِّهِ وَإِنْ شَقِيَ زَمَانًا مَا فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَرِضَ وَتَأَلَّمَ أَهْلُ

رب اپنے کے اگرچہ شقی اور بدبخت رہے کچھ زمانہ بیچ دار آخرت کے پس تحقیق بیمار اور دردناک ہوئے اہل خاصان

الْعِنَايَةِ مَعَ عِلْمِنَا بِأَنَّهُمْ سُعَدَاءُ أَهْلُ حَقٍّ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمِنْ

خدا باوجود علم ہمارے کے اسباب کا کہ تحقیق وہ سعید اور اہل حق ہیں بیچ حیات دنیا کے پس بعض

عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ تُدْرِكُهُمْ تِلْكَ الْآلَامُ فِي الْحَيٰوةِ الْأُخْرٰى

بندگان خدا سے وہ لوگ ہیں کہ پہونچینگے اونکو وہ درد مذکور بیچ حیات آخرت کے

فِي دَارٍ تُسَمّٰى جَهَنَّمَ وَمَعَ هٰذَا لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

اوس گھر میں کہ نام رکھا جاتا ہے اوسکا جہنم اور باوجود اسکے نہیں یقین جانتا ہے کوئی اون اہل علم

الَّذِينَ كَشَفُوا الْأَمْرَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ أَنَّهُ لَا يَكُونُ لَهُمْ فِي تِلْكَ

میں سے کہ کشف حاصل کیا ہے اونہوں نے امر جہنم کا جو نفس الامر میں ہے اسباب کو کہ نہوگی واسطے اُن کفار کے بیچ

الدَّارِ نَعِيمٌ خَاصٌّ بِهِمْ إِمَّا بِفَقْدِ أَلَمٍ كَانُوا يَجِدُونَهُ فَارْتَفَعَ عَنْهُمْ

دار آخرت کے نعمت اور بہشت جو مخصوص ہے ساتھ اونکے یا نعمت بسبب گم ہونے اس درد کے کہ پاتی تھی قوم کفار اوسکو پس دور ہوگا وہ درد ساتھ اونسے

فَيَكُونُ نَعِيمُهُمْ رَاحَتَهُمْ عَنْ وِجْدَانِ ذٰلِكَ الْأَلَمِ أَوْ يَكُونُ

پس ہوگی نعمت اونکی راحت اور نجات اونکی پانے سے اوس درد کے یا ہوگی

نَعِيمٌ مُسْتَقِلٌّ زَائِدٌ كَنَعِيمِ أَهْلِ الْجِنَانِ فِي الْجِنَانِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

نعمت مستقل زاید اوپر راحت کے جیسے کہ نعمت اہل بہشت کی ہے بیچ بہشت کے اور اللہ دانا تر ہے

فَصُّ حِكْمَةٍ فُتُوحِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ صَالِحِيَّةٍ

یہ فص حکمت فتوحیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ صالحیہ کے

من الآيات آيات الركائب | وذلك لاختلاف في المذاهب

بعض معجزے ان میں سے اونٹنیاں کے جیسے سواریوں کے ہیں | اور سواری کا معجزہ ہونا بسبب اختلاف مقصد اور شوق کے بیچ راہوں کے سلوک کے ہیں

فمنهم قائمون بها بحق | ومنهم قاطعون بها السباسب

بعض ان میں سے وہ ہیں جو قائم ہیں ساتھ اون کے ساتھ حق تعالی کے | اور بعض ان میں سے قطع کرنے والے ہیں بواسطہ ان سواریوں کے بیابانوں کو

فأما القائمون فأهل عين | وأما القاطعون هم الجنائب

لیکن جو لوگ قائم ہیں ساتھ حق کے پس وہ اہل مشاہدہ ہیں | اور جو لوگ قطع کرنے والے ہیں میدان احکام کو وہ مجذوب بعید ہیں

وكل منهم يأتيه منه | فتوح غيوبه من كل جانب

اور تمام اہل مشاہدہ میں سے آتے ہیں ہر ایک کو حق تعالی سے | فتوحات اور کشائشیں غیب حق کی ہر طرف سے

اعلم وفقك الله تعالى أن الأمر مبني في نفسه على الفردية ولها

جان تو اے طالب تحقیق توفیق دے تجھکو اللہ تعالی کہ امر ایجاد اور ظہور عالم کا موقوف ہے فردیت پر اور واسطے اوس فردیت کے

التثليث فهي من الثلاثة فصاعدا فالثلاثة أول الأفراد و

تثلیث ہے پس فردیت کی ابتدا تین سے ہے اور اوپر جہاں تک کہ جاوے پس تین اول فردوں کا ہے اور

عن هذه الحضرة الإلهية وجد العالم فقال تعالى إنما قولنا

اسی حضرت فردیت الٰہیہ سے موجود ہوا عالم پس فرمایا حق تعالی نے سوائے اسکے نہیں ہے قول ہمارا

لشيء إذا أردناه أن نقول له كن فيكون فهذه ذات ذات إرادة

واسطے کسی چیز کے جب ارادہ کرتے ہیں ہم اسکا یہ کہ کہتے ہیں ہم اسکو ہو جا پس موجود ہو جاتی ہے پس ذات قائل کی ایک ذات ہے صاحب ارادہ

وقول فلولا هذه الذات وإرادتها وهي نسبة التوجه بالتخصيص

اور صاحب قول پس اگر نہ ہوتی یہ ذات قائل کی اور ارادہ اوس ذات کا اور نسبت توجہ اوس ذات کی ساتھ تخصیص اور ترجیح کے

لتكوين أمر ما ثم قوله عند هذا التوجه (كن) لذلك الشيء ما كان

واسطے ایجاد کسی شئے کے پھر قول اوسکا نزدیک اوس توجہ کے کہ کن ہے واسطے اوس شئے کے نہ موجود ہوتی

ذلك الشيء ثم ظهرت الفردية الثلاثية أيضا في ذلك الشيء

وہ شئے پھر ظاہر ہوئی فردیت سہ گانی خالق کی بیچ اوس شئے مخلوق کے بھی

وبها من جهته صح تكوينه واتصافه بالوجود وهي شيئيته

اور بسبب اسی فردیت کے درست ہوا پیدا ہونا اوسکا اور متصف ہونا اوسکا ساتھ وجود خارجی کے اور فردیت شئے مخلوق کی یعنی ثابتہ اسکا

وسماعه وامتثاله أمر مكونه بالإيجاد فقابل ثلاثة بثلاثة

اور سننا اوسکا اور بجا لانا اوسکا امر خالق اپنے کا ہے ساتھ ایجاد اوسکے پس مقابل ہوئیں تینوں چیزیں مخلوق کی ساتھ تینوں چیزوں خالق کے

ذاته الثابتة في حال عدمها في موازنة ذات موجدها

ایک یہ کہ ذات ثابتہ مخلوق کی ہے بیچ حال عدم وجود خارجی اوسکے کے مقابل میں ذات خالق اپنے کے

١١٠

وَسَمَاعُهُ فِي مُوَازَنَةِ إِرَادَةِ مُوجِدِهِ وَقَبُولُهُ بِالِامْتِثَالِ

اور وہ سننا اوس شے مخلوق کا ہے مقابلہ مین ارادہ خالق اپنے کے اور ذریعہ قبول کرنا اس شے مخلوق کا ہو ساتھ بجا لانے کے

لِمَا أَمَرَهُ بِهِ مِنَ التَّكْوِينِ فِي مُوَازَنَةِ قَوْلِهِ (كُنْ) فَكَانَ هُوَ فَنَسَبَ

اوس حکم کو کہ امر کیا حق نے اوس مخلوق کو ساتھ اوس حکم کے کہ وہ حکم ہوا واسطے تکوین کے جو تھا مقابلہ مین قول حق تعالیٰ کے کن پس ہوگئی وہ شے مخلوق پس نسبت کی حق تعالیٰ نے

التَّكْوِينَ إِلَيْهِ فَلَوْلَا أَنَّهُ فِي قُوَّتِهِ التَّكْوِينُ مِنْ نَفْسِهِ عِنْدَ هَذَا

تکوین کی طرف شے مذکور کے پس اگر نہ ہوتی بیچ قوت شے مذکور کے استعداد اور قابلیت موجود ہونے کی ذات اپنی سے وقت سننے اس

الْقَوْلِ مَا تَكَوَّنَ فَمَا أَوْجَدَهَا هَذَا الشَّيْءَ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ

قول کن کے نہ موجود ہوتی وہ شے پس پیدا کیا کسی نے اس شے کو بیچ حالت معدومیت اوس شے کے وقت

الْأَمْرِ بِالتَّكْوِينِ إِلَّا نَفْسُهُ فَأَثْبَتَ الْحَقُّ تَعَالَى أَنَّ التَّكْوِينَ لِلشَّيْءِ

امر تکوین کے مگر ذات اوسکی نے پس ثابت کیا حق تعالیٰ نے اثبات کو کہ تحقیق تکوین اور موجود ہونا شے کی ثابت ہے واسطے ذات

نَفْسِهِ لَا لِلْحَقِّ وَالَّذِي لِلْحَقِّ فِيهِ أَمْرُهُ خَاصَّةً وَكَذَا أَخْبَرَ

اوس شے کے نہ واسطے حق تعالیٰ کے اور وہ چیز کہ خاص واسطے حق تعالیٰ کے ہے بیچ تکوین کے وہ امر حق کا ہونا ہے اور ایسی ہی خبر دی حق نے

عَنْ نَفْسِهِ فِي قَوْلِهِ (إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ

ذات اپنی سے بیچ قول اپنے کے کہ سوائے اسکے نہیں ہے قول ہمارا واسطے کسی چیز کے جبکہ ارادہ کرین ہم اوسکا یہ کہ کہتے ہین ہم اوسکو موجود ہو جا

فَيَكُونُ) فَنَسَبَ التَّكْوِينَ لِنَفْسِ الشَّيْءِ عَنْ أَمْرِ اللهِ وَهُوَ الصَّادِقُ

پس موجود ہو جاتی ہے وہ پس نسبت کی حق تعالیٰ نے تکوین اور موجود ہونے کی طرف ذات شے مخلوق کی امر اپنی سے اور حق تعالیٰ صادق ہے

فِي قَوْلِهِ وَهَذَا هُوَ الْمَعْقُولُ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ كَمَا يَقُولُ الْآمِرُ

بیچ قول اپنے کے اور یہ نسبت موجود ہونے کی طرف شے مخلوق کے ایک امر ہے موافق عقل کے حقیقت مین جیسے کہ کہتا ہے آمر یعنی امر کرنے والا

الَّذِي يُخَافُ فَلَا يُعْصَى لِعَبْدِهِ قُمْ فَيَقُومُ الْعَبْدُ امْتِثَالًا لِأَمْرِ

کہ خوف کیا جاتا ہے اوس سے اور نہیں نافرمانی کیا جاتا ہے وہ واسطے غلام اپنے کے کہ کھڑا ہو جا پس کھڑا ہوتا ہے غلام واسطے بجا لانے امر

سَيِّدِهِ فَلَيْسَ لِلسَّيِّدِ فِي قِيَامِ هَذَا الْعَبْدِ سِوَى أَمْرِهِ لَهُ

سردار اپنے کے پس نہین ہے واسطے سردار کے بیچ کھڑے ہونے اس غلام کے کوئی دخل سوائے امر کے واسطے غلام کے

بِالْقِيَامِ وَالْقِيَامُ مِنْ فِعْلِ الْعَبْدِ لَا مِنْ فِعْلِ السَّيِّدِ فَقَامَ أَصْلُ

قیام مین اور قیام فعل غلام سے ہے نہ فعل سردار سے پس قایم ہوئی اصل

التَّكْوِينِ عَلَى التَّثْلِيثِ أَيْ مِنَ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْجَانِبَيْنِ مِنْ جَانِبِ

تکوین شے کی اوپر تثلیث کے یعنی تین تین اجزا دونون طرف سے تین طرف سے

الْحَقِّ وَمِنْ جَانِبِ الْخَلْقِ ثُمَّ سَرَى ذَلِكَ فِي إِيجَادِ الْمَعَانِي بِالْأَدِلَّةِ

حق تعالیٰ کے اور تین طرف سے مخلوق کی پھر سرایت کی تثلیث نے بیچ پیدا کرنے معنون نظریہ کو ساتھ دلیلوں کے

فَلَا بُدَّ فِي الدَّلِيلِ أَنْ يَكُونَ مُرَكَّبًا مِنْ ثَلَاثَةٍ عَلَى نِظَامٍ مَخْصُوصٍ

پس ضرور ہے بیچ دلیل معنی نظری کے یہ کہ ہووے وہ دلیل مرکب تین جزو سے اوپر انتظام اور ترکیب مخصوص

وَشَرَائِطَ مَخْصُوصَةٍ وَحِينَئِذٍ يُنْتِجُ فَلَا بُدَّ عَنْ ذٰلِكَ وَهُوَ أَنْ يُرَكِّبَ

اور شرط مخصوص کے اور اسوقت نتیجہ دیگی دلیل پس ضرور ہے اوس انتظام اور شرط مذکور سے اور وہ یہ ہے کہ مرکب کرے

الْمُنَاظِرُ دَلِيلَهُ مِنْ مُقَدِّمَتَيْنِ كُلُّ مُقَدِّمَةٍ تَحْتَوِي عَلَى مُفْرَدَيْنِ

مناظر دلیل اپنی دو مقدموں سے یعنی دو جملوں سے کہ ہر مقدمہ شامل ہووے اوپر دو مفردوں کے

فَيَكُونُ أَرْبَعَةً وَاحِدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ يَتَكَرَّرُ فِي الْمُقَدِّمَتَيْنِ

پس ہونگے بیچ دلیل کے چار مفرد ایک ان چار مفردوں سے مکرر ہوتا ہے بیچ دونوں مقدموں کے

لِيَرْتَبِطَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى كَالنِّكَاحِ فَيَكُونُ ثَلَاثَةً لِأَجْلِ تَكْرَارِ

تاکہ ربط اور التیام پاوے ایک دونوں مقدموں کا ساتھ دوسرے مقدمہ کے مانند نکاح کے پس ہونگے اجزاء دلیل کے تین بوجہ مفرد کے سبب تکرار

الْوَاحِدِ فِيهِمَا فَيَكُونُ الْمَطْلُوبُ إِذَا وَقَعَ هٰذَا التَّرْتِيبُ عَلَى الْوَجْهِ

ایک جز کی بیچ دونوں مقدموں کے پس حاصل ہوگا مطلوب یعنی نتیجہ جسوقت واقع ہووے یہ انتظام اور ترتیب مقدمات کی اوپر ایک وجہ

الْمَخْصُوصِ وَهُوَ رَبْطُ إِحْدَى الْمُقَدِّمَتَيْنِ بِالْأُخْرَى بِتَكْرَارِ

مخصوص کے اور وہ وجہ مخصوص ربط دینا ایک دونوں مقدموں کا ہے ساتھ دوسرے مقدمہ کے بسبب تکرار

ذٰلِكَ الْوَاحِدِ الْمُفْرَدِ الَّذِي بِهِ صَحَّ التَّثْلِيثُ وَالشَّرْطِ الْمَخْصُوصِ

اوس ایک مفرد کے کہ بسبب اوسکے صحیح ہوئی تثلیث اور اوپر ایک شرط مخصوص کے

وَهُوَ أَنْ يَكُونَ الْحُكْمُ أَعَمَّ مِنَ الْعِلَّةِ أَوْ مُسَاوِيًا لَهَا وَحِينَئِذٍ

اور شرط مذکور یہ ہے کہ ہووے محکوم یعنی محمول نتیجہ کا عام علت سے یعنی حد اوسط سے یا ہووے محکوم نتیجہ کا مساوی واسطے علت کے یعنی واسطے حد اوسط کے اور اسوقت میں

تَصْدُقُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَإِنَّهُ يُنْتِجُ نَتِيجَةً غَيْرَ صَادِقَةٍ

صادق ہوگا نتیجہ دلیل کا اور اگر نہ ہووے ترتیب مقدمہ کی اوپر وجہ اور شرط مخصوص کے پس تحقیق منتج ہوگی دلیل نتیجہ غیر صادق کا

وَهٰذَا مَوْجُودٌ فِي الْعَالَمِ مِثْلُ إِضَافَةِ الْأَفْعَالِ إِلَى الْعَبْدِ

اور یہ نتیجہ غیر صادق موجود ہے بیچ عالم کے جیسے کہ نسبت کرنا معتزلی کا افعال اختیاری بندے کے طرف بندے کے

مُعَرَّاةً عَنْ نِسْبَتِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى أَوْ إِضَافَةِ التَّكْوِينِ

بغیر نسبت اون فعلون کے طرف اللہ تعالی کے یا جیسے کہ نسبت کرنا علماء ظاہری کا ایجاد اور تکوین عالم کا

الَّذِي نَحْنُ بِصَدَدِهِ إِلَى اللّٰهِ مُطْلَقًا وَالْحَقُّ مَا أَضَافَهُ الْأَوَّلِ

کہ ہم درپے بیان اوسکے کے ہیں طرف اللہ تعالی کے اوپر اطلاق اور عموم کے حالانکہ حق تعالی نے نہیں نسبت کی تکوین کی مگر طرف

الشَّيْءِ الَّذِي قِيلَ لَهُ كُنْ وَمِثَالُهُ إِذَا أَرَدْنَا أَنْ نَدُلَّ عَلَى

اوس شے مخلوق کے کہ کہا گیا واسطے اوس شے کے کن یعنی ایجاد معانی میں مثال دلیل عقلی صحیح نتیجہ والی کی جسوقت ارادہ کریں ہم یہ کہ استدلال کریں ہم اوپر

أنّ وجود العالم عن سبب فنقول كلّ حادث فله سبب فمعنا

دعوی اثبات کے لئے تحقیق وجود عالم کا حاصل ہے سبب اور علت سے پس کہتے ہیں ہم ہر حادث کے لیے ایک سبب ہے پس حاصل ہوا ساتھ ہمارے اس استدلال کے

الحادث والسبب ثمّ نقول في المقدّمة الأخرى والعالم حادث

ایک حادث یعنی حد اوسط قضیہ کی اور ایک سبب یعنی محمول نتیجہ کا پھر کہتے ہیں ہم بیچ مقدمہ دوسرے کے کہ عالم حادث ہے

فتكرّر الحادث في المقدّمتين والثالث قولنا العالم فأنتج أنّ العالم

پس مکرر ہوا حادث بیچ دونوں مقدموں کے اور تیسرا قول ہمارا کہ عالم ہے یعنی موضوع نتیجہ کا ہے پس نتیجہ دیا دلیل نے کہ ثابت ہوا کہ تحقیق عالم

له سبب فظهر في النتيجة ما ذكر في المقدّمة الواحدة وهو

کے لیے ایک سبب ہے پس ظاہر ہوئی بیچ نتیجے کے وہ چیز کہ ذکر کی گئی ہے وہ بیچ ایک ہی مقدمہ کے اور وہ چیز

السبب فالوجه الخاصّ هو تكرار الحادث والشرط الخاصّ

سبب ہے پس وجہ خاص وہی تکرار حادث کی ہے اور شرط خاص

هو عموم العلّة لأنّ العلّة في وجود الحادث السبب وهو عامّ

وہی عام اور کلی ہونا علت کا یعنی اکبر اور محمول نتیجہ کا ہے اسلیے کہ علت مؤثر بیچ وجود حادث کے یعنی حد اوسط کے سبب ہے اور وہ سبب عام ہے

في حدوث العالم عن الله تعالى أعني الحكم فحكمنا على كلّ حادث

بیچ حدوث عالم کے اللہ تعالی سے مراد لیتا ہوں میں سبب مذکور سے محمول نتیجہ کو پس حکم کرتے ہیں ہم اوپر ہر حادث کے

أنّ له سببا سواء كان ذلك السبب مساويا للحكم أو يكون الحكم

ایسا کہ تحقیق واسطے اوسکے ایک سبب ہے برابر ہے کہ ہووے وہ سبب یعنی حد اوسط مساوی واسطے محمول نتیجہ کے یا ہووے محمول نتیجہ کا

أعمّ منه فيدخل تحت حكمه فتصدق النتيجة فهذا أيضا قد

عام سبب سے یعنے حد اوسط سے پس داخل ہوگا سبب یعنی حد اوسط تحت میں حکم محمول نتیجہ کے پس صادق ہوگا نتیجہ پس یہ حکم تثلیث موجود خارجی کا بھی

ظهر حكم التثليث في إيجاد المعاني التي تقتنص بالأدلّة فأصل الكون

ظاہر ہوا بیچ ایجاد معنون موجود ذہنی کے کہ حاصل کیے جاتے ہیں وہ ساتھ دلیلوں کے پس اصل موجود خارجی اور ذہنی کی

التثليث ولهذا كانت حكمة صالح عليه السلام التي أظهرها

تثلیث ہے اور واسطے اسی اصل کے تھی حکمت صالح علیہ السلام کی کہ ظاہر کیا اوسکو

الله في تأخير أخذ قومه ثلاثة أيّام وعدا غير مكذوب فأنتج

اللہ تعالی نے بیچ تاخیر مواخذہ قوم اونکے کے بیچ تین دن کے ایک ایسا وعدہ کہ نہیں جھوٹ کیا گیا وہ پس نتیجہ دیا تثلیث مذکور نے

صدقا وهي الصيحة التي أهلكهم الله بها فأصبحوا في دارهم

نتیجہ صادق اور وہ نتیجہ ایک آواز سخت ہے کہ ہلاک کیا قوم کو اللہ تعالی نے بسبب اوس آواز کے پس صبح کو ہوئی قوم مردہ بیچ گھروں اپنے کے

جاثمين فأوّل يوم من الثلاثة اصفرّت وجوه القوم وفي الثاني

سینے کے بل پڑی ہوئی) پس پہلے دن تین دنوں میں سے زرد ہوئے منہ قوم کے اور بیچ دوسرے دن کے

احمرت وفي الثالث اسودت فلما كملت الثلثة صح الاستعداد

سرخ ہو گئے اور بیچ تیسرے دن کے سیاہ ہوئے پس جب کامل ہوئے تین دن صحیح ہوئے استعداد

فظهر كون الفساد فيهم فسمّى ذلك الظهور هلاكا فكان اصفرار

ہلاکت قوم کی پس ظاہر ہوا وجود فساد کا بیچ اونکے پس نام رکھا گیا اوس ظہور وجود فساد کا ہلاکت پس ہوئی زردی

وجوه الاشقياء في موازنة اسفار وجوه السعداء في قوله تعالى

منہ اشقیا کی مقابلہ میں روشنی منہ سعیدون کے جو ذکر کیے گئے ہیں بیچ قول اللہ تعالے کے

(وجوه يومئذ مسفرة) من السفور وهو الظهور كما كان الاصفرار

کتنے اک منہ اوس دن روشن ہونگے اور مسفرة مشتق ہے سفور سے اور وہ یعنی ظہور کے ہے جیسے کہ تھی زردی

في اول يوم ظهور علامة الشقاء في قوم صالح ثم جاء في موازنة

بیچ پہلے دن کے ظہور نشانی شقاوت کی بیچ قوم صالح علیہ السلام کے پھر آیا ہے مقابلہ میں

الاحمرار القائم بهم قوله تعالى في السعداء (ضاحكة) فان

سرخی کے کہ قایم تھی وہ سرخی دوسرے دن ساتھ اشقیا کے قول اللہ تعالی کا بیچ حق سعیدون کے کہ ہنسنے ہوئے ہونگے ایسے کہ تحقیق

الضحك من الاسباب المولدة لاحمرار الوجوه فهي في السعداء

ضحک یعنی ہنسی اون سببون سے ہے جو پیدا کرنے والے ہیں واسطے سرخی منہ کو پس ضحک بیچ سعیدون کے سبب

احمرار الوجنات ثم جعل في موازنة تغير بشرة الاشقياء بالسواد

سرخی رخسارون کا ہے پھر گردانا گیا ہے مقابلہ میں متغیر ہونے شکل اشقیا کے ساتھ سیاہی کے

قوله تعالى (مستبشرة) وهو ما اثره السرور في بشرتهم كما اثر

قول اللہ تعالی کا بیچ حق سعیدون کے مستبشرہ ہے یعنی خوش ہونگے اور وہ خوشی ایک چیز ہے کہ پیدا کیا اوسکو خوشحالی نے بیچ شکل سعیدون کے جیسے کہ پیدا کیا اثر اون خوف نے

السواد في بشرة الاشقياء ولهذا قال في الفريقين بالبشرى اي

سیاہی کو بیچ شکل اشقیا کے اور اسیواسطے فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق دونون فریق کے (بشری) کو بشارت ہے یعنی

يقول لهم قولا يؤثر في بشرتهم فيعدل بها الى لون لم تكن البشرة

فرماتا ہے حق تعالی دونون فریق کے ایسا قول کہ اثر پیدا کرتا ہو وہ بیچ شکل دونون فریق کے پس پھر جاتا ہے رنگ ہر فریق کا بسبب بشارت کے طرف اوس رنگ کے کہ نہ تھی شکل اوسکی

تتصف به قبل هذا فقال في حق السعداء (يبشرهم ربهم برحمة

متصف ساتھ اوس رنگ کے قبل اسکے پس فرمایا حق تعالی نے حق سعیدون کے یہ کہ بشارت دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا رحمت

منه ورضوان) وقال في حق الاشقياء (فبشرهم بعذاب اليم)

اپنی سے اور رضامندی اپنی سے اور فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق اشقیا کے کہ پس بشارت دی انکو عذاب دردناک سے

فاثر في بشرة كل طائفة ما حصل في نفوسهم من اثر هذا الكلام

پس اثر کیا بیچ شکل ہر گروہ کے اوس چیز نے کہ حاصل ہوئی بیچ ذاتون اونکی کے کہ وہ اثر اس کلام سے ہے

فما ظهر عليهم في ظواهرهم إلا حكم ما استقر في بواطنهم من

پس نہ ظاہر ہوا اوپر اون دونون فریق کے بیچ ظاہر حال اونکے کے مگر حکم اور اثر جو چیز کہ قرار پکڑے تھی وہ بیچ باطن اونکے کے کہ وہ عبارت

المفهوم فما أثر فيهم سواهم كما لم يكن التكوين إلا منهم

مفہوم اور اثر کلام سے ہے پس اثر کیا بیچ اون دونون فریق کے کسی چیز نے سوا عین ذات اونکی کے جیسا کہ نہ تھی تکوین جو ظاہر ہوئی مگر ذات اونہین سے

(فلله الحجة البالغة) فمن فهم هذه الحكمة وقررها في نفسه و

پس واسطے اللہ تعالیٰ کے دلیل پوری اور کامل ہے) پس جسنے سمجھا اس حکمت خاتمہ کو اور مقرر کیا اوسکو بیچ ذہن اپنے کے اور

جعلها مشهودة له أراح نفسه من التعلق بغيره وعلم أنه

کر دیا اوسکو حاضر واسطے اپنے راحت دی اوسنے اپنے تئین تعلق غیر اپنے سے اور جانا اوسنے یہ کہ تحقیق

لا يؤتى عليه بخير ولا بشر إلا منه وأعني بالخير ما يوافق غرضه

نہین لائی جاتی ہے اوپر اوسکے کوئی نیکی اور نہ بدی مگر ذات اوسکی سے اور مراد لیتا ہون مین ساتھ نیکی کے وہ چیز کہ موافق ہوئے وہ غرض اوسکی کو

ويلائم طبعه ومزاجه وأعني بالشر ما لا يوافق غرضه ولا يلائم

اور مناسب ہو واسطے طبیعت اور مزاج اوسکے اور مراد لیتا ہون مین ساتھ بدی کے وہ چیز کہ نہ موافق ہووے وہ غرض اوسکی کو اور نہ مناسب ہووے

طبعه ولا مزاجه ويقيم صاحب هذا الشهود معاذير الموجودات

واسطے طبیعت اور مزاج اوسکے کو اور قایم کرتا ہے اور بچار کرتا ہے صاحب شہود اس حکمت کا معذوری تمامی موجودات کی

كلها عنهم وإن لم يعتذروا ويعلم أنه منه كان كل ما هو

موجودات بیچ اگرچہ نہین عذر کیئے ہین نزدیک صاحب شہود مذکور کے اور جانتا ہے وہ ابیات کو کہ تحقیق ہر خیر و شر ذات اوسکی سے ہے اور سب حال ہوئی جو کچھ کہ وہ

فيه كما ذكرناه أولا في أن العلم تابع للمعلوم فيقول لنفسه إذا جاءه

بیچ ذات اوسکی کے ہے جیسے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا پہلے بیچ ابیات کے کہ تحقیق علم تابع معلوم کے ہے پس کہیگا وہ واسطے نفس اپنے کے جب ویگی اوسکے پاس وہ چیز

ما لا يوافق غرضه يداك أوكتا وفوك نفخ (والله يقول

کہ نہین موافق ہوتی ہے وہ غرض اوسکی کو دونون ہاتون تیرے سے کیا ہے اور منھ تیرے نے پھونکا ہے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے

(الحق وهو يهدي السبيل)

حق اور وہی بتاتا ہے راہ سیدہی

فص حكمة قلبية في كلمة شعيبية

یہ فص حکمت قلبیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ شعیبیہ کے

اعلم أن القلب أعني قلب العارف بالله هو من رحمة الله

جان تو اے طالب ابیات کو کہ تحقیق دل مراد لیتا ہون مین اوس سے دل عارف باللہ کو وہ رحمت خدا سے ہے

وهُوَ أَوْسَعُ مِنْهَا فَإِنَّهُ وَسِعَ الْحَقَّ جَلَّ جَلَالُهُ وَرَحْمَتُهُ لَا تَسَعُهُ

اور وہ دل بڑا ہے رحمت سے اسلیے کہ تحقیق دل عارف نے سمایا ہے حق جل جلالہ کو اور رحمت حق تعالیٰ کی نہیں سماتی ہے حق تعالیٰ کو

وَهٰذَا لِسَانُ عُمُومٍ مِنْ بَابِ الْإِشَارَةِ فَإِنَّ الْحَقَّ رَاحِمٌ

اور یہ عدم وسعت رحمت کی زبانی عموم خلایق اور علمای ظاہر کے باب اشارے سے ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ رحمت کرنے والا ہے

لَيْسَ بِمَرْحُومٍ فَلَا حُكْمَ لِلرَّحْمَةِ فِيهِ وَأَمَّا الْإِشَارَةُ مِنْ

پر رحمت کیا گیا پس نہیں ہے کوئی حکم اور اثر واسطے رحمت کے بیچ حق تعالیٰ کے ولیکن اشارہ

لِسَانِ الْخُصُوصِ فَإِنَّ اللّٰهَ وَصَفَ نَفْسَهُ بِالنَّفَسِ وَهُوَ مِنَ

زبانی خواص خلایق کے پس یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے صفت کی ذات اپنی کی ساتھ نفس یعنی سانس کے اور وہ نفس خود ہے

التَّنْفِيسِ وَأَنَّ الْأَسْمَاءَ الْإِلٰهِيَّةَ عَيْنُ الْمُسَمّٰى وَلَيْسَ إِلَّا هُوَ

تنفیس یعنے سانس لینے کے اور تحقیق اسماے الہیہ عین ذات ہیں باعتبار احدیت کے اور نہیں ہے وہ ذات مگر حق تعالیٰ

وَأَنَّهَا طَالِبَةٌ مَا تُعْطِيهِ مِنَ الْحَقَائِقِ وَلَيْسَتِ الْحَقَائِقُ الَّتِي

اور تحقیق اسما طالب تھے اوس چیز کے کہ عطا کرتے ہیں اسما اوس چیز کو کہ وہ چیز حقایق کو نسے ہیں اور نہیں ہیں حقایق کو نسے کہ

تَطْلُبُهَا الْأَسْمَاءُ إِلَّا الْعَالَمَ فَالْأُلُوهِيَّةُ تَطْلُبُ الْمَأْلُوهَ وَالرُّبُوبِيَّةُ

طلب کرتی ہیں اونکو اسما مگر عالم اسلیے کہ الوہیت یعنی معبودیت طلب کرتی ہے عابدیت کو اور ربوبیت

تَطْلُبُ الْمَرْبُوبَ وَإِلَّا فَلَا عَيْنَ لَهَا إِلَّا بِهِ وُجُودًا أَوْ تَقْدِيرًا

طلب کرتی ہے مربوبیت کو اور اگر نہ طلب کرتی وہ پس نہیں ہے کوئی حقیقت اوسکے اسما کی مگر ساتھ عالم کے خواہ موجود حقیقی ہو وہ عالم یا تقدیری یعنی

وَالْحَقُّ مِنْ حَيْثُ ذَاتِهِ (غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ) وَالرُّبُوبِيَّةُ مَا لَهَا

اور حق تعالیٰ باعتبار ذات اپنی کے بے پرواہ ہے عالموں سے اور واسطے ربوبیت کے نہیں ہے

هٰذَا الْحُكْمُ فَبَقِيَ الْأَمْرُ بَيْنَ مَا تَطْلُبُهُ الرُّبُوبِيَّةُ وَبَيْنَ مَا

یہ حکم غنا کا پس باقی رہا امر اور شان الٰہی دائر درمیان اوس چیز کے کہ طلب کرتی ہے اوسکو ربوبیت اور درمیان اوس چیز کے

تَسْتَحِقُّهُ الذَّاتُ مِنَ الْغِنٰى عَنِ الْعَالَمِ وَلَيْسَتِ الرُّبُوبِيَّةُ

کہ مستحق ہے اوسکی ذات کہ وہ بے پروائی ذات حق کی ہے عالم سے اور نہیں ہے ربوبیت کوئی شے

عَلَى الْحَقِيقَةِ وَالْاِتِّصَافِ إِلَّا عَيْنَ هٰذِهِ الذَّاتِ فَلَمَّا

بیچ حقیقت اور بنظر اتصاف کے مگر عین اسی ذات کی پس جب ایکدیگر

تَعَارَضَ الْأَمْرُ بِحُكْمِ النِّسَبِ وَرَدَ فِي الْخَبَرِ مَا وَصَفَ

معارض ہوئے امر اور شان الٰہی بنظر نسبتوں اسما کے پس وارد ہوئی بیچ حدیث اور نقل کے وہ چیز کہ صفت کی

الْحَقُّ بِهِ نَفْسَهُ مِنَ الشَّفَقَةِ عَلٰى عِبَادِهِ فَأَوَّلُ مَا نَفَّسَ

حق تعالیٰ نے ساتھ اوسکے ذات اپنی کی کہ وہ شفقت اور مہربانی سے ہے اوپر بندوں اوسکے کے پس اول سانس لیا اور ظاہر کیا حق تعالیٰ

١١٦

عَنِ الرُّبُوبِيَّةِ بِنَفَسِهِ الْمَنْسُوبِ إِلَى الرَّحْمٰنِ بِإِيجَادِهِ الْعَالَمَ الَّذِي

صفت ربوبیت سے تنابواسطہ اوس سانس کے کہ منسوب ہے طرف اسم رحمن کے ساتھہ ایجاد عالم کے

تَطْلُبُهُ الرُّبُوبِيَّةُ بِحَقِيقَتِهَا وَجَمِيعُ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ فَيَثْبُتُ مِنْ

کہ طلب کرتی ہے عالم کو ربوبیت بسبب حقیقت اپنی کے اور طلب کرتے ہین عالم کو تمامی اسما الٰہیہ بسبب حقیقت اپنی کے پس ثابت ہوئی ہے

هٰذَا الْوَجْهِ أَنَّ رَحْمَتَهُ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَوَسِعَتِ الْحَقَّ فَهِيَ أَوْسَعُ

اس وجہ مذکور سے بابت کہ تحقیق رحمت حق تعالیٰ نے سالیا ہے ہر چیز کو پس سالیا ہے اوس رحمت نے حق تعالیٰ کو پس رحمت وسیع تر ہے

مِنَ الْقَلْبِ أَوْ مُسَاوِيَةٌ لَهُ فِي السَّعَةِ هٰذَا مَضٰى ثُمَّ لِيُعْلَمْ أَنَّ الْحَقَّ

قلب عارف سے یا مساوی ہے وہ رحمت قلب کا بیچ وسعت کے یہ کلام ربانی عموم اور خصوص خلائق کے گذرا پہر چاہیے کہ جانے طالب حق یہ بات کہ تحقیق حق

تَعَالٰى كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ يَتَحَوَّلُ فِي الصُّوَرِ عِنْدَ التَّجَلِّي وَأَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰى

تعالیٰ جیسے کہ ثابت ہوا ہے بیچ حدیث صحیح کے متحول اور منقلب ہوتا ہے بیچ صورتون کے وقت تجلی کے اور تحقیق حق تعالیٰ کو

إِذَا وَسِعَهُ الْقَلْبُ لَا يَسَعُ مَعَهُ غَيْرَهُ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ فَكَأَنَّهُ يَمْلَأُهُ

جسوقت سمایا ہووے قلب عارف کا نہین سماتا ہے وہ قلب ساتھ حق کے غیر حق کو مخلوقات میں سے پس گویا کہ حق تعالیٰ پر کرتا ہے قلب عارف کو اپنی ذات سے

وَمَعْنٰى هٰذَا أَنَّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْحَقِّ عِنْدَ تَجَلِّيهِ لَهُ لَا يُمْكِنُ مَعَهُ

اور معنی اسکے یہ ہین کہ تحقیق جسوقت بندہ نظر کرتا ہے طرف حق تعالیٰ کے وقت تجلی حق تعالیٰ کے واسطے بندے کے نہین ممکن ہے باوجود معیت حق کے

أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى غَيْرِهِ وَقَلْبُ الْعَارِفِ مِنَ السَّعَةِ كَمَا قَالَ أَبُو يَزِيدَ

یہ کہ نظر کرے بندہ طرف غیر حق کے اور قلب عارف کا وسیع ہے جیسے کہ کہا حضرت بایزید

الْبِسْطَامِيُّ لَوْ أَنَّ الْعَرْشَ وَمَا حَوَاهُ مِائَةَ أَلْفِ أَلْفِ مَرَّةٍ فِي زَاوِيَةٍ

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اگر ہوتا عرش اور جو کچھ کہ محیط ہے عرش اوسکو دس کرور بار بیچ ایک کونے کے

مِنْ زَوَايَا قَلْبِ الْعَارِفِ مَا أَحَسَّ بِهِ وَقَالَ الْجُنَيْدُ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى

کونون دل عارف سے نہ حس کرتا قلب عارف اوسکو اور کہا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ اسی معنی کے

إِنَّ الْمُحْدَثَ إِذَا قُورِنَ بِالْقَدِيمِ لَمْ يَبْقَ لَهُ أَثَرٌ وَقَلْبٌ يَسَعُ الْقَدِيمَ

کہ تحقیق حادث جسوقت نزدیک ہووے واجب قدیم سے نہین باقی رہتا ہے واسطے حادث کے کوئی اثر اور جو قلب کہ سماتا ہے قدیم کو

كَيْفَ يُحِسُّ بِالْمُحْدَثِ مَوْجُودًا وَإِذَا كَانَ الْحَقُّ يَتَنَوَّعُ تَجَلِّيهِ

کس طرح پاویگا حادث کو موجود اور جسوقت ہووے حق تعالیٰ ایسا کہ نوع بنوع ہووے تجلی اوسکی

فِي الصُّوَرِ فَبِالضَّرُورَةِ يَتَّسِعُ الْقَلْبُ وَيَضِيقُ بِحَسَبِ الصُّورَةِ الَّتِي

بیچ صورتون کے پس لامحالہ وسیع ہوگا قلب عارف کا اور تنگ موافق اوس صورت کے

يَقَعُ فِيهَا التَّجَلِّي الْإِلٰهِيُّ فَإِنَّهُ لَا يَفْضُلُ مِنَ الْقَلْبِ شَيْءٌ عَنْ صُورَةٍ

کہ واقع ہوتی ہے بیچ اوس صورت کے تجلی الٰہی اسلیے کہ تحقیق نہین فاضل رہتا ہے قلب عارف سے کچھ اوس صورت سے

ما يقع فيها التجلي فإن القلب من العارف أو الإنسان الكامل بمنزلة

کہ واقع ہوتی ہے بیچ اوسکے تجلی حق تعالی کی اسلیے کہ تحقیق قلب عارف کا یا انسان کامل کا بمنزلہ

محل فص الخاتم من الخاتم لا يفضل بل يكون على قدره وشكله

محل نگینہ انگوٹھی کے ہے انگوٹھی میں سے نہیں زیادہ ہوتا ہے محل نگینہ بلکہ ہوتا ہے محل نگینہ کا موافق اندازہ نگینہ اور شکل اوس نگینہ کے

من الاستدارة إن كان الفص مستديرا أو من التربيع والتسديس

گول ہونے سے محل کے اگر ہووے نگینہ گول یا چوپہل اور شش پہل

والتثمين وغير ذلك من الأشكال إن كان الفص مربعا أو مسدسا

اور ہشت پہل ہونے سے محل کے اور سوا اسکے شکلوں میں سے محل کے اگر ہووے نگینہ چوپہل یا شش پہل

أو مثمنا أو ما كان من الأشكال فإن محله من الخاتم يكون مثله

یا ہشت پہل یا سوا اسکے جو کچھ کہ ہووے شکلوں میں اسلیے کہ تحقیق محل نگینہ کا انگوٹھی سے ہی ہوگا مانند نگینہ کے

لا غير وهذا عكس ما تشير إليه الطائفة من أن الحق يتجلى على

نہ غیر اوسکا اور یہ حکم مذکور برعکس اوس چیز کے ہے کہ اشارہ کرتے ہیں طرف اوسکے گروہ عارف اسبات کے کہ تحقیق حق تعالی تجلی فرماتا ہے اوپر

قدر استعداد العبد وهذا ليس كذلك فإن العبد يظهر للحق

اندازہ استعداد بندہ کے اور یہ حکم نہیں ہے مانند حکم سابق کے اسلیے کہ تحقیق بندہ ظاہر ہوتا ہے واسطے حق تعالی کے

على قدر الصورة التي يتجلى له فيها الحق وتحرير هذه المسئلة

اوپر اندازہ اوس صورت کے کہ تجلی فرماتا ہے واسطے اوسکے بیچ اوس صورت کے حق تعالی اور تحریر اس مسئلہ کی

أن لله تجليين تجلي غيب وتجلي شهادة فمن تجلي الغيب يعطي

یہ ہے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالی کے دو تجلیاں ہیں ایک تجلی غیبی اور دوسری تجلی شہادت کی پس تجلی غیب سے بحکم فیض اقدس کے عطا کرتا ہے حق تعالی

الاستعداد الذي يكون عليه القلب وهو التجلي الذاتي الذي

اوس استعداد کو کہ ہوتا ہے اوپر اوسی استعداد کے قلب عارف کا اور وہ تجلی غیبی تجلی ذاتی ہے کہ

الغيب حقيقته وهو الهوية التي يستحقها بقوله عن نفسه هو

غیب مطلق حقیقت اوسکی ہے اور وہی تجلی غیبی ہویت ہے کہ مستحق ہوا ہے حق تعالی اوس ہویت مطلقہ کا بقول اعتبار ہو کہ جس حال میں خبر دیتا ہے واسطے نفس اپنے کے

فلا يزال هو له دائما أبدا فإذا حصل له أعني للقلب هذا الاستعداد

پس ہمیشہ رہتی ہے تجلی غیبی ہویت حق تعالی کی علی الدوام پس جس وقت حاصل ہوتی واسطے اوسکے یعنی واسطے قلب کے یہ استعداد کہ فیض اقدس سے

تجلى له التجلي الشهودي في الشهادة فرآه فظهر بصورة ما تجلى

تجلی کی حق تعالی نے فیض مقدس سے واسطے اسی قلب کے تجلی شہودی بیچ شہادت کے پس دیکھا قلب نے حق تعالی کو پس ظاہر ہوا اوسی صورت سے کہ تجلی کی حق

له كما ذكرناه فهو تعالى أعطاه الاستعداد بقوله أعطى

واسطے اوسکے جیسے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکو ابھی پس حق تعالی نے عطا کی قلب کو استعداد موافق قول اپنے کے کہ عطا کی اللہ تعالی نے

كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ) ثُمَّ رَفَعَ الْحِجَابَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِهِ فَرَآهُ فِي

ہر شے کو اعتقاد اوسکی ہی پیدا کیا پھر بتائی لیکن پھر اوٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے حجاب درمیان سے اپنے اور درمیان بندے اپنے کے پس دیکھا بندہ نے حق تعالیٰ کو بیچ

صُوْرَةِ مُعْتَقَدِهِ فِي الْحَقِّ فَهُوَ عَيْنُ اعْتِقَادِهِ فَلَا يَشْهَدُ الْقَلْبُ

صورت اعتقاد اپنی کے کہ ساتھ حق تعالیٰ کے رکھتا ہے پس مرئی عین اعتقاد بندے کا ہے پس نہیں مشاہدہ کرتا ہے قلب اوسکا

وَلَا الْعَيْنُ اَبَدًا اِلَّا صُوْرَةَ مُعْتَقَدِهِ فِي الْحَقِّ فَالْحَقُّ الَّذِيْ فِي

اور نہ آنکھ اوسکی کبھی مگر صورت معتقدہ اپنی کو کہ ساتھ حق تعالیٰ کے ہے پس وہ حق جو بیچ

الْمُعْتَقَدِ هُوَ الَّذِيْ وَسِعَ الْقَلْبُ صُوْرَتَهُ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَجَلَّىٰ لَهُ فَيَعْرِفُهُ

اعتقاد بندے کے ہے یہی ہے کہ سما لیا ہے قلب نے واسطے صورت اوسکی کو اور یہ وہی حق ہے کہ تجلی کرتا ہے واسطے مشاہد کے پس پہچانتا ہے قلب اوسکو

فَلَا تَرَى الْعَيْنُ اِلَّا الْحَقَّ الْاِعْتِقَادِيَّ وَلَا خَفَاءَ فِيْ تَنَوُّعِ الْاِعْتِقَادَاتِ

پس نہیں دیکھتی ہے آنکھ مشاہد کی مگر حق اعتقادی کو اور نہیں ہے کوئی پوشیدگی بیچ نوع بنوع ہونے اعتقاد آدمیوں کے

فَمَنْ قَيَّدَهُ اَنْكَرَهُ فِيْ غَيْرِ مَا قَيَّدَهُ بِهِ وَاَقَرَّ بِهِ فِيْمَا قَيَّدَهُ بِهِ

پس جسنے تقیید کیا حق تعالیٰ کو انکار کرتا ہے وہ شخص حق تعالیٰ کا بیچ غیر اوس صورت کے کہ مقید کیا ہے اوسنے حق تعالیٰ کو ساتھ اوسی صورت کے اور اقرار کرتا ہے وہ شخص ساتھ حق بیچ اوس صورت کے کہ مقید کیا ہے اوسنے حق تعالیٰ کو ساتھ اوسی صورت کے

اِذَا تَجَلَّىٰ فَقَدْ اٰمَنَ بِبَعْضٍ وَكَفَرَ بِبَعْضٍ وَمَنْ اَطْلَقَهُ عَنِ التَّقْيِيْدِ

جسوقت تجلی کرتا ہے حق تعالیٰ واسطے بندہ مشاہد کے پس تحقیق ایمان لایا بعض صورتوں پر حق کے اور کفر کیا اوسنے ساتھ بعض صورتوں کے اور جسنے مطلق جانا حق تعالیٰ کو مقید کرنے سے

لَمْ يُنْكِرْهُ وَاَقَرَّ بِهِ فِيْ كُلِّ صُوْرَةٍ يَتَحَوَّلُ فِيْهَا وَيُعْطِيْهِ مِنْ نَفْسِهِ

نہیں انکار کرتا ہے وہ حق تعالیٰ کا اور اقرار کرتا ہے ساتھ حق کے بیچ ہر صورت کے کہ تحول اور منقلب ہوتا ہے حق تعالیٰ بیچ اون صورتوں کے اور دیتا ہے وہ شخص حق تعالیٰ کو ذات اپنی سے

قَدْرَ صُوْرَةِ مَا تَجَلَّىٰ لَهُ فِيْهَا اِلَىٰ مَا لَا يَتَنَاهَىٰ فَاِنَّ صُوْرَةَ التَّجَلِّيْ

تعظیم اوس صورت کی کہ تجلی کی حق تعالیٰ نے واسطے اوسکے بیچ اوس صورت کے غیر متناہی تک اسلیئے کہ تحقیق واسطے صورت تجلی کے

مَا لَهَا نِهَايَةٌ يَقِفُ عِنْدَهَا وَكَذٰلِكَ الْعِلْمُ بِاللّٰهِ مَا لَهُ غَايَةٌ فِي الْعَارِفِيْنَ

نہیں ہے کوئی حد کہ ٹھہر جاوے وہ تجلی نزدیک اوسکے اور ایسا ہی علم ساتھ اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے واسطے اس علم کے نہایت بیچ قلب عارفوں کے

يَقِفُ عِنْدَهَا بَلْ هُوَ الْعَارِفُ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ يَطْلُبُ الزِّيَادَةَ مِنَ الْعِلْمِ

کہ ٹھہر جاوے عارف نزدیک اوسکے بلکہ وہ شخص عارف ہے بیچ ہر زمانے کے کہ طلب کرتا ہے زیادتی علم سے

بِهِ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا فَالْاَمْرُ لَا

ساتھ حق تعالیٰ کے اور کہا کرتا ہے اے رب میرے زیادہ کر واسطے میرے علم اے رب میرے زیادہ کر واسطے میرے علم اے رب میرے زیادہ کر واسطے میرے علم پس امر اور شان الٰہی

يَتَنَاهَىٰ مِنَ الطَّرَفَيْنِ هٰذَا اِذَا قُلْتَ حَقٌّ وَخَلْقٌ وَاِذَا نَظَرْتَ فِيْ

نہیں متناہی ہے دونوں طرف خالق اور مخلوق سے یہ فرق جسوقت کہ تو کہے عارف یہ حق تعالیٰ ہے اور یہ مخلوق اور جب نظر کرے تو بیچ

قَوْلِهِ كُنْتُ رِجْلَهُ الَّتِيْ يَسْعَىٰ بِهَا وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَلِسَانَهُ

قول حق تعالیٰ کے کہ ہو جاتا ہوں میں پاؤں اوسکے کہ چلتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور ہاتھ اوسکے کہ پکڑتا ہے وہ ساتھ اوسکے اور زبان اوسکی

الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ إِلَى غَيْرِ ذَٰلِكَ مِنَ الْقُوَى وَمَحَالِّهَا الَّتِي هِيَ الْأَعْضَاءُ لَمْ

کہ کلام کرتا ہے وہ ساتھہ اوسکے اور سوا اسکے قوتون اور محلون سے اُن قوتون کے کہ وہ محل اعضا بندے کے ہیں نہین

يُفَرِّقْ فَقُلْتَ الْأَمْرُ حَقٌّ كُلُّهُ أَوْ خَلْقٌ كُلُّهُ فَهُوَ خَلْقٌ بِنِسْبَةٍ وَهُوَ

فرق کریگا تو ہر دونون کا پس کہیگا تو تمام موجود خارجی حق تعالیٰ ہے یا تمام موجود خارجی مخلوق ہے پس ہی موجود مخلوق ہے ایک نسبت سے اور وہی موجود

حَقٌّ بِنِسْبَةٍ وَالْعَيْنُ وَاحِدَةٌ فَعَيْنُ صُورَةِ مَنْ تَجَلَّى عَيْنُ صُورَةِ

حق تعالیٰ ہے دوسری نسبت سے اور حال یہ کہ ذات ایک ہے پس عین صورت رب اوس شخص کی جسنے تجلی کی ہے عین صورت اوس شخص کی ہے

مَنْ قَبِلَ ذَٰلِكَ التَّجَلِّي فَهُوَ الْمُتَجَلِّي وَالْمُتَجَلَّى لَهُ فَانْظُرْ مَا أَعْجَبَ أَمْرَ اللّٰهِ

جسنے قبول کیا ہے اوس تجلی کو پس خود حق تعالیٰ تجلی کرنے والا ہوا اور خود تجلی لہ ہو پس نظر کر تو اے طالب کیا عجب شان اللہ تعالیٰ کی ہے

مِنْ حَيْثُ هُوِيَّتِهِ وَمِنْ حَيْثُ نِسْبَتِهِ إِلَى الْعَالَمِ فِي حَقَائِقِ أَسْمَائِهِ الْحُسْنَىٰ

باعتبار ہویت ذاتیہ اوسکی کے اور باعتبار نسبت اوسکی کے طرف عالم کے بیچ حقیقتون اسماء حسنیٰ اوسکی کے

شعر

فَمَنْ ثَمَّ وَمَا ثَمَّهْ ۔ وَعَيْنٌ ثَمَّ هُوَ ثَمَّهْ

پس کیا ذوی العقول واقع ہین اور کیا غیر ذوی العقول واقع ہین برابر ہیں ۔ اور جو ذات ذوی العقول ہے واقع ہین وہی ذات بعینہ غیر ذوی العقول واقع ہین

فَمَنْ قَدْ عَمَّهُ خَصَّهُ ۔ وَمَنْ قَدْ خَصَّهُ عَمَّهُ

پس جسنے عام کیا وجود کو خاص کیا اوسنے وجود کو ۔ اور جسنے خاص کیا وجود کو عام کیا اوسنے وجود کو

فَمَا عَيْنٌ سِوَى عَيْنٍ ۔ فَنُورٌ عَيْنُهُ ظُلْمَهْ

پس نہین ہے کوئی ذات دوسری سوا ہی ایک ذات کے ۔ پس نور ذات اوسکا وہی ظلمت ہے اور کثافت

فَمَنْ يَغْفُلْ عَنْ هٰذَا ۔ يَجِدْ فِي نَفْسِهِ غُمَّهْ

پس جو شخص غفلت کریگا اس بھید سے ۔ پاوےگا بیچ نفس اپنے کے غم اور حجاب

وَلَا يَعْرِفُ مَا قُلْنَا ۔ سِوَى عَبْدٍ لَهُ هِمَّهْ

اور نہ پہچانیگا وہ اوس اسرار کو کہ کہا ہمنے ۔ سوا اوس بندے کے کہ واسطے اوسکے ہمت اور توجہ باطنی ہے

وَقَالَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ لِتَقَلُّبِهِ فِي أَنْوَاعِ

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق بیچ قرآن کے البتہ نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہے واسطے اوسکے قلب اگاہ بسبب گردش قلب کے بیچ ہر قسم

الصُّوَرِ وَالصِّفَاتِ وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ كَانَ لَهُ عَقْلٌ فَإِنَّ الْعَقْلَ قَيْدٌ

صورتون اور صفتون کے اور نہ فرمایا حق تعالیٰ نے یہ نصیحت ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہے واسطے اوسکے عقل اسلیے کہ تحقیق عقل ایک قید ہے

فَيَحْصُرُ الْأَمْرَ فِي نَعْتٍ وَاحِدٍ وَالْحَقِيقَةُ تَأْبَى الْحَصْرَ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ

کہ منحصر اور مقید کرتی ہے امر اور شان الٰہی کو بیچ ایک صفت کے اور ذات حق کی منع کرتی ہے حصر کو واقع ہین

فَمَا هُوَ ذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ عَقْلٌ وَهُمْ اَصْحَابُ الْاِعْتِقَادَاتِ الَّذِيْنَ

پس نہیں ہے قرآن نصیحت واسطے اوس شخص کے کہ واسطے اوسکے عقل اور عقل والے صاحبان اعتقاد متفرق ہیں کہ

يُكَفِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَلْعَنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِيْنَ فَاِنَّ اِلٰهَ

تکفیر کرتے ہیں بعض اونکے بعض کو اور لعن کرتے ہیں بعض اونکے بعض کو اور نہیں ہے واسطے گروہ جماعت کے کوئی مددگار واسطے کہ تحقیق معبود

الْمُعْتَقِدِ مَا لَهٗ حُكْمٌ فِيْ اِلٰهِ الْمُعْتَقِدِ الْاٰخَرِ فَصَاحِبُ الْاِعْتِقَادِ يَذُبُّ عَنْهُ

ایک معتقد خاص کا نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی حکم اور اثر بیچ معبود مجعول معتقد خاص دوسرے کے پس صاحب اعتقاد خاص کا دور کرتا ہے اور منع کرتا ہے معبود مجعول اپنے سے

اَيْ عَنِ الْاَمْرِ الَّذِيْ اعْتَقَدَهٗ فِيْ اِلٰهِهٖ وَيَنْصُرُهٗ وَذٰلِكَ الَّذِيْ فِيْ

یعنی امر معبود اپنے سے کہ اعتقاد اور پسند کیا ہے اوس امر کو بیچ حق معبود مجعول اپنے کے اور مدد کرتا ہے وہ معبود اپنے کی اور یہی معبود مجعول کہ بیچ

اِعْتِقَادِهٖ لَا يَنْصُرُهٗ فَلِهٰذَا لَا يَكُوْنُ لَهٗ اَثَرٌ فِيْ اِعْتِقَادِ الْمُنَازِعِ

اعتقاد اوسکے کے ہے نہیں مدد کرتا ہے اوسکی پس سبب اسی عجز کے نہیں ہوتا واسطے اوس کے کوئی اثر بیچ حق معتقد اعتقاد دوسرے کے جو منازع اور مخالف

لَهٗ وَكَذٰلِكَ الْمُنَازِعُ مَا لَهٗ نُصْرَةٌ مِنْ اِلٰهِهِ الَّذِيْ فِيْ اِعْتِقَادِهٖ فَمَا لَهُمْ

اوسکا ہے اور ایسا ہی حال ہے مخالف مذکور کا نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی مدد معبود مجعول اپنے سے کہ بیچ اعتقاد اوس مخالف کے ہے پس نہیں ہے واسطے ان متفرق معتقدوں کو

مِنْ نَاصِرِيْنَ فَنَفَى الْحَقُّ النُّصْرَةَ عَنْ اٰلِهَةِ الْاِعْتِقَادَاتِ عَلَى انْفِرَادِ

کوئی مددگار پس نفی کی حق تعالیٰ نے مدد کی معبودوں اعتقادی سے اوپر سبیل انفراد

كُلِّ مُعْتَقِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ فَالْمَنْصُوْرُ الْمَجْمُوْعُ وَالنَّاصِرُ الْمَجْمُوْعُ فَالْحَقُّ

ہر اعتقاد والے متفرق کے پس مدد دیے گئے ہیں تمامی معبود متفرق اور مدد دینے والے ہیں تمامی اعتقاد والے متفرق پس حق تعالیٰ

عِنْدَ الْعَارِفِ هُوَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يُنْكَرُ فَاَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي

نزدیک عارف کے معروف اور معلوم ہے کہ نہیں انکار کیا جاتا ہے وہ پس جو اہل معرفت ہیں بیچ

الدُّنْيَا هُمْ اَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يُنْكِرُوْنَ

دنیا کے وہی اہل معرفت ہیں بیچ آخرت کے اور اہل معرفت دنیاوی وہ لوگ ہیں کہ نہیں انکار کرتے ہیں

الْحَقَّ فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ تَجَلّٰى مِنْ صُوَرِ تَجَلِّيَاتِهِ الْاِعْتِقَادِيَّةِ وَالشُّهُوْدِيَّةِ

حق تعالیٰ کا بیچ کسی صورت کے کہ تجلی کرتا ہے حق تعالیٰ صورتوں تجلیات اپنی سے کہ اعتقادی ہوں وہ صورتیں یا شہودی

فَلِهٰذَا قَالَ لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ فَعَلِمَ تَقَلُّبَ الْحَقِّ فِي الصُّوَرِ بِتَقَلُّبِهٖ

اور واسطے اسکے فرمایا حق تعالیٰ نے نصیحت واسطے اوس شخص کے ہے کہ واسطے اوسکے قلب ہے پس جانا قلب نے پھرنا حق تعالیٰ کا بیچ صورتوں متنوعہ کے بسبب پھرنے قلب کے

فِي الْاَشْكَالِ فَمِنْ نَفْسِهٖ عَرَفَ نَفْسَهٗ وَلَيْسَتْ نَفْسُهٗ بِغَيْرٍ

بیچ شکلوں اور صورتوں عالم کے پس ذات اپنی سے پہچانا عارف نے ذات حق کو اور نہیں ہے ذات عارف کی غیر ذات

هُوِيَّةِ الْحَقِّ وَلَا شَيْءَ مِنَ الْكَوْنِ مِمَّا هُوَ كَائِنٌ وَيَكُوْنُ

حق تعالیٰ کی اور نہیں ہے کوئی چیز عالم میں سے جو کچھ کہ موجود ہے اور موجود ہوگا

۱۲۱

بِغَيْرِ هُوِيَّةِ الْحَقِّ بَلْ هُوَ عَيْنُ الْهُوِيَّةِ فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْعَالِمُ وَالْمُقِرُّ فِي

غیر ہویت حق تعالی کی بلکہ عالم عین ہویت حق تعالی کا ہے پس حق تعالی ہی معرفت والا ہوا اور جاننے والا اور اقرار کرنیوالا بیچ

هٰذِهِ الصُّورَةِ وَهُوَ الَّذِي لَا عَارِفَ وَلَا عَالِمَ وَهُوَ الْمُنْكِرُ فِي هٰذِهِ

صورت معرفت والے کی اور وہی حق تعالی ہے کہ نہ معرفت والا ہوا اور نہ جاننے والا بیچ صورت جاہل کے اور وہی حق تعالی انکار کرنے والا ہے بیچ

الصُّورَةِ الْأُخْرَىٰ هٰذَا حَظُّ مَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنَ التَّجَلِّي وَالشُّهُودِ فِي

صورت منکر اور کافر کے پس معرفت تقلیب حق کی حصہ اوس شخص کا ہے کہ جسنے پہچانا حق تعالی کو تجلی اور شہود حق سے بیچ

عَيْنِ الْجَمْعِ فَهُوَ قَوْلُهُ (لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ) يَتَنَوَّعُ فِي تَقْلِيبِهِ وَأَمَّا أَهْلُ

عین مقام جمع کے پس یہی مطلب نصیب اوسکا ہے قول حق تعالی کے [illegible]

الْإِيمَانِ وَهُمُ الْمُقَلِّدُونَ الَّذِينَ قَلَّدُوا الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ فِيمَا

ایمان وہ تقلید والے ہیں کہ تقلید کی ہے انہوں نے انبیا اور رسولوں کی بیچ اون

أَخْبَرُوا بِهِ عَنِ الْحَقِّ تَعَالَىٰ لَا مَنْ قَلَّدَ أَصْحَابَ الْأَفْكَارِ وَالْمُتَأَوِّلِينَ

اخبار کے کہ خبر دی انبیا نے اور رسولوں نے ساتھ اوس کی حق تعالی سے نہ وہ لوگ ہیں کہ تقلید کی ہے انہوں نے فکر والے اور تاویل والے کی

الْأَخْبَارَ الْوَارِدَةَ بِحَمْلِهَا عَلَىٰ أَدِلَّتِهِمُ الْعَقْلِيَّةِ فَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ

جو تاویل کرتے ہیں خبروں کی کہ وارد ہوئی ہیں اور قیاس کرتے ہیں وہ ان اخبار کو اوپر دلائل عقلیہ اپنی کے پس یہ وہ ایمان والے ہیں کہ

قَلَّدُوا الرُّسُلَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ هُمُ الْمُرَادُونَ بِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ أَوْ

تقلید کی انہوں نے رسولوں کی رحمت اللہ کی اوپر ہو جیو یہی ایمان والے مراد ہیں قول سے حق تعالی کے کہ یہ ہے (یا

أَلْقَى السَّمْعَ) لِمَا وَرَدَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ الْإِلٰهِيَّةُ عَلَىٰ أَلْسِنَةِ الْأَنْبِيَاءِ

لگایا اوسنے کان کو) واسطے اوس سخن کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ اوسکے اخبار الٰہیہ اوپر زبان انبیاء

عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ يَعْنِي هٰذَا الَّذِي أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ

علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اور وہ یعنی ایمان والا ایسا ہے کہ (لگایا اوسنے کان کو اور وہ

شَهِيدٌ) يُنَبِّهُ عَلَىٰ حَضْرَةِ الْخَيَالِ وَاسْتِعْمَالِهَا وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ

حاضر ہے) تنبیہ کرتا ہے حق تعالی اوس آیت میں اوپر حضرت خیال کے اور اوپر استعمال کرنے حضرت خیال کے اور یہی استعمال خیال کا استعمال ہے بیچ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْإِحْسَانِ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَاللّٰهُ فِي

الصلوٰۃ والسلام سے بیچ حق احسان کے کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو اور اللہ تعالی بیچ

قِبْلَةِ الْمُصَلِّي فَلِذٰلِكَ هُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَلَّدَ صَاحِبَ نَظَرٍ فِكْرِيٍّ

قبلہ مصلی کے ہے اور واسطے اسی استعمال حضرت خیال کے تقلید الا حاضر اور شاہد حق کا ہے اور جسنے تقلید کی صاحب نظر فکری کی

وَتَقَيَّدَ بِهِ فَلَيْسَ هُوَ الَّذِي أَلْقَى السَّمْعَ فَإِنَّ هٰذَا الَّذِي أَلْقَى السَّمْعَ

اور مقید ہوا وہ ساتھ اوسکے پس نہیں ہے وہ تقلید والا اوس صاحب نظر کا ایسا کہ لگایا ہو اوسنے کان کو پس تحقیق یہ شخص کہ لگایا اوسنے کان کو

١٢٣

لا بُدَّ أَنْ يَكُونَ شَهِيدًا لِمَا ذَكَرْنَاهُ وَمَتَى لَمْ يَكُنْ شَهِيدًا لِمَا ذَكَرْنَاهُ

ضرور ہے کہ ہووے وہ حاضر اور شاہد واسطے اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اوسکا اور جب نہ ہووے حاضر واسطے اوس چیز کے کہ ذکر کیا ہے ہم نے اوسکا

فَمَا هُوَ الْمُرَادُ بِهَذِهِ الْآيَةِ فَهَؤُلَاءِ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ فِيهِمْ (إِذْ تَبَرَّأَ

پس نہوگا وہ شخص مراد اس آیت سے پس فقط یہی اصحاب کرکے وہ لوگ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق اونکے کہ جسوقت بیزار ہونگے

الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا) وَالرُّسُلُ لَا يَتَبَرَّؤُونَ مِنْ أَتْبَاعِهِمُ

وہ لوگ کہ پیشوا تھے اون لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے وہ اونکی اور رسول نہیں بیزار ہوں گے تابعداروں اپنے سے

الَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ فَحَقِّقْ يَا وَلِيِّي مَا ذَكَرْتُهُ لَكَ فِي هَذِهِ الْحِكْمَةِ الْقَلْبِيَّةِ

کہ پیروی کی ہو اونہوں نے رسولوں کی پس جان اور یقین جان تو اے دوست میرے اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہے اوسکا واسطے تیرے بیچ اس حکمت قلبیہ کے

وَأَمَّا اخْتِصَاصُهَا بِشُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلِمَا فِيهَا مِنَ التَّشَعُّبِ أَيْ شُعَبُهَا

و لیکن مختص ہونا حکمت قلبیہ کا ساتھ شعیب علیہ السلام کے پس سو واسطے ہے کہ بیچ حکمت قلبیہ کے بہت شعبے ہیں یعنی شعبے اوس حکمت کے

لَا تَنْحَصِرُ لِأَنَّ كُلَّ اعْتِقَادٍ شُعْبَةٌ فَهِيَ شُعَبٌ كُلُّهَا أَعْنِي الِاعْتِقَادَاتِ

نہیں منحصر ہوتے ہیں اسلیے کہ ہر اعتقاد ایک شعبہ ہے پس وہ تمام شعبے ہیں مراد لیتا ہوں میں اون شعبوں سے اعتقادوں کو

فَإِذَا انْكَشَفَ الْغِطَاءُ انْكَشَفَ لِكُلِّ أَحَدٍ بِحَسَبِ مُعْتَقَدِهِ وَقَدْ

پس جس وقت اوٹھ جاوے حجاب ظاہر ہوگا حق تعالی واسطے ہر ایک کے موافق اعتقاد ہر ایک کے اور کبھی

يَنْكَشِفُ بِخِلَافِ مُعْتَقَدِهِ فِي الْحُكْمِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى (وَبَدَا لَهُمْ

ظاہر ہوتا ہے حق تعالی برخلاف اعتقاد بندے کے بیچ حکم شرعی کے اور یہی مطلب ہے قول حق تعالی کا کہ ظاہر ہوجاویگا واسطے اونکے

مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ) فَأَكْثَرُهَا فِي الْحُكْمِ كَالْمُعْتَزِلِيِّ

اللہ کی طرف سے جو کچھ کہ نہ تھے وہ گمان کرتے پس اکثر اختلافات اعتقاد کا بیچ حکم شرعی کے ہے جیسے کہ معتزلی

يَعْتَقِدُ فِي اللّٰهِ نُفُوذَ الْوَعِيدِ فِي الْعَاصِي إِذَا مَاتَ عَلَى غَيْرِ تَوْبَةٍ

اعتقاد کرتا ہے بیچ حق اللہ تعالی کے جاری ہونا وعید کا حق میں بندہ گنہگار کے جسوقت مرجاوے وہ بلغیر توبہ کے

فَإِذَا مَاتَ وَكَانَ مَرْحُومًا عِنْدَ اللّٰهِ قَدْ سَبَقَتْ لَهُ عِنَايَةٌ بِأَنَّهُ

پس جسوقت مرجاوے معتزلی اور ہووے وہ مرحوم نزدیک اللہ تعالی کے اور پیش آوے واسطے اوسکے عنایت ازلی اسطرح کہ

لَا يُعَاقَبُ وَجَدَ اللّٰهَ غَفُورًا رَحِيمًا فَبَدَا لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُهُ

نہ عذاب کیا جاوے وہ پاویگا اللہ تعالی کو مغفرت کرنے والا مہربان پس ظاہر ہوجاویگا واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے جو کچھ نہ تھا وہ گمان کرتا اوسکا

وَأَمَّا فِي الْهُوِيَّةِ فَإِنَّ بَعْضَ الْعِبَادِ يَجْزِمُ فِي اعْتِقَادِهِ أَنَّ اللّٰهَ كَذَا

و لیکن مختلف ہونا اعتقاد کا بیچ ہویت کے پس تحقیق بعض بندوں میں سے وہ ہیں کہ یقین کرتا ہے بیچ اعتقاد اپنے کے اس بات کا کہ تحقیق اللہ تعالی ایسا ہے

وَكَذَا فَإِذَا انْكَشَفَ الْغِطَاءُ رَأَى صُورَةَ مُعْتَقَدِهِ وَهِيَ حَقٌّ

اور ایسا پس جسوقت کھل جاویگا اور دور ہوگا پردہ جسمانی بسبب موت کے دیکھیگا وہ صورت اعتقادی اپنی کو حالانکہ وہ صورت حق تعالی کی ہے

فَاعْتَقَدَهَا وَانْحَلَّتِ الْعُقْدَةُ فَزَالَ الْاِعْتِقَادُ وَعَادَ عِلْمًا بِالْمُشَاهَدَةِ

کہ اعتقاد کیا تہا اوسنے اوس صورت کا اور کہل جاویگی گرہ پس زائل ہوگا اعتقاد سابق اور ہو جاویگا ساتہہ علم یقینی کے بسبب مشاہدہ کے

وَبَعْدَ احْتِدَادِ الْبَصَرِ لَا يَرْجِعُ كَلِيْلَ النَّظَرِ فَيَبْدُوْ لِبَعْضِ الْعَبِيْدِ بِاخْتِلَافِ

اور بعد حدت اور تیزی بینائی کے نہیں رجوع کرتی ہے کندی نظر کی پس ظاہر ہوتا ہے واسطے بعض بندون کے بسبب اختلاف

التَّجَلِّيْ فِي الصُّوَرِ عِنْدَ الرُّؤْيَةِ خِلَافُ مُعْتَقَدِهٖ لِاَنَّهٗ لَا يَتَكَرَّرُ فَيَصْدُقُ

تجلی کے بیچ صورتون کے وقت رویت کے خلاف اعتقاد اوسکے اسلیے کہ تحقیق تجلی حق کی نہین مکرر ہوتی ہر پس صادق آتا ہے

عَلَيْهِ فِي الْهُوِيَّةِ (وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ) فِيْ هُوِيَّتِهٖ (مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ)

اوپر اوسکے بیچ حق ہویت حق تعالی کے یہ کہ اور ظاہر ہو جاویگا واسطے اونکے اسد تعالی کیطرف سے بیچ ہویت ذات مقدسہ کی جو کچہہ نہ تہے وہ گمان کرتے

فِيْهَا قَبْلَ كَشْفِ الْغِطَاءِ وَقَدْ ذَكَرْنَا صُوْرَةَ التَّرَقِّيْ بَعْدَ الْمَوْتِ فِي

بیچ ہویت حق کے قبل کہل جانے پردے کے اور تحقیق ذکر کیا ہمنے صورت ترقی کو بعد موت کے بیچ

الْمَعَارِفِ الْاِلٰهِيَّةِ فِيْ كِتَابِ تَجَلِّيَاتٍ لَنَا عِنْدَ ذِكْرِنَا بَعْضَ مَنِ

معارف الٓہیہ کے کتاب تجلیات مین کہ تصنیف ہماری ہے وقت ذکر کرنے ہمارے کے بعض اون لوگون کے

اجْتَمَعْنَا بِهٖ مِنَ الطَّائِفَةِ فِي الْكَشْفِ وَمَا اَفَدْنَاهُمْ فِيْ هٰذِهِ

کہ جمع ہوئے تہے ہم ساتہہ اونکے گروہ عارفین مین سے بیچ حالت کشف کے اور وقت ذکر اوس چیز کے کہ فائدہ بتایا ہمنے انکو بیچ اس

الْمَسْئَلَةِ مِمَّا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ وَمِنْ اَعْجَبِ الْاَمْرِ اَنَّهٗ فِي التَّرَقِّيْ

مسئلہ ترقی کے جو کچہہ کہ نہ حاصل تہا اونکو اور عجیب ترین احوال سے یہ کہ تحقیق آدمی بیچ ترقی کے ہے

دَائِمًا وَلَا يَشْعُرُ بِذٰلِكَ لِلَطَافَةِ الْحِجَابِ وَرِقَّتِهٖ وَتَشَابُهِ الصُّوَرِ

ہمیشہ اور نہین شعور رکہتا ہے ساتہہ اوس ترقی کے بسبب لطافت حجاب اور رقت اوسکی کے اور بسبب باہمدیگر مشابہت ہونے صورتون کے

مِثْلَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا) وَلَيْسَ هُوَ الْوَاحِدُ عَيْنَ الْاٰخَرِ

جیسے کہ قول حق تعالی کا ہے اور دیے جاوینگے ساتہہ اس شئ کے بیچ حال ہونے کے مشابہ ہوگا وہ رزق باہمدیگر اور نہین ہے وہ ہر ایک حجاب عین حجاب دوسرے کا

فَاِنَّ الشَّبِيْهَيْنِ عِنْدَ الْعَارِفِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهُمَا شَبِيْهَانِ غَيْرَانِ وَ

پس تحقیق دو شئ باہمدیگر مشابہت کرنیوالی ہین نزدیک عارف کے اوس اعتبار سے کہ تحقیق وہ دونو مشابہت کرنیوالے ہین باہمدیگر اور غیر ہین باہمدیگر اور

صَاحِبُ التَّحْقِيْقِ يَرَى الْكَثْرَةَ فِي الْوَاحِدِ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ مَدْلُوْلَ الْاَسْمَاءِ

صاحب تحقیق دیکہتا ہے کثرت کو بیچ وحدت کے جیسے کہ جانتا ہو وہ وہ بات کو کہ تحقیق معنی اسماء

الْاِلٰهِيَّةِ وَاِنِ اخْتَلَفَتْ حَقَائِقُهَا وَكَثُرَتْ اَنَّهَا عَيْنٌ وَاحِدَةٌ فَهٰذِهٖ

الٓہیہ کے اگرچہ مختلف ہین حقایق اون اسماکے اور بہت ہین لیکن وہ اسما بنظر مدلول کے ایک ہی ذات ہین سو یہ ہین بس =

كَثْرَةٌ مَعْقُوْلَةٌ فِيْ وَاحِدِ الْعَيْنِ فَتَكُوْنُ فِي التَّجَلِّيْ كَثْرَةً مَشْهُوْدَةً فِيْ

کثرت اسمائی کثرت عقلیہ ہے بیچ ایک ہی ذات کے پس ہوگی بیچ تجلی حق تعالی کے کثرت شہودی بیچ

عَيْنٌ وَاحِدَةٌ كَمَا أَنَّ الْهَيُولَى تُؤْخَذُ فِي حَدِّ كُلِّ صُورَةٍ وَهِيَ مَعَ

ایک ہی ذات کے جیسے کہ تحقیق ہیولی کو لیا جاتا ہے بیچ تعریف ہر صورت جسمیہ کے اور وہ ہیولی باوجود

كَثْرَةِ الصُّوَرِ وَاخْتِلَافِهَا تَرْجِعُ فِي الْحَقِيقَةِ إِلَى جَوْهَرٍ وَاحِدٍ وَهُوَ

کثرت صورتون اور اختلاف اونکے کے رجوع کرتا ہے حقیقت مین طرف ایک ہی جوہر کے اور وہ جوہر

هَيُولَاهَا فَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِهَذِهِ الْمَعْرِفَةِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ فَإِنَّهُ

ہیولا اون صورتون مختلفہ کا ہے پس جسنے پہچانا ذات اپنی کو ساتھ اس معرفت کے پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو واسطے کہ تحقیق اللہ تعالی نے

عَلَى صُورَتِهِ خَلَقَهُ بَلْ هُوَ عَيْنُ هُوِيَّتِهِ وَحَقِيقَتِهِ وَلِهَذَا مَا عَثَرَ

اوپر صورت اپنی کے پیدا کیا مخلوق اپنا کو بلکہ بندہ عین ہویت اور حقیقت رب کا ہے اور واسطے اسیکے نہ مطلع ہوا

أَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْحُكَمَاءِ عَلَى مَعْرِفَةِ النَّفْسِ وَحَقِيقَتِهَا إِلَّا

کوئی عالمون اور حکیمون سے اوپر معرفت نفس اور حقیقت اوس نفس کے سوائے

الْإِلَهِيُّونَ مِنَ الرُّسُلِ وَالْأَكَابِرِ مِنَ الصُّوفِيَّةِ وَأَمَّا أَصْحَابُ النَّظَرِ

علمائے الہیہ کے رسولون مین سے اور اکابر صوفیہ کرام مین سے ولیکن صاحبان نظر

وَأَرْبَابُ الْفِكْرِ مِنَ الْقُدَمَاءِ وَالْمُتَكَلِّمِينَ فِي كَلَامِهِمْ فِي النَّفْسِ وَ

اور ارباب فکر حکمای متقدمین اور متکلمین مین سے کہ کلام اونکا بیچ معرفت نفس اور

مَاهِيَّتِهَا فَمَا مِنْهُمْ مَنْ عَثَرَ عَلَى حَقِيقَتِهَا وَلَا يُعْطِيهَا النَّظَرُ الْفِكْرِيُّ

ماہیت اوسکی کے ہے نہین ہے اونمین سے کوئی شخص کہ مطلع ہوا ہو اوپر حقیقت نفس کے اور نہین بخشتی ہے اوسکو اونکی نظر فکریہ

أَبَدًا فَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِهَا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ الْفِكْرِيِّ فَقَدِ اسْتَسْمَنَ

کبھی علم حقیقت نفس کا پس جسنے طلب کیا علم کو ساتھ حقیقت نفس کے ازراہ نظر فکری کے پس تحقیق موٹا جانا اوسنے

ذَا وَرَمٍ وَنَفَخَ فِي غَيْرِ ضَرَمٍ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ مِنَ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ

صاحب ورم کو اور پھونکا اوسنے بغیر چنگاریون کے ناچار وہ لوگ اس گروہ مین سے ہین کہ گم ہو گئی سعی اونکی

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا فَمَنْ طَلَبَ

بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ گمان کرتے ہین یہ کہ تحقیق وہ اچھا کرتے ہین کام پس جسنے طلب کیا

الْأَمْرَ مِنْ غَيْرِ طَرِيقِهِ فَمَا ظَفِرَ بِتَحْقِيقِهِ وَمَا أَحْسَنَ مَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

کام کو بغیر طریق اوس کام کے نہ فتح پائی اوسنے ساتھ تحقیق اور دریافت اوسکے اور کیا اچھی بات ہے وہ جو فرمایا اللہ تعالی نے

فِي حَقِّ الْعَالَمِ وَتَبَدُّلِهِ مَعَ الْأَنْفَاسِ فِي خَلْقٍ جَدِيدٍ فِي عَيْنٍ وَاحِدَةٍ

بیچ حق عالم اور بدلنے اوسکے کے ساتھ ہر دم کے بیچ خلق جدید کے ذات واحد مین

فَقَالَ فِي حَقِّ طَائِفَةٍ بَلْ أَكْثَرِ الْعَالَمِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ

پس فرمایا حق تعالی نے بیچ حق ایک گروہ کے بلکہ بیچ حق اکثر عالم کے یہ کہ بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہین خلق جدید سے

١٣٥

مو ہیں کو درمیان عالم اور حق تعالے کے سن کل جوہ مغایرت اور تنزیہ محض کے قائل ہین ۱۲ منہ ۵۵ قولہ خلق جدید یعنی خلق جدید سے اشارہ ہے

فلا يعرفون تجديد الأمر مع الأنفاس لكن قد عثرت عليه

پس نہیں پہچانتے ہیں اہل عالم تجدید امر موجودات کو ساتھ ہر دم کے لیکن مطلع ہوئے ہیں اوپر اوسکے

الأشاعرة في بعض الموجودات وهي الأعراض وعثرت عليه

اشاعرہ بیچ تجدید بعض موجودات کے اور وہ موجودات اعراض ہیں اور مطلع ہوئے ہیں اوپر

الحسبانية في العالم كله وجهّلهم أهل النظر بأجمعهم ولكن

اوسی تجدید کے سوفسطائیہ بیچ تمام عالم کے اور منسوب بجہل کرتے ہیں اوس گروہ کو تمام اہل نظر ولیکن

أخطأ الفريقان أما خطأ الحسبانية فبكونهم ما عثروا مع قولهم

خطا کی ہے اون دونوں فریق نے لیکن خطا حسبانیہ یعنی سوفسطائیہ کی بسبب اسکے ہے کہ نہ مطلع ہوئے وہ باوجود قول اپنے کے

بالتبدل في العالم بأسره على أحدية عين الجوهر المعقول الذي

ساتھ تبدل کے عالم میں تمامہ اوپر احدیت ذات جوہر معقول کے کہ

قبل هذه الصور ولا يوجد إلا بها كما لا تعقل إلا به فلو قالوا

قبول کرتا ہے وہ ان صور عالم کو اور نہیں پایا جاتا ہے وہ واحد مگر ساتھ صور عالم کے جیسے کہ نہیں بھی جانی جاتی ہیں صورتیں مگر ساتھ جوہر کے پس اگر کہتے

بذلك فازوا بدرجة التحقيق في الأمر وأما الأشاعرة فما

وہ لوگ ساتھ احدیت جوہر کے پہنچتے مرتبہ تحقیق میں بیچ امر تجدد عالم کے ولیکن منشاء اشاعرہ کی یہ ہے کہ نہ

علموا أن العالم كله مجموع أعراض فهو يتبدل في كل زمان

جانا اونہوں نے اسبات کو کہ تحقیق عالم تمامہ عرض ہے پس عالم متبدل ہوتا ہے بیچ ہر زمانہ کے

إذ العرض لا يبقى زمانين ويظهر ذلك في الحدود للأشياء

کیونکہ عرض نہیں باقی رہتا ہے بیچ دو زمانوں کے اور ظاہر ہوتا ہے عرض ہونا تمام عالم کا بیچ تعریف اشیا کے

فإنهم إذا حدّوا الشيء تبين في حدهم كونه الأعراض وأن هذه الأعراض

اسلیے کہ تحقیق جب حقیقت ذوات کی تعریف کرتے ہیں ایک شے معین کی تو ظاہر ہوتا ہے بیچ تعریف اوسکی کے ہونا اوس چیز کا اعراض اور ظاہر ہوتا ہے یہ کہ تحقیق یہ اعراض یعنی حدود

المذكورة في حده عين هذا الجوهر وحقيقته القائم بنفسه

مذکورہ کہ بیچ تعریف اوس جوہر کے واقع ہیں عین اوس جوہر کے اور حقیقت اوسکے ہیں جو قائم بذاتہ ہے

ومن حيث هو عرض لا يقوم بنفسه فقد جاء من مجموع ما لا يقوم بنفسه من يقوم

اور اس وجہ سے کہ وہ جوہر عین مجموع اعراض ہے نہیں قائم ہوتا ہے بذاتہ پس تحقیق حاصل ہوئی مجموع عارضوں سے کہ جو چیز نہیں قائم تھی

بنفسه كالتحيز في حد الجوهر القائم بنفسه الذاتي وقبوله

بذاتہ وہی چیز قائم ہوتی ہے بذاتہ جیسے کہ تحیز یعنی جا کی لینا بیچ تعریف جوہر قائم بذاتہ کے ذاتیات میں سے ہوا اور جیسے کہ قبول کرنا اس جوہر کا

للأعراض حد له ذاتي ولا شك أن القبول عرض إذ لا يكون

اعراض کو یعنی یہ بات کہ حد ذاتی ہوا واسطے اس جوہر معین کے اور نہیں ہے شک کہ تحقیق وہ قبول کرنا عرض ہے کیونکہ نہیں ہوتا ہے وہ قبول

إلا في قابل لأنه لا يقوم بنفسه وهو ذاتي للجوهر والتحيز عرض و

مگر بیچ جسم قابل کے اسلیے کہ تحقیق قبول نہیں قائم ہوتا ہے بنفسہ اور حال یہ کہ وہ قبول ذاتیات میں سے جوہر کے ہوا اور تحیز بھی عرض ہے

لا يكون إلا في متحيز فلا يقوم بنفسه وليس التحيز والقبول بأمر

اور نہیں ہوتا ہے وہ تحیز مگر بیچ جسم جوہر متحیز کے پس نہیں قائم ہوتا ہے وہ تحیز بذاتہ اور نہیں ہے تحیز اور قبول امر

زائد على عين الجوهر المحدود لأن الحدود الذاتية هي

زائد اوپر عین جوہر کے یعنی جسم محدود کے کیونکہ تحقیق حدود ذاتیہ

عين المحدود وهويته فقد صار ما لا يبقى زمانين يبقى

عین شے محدود اور ذات شے محدود کے ہیں پس تحقیق ہوگئی وہ چیز کہ نہیں باقی رہتی تھی دو زمانوں میں باقی رہتی ہے

زمانين وأزمنة وعاد ما لا يقوم بنفسه يقوم بنفسه ولا

دو زمانوں میں اور کئی زمانوں میں اور ہوگئی وہ چیز کہ نہیں قائم رہتی ہے بذاتہ قائم رہتی ہے بذاتہ اور نہیں

يشعرون بما هم عليه وهؤلاء هم (في لبس من خلق جديد)

سمجھتے ہیں محجوبین اوس چیز کو کہ وہ اوسپر قائم ہیں تبدلات اور خلق جدید سے اور وہی لوگ بیچ شک کے ہیں خلق جدید سے

وأما أهل الكشف فإنهم يرون أن الله تعالى يتجلى في كل نفس

ولیکن اہل کشف پس تحقیق وہ دیکھتے ہیں اسبات کو کہ تحقیق اللہ تعالی تجلی فرماتا ہے ہر دم

ولا يتكرر التجلي ويرون أيضا شهودا أن كل تجل يعطي خلقا جديدا

اور نہیں مکرر ہوتی ہے وہ تجلی اور بھی دیکھتے ہیں اہل کشف شہود کے طریقہ سے اسبات کو کہ تحقیق ہر تجلی عطا کرتی ہے خلق جدید کو

ويذهب بخلق فذهابه هو الفناء عند التجلي والبقاء لما

اور لیجاتی ہے خلق قدیم کو پس چلا جانا خلق قدیم کا وہی فنا ہے وقت تجلی جدید کے اور بقا ہے اوس چیز کی کہ

يعطيه التجلي الآخر فافهم

بخشتی ہے اوسکو تجلی دوسری پس سمجھ لے اے طالب

فص حكمة ملكية في كلمة لوطية

یہ فص حکمت ملکیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ لوطیہ کے

الملك الشدة والمليك الشديد يقال ملكت العجين إذا

ملک معنی شدت اور سختی کے ہے اور ملیک معنی میں سخت کے کہا جاتا ہے عرب میں ملکت العجین یعنی سخت کیا میں نے خمیر کو جبکہ

شددت عجنه قال قيس بن الحطيم يصف طعنة شعر

سخت کرے خمیر مخدوم کو کہا قیس بیٹے حطیم نے جس حال میں کہ صفت کرتا تھا وہ اپنے نیزہ مارنے کی شعر

قوت باطن کی ہے اور کمال معرفت و رشد اور ہدایت کو سبب کرتی ہے چنانچہ بیان اسکا خود اس فص میں آتا ہے ۱۲ منه

يرى قاتل من دونها ما وراءها	ملكت بها كفي فما نهزت فتقتها
کہ دیکھے جو کھڑا ہے پیچھے نیزہ کے اوس چیز کو کہ جانب آخر نیزہ کے ہے	سخت کیا میں نے ساتھ نیزہ کو دونوں ہاتھوں سے کہ میں نے کشادہ کیا زخم نیزہ کو

أي شددت بها كفي يعني بالطعنة فهو قول الله عن لوط (لو أن

یعنی سخت کیا میں نے ساتھ اوسکے دونوں ہاتھوں سے یعنی ساتھ نیزہ کے پس بات یہی ہے کہ استفہام قول اللہ تعالیٰ کا بزبان لوط علیہ السلام منقول ہے کاش کہ ہوتا

لي بكم قوة أو آوي إلى ركن شديد) فقال رسول الله صلى الله

واسطے میرے ساتھ تمہاری زور یا پناہ لیتا میں طرف قوم زور آور کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم يرحم الله أخي لوطا لقد كان يأوي إلى ركن شديد

علیہ وسلم نے رحم کرے اللہ بھائی میرے لوط علیہ السلام پر کہ پناہ لیتے تھے طرف قبیلہ زور آور کے

فنبه رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان مع الله من كونه

پس آگاہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر اس بات کے کہ تحقیق تھے لوط علیہ السلام ساتھ اللہ تعالیٰ کے بسبب ہونے اوسکے

شديدا والذي قصده لوط عليه السلام القبيلة بالركن

شدید اور وہ چیز کہ قصد کیا تھا اوسکا حضرت لوط علیہ السلام نے بظاہر وہ قبیلہ تھا ساتھ قول اوسکے کہ رکن

الشديد والمقاومة بقوله (لو أن لي بكم قوة) وهي الهمة

شدید ہے اور مقابلہ تھا ساتھ قول اوسکے کہ (لو ان لی بکم قوۃ) ہے اور وہی قوت ہمت باطن کی ہے

هنا من البشر خاصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اسجگہ انسان کامل سے خاص کر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فمن ذلك الوقت يعني من الزمان الذي قال فيه لوط عليه

اوس وقت سے یعنی اوس زمانہ سے کہ کہا تھا بیچ اوس زمانے کے لوط علیہ

السلام (أو آوي إلى ركن شديد) ما بعث نبي بعد ذلك إلا

السلام نے (او اوی الی رکن شدید) نہیں مبعوث ہوئے کوئی پیغمبر بعد اوسکے مگر

في منعة من قومه فكان تحميه قبيلته كأبي طالب مع

بیچ روکنے والوں اور حامیوں کے قوم اپنی سے پس تھی ہر پیغمبر کی حمایت کرتا تھا اونکی قبیلہ اونکا جیسے کہ تھے ابی طالب ساتھ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقوله (لو أن لي بكم قوة) لكونه عليه

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قول لوط علیہ السلام کا کہ (لو ان لی بکم قوۃ) ہے اسواسطے تھا

السلام سمع الله تعالى يقول (الله الذي خلقكم من ضعف)

کہ سنا تھا اونہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہ فرماتا ہے اللہ وہی ہے کہ جسنے پیدا کیا تمکو ناتوانی سے)

بالأصالة (ثم جعل من بعد ضعف قوة) فعرضت القوة بالجعل

اصل میں سے پھر گردانی پیچھے ناتوانی کے قوت پس عارضی ہوئی قوت بسبب ایجاد حق تعالیٰ کے

فهي قوة عرضية (ثم جعل من بعد قوة ضعفا وشيبة) فالجعل يتعلق

پس وہ قوت عارضی ہے (پھر گردانی حق تعالی نے پیچھے قوت کے ناتوانی اور بڑھاپا) پس جعل اور ایجاد متعلق ہوتا ہے

بالشيبة واما الضعف فهو رجوع الى اصل خلقه وهو قوله

ساتھ بڑھاپے کے ولیکن ناتوانی پس وہ راجع ہے طرف اصل پیدائش اپنی کے اور وہ اصالت مستفاد ہے قول حق تعالی سے کہ

(خلقكم من ضعف) فرده لما خلقه منه كما قال (ثم يرد الى

(خلقکم من ضعف) ہے پس پھیرا حق تعالی نے مخلوق کو طرف اس چیز کے کہ پیدا کیا اسنے مخلوق کو اس سے جیسا فرمایا [illegible]

ارذل العمر لكيلا يعلم من بعد علم شيئا) فذكر انه رد الى الضعف

ناکارہ عمر کے تاکہ نہ جانے پیچھے جاننے کے کچھ پس ذکر کیا حق تعالی نے اسبات کا کہ تحقیق آدمی پھیرا گیا طرف ضعف وناتوانی

الاول فحكم الشيخ حكم الطفل في الضعف وما بعث نبي الا بعد

اول کے پس حکم بوڑھے کا بمنزلہ حکم لڑکے کے ہے بیچ ناتوانی کے اور نہ مبعوث ہوئے کوئی پیغمبر مگر بعد

تمام الاربعين وهو زمان اخذه في النقص والضعف فلذلك

تمام ہونے چالیس برس کے اور وہ ایک زمانہ ہے کہ شروع اسکا بیچ نقص اور ناتوانی کے ہے پس اسی سبب سے

قال (لو ان لي بكم قوة) مع كون ذلك يطلب همة مؤثرة

کہا لوط علیہ السلام نے (لو ان لی بکم قوۃ) باوجود ہونے اسکے کہ طلب کرتے تھے وہ ہمت اور قصد کو کہ تاثیر بخشنے والا ہووے وہ

فان قلت وما يمنعه من الهمة المؤثرة وهي موجودة في السالكين

پس اگر کہے تو کیا چیز منع کرتی ہے پیغمبر کو ہمت مؤثرہ سے حالانکہ ہمت مؤثرہ موجود ہے بیچ سالکوں کے

من الاتباع فالرسل اولى بها قلنا صدقت ولكن نقص علم اخر

تابعین انبیا میں سے پس رسول سزاوار تر ہیں ساتھ اس ہمت مؤثرہ کے کہینگے ہم سچ کہا تو نے ولیکن ناقص اور نارسا سمجھے علم دوسرا

وذلك ان المعرفة لا تترك للهمة تصرفا فكلما علت معرفته نقص

اور وہ علم یہ ہے کہ تحقیق معرفت آگے نہیں چھوڑتی ہے ہمت اور قصد تام کو واسطے تصرف کے پس جیسے جیسے عالی ہوگی معرفت عبد کی

تصرفه بالهمة وذلك لوجهين الوجه الواحد لتحققه بمقام

ویسے ویسے ناقص ہوگا تصرف اسکا ساتھ ہمت کے اور یہ بات ثابت ہے بسبب دو وجہوں کے ایک وجہ بسبب تحقق اور تمام ہونیکے ہے بیچ مقام

العبودية ونظره الى اصل خلقه الطبيعي والوجه الاخر احدية

عبودیت کے اور بسبب نظر اسکی کے طرف اصل خلقت طبعی اپنی کے اور وجہ دوسری شہود احدیت

المتصرف والمتصرف فيه فلا يرى على من يرسل همته

متصرف اور متصرف فیہ کے ہے پس نہیں دیکھتا ہے وہ عارف کہ اوپر کسکے بھیجے ہمت مؤثرہ اپنی کو

فيمنعه ذلك وفي هذا المشهد يرى ان المنازع له ما عدل عن

پس باز رکھتا ہے اس عارف کو شہود احدیت کا اور بیچ اسی مقام شہود کے دیکھتا ہے کہ [illegible]

١٢٩

حَقِيقَتِهِ الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا فِي حَالِ ثُبُوتِ عَيْنِهِ وَحَالِ عَدَمِهِ فَمَا ظَهَرَ

حقیقت اپنی سے کہ وہ مخالف اوپر اوس حقیقت کے ہے بیچ حال ثبوت مین ثابتہ اور حال عدم اوسی مخالف کے پس نہ ظاہر ہوا

فِي الْوُجُودِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ فِي حَالِ الْعَدَمِ فِي الثُّبُوتِ فَمَا تَعَدَّى

بیچ وجود خارجی کے پر گروہ چیز کہ تھا اسے مخالف کو بیچ حال عدم کے بیچ مرتبہ ثبوت علمی کے یعنی اعیان ثابتہ مین پس نہ تجاوز کیا اوس مخالف نے

حَقِيقَتَهُ وَلَا أَخَلَّ بِطَرِيقَتِهِ فَتَسْمِيَةُ ذَلِكَ نِزَاعًا إِنَّمَا هُوَ أَمْرٌ

حقیقت اپنی سے اور نہ کم کیا طریقے اپنے کو پس نام رکھنا مخالف کا نزاع سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ نام رکھنا

عَرَضِيٌّ أَظْهَرَهُ الْحِجَابُ الَّذِي عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ كَمَا قَالَ اللهُ

امر عارضی ہے کہ ظاہر کیا اوسکو حجاب نے کہ اوپر آنکھون آدمی کے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ

تَعَالَى فِيهِمْ (وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ

تعالی نے بیچ حق اونکو ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے ہین اور جانتے ہین وہ فقط ظاہری

الْحَيَوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ) وَهُوَ مِنَ الْمَقْلُوبِ

زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت اور باطن امر سے غافل ہین اور لفظ غافلون کا بیچ آیت مذکور کے مقلوب الحروف مین سے ہے

فَإِنَّهُ مِنْ قَوْلِهِمْ (قُلُوبُنَا غُلْفٌ) أَيْ فِي غِلَافٍ وَهُوَ الْكِنُّ الَّذِي

اسلیے کہ تحقیق وہ لفظ قول سے ہے محجوبین کے ہے کہ قلوبنا غلف ہے یعنی دل ہمارا غلاف مین ہے اور وہ غلاف ایک حجاب ہے کہ

سَتَرَهُ عَنْ إِدْرَاكِ الْأَمْرِ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ فَهَذَا وَأَمْثَالُهُ

چھپایا اوسنے محجوب کو دریافت امر واقعی سے جو نفس الامر مین ہے پس یہ مذکور اور مانند اسکے

يَمْنَعُ الْعَارِفَ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي الْعَالَمِ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللهِ

باز رکھتا ہے عارف کو تصرف سے بیچ عالم کے کہا شیخ ابو عبد اللہ

مُحَمَّدُ بْنُ قَائِدٍ لِلشَّيْخِ أَبِي السُّعُودِ بْنِ الشِّبْلِ لِمَ لَا تَتَصَرَّفُ فَقَالَ

محمد بیٹے قائد نے شیخ ابو السعود بیٹے شبل کو کہ کیون نہین تصرف کرتا ہے تو پس کہا

أَبُو السُّعُودِ تَرَكْتُ الْحَقَّ يَتَصَرَّفُ لِي كَمَا يَشَاءُ يُرِيدُ قَوْلَهُ تَعَالَى

ابو السعود نے چھوڑ دیا مینے حق تعالی کو کہ تصرف کرے وہ واسطے میرے جیسا چاہے مراد لیا ابو السعود نے تصرف کو قول حق تعالی سے

أَمْرًا (فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا) فَالْوَكِيلُ هُوَ الْمُتَصَرِّفُ وَلَا سِيَّمَا وَقَدْ سَمِعَ

بیچ امر حق تعالی کے کہ فاتخذہ وکیلا ہے یعنی پس پکڑ اوسکو کارساز پس وکیل وہی تصرف کرنے والا ہے خصوصاً سنا تھا

اللهَ يَقُولُ (وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ) فَعَلِمَ أَبُو السُّعُودِ

ابو السعود نے اللہ تعالی نے کہ فرماتا ہے اور خرچ کرو تم اوس چیز مین سے کہ کیا ہے تمکو جانشین پہلوں کا بیچ اوسکے پس جان لیا ابو السعود

وَالْعَارِفُونَ أَنَّ الْأَمْرَ الَّذِي بِيَدِهِ لَيْسَ لَهُ فَإِنَّهُ مُسْتَخْلَفٌ فِيهِ

اور عارفون نے ایسا کہ تحقیق جو امر کہ بیچ ہاتھ عارف کے ہے نہین ہے وہ امر واسطے ہر ایک کے بالاصالت کیونکہ عارف جانشین ہے بیچ اسی

ثم قال له الحق هذا الامر الذي استخلفتك فيه وملكتك اياه

پھر کہا واسطے ہر عارف کے حق تعالی نے یہ وہ امر ہے کہ خلیفہ اور جانشین کیا مینے بیچ اوسکے اور مالک کیا مینے تجھکو وہ اوسکا

اجعلني واتخذني فيه وكيلا فامتثل ابو السعود امر الله فاتخذه

گردان مجھکو اور پکڑ مجھکو وکیل بیچ اوسکے پس پیروی کی ابو السعود نے امر اللہ تعالی کی پس پکڑ لیا اوسکو

وكيلا فكيف تبقى لمن يشهد مثل هذا الامر همة يتصرف

وکیل پس کیونکر باقی رہیگی واسطے اوس شخص کے کہ مشاہدہ کرتا ہے مثل اس امر کے ایسی ہمت کہ تصرف کرے عالم مین

بها والهمة لا تفعل الا بالجمعية التي لا متسع لصاحبها الى غير

ساتھ اوسی ہمت کے اور ہمت نہین کام کرتی ہے مگر ساتھ دلجمعی اور توجہ کامل کے کہ نہین گنجایش ہوتی ہے وہ ہمت صاحب اپنے کو طرف غیر

ما اجتمع عليه وهذه المعرفة تفرقه عن هذه الجمعية

اوس چیز کے کہ دلجمعی ہوئی صاحب تصرف کی اوپر اوسکے اور یہ معرفت پراگندہ کرتی ہے صاحب مشاہدہ کو اس جمعیت سے

فيظهر العارف التام المعرفة بغاية العجز والضعف قال بعض

پس ظاہر ہوتا ہے وہ عارف کہ کامل معرفت والا ہے ساتھ نہایت عجز اور ضعف کے کہا بعض نے

الابدال للشيخ عبد الرزاق قل للشيخ ابي مدين بعد السلام

ابدالون مین سے شیخ عبد الرزاق سے کہ کہو تم شیخ ابی مدین کو [illegible] سلام کے

عليه يا ابا مدين لم لا يعتاص علينا شيء وانت تعتاص عليك

اوپر اوسکے اے ابی مدین کیون نہین دشوار ہوتی ہے اوپر ہمارے کوئی چیز اور دشوار ہوتی ہین اوپر تمہارے

الاشياء ونحن نرغب في مقامك وانت لا ترغب في مقامنا وكذلك

بہت سی چیزین تصرفات کی حالانکہ ہم رغبت رکھتے ہین بیچ مقام اور مرتبے تمہارے اور تم نہین رغبت رکھتے ہو بیچ مقام اور مرتبہ ہمارے کے اور ایسا ہی

كان مع كون ابي مدين كان عنده ذلك المقام وغيره ونحن

تھا حال ابو مدین کا باوجود ہونے ابو مدین کے ایسے مرتبے مین کہ تھا نزدیک اوسکے مقام ابدالون کا اور غیر اوسی مقام ابدالون کے اور ہم

اتم في مقام الضعف والعجز منه ومع هذا قال له هذا البدل

زیادہ تر ہین بیچ مقام ضعف اور عجز کے ابو مدین سے اور بسبب اس کمال کے کہا واسطے ابو مدین کے ان ابدالون نے

ما قال وهذا من ذلك القبيل ايضا وقال رسول الله صلى الله

جو کچھ کہ کہا اور یہ عدم تصرف بھی اسی قبیل سے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم في هذا المقام عن امر الله له بذلك ما ادري ما يفعل

علیہ وسلم نے بیچ اس مقام عبودیت اور عجز کے حکم سے اللہ تعالی کے کہ واسطے اونکے تہا اس حال کو نہین جانتا ہون جو کچھ کیا جاویگا

بي ولا بكم ان اتبع الا ما يوحى الي فالرسول بحكم ما يوحى

ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے نہین پیروی کرتا ہون مگر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہو طرف میرے پس رسول حکم کرتا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ وحی کی گئی

۱۳۱

المشهودية ما عنده غير ذلك فإن أوحي إليه بالتصرف فيه بجزم تصرف

طرف اوسکے ساتھ اوس چیز کے نہیں ہے جو نزدیک رسول کے پس اگر وحی کیجاوے طرف رسول کے واسطے تصرف کے بیچ اوسکے ساتھ یقین کے تصرف کرتے ہین

وإن منع امتنع وإن خيّر اختار ترك التصرف إلا أن يكون

اور اگر منع کیجاوین باز رہتے ہین تصرف سے اور اگر اختیار دیے جاوین وہ اختیار کرتے ہین ترک تصرف کو مگر یہ کہ ہووے وہ مختار تصرف

ناقص المعرفة قال أبو السعود لأصحابه المؤمنين به إن الله

ناقص معرفت والا کہا ابوالسعود نے واسطے مریدین اپنے کے کہ معتقد ابوسعود کے تھے یہ کہ تحقیق اللہ تعالے نے

أعطاني التصرف منذ خمس عشرة سنة وتركناه تظرفاً هذا لسان

عطا کیا مجکو تصرف مدت سے پندرہ برس کے اور ترک کیا ہمنے اوس تصرف کو زیرکی سے یہ قول ابوسعود کا زبان

إدلال وأما نحن فما تركناه تظرفاً وهو تركه إيثاراً وإنما تركناه لكمال المعرفة

ناز سے ہے ولیکن ہمنے نہیں ترک کیا تصرف کو زیرکی سے اور وہ ظرافت ترک کرنا تصرف کا ہی اختیار اور سوا اسکے نہیں ہے کہ ترک کیا ہمنے تصرف کو سبب کمال معرفت

فإن المعرفة لا تقتضيه بحكم الاختيار فمتى تصرف العارف بالهمة في العالم

کیونکہ تحقیق معرفت نہیں تقاضا کرتی ہی تصرف کو ساتھ حکم اختیار کے پس جب تصرف کرے عارف کامل ساتھ ہمت اپنی کے بیچ عالم کے

فعن أمر إلهي وجبر لا باختيار ولا نشك أن مقام الرسالة

پس امر الہی اور جبر سے ہے نہ کہ اختیار اور رغبت سے اور نہیں ہے شک ہمکو کہ تحقیق مرتبہ رسالت کا

يطلب التصرف لقبول الرسالة التي جاء بها فيظهر عليه ما يصدقه

طلب کرتا ہے تصرف کو واسطے قبول کرنے رسالت کے کہ لائے ہین رسول اوسکو پس ظاہر کرتے ہین اوپر اوسکے قبول کے اوس چیز کو کہ تصدیق کرے

عند أمته وقومه ليظهر دين الله تعالى والولي ليس كذلك

چیز اوس رسول کی نزدیک امت اور قوم اوسکی کے تا کہ ظاہر کرے رسول دین اللہ تعالی کا اور ولی نہیں ہے مثل رسول کے

ومع هذا فلا يطلبه الرسول في الظاهر لأن للرسول الشفقة

اور باوجود اسکے پس طلب کرتے ہین تصرف کو رسول ظاہر اور علانیہ مین اسلیے کہ تحقیق واسطے رسول کے شفقت ہے

على قومه فلا يريد أن يبالغ في ظهور الحجة عليهم فإن في ذلك

اوپر قوم اپنی کے پس نہیں چاہتے ہین رسول یہ کہ مبالغہ کرین بیچ ظہور اور انکشاف حجت اور معجزہ کے اوپر قوم کے اسلیے کہ بیچ ظہور حجت کے

هلاكهم فيبقي عليهم وقد علم الرسول أيضاً أن الأمر

ہلاکی قوم کی ہے پس باقی رکھتے ہین رسول صورت حجت کو اوپر اونکے اور تحقیق جان لیا ہے رسول نے بھی اسباب کو کہ تحقیق امر

المعجز إذا ظهر للجماعة فمنهم من يؤمن عند ذلك ومنهم

معجز جس وقت ظاہر ہووے واسطے جماعت کے پس بعض اونمین سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے وقت ظہور امر معجزہ کے اور بعض اونمین وہ شخص ہے

من يعرفه ويجحده ولا يظهر التصديق به ظلماً وعلواً وحسداً

کہ جانتا ہے اوس امر معجز کو اور انکار کرتا ہے اوسکا اور نہین ظاہر کرتا ہے وہ تصدیق کو ساتھ اوسکے بسبب ظلم اور برائی اور حسد کے

وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْحِقُ ذٰلِكَ بِالسِّحْرِ وَالْإِيهَامِ فَلَمَّا رَأَتِ الرُّسُلُ ذٰلِكَ وَأَنَّهُ

اور بعض ونمین سے وہ شخص ہے کہ الحاق کرتا ہے امر معجز کو ساتھ جادو اور شعبدہ کے پس جب دیکھا رسولون نے اس حال کو اور یہ کہ تحقیق وہ نہین ہے

لَا يُؤْمِنُ إِلَّا مَنْ أَنَارَ اللّٰهُ قَلْبَهُ بِنُورِ الْإِيمَانِ وَمَتٰى لَمْ يَنْظُرِ

نہین ایمان لاویگا کوئی مگر وہ شخص کہ منور کیا اللہ تعالیٰ نے دل اوسکا ساتھ نور ایمان کے اور جب نہ دیکھا

الشَّخْصُ بِذٰلِكَ النُّورِ الْمُسَمّٰى إِيمَانًا فَلَا يَنْفَعُ فِي حَقِّهِ الْأَمْرُ الْمُعْجِزُ

اوس شخص نے ساتھ اوس نور کے کہ نام رکھا گیا ہے اوسکا ایمان پس نہ نفع کریگا بیچ حق اوسکے کے امر معجز

فَقَصُرَتِ الْهِمَمُ عَنْ طَلَبِ الْأُمُورِ الْمُعْجِزَةِ لِمَا لَمْ يَعُمَّ أَثَرُهَا فِي النَّاظِرِينَ

پس قاصر ہوئین ہمتین رسول کی طلب کرنے سے امور معجزہ کے اسلیے کہ نہین عام ہوتا ہے اثر معجزہ کا نظر مین ناظرین کی

وَلَا فِي قُلُوبِهِمْ كَمَا قَالَ فِي حَقِّ أَكْمَلِ الرُّسُلِ وَأَعْلَمِ الْخَلْقِ وَأَصْدَقِهِمْ

اور نہ بیچ دلون اونکے کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق کامل تر رسولون اور دانا تر مخلوق اور

فِي الْحَالِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَوْ كَانَ لِلْهِمَّةِ

صادق تر اونکے کے بیچ حال اور مقال کے تحقیق تو نہین ہدایت کرتا ہے جسکو دوست رکھتا ہے تو ولیکن اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اگر ہوتا واسطے ہمت کے

أَثَرٌ وَلَا بُدَّ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کوئی اثر البتہ اثر کرتی ہمت اور ضرور ہے کہ نہو وے کوئی کامل تر رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَلَا أَعْلٰى وَلَا أَقْوٰى هِمَّةً مِنْهُ وَمَا أَثَّرَتْ فِي إِسْلَامِ أَبِي طَالِبٍ

وسلم سے اور نہ والا تر اور نہ قوی تر ہمت مین آپ سے اور نہ تاثیر کی ہمت رسول علیہ السلام نے بیچ اسلام ابی طالب

عَمِّهِ وَفِيهِ نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا وَلِذٰلِكَ قَالَ تَعَالٰى

چچا آپکے اور بیچ حق ابو طالب ہی کے نازل ہوئی آیت کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اور اسیواسطے فرمایا اللہ تعالےٰ نے

فِي الرَّسُولِ إِنَّهُ مَا عَلَيْهِ إِلَّا الْبَلَاغُ وَقَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ

بیچ حق رسول کے کہ تحقیق نہین ہے اوپر رسول کے مگر پہنچانا احکام کا اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے نہین ہے اوپر تیرے ہدایت کرنا انکا

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَزَادَ فِي سُورَةِ الْقَصَصِ وَهُوَ أَعْلَمُ

ولیکن اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور زیادہ کیا حق تعالیٰ نے بیچ سورۂ قصص کے یعنی ہدایت مین رسول کے اور اللہ تعالیٰ دانا تر ہے

بِالْمُهْتَدِينَ أَيْ بِالَّذِينَ أَعْطَوْهُ الْعِلْمَ بِهِدَايَتِهِمْ فِي حَالِ عَدَمِهِمْ

ساتھ ہدایت پانیوالون کے یعنی ساتھ اون لوگون کے کہ عطا کیا اون لوگون نے حق تعالیٰ کو علم ہدایت اپنی کا بیچ حال عدم کے

بِأَعْيَانِهِمُ الثَّابِتَةِ فَأَثْبَتَ أَنَّ الْعِلْمَ تَابِعٌ لِلْمَعْلُومِ فَمَنْ كَانَ

ساتھ اعیان ثابتہ اپنے کے پس ثابت کیا حق تعالیٰ نے اس بات کو کہ تحقیق علم تابع ہے واسطے معلوم کے پس جو شخص تہا

مُؤْمِنًا فِي ثُبُوتِ عَيْنِهِ وَحَالِ عَدَمِهِ ظَهَرَ بِتِلْكَ الصُّورَةِ فِي

مومن بیچ حال ثبوت عین ثابتہ اپنے کے اور بیچ حال عدم اپنے کے ظاہر ہوا وہ ساتھ اوسی صورت عین ثابتہ کے بیچ

حال وجوده وقد علم الله منه انه هكذا يكون

حال وجود خارجی اسکے اور تحقیق جان لیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو عین ثابتہ سے کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہوگا

فلذلك قال وهو اعلم بالمهتدين فلما قال مثل هذا قال ايضا ما

پس اسیواسطے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے ساتھ ہدایت پانے والوں کے پس جب کہا اللہ تعالیٰ نے مثل اس قول کے کہا دوسرا قول بھی کہ نہیں

يبدل القول لدي لان قولي على حد علمي في خلقي وما انا بظلام

بدلا جاتا ہے قول اور حکم پاس میرے اسلیئے کہ قول اور حکم میرا موافق علم میرے کے ہے بیچ خلق میری کہ اور نہیں ہوں میں ظلم کرنے والا

للعبيد اي ما قدرت عليهم الكفر الذي يشقيهم ثم طلبتهم

واسطے بندوں کے) یعنی نہیں مقدر کیا ہے اوپر بندوں کے کفر کو کہ شقی اور بدبخت کرے وہ کفر ان کو پھر طلب کروں میں

بما ليس في وسعهم ان ياتوا به بل ما عاملناهم الا بحسب ما علمناهم

اونسے وہ چیز کہ نہیں ہے بیچ طاقت ان کی کے یہ کہ عمل میں لاویں اس چیز کو بلکہ نہیں معاملہ کیا ہے ساتھ اونکے مگر موافق اوس چیز کے کہ جانا ہے ہم نے ان کو

وما علمناهم الا بما اعطونا من نفوسهم مما هم عليه فان كان ظلما فهم

اور نہیں جانا ہے اونکو ہم نے مگر اوس چیز سے کہ عطا کیا اونہوں نے ہمکو اپنی ذات سے جس حالت پر کہ وہ تھے بیچ حالت عدم میں پس اگر یہ ہو ظلم پس وہ لوگ

الظالمون ولذلك قال ولكن كانوا انفسهم يظلمون فما

ظالم ہیں اور اسیواسطے فرمایا حق تعالیٰ نے (ولیکن تھے وہ کہ اپنی ذاتون کو ظلم کرتے تھے) پس نہ

ظلمهم الله كذلك ما قلنا لهم الا ما اعطته ذاتنا ان نقول

ظلم کیا اونکو اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی نہیں کہا ہے ہم نے اون لوگوں کو مگر وہ چیز کہ عطا کیا اوسکو ذات ہماری نے یہ کہ کہیں ہم

لهم وذاتنا معلومة لنا بما هي عليه من ان نقول كذا ولا

واسطے اونکے اور ذات ہماری معلوم ہے ہمکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ ذات اوپر اوسکے ہے وہ چیز جو لائق ہے کہ کہیں گے ہم ایسا اور نہ

نقول كذا فما قلنا الا ما علمنا ان نقول فلنا القول منا و

کہیں گے ہم ایسا پس نہ کہا ہے ہم نے مگر وہ چیز کہ جانا ہے اوسکو یہ کہ کہیں ہم پس واسطے ہمارے کہنا اور حکم کرنا ہم ہی سے ہے اور

لهم الامتثال وعدم الامتثال مع السماع منهم شعر

واسطے بندوں کے ہے فرمانبرداری حکم اور نافرمانی حکم کی ساتھ سماعت اونکے کے قول ہمارا شعر

فالكل منا ومنهم	والاخذ عنا وعنهم
پس تمامی احوال موجودات کے ہم سے اور مخلوق سے ہیں	اور لینا احکام کا ہم سے اور اونسے ہے
ان لا يكونوا منا	فنحن لا شك منهم
اگر نہ ہوویں وہ ہم سے	پس ہم بیشک اونسے ہیں

فتحقق يا وليي هذه الحكمة الملكية من الكلمة

پس یقین جان اسے دوست میرے اس حکمت ملکیہ کو کلمہ

للموطنين فذا لباب المعرفة **شعر**

اوس لیے کہ تحقیق یہ حکمت خلاصہ معرفت کا ہے شعر

وقد ادرج في الشفع الذي قيل هو الوتر	فقد بان لك السر وقد اتضح الامر
اور تحقیق درج کیا گیا بیچ جفت کے یعنی بیچ اعیان عالم کے وہ کہ کہا گیا یعنی حق تعالیٰ	پس تحقیق ظاہر ہوا واسطے تیرے سر قدر کا اور تحقیق ظاہر ہوئی حقیقت امر قدر کی

فص حكمة قدرية في كلمة عزيرية

یہ فص حکمت قدریہ کا ہے بیچ بیان کلمہ عزیریہ کے

اعلم ان القضاء حكم الله في الاشياء وحكم الله في الاشياء

جان تو اے طالب تحقیق قضا یعنے سر قدر حکم کلی اللہ تعالیٰ کا ہے بیچ اشیا کے اور حکم اللہ تعالیٰ کا بیچ اشیا کے

على حد علمه بها وفيها وعلم الله في الاشياء على ما اعطته

موافق اندازہ علم اللہ تعالیٰ کے ہے ساتھ اشیا اور بیچ اشیا کے اور علم اللہ تعالیٰ کا بیچ اشیا کے اوپر اوس حد کے ہے کہ بخشا اوس حد کو

المعلومات مما هي عليه في نفسها والقدر توقيت ما هي عليه

اشیاء معلومہ نے حق تعالیٰ کو کہ اشیاء معلومہ اوپر اوس حد کے ہیں بیچ ذات اپنی کے اور قدر تعین کرنا اون احوال کا ہے کہ اوپر اون احوال کے

الاشياء في عينها من غير مزيد فما حكم القضاء على الاشياء

اشیا ثابت ہیں بیچ اعیان ثابتہ اپنی کے بغیر زیادتی کے پس نہیں ہے حکم قضا کا اوپر اشیا کے

الا بها وهذا هو عين سر القدر لمن كان له قلب او

مگر موافق اقتضائے اعیان اون اشیا کے اور یہ قضا یعنی حکم کلی الٰہی کا عین سر قدر کا ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہووے واسطے اوس کے دل یا

القى السمع وهو شهيد فلله الحجة البالغة فالحاكم في التحقيق

لگایا اوس نے کان کو اور وہ حاضر ہے (پس واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے دلیل پوری اور کامل) پس حاکم یعنی حق تعالیٰ واقع میں

تابع لعين المسألة التي يحكم فيها بما تقتضيه ذاتها

تابع ہے واسطے عین اوس مسئلہ اور قضیہ کے یعنے عین ثابتہ کے کہ حکم کیا جاتا ہے بیچ اوس کے موافق اوس چیز کے کہ مقتضی ہے اوس کی ذات

فالمحكوم عليه بما هو فيه حاكم على الحاكم ان يحكم عليه

پس محکوم علیہ بسبب اوس استعداد کے کہ وہ استعداد بیچ اوس کے ہے حاکم اوپر حاکم کے ہے کہ حکم کرے وہ حاکم اوپر اوس محکوم علیہ کے

بذلك فكل حاكم محكوم عليه بما حكم به وفيه كان

موافق استعداد محکوم علیہ کے پس ہر حاکم محکوم علیہ ہے اوس قضیہ کا کہ حکم کیا حاکم نے ساتھ اوس قضیہ کے اور بیچ اوس استعداد کے

الحاكم من كان فتحقق هذه المسألة فان القدر ما جهل

حاکم جو شخص حاکم ہوگا پس تحقیق اور یقین جان اے طالب اس مسئلہ قدر کو اس لیے کہ مسئلہ قدر نہیں مجہول ہوا ہے

١٣٥

لا لشدة ظهوره فلم يعرف وكثر فيه الطلب والالحاح واعلم

مگر بسبب شدت ظہور اپنی کے پس نہیں پہچانا جاتا ہے مسئلہ قدر کا اور بہت ہوئی طلب بیچ اوسکے طلب اور مبالغہ لوگون کا اور جان تو اے طالب

أن الرسل صلوات الله عليهم من حيث هم رسل لا من حيث هم

کہ تحقیق تمامی رسول صلوات اللہ علیہم اس اعتبار سے کہ وہ رسول ہین نہ اس اعتبار سے کہ وہ

أولياء وعارفون على مراتب ما هي عليه أممهم فما عندهم

اولیا اور عارف ہین اوپر مرتبے اون احوال کے ہین کہ اوپر اون احوال کے تمام امت اونکی ہین پس نہین ہے نزدیک اونکے

من العلم الذي أرسلوا به إلا قدر ما تحتاج إليه أمة ذلك

علوم مین سے کہ بھیجے گئے وہ ساتھ اون علوم کے مگر اوس قدر کہ محتاج ہین طرف اوس علم کے امت اوس

الرسول لا زائد ولا ناقص والأمم متفاضلة يزيد بعضها

رسول کی نہ زیادہ اور نہ کم اور تمام امت باہم فضیلت رکھنے والی ہین کہ زائد ہوتے ہین فضیلت مین بعض اونکے

على بعض فتتفاضل الرسل في علم الإرسال بتفاضل أممها

اوپر بعض کے پس بایکدیگر فضیلت رکھین گے رسول بیچ علم رسالت کے بسبب تفاضل امتون اونکی کے

وهو قوله تعالى (تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض) كما هم

اور تفاضل رسولونکا بسبب تفاضل امتون کے ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ یہ (تمامی پیغمبر کہ بزرگی دی ہم نے بعض اونکے کو اوپر بعض کے) جیسا کہ وہ تمامی

أيضا فيما يرجع إلى ذواتهم من العلوم والأحكام متفاضلون

رسول بھی بیچ اوس چیز کے کہ رجوع کرتی ہے وہ چیز طرف ذاتون اونکی کے کہ وہ چیز عبارت علم اور احکام سے ہے بایکدیگر فضیلت رکھنے والے ہین

بحسب استعداداتهم وهو قوله تعالى (ولقد فضلنا بعض

موافق استعداد اپنی کے اور تفاضل انبیا کا بحسب استعداد اونکے کے ثابت ہے قول اللہ تعالی سے کہ یہ ہے (اور تحقیق بزرگی دی ہم نے بعض

النبيين على بعض) وقال تعالى في حق الخلق (والله فضل بعضكم

انبیا کو اوپر بعض کے) اور فرمایا اللہ تعالی نے بیچ حق مخلوق اپنی کے (اور اللہ تعالی نے فضیلت دی بعض تمہارے کو

على بعض في الرزق) والرزق منه ما هو روحاني كالعلوم و

اوپر بعض کے بیچ رزق کے) اور رزق بعض اوسمین سے روحانی ہے جیسے کہ علوم اور بعض رزق

حسي كالأغذية وما ينزله الحق إلا بقدر معلوم وهو

حسی جیسے کہ غذای جسم ظاہری اور نہین نازل کرتا ہے رزق کو حق تعالی مگر ساتھ اندازہ معلوم کے اور وہ اندازہ

الاستحقاق الذي يطلبه الخلق فإن الله أعطى كل شيء خلقه

معلوم استحقاق خلقت کا ہے کہ طلب کرتی ہے اوسکو مخلوق پس تحقیق اللہ تعالی نے عطا کی ہر شے کو استعداد اوسکی

فينزل بقدر ما يشاء وما يشاء إلا ما علم فحكم به وما علمه كما

پس نازل کرتا ہے حق تعالی رزق کو ساتھ اندازہ اوس چیز کے کہ چاہتا ہے اور نہین چاہتا ہے مگر جو کچھ کہ جانتا ہے پس حکم کیا ساتھ اوس کے اور نہین جانتا اوسکو مگر جیسے

قلناه لأنها أعطاه المعلوم من نفسه فالتوقيت في الأصل للمعلوم

کہا ہم نے مگر اسقدر کہ عطا کیا حق تعالی کو معلوم نے ذات اپنی سے پس تعین کرنا وقت کا واقع ہیں خاص واسطے معلوم کے ہے

والقضاء والعلم والإرادة والمشيئة تبع للقدر فسر القدر

اور قضا اور علم اور ارادہ اور مشیت تابع ہے واسطے قدر کے پس علم سر قدر کا

من أجل العلوم وما يفهمه الله تعالى إلا لمن اختصه الله

بزرگترین علوموں میں سے ہے اور نہیں آگاہ کرتا ہے سر قدر کو اللہ تعالی مگر اوس شخص کو خاص کر دیا ہو اسکو اللہ تعالی نے

بالمعرفة التامة فالعلم به يعطي الراحة الكلية للعالم به

ساتھ معرفت تامہ کے پس علم ساتھ سر قدر کے بخشتا ہے راحت کلی واسطے جاننے والے سر قدر کے

ويعطي العذاب الأليم للعالم به أيضا فهو يعطي النقيضين

اور بھی بخشتا ہے عذاب دردناک واسطے جاننے والے اوسکے کہ پس علم سر قدر کا عطا کرتا ہے دو نقیضوں یعنی دو ضدوں کو

وبه وصف الحق نفسه بالغضب وبالرضى وبه تقابلت

اور بسبب سر قدر کے وصف کیا حق تعالی نے ذات اپنی کو ساتھ غضب اور رضا کے اور بسبب اسی کے باہم مقابل ہوے

الأسماء الإلهية فحقيقته تحكم في الموجود المطلق وفي الموجود

اسماء الٰہیہ پس حقیقت سر قدر کی حکم کرتی ہے بیچ موجود مطلق کے یعنی بیچ حق تعالی کے اور بیچ موجود

المقيد لا يمكن أن يكون شيء أتم منها ولا أقوى ولا أعظم

مقید کے یعنی بیچ خلق کے نہیں ممکن ہے یہ کہ ہووے کوئی شے کامل تر حقیقت سر قدر سے اور نہ قوی تر اور نہ بزرگ تر

لعموم حكمها المتعدي وغير المتعدي ولما كانت الأنبياء

بسبب عام اور شامل ہونے حکم حقیقت سر قدر کے شقی اور سعید کو اور جب تھے انبیاء

صلوات الله عليهم لا تأخذ علومها إلا من الوحي الخاص

صلوات اللہ علیہم کہ نہیں لیتے تھے علوم اپنے مگر وحی خاص

الإلهي فقلوبهم ساذجة من النظر العقلي لعلمهم بقصور

الٰہی سے پس قلوب اونکے سادے تھے نظر عقلی سے بسبب جاننے اونکے کے قصور اور کوتاہی

العقل من حيث نظره الفكري عن إدراك الأمور على ما هي

عقل کو باعتبار نظر فکری کے دریافت کرنے سے اون امور کے جو نفس الامر میں ہیں

عليه والإخبار أيضا يقصر عن إدراك ما لا ينال إلا بالذوق

اور خبر الٰہی بھی قاصر ہے دریافت کرنے سے اوس چیز کے جو نہیں پاتا ہے اوسکو کوئی مگر ذوق اور وجدان سے

فلم يبق العلم الكامل إلا في التجلي الإلهي وما يكشف الحق عن

پس نہ باقی رہا علم کامل مگر بیچ تجلی الٰہی کے اور بیچ اوس چیز کے کہ کھول دیوے حق تعالی

أَعْيُنَ الْبَصَائِرِ وَالْأَبْصَارِ مِنَ الْأَغْطِيَةِ فَتُدْرِكُ الْأُمُورَ قَدِيمَهَا وَحَدِيثَهَا

آنکھوں باطنی اور ظاہری سے پردوں کو پس دریافت کر گئی آنکھ اوسوقت امور کو ایسے اور ادراک کر گئی آنکھ قدیم اور حادث

وَعَدَمَهَا وَوُجُودَهَا وَمُحَالَهَا وَوَاجِبَهَا وَجَائِزَهَا عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ فِي

اور عدم اور وجود اور ممتنع اور واجب اور ممکن کو اوسیں امور کے اوپر اس چیز کے کہ وہ امور اوپر اوسکے ہیں بیچ

حَقَائِقِهَا وَأَعْيَانِهَا فَلَمَّا كَانَ مَطْلَبُ الْعُزَيْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الطَّرِيقَةِ

حقیقتوں اور اعیان ثابتہ اپنی کے پس جب کہ تھا طلب اور سوال عزیر علیہ السلام کا حق تعالیٰ سے اوپر طریق

الْخَاصَّةِ لِذَلِكَ وَقَعَ الْعَتْبُ عَلَيْهِ كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ فَلَوْ طَلَبَ الْكَشْفَ

مخصوص کے یعنی بطریق تعجب اور استغراب کے اسواسطے واقع ہوا عتاب الٰہی اوپر انکے جیسے کہ وارد ہوا بیچ حدیث کے پس اگر طلب کرتے عزیر علیہ السلام کشف

الَّذِي ذَكَرْنَاهُ رُبَّمَا كَانَ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ عَتْبٌ فِي ذَلِكَ وَالدَّلِيلُ

حق تعالیٰ سے کہ ذکر کیا ہے اوسکا غالب تھا کہ نہ واقع ہوتا اوپر اونکے عتاب الٰہی بیچ طلب اور سوال کے اور دلیل

عَلَى سَذَاجَةِ قَلْبِهِ قَوْلُهُ فِي بَعْضِ الْوُجُوهِ (أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ

اوپر سادہ دلی عزیر علیہ السلام کے قول اونکا ہے بیچ بعض روایتوں کے کہ یہ ہے کیونکر زندہ کریگا ان اہل قریہ کو اللہ تعالیٰ بعد

مَوْتِهَا) وَأَمَّا عِنْدَنَا فَصُورَتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ هَذَا كَصُورَةِ

موت اونکی کے) ولیکن نزدیک ہمارے صورت حال عزیر علیہ السلام کی بیچ قول اونکے کے (انی یحیی ہذہ اللہ) ہے مثل صورت حال

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى) وَيَقْتَضِي

ابراہیم علیہ السلام کے ہے بیچ قول اونکے کے کہ یہ ہی کہا اے رب میرے دکھلا دو تو مجھکو کیونکر جلاتا ہے تو مردوں کو) اور چاہتا ہے

ذَلِكَ الْجَوَابَ بِالْفِعْلِ الَّذِي أَظْهَرَهُ الْحَقُّ فِيهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَأَمَاتَهُ اللَّهُ

سوال عزیر کا جواب کو ساتھ فعل کے کہ ظاہر کیا اوس فعل کو حق تعالیٰ نے بیچ ذات عزیر علیہ السلام کے بیچ قول اپنے کی (پس مار ڈالا عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ) فَقَالَ لَهُ (وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا

سو برس پھر جلایا اونکو) اور فرمایا واسطے اونکے (اور دیکھ تو طرف ہڈیوں کے کہ کیونکر جلاتے ہیں ہم اونکو پھر پہناتے ہیں ہم اونکو

لَحْمًا) فَعَايَنَ كَيْفَ تَنْبُتُ الْأَجْسَامُ مُعَايَنَةَ تَحْقِيقٍ فَأَرَاهُ الْكَيْفِيَّةَ

گوشت) پس معاینہ کیا عزیر علیہ السلام نے کہ کیونکر اوگتے ہیں اجسام معاینت واقعی پس دکھلائی حق تعالیٰ نے کیفیت زندہ کرنے کی

فَسَأَلَ عَنِ الْقَدَرِ الَّذِي لَا يُدْرَكُ إِلَّا بِالْكَشْفِ لِلْأَشْيَاءِ فِي حَالِ

پس سوال کیا عزیر نے اوس قدر اور توقیت مذکور سے کہ نہیں دریافت کیجاتی ہے وہ مگر ساتھ کشف اور شہود اشیاء کے بیچ حال

ثُبُوتِهَا فِي عَدَمِهَا فَمَا أُعْطِيَ ذَلِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ خَصَائِصِ الِاطِّلَاعِ

ثبوت اونکے بیچ اشیاء کے بیچ عدم اونکے کہ پس نہیں عطا کیا گیا علم قدر مذکور کا عزیر علیہ السلام کو اسلیے کہ تحقیق وہ علم قدر خصوصیات میں سے اطلاع

الْإِلَهِيِّ فَمِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَعْلَمَهُ إِلَّا هُوَ فَإِنَّهَا الْمَفَاتِحُ الْأُوَلُ أَعْنِي

الٰہی کے ہے پس محالات میں سے ہے یہ کہ جانے علم قدر مذکور کو کوئی سوا حق تعالیٰ کے اسلیے کہ اعیان ثابتہ خزائن اول ہیں مراد لیتا ہوں میں

(مفاتح الغيب التي لا يعلمها إلا هو) وقد يطلع الله من يشاء من

خزائن غیب کو کہ نہیں جانتا ہے اوسکو کوئی سواے حق تعالی کے اور کبھی مطلع کرتا ہے اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے

عباده على بعض الأمور من ذلك واعلم أنها لا تسمى مفاتح إلا في

بندوں اپنے سے اوپر بعض امور کے خزائن غیب میں سے اور جان تو اے طالب تحقیق کہ اعیان ثابتہ نہیں نام رکھا جاتا ہے مفاتح مگر بیچ

حال الفتح وحال الفتح هو حال تعلق التكوين بالأشياء أو قل إن

حال فتح کے اور حال فتح کا وہی حال تعلق ایجاد کا ہے ساتھ اشیاء کے یا کہہ تو

شئت حال تعلق القدرة بالمقدور ولا ذوق لغير الله في ذلك

اگر چاہے تو یہ کہ حال تعلق قدرت کا ہے ساتھ مقدور کے اور نہیں ہے ذوق اور علم واسطے غیر حق تعالی کے بیچ تعلق تکوین اور ایجاد کے

فلا يقع فيها تجل ولا كشف إذ لا قدرة ولا فعل إلا لله خاصة

پس نہیں واقع ہوتی ہے بیچ اوس کے تجلی اور نہ کشف اسلیے کہ نہیں ہے قدرت اور نہیں ہے فعل مگر واسطے اللہ تعالی کے خاصۃً

إذ له الوجود المطلق الذي لا يتقيد فلما رأينا عتب الحق له

اسلیے کہ واسطے اللہ ہی کے ہے وجود مطلق کہ نہیں مقید ہوتا ہے پس جب دیکھا ہمنے عتاب حق تعالی کا اوپر

عليه السلام في سؤاله في القدر علمنا أنه طلب هذا الاطلاع

عزیر علیہ السلام کے بیچ سوال اونکے کہ قدر اور تقدیر میں جانا ہمنے اے سالک تحقیق عزیر علیہ السلام نے طلب کیا اس اطلاع کو

فطلب أن تكون له قدرة تتعلق بالمقدور وما يقتضي ذلك

اور طلب کیا اونھوں نے یہ کہ ہووے واسطے اونکے قدرت کہ متعلق ہووے وہ قدرت ساتھ مقدور کے حالانکہ نہیں تقاضا کرتی ہے اطلاع تعلق قدرت کی مقدور کے ساتھ

إلا من له الوجود المطلق فطلب ما لا يمكن وجوده في الخلق

مگر اوس شخص کو کہ ہووے واسطے اوسکے وجود مطلق پس طلب کیا عزیر علیہ السلام نے اوس چیز کو کہ نہیں ممکن ہے وجود اوسکا بیچ خلق کے

ذوقا فإن الكيفيات لا تدرك إلا بالأذواق وأما ما رويناه

ذوق اور علم کی رو سے اسلیے کہ تحقیق کیفیات وجدانیہ نہیں دریافت کی جاتی ہیں مگر ساتھ ذوق کے ولیکن وہ چیز کہ روایت کی ہمنے اوسکی

مما أوحى الله به إليه لئن لم تنته لأمحون اسمك من

اوس چیز میں سے کہ وحی کی اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے طرف عزیر علیہ السلام کے اگر نہ باز رہیگا تو ہر آئنہ مٹا دونگا میں نام تیرا

ديوان النبوة أي أرفع عنك طريق الخبر وأعطيك الأمور

دفتر نبوت سے یعنی اوٹھا دونگا میں تجھسے طریق خبر کو اور عطا کرونگا میں تجھکو امور اور علوم

على التجلي والتجلي لا يكون إلا بما أنت عليه من الاستعداد

ساتھ تجلی اور کشف کے اور تجلی اور کشف نہیں ہوتی ہے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ ہیں ثابت تیرے اوپر اوسکے کہ وہ چیز عبارت استعداد سے کہ

الذي به يقع الإدراك الذوقي فتعلم أنك ما أدركت

کہ ساتھ اوسی استعداد کے واقع ہوتا ہے ادراک ذوقی اور وجدانی پس اب جانیگا تو اے سالک کہ تحقیق تو نے نہ دریافت کیا کچھ

سو بیان حال اور ان کا شامت اوس کلام کے جس سے عوام نے عتاب سمجھا تھا ... سے ظاہر ہے ۱۲ منہ

إلا بحسب استعدادك فتنظر في هذا الأمر الذي طلبت فلما لم تره

مگر موافق استعداد اپنی کے پس اب نظر کریگا تو بیچ استعداد اپنے کے اوس امر کو کہ طلب کیا تونے اوسکو پس جبوقت نہ دیکھا تونے اوس مطلوب کو

تعلم أنه ليس عندك الاستعداد الذي تطلبه وأن ذلك من

جانیگا تو بہ بات کو کہ تحقیق نہیں ہے تیرے پاس استعداد اوس امر کی کہ طلب کرتا ہے تو اوسکو اور کہ تحقیق اطلاع متعلق قدرت کے ساتھ مقدور کے

خصائص الذات الإلهية وقد علمت أن الله أعطى كل شيء

خصائص ذات الٰہی میں سے ہے تحقیق جانا تونے اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اعطا کی ہر شے کو

خلقه فإذا لم يعطك هذا الاستعداد الخاص فما هو خلقك

استعداد اوسکی پس جب نہ دی اللہ تعالیٰ نے تجھکو یہ استعداد خاص پس نہیں ہے وہ استعداد خاص استعداد تیری

ولو كان خلقك لأعطاكه الحق الذي أخبر أنه أعطى كل شيء

اور اگر ہوتی وہ استعداد خاص استعداد تیری البتہ دیتا تجھکو حق تعالیٰ کہ خبر دی اوسنے اس بات کی کہ تحقیق عطا کی اوسنے ہر چیز کو

خلقه فتكون أنت الذي تنتهي عن مثل هذا السؤال من نفسك

استعداد اوسکی پس تو خود باز رہیگا اس قسم کے سوال سے ذات اپنی سے

لا تحتاج فيه إلى نهي إلهي وهذا عناية من الله بعزير عليه

نہ محتاج ہوگا تو باز رہنے میں طرف نہی الٰہی کے اور یہ خطاب عنایت اور لطف ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ عزیر علیہ

السلام علم ذلك من علمه وجهله من جهله واعلم أن

السلام کے جانا اوس معنی کو جسنے جانا اوسکو اہل کشف سے اور نجانا اوسکو جسنے نجانا اوسکو اہل حجاب سے اور جان تو کہ تحقیق

الولاية هي الفلك المحيط العام ولهذا لم تنقطع ولها الإنباء

کہ ولایت یعنی باطن نبوت فلک الافلاک ہے یعنی معنے کلی ہے کہ محیط اور شامل ہے سبکو اور واسطے اسیکے نہیں منقطع ہوتی ہے ولایت اور واسطے اوسی کے ہے ابنا

العام وأما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعة وفي محمد

اظہار عام ہے اسرار حقایق سے ولیکن نبوت تشریعی اور رسالت پس منقطع ہونے والی ہے اور اوپر محمد

صلى الله عليه وسلم فقد انقطعت فلا نبي بعده يعني

صلے اللہ علیہ وسلم کے منقطع ہوئی نبوت پس نہیں ہے کوئی نبی بعد اوسکے کرنیوالے

مشرعا أو مشرعا له ولا رسول وهو المشرع وهذا الحديث

شریعت کے یا بنا کی گئی ہو شریعت واسطے اوسکے اور نہیں ہے کوئی رسول جیسا کہ جبرئیل بنا کرنیوالے شریعت کے ہیں اور اسی حدیث سے

قصم ظهور أولياء الله لأنه يتضمن انقطاع ذوق العبودية

توڑدی پیٹھ اولیاء اللہ کی اسلیے کہ یہ قول متضمن اور شامل ہے انقطاع ذوق عبودیت اور بندگی

الكاملة التامة فلا ينطلق عليه اسمها الخاص بها فإن العبد يريد

کاملہ تامہ کو پس نجاری ہوگا اوپر بندے کے نام خاص عبودیت کا ساتھ عبودیت کے اسلیے کہ بندہ کامل چاہتا ہے

۱۴۱

أَنْ لَا يُشَارِكَهُ سَيِّدُهُ وَهُوَ اللّٰهُ فِي اسْمٍ وَاللّٰهُ لَمْ يَتَسَمَّ بِنَبِيٍّ وَلَا

کہ نہ شریک ہووے اوسکے اسم مین اوسکا سید اور وہ اللہ تعالیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام نہ رکھا نبی

رَسُولٍ وَتَسَمَّى بِالْوَلِيِّ وَاتَّصَفَ بِهٰذَا الْاسْمِ فَقَالَ اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ

رسول اور نام رکھا گیا اوسکا ولی اور وصف کیا گیا وہ ساتھ اس نام کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ ولی ہے یعنی دوست اور حامی ہے اون لوگون کا

اٰمَنُوا وَقَالَ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ وَهٰذَا الْاسْمُ بَاقٍ جَارٍ عَلٰى عِبَادِ

جو ایمان لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ولی حمید ہے یعنی دوست اور خوبی والا ہے اور یہ نام باقی اور جاری ہے اوپر بندون

اللّٰهِ دُنْيَا وَاٰخِرَةً فَلَمْ يَبْقَ اسْمٌ يَخْتَصُّ بِهِ الْعَبْدُ دُونَ الْحَقِّ

خدا کے دنیا و آخرت مین پس نہ باقی رہا کوئی نام کہ مختص ہووے ساتھ اوس نام کے بندہ کامل سوا حق تعالیٰ کے

بِانْقِطَاعِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ فَأَبْقٰى لَهُمُ

بسبب منقطع ہونے نبوت اور رسالت کے مگر یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مہربان ہے ساتھ بندون کے ہو کہ باقی رکھا اللہ نے واسطے اون کے

النُّبُوَّةَ الْعَامَّةَ الَّتِي لَا تَشْرِيعَ فِيهَا وَأَبْقٰى لَهُمُ التَّشْرِيعَ فِي الْاجْتِهَادِ

نبوت عام کو کہ نہیں ہے تبلیغ احکام ناموسی کی بیچ اوسکے اور باقی رکھا اللہ نے واسطے بندون کے تشریع یعنی ترجیح احکام شرعیہ کو بیچ اجتہاد

فِي ثُبُوتِ الْأَحْكَامِ وَأَبْقٰى لَهُمُ الْوِرَاثَةَ فِي التَّشْرِيعِ فَقَالَ الْعُلَمَاءُ

بیچ ثبوت احکام شرعیہ کے اور باقی رکھا اللہ تعالیٰ نے واسطے اونکے وراثت کو بیچ تشریع یعنی ترجیح احکام شرعیہ کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے زبان رسول کی علما

وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَا ثَمَّ مِيرَاثٌ فِي ذٰلِكَ إِلَّا فِيمَا اجْتَهَدُوا فِيهِ مِنَ الْأَحْكَامِ

وارث نبیون کے ہین اور نہیں ہے بیچ خاندان پیغمبری کے میراث بیچ اوسی تشریع کے مگر اوس چیز مین کہ اجتہاد کرین بیچ اوس چیز کے کہ وہ چیز عبارت احکام شرعیہ اجتہادیہ سے ہے

فَشَرَعُوهُ فَإِذَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ خَارِجٍ عَنِ التَّشْرِيعِ

پس تشریع کی انہون نے احکام شرعیہ کی پس جسوقت دیکھے تو نبی کو کہ کلام کرتے ہین ساتھ ایسے ایک کلام کے کہ خارج ہے تشریع احکام ناموسیہ سے

فَمِنْ حَيْثُ هُوَ وَلِيٌّ وَعَارِفٌ وَلِهٰذَا مَقَامُهُ مِنْ حَيْثُ هُوَ

پس اس اعتبار سے ہوگا کہ وہ ولی اور عارف ہے اور واسطے اسی کے مقام اور مرتبہ اوس نبی کا باعتبار اسکے کہ وہ

عَالِمٌ وَوَلِيٌّ أَتَمُّ وَأَكْمَلُ مِنْ حَيْثُ هُوَ رَسُولٌ أَوْ ذُو تَشْرِيعٍ

عالم اور ولی ہے تمام تر اور کامل تر ہوگا اس اعتبار سے کہ وہ رسول ہے یا صاحب تبلیغ احکام ناموسی کے ہین

أَوْ شَرْعٍ فَإِذَا سَمِعْتَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ اللّٰهِ يَقُولُ أَوْ يُنْقَلُ إِلَيْكَ

یا صاحب شریعت کے پس جسوقت سنا تو نے کسی ایک اہل اللہ سے کہ کہتا ہے وہ یا نقل کیا اوسے طرف تیرے

عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الْوِلَايَةُ أَعْلٰى مِنَ النُّبُوَّةِ فَلَيْسَ يُرِيدُ ذٰلِكَ

اوس اہل اللہ سے یہ بات کہ وہ کہتا ہے کہ منصب ولایت بلند تر ہے عہدہ نبوت سے پس نہیں مراد لیتا ہے وہ

الْقَائِلُ إِلَّا مَا ذَكَرْنَاهُ أَوْ يَقُولُ إِنَّ الْوَلِيَّ فَوْقَ النَّبِيِّ وَالرَّسُولِ

قائل مگر وہ چیز کہ ذکر کیا ہم نے اوسکا یا کہتا ہے کوئی اہل اللہ کہ تحقیق ولی فوق نبی اور رسول کے ہین

فَإِنَّهُ يَعْنِي بِذٰلِكَ فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ وَهُوَ أَنَّ الرَّسُولَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ

پس وہ قائل مراد لیتا ہے ساتھ اوس قول کے بیچ حق ایک شخص خاص کے اور وہ مراد یہ ہے کہ تحقیق رسول علیہ السلام

حَيْثُ هُوَ وَلِيٌّ أَتَمُّ مِنْهُ مِنْ حَيْثُ هُوَ نَبِيٌّ وَرَسُولٌ لَا أَنَّ الْوَلِيَّ

اس اعتبار سے کہ وہ ولی ہیں کامل تر ہیں ذات اپنی سے اس اعتبار سے کہ وہ نبی اور رسول ہیں نہ کہ یہ مراد کہ تحقیق ولی صرف

التَّابِعَ لَهُ أَعْلَىٰ مِنْهُ فَإِنَّ التَّابِعَ لَا يُدْرِكُ الْمَتْبُوعَ أَبَدًا فِيمَا

کہ تابع نبی کا ہے اعلیٰ تر ہے اوس نبی سے اسلیے کہ تحقیق تابع نہیں پاتا ہے مرتبہ متبوع کا ہرگز بیچ اوس چیز کے

هُوَ تَابِعٌ لَهُ فِيهِ إِذْ لَوْ أَدْرَكَهُ لَمْ يَكُنْ تَابِعًا لَهُ فَافْهَمْ

کہ وہ تابع تابع ہے واسطے متبوع کے بیچ اوسی چیز کے اسلیے کہ اگر پاوے تابع مرتبہ متبوع کا نہوگا وہ تابع تابع واسطے متبوع کے پس سمجھ

فَمَرْجِعُ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ الْمُشَرِّعِ إِلَى الْوِلَايَةِ وَالْعِلْمِ أَلَا

پس مرجع رسول اور نبی شریعت والے کا طرف ولایت اور علم کے ہے کیا نہیں

تَرَىٰ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَرَهُ بِطَلَبِ الزِّيَادَةِ مِنَ الْعِلْمِ لَا مِنْ

دیکھتا ہے تو یہ بات کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے امر کیا پیغمبر کو ساتھ طلب کرنے زیادتی علم کے نہ

غَيْرِهِ فَقَالَ لَهُ آمِرًا قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وَذٰلِكَ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ

غیر علم سے پس فرمایا واسطے پیغمبر کے امر کرنے والا ہو کر کہدو اے رب میرے زیادہ کر مجھ کو علم اور وجہ انقطاع ... تحقیق تو جانتا ہے کہ تحقیق

الشَّرْعَ تَكْلِيفٌ بِأَعْمَالٍ مَخْصُوصَةٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ أَعْمَالٍ

شرع بجا لانا ہے کتنے اعمال مخصوصہ کو اور باز رہنا ہے کتنے اعمال

مَخْصُوصَةٍ وَمَحَلُّهَا هٰذِهِ الدَّارُ فَهِيَ مُنْقَطِعَةٌ وَالْوِلَايَةُ

مخصوصہ سے اور محل اعمال اور افعال مذکورہ کا یہ دار دنیا ہے پس وہ اعمال اور افعال منقطع ہونے والے ہیں اور ولایت

لَيْسَتْ كَذٰلِكَ إِذْ لَوِ انْقَطَعَتْ لَانْقَطَعَتْ مِنْ حَيْثُ هِيَ

نہیں ہے ایسی اسلیے کہ اگر منقطع ہووے ولایت البتہ منقطع ہوگی وہ باعتبار ماہیت کے

هِيَ كَمَا انْقَطَعَتِ الرِّسَالَةُ مِنْ حَيْثُ هِيَ هِيَ وَإِذَا انْقَطَعَتْ

جیسے کہ منقطع ہوئی رسالت باعتبار ماہیت کے اور جس وقت منقطع ہووے ولایت

مِنْ حَيْثُ هِيَ هِيَ لَمْ يَبْقَ لَهَا اسْمٌ وَالْوَلِيُّ اسْمٌ بَاقٍ لِلّٰهِ

باعتبار ماہیت کے نہ باقی رہیگا واسطے ولایت کے کوئی نام حالانکہ ولی ایک نام اللہ کا ہے کہ باقی ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے

فَهُوَ لِعَبِيدِهِ تَخَلُّقًا وَتَحَقُّقًا وَتَعَلُّقًا فَقَوْلُهُ لِعُزَيْرٍ لَئِنْ لَمْ

پس اسم ولی واسطے بندوں اوسکے کے ہے باخلاق اور ثبوت اور تعلق کی رو سے پس قول حق تعالیٰ کا واسطے عزیر کے کہ اگر نہ

تَنْتَهِ عَنِ السُّؤَالِ عَنْ مَاهِيَّةِ الْقَدَرِ لَأَمْحُوَنَّ اسْمَكَ

باز رہیگا تو سوال سے ماہیت قدر کی ہر آئینہ مٹا دونگا میں نام تیرا

مِن دِيوانِ النُّبوَّةِ فيأتيكَ الأمرُ على الكَشْفِ بالتَّجلِّي ويزولُ

دفترِ نبوت سے پس معنی ایں اول قول کے یہ ہیں کہ آویگا تجھکو امر ماہیت قدر کا بطریق کشف کے ساتھ تجلی کے اور زایل ہوگا

عَنكَ اسْمُ النَّبيِّ والرَّسولِ وتَبقى لهُ ولايتُهُ إلَّا أنَّهُ لمَّا دلَّتْ

تجھسے نام نبی اور رسول کا اور باقی رہیگی واسطے اونکے ولایت اونکی مگر یہ کہ تحقیق جبکہ دلالت کی

قرينةُ الحالِ على أنَّ هذا الخِطابَ جرى مَجرى الوعيدِ عَلِمَ مَن

قرینۂ حالیہ عزیر نے اوپر اسبابت کے کہ تحقیق یہ خطاب حق تعالی کا واقع ہوا مقام وعید میں جانیگا وہ شخص

اقترنَتْ عندَهُ هذهِ الحالةُ مع الخِطابِ أنَّهُ وعيدٌ بانقطاعِ

کہ قرینہ ہوئی نزدیک اوسکے یہ حالت ساتھ خطاب الہی کے اسبابت کو کہ تحقیق وہ خطاب وعید ہے بسبب منقطع ہونے

خُصوصِ بعضِ مراتبِ الولايةِ في هذهِ الدَّارِ إذِ النُّبوَّةُ

مرتبۂ خاص بعض مراتب ولایت کے بیچ اس دار دنیا کے اسلیے کہ نبوت

والرِّسالةُ خُصوصُ رُتبةٍ في الولايةِ على بعضِ ما تحوي

اور رسالت مرتبۂ خاص ہے بیچ ولایت کے اوپر بعض اوس مرتبہ کے کہ شامل ہوتی ہے

عليهِ الولايةُ مِن المراتبِ فيعلمُ أنَّهُ أعلى مِن الوليِّ الذي

اوسکو منصب ولایت کا مراتب ولایت سے پس جانتا ہے وہ شخص اسبابت کو کہ تحقیق نبی بلند تر مرتبہ والا ہے اوس ولی سے کہ

لا نُبوَّةَ تشريعٍ عندَهُ ولا رسالةَ ومَن اقترنَتْ عندَهُ

نہ ہووے نبوت تشریع نزدیک اوسکے اور نہ رسالت اور جو شخص کہ ہووے قرینہ نزدیک اوسکے

حالةٌ أُخرى تقتضيها أيضًا مرتبةُ النُّبوَّةِ يثبتُ عندَهُ

حالت دوسری کہ چاہتا ہے اس حالت کو بھی مرتبۂ نبوت ثابت ہوتی ہے نزدیک اوسکے

أنَّ هذا وعدٌ لا وعيدٌ وأنَّ سؤالَهُ عليهِ السَّلامُ مقبولٌ

یہ بات کہ تحقیق یہ خطاب وعدہ ہے نہ وعید اور ثابت ہوتی ہے نزدیک اسکے یہ کہ تحقیق سوال عزیر علیہ السلام کا مقبول تھا

إذِ النَّبيُّ هو الوليُّ الخاصُّ ويعرفُ بقرينةِ الحالِ أنَّ النَّبيَّ

اسلیے کہ نبی وہی ولی خاص ہے اور پہچانتا ہے وہ شخص ساتھ قرینہ حال نبوت کے اسبابت کو کہ تحقیق نبی

مِن حيثُ لهُ في الولايةِ هذا الاختصاصُ مُحالٌ أن يُقدِمَ

اس اعتبار سے کہ واسطے اوسکے بیچ ولایت کے یہ خصوصیت ہے محال ہے یہ کہ اقدام کریں وہ نبی

على ما يعلمُ أنَّ اللهَ يكرهُهُ منهُ أو يُقدِمَ على ما يعلمُ

اوپر اوس امر کے کہ جانتا ہے وہ اسبابت کو کہ تحقیق اللہ تعالی مکروہ جانتا ہے اوس امر کو اوس سے یا محال ہے کہ اقدام کرے وہ نبی اوپر اس امر کے کہ جانتا ہے

أنَّ حُصولَهُ مُحالٌ فإذا اقترنَتْ هذهِ الأحوالُ عندَ مَن

وہ اسبابت کو کہ تحقیق حاصل ہونا اوس امر کا محال ہے پس جسوقت قرینہ ہووین یہ احوال مذکورہ اوس شخص کے نزدیک

۱۴۳

أقررتُ عنده وتقررت آخرج هذا الخطاب الإلهي عنده

کہ قریب ہیں اور مقرر ہین وہ احوال مذکورہ نزدیک اوسکے نازل کرتا ہے وہ شخص اس خطاب الہی کو بیچ عہد یہ اپنے کے

في قوله (لا أمحون اسمك من ديوان النبوة) تخرج الوعد

قول مین اللہ تعالیٰ کے (البتہ مٹاونگا مین نام تیرا دفتر نبوت سے) بیچ محل وعدہ کے

وصار خبرا يدل على علو مرتبة باقية وهي المرتبة

اور ہوا وہ خطاب الہی ایسا ایک خبر کہ دلالت کرتی ہے وہ خبر اوپر بلند مرتبہ عزیز کے کہ باقی رہیگا اور وہی مرتبہ

الباقية على الأنبياء والرسل في الدار الآخرة التي ليست

باقی رہیگا اوپر انبیا اور رسولون کے بیچ دار آخرت کے کہ نہین ہے وہ دار آخرت

بمحل الشرع يكون عليه أحد من خلق الله في جنة أو نار

محل تبلیغ احکام شرع ناموسی کا جو ہووے اوپر اوسی شرع کے کوئی خلق خدا بیچ جنت یا دوزخ کے

بعد الدخول فيهما وإنما قيدناه بالدخول في الدارين

بعد داخل ہوسینگے جنت اور دوزخ مین اور سوائے اسکے نہین ہے کہ مقید کیا ہمنے اوسکو ساتھ داخل ہونے خلق خدا کی بیچ دونون دار

الجنة والنار لما شرع يوم القيامة لأصحاب الفترات والأطفال

جنت اور دوزخ کے بسبب اس حکم کے کہ شروع ہوگا وہ بیچ دن قیامت کے واسطے اصحاب فترت اور بچون

الصغار والمجانين فيحشر هؤلاء في صعيد واحد لإقامة العدل

نابالغ اور دیوانون کے پس جمع کیے جاوینگے حشر کے دن یہ لوگ بیچ ایک جگہ کے واسطے قایم کرنے انصاف

والمؤاخذة بالجريمة والثواب العملي في أصحاب الجنة

اور مواخذہ کرنے دوزخیون کے بسبب گناہ اور دینے ثواب نیک عمل کے بیچ اصحاب جنت کے

فإذا حشروا في صعيد واحد بمعزل عن الناس بعث فيهم

پس جسوقت جمع کیے جاوینگے حشر کے دن وہ لوگ بیچ ایک جگہ کے دوری مین لوگون سے مبعوث ہوگا اون مین

نبي من أفضلهم وتمثل لهم نار يأتي بها هذا النبي المبعوث

ایک پیغمبر بزرگترین مین سے اونکے اور متمثل اور ظاہر ہوگی واسطے اونکے ایک آگ کہ لاویگا اوسکو یہ نبی مبعوث

في ذلك اليوم فيقول لهم أنا رسول الحق إليكم فيقع عندهم

بیچ اوسدن کے پس کہیگا وہ نبی واسطے اوس گروہ کے کہ مین رسول خدا ہون مبعوث ہوا ہون طرف تمہارے پس واقع ہوگی نزدیک بعض

التصديق به ويقع التكذيب عند بعضهم ويقول لهم

تصدیق اور ایمان ساتھ اوس نبی کے اور واقع ہوگی تکذیب نزدیک بعض اونکے کے اور کہیگا وہ نبی واسطے اوس گروہ کے

اقتحموا هذه النار بأنفسكم فمن أطاعني نجا ودخل الجنة

دو تم اس آگ مین اپنے تئین جو شخص اطاعت کریگا میری نجات پاویگا اور داخل ہوگا جنت مین

وَمَنْ عَصَانِي وَخَالَفَ أَمْرِي هَلَكَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

اور جو شخص نافرمانی کریگا میری اور مخالفت کریگا امر میرے کی ہلاک ہوگا اور ہوگا وہ دوزخیون مین سے

فَمَنِ امْتَثَلَ أَمْرَهُ مِنْهُمْ وَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا سَعِدَ وَنَالَ الثَّوَابَ

پس جو شخص بجالاویگا امر نبی کا اونمین سے اور ڈالیگا اپنے کو بیچ آتش کے سعید ہوگا اور پہونچیگا وہ ثواب

الْعَمَلِيَّ وَوَجَدَ تِلْكَ النَّارَ بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَنْ عَصَاهُ اسْتَحَقَّ

عملی کو اور پاویگا وہ اوس آتش کو سرد اور سلامت رکھنے والی اور جو شخص نافرمانی کریگا اوس نبی کی مستحق ہوگا وہ

الْعُقُوبَةَ فَدَخَلَ النَّارَ وَنَزَلَ فِيهَا بِعَمَلِهِ الْمُخَالِفِ لِيَقُومَ

عذاب الٰہی کا پس داخل ہوگا وہ آتش مین اور نازل ہوگا وہ بیچ آتش کے بسبب عمل اپنے کے مخالف امر نبی کا ہونا کہ قایم ہووے

الْعَدْلُ مِنَ اللّٰهِ فِي عِبَادِهِ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ يَوْمَ يُكْشَفُ

انصاف جانب سے اللہ تعالیٰ کے بیچ بندون اوسکے کے اور ایسے ہی دلالت کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا جسدن کھولا جاویگا

عَنْ سَاقٍ أَيْ عَنْ أَمْرٍ عَظِيمٍ مِنْ أُمُورِ الْآخِرَةِ (وَيُدْعَوْنَ

پنڈلی سے یعنی جسدن کھولا جاویگا امر عظیم امور آخرت سے (اور بلائے جاوینگے لوگ

إِلَى السُّجُودِ) وَهٰذَا تَكْلِيفٌ وَتَشْرِيعٌ فِيهِمْ فَمِنْهُمْ

طرف سجدے کے) پس یہ تکلیف اور تشریع ہے یعنی تبلیغ احکام ہے حق مین اونکے پس بعض اونمین سے

مَنْ يَسْتَطِيعُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ

وہ شخص ہوگا کہ طاقت رکھیگا سجدے کی اور بعض اونمین سے وہ شخص ہوگا کہ نہ طاقت رکھیگا سجدہ کی اور یہ وہ لوگ ہین کہ فرمایا

اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِمْ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

اللہ تعالیٰ نے بیچ حق اونکے کے اور بلائے جاوینگے وہ طرف سجدے کے پس نہ طاقت رکھینگے وہ سجدہ کی

كَمَا لَمْ يَسْتَطِعْ فِي الدُّنْيَا امْتِثَالَ أَمْرِ اللّٰهِ بَعْضُ الْعِبَادِ

جیسے کہ نہ طاقت رکھتا تھا وہ دار دنیا مین بجالانے امر اللہ تعالیٰ کی بعض بندے اللہ تعالیٰ کے

كَأَبِي جَهْلٍ وَغَيْرِهِ فَهٰذَا قَدْرُ مَا يَبْقَى مِنَ الشَّرْعِ

جیسے کہ ابو جہل وغیرہ پس یہ امر مذکور ہو اسقدر اوس چیز کا ہے کہ باقی رہیگی شریعت اور احکام ناموسی سے

فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَبْلَ دُخُولِ الْجَنَّةِ

بیچ دار آخرت کے قیامت کے دن قبل داخل ہونے جنتیون کے جنت مین

وَالنَّارِ فَلِهٰذَا قَيَّدْنَاهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور دوزخیون کے دوزخ مین پس واسطے اسکے مقید کیا ہمنے انقطاع تکلیف کو ساتھ دخول جنت اور نار کے سب تعریف ثابت واسطے اللہ تعالیٰ کے

رَبِّ الْعَالَمِينَ

جو پالنے والا ہے سارے جہان کا

۱۴۵

فص حكمة نبوية في كلمة عيسوية

یہ فص حکمت نبویہ کی ہے بیچ بیان کلمہ عیسویہ کے

شعر

عن ماء مريم أو عن نفخ جبرين ۔۔۔ في صورة البشر الموجود من طين

کیا منی مریم سے یا نفخ جبرئیل سے ۔۔۔ جس حال میں متشکل تھے جبرئیل بیچ صورت بشری کے

تكوّن الروح في ذات مطهرة ۔۔۔ من الطبيعة تدعوها بسجين

ظاہر ہو موجود ہوئی روح عیسیٰ کی بیچ پیدا ایک جسم کے کہ پاک ہے ۔۔۔ طبیعت بشری سے کہ نام رکھتا ہے تو اس طبیعت کا قید خانہ

لأجل ذلك قد طالت إقامته ۔۔۔ فيها فزاد على ألف بتعيين

بسبب اوسی پاکی کے دراز ہوئی اقامت روح عیسیٰ کی ۔۔۔ بیچ اوس جسم پاک کے پس زیادہ ہوئی مدت اقامت کی اوپر ہزار برس کے

روح من الله لا من غيره فلذا ۔۔۔ أحيى الموات وأنشأ الطير من طين

روح عیسوی حضرت الٰہیہ سے ہے نہ غیر اوسکے سے پس واسطے اسکے ۔۔۔ زندہ کرتے تھے وہ مردوں کو اور پیدا کرتے تھے وہ پرندہ کو مٹی سے

حتى يصح له من ربه نسب ۔۔۔ به يؤثر في العالي وفي الدون

تاکہ صحیح ہووے واسطے حضرت عیسیٰ کے رب اپنے سے مناسبت ۔۔۔ بسبب اسی مناسبت کے اثر کرتے تھے بیچ عالی علوی کے

الله طهّره جسما ونزّهه ۔۔۔ روحا وصيّره مثلا بتكوين

اللہ تعالیٰ نے پاک کیا عیسیٰ علیہ السلام کو جسم کی راہ سے اور پاک کیا اونکو ۔۔۔ روحانیت کی راہ سے اور کردیا اللہ تعالیٰ نے اونکو مثل بیچ ایجاد کے

واعلم أن من خصائص الأرواح أنها لا تطأ شيئا إلا حيي

اور جان تو تحقیق بعض خاصیتوں سے ارواح کی یہ ہے کہ تحقیق ارواح نہیں مس کرتی ہیں کسی چیز کو مگر کہ زندہ ہوتی ہے

ذلك الشيء وسرت الحياة فيه ولهذا قبض السامري

وہ چیز اور سرایت کرتی ہے حیات بیچ اوسکے اور واسطے اسی کے بھری سامری نے

قبضة من أثر الرسول الذي هو جبريل وهو الروح

ایک مٹھی خاک نقش پاؤں رسول سے کہ وہ جبرئیل تھے اور جبرئیل روحی امین

وكان السامري عالما بهذا الأمر فلما عرف أنه

اور تھا سامری جاننے والا اس امر کا پس جب پہچانا سامری نے ابہات کو کہ وہ رسول

جبرئيل عرف أن الحيوة قد سرت فيما وطي عليه فقبض

جبرئیل ہے بجانا اوسنے اسبات کو کہ تحقیق حیات نے سرایت کی بیچ اوس چیز کے کہ بس کیا جبرئیل نے اوس چیز کو پس بھری اوسنے

قبضة من أثر الرسول بالضاد أو بالصاد أي بملاء

ایک مٹھی خاک نشش پا نون رسول سے لفظ قبضہ ساتھ ضاد معجمہ کے ہے یا ساتھ صاد مہملہ کے یعنی لیا سامری نے ساتھ پورے

يده أو بأطراف أصابعه فنبذها في العجل فخار العجل

ہاتھ اپنے کو یا ساتھ اطراف انگلیون اپنی کے یعنے ساتھ چٹکیون اپنی کے پس ڈالا سامری نے اوسکو بیچ بچھڑے کے پس آواز کی بچھڑے نے

إذ صوت البقر إنما هو خوار ولو أقامه صورة أخرى

اسلیے کہ آواز گاے کی سواے اسکے نہین کہ اوس آواز کا نام خوار ہے اور اگر قایم کرتا سامری بجاے بچھڑے کے صورت دوسری

لنسب إليه اسم الصوت الذي لتلك الصورة كالرغاء

البتہ نسبت کیا جاتا طرف اوسکے نام اوس آواز کا کہ مختص ہے وہ نام واسطے اوسی صورت کے جیسے کہ رغاء

للإبل والثواج للكباش واليعار للشياه والصوت

آواز واسطے شترکے اور ثواج آواز واسطے مینڈھون کے اور یعار آواز واسطے بکریونکے اور صوت

للإنسان أو النطق أو الكلام فذلك القدر من الحيوة

اور نطق اور کلام آواز واسطے انسان کے پس اوسی قدر حیات الہیہ سے

السارية في الأشياء يسمى لاهوتا والناسوت هو المحل

کہ ساری ہے بیچ تمام چیزون کے نام رکھا جاتا ہے اوسکا لاہوت اور ناسوت نام اوس محل کا ہے

القائم به ذلك الروح فيسمى الناسوت روحا بما قام

کہ قایم ہے ساتھ اوس محل کے روح حق تعالی کی پس نام رکھا جاتا ہو اوسی ناسوت کا روح بسبب قایم ہونے روح حق تعالی کے

به فلما تمثل الروح الأمين الذي هو جبرئيل

ساتھ اوس محل کے پس جب بن آیا روح الامین کہ وہ جبرئیل ہے

لمريم عليهما السلام بشرا سويا تخيلت أنه بشر يريد

آگے مریم علیہما السلام کے آدمی پورا خیال کیا مریم نے اسبات کا کہ تحقیق وہ آدمی ہے چاہتا ہے

مواقعتها فاستعاذت بالله منه استعاذة بجمعية

جماع ساتھ اپنے پس پناہ مانگی اوسنے ساتھ اللہ تعالی کے اوس آدمی سے پناہ مانگنا ساتھ ہمت

منها ليخلصها الله منه لما تعلم أن ذلك مما لا يجوز

اپنی کے تاکہ چھوڑا دیوے اونکو اللہ تعالی اوس آدمی سے اسلیے کہ جانتی تہین مریم اسبات کو کہ تحقیق جماع اوس چیز میں سے ہے کہ نہین جایز ہوتا ہے

فحصل لها حضور تام مع الله وهو الروح المعنوي فلو

پس حاصل ہوئی واسطے مریم کے حضوری تامہ ساتھ اللہ تعالی کے اور حضوری تام ایک روح معنوی ہے پس اگر

ثم نفخ فيها في ذلك الوقت على هذه الحالة فخرج عيسى عليه

پھونکتے جبرئیل بیچ مریم کے بیچ وقت پناہ مانگنے کے اوپر اس حالت بدخوئی اور انقباض کے البتہ ظاہر ہوتے عیسیٰ علیہ

السلام لا يطيقه أحد لشكاسة خلقه لحال أمه فلما

السلام ساتھ حالت ایسے کہ نہ طاقت رکھتا اونکی مصاحبت کی کوئی بسبب بدخلقی اونکے کے بسبب طرف حال ماں اونکی کے پس جب

قال لها إنما أنا رسول ربك جئت لأهب لك غلاما زكيا

کہا جبرئیل نے مریم کو کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ میں بھیجا ہوا ہوں رب تیرے کا آیا ہوں میں تاکہ بخشوں میں تجھکو لڑکا پاکیزہ

انبسطت عن ذلك القبض وانشرح صدرها فنفخ فيها في

انبساط اور کشائش پائی مریم نے اوس بدخوئی اور انقباض سے اور کھل گیا سینہ مریم کا پس پھونکا جبرئیل نے بیچ مریم کے

ذلك الحين عيسى فكان جبرئيل ناقلا كلمة الله لمريم

اوس وقت بیچ عیسیٰ علیہ السلام کو پس ہوئے جبرئیل علیہ السلام نقل کرنے والے کلمۂ اللہ تعالیٰ کے طرف مریم علیہا السلام کے

كما ينقل الرسول كلام الله لأمته وهو قوله وكلمته

جیسے کہ نقل کرتے ہیں رسول کلام اللہ کو طرف امت اپنی کے اور مستفاد ہے قول اللہ تعالیٰ سے کہ ہے (اور عیسیٰ کلمہ اللہ تعالیٰ کا ہے

ألقاها إلى مريم وروح منه) فسرت الشهوة في مريم

ڈالا یا جبرئیل نے اوسکو طرف مریم کے اور وہ کلمہ روح ہے حق تعالیٰ سے) پس سرایت کی خواہش اور رغبت فرزند نے بیچ مریم کے

فخلق جسم عيسى من ماء محقق من مريم ومن ماء متوهم

پس پیدا کیا گیا جسم عیسیٰ علیہ السلام کا پانی حقیقی واقعی لینے منی مریم سے اور پانی وہمی

من جبرئيل سرى في رطوبة ذلك النفخ لأن النفخ من

جبرئیل سے کہ سرایت کی تھی اوس پانی وہمی نے بیچ رطوبت نفخ جبرئیل کے اسلیے کہ تحقیق نفخ

الجسم الحيواني رطب لما فيه من ركن الماء فتكون

کہ حاصل ہے جسم حیوانی سے ایک رطوبت ہوا اسلیے کہ بیچ جسم حیوانی کے پانی پوشیدہ ہے مرکب اجزای مائیہ اور ہوائیہ سے پس پیدا ہوا

جسم عيسى من ماء متوهم وماء محقق وخرج على صورة

جسم عیسیٰ علیہ السلام کا پانی وہمی اور پانی حقیقی واقعی سے اور اسکے لیے وجود میں اوپر صورت

البشر من أجل أمه ومن أجل تمثل جبرئيل في صورة

آدمی کے بسبب بشریت ماں اونکی کے اور بسبب متمثل ہونے جبرئیل کے بیچ صورت

البشر حتى لا يقع التكوين في هذا النوع الإنساني إلا

آدمی کے تاکہ نہ واقع ہووے ایجاد اور تکوین بیچ اس نوع انسانی کے مگر

على الحكم المعتاد فخرج عيسى يحيي الموتى لأنه روح

موافق حکم عادت کے پس آئے عیسیٰ علیہ السلام اوس حال میں کہ زندہ کرتے تھے مُردوں کو اسلیے کہ تحقیق

۱۴۹

إلهي فكان الإحياء لله والنفخ لعيسى كما كان النفخ لجبريل

وہ روح الٰہی تھی پس تھا زندہ کرنا مردوں کا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور نفخ یعنی پھونکنا واسطے عیسیٰ کے تھا جیسے کہ تھا نفخ واسطے جبرئیل کے

والكلمة لله فكان إحياء عيسى للأموات إحياء محققا من

اور کلمہ عیسیٰ واسطے اللہ تعالیٰ کے پس تھا زندہ کرنا عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا امر واقعی

حيث ما ظهر عن نفخه كما ظهر هو عن صورة أمه وكان

باعتبار اسکے کہ ظاہر ہوا احیا یعنی زندہ کرنا پھونکنے سے عیسیٰ کے جیسے کہ ظاہر ہوئے عیسیٰ ابطور تمثال اپنی ماں کے اور تھا

إحياؤه أيضا متوهما أنه منه وإنما كان لله فجمع

زندہ کرنا عیسیٰ علیہ السلام کا امر وہمی اسبات میں کہ تحقیق احیا ایسے سے ہوا اور سوا اسکے نہیں کہ تھا احیا حقیقت میں واسطے اللہ تعالیٰ کے پس جمع کیا بیچ ذات

بحقيقته التي خلق عليها كما قلناه إنه مخلوق من ماء

بسبب حقیقت اپنی کے کہ مخلوق ہوئے وہ اوپر جیسے کہ کہا ہم نے اسکو پیدا تحقیق عیسیٰ علیہ السلام پیدا انکے ہوئے ہیں پانی

متوهم ومن ماء محقق ينسب إليه الإحياء بطريق التحقيق

وہمی اور پانی حقیقی سے اور نسبت کی جاتی ہے طرف اونکے احیا کی بطریق حقیقت کے

من وجه وبطريق التوهم من وجه فقيل فيه من طريق

ایک وجہ سے اور بطریق وہم کے دوسری وجہ سے پس کہا گیا بیچ حق عیسیٰ علیہ السلام کے حقیقت کی راہ سے

التحقيق ويحيي الموتى وقيل فيه من طريق التوهم

کہ یہ اور زندہ کرتے وہ مردوں کو اور کہا گیا بیچ حق اونکے توہم کی راہ سے

فتنفخ فيه فيكون طيرا بإذن الله فالعامل في المجرور

پس پھونکتا تو بیچ مخلوق معہود کے پس ہوتا وہ پرندہ ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے) پس عامل بیچ مجرور کے یعنی بیچ کلمہ باذن اللہ کے

فيكون لا تنفخ ويحتمل أن يكون العامل فيه تنفخ فيكون

کلمہ فیکون ہے نہ کلمہ تنفخ اور احتمال ہے یہ کہ ہووے عامل بیچ مجرور کے کلمہ تنفخ پس ہوتا وہ مخلوق معہود

طيرا من حيث صورته الجسمية الحسية وكذلك

پرندہ باعتبار صورت جسمی ظاہری عیسیٰ علیہ السلام کے اور ایسا ہی حال ہے اس قول کا

تبرئ الأكمه والأبرص وجميع ما ينسب إليه

کرچنگا کرتا تھا تو مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور حال تمام ان معجزوں کا کہ منسوب ہیں وہ طرف عیسیٰ علیہ السلام کے

وإلى إذن الله وإذن الكناية في مثل قوله بإذني

اور طرف اذن اللہ کے اور طرف اذن الکنایہ یعنی باذنی کے جو واقع ہیں بیچ مثل قول اسر تعالیٰ کے کہ باذنی

وَبِإِذْنِ اللهِ فَإِذَا تَعَلَّقَ الْمَجْرُورُ بِتَنْفُخُ فَيَكُونُ النَّافِخُ مَأْذُونًا لَهُ فِي

اور باذن اللہ ہے پس جس وقت متعلق ہووے مجرور یعنی کلمہ باذن اللہ اوپر ساتھ کلمہ تنفخ کے پس ہے گا پھونکنے والا ماذون بیچ

النَّفْخِ وَيَكُونُ الطَّائِرُ عَنِ النَّافِخِ بِإِذْنِ اللهِ وَإِذَا كَانَ النَّافِخُ نَافِخًا

پھونکنے کے اور موجود ہوگا پرندہ مذکور پھونکنے والے سے ساتھ اذن اللہ تعالیٰ کے اور جس وقت ہووے نافخ پھونکنے والا

لَا عَنِ الْإِذْنِ فَيَكُونُ التَّكْوِينُ لِلطَّائِرِ بِإِذْنِ اللهِ فَيَكُونُ الْعَامِلُ

بغیر اذن اللہ تعالیٰ کے پس ہوگی ایجاد واسطے پرندے کے اذن سے اللہ تعالیٰ کے پس ہوگا عامل مجرور کا

عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَكُونُ فَلَوْلَا أَنَّ فِي الْأَمْرِ تَوَهُّمًا وَتَحَقُّقًا مَا قَبِلَتْ

اوس وقت کلمہ فیکون پس اگر نہ ہوتا بیچ امر پیدائش عیسیٰ کے توہم اور تحقق نہ قبول کرتی

هٰذِهِ الصُّورَةُ هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ بَلْ لَهَا هٰذَانِ الْوَجْهَانِ

صورت عیسیٰ کی ان دونوں وجہوں کو بلکہ واسطے اوسی صورت عیسیٰ کے حاصل ہیں یہ دونوں وجہیں

لِأَنَّ النَّشْأَةَ الْعِيسَوِيَّةَ تُعْطِي ذٰلِكَ وَخَرَجَ عِيسٰى مِنَ التَّوَاضُعِ

اسلیے کہ پیدائش عیسوی عطا کرتی ہے ان دونوں وجہوں کو اور آئے عیسیٰ علیہ السلام ساتھ تواضع کے

إِلٰى أَنْ شَرَعَ لِأُمَّتِهِ أَنْ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

یہانتک کہ شروع کیا اونھوں نے واسطے امت اپنی کے یہ کہ دیویں وہ جزیہ ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہوں

وَأَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا لُطِمَ فِي خَدِّهِ وَضَعَ الْخَدَّ الْآخَرَ لِمَنْ

اور یہ تحقیق کوئی اونمیں سے جس وقت طمانچہ مارا جاوے بیچ رخسار اوسکے کے رکھے رخسارہ دوسرا واسطے اوس شخص کے

لَطَمَهُ وَلَا يَرْتَفِعُ عَلَيْهِ وَلَا يَطْلُبُ الْقِصَاصَ مِنْهُ هٰذَا

کہ طمانچہ مارا ہے اوسنے اوسکو اور تفاخر نہ کرے مظلوم اوپر طمانچہ مارنے والے کی اور نہ طلب کرے بدلا اوس سے یہ حکم

لَهُ مِنْ جِهَةِ أُمِّهِ إِذِ الْمَرْأَةُ لَهَا السُّفْلُ فَلَهَا التَّوَاضُعُ

واسطے عیسیٰ کے جانب سے ماں اونکی کے ہے اسلیے کہ عورت کو پستی ہے پس واسطے عورت کے تواضع ہے

لِأَنَّهَا تَحْتَ الرَّجُلِ حُكْمًا وَحِسًّا وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قُوَّةِ الْإِحْيَاءِ

اسلیے کہ عورت زیر حکم مرد کے ہے حکم شرع اور محسوس کی رو سے اور جو کچھ کہ تھی بیچ عیسیٰ علیہ السلام کے قوت زندہ کرنے

وَالْإِبْرَاءِ فَمِنْ جِهَةِ نَفْخِ جِبْرِيلَ فِي صُورَةِ الْبَشَرِ فَكَانَ

اور چنگا کرنے کی پس جانب سے پھونکنے جبرئیل علیہ السلام کے ہے جس وقت متمثل ہوئے جبرئیل بیچ صورت بشری کے پس

عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحْيِي الْمَوْتٰى بِصُورَةِ الْبَشَرِ وَلَوْ لَمْ يَأْتِ

عیسیٰ علیہ السلام زندہ کرنے تھے مردوں کو ساتھ صورت بشری کے اور اگر نہ آتے

جِبْرِيلُ فِي صُورَةِ الْبَشَرِ وَأَتٰى فِي صُورَةِ غَيْرِهَا مِنْ صُوَرِ

جبرئیل مریم کے پاس بیچ صورت بشری کے اور آتے وہ مریم کے پاس بیچ صورت غیر بشر کے صورتوں میں سے

۱۵۰

الأكوان العنصرية من حيوان أو نبات أو جماد لكان عيسى

موجودات عنصریہ کے کہ وہ موجودات تم سے حیوان یا نبات یا پتھر کے ہیں البتہ عیسی علیہ السلام

لا يحيي الموتى إلا حين يتلبس بتلك الصورة ويظهر فيها و

نہ زندہ کرسکتے مردوں کو مگر اسوقت کہ ملبس ہوتے عیسی ساتھ اوسی صورت جبرئیلیہ [illegible] اور ظاہر ہوتے بیچ اوسی صورت [illegible]

لو أتى جبريل بصورته النورية الخارجة عن العناصر و

اگر آتے جبرئیل ساتھ صورت نوریہ اپنی کے کہ خارج ہے وہ صورت عناصر اربعہ اور

الأركان إذ لا يخرج عن طبيعته لكان عيسى لا يحيي الموتى

ارکان عنصری سے اسلیے کہ نہیں نکلتی ہے کوئی شی بحد تنزل اور شکل کے طبیعت اصلی اپنی سے البتہ نہ زندہ کرسکتے عیسی علیہ السلام مردوں کو

إلا حين يظهر في تلك الصورة الطبيعية النورية لا العنصرية

مگر اوسوقت کہ ظاہر ہوتے وہ بیچ اوسی صورت طبیعیہ نوریہ جبرئیلیہ کے نہ کہ صورت عنصریہ میں

مع الصورة البشرية من جهة أمه فكان يقال فيه عند إحيائه

ساتھ صورت بشریہ کے کہ وہ صورت طرف سے ان اونکی کے ہے پس کہا جاتا تھا بیچ حق عیسی کے وقت زندہ کرنے انکے سے

الموتى هو لا هو ويقع الحيرة في النظر إليه كما وقعت في العاقل

مردوں کو عیسی بشر ہیں اور نہیں ہیں وہ بشر اور واقع ہوتی ہے حیرت نظر کرنے میں طرف اونکے جیسے کہ واقع ہوئی ہے حیرت بیچ ہر عاقل کے

عند النظر الفكري إذا رأى شخصاً بشرياً من البشر يحيي

وقت نظر فکری کے جسوقت دیکھے وہ ناظر ایک کالبد بشری کو بشروں میں سے کہ زندہ کرتا ہے وہ

الموتى وهو من الخصائص الإلهية إحياء النطق لا إحياء

مردوں کو حالانکہ زندہ کرنا مردوں کا خصوصیات الٰہیہ میں سے ہے زندہ کرنا ایسا کہ وہ مردے کلام کرتے ہوں نہ زندہ کرنا

الحيوان بقي الناظر حائراً إذ يرى الصورة بشراً بالأثر

صرف حیوان متحرک کا کہ وہ کلام نکرتا ہو باقی رہتا ہے وہ ناظر حیران اسلیے کہ دیکھتا ہے وہ صورت بشری کو ملبس ساتھ اثر

الإلهي فأدى بعضهم فيه إلى القول بالحلول وأنه هو

الٰہی کے پس پہنچایا نظر فکری نے بعض اہل عقل کو بیچ حق عیسی کے طرف قائل ہونے حلول حق تعالی کی اور طرف اسبات کی کہ عیسی ہی

الله بما أحيى به من الموتى ولذلك نسبوا إلى الكفر وهو الستر

اللہ تعالی ہیں سبب اس صفت کے کہ زندہ کیا انہوں نے ساتھ اوس صفت کی مردوں کو اور اسی سبب سے منسوب کئے گئے وہ لوگ طرف کفر کے اور کفر معنی ہیں چھپانے کے

لأنهم ستروا الله الذي أحيى الموتى بصورة بشرية عيسى

اسلیے کہ اونہوں نے چھپایا اللہ تعالی کو اسطرح کہ زندہ کیا اللہ تعالی نے مردوں کو ساتھ صورت بشری عیسی علیہ السلام کے

فقال الله تعالى لقد كفر الذين قالوا إن الله هو المسيح ابن

پس فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہا اونہوں نے تحقیق اللہ تعالی خود ہی ہیں مسیح بیٹا.

151

مريم فجمعوا بين الخطاء والكفر في تمام الكلام كله لا بقولهم

مریم کا ہے پس جمع کیا ان لوگوں نے خطا اور کفر کو بیچ پورے ایک کلام کے نہ کفر لازم آتا ہے فقط قول انکے سے

هو الله ولا بقولهم ابن مريم فعدلوا بالتضمين من الله من

کہ عیسی خود اللہ تعالی ہے اور نہ فقط قول انکے سے کہ بیٹا مریم کا ہے پس عدول اور تجاوز کیا قوم مذکور نے ساتھ گردانے اللہ کو ضمن بیچ کے

حيث احيى الموتى الى الصورة الناسوتية البشرية بقولهم ابن

باعتبار اسکے کہ زندہ کرتا تھا وہ مردوں کو ضمن میں بیٹے کو طرف صورت ناسوتی بشری کے بسبب قول اپنے کے کہ ابن

مريم وهو ابن مريم بلا شك فتخيل السامع انهم نسبوا

مریم ہے اور عیسی بیٹا مریم کا ہے بے شک پس خیال کیا سننے والے نے ابیات کا کہ تحقیق اوس قوم نے نسبت کی

الالوهية للصورة وجعلوها عين الصورة وما فعلوا بل

الوہیت کی طرف صورت عیسوی کے اور گردانا ان لوگوں نے الوہیت کو عین صورت عیسوی اور نہ کیا انہوں نے ایسا بلکہ

جعلوا الهوية الالهية ابتداء في صورة بشرية هي ابن

گردانا انہوں نے بیچ ہویت الٰہیہ کو پہلے ہی بیچ صورت بشری کے کہ وہی صورت بیٹے

مريم ففصلوا بين الصورة والحكم لا انهم جعلوا الصورة

مریم کی ہے پس فرق کیا قوم مذکور نے درمیان صورت عیسوی اور حکم عینی یعنی ہویت الٰہیہ کے لیکن وجود انہی لوگوں نے گردانا صورت عیسوی

عين الحكم كما كان جبريل عليه السلام في صورة

عین ہویت الٰہیہ جیسے کہ تھے جبرئیل علیہ السلام متمثل بیچ صورت

البشر ولا نفخ ثم نفخ ففصل بين الصورة والنفخ وكان

بشری کے اور نہ تھا نفخ لیکن جب نفخ کیا جبرئیل نے پس فرق واقع ہوا درمیان صورت جبرئیل اور نفخ کے اگرچہ ہے

النفخ من الصورة فقد كانت ولا نفخ فما هو النفخ من حدها

نفخ صورت جبرئیل سے پس تحقیق موجود تھی صورت اور نہ تھا نفخ پس نہیں ہے نفخ حد ذاتی سے

الذاتي فوقع الخلاف بين اهل الملل في عيسى ما هو فمن ناظر

صورت کے پس واقع ہوا خلاف درمیان اہل ملل کے بیچ حق عیسی علیہ السلام کے کہ کیا ہے حقیقت اوسکی پس جسنے نظر کیا

فيه من حيث صورته الانسانية البشرية فيقول هو

طرف عیسی کے باعتبار صورت انسانی بشری اوسکی کے پس کہتا ہے وہ عیسی

ابن مريم ومن ناظر فيه من حيث الصورة الممثلة البشرية

بیٹا مریم کا ہے اور جسنے دیکھا بیچ عیسے کے باعتبار صورت مثالی جبرئیل کے کہ متمثل ہے ساتھ صورت بشری کے

فينسبه الى جبريل ومن ناظر فيه من حيث ما ظهر عنه من

پس نسبت کرتا ہے وہ شخص عیسی کو طرف جبرئیل کے اور جسنے دیکھا بیچ عیسے کے اس اعتبار سے کہ ظاہر ہوا ان سے

إحياء الموتى فينسب إلى الله بالروحية فيقول روح الله أي

احیا اموات کا پس نسبت کرتا ہے وہ عیسیٰ کو طرف اللہ تعالیٰ کی ساتھ روح ہونے کے پس کہتا ہے وہ عیسیٰ روح اللہ کا ہے یعنے

به ظهرت الحيوة فيمن نفخ فيه فتارة يكون الحق فيه متوهما

بسبب عیسیٰ کے ظاہر ہوئی حیات بیچ شخص کے کہ پھونکا اوس نے بیچ اوسکے پس کبھی ہوتا ہے حق تعالیٰ بیچ عیسیٰ کے متوہم

اسم مفعول وتارة يكون الملك فيه متوهما وتارة يكون

ساتھ صیغہ اسم مفعول کے اور کبھی ہوتا ہے فرشتہ بیچ عیسیٰ کے متوہم اور کبھی ہوتی ہے

البشرية الإنسانية فيه متوهمة فيكون عند كل ناظر

بشریت انسانیہ بیچ عیسیٰ کے متوہم پس ہونگے عیسیٰ علیہ السلام نزدیک ہر نظر کرنے والے کے

بحسب ما يغلب عليه فهو كلمة الله وهو روح الله وهو

موافق اوس گمان کے کہ غالب ہے وہ گمان اوپر اوس نظر کرنے والے کے پس عیسیٰ کلمہ اللہ کا اور روح اللہ کی اور

عبد الله وليس ذلك في الصورة الحسية لغيره بل كل

بندہ اللہ کا ہے اور نہیں ہے وہ اختلاف بیچ صورت حسیہ غیر عیسیٰ علیہ السلام کے بلکہ ہر

شخص منسوب إلى أبيه الصوري لا إلى النافخ روحه في

شخص منسوب ہے طرف پدر ظاہری اپنے کے نہ طرف اوس شخص کے کہ پھونکنے والا ہے روح اوسکی کو بیچ

الصورة البشرية فإن الله إذا سوى الجسم الإنساني

صورت بشری کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جس وقت معتدل بناتا ہے جسم انسان کو

كما قال ﴿فإذا سويته﴾ نفخ فيه هو تعالى من روحه فنسب

جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (پس جس وقت معتدل بنایا میں نے جسم آدم کو) پھونکا بیچ اوسکے حق تعالیٰ نے روح اپنی سے پس نسبت کی گئی

الروح في كونه وعينه إليه تعالى وعيسى ليس كذلك

روح کی بیچ حق وجود اور ذات اوسی روح کے طرف اللہ تعالیٰ کے اور عیسیٰ نہیں ہیں ایسے

فإنه اندرجت تسوية جسمه وصورته البشرية بالنفخ

اسلیے کہ مندرج تھی اعتدال جسم اور صورت بشریہ عیسیٰ کی وقت پھونکنے

الروحي وغيره كما ذكرناه لم يكن مثله فالموجودات

روح اونکی کے اور غیر عیسیٰ کے جیسے کہ ذکر کیا ہے ہم نے نہیں ہے مثل عیسیٰ کے پس تمام موجودات

كلها كلمات الله التي لا تنفد فإنها عن كن وكن كلمة الله

کلمات اللہ تعالیٰ کے ہیں کہ نہیں تمام ہوتے ہیں وہ کلمات اسلیے کہ تحقیق تمامی موجودات صادر ہیں کلمہ کن سے اور کلمہ کن اللہ کا کلمہ ہے

فهل تنسب الكلمة إليه تعالى بحسب ما هو عليه فلا تعلم

پس آیا نسبت کی جاتی ہر کلمہ کن کی طرف حق تعالیٰ کے موافق اوس حقیقت کے کہ حق تعالیٰ اوس پر ہے مرتبہ الٰہیہ میں پس نہیں معلوم ہوتا

١٥٣

ماهيّتها او ينزل هو تعالى الى صورة من يقول له كن فيكون

حقیقت کلمۂ کن کی باموافق اوس حقیقت کے کہ نازل ہونا ہو حق تعالیٰ طرف صورت اوس شخص کے کہ فرماتا ہو حق تعالیٰ واسطے اوسی شخص کے کن پس ہوگا

فقول كن حقيقة لتلك الصورة التي نزل اليها وظهر فيها

کلمۂ کن حقیقت ہیں واسطے اوس صورت کے کہ نازل ہوا حق تعالیٰ اوسمیں اور ظاہر ہوا حق تعالیٰ بیچ اوسکے

فبعض العارفين يذهب الى الطرف الواحد وبعضهم

پس بعض عارفین ہیں سے اختیار کرتے ہیں ایک جانب کو اور بعض اونمیں سے اختیار کرتے ہیں

الى الطرف الآخر وبعضهم يحار في الامر ولا يدري وهذه

جانب دوسری کو اور بعض اونمیں سے حیران رہتے ہیں بیچ امر حق تعالیٰ کے اور نہیں جانتے ہیں کچھ اور یہ

مسئلة لا يمكن ان تعرف الا ذوقا كابي يزيد حين نفخ

ایک مسئلہ ہے کہ نہیں ممکن ہے یہ کہ پہچانا جاوے وہ مگر ذوق اور وجدان کی رو سے جیسے کہ بایزید بسطامی نے پہچانا جسوقت پھونکا انہوں نے

في النملة التي قتلها فحييت فعلم عند ذلك بمن ينفخ فنفخ

بیچ ایک چیونٹی کے کہ مار ڈالا تھا اسکو پس زندہ ہوئی وہ چیونٹی پس جانا بایزید نے وقت پھونکنے کے اس شخص کو کہ کون پھونکتا ہے پس پھونکا او نمونے

فكان عيسوي المشهد واما الاحياء المعنوي بالعلم فتلك

پس تھے بایزید عیسوی المشہود واسطے ولیکن حیات احیاء معنوی کی جو علم سے حاصل ہے پس وہ حیات

الحيوة الالهية الذاتية العلية النورية والتي قال الله

احیاء مذکور کی حیات الٰہیہ ذاتیہ علیہ نوریہ ہے کہ فرمایا اللہ

تعالى فيها اومن كان ميتا فاحييناه وجعلنا له نورا يمشي

تعالیٰ نے بیچ حق اوسی حیات الٰہیہ کے کیا نہیں ہے یہ کہ جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہمنے اسکو اور گردانا ہمنے واسطے اوسکے ایک نور کہ چلتا ہے

به في الناس فكل من احيا نفسا ميتة بحيوة علمية في مسئلة

ساتھ اوسکے بیچ لوگوں کے پس جس شخص نے جلایا نفس مردہ کو ساتھ حیات علمیہ کے بیچ ایک مسئلہ

خاصة متعلقة بالعلم بالله تعالى فقد احياه بها وكانت

خاص کے جو متعلق ہے ساتھ علم باللہ کے پس تحقیق جلایا اوسنے نفس مردہ کو ساتھ حیات علمی کے اور ہوگی

له نورا يمشي به في الناس اي بين اشكاله في الصورة شعر

وہ حیات علمی واسطے اس نفس مردہ کے نور کہ چلتا ہو ساتھ نور کے بیچ لوگوں کے یعنے درمیان ہمشکلوں اپنی کے بیچ صورت ظاہری اور باطنی کے شعر

فلولاه ولولانا	لما كان الذي كانا	فانا اعبد حقا
پس اگر نہ ہوتا حق تعالیٰ اور نہ ہوتے ہم اعیان علمیہ	البتہ موجود نہ ہوتا جو کچھ کہ موجود ہوا	پس ہم بندے ہیں حقیقت میں
وان الله مولانا	وانا عينه فاعلم	اذا ما قلت انسانا
اور تحقیق اللہ تعالیٰ مولا اور مالک ہمارا ہے	اور تحقیق ہم اے عالم عین حق تعالیٰ کے ہیں ساتھ حقیقت کے	جس وقت قائل ہو تو ساتھ انسان کبیر کا

فلا تعجب بإنسانٍ	فقد أعطاك برهانا
پس مت تعجب کر اے طالب بسبب علم انسان کے	اسلئے کہ تحقیق عطا کی اللہ تعالیٰ نے تجھکو دلیل نقلی اور عقلی
فكن حقاً وكن خلقاً	تكن بالله رحمانا
پس ہو جا تو حق اور ہو جا تو خلق	ہوگا تو اسوقت ساتھ اللہ تعالیٰ کے رحم کرنیوالا خلق پر
وغذِّ خلقه منه	تكن روحاً وريحانا
اور غذا دے تو خلق خدا کو خدا سے	ہوگا تو راحت اور روزی خلق کی
فأعطيناه ما يبدو	به فينا وأعطانا
پس دی ہم نے حق تعالیٰ کو وہ چیز کہ ظاہر ہو ساتھ حق تعالیٰ	ساتھ اسکے بیچ ہمارے حالانکہ عطا کی حق تعالیٰ نے ہمکو
فصار الأمر مقسوماً	بإيّاه وإيّانا
پس ہوا امر ظہور کا منقسم	درمیان حق تعالیٰ کے اور درمیان ہمارے
فأحياه الذي يدري	بقلبي حين أحيانا
پس زندہ کیا دل کو اوس شخص نے جو جانتا ہے وہ	دل میرے کو جسوقت زندہ کیا اسنے ہمکو تب
فكنّا فيه أكوانا	وأعياناً وأزمانا
پس تھے ہم کبھی بیچ غیب اور علم حق کے موجود	اور کبھی اعیان ثابتہ اور کبھی صاحب زمانہ
وليس بدائمٍ فينا	ولكن ذاك أحيانا
اور نہیں ہے احیا اور تجلی ذات حق تعالیٰ کی ہمیشہ بیچ ہمارے	ولیکن یہ احیا اور تجلی شہودی کبھی ہوتی ہے

وممّا يدلّ على ما ذكرناه في أمر النفخ الروحاني مع صورة

اور منجملہ اوس چیز کے کہ دلالت کرتی ہے اوپر حال ایجاد عیسوی کے کہ ذکر کیا ہمنے ہمارے بیچ نفخ روحانی عیسوی کے ساتھ صورت

البشر العنصري هو أنّ الحقّ وصف نفسه بالنفس الرحماني

بشری عنصری یہ ہے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے صفت کی ذات اپنی کی ساتھ نفس رحمانی کے

ولا بدّ لكلّ موصوفٍ بصفةٍ أن يتبع الصفة جميع ما تستلزمه

اور ضروری ہے واسطے ہر موصوف کے کہ موصوف ہو ساتھ کسی صفت کے یہ کہ تابع کر لانے وہ موصوف اوس صفت کی تمامی ان چیزوں کو کہ لازم ہے اون چیزوں کو

تلك الصفة وقد عرفت أنّ النفس في المتنفّس ما يستلزمه

وہ صفت اور تحقیق پہچانا تو اسکو کہ تحقیق نفس کو یعنی سانس کو بیچ ہر متنفس کے کیا چیز لازم ہے

[illegible]

155

[illegible]

فلذلك قبل النفس الالهي صور العالم فهو لها كالجوهر

پس واسطے اسکے قبول کیا نفس الٰہی رحمانی نے صور عالم کو پس وہی نفس الٰہی رحمانی واسطے صورتون عالم کے مثل جوہر

الهيولاني وليس الا عين الطبيعة فالعناصر صورة من صور

ہیولانی کے ہے اور نہیں ہے وہ نفس رحمانی مگر عین طبیعت کلیہ عالیہ پس عناصر صورتین ہین صورتون مین سے

الطبيعة وما فوق العناصر وما تولد عنها فهو ايضا من صور

طبیعت کلیہ عالیہ کی اور جو صورتین ما فوق عناصر اربعہ کی ہین اور جو کچھ کہ پیدا ہوئی ہین ما فوق عناصر اربعہ سے پس وہ بھی

الطبيعة وهي الارواح العلوية التي فوق السموات السبع

صورتون سے طبیعت کلیہ عالیہ کی ہین اور یہ صورتین جو فوق عناصر کی ہین ارواح علویہ ہین کہ ما فوق عناصر اور ساتون آسمانون کے ہین

واما ارواح السموات السبع واعيانها فهي عنصرية فانها

ولیکن ارواح یعنی نفوس منطبعہ مدبرہ ساتون آسمانون کے اور ذوات ساتون آسمان کی پس عنصریہ ہین اسلئے کہ تحقیق نفوس مدبرہ اور ذوات آسمان کی

من دخان العناصر المتولد عنها وما تكون عن كل سماء من

دخان سے عناصر اربعہ کے ہین کہ پیدا ہے وہ دخان عناصر سے اور جو کچھ کہ پیدا ہوئے ہین مادہ سے ہر آسمان کے

الملائكة فهو منها فهم عنصريون ومن فوقهم طبيعيون

گروہ فرشتے اور قوی ہر آسمان کے ہین پس ملائکہ ہر آسمان کے عنصری ہین اور جو کہ ما فوق اونکے ہین طبیعی ہین۔

ولهذا وصفهم الله تعالى بالاختصام اعني

اور واسطے اسی طبیعی ہونے اونکے کے صفت کی اونکی اللہ تعالیٰ نے ساتھ خصومت کے مراد لیتا ہون مین اوسنے

الملأ الاعلى لان الطبيعة متقابلة والتقابل الذي

گروہ بلند مرتبہ والے فرشتون کو اسلئے کہ تحقیق طبیعت ہر ایک کی باہدیگر مقابل اور ضد ہے اور تقابل اور تضاد جو

في الاسماء الالهية التي هي النسب انما اعطاه النفس الا

اسمای الٰہی مین ہے کہ وہ اسما نسبتین اور اضافتین ہین سوا اسکے نہین ہے کہ عطا کیا ہے اوس تقابل و تضاد کو نفس رحمانی نے کیا

ترى الذات الخارجة عن هذا الحكم كيف جاء فيها الغنى

نہین دیکھتا ہے تو ذات الٰہیہ کو کہ خارج ہے وہ اوس حکم اور تقابل سے کیونکر وارد ہوا ہے بیچ حق اوسی ذات پاک کے یہ کہ غنی ہے وہ

عن العالمين فلهذا اخرج العالم على صورة من اوجدهم

عالمین سے پس بسبب اسی تقابل کے ظاہر ہوا عالم اوپر صورت اوس شخص کے کہ ایجاد کیا اوسنے عالم کو

وليس الا النفس الالهي فبما فيه من الحرارة علا وبما فيه

اور نہین ہے موجد عالم کا مگر نفس الٰہی رحمانی ہین پس بسبب اس چیز کے کہ نفس الٰہی مین ہے حرارت سے بلند ہوتا ہے وہ نفس اور بسبب اس چیز کے کہ نفس الٰہی

۱۵۷

مِنَ الْبُرُودَةِ وَالرُّطُوبَةِ تَسْفُلُ وَعَمَّا فِيهِ مِنَ الْيُبُوسَةِ تَثْبُتُ

ہے سردی اور تری سے پست ہوتا ہے وہ نفس اور بسبب اوس چیز کے کہ نفس اوس میں ہے خشکی سے ثابت رہتا ہے وہ نفس

وَلَا يَتَزَلْزَلُ فَالرُّسُوبُ لِلْبُرُودَةِ وَالرُّطُوبَةِ أَلَا تَرَى أَنَّ

اور قرار پکڑتا ہے اور نہیں جنبش کرتا ہے پس تہ نشینی اور سفل واسطے سردی اور تری کے ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو یا اگر کہ تحقیق

الطَّبِيبَ إِذَا أَرَادَ سَقْيَ دَوَاءٍ لِأَحَدٍ يَنْظُرُ فِي قَارُورَةِ مَائِهِ

طبیب جس وقت چاہتا ہے پلانا دوا کا کسی بیمار کو دیکھتا ہے وہ بیچ قارورہ بول اوسکے کے

فَإِذَا رَآهُ رَسَبَ عَلِمَ أَنَّ النُّضْجَ قَدْ كَمُلَ فَيَسْقِيهِ الدَّوَاءَ

پس جس وقت دیکھا اوسنے بول کو تہ نشین ہوا جانا اوسنے اسبات کو کہ تحقیق پختگی اور ہستہ مادہ کی کامل ہوئی پس پلاتا ہے بیمار کو دوا

لِيُسْرِعَ فِي النُّجْحِ وَإِنَّمَا يَرْسُبُ لِرُطُوبَتِهِ وَبُرُودَتِهِ الطَّبِيعِيَّةِ

تاکہ سرعت کرے وہ دوا بیچ اصلاح مزاج کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ تہ نشین ہوتا ہے بول بسبب تری اور سردی طبیعی کے

ثُمَّ إِنَّ هَذَا الشَّخْصَ الْإِنْسَانِيَّ عَجَنَ طِينَتَهُ بِيَدَيْهِ وَهُمَا

پھر تحقیق یہ شخص انسانی یعنی آدم کہ خمیر کی حق تعالی نے مٹی اوسکی دونوں ہاتھوں اپنے سے حالانکہ وہ دونوں ہاتھ

مُتَقَابِلَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينًا فَلَا خَفَاءَ بِمَا بَيْنَهُمَا

باہم مقابل ہیں اگرچہ ہیں وہ دونوں ہاتھ حق تعالی کے دہنے ہاتھ پس نہیں ہے پوشیدگی اوس چیز میں کہ درمیان دونوں ہاتھوں کے ہے

مِنَ الْفُرْقَانِ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا كَوْنُهُمَا اثْنَتَيْنِ أَعْنِي يَدَيْنِ

فرق اور جدائی سے اگرچہ نہووے کوئی فرق مگر ہونا ان دونوں کا دو مراد لیتا ہوں میں اوس سے دونوں ہاتھ

لِأَنَّهُ لَا يُؤَثِّرُ فِي الطَّبِيعَةِ إِلَّا مَا يُنَاسِبُهَا وَهِيَ مُتَقَابِلَةٌ

اسلیے کہ نہیں اثر بخشتی ہے بیچ طبیعت کے کوئی شے مگر وہ چیز کہ مناسب ہے وہ طبیعت کو اور وہ طبائع باہم مقابل اور ضد ہیں

فَجَاءَ بِالْيَدَيْنِ وَلَمَّا أَوْجَدَهُ بِالْيَدَيْنِ سَمَّاهُ بَشَرًا لِلْمُبَاشَرَةِ

اسیواسطے لایا حق تعالی بیچ دونوں ہاتھوں کو کہ باہم متقابل و ضد ہیں اور جبکہ بنایا حق تعالی آدم کو دونوں ہاتھوں سے نام رکھا اوسکا بشر بسبب مباشرت کے

اللَّائِقَةِ بِذَلِكَ الْجَنَابِ بِالْيَدَيْنِ الْمُضَافَتَيْنِ إِلَيْهِ وَجَعَلَ

کہ سزاوار ہے اس جناب باری کو ساتھ دونوں ہاتھوں کے جو منسوب ہیں وہ دونوں ہاتھ طرف اوس جناب کے اور پیدا کیا حق تعالی نے

ذَلِكَ مِنْ عِنَايَتِهِ بِهَذَا النَّوْعِ الْإِنْسَانِيِّ فَقَالَ لِمَنْ أَبَى عَنِ

آدم کو دونوں ہاتھوں سے عنایت اپنی سے ساتھ اس نوع انسانی کے پس فرمایا اوس شخص کو کہ انکار کیا اوسنے

السُّجُودِ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ

سجدہ کرنے سے واسطے آدم کے کس چیز نے منع کیا تجھکو یہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اوس شخص کے کہ بنایا میں نے دونوں ہاتھوں اپنے سے کیا تکبر کیا تو نے

عَلَى مَنْ هُوَ مِثْلُكَ يَعْنِي عُنْصُرِيًّا أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ عَنِ الْعُنْصُرِ

اوپر اوس شخص کے کہ وہ مثل تیرے ہے یعنی عنصری کیا تھا تو اون گروہ میں سے کہ بلند مرتبہ واسطے ہیں وہ عنصر اون پر

وَلَسْتَ كَذٰلِكَ وَنَحْنُ بِالْعَالِيْنَ مَنْ عَلَا بِذَاتِهٖ عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ

حالانکہ نہیں ہے تو ایسا اور مراد ہے ہم بلند مرتبہ والوں سے ان فرشتوں کو کہ عالی ہیں بذاتہ اور منزہ ہیں باعتبار ذات کے کہ ہو دیں وہ بیچ

نَشْاَتِهِ النُّوْرِيَّةِ عُنْصُرِيًّا وَاِنْ كَانَ طَبِيْعِيًّا فَمَا فُضِّلَ الْاِنْسَانُ

پیدائش نوری اپنے کے عنصری اگرچہ ہیں وہ فرشتے عالی طبیعی پس نہ فضیلت دی گئی انسان کو

غَيْرَهٗ مِنَ الْاَنْوَاعِ الْعُنْصُرِيَّةِ اِلَّا بِكَوْنِهٖ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ فَهُوَ

اور پر غیر اپنے کے انواع عنصریہ سے مگر بسبب ہونے انسان کے بشر مٹی سے پس نوع انسانی

اَفْضَلُ نَوْعٍ مِّنْ كُلِّ مَا خُلِقَ مِنَ الْعَنَاصِرِ مِنْ غَيْرِ مُبَاشَرَةٍ

فاضل تر ہے ہر ایک اوس نوع سے کہ پیدا کیا حق تعالےٰ نے اوسکو عناصر سے بغیر مباشرت

بِالْيَدَيْنِ فَالْاِنْسَانُ فِي الرُّتْبَةِ فَوْقَ الْمَلَائِكَةِ الْاَرْضِيَّةِ

دو نوں ہاتھوں سے پس انسان بیچ مرتبے کے فایق ہے فرشتوں زمین

وَالسَّمٰوٰتِ وَالْمَلَائِكَةُ الْعَالُوْنَ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا النَّوْعِ الْاِنْسَانِيِّ

اور آسمان سے اور وہ فرشتے کہ بلند مرتبے والے ہیں بہتر ہیں اس نوع انسانی سے

بِالنَّصِّ الْاِلٰهِيِّ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْرِفَ النَّفَسَ الْاِلٰهِيَّ فَلْيَعْرِفِ

موافق نص الٰہی کے پس جو شخص چاہے یہ کہ پہچانے نفس الٰہی رحمانی کو پس چاہیے کہ پہچانے وہ

الْعَالَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ الَّذِيْ ظَهَرَ

عالم کو اسلیے کہ جسنے پہچانا نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اوسنے رب اپنے کو کہ ظاہر ہوا عالم

فِيْهِ اَيِ الْعَالَمُ ظَهَرَ فِيْ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْ نَفَّسَ اللّٰهُ بِهٖ

بیچ رب کے یعنی عالم ظاہر ہوا بیچ نفس رحمانی کے کہ دور کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب اوس نفس رحمانی کے

عَنِ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ مَا تَجِدُهٗ مِنْ عَدَمِ ظُهُوْرِ اٰثَارِهَا بِظُهُوْرِ

اسمای الٰہیہ سے اوس کرب کو کہ پاتے تھے اسمای الٰہی اسکو کہ بسبب عدم ظہور آثار اسما کے تھا دور کیا اسکو اللہ نے بسبب ظہور

اٰثَارِهَا فَامْتَنَّ عَلٰى نَفْسِهٖ بِمَا اَوْجَدَهٗ فِيْ نَفَسِهٖ فَاَوَّلُ اَثَرٍ

آثار اسما کے پس احسان کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر نفس اپنے کے ساتھ اوسکے کہ ایجاد کیا اسنے ان چیزوں کو بیچ نفس اپنے کے پس پہلا اثر نفس کا

كَانَ لِلنَّفَسِ اِنَّمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَنَابِ ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْاَمْرُ

کہ تھا واسطے نفس رحمانی کے سوا اسکے نہیں ہے کہ تھا وہ بیچ جناب الٰہی کے پھر ہمیشہ تنزل ہوتا رہا شان اور امر

يَتَنَزَّلُ بِتَنْفِيْسِ الْغُمُوْمِ اِلٰى اٰخِرِ مَا وُجِدَ شعر

حق تعالیٰ کا ساتھ دور کرنے غموم اسما کے آخر تک اوس چیز کے کہ پایا گیا وہ وجود آدم تھا شعر

فَالْكُلُّ فِيْ عَيْنِ النَّفَسِ	كَالضَّوْءِ فِيْ ذَاتِ الْغَلَسِ
پس تمام موجودات بیچ عین نفس رحمانی کے مارض ہیں	جیسے کہ روشنی بیچ تاریکی آخر شب کے عارض ہے

١٥٩

وَالْعِلْمُ بِالْبُرْهَانِ فِي سَلْخِ النَّهَارِ لِمَنْ نَعَسَ

اور علم اوپر معرفت حق تعالیٰ کی ساتھ دلیل کے [illegible] — اوپر حصہ دن کے [illegible] واسطے اوس شخص کے کہ اونگھتا ہو غفلت سے

فَيَرَى الَّذِي قَدْ قُلْتُهُ رُؤْيَا تَدُلُّ عَلَى النَّفَسِ

پس دیکھتا ہے [illegible] کہا ہے میں نے [illegible] — خواب خیال کرتا ہو وہ خواب راہ بتاتی ہے نفس کے

فَيُرِيحُهُ عَنْ كُلِّ غَمٍّ فِي تِلَاوَتِهِ عَبَسَ

پس راحت بخشتا ہے [illegible] اوس شخص کو ہر غم سے — بیچ وقت تلاوت اوسکے کے سورۂ عبس کو

وَلَقَدْ تَجَلَّى لِلَّذِي قَدْ جَاءَ فِي طَلَبِ الْقَبَسِ

اور بتحقیق تجلی کی حق تعالیٰ نے واسطے اوس شخص کے — کہ آیا تھا واسطے طلب کرنے چنگاری کے

فَرَآهُ نَارًا وَهُوَ نُورٌ فِي الْمُلُوكِ وَفِي الْعَسَسِ

پس دیکھا اوس نے حق تعالیٰ کو آگ حالانکہ وہ نور حق کا تھا — بیچ حق بادشاہوں کے [illegible]

فَإِذَا فَهِمْتَ مَقَالَتِي تَعْلَمْ بِأَنَّكَ مُبْتَئِسٌ

پس جس وقت سمجھی تو نے بات میری — جانیگا تو یہ بات کہ تحقیق تو خود محتاج ہے معرفت کا

لَوْ كَانَ يَطْلُبُ غَيْرَ ذَا لَرَآهُ فِيهِ وَمَا نَكَسَ

اگر طلب کرتے وہ بجز اس آتش کو — البتہ دیکھتے وہ حق تعالیٰ کو بیچ غیر آتش کے اور نہ سرنگون ہوتے

وَأَمَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ الْعِيسَوِيَّةُ لَمَّا قَامَ لَهَا الْحَقُّ فِي مَقَامِ

ولیکن واسطے اس کلمۂ عیسوی یعنی روح عیسوی کے جب قایم ہوا حق تعالیٰ بیچ مقام

حَتَّى نَعْلَمَ وَيَعْلَمَ اسْتَفْهَمَهَا عَمَّا نُسِبَ إِلَيْهَا هَلْ هُوَ حَقٌّ

حتی نعلم اور یعلم کے یعنی بیچ مقام [illegible] پوچھا حق تعالیٰ نے [illegible] منسوب [illegible] ہے

أَمْ لَا مَعَ عِلْمِهِ الْأَوَّلِ هَلْ وَقَعَ ذٰلِكَ الْأَمْرُ أَمْ لَا فَقَالَ

باوجود علم ازلی [illegible] آیا واقع ہوا وہ امر منسوب یا نہیں پس فرمایا حق تعالیٰ نے

لَهُ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ

عیسیٰ کو آیا تو نے کہا تھا لوگوں کو پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو معبود

دُونِ اللّٰهِ فَلَا بُدَّ مِنَ الْأَدَبِ فِي الْجَوَابِ لِلْمُسْتَفْهِمِ

سوائے اللہ تعالیٰ کے) پس ضرور ہے رعایت ادب کی بیچ جواب پوچھنے والے کے کہ حق تعالیٰ ہے

قوله بالفصل الخ یعنی ضمیر منفصل کو کوفیین فصل کہتے ہیں اور بصریین عماد کہتے ہیں ۱۲ مولانا

لانه لما تجلى له في هذا المقام وفي هذه الصورة اقتضت

اسلیے کہ تحقیق جب تجلی کی حق تعالی نے واسطے عیسی علیہ السلام کے بیچ اس مقام تقریر اور بیچ اس صورت استفہام انکار کے مقتضی ہوئی

الحكمة الجواب في النفي في عين الجمع فقال وقدم التنزيه

حکمت عیسویہ الٰہیہ جواب کو بیچ مقام نفی کے ساتھ عین مقام جمع کے کہ عیسی علیہ السلام اس حال میں مقدم کیا اونھوں نے تنزیہ حق کو کہ

(سبحانك) فحدد بالكاف التي تقتضي المواجهة والخطاب

(سبحانک) یعنی پاکی ہے تجکو پس حد کیا اونھوں نے حق تعالی کو ساتھ کاف خطاب کے کہ تقاضا کرتا ہے وہ مواجہت اور خطاب کو

(ما يكون لي) من حيث انا لنفسي دونك (ان اقول ما ليس لي

(نہیں سزاوار ہے واسطے میرے) باعتبار خصوصیت ذاتی میری کی کہ بغیر تیرے ہو (یہ کہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں ہے واسطے

بحق) اي ما تقتضيه هويتي ولا ذاتي (ان كنت قلته فقد

میرے سزاوار) یعنی نہیں تقاضا کرتی ہے اوسکو ہویت میری اور نہ ذات میری (اگر میں نے کہا ہوگا پس تحقیق تو

علمته) لانك انت القائل ومن قال امرا فقد علم ما قال

جانتا ہوگا اوسکو) اسلیے کہ تحقیق تو ہی ہے کہنے والا اور جسنے کہا کسی امر کو پس تحقیق جان لیتا ہے وہ جو کچھ کہ کہا اوسنے

وانت اللسان الذي اتكلم به كما اخبرنا رسول الله صلى

اور تو زبان میری ہے کہ کلام کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے جیسے کہ خبر دی ہمکو رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم عن ربه في الخبر الالهي فقال كنت

اللہ علیہ وسلم نے جانب سے پروردگار اپنے کے بیچ خبر الٰہی کے پس کہا حق تعالے نے ہوتا ہوں میں

لسانه الذي يتكلم به فجعل هويته عين لسان

زبان بندے کی کہ کلام کرتا ہے وہ ساتھ اوسکے پس گردانا حق تعالی نے ذات اپنی کو عین زبان بندے

المتكلم ونسب الكلام الى عبده ثم تمم العبد الصالح

متکلم کی اور نسبت کی کلام کی طرف بندے اپنے کے پھر تمام کیا بندے صالح نے یعنی حضرت عیسی نے

الجواب بقوله (تعلم ما في نفسي) والمتكلم الحق (ولا اعلم

جواب مذکور کو ساتھ قول اپنے کے (جانتا ہے تو جو کچھ بیچ نفس میرے کے ہے) حال آنکہ متکلم حق تعالی ہے (اور نہیں جانتا ہوں میں

ما فيها) فنفى العلم عن هوية عيسى من حيث هويته لا من

وہ چیز کہ بیچ نفس کے ہے) پس نفی کی حق تعالی نے علم کی ہویت عیسی سے باعتبار ہویت عیسے کے نہ

حيث انه قائل وذو اثر (انك انت علام الغيوب) فجاء

باعتبار اسکے کہ تحقیق عیسے قائل اور صاحب اثر ہیں (کہا عیسے نے تحقیق تو ہی ہے بڑا جاننے والا غیبی چیزوں کا) پس لائے

بالفصل والعماد تاكيدا للبيان واعتمادا عليه اذ لا

حضرت عیسی ضمیر فصل اور عماد کو واسطے تاکید بیان کے اور واسطے اعتماد کے اوپر اوسی بیان کے اسلیے کہ نہیں

يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ فَفَرَّقَ وَجَمَعَ وَوَحَّدَ وَكَثَّرَ وَوَسَّعَ

جانتا ہے غیب کو کوئی سوائے اللہ تعالیٰ کے پس فرق کیا پھر سے ملنے اور جمع کیا اور توحید اور تکثیر کی [illegible]

وَضَيَّقَ ثُمَّ قَالَ مُتَمِّمًا الْجَوَابَ (مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي

اور تنگ کیا امر حق کو پھر کہا عیسیٰ نے جس حال میں کہ تمام کرنیوالے ہیں جواب [illegible] نہیں کہا میں نے ان سے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو

بِهِ) فَنَفَى أَوَّلًا مُشِيرًا إِلَى أَنَّهُ مَا هُوَ ثُمَّ أَوْجَبَ الْقَوْلَ

ساتھ جسکے) پس نفی کی عیسیٰ نے پہلے [illegible] عیسیٰ وہ نہیں ہیں پھر ثابت کیا عیسیٰ نے قول حق کو

أَدَبًا مَعَ الْمُسْتَفْهِمِ وَلَوْ لَمْ يَفْعَلْ كَذَلِكَ لَاتَّصَفَ بِعَدَمِ

واسطے رعایت ادب کے ساتھ استفہام کرنیوالے یعنی حق تعالیٰ کے اور اگر نہ کرتے ایسا تو البتہ متصف ہوتے ساتھ عدم

عِلْمِ الْحَقَائِقِ وَحَاشَاهُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ (إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي

علم حقائق کے اور پاک ہیں عیسیٰ اس اتصاف سے پس کہا حضرت عیسیٰ نے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو

بِهِ) وَأَنْتَ الْمُتَكَلِّمُ عَلَى لِسَانِي وَأَنْتَ لِسَانِي فَانْظُرْ إِلَى

ساتھ اسکے) اور تو ہی کلام کرنیوالا ہے اوپر زبان میری کے اور تو ہی زبان میری ہے پس نظر کر اے طالب طرف

هَذِهِ التَّنْبِيَةِ الرُّوحِيَّةِ الْإِلَهِيَّةِ مَا أَلْطَفَهَا وَأَدَقَّهَا

اس تنبیہ روحی الٰہی کے کہ کیسی پاکیزہ اور دقیق ہے وہ تنبیہ

(أَنِ اعْبُدُوا اللهَ) فَجَاءَ بِالِاسْمِ اللهِ لِاخْتِلَافِ الْعَابِدِينَ فِي

کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ عبادت کرو تم اللہ تعالیٰ کی پس لائے حضرت عیسیٰ اسم جامع اللہ کو بسبب اختلاف بندوں کے بیچ

الْعِبَادَاتِ وَاخْتِلَافِ الشَّرَائِعِ وَلَمْ يَخُصَّ اسْمًا خَاصًّا

عبادتوں کے اور بسبب اختلاف شریعتوں کے اور نہیں خاص کیا عیسیٰ نے ایک اسم مخصوص کو

دُونَ اسْمٍ بَلْ جَاءَ بِالِاسْمِ الْجَامِعِ لِلْكُلِّ ثُمَّ قَالَ

بغیر اسم دوسرے کے بلکہ لائے وہ ایک ایسے اسم کو کہ جامع ہے وہ تمام اسماء کو پھر کہا عیسیٰ نے

(رَبِّي وَرَبَّكُمْ) وَمَعْلُومٌ أَنَّ نِسْبَتَهُ إِلَى مَوْجُودٍ مَا

پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا اور معلوم اور مقرر ہے یہ بات کہ تحقیق نسبت اسم اللہ کی طرف کسی ایک موجود کے

بِالرُّبُوبِيَّةِ لَيْسَتْ عَيْنَ نِسْبَتِهِ إِلَى مَوْجُودٍ آخَرَ فَلِذَلِكَ

ساتھ ربوبیت کے نہیں ہے وہ نسبت عین نسبت اسم اللہ کی طرف موجود دوسرے کے پس واسطے اسکے

فَصَّلَ بِقَوْلِهِ (رَبِّي وَرَبَّكُمْ) بِالْكِنَايَتَيْنِ كِنَايَةِ الْمُتَكَلِّمِ وَكِنَايَةِ

تفصیل کی عیسیٰ نے ساتھ قول اپنے کے ربی وربکم کے ساتھ دو ضمیر کنایہ کے کہ ایک ضمیر متکلم کی ہے اور دوسری ضمیر

المخاطب (إلا ما أمرتني به) فأثبت نفسه مأمورًا وليست

مخاطب کی کہا حضرت عیسیٰ نے (مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو ساتھ اوسکے) پس ثابت کیا عیسیٰ نے نفس اپنے کو مامور اور نہیں ہے مامور ہونا نفس کی

سوى عبوديته إذ لا يؤمر إلا من يتصور منه الامتثال

سوا بندے ہونے اونکے کے اسلیے کہ نہیں مامور ہوتا ہے کوئی مگر وہ شخص کہ متصور ہووے اوس سے فرمانبرداری امر کے

وإن لم يفعل ولما كان الأمر ينزل بحكم المراتب لذلك

اگرچہ نہ کی اوسنے فرمانبرداری اور جبکہ ہے امر تکلیفی کہ نازل ہوتا ہے بحکم مراتب الٰہیہ اور کونیہ کے واسطے اسی کے

ينصبغ كل من ظهر في مرتبة ما بما تعطيه حقيقة تلك

رنگین ہوتا ہے ہر شخص کہ ظاہر ہوتا ہے وہ بیچ کسی ایک مرتبے کے ساتھ اوس حکم کے کہ عطا کرتی ہے اسکو حقیقت اوس

المرتبة فمرتبة المأمور لها حكم يظهر في كل مأمور

مرتبے کی پس مرتبہ مامور کے لیے ایک حکم ہے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ حکم بیچ ہر مامور کے

ومرتبة الآمر لها حكم يبدو في كل آمر فيقول الحق

اور مرتبہ امر کرنے والے کے لیے ایک حکم ہے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ بیچ ہر امر کرنے والے کے پس فرماتا حق تعالیٰ نے

(أقيموا الصلوة) فهو الآمر والمكلف والمكلف المأمور العبد

(قایم کرو تم نماز کو) پس حق تعالیٰ امر کرنے والا اور تکلیف دینے والا ہے اور مکلف مامور بندہ ہے

ويقول العبد (رب اغفر لي) فهو الآمر والحق المأمور فما

اور کہتا ہے بندہ (اے رب میرے مغفرت کر میری) پس بندہ امر کرنے والا ہوا اور حق تعالیٰ مامور ہے پس جو کچھ کہ

يطلب الحق من العبد بأمره هو بعينه ما يطلب العبد من

طلب کرتا ہے حق تعالیٰ بندے سے ساتھ امر اپنے کے وہ بعینہ وہ چیز ہے کہ طلب کرتا ہے بندہ

الحق بأمره ولهذا كان كل دعاء مجابا ولا بد وإن

حق تعالیٰ سے ساتھ امر اپنے کے اور واسطے اسی کے ہے ہر دعا مستجاب اور ضرور ہے مستجاب ہونا دعا کا اگرچہ

تأخر كما يتأخر بعض المكلفين ممن أقيم مخاطبا بإقامة

تاخیر ہووے حصول اجابت کی جیسے کہ تاخیر ہوتی ہے حصول اجابت کی بعض مکلفین سے کہ ٹھہرائے گئے وہ مخاطب ساتھ قایم کرنے

الصلوة فلا يصلي في وقت فيؤخر الامتثال ويصلي

نماز کے پس نہیں نماز پڑھتا ہے وہ بیچ وقت مقرر کے پس تاخیر کرتا ہے وہ امتثال امر کی اور نماز پڑھتا ہے وہ

في وقت آخر إن كان متمكنا من ذلك فلا بد من الإجابة

بیچ وقت دوسرے کے اگر ہووے وہ قادر اوسپر پس ضرور ہے بندے کو اجابت امر حق کی

ولو بالقصد ثم قال (وكنت عليهم) ولم يقل على نفسي معهم

اگرچہ ہووے تاخیر ساتھ قصد اور اختیار بندے کے پھر کہا عیسیٰ علیہ السلام نے (اور تھا میں اوپر قوم کے) اور نہ کہا اونہوں نے تھا میں اوپر نفس اپنے کے ساتھ قوم کے

كما قال ربي وربكم (شهيدا ما دمت فيهم) لأن الأنبياء

جیسے کہ کہا تھا اونہوں نے پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا (حاضر اور گواہ جبتک کہ تھا مین بیچ اونکے) اسلیے کہ انبیا

شهداء على أممهم ما داموا فيهم (فلما توفيتني) أي رفعتني

حاضر اور گواہ ہین اوپر امتون اپنی کے جبتک کہ ہین وہ بیچ اونکے (پس جب کہ قبض کیا تونے مجکو) یعنی اوٹھا لیا تونے مجکو

إليك وحجبتهم عني وحجبتني عنهم (كنت أنت الرقيب عليهم)

طرف اپنے اور چھپایا تونے قوم کو مجسے اور چھپایا تونے مجکو قوم سے (تھا تو ہی رقیب اور نگہبان اوپر اونکے)

في غير مادتي بل في موادهم إذ كنت بصرهم الذي يقتضي

بیچ غیر مادہ روحانی اور جسمانی میری کے بلکہ تھا تو نگہبان بیچ اون روحانی اور جسمانی اونکے کے اسلیے کہ تو ہی تھا آنکھ اونکی جو مقتضی ہے

المراقبة فشهود الإنسان نفسه شهود الحق إياه

وہ آنکھ مراقبہ اور مشاہدہ کی پس مشاہدہ کرنا انسان کا ذات اپنی کو مشاہدہ کرنا حق تعالی کا ہے اوسی انسان کو

وجعله بالاسم الرقيب لأنه جعل الشهود له فأراد

اور گردانا جیسے نے شہود حق تعالی کو ساتھ اسم رقیب کے اسلیے کہ گردانا اونھون نے شہود اپنے کو ساتھ اسم شہید کے پس ارادہ کیا

أن يفصل بينه وبين ربه حتى يعلم أنه هو لكونه عبدا

اونھون نے یہ کہ فرق کرے درمیان اپنے اور درمیان رب اپنے کے تاکہ معلوم ہووے یہ کہ تحقیق عیسی عیسی ہین بسبب ہونے اونکے کے بندہ

وأن الحق هو الحق لكونه ربا له فجاء لنفسه بأنه شهيد

اور تحقیق حق تعالی حق تعالی ہے بسبب ہونے اوسکے کے رب عیسی کا پس لائے عیسی واسطے نفس اپنے کے اسم شہید کو

وفي الحق بأنه رقيب وقدمهم في حق نفسه فقال عليهم

اور واسطے حق تعالی کے اسم رقیب کو اور مقدم کیا عیسے نے قوم کو اوپر نفس اپنے کے پس کہا علیہم

شهيدا ما دمت فيهم إيثارا لهم في التقدم وأدبا و

شہیدا الخ یعنی تھا مین اوپر گواہ اور حاضر جبتک تھا مین بیچ اونکے واسطے اختیار کرنے عیسے کے قوم کو بیچ رتبہ تقدم کے اور واسطے ادب کے اور

أخرهم في جانب الحق عن الحق في قوله الرقيب عليهم

موخر کیا عیسے نے قوم کو بیچ جانب حق تعالے کے حق تعالی سے بیچ قول اپنے کے کہ (الرقیب علیہم ہے)

لما يستحقه الرب من التقدم بالرتبة ثم أعلم أن

بسبب اوس چیز کے کہ مستحق ہے اوسکا حق تعالے کہ وہ چیز عبارت تقدم بالرتبہ سے ہے پھر آگاہ کیا عیسے نے

للحق الرقيب الاسم الذي جعله عيسى لنفسه وهو

اسبات کو کہ تحقیق واسطے حق تعالی کے کہ رقیب ہے ثابت ہے وہ اسم بھی جو گردانا اوسکو عیسی علیہ السلام نے واسطے ذات اپنی کے اور

الشهيد في قوله عليهم شهيدا فقال وأنت على كل

اسم شہید ہے بیچ قول عیسی کے کہ علیہم شہیدا یعنی اوپر قوم کے گواہ اور حاضر ہین پس کہا عیسے علیہ السلام نے (اور تو ہی اللہ اوپر ہر

شيء شهيد) فجاء بكل للعموم وبشيء لكونه أنكر النكرات وجاء

چیز کے گواہ اور حاضر) پس لائے عیسیٰ علیہ السلام کلمہ کل کو واسطے عمومیت کے اور لائے لفظ شی کو بسبب اوسکے کہ عام تر ہوتا ہے نکرات سے اور لائے وہ

بالاسم الشهيد فهو الشهيد على كل مشهود بحسب ما يقتضيه

اسم شہید کو پس حق تعالیٰ شہید اور حاضر ہے اوپر ہر شے مشہود کے موافق اوس استعداد اوسکے کہ مقتضی ہے اوسکو

حقيقة ذلك المشهود فنبه على أنه تعالى هو الشهيد

حقیقت اوس شے مشہود کی پس تنبیہ کی عیسیٰ نے اوپر ابہات کے کہ تحقیق حق تعالیٰ شہید اور حاضر ہے

على قوم عيسى حين قال (وكنت عليهم شهيدا ما دمت

اوپر قوم عیسیٰ علیہ السلام کے جسوقت کہا اونہوں نے (اور تھا میں اوپر اونکے شاہد اور حاضر جبتک رہا میں

فيهم) فهي شهادة الحق في مادة عيسوية كما ثبت أنه

بیچ اونکے) پس شہادت عیسیٰ کی شہادت حق تعالیٰ کی ہے بیچ مادہ عیسوی کے جیسے کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ تحقیق حق تعالیٰ

لسانه وسمعه وبصره ثم قال كلمة عيسوية ومحمدية

زبان بندے کی اور کان بندے کا اور آنکھ بندے کی ہے پھر کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کلمہ عیسوی اور محمدی کو

أما كونها عيسوية فلكونها قول عيسى بإخبار الله عنه في

لیکن ہونا اوس کلمہ کا عیسوی بنظر ابہات کے ہے پس تحقیق وہ کلمہ قول عیسیٰ علیہ السلام کا ہے ساتھ خبر دینے اللہ تعالیٰ کے اونسے بیچ

كتابه وأما كونها محمدية فلوقوعها من محمد

کتاب اپنی کے ولیکن ہونا اوس کلمہ کا محمدی بسبب واقع ہونے اوسکے کے ہے محمد

صلى الله عليه وسلم بالمكان الذي وقعت منه فقام

صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقام مغفرت امت کے کہ واقع ہوا وہ کلمہ آپ سے پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بها ليلة كاملة يرددها لم يعدل إلى غيرها حتى

ساتھ اوسی کلمہ کے ایک رات کامل مکرر پڑھتے تھے اوس کلمہ کو نہ تجاوز کرتے تھے آپ طرف غیر اوس کلمہ کے یہانتک کہ

طلع الفجر (إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم

طلوع ہوئی صبح وہ کلمہ یہ ہے کہ اگر عذاب کریگا تو اونکو پس بیچ بندے تیرے ہیں اور اگر چھپاویگا اور مغفرت کریگا تو اونکی

فإنك أنت العزيز الحكيم) وهم ضمير الغائب كما أن هو

پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا) اور لفظ ہم ضمیر غائب کی ہے جیسے کہ تحقیق لفظ ہو

ضمير الغائب كما قال (هم الذين كفروا) بضمير الغائب

ضمیر غائب کی ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (یہ وہ لوگ ہیں کہ کافر ہوئے) ساتھ ضمیر غائب کے

فكان الغيب سترا لهم عما يراد بالمشهود الحاضر فقال

پس ہوئی غیبوبت کفار کی حجاب واسطے اونکے اوس وجود سے کہ مراد لیا جاتا ہے وہ وجود مشہود حاضر یعنی حقانی اور کہا عیسیٰ علیہ السلام نے

165

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ) بِضَمِيرِ الْغَائِبِ وَهُوَ عَيْنُ الْحِجَابِ الَّذِي

اگر عذاب کریگا تو اونکو) یعنی کا ساتھ ضمیر غائب کے اور یہ غیب عین حجاب قوم کا ہے

هُمْ فِيهِ عَنِ الْحَقِّ فَذَكَّرَهُمُ اللَّهُ قَبْلَ حُضُورِهِمْ حَتَّى

کہ قوم بیچ اوس حجاب کے ہیں حق تعالیٰ سے پس ذکر کیا عیسی علیہ السلام نے قوم کا نزدیک اوسوقت کی سکے قبل حاضر ہونے اونکی کہ تاکہ

إِذَا حَضَرُوا تَكُونُ الْخَمِيرَةُ قَدْ تَحَكَّمَتْ فِي الْعَجِينِ

جسوقت حاضر ہونگے وہ لوگ ہو گا خمیر استعداد انکی کا حاکم کہ حکومت کریگا اور عامل ہو گا وہ خمیر بیچ عجین یعنی آٹے ایمان اونکے کے

فَصَيَّرَتْهُ مِثْلَهَا (فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ) فَأَفْرَدَ الْخِطَابَ لِلتَّوْحِيدِ

پس کر دیگا وہ خمیر آٹے کو مثل اپنے کما یعنی اسلئے پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں پس مفرد لائے عیسی علیہ السلام ضمیر خطاب واسطے توحید کے

الَّذِي كَانُوا عَلَيْهِ وَلَا ذِلَّةَ أَعْظَمُ مِنْ ذِلَّةِ الْعَبِيدِ

کہ تھے وہ لوگ اوپر اوسکے بسبب اصل فطرت کے اور نہیں ہے کوئی ذلت بزرگتر ذلت سے بندہ ہونے کے

لِأَنَّهُمْ لَا تَصَرُّفَ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ فَهُمْ بِحُكْمِ مَا يُرِيدُهُ

اسلئے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی تصرف واسطے بندوں کے بیچ ذاتوں اپنی کے پس وہ لوگ ساتھ امتثال اوس کام کے ہیں

بِهِمْ سَيِّدُهُمْ وَلَا شَرِيكَ لَهُ فِيهِمْ فَإِنَّهُ قَالَ (عِبَادُكَ)

کہ ارادہ کرتا ہے اوسکا ساتھ اونکے مولی اونکا اور نہیں ہے کوئی شریک واسطے مولی کے بیچ حق اونکے کہ اسلیے کہ تحقیق عیسی نے کہا کہ وہ بندے تیرے ہیں

فَأَفْرَدَ وَالْمُرَادُ بِالْعَذَابِ إِذْلَالُهُمْ وَلَا أَذَلَّ مِنْهُمْ

پس مفرد لائے عیسی ضمیر خطاب کو اور مراد ساتھ عذاب کرنے کے ذلیل کرنا ہے اون لوگون کو اور نہیں ہے ذلیل تر کوئی اونسے

لِكَوْنِهِمْ عِبَادًا فَذَوَاتُهُمْ تَقْتَضِي أَنَّهُمْ أَذِلَّاءُ فَلَا

بسبب ہونے اونکے کے بندے پس ذاتین اونکی مقتضی ہین اسبات کی کہ وہ لوگ ذلیل ہو وین پس نہ

تُذِلُّهُمْ فَإِنَّكَ لَا تُذِلُّهُمْ بِأَدْوَنَ مِمَّا هُمْ فِيهِ مِنْ

ذلیل کر تو اونکو اسلیے کہ تحقیق تو نہ ذلیل کریگا اونکو کمتر اوس چیز سے کہ وہ لوگ بیچ اوسکے ہیں

كَوْنِهِمْ عَبِيدًا (وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ) أَيْ تَسْتُرُهُمْ عَنْ

ہونے سے اونکے کے بندے (اور اگر مغفرت کرے تو اونکی) یعنی چھپاوے تو اونکو

إِيقَاعِ الْعَذَابِ الَّذِي يَسْتَحِقُّونَهُ بِمُخَالَفَتِهِمْ أَيْ تَجْعَلُ

نازل کرنے سے عذاب کے کہ مستحق ہیں وہ لوگ اوس عذاب کے بسبب مخالفت اونکی کے یعنی کردانے تو

لَهُمْ غَفْرًا يَسْتُرُهُمْ عَنْ ذَلِكَ وَيَمْنَعُهُمْ مِنْهُ (فَإِنَّكَ

واسطے اونکے ستر کہ چھپاوے وہ ستر اونکو نزول عذاب سے اور باز رکھے وہ ستر اونکو عذاب سے (پس تحقیق

أَنْتَ الْعَزِيزُ) أَيِ الْمَنِيعُ الْحِمَى وَهَذَا الِاسْمُ إِذَا

تو ہی غالب ہے یعنی روکنے والا ہے تصرف غیر سے اوس عبد کو جسکی حمایت کی ہو اور یہ اسم عزیز ایک اسم ہے کہ جسوقت

أَعْطَاهُ الْحَقُّ لِمَنْ أَعْطَاهُ مِنْ عِبَادِهِ يُسَمَّى الْحَقُّ بِالْمُعِزِّ وَ

عطا کرتا ہے اوس اسم کو حق تعالی واسطے کسی بندے کے بندوں میں سے اسوقت نام رکھا جاتا ہے حق تعالی کا معز یعنی عزیز کرنے والا اور

الْمُعْطِي لَهُ هٰذَا الْاِسْمُ بِالْعَزِيزِ فَيَكُونُ مَنِيعَ الْحِمٰى عَمَّا

جسکو کہ دیا گیا یہ اسم نام رکھا جاتا ہے اوسکا عزیز پس ہوگا حق تعالی روکنے والا اوس جگہ کو جسکی حمایت کی ہے اوس چیز سے

يُرِيدُ بِهِ الْمُنْتَقِمُ وَالْمُعَذِّبُ مِنَ الْاِنْتِقَامِ وَالْعَذَابِ

کہ چاہتا ہے اوسکو اسم منتقم اور اسم معذب کہ وہ چیز عبارت ہے انتقام اور عذاب سے

وَجَاءَ بِالْفَصْلِ وَالْعِمَادِ اَيْضًا تَاْكِيدًا لِلْبَيَانِ وَلِتَكُونَ

اور لائے عیسی علیہ السلام ضمیر فصل اور عماد کو بھی واسطے تاکید بیان کے اور اسلئے کہ تاکہ ہووے

الْاٰيَةُ عَلٰى مَسَاقٍ وَاحِدٍ فِي قَوْلِهِ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

آیت اوپر ایک روش کے بیچ قول اپنے کے (تحقیق تو ہی ہے بڑا جاننے والا

الْغُيُوبِ وَقَوْلِهِ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ اَيْضًا

غیبوں کا) اور بیچ قول اپنے کے (تھا تو نگہبان اوپر اونکے) پس لائے حضرت عیسی اس قول کو بھی دیا

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَكَانَ سُؤَالًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

(تحقیق تو ہی غالب ہے حکمت والا) پس تھی تکرار قول مذکور کی سوال نبی صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلْحَاحًا مِنْهُ عَلٰى رَبِّهِ فِي الْمَسْئَلَةِ

اللہ علیہ وسلم کی اور گڑگڑانا اونکا اوپر پروردگار اپنے کے بیچ طلب مغفرت کے

لَيْلَتَهُ الْكَامِلَةَ اِلٰى طُلُوعِ الْفَجْرِ يُرَدِّدُهَا طَلَبًا لِلْاِجَابَةِ

ایک رات کامل صبح تک کہ تکرار کرتے تھے آپ اوس کلمہ کو واسطے اجابت کے

فَلَوْ سَمِعَ الْاِجَابَةَ فِي اَوَّلِ سُؤَالٍ مَا كَرَّرَ فَكَانَ الْحَقُّ يَعْرِضُ

پس اگر سنتے نبی علیہ السلام اجابت سوال کو بیچ ابتدا سے طلب کے تکرار کرتے اور حق تعالی پیش کرتا تھا

عَلَيْهِ فُصُولَ مَا اسْتَوْجَبُوا بِهِ الْعَذَابَ عَرْضًا مُفَصَّلًا

اوپر نبی علیہ السلام کے انواع معاصی امت کے کہ مستوجب تھے وہ بسبب اونکے عذاب کے پیش کرتا حق تعالی تفصیل وار

فَيَقُولُ لَهُ فِي كُلِّ عَرْضٍ عَرْضٍ وَعَيْنٍ عَيْنٍ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ

پس عرض کرتے تھے ہر بار دیکھنے پر نبی علیہ السلام بیچ ہر ہر گناہ اور ہر ہر گنہگار کے کہ اگر عذاب کریگا تو اون کو

فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

پس وہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخشدیگا تو انکو پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا

فَلَوْ رَاٰى فِي ذٰلِكَ الْعَرْضِ مَا يُوجِبُ تَقْدِيمَ الْحَقِّ

پس اگر دیکھتے نبی علیہ السلام بیچ پیش کرنے معاصی امت کے اس چیز کو کہ ایجاب کرتی ہے وہ چیز تقدیم رعایت حق تعالی

وَإِيثَارُ جَنَابِهِ لِدُعَاءٍ عَلَيْهِمْ لَا لَهُمْ فَمَا عَرَضَ عَلَيْهِ

اور اختیار جناب حق تعالی کو البتہ دعا سے بد کرنے اوپر اونکے نہ دعای خیر واسطے انکے پس پیش کی حق تعالی نے اوپر نبی علیہ السلام

إِلَّا مَا اسْتَحَقُّوا بِهِ مَا تُعْطِيهِ هٰذِهِ الْآيَةُ مِنَ التَّسْلِيمِ لِلّٰهِ

مگر اوس گناہ کو کہ مستحق ہوئی امت بسبب اوسکے اس چیز کی کہ عطا کرتی ہے اوسکو آیت کہ وہ چیز عبارت ہے سپرد کرنے سے اوس شئے طرف خدا کے

وَالتَّعْرِيضِ لِعَفْوِهِ وَقَدْ وَرَدَ أَنَّ الْحَقَّ إِذَا أَحَبَّ صَوْتَ

اور تعریض کرنے سے طلب عفو واسطے خدا کے حالانکہ وارد ہوئی حدیث میں بات کہ تحقیق حق تعالی جب دوست رکھتا ہے آواز بندہ

عَبْدِهِ فِي دُعَائِهِ إِيَّاهُ أَخَّرَ الْإِجَابَةَ عَنْهُ حَتَّى يَتَكَرَّرَ

اپنے کی بیچ دعا اوسکی کے تاخیر کرتا ہے وہ اجابت کو اوس سے تاکہ مکرر ہووے .. دعا

ذٰلِكَ مِنْهُ حُبًّا فِيهِ لَا إِعْرَاضًا عَنْهُ وَلِذٰلِكَ جَاءَ

اوس بندے سے بسبب محبت حق تعالی کے سوال بندے میں نہ واسطے روگردانی کرنے کے سوال سے بندے کے اور واسطے اسیکے لائے رسول اللہ علیہ السلام

بِالِاسْمِ الْحَكِيمِ وَالْحَكِيمُ هُوَ الَّذِي يَضَعُ الْأَشْيَاءَ فِي

اسم حکیم کو اور حکیم وہ شخص ہوتا ہے کہ رکھتا ہے اشیا کو بیچ

مَوَاضِعِهَا وَلَا يَعْدِلُ بِهَا عَمَّا تَقْتَضِيهِ وَتَطْلُبُهُ حَقَائِقُهَا

مواقع انکے اور نہیں تجاوز کرتا ہے ان چیزوں کو اس صفت سے کہ مقتضی اور طالب ہیں اوسکی حقیقتیں

بِصِفَاتِهَا فَالْحَكِيمُ هُوَ الْعَلِيمُ بِالتَّرْتِيبِ فَكَانَ رَسُولُ

اون اشیا کی ساتھ صفات اپنے کے پس حکیم وہ ہے جو جانتا ہے ترتیب اشیا کے پس تھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَكْرَارِهِ هٰذِهِ الْآيَةَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تکرار اپنے کے اس آیت میں

عَلَى عِلْمٍ عَظِيمٍ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَمَنْ تَلَا فَهٰكَذَا يَتْلُو

اوپر علم عظیم کے جانب سے اللہ تعالی کے پس جو شخص تلاوت کرے آیت مذکور کی پس ایسا ہی تلاوت کرے

وَإِلَّا فَالسُّكُوتُ أَوْلَى بِهِ فَإِذَا وَفَّقَ اللّٰهُ عَبْدًا إِلَى

ورنہ پس خاموش رہنا بہتر ہے تلاوت سے اور جب توفیق دیوے اللہ تعالی کسی بندہ کو طرف

نُطْقٍ بِأَمْرٍ مَا فَمَا وَفَّقَهُ إِلَيْهِ إِلَّا وَقَدْ أَرَادَ إِجَابَتَهُ فِيهِ

نطق اور دعا کسی امر کے پس نہ توفیق دی حق تعالی نے بندہ کو طرف دعا کے مگر تحقیق چاہا ہے حق تعالی نے قبول کرنا دعا بندہ کی بیچ اوس امر کے

وَقَضَاءَ حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَبْطِئْ أَحَدٌ مَا يَتَضَمَّنُهُ مَا وُفِّقَ لَهُ

اور حاجت روائی اوس بندہ کی پس نہ دیر جانے کوئی بندہ اس چیز کی کہ شامل ہے اوسکو دعا کہ توفیق دیا گیا ہے بندہ واسطے اوسکے

وَلْيُثَابِرْ مِثْلَ مُثَابَرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

اور چاہیے کہ مواظبت کرے بندہ مثل مواظبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر

هٰذِهِ الْآيَةِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ حَتّٰى يَسْمَعَ بِأُذُنِهِ

اس آیت کے بیچ تمامی احوال اپنے کے یہانتک کہ سنے وہ ساتھ کان ظاہری اپنے کے

أَوْ يَسْمَعَهُ كَيْفَ شِئْتَ أَوْ كَيْفَ أَسْمَعَكَ اللّٰهُ الْإِجَابَةَ

یا ساتھ کان باطنی اپنے کے جسطور سے کہ چاہے تو یا جسطور سے سنادی تجھکو اللہ تعالی قبولیت دعا کو

فَإِنْ جَازَاكَ بِسُؤَالِ اللِّسَانِ أَسْمَعَكَ بِأُذُنِكَ وَ

پس اگر جزا دیوے حق تعالی تجھکو مقابلے میں سوال زبان ظاہر کے سناویگا حق تعالی تجھکو ساتھ کان ظاہری تیرے کے

إِنْ جَازَاكَ بِالْمَعْنٰى أَسْمَعَكَ بِسَمْعِكَ

اگر جزا دیوے حق تعالی تجھکو مقابلے میں معنی اور عمل قلبی کے سناویگا حق تعالی تجھکو ساتھ کان قلب تیرے کے

فَصُّ حِكْمَةٍ رَحْمَانِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ سُلَيْمَانِيَّةٍ

یہ فص حکمت رحمانیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ سلیمانیہ کے

(إِنَّهُ) يَعْنِي الْكِتَابَ (مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ) أَيْ مَضْمُونَهُ

تحقیق وہ یعنی نامہ سلیمان کی طرف سے ہوا اور تحقیق وہ یعنی مضمون اوس نامہ کا

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) فَأَخَذَ بَعْضُ النَّاسِ فِي تَقْدِيمِ

(ساتھ نام اللہ صاحب رحمت امتنانی اور صاحب رحمت وجوبی کے ہے) پس شروع کیا بعض مفسرین نے بیچ بیان ... مقدم کرنے

اسْمِ سُلَيْمَانَ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ وَتَكَلَّمُوا

نام سلیمان علیہ السلام کے اوپر نام اللہ تعالی کے بیچ نامہ سلیمان کے حالانکہ نہیں ہے نام سلیمان کا مقدم بیچ نامہ کے ... اور کلام کیا انہوں نے

فِي ذٰلِكَ بِمَا لَا يَنْبَغِي مِمَّا لَا يَلِيقُ بِمَعْرِفَةِ سُلَيْمَانَ

بیچ سبب تقدیم کے ساتھ ایسی ایک وجہ کے کہ نہیں سزاوار ہے وہ یعنی ساتھ ایسی وجہ کے کہ نہیں لائق ہے وہ ساتھ معرفت سلیمان

عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَبِّهِ وَكَيْفَ يَلِيقُ مَا قَالُوهُ وَبِلْقِيسُ

علیہ السلام کے رب اپنے کے اور کیونکر سزاوار ہو وہ وجہ کہ کہا انہوں نے اوسکو حالانکہ بلقیس

تَقُولُ فِيهِ (إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ) أَيْ يَكْرُمُ

کہتی ہے بیچ حق نامہ مذکور کے (تحقیق ڈالا گیا طرف میرے نامہ بزرگ) یعنی بزرگ ہے وہ نامہ

169

عَلَيْهَا وَإِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ تَمْزِيقُ كِسْرٰى

اوپر بلقیس کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ برانگیختہ کیا ان مفسرین کو اوپر وجہ تقدیر کے پھاڑنا کسریٰ کا

كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَزَّقَهُ

نامہ مبارک کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حالانکہ نہ پھاڑا کسریٰ نے نامہ رسول علیہ السلام

حَتّٰى قَرَأَهُ كُلَّهُ وَعَرَفَ مَضْمُوْنَهُ فَكَذٰلِكَ كَانَتْ

یہاں تک کہ پڑھا اوسنے تمامی نامہ کو اور پہچانا اوسنے مضمون اوسکے کو پس ایسا ہی

تَفْعَلُ بِلْقِيْسُ لَوْلَمْ تُوَفَّقْ لِمَا وُفِّقَتْ لَهُ فَلَمْ يَكُنْ

کرتی بلقیس اگر نہ توفیق اتی دیجاتی وہ واسطے اوس چیز کے کہ توفیق دی گئی وہ واسطے اوسکے پس نہ تھی حفاظت

يَحْمِي الْكِتَابَ عَنِ الْإِحْرَاقِ بِحُرْمَةِ صَاحِبِهٖ

کرتی نامہ کی پھاڑنے سے بسبب حرمت اور بزرگی صاحب اوسکے

تَقْدِيْمُ اسْمِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ وَلَا تَأْخِيْرُهٗ

تقدیم نام سلیمان علیہ السلام کی اوپر نام اللہ تعالیٰ کے اور نہ تاخیر نام سلیمان علیہ السلام کی

عَنْهُ فَأَتٰى سُلَيْمٰنُ بِالرَّحْمَتَيْنِ رَحْمَةِ الْاِمْتِنَانِ

نام اللہ تعالیٰ سے پس لائے سلیمان علیہ السلام اپنے نامہ میں دو رحمتیں ایک رحمت امتنانی

وَرَحْمَةِ الْوُجُوْبِ اللَّتَانِ هُمَا الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اور دوسری رحمت وجوبی کہ وہ دونوں مدلول اسم رحمن اور اسم رحیم کے ہیں

فَامْتَنَّ بِالرَّحْمٰنِ وَأَوْجَبَ بِالرَّحِيْمِ وَهٰذَا

پس احسان کیا حق تعالیٰ نے مخلوق پر ساتھ اسم رحمن کے اور واجب کیا رحمت کو متقیوں کیلیے اپنے نفس پر ساتھ اسم رحیم کے اور یہ

الْوُجُوْبُ مِنَ الْاِمْتِنَانِ فَدَخَلَ الرَّحِيْمُ فِي

وجوبی رحمت بھی رحمت امتنانی سے ہے پس داخل ہوئی رحمت وجوبی رحیمی بیچ

الرَّحْمٰنِ دُخُوْلَ تَضَمُّنٍ فَإِنَّهٗ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ

رحمت امتنانی رحمانی کے داخل ہونے خاص کا عام میں اسلیے کہ لکھی حق سبحانہ نے اپنے نفس پر

الرَّحْمَةَ سُبْحَانَهٗ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ لِلْعَبْدِ بِمَا ذَكَرَهٗ

رحمت کو تاکہ ہو وہ وجوب رحمت واسطے نیک بندے کے مقابلہ میں اس چیز کے کہ ذکر کیا ہے

الحق من الاعمال التي يأتي بها هذا العبد حقا على

حق تعالی نے نیک عملوں میں سے کہ بجا لاتا ہے اوسکو نیک بندہ ثابت اوپر

الله اوجبه له على نفسه يستحق بها هذه الرحمة

اللہ تعالی کے پس واجب کیا ہوں تعالے نے وجوب رحمت کو واسطے بندے کے اوپر ذات اپنی کے کہ مستحق ہوئے بندہ بسبب اون عملوں کے اس رحمت کا

أعني رحمة الوجوب ومن كان من العبيد بهذه

مراد لیتا ہوں میں اوس رحمت سے رحمت وجوبی کو اور جو شخص کہ ہووے بندوں میں سے ساتھ اس

المثابة فانه يعلم من هو العامل منه والعمل منقسم

مرتبہ نیک عمل کے پس تحقیق وہ جانتا ہے کہ کون شخص ہے وہ نیک عمل کرنیوالا نیک بندہ سے اور عمل تقسیم پذیر ہے

على ثمانية اعضاء من الانسان وقد اخبر الحق

اوپر آٹھ عضو کے اعضاء انسان میں سے اور تحقیق خبر دی حق تعالے نے اسبات کی کہ

انه تعالى هوية كل عضو منها فلم يكن العامل غير

تحقیق حق تعالی حقیقت ہر عضو کی ہے اعضاء انسانی سے پس نہیں ہے عمل کرنے والا غیر

الحق والصورة للعبد والهوية مندرجة فيه اي

حق تعالی کا اور صورت واسطے بندے کے ہے اور ہویت اور حقیقت الٰہیہ حق تعالی کی مندرج ہے بیچ بندے کے یعنی

في اسمه لا غير لانه تعالى عين ما ظهر وسمي خلقا

بیچ نام حق تعالی کا نہ بیچ غیر حق تعالی کے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی عین اوس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ اور نام رکھا گیا اوسکا خلق

وبه كان الاسم الظاهر والآخر للعبد وبكونه

اور بسبب اسی خلق کے حاصل ہوا اسم ظاہر اور اسم آخر حق تعالی کا جو واسطے بندے کے ہے اور بسبب ہونے بندے کے

لم يكن ثم كان وبتوقف ظهوره عليه وصدور

کہ موجود نہ تھا پھر موجود ہوا اور بسبب اسکے کہ موقوف رہتا ہے ظہور حق تعالی کا اوپر بندے کے اور موقوف رہتا ہے صدور

العمل منه كان الاسم الباطن والاول فاذا رأيت

عمل کا بندے سے اوپر حق تعالی کے حاصل ہوا اسم باطن اور اسم اول حق تعالے کا پس جس وقت دیکھے تو

الخلق رأيت الاول والآخر والظاهر والباطن وهذه

خلق کو دیکھیگا تو اسم اول اور اسم آخر اور اسم ظاہر اور اسم باطن حق تعالی کو اور یہ وہ

مَعْرِفَةٌ لَا يَغِيبُ عَنْهَا سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَلْ هِيَ مِنَ الْمُلْكِ

معرفت ہو کہ نہیں محجوب ہیں اوس سے سلیمان علیہ السلام بلکہ یہ معرفت اوسی ملک سے ہے

الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ يَعْنِي الظُّهُورَ بِهِ فِي عَالَمِ

کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی کے بعد اونکے یعنی نہیں سزاوار ہے ظہور ساتھہ اوس ملک کے بیچ عالم

الشَّهَادَةِ فَقَدْ أُوتِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوتِيَهُ

شہادت کے پس تحقیق دیے گئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھہ کہ دیے گئے

سُلَيْمَانُ وَمَا ظَهَرَ بِهِ فَمَكَّنَهُ اللهُ تَمْكِينَ قَهْرٍ مِنَ الْعِفْرِيتِ

سلیمان علیہ السلام اور نظاہر کیا رسول علیہ السلام نے اسکو پس قدرت بخشی انکو اللہ تعالی نے قدرت غلبہ کی دیو کی پر

الَّذِي جَاءَهُ بِاللَّيْلِ لِيَفْتِكَ بِهِ فَهَمَّ بِأَخْذِهِ وَرَبْطِهِ

کہ آیا تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو تاکہ یکایک غفلت میں مارے وہ آپکو پس قصد کیا آپ نے پکڑنے اور باندھنے کو

بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَلْعَبَ بِهِ وِلْدَانُ

ساتھہ ستون کے ستونوں مسجد سے تاکہ صبح ہو وے پس کھیلیں ساتھہ اوسکے بچے

الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ دَعْوَةَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَدَّهُ

مدینے کے پس یاد دلائی اللہ تعالی نے رسول علیہ السلام کو دعا سلیمان علیہ السلام کی پس رد کیا اوسکو

اللهُ خَاسِئًا فَلَمْ يُظْهِرْ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا أَقْدَرَهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالی نے ذلت کے ساتھہ پس نہ ظاہر کیا رسول علیہ السلام نے تمامی اوس چیز کو کہ قدرت دی اللہ تعالی نے آپ کو اوسکے

وَظَهَرَ بِذَلِكَ سُلَيْمَانُ ثُمَّ قَوْلُهُ (مُلْكًا) فَلَمْ يَعُمَّ فَعَلِمْنَا

اور ظاہر کیا اوسکو سلیمان علیہ السلام نے پہر قول سلیمان علیہ السلام کا کہ لفظ ملکاً ہے پس نہیں شامل ہے وہ کل ملک کو پس جانا ہم نے

أَنَّهُ يُرِيدُ مُلْكًا مَا وَرَأَيْنَاهُ قَدْ شُورِكَ فِي كُلِّ جُزْءٍ

کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام چاہتے ہیں ایک ملک خاص کو ملکوں سے حالانکہ دیکھا ہے سلیمان علیہ السلام کو ساتھہ شریک کیے گئے ہر جز میں

جُزْءٍ مِنَ الْمُلْكِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ فَعَلِمْنَا أَنَّهُ مَا اخْتَصَّ

ہر جز سے اوس ملک کے کہ بخشا سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پس جانا ہم نے اوس کے اسباب کو کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نہیں مختص تھے

إِلَّا بِالْمَجْمُوعِ مِنْ ذَلِكَ وَبِحَدِيثِ الْعِفْرِيتِ أَنَّهُ مَا

مگر ساتھہ ہیئت مجموعی کے اوس ملک مخصوص سے اور حدیث عفریت سے اسبات کو کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نہ

اخْتَصَّ إِلَّا بِالظُّهُورِ وَقَدْ يَخْتَصُّ بِالْمَجْمُوعِ وَالظُّهُورِ

مختص تھے مگر ساتھہ ظہور تصرف کے اور مختص تھے سلیمان علیہ السلام ساتھہ ہیئت مجموعی اور ظہور ملک کے

وَلَوْ لَمْ يَقُلْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الْعِفْرِيتِ

اور اگر نہ فرماتے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیچ حدیث عفریت کے

١٧١

فأمكنني الله منه لقلنا إنه لما همّ بأخذه ذكّره الله

کو قدرت بخشی مجھکو اللہ تعالی نے اوپر اسکے البتہ کہتے ہم اسبات کو کہ تحقیق رسول علیہ السلام نے جب قصد کیا پکڑنے عفریت کا یاد دلائی اونکو اللہ تعالی نے

دعوة سليمان ليعلم أنه لا يقدّره الله على أخذه فردّه

دعا سلیمان علیہ السلام کی تاکہ جانیں آپ اسبات کو کہ تحقیق نہ قادر کریگا اونکو اللہ تعالی اوپر پکڑنے عفریت کے پس رد کیا عفریت کو

الله خاسئا فلما قال فأمكنني الله منه علمنا أن الله تعالى

اللہ تعالی نے ساتھ ذلت کے پھر جبکہ فرمایا رسول علیہ السلام نے قدرت بخشی مجھکو اللہ تعالی نے اوپر اسکے جانا ہمنے یہ بات کہ تحقیق اللہ تعالی نے

قد وهبه التصرف فيه ثم إن الله ذكّره فتذكّر

بخشا تھا رسول علیہ السلام کو تصرف اوپر عفریت کے پھر تحقیق اللہ تعالی نے یاد دلایا رسول علیہ السلام کو پس یاد کیا رسول علیہ السلام

دعوة سليمان فتأدّب معه فعلمنا من هذا أن

دعا سلیمان کو پس ادب اختیار کیا رسول علیہ السلام نے ساتھ حق تعالی کے پس جانا ہمنے اس سے اسبات کو کہ تحقیق

الذي لا ينبغي لأحد من الخلق بعد سليمان الظهور

وہ ملک کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی خلق کے بعد سلیمان کے ظہور تصرف کا سب

بذلك في العموم وليس غرضنا من هذه المسئلة

ساتھ ملک خاص کے بیچ عموم اور تمامی افراد عالم کے اور نہیں ہے غرض ہماری اس مسئلہ اختصاص سلیمان کے ساتھ ملک خاص کے

إلا الكلام والتنبيه على الرحمتين اللتين ذكرهما

مگر کلام اور تنبیہ کرنا ہے اوپر اون دونوں رحمتوں حق تعالی کے کہ ذکر کیا اون دونوں کا

سليمان في الاسمين اللذين تفسيرهما بلسان

سلیمان علیہ السلام نے بیچ دونوں اسموں کے کہ تفسیر اون دونوں کی ساتھ زبان

العرب الرحمن الرحيم فقيّد رحمة الوجوب و

عرب کے رحمن اور رحیم ہے پس مقید اور خاص کیا حق تعالی نے رحمت وجوب کو اور

أطلق رحمة الامتنان في قوله (ورحمتي وسعت كل

مطلق اور عام کیا حق تعالی نے رحمت امتنان کو بیچ قول اپنے کے وہ یہ ہے (اور رحمت میری نے سمایا ہے ہر

شيء) حتى الأسماء الإلهية أعني حقائق النسب فامتنّ

چیز کو یہانتک کہ اسمای الٰہی کو مراد لیتا ہوں میں اسماے الٰہی سے حقایق نسبتوں اور خصوصیات الٰہی کو

عليها بنا فنحن نتيجة رحمة الامتنان بالأسماء

پس احسان کیا حق تعالی نے اوپر اسماکے بسبب وجود ہمارے کے پس ہم اہل عالم نتیجہ رحمت امتنانی کے ہیں بسبب اسما

الإلهية والنسب الربانية ثم أوجبها على نفسه

الٰہیہ اور نسبتوں ربانیہ کے پھر واجب کیا حق تعالی نے رحمت کو اوپر ذات اپنی کے

١٧٣

يظهور تنالنا وأعلمنا أنه هو يثبتنا لنعلم أنه ما أوجبها

مقابلے میں ظہور اور معرفت حقائق ہماری کے واسطے ...

على نفسه إلا لنفسه فما خرجت الرحمة عنه فعلى

اور پر ذات اپنی کے مگر واسطے ذات اپنی کے پس نہ خارج ہوئی رحمت حق تعالے سے پس اوپر کس کے

من امتن وما ثم إلا هو إلا أنه لا بد من حكم

احسان کیا اس نے اور نہیں ہے وہاں کوئی موجود مگر حق تعالی مگر یہ کہ ضرور ہے حکم اور بیان

لسان التفصيل لما ظهر من تفاضل الخلق في العلوم

زبان تفصیل سے ہونا بسبب ظاہر ہونے فضیلت بعض خلق کے بعض پر بیچ علموں کے

حتى يقال إن هذا أعلم من هذا مع أحدية العين

یہاں تک کہ کہی جاتی ہے یہ بات کہ تحقیق یہ دانا تر ہے اس سے باوجود متحد ہونے ذات ہر ایک کی

ومعناه معنى نقص تعلق الإرادة عن تعلق العلم

اور معنی تفاضل خلق کے معنی نقصان تعلق ارادہ حق تعالے کے ہیں تعلق علم حق تعالے سے

فإن العلم في التعلق بالشيء متحكم على الإرادة والإرادة

اسلئے کہ تحقیق علم از روئے تعلق کے ساتھ کسی شے کے حاکم ہے اوپر ارادہ کے اور ارادہ

متحكمة على القدرة من دون العكس ألا ترى أن

حاکم ہے اوپر قدرت کے بغیر عکس کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو اسبات کو کہ تحقیق

العلم ما لم يعين الإرادة لم تتعلق بالشيء والإرادة

علم جبتک نہ تعین کرے ارادے کو نہیں متعلق ہوتا ہے ارادہ ساتھ کسی شے کے اور ارادہ جبتک کہ

ما لم تخصص القدرة وتحكم عليها بالتعيين لم تتعلق

نہ خاص کرے قدرت کو اور نہ حکم کرے وہ اوپر قدرت کو ساتھ تعین کرنے ایک طرف کے نہیں متعلق ہوتی ہے قدرت

به ولا حكم للقدرة على الإرادة ولا للإرادة على

ساتھ اوس شے کے اور نہیں ہے کوئی حکم واسطے قدرت کے اوپر ارادہ کے اور نہیں ہے کوئی حکم واسطے ارادہ کے اوپر

العلم وتستتبع الإرادة العلم والإرادة القدرة

علم کے اور تابع ہے ارادہ علم کا اور تابع ہے ارادہ کا قدرت

دون العكس فهذه مفاضلة في الصفات الإلهية

بغیر عکس کے پس یہی مذکور معنی فضیلت بعض کے ہیں بعض پر بیچ صفات الٰہی کے

وكمال تعلق الإرادة وفضلها وزيادتها على تعلق

اور معنی تفاضل خلق کے معنی کمال تعلق ارادہ حق تعالی کے ہیں اور فضیلت اور زیادتی ارادہ حق کی اوپر تعلق

اور زیادت ہے مثلاً تعلق ارادہ بہ نسبت تعلق علم کے ناقص ہے اور بہ نسبت قدرت کے کامل اور فاضل اور زائد ...

القدرة وكذلك السمع الالهي والبصر وجميع الاسماء

قدرت حق تعالیٰ کے اور ایسا ہی سمع اور بصر الٰہی اور تمامی اسما

الالهية على درجات في تفاضل بعضها على بعض كذلك

الٰہی اوپر تفاوت مرتبوں کے ہیں بیچ تفضیل بعض کے اوپر بعض کے ایسی ہی

تفاضل ما ظهر في الخلق من ان يقال هذا اعلم من هذا

تفاضل اوس چیز کا ہے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ چیز بیچ خلق کے کہ وہ چیز عبارت اوس سے ہے کہ کہا جاتا ہے کہ زید دانا تر ہے عمرو سے

مع احدية العين وكما ان كل اسم الهي اذا قدمته

باوجود احدیت ذات اور حقیقت کے اور جیسے کہ تحقیق ہر اسم الٰہی جب تو مقدم کرے تو اوس کو

سميته بجميع الاسماء ونعته بها كذلك فيما ظهر

نام رکھتا ہے تو اوس کا ساتھ تمامی اسماؤں کے اور تعریف کرتا ہے تو اوس کی ساتھ باقی اسماؤں کے ایسا ہی بیچ اوس چیز کے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ

من الخلق فيه اهلية كل ما فوضل به فكل جزء

مخلوق میں سے اوسکے اہلیت اور لیاقت ہر ہر اوس چیز کی ہے کہ باہم فضیلت دیے گئے ہیں وہ ہر ایک جزو

من العالم مجموع العالم اي هو قابل لحقائق متفرقات

اجزاء عالم سے تمام عالم ہے یعنی وہ جزو قابل ہے واسطے حقیقتوں متفرقات

العالم كله فلا يقدح قولنا ان زيدا دون عمرو

تمامی عالم کے پس ضرر نہ کریگا قول ہمارا کہ تحقیق زید کمتر ہے عمرو سے

في العلم ان تكون هوية الحق عين زيد وعمرو

بیچ علم کے اس قول کو کہ ہوگی ہویت حق تعالیٰ کی عین زید اور عمرو

وتكون في عمرو اكمل واعلم منه في زيد كما

اور ہوگی ہویت حق تعالیٰ بیچ عمرو کے کامل تر اور دانا تر اوس ہویت حق تعالیٰ سے کہ بیچ زید کے ہے جیسے کہ باہم

تفاضلت الاسماء الالهية وليست غير الحق فهو تعالى

تفضیل رکھتے ہیں اسمای الٰہی حالانکہ نہیں ہیں وہ اسما غیر حق تعالیٰ کے پس حق تعالیٰ

من حيث هو عالم اعم في التعلق من حيث ما هو مريد

باعتبار اسکے کہ وہ عالم ہے عام تر ہے بیچ تعلق کے باعتبار اس کے کہ وہ مرید

وقادر وهو هو ليس غيره فلا تعلمه يا ولي هنا وتجهله

اور قادر ہے حالانکہ عالم عین مرید اور قادر کا ہے نہیں ہے غیر اوسکا پس نہ جان تو حق تعالیٰ کو اے دوست ایک مرتبہ میں اور جاہل ہو

هنا وتثبته هنا وتنفيه هنا الا ان اثبته بالوجه

دوسرے مرتبہ میں اور ثابت کرے اوسکو ایک مرتبہ میں اور نفی کرے تو اوسکی دوسرے مرتبہ میں مگر اسطرح کہ ثابت کرے تو اوسکو ساتھ اوس وجہ

الذي أثبت نفسه ونفيته عن كذا بالوجه الذي نفى نفسه كالآية

کہ ثابت کیا اوسنے ذات اپنی کو اور نفی کرے تو اوسکی ایک مرتبہ سے ساتھ اوس وجہ کے کہ نفی کی اوسنے ذات اپنی کی جیسے کہ آیت فرآنی

الجامعة للنفي والإثبات في حقه حين قال «ليس كمثله

کہ جامع ہے واسطے نفی اور اثبات کے بیچ حق اللہ تعالیٰ کے جس وقت فرمایا اوسنے (نہین ہے مثل اوسکے

شيء» فنفى «وهو السميع البصير» فأثبت بصفة تعم كل سامع بصير

کوئی شے) پس نفی کی اپنی مماثلت کو اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا) پس ثابت کیا حق نے اپنے تئین ساتھ صفت کے شامل ہے ہر سننے اور دیکھنے والے کو

من حيوان، وما ثم إلا حيوان إلا أنه بطن في الدنيا عن

ذی حیات سے اور نہین ہے اوسجگہ یعنی وجود مین کوئی مگر ذی حیات مگر یہ کہ تحقیق ذی حیات ہونا ہر موجود کا پوشیدہ ہے بیچ دنیا کے

إدراك بعض الناس، وظهر في الآخرة لكل الناس، فإنها

ادراک سے بعض لوگوں کی اور ظاہر ہوگا وہ بیچ دار آخرت کے واسطے ہر شخص کے اسلیے کہ تحقیق

الدار الحيوان، وكذلك الدنيا إلا أن حياتها مستورة

دار آخرت دار حیات ہے اور ایسا ہی دار دنیا مگر یہ کہ تحقیق حیات دنیا کی پوشیدہ ہے

عن بعض العباد ليظهر الاختصاص والمفاضلة بين عباد

بعض بندون سے تاکہ ظاہر ہووے خصوصیت اور تفاضل درمیان بندون

الله بما يدركونه من حقائق العالم، فمن عم إدراكه

اللہ کے بسبب اوس چیز کے کہ دریافت کرتے ہیں وہ بعض اوسکو عالم کی حقیقتون سے پس جس کا ادراک شامل ہے

كان الحق فيه أظهر في الحكم ممن ليس له ذلك العموم

ہوگا حق تعالیٰ بیچ اوسکے ظاہر تر بیچ حکم علم کے اوس شخص سے کہ نہین ہے واسطے اوسکے یہ عموم

فلا تحجب بالتفاضل وتقول لا يصح كلام من يقول إن

پس نہ محجوب ہووے تو اے طالب بسبب تفاضل اور تفاوت خلق کے اور کہے تو کہ نہین صحیح ہے کلام اوس شخص کا جو کہتا ہے کہ تحقیق

الخلق هوية الحق بعد ما أريتك التفاضل في الأسماء

ماہیت خلق کی عین ہویت حق تعالیٰ کی ہے بعد اسکے کہ دکھلایا مینے تجھکو تفاضل اور تفاوت بیچ اسماء

الإلهية التي لا تشك أنت أنها هي الحق ومدلولها

الٰہی کے کہ نہین شک رکھتا ہے تو اوس بات مین کہ تحقیق اسماء الٰہی حق تعالیٰ ہی ہیں اور تحقیق مدلول اسماء

المسمى بها وليس إلا الله تعالى. ثم إنه كيف يقدم سليمان اسمه

کہ نام رکھا گیا انکا اسماء الٰہی نہین ہے وہ مدلول مگر اللہ تعالیٰ پھر تحقیق شان یہ ہے کہ کیونکر مقدم کرینگے سلیمان علیہ السلام نام اپنے کو

على اسم الله كما زعموا وهو من جملة من أوجده

اوپر نام اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ زعم کیا بعض مفسرون نے حالانکہ خود سلیمان بھی منجملہ ان لوگون کے ہین کہ ایجاد کیا اونکو

اسم الرحمن الرحیم اور اسم سلیمان کے کو مرحوم ہین اور رحمت امتنانی سے ناشی ہے تاکہ صحیح ہووے استناد اور انتساب مرحوم کا کو سلیمان ہی ہین بس اگر الرحمن الرحیم

الرَّحْمَةُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَتَقَدَّمَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ لِيَصِحَّ اسْتِنَادُ الْمَرْحُوْمِ

رحمت اتصالی ہے پس ضرور ہے یہ کہ مقدم ہووے اسم رحمن اور رحیم کا تا کہ صحیح ہووے نسبت مرحوم کی یعنی سلیمان کی

هٰذَا عَكْسُ الْحَقَائِقِ تَقْدِيْمُ مَنْ يَسْتَحِقُّ التَّاخِيْرَ وَتَاخِيْرُ مَنْ

بزعم بعض مفسرین کا عکس علم حقایق کا ہے یعنی مقدم کرنا اُس شخص کا کہ مستحق ہے وہ تاخیر کا اور موخر کرنا اس شخص کا

يَسْتَحِقُّ التَّقْدِيْمَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَسْتَحِقُّهُ وَمِنْ حِكْمَةِ

کہ مستحق ہے وہ تقدیم کا بیچ اوس محل کے کہ مستحق ہے ہر ایک اوس محل اور منصب کا اور حکمت اور دانائی

بِلْقِيْسَ وَعُلُوِّ عِلْمِهَا كَوْنُهَا لَمْ تَذْكُرْ مَنْ أَلْقَى إِلَيْهَا الْكِتَابَ

بلقیس اور علو مرتبہ علم اسکے سے ہونا بلقیس کا ہے اسطرح پر کہ نہ ذکر کیا اُسنے اس شخص کا کہ جسنے ڈالی طرف اسکے کتاب سلیمان کی

وَمَا عَمِلَتْ ذٰلِكَ إِلَّا لِتُعْلِمَ أَصْحَابَهَا أَنَّ لَهَا اتِّصَالًا إِلٰى

اور کیا بلقیس نے یہ کام مگر واسطے ایسا کے کہ آگاہ کرے وہ اصحاب اپنے کو اس امر پر کہ تحقیق واسطے بلقیس کے پونہچ ہے طرف

أُمُوْرٍ لَا يَعْلَمُوْنَ طَرِيْقَهَا وَهٰذَا مِنَ التَّدْبِيْرِ الْإِلٰهِيِّ

امور مملکت کے کہ نہیں جانتے ہیں اصحاب بلقیس طریقہ ان امور کا اور یہ آگاہی اور تعلیم بلقیس کی تدبیر اور تعلیم الٰہی میں سے ہے

فِي الْمُلْكِ لِأَنَّهُ إِذَا جُهِلَ طَرِيْقُ الْأَخْبَارِ الْوَاصِلَةِ إِلٰى

بیچ سلطنت کے اسلیے کہ تحقیق جسوقت مجہول رہے اہل دولت کو طریقہ خبروں کا کہ پونہچنے والی ہیں وہ خبریں طرف

الْمَلِكِ خَافَ أَهْلُ الدَّوْلَةِ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ فِي تَصَرُّفَاتِهِمْ

بادشاہ کے ڈرتے ہیں اہل دولت اوپر ذاتوں اپنی کے بیچ تصرفات اپنے کے

فَلَا يَتَصَرَّفُوْنَ إِلَّا فِيْ أَمْرٍ إِذَا وَصَلَ إِلٰى سُلْطَانِهِمْ عَنْهُمْ

پس نہیں تصرف کرتے ہیں وہ مگر بیچ ایسے ایک امر کے کہ اگر پونہچے وہ امر طرف بادشاہ اونکے کے اونکی جانب سے

يَأْمَنُوْنَ غَائِلَةَ ذٰلِكَ التَّصَرُّفِ فَلَوْ تَعَيَّنَ لَهُمْ عَلٰى يَدَيْ

امون اور محفوظ رہینگے وہ شر اور ہلاکت سے اُس تصرف کے پس اگر متعین ہووے طریقہ وصول اخبار کا واسطے اونکے اوپر ہاتھوں شخص کے

مَنْ يَصِلُ الْأَخْبَارُ إِلٰى مَلِكِهِمْ لَصَانَعُوْهُ وَأَعْطَوْا لَهُ

کہ پونہچتی ہیں خبریں طرف بادشاہ اونکے کے ہاتھ سے اونکے البتہ ساخت اور خدمت کرینگے وہ اوسکی اور دینگے

الرُّشَا حَتّٰى يَفْعَلُوْا مَا يُرِيْدُوْنَ وَلَا يَصِلُ ذٰلِكَ إِلٰى

رشوت تا کہ کریں وہ لوگ جو کچھ کہ چاہیں ظلم سے اور نہ پونہچے وہ ظلم طرف

مَلِكِهِمْ فَكَانَ قَوْلُهَا إِنِّيْ أُلْقِيَ إِلَيَّ وَلَمْ تُسَمِّ مَنْ أَلْقَاهُ

بادشاہ اونکے کے پس قول بلقیس کا کہ تحقیق ڈالی گئی طرف میرے کتاب اور نہ نام لیا اُس شخص کا کہ جسنے ڈالا کتاب کو

سِيَاسَةً مِنْهَا أَوْرَثَتِ الْحَذَرَ مِنْهَا فِيْ أَهْلِ مَمْلَكَتِهَا وَ

سیاست تھی بلقیس کیطرف سے کہ پیدا کرے سیاست خوف بلقیس سے بیچ اہل مملکت اور

خواصِ مُدَبِّرِيهِمَا وَبِهٰذَا اسْتَحَقَّتِ التَّقَدُّمَ عَلَيْهِمْ وَأَمَّا

خاص تدبیر کرنے والون بلقیس کے اور بسبب اس دانائی کے مستحق ہوئی بلقیس تقدم اور سلطنت کی اوپر اہل مملکت کے لیکن

فَضْلُ الْعَالِمِ مِنَ الصِّنْفِ الْإِنْسَانِيِّ عَلَى الْعَالِمِ مِنَ الْجِنِّ

فضیلت اور بزرگی اس عالم کی جو قسم انسانی سے تھا اوپر اوس عالم کے جو قسم جنّی سے تھا

بِأَسْرَارِ التَّصْرِيفِ وَخَوَاصِّ الْأَشْيَاءِ فَمَعْلُومٌ بِالْقَدْرِ

ساتھ اسرار تصرف اور خواص طبیعت اشیا کے پس معلوم ہوتی ہے وہ فضیلت ساتھ مقدار

الزَّمَانِيِّ فَإِنَّ رُجُوعَ الطَّرْفِ إِلَى النَّاظِرِ بِهِ أَسْرَعُ مِنْ

زمانی کے اسلیے کہ تحقیق پلٹنا آنکھ اور شعاع اوسکی کا طرف ناظر کے بیچ اوسی آنکھ کے سریع تر ہے

قِيَامِ الْقَائِمِ مِنْ مَجْلِسِهِ لِأَنَّ حَرَكَةَ الْبَصَرِ فِي الْإِدْرَاكِ

کھڑے ہونے سے کسی شخص کے جگہ اپنی سے اسلیے تحقیق حرکت بصر کی بیچ ادراک اور علم ذوی کے

إِلَى مَا يُدْرِكُهُ أَسْرَعُ مِنْ حَرَكَةِ الْجِسْمِ فِيمَا يَتَحَرَّكُ

طرف اُس چیز کے کہ ادراک کرتی ہے بصر اوسکو سریع تر ہے حرکت جسم سے طرف اوس چیز کے کہ حرکت کرتا ہے جسم

مِنْهُ فَإِنَّ الزَّمَانَ الَّذِي يَتَحَرَّكُ فِيهِ الْبَصَرُ عَيْنُ الزَّمَانِ

اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ زمانہ کہ حرکت کرتی ہے بیچ اوسکے بصر عین اُس زمانہ کا ہے

الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِمُبْصَرِهِ مَعَ بُعْدِ الْمَسَافَةِ بَيْنَ النَّاظِرِ وَ

کہ متعلق ہوتی ہے بصر ساتھ شئے محسوس اوس بصر کے باوجود بعد مسافت کے درمیان ناظر اور

الْمَنْظُورِ فَإِنَّ زَمَانَ فَتْحِ الْبَصَرِ زَمَانُ تَعَلُّقِهِ بِفَلَكِ

منظور کے اسلیے کہ تحقیق زمانہ فتح بصر کا عین زمانہ تعلق بصر کا ہے ساتھ آسمان

الْكَوَاكِبِ الثَّابِتَةِ وَزَمَانَ رُجُوعِ طَرْفِهِ إِلَيْهِ عَيْنُ

ستارہ ثوابت کے اور زمانہ رجوع نگاہ ناظر کا طرف ناظر کے عین

زَمَانِ عَدَمِ إِدْرَاكِهِ وَالْقِيَامُ مِنْ مَقَامِ الْإِنْسَانِ

زمانہ عدم ادراک ناظر کا ہے شئے محسوس کو اور کھڑا ہونا انسان کا مقام اپنے سے

لَيْسَ كَذٰلِكَ أَيْ لَيْسَ لَهُ هٰذِهِ السُّرْعَةُ فَكَانَ

نہین ہے ایسا یعنی نہین ہے واسطے قیام کے سرعت حرکت بصر کی پس تھے

آصِفُ بْنُ بَرْخِيَا أَتَمَّ فِي الْعَمَلِ مِنَ الْجِنِّ فَكَانَ

آصف بن برخیا اتمے کامل تر بیچ عمل کے عفریت جنی سے پس تھا

عَيْنُ قَوْلِ آصِفَ بْنِ بَرْخِيَا عَيْنَ الْفِعْلِ فِي الزَّمَانِ

قول آصف بن برخیا کا عین فعل احضار تخت کا بیچ ایک زمانہ کے

موجود ہوتے ہین اور اپنے تصرفات وغیرہ سپرد کرتے ہین مگر یہ تصرفات قطب کی جمعیت اور ہمت پر موقوف نہین بجز اوسکے اور کے عالم شہادت مین

الواحد كرأى في ذلك الزمان بعينه سليمان عليه

پس دیکھا بیچ عین اوس زمانہ قول آصف ابن برخیا کے سلیمان علیہ

السلام عرش بلقيس مستقراً عنده لئلا يتخيل

السلام نے تخت بلقیس کو ٹھہرا ہوا نزدیک اپنے تاکہ نہ تخیل ہووے سلیمان علیہ السلام کو یہ بات

انه ادركه وهو في مكانه من غير انتقال ولم

کہ تحقیق ادراک کیا اوسنے تخت بلقیس کو حالانکہ وہ تخت بیچ مکان اپنے کے ہے بغیر انتقال کے اور نہیں

يكن عندنا بالاتحاد الزمان انتقال وانما كان اعدام

ہوا ہے نزدیک ہمارے اہل وجدان کے ساتھ اتحاد زمانہ کے انتقال تخت کا اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ معدوم کرنا تخت کا مکان [illegible]

وايجاد من حيث لا يشعر احد بذلك الا من عرفه

اور موجود کرنا اوسکا مکان لاحق میں اس طرح سے کہ نہیں خبر رکھتا ہے کوئی ساتھ اوسکے مگر وہ شخص کہ پہچانتا ہے اوسکو

وهو قوله تعالى (بل هم في لبس من خلق جديد) و

اور معدوم اور ایجاد ثابت ہے قول اللہ تعالی سے (بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہیں خلق جدید سے) اسلیے کہ

لا يمضي عليهم وقت لا يرون فيه ما هم راؤن له

نہیں گذرتا ہے اوپر اون لوگون کے کوئی زمانہ کہ نہیں دیکھتے ہین وہ لوگ بیچ اوس زمانہ کے [illegible]

واذا كان هذا كما ذكرناه فكان زمان عدمه

اور جبوقت ہووے یہ حال حضوری تخت بلقیس کا جیسے کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا پس ہوگا زمانہ عدم اوس تخت کا

اعني عدم العرش من مكانه عين وجوده عند

مراد لیتا ہون مین عدم تخت بلقیس سے عدم تخت کا مکان قدیم اوسکے سے عین زمانہ وجود اوس تخت کا نزدیک

سليمان من تجديد الخلق مع الانفاس ولا علم

سلیمان علیہ السلام کے قبیل سے تجدید خلق کے ساتھ ہر دم کے اور نہیں ہے علم اور شعور

لاحد بهذا القدر بل الانسان لا يشعر به من نفسه

واسطے کسی کے ساتھ اس مقدار کے بلکہ آدمی نہیں خبر رکھتا ہے ساتھ اوسی مقدار کے ذات اپنی سے اسباب کے

انه في كل نفس لا يكون ثم يكون ولا تقل ثم تقتضي

کہ تحقیق وہ بیچ ہر دم کے معدوم ہوتا ہے پھر موجود ہوتا ہے اور نہ کہہ تو اے متوہم کہ کلمہ ثم چاہتا ہے

المهلة فليس ذلك بصحيح وانما ثم تقتضي تقدم الرتبة العلية

مہلت اور درنگ کو اسلیے کہ نہیں ہے وہ قول تیرا صحیح ای متوہم اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ کلمہ ثم چاہتا ہے تقدم رتبہ علیت کو

عند العرب في مواضع مخصوصة كقول الشاعر

نزدیک عرب کے بیچ مواضع خاص کے مانند قول شاعر کے

كَحَرَّ الرُّدَيْنِيْ ثُمَّ اضْطَرَبَ

جیسے کہ تھا حرکت دینا نیزہ ردینی کا پھر متحرک ہوا وہ نیزہ

وَزَمَانُ الْهَزِّ عَيْنُ زَمَانِ اضْطِرَابِ الْمَهْزُوزِ بِلَا شَكٍّ

اور زمانہ حرکت دینے نیزے کا عین زمانہ حرکت کرنے اوس نیزہ کا ہے بے شک

وَقَدْ جَاءَ بِثُمَّ وَلَا مُهْلَةَ كَذٰلِكَ تَجْدِيدُ الْخَلْقِ مَعَ

اور تحقیق لایا شاعر کلمہ ثم کو اور نہیں ہے اوسمیں مہلت ایسا ہی حال ہے تجدید خلق کا ساتھ

الْأَنْفَاسِ زَمَانُ الْعَدَمِ زَمَانُ وُجُودِ الْمِثْلِ كَتَجْدِيدِ

ہر دم کے اور زمانہ عدم شے کا عین زمانہ وجود مثل اوسی شے کا ہے جیسے کہ تجدید خلق

الْأَعْرَاضِ فِيْ دَلِيْلِ الْأَشَاعِرَةِ فَإِنَّ مَسْأَلَةَ حُصُوْلِ

اعراض کی ہے بیچ دلیل اشاعرہ کے اسلیے کہ مسئلہ حصول

عَرْشِ بِلْقِيْسَ مِنْ أَشْكَلِ الْمَسَائِلِ إِلَّا عِنْدَ مَنْ عَرَفَ

تخت بلقیس کا مشکل ترین مسئلون سے ہے مگر نزدیک اوس شخص کے کہ پہچانا اوسنے

مَا ذَكَرْنَاهُ آنِفًا فِيْ قِصَّتِهٖ فَلَمْ يَكُنْ لِّلْآصَفِ مِنَ الْفَضْلِ

اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا اب بیچ قصہ ایجاد و اعدام کے پس نہی واسطے آصف بن برخیا کو کوئی بزرگی

فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا حُصُوْلُ التَّجْدِيْدِ فِيْ مَجْلِسِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بیچ حاضر کرنے تخت بلقیس کے مگر حاصل ہونا تجدید تخت کا بیچ مجلس سلیمان علیہ السلام کے

فَمَا قَطَعَ الْعَرْشُ مَسَافَةً وَّلَا زُوِيَتْ لَهُ الْأَرْضُ وَلَا خَرَقَهَا

پس نہ قطع کی تخت بلقیس نے کوئی مسافت اور نہ لپیٹی گئی واسطے تخت کے کوئی زمین اور نہ پھاڑا اوسنے زمین

لِمَنْ فَهِمَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى يَدَيْ بَعْضِ أَصْحَابِ

نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھا اوسنے اوس چیز کو کہ ذکر کیا ہمنے اسکا اور تھا یہ تصرف احضار تخت بلقیس کا دونوں ہاتھوں پر بعض صحابہ

سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَكُوْنَ أَعْظَمَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ

سلیمان علیہ السلام کے تاکہ ہووے وہ تصرف عظمت بخشنے والا واسطے سلیمان علیہ

السَّلَامُ فِيْ نُفُوْسِ الْحَاضِرِيْنَ مِنْ بِلْقِيْسَ وَأَصْحَابِهَا وَ

السلام کے بیچ دلوں حاضرین مجلس بلقیس اور مصاحبین اوسکے کے

سَبَبُ ذٰلِكَ كَوْنُ سُلَيْمَانَ هِبَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِدَاؤُدَ مِنْ

اور سبب اوس تصرف کا ہونا سلیمان علیہ السلام کا ہے بخشش اللہ تعالیٰ کی واسطے داؤد علیہ السلام کے

قَوْلِهٖ (وَوَهَبْنَا لِدَاؤُدَ سُلَيْمَانَ) وَالْهِبَةُ عَطَاءُ الْوَاهِبِ

یہ ثابت ہے قول سے اللہ تعالیٰ کے (اور بخشا ہمنے واسطے داؤد کے سلیمان کو) اور یہ بخشش واہب کی

179

بِطَرِيقِ الْإِنْعَامِ لَا بِطَرِيقِ الْجَزَاءِ الْوِفَاقِ أَوِ الْاِسْتِحْقَاقِ

بطریق افضال اور انعام کے ہے نہ بطریق بدلے موافق عمل کے اور نہ بطریق استحقاق عمل کے

فَهُوَ النِّعْمَةُ السَّابِغَةُ وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ وَالضَّرْبَةُ الدَّامِغَةُ

پس سلیمان علیہ السلام نعمت تامہ اور دلیل پوری اور ایک ضرب تھے اعدا کے سر توڑنے والے

وَأَمَّا عِلْمُهُ فَقَوْلُهُ تَعَالَى (فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ) مَعَ نَقِيضِ الْحُكْمِ

ولیکن علم سلیمان علیہ السلام کا پس مستفاد ہے قول اللہ تعالی سے (پس سمجھا دیا ہم نے مسئلہ زراعت سلیمان کو) باوجود نقیض حکم

(وَكُلًّا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا) فَكَانَ عِلْمُ دَاوُدَ عِلْمًا مُوتًى

(اور ہر ہر کو دی ہم نے حکومت اور علم) اور تھا علم داؤد علیہ السلام کا علم عطائی کہ بخشا

آتَاهُ اللهُ وَعِلْمُ سُلَيْمَانَ عِلْمَ اللهِ فِي الْمَسْئَلَةِ إِذْ كَانَ هُوَ

اونکو اللہ تعالی نے اور تھا علم سلیمان علیہ السلام کا عین علم اللہ تعالی کا بیچ مسئلہ زراعت کے اسلیے کہ تھا خود حق تعالے

الْحَاكِمَ بِلَا وَاسِطَةٍ فَكَانَ سُلَيْمَانُ تَرْجُمَانَ الْحَقِّ فِي مَقْعَدِ

حاکم بلا واسطہ پس تھے سلیمان علیہ السلام مترجم زبان حق تعالے کے بیچ مقام

صِدْقٍ وَكَمَا أَنَّ الْمُجْتَهِدَ الْمُصِيبَ لِحُكْمِ اللهِ الَّذِي يَحْكُمُ

صدق اور صفائی کے جیسے کہ تحقیق جو مجتہد کہ صواب کو پہنچنے والا ہے موافق اوس حکم اللہ تعالی کے کہ حکم کرتا ہے

بِهِ اللهُ فِي الْمَسْئَلَةِ لَوْ تَوَلَّاهَا بِنَفْسِهِ أَوْ بِمَا يُوحِي بِهِ

ساتھ اوسی حکم کے اللہ تعالی بیچ مسئلہ خاص کے اگر متولی اور دربے ہوتا حق تعالی تو اس مسئلہ کا ساتھ ذات اپنی کے یا ساتھ اوس چیز کہ وحی کیجاتی ہے ساتھ اوسکے

لِرَسُولِهِ لَهُ أَجْرَانِ وَالْمُخْطِئُ لِهٰذَا الْحُكْمِ الْمُعَيَّنِ لَهُ أَجْرٌ

واسطے رسول کے واسطے اوسی مجتہد کے دو اجر ہیں اور تحقیق جو مجتہد کہ خطا کرنیوالا اس حکم معین مذکور کا ہے واسطے اوسکے ایک اجر

مَعَ كَوْنِهِ عِلْمًا وَحُكْمًا فَأُعْطِيَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ

باوجود اسکے کہ حکم مجتہد مخطی کا بھی علم اور حکم شرعی ہے پس دی گئی یہ امت محمدی

رُتْبَةَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحُكْمِ وَرُتْبَةَ

رتبہ سلیمان علیہ السلام کا بیچ حکم کے اور دی گئی امت موصوفہ رتبہ

دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا أَفْضَلَهَا مِنْ أُمَّةٍ وَلَمَّا

داؤد علیہ السلام کا پس کیا فاضل اور بزرگ ہے امت محمدی اور جب

رَأَتْ بِلْقِيسُ عَرْشَهَا مَعَ عِلْمِهَا بِبُعْدِ الْمَسَافَةِ

کہ دیکھا بلقیس نے تخت اپنے کو باوجود عالم ہونے بلقیس کے بعد مسافت کا اور

اسْتِحَالَةِ انْتِقَالِهِ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ عِنْدَهَا (قَالَتْ كَأَنَّهُ

استحالہ انتقال تخت کا بیچ اوس مدت قلیل کے نزدیک اپنے (کہا بلقیس نے گویا کہ یہ

هُوَ وَصَدَّقَتْ بِمَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ تَجْدِيْدِ الْخَلْقِ بِالْاَمْثَالِ

وہی تخت ہے) اور تصدیق کی بلقیس نے اوس چیز کی کہ ذکر کیا ہمنے اوسکا کہ وہ چیز تجدید خلق امثال کی ہے

وَهُوَ هُوَ وَصَدَقَ الْاَمْرُ كَمَا اَنَّكَ فِيْ زَمَانِ التَّجْدِيْدِ

حالانکہ وہ تخت وہی تخت بلقیس کا ہے اور صادق ہوئی حقیقت امر کی جیسے کہ تحقیق تو اے طالب بیچ زمانہ تجدید کے

عَيْنُ مَا اَنْتَ فِيْ زَمَانِ الْمَاضِيْ ثُمَّ اِنَّهُ مِنْ كَمَالِ عِلْمِ

عین اوسکا ہے کہ تھا تو بیچ زمانہ ماضی کے پھر تحقیق کمال علم اور دانش مین سے

سُلَيْمَانَ التَّنْبِيْهُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ فِي الصَّرْحِ (فَقِيْلَ لَهَا

سلیمان علیہ السلام کے وہ تنبیہ ہے کہ ذکر کیا اونھون نے اوسکو بیچ محل کے (پس کہا گیا واسطے بلقیس کے

ادْخُلِي الصَّرْحَ) وَكَانَ صَرْحًا اَمْلَسَ لَا اَمْتَ فِيْهِ مِنْ زُجَاجٍ

داخل ہو تو محل بین) اور تھا وہ محل ہموار نہ بجی تھی بیچ اوسکے اور تھا شیشے کا

(فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً) اَيْ مَاءً (فَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا)

(پس جب دیکھا بلقیس نے اوسکو گمان کیا اوسنے گہری) یعنی گہرے پانی کا (پس کھول دین اوسنے پنڈلیان اپنی)

حَتّٰى لَا يُصِيْبَ الْمَاءُ ثَوْبَهَا فَنَبَّهَهَا بِذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ عَرْشَهَا

تاکہ نہ پہنچے پانی کپڑے اوسکے کو پس آگاہ کیا سلیمان نے بلقیس کو ساتھ اوس محل کے اوپر اسبات کے کہ تحقیق تخت بلقیس کا

الَّذِيْ رَأَتْهُ مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ وَهٰذَا غَايَةُ الْاِنْصَافِ

کہ دیکھا اوسنے اوسکو شہر سبا مین اسی قبیل سے ہے اور یہ تنبیہ نہایت انصاف ہے

فَاِنَّهُ اَعْلَمَهَا بِذٰلِكَ اِصَابَتَهَا فِيْ قَوْلِهَا كَاَنَّهُ هُوَ)

اسلیے کہ تحقیق سلیمان علیہ السلام نے آگاہ کیا بلقیس کو ساتھ محل کے اوپر صواب ہی بلقیس کے بیچ قول اوسکے کہ کانہ ہو یعنی گویا کہ وہی تخت ہے

فَقَالَتْ عِنْدَ ذٰلِكَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ

پس کہا بلقیس نے وقت اطلاع محل کے پروردگار میرے تحقیق ظلم کیا ہمنے جان اپنی کو اور مطیع ہوئی مین

مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) اَيْ اِسْلَامَ سُلَيْمَانَ

ساتھ سلیمان کے واسطے اللہ پروردگار عالمون کے) یعنی ساتھ اسلام سلیمان علیہ السلام کے

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَمَا انْقَادَتْ لِسُلَيْمَانَ وَاِنَّمَا انْقَادَتْ

واسطے اللہ پروردگار عالمون کے پس نہ مطیع ہوئی وہ واسطے سلیمان علیہ السلام کے اور سوائے اسکے نہین ہو کہ مطیع ہوئی وہ

لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَسُلَيْمَانُ مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَمَا

واسطے پروردگار عالمون کے اور سلیمان منجملہ عالمون کے ہین پس نہ

تَقَيَّدَتْ فِي انْقِيَادِهَا كَمَا لَا يَتَقَيَّدُ الرُّسُلُ فِيْ

مقید ہوئی بلقیس بیچ اطاعت اپنی کے جیسے کہ نہین مقید ہوتے ہین انبیا بیچ

١٨١

اعتقاده في الله بخلاف فرعون فإنه قال (رب

اعتقاد اپنے کے حق بیچ اللہ تعالیٰ کے بخلاف فرعون کے اسلیے کہ تحقیق اوسنے کہا تھا (رب

موسى وهارون) وإن كان يلحق بهذا الانقياد البلقيسي

موسیٰ و ہارون یعنی ایمان لایا میں ساتھ پروردگار موسیٰ ہارون کے) اگرچہ تھا فرعون بیچ اطاعت اپنی کے لاحق ساتھ اطاعت بلقیس کے

من وجه ولكن لا يقوى قوتها فكانت أفقه

ایک وجہ سے ولیکن نہیں قوت رکھتی ہے اطاعت فرعونی مثل قوت اطاعت بلقیس کے پس تھی بلقیس فقیہہ اور داناتر

من فرعون في الانقياد لله وكان فرعون تحت حكم

فرعون سے بیچ حق اطاعت کے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور تھا فرعون وقت ایمان کے زیر اور تابع حکم

الوقت حيث قال (آمنت بالذي آمنت به بنو

وقت اپنے کے اسیواسطے کہا فرعون نے (ایمان لایا میں ساتھ اس پروردگار کے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے بنی

إسرائيل) فخصص ولما خصص لما رأى السحرة

اسرائیل) پس تخصیص کی فرعون نے حق تعالیٰ کی اور سوا اسکے نہیں ہے کہ خاص کیا فرعون نے بسبب اسکے کہ دیکھا تھا اوسنے جادوگروں کو

قالوا في إيمانهم بالله (رب موسى وهارون)

کہ کہا تھا اونھوں نے وقت ایمان اپنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو (رب موسیٰ اور ہارون کا ہے)

فكان إسلام بلقيس إسلام سليمان إذ قالت

پس تھا اسلام بلقیس کا مثل اسلام سلیمان علیہ السلام کے اسلیے کہ کہا تھا اُسنے کہ مطیع ہوئی میں

(مع سليمان) فتبعته فما يمر بشيء من العقائد

(ساتھ سلیمان کے) پس تابعت کی بلقیس نے سلیمان کی پس نہ گذرتے تھے سلیمان ساتھ کسی شے کے عقیدوں میں سے

إلا مرت به معتقدة ذلك كما كنا نحن

مگر گذرتی تھی بلقیس ساتھ اوسکے جس حال میں کہ اعتقاد کرنے والی تھی وہ اوسکی جیسے کہ ہیں ہم اہل عالم بتبعیت حق تعالیٰ کے

على الصراط المستقيم الذي الرب تعالى

اوپر اوس راہ سیدھی کے کہ رب برتر

عليه لكون نواصينا في يده ويستحيل

اوپر اوسکے ہے بسبب ہونے پیشانی ہماری کے بیچ ہاتھ اوسکے کے اور محال ہے

مفارقتنا إياه فنحن معه بالتضمين وهو معنا

مفارقت اور جدائی ہماری اوس رب سے پس ہم اہل عالم ساتھ اُس رب کے ضمنی ہیں اور رب ساتھ ہمارے

بالتصريح فإنه قال (وهو معكم أينما كنتم)

ظاہر اور صریح ہے اسلیے کہ تحقیق فرمایا اُسنے (اور حق تعالیٰ ساتھ تمہارے ہے جہاں ہو تم)

ونحن معه بكونه اخذا بنواصينا فهو تعالى مع

اور ہم اہل عالم ساتھ اوسکے ہین بسبب ہونے اسکے کے پکڑنے والا پیشانی ہماری کا پس حق تعالے ساتھ

نفسه حيثما مشى بنا من صراطه فما احد من العالم

ذات اپنی کے ہے جسجگہ کہ لیجاوے وہ ہمکو راہ اپنی سے پس نہین ہے کوئی عالم مین سے

الا على صراط مستقيم وهو صراط الرب تعالى وكذا

مگر اوپر راہ مستقیم کے اور راہ مستقیم راہ رب برتر کی ہے اور

كذا علمت بلقيس من سليمان فقالت لله رب

ایساہی جان لیا تھا بلقیس نے سلیمان علیہ السلام سے پس کہا اسنے للہ رب العالمین (یعنے مطیع ہوئی مین واسطے اللہ پروردگار

العالمين) وما خصصت عالما من عالم واما

عالمون کے جو جامع ہے سبکا اور نہ تخصیص کی اوسنے کسی عالم کو کسی عالم سے ولیکن وہ

التسخير الذي اختص به سليمان عليه السلام و

تسخیر جو مختص ہین ساتھ اوسکے سلیمان علیہ السلام اور

فضل به على غيره وجعله الله له من الملك

تفضیل دیے گئے وہ ساتھ اوس تسخیر کے اوپر غیر اوسکے کے اور گردانا اوس تسخیر کو اللہ تعالی نے واسطے اوسکی ایسا ملک

الذي لا ينبغي لاحد من بعده فهو كونه عن امره

کہ نہین سزاوار ہے وہ واسطے کسی کے بعد اسکے پس وہ تسخیر موجود ہونا سکے کا ہے مجرد امر سے سلیمان علیہ السلام کے

فقال (فسخرنا له الريح تجري بامره) فما هو

پس فرمایا اللہ تعالی نے (پس مسخر کردی ہمنے واسطے سلیمان کے ہوا کہ چلتی ہے وہ ساتھ امر اسکے کے (پس نہین تسخیر مطلق مختص ساتھ اسکے

من كونه تسخيرا فان الله يقول في حقنا كلنا

بسبب ہونے اس تسخیر مطلق کے واسطے سلیمان کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے فرماتا ہے بیچ حق تمام اولاد آدم کے

من غير تخصيص (وسخر لكم ما في السموات

بغیر تخصیص کے (اور مسخر کردیا اللہ تعالے نے واسطے تمہارے اوس چیز کو کہ بیچ آسمانون

وما في الارض جميعا منه) وقد ذكر تسخير

اور اوس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے تمام اوسکی) اور تحقیق ذکر کیا حق تعالے نے تسخیر

الرياح والنجوم وغير ذلك ولكن لا عن امرنا

ہوا اور ستارون اور غیر اوسکے کا جابجا قرآن مین ولیکن یہ تسخیر مطلق نہ امر سے ہمارے ہے

بل عن امر الله فما اختص سليمان ان عقلت

بلکہ امر سے اللہ تعالے کے ہے پس نہ مختص ہوئے سلیمان علیہ السلام اگر سمجھے تو اے طالب

الا بالامر من غير جمعية ولا همة بل بمجرد

مگر بمجرد امر سلیمان کے بغیر جمعیت باطن اور قصد دل کے بلکہ حاصل ہوتی تھی تسخیر سلیمان کی بمجرد

الامر وانما قلنا ذلك لانا نعرف

امر سلیمان کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ کہا ہمنے کہ تسخیر اشیا کی واسطے ہمارے بغیر ہمت کے ہوا اسلیے کہ تحقیق پہچانتے ہیں ہم

ان اجرام العالم تنفعل لهمم النفوس

اسباب کو کہ تحقیق اجسام اور موجودات عالم کے اثر پذیر ہیں واسطے ہمتوں نفوس اہل ریاضت کے

اذا اقيمت في مقام الجمعية وقد

جبوقت قایم کیے جاویں وہ نفوس بیچ مقام جمعیت باطن کے اور تحقیق

عاينا ذلك في هذا الطريق فكان من

معاینہ کیا ہمنے اوسکو بیچ طریق اہل ریاضت کے پس تھا

سليمان مجرد التلفظ بالامر لمن اراد تسخيره

سلیمان علیہ السلام سے فقط تلفظ کرنا امر کا واسطے اوس چیز کے کہ چاہتی تھی وہ تسخیر اوسکی

من غير همة ولا جمعية واعلم ايدنا الله

بغیر قصد دل اور بغیر جمعیت باطن کے اور جان تو اے طالب قوت بخشے ہمکو اللہ تعالے

واياك بروح منه ان مثل هذا العطاء اذا حصل

اور تجھکو ساتھ روح اپنی کے کہ تحقیق مثل عطای سلیمانی کے جبوقت حاصل ہووے وہ

للعبد اي عبد كان فانه لا ينقصه ذلك من

واسطے بندے کے کوئی سا بندہ ہووے پس تحقیق کہ نہیں نقصان کرتی ہے اوس بندے کو یہ عطا

ملك آخرته ولا يحسب عليه مع كون سليمان

ملک آخرت سے اوسکے اور نہ حساب کیا جاویگا اوپر اوس بندے کے باوجود اسکے کہ سلیمان

عليه السلام طلبه من ربه تعالى فيقتضي ذوق

علیہ السلام نے طلب کیا تھا اوسکو پروردگار برتر اپنے سے پس مقتضی ہے ظاہر میں مذاق

الطريق ان يكون قد عجل له ما ادخر

راہ معرفت اسبات کو کہ تحقیق دنیا میں تعجیل کی گئی واسطے سلیمان کے وہ عطا کہ ذخیرہ کی گئی وہ

لغيره ويحاسب به اذا اراده في الآخرة

واسطے غیر اوسکے سے اور محاسبہ کیے جاوینگے وہ ساتھ اوس عطا کے جبوقت چاہیگا اللہ تعالی اوسکو بیچ دار آخرت کے

فقال الله تعالى له (هذا عطاؤنا) ولم يقل

پس فرمایا اللہ تعالے نے واسطے سلیمان کے (یہ ہے بخشش ہماری) اور نہ کہا اللہ تعالے نے

لَكَ وَلَا لِغَيْرِكَ (فَامْنُنْ) أَيْ أَعْطِ (أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

واسطے تیرے اور نہ کہا واسطے غیر تیرے کے (احسان کر تو) یعنی عطا کر تو (یا نگاہ رکھ بغیر حساب کے

فَعَلِمْنَا مِنْ ذَوْقِ الطَّرِيقِ أَنَّ سُؤَالَهُ ذٰلِكَ كَانَ عَنْ

پس جانا ہمنے ذوق کے طریقے سے ابیات کو کہ تحقیق سوال اور طلب سلیمان کی واسطے عطا کے تھی

أَمْرِ رَبِّهِ وَالطَّلَبُ إِذَا وَقَعَ عَنِ الْأَمْرِ الْإِلٰهِيِّ كَانَ

امر سے رب اونکے کے اور طلب پیغمبر کی جو وقت واقع ہوئی امر الٰہی سے ہوگا

الطَّالِبُ لَهُ الْأَجْرُ التَّامُّ عَلٰى طَلَبِهِ وَالْبَارِيْ تَعَالٰى إِنْ

طالب کو اجر پورا اوپر طلب اوسکی کے اور حق تعالےٰ اگر

شَاءَ قَضٰى حَاجَتَهُ فِيْمَا طَلَبَ مِنْهُ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ فَإِنَّ

چاہے ادا کرے حاجت اوس چیز کی کہ طلب کی اوسنے اوس سے اور اگر چاہے روک لے اسلیے کہ تحقیق

الْعَبْدَ قَدْ وَفّٰى مَا أَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنِ امْتِثَالِ أَمْرِهٖ

بندہ نے پورا کیا اوس چیز کو کہ واجب کیا اللہ تعالےٰ نے اوپر اسکے وہ چیز بجاارشاد بجالانے سے امر رب کے

فِيْمَا سَأَلَ رَبَّهُ فِيْهِ فَلَوْ سَأَلَ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِهٖ عَنْ

بیچ اوس چیز کے کہ سوال کیا اوسنے اپنے سے رب اپنے سے اوسمین پس اگر مانگتے سلیمان علیہ السلام اوسکو ذات اپنی سے

غَيْرِ أَمْرِ رَبِّهِ لَهُ بِذٰلِكَ لَحَاسَبَهُ بِهٖ وَهٰذَا سَارٍ

بغیر امر رب اپنے کے واسطے اپنے ساتھ اس سوال کے البتہ محاسبہ کرتا حق تعالیٰ اوسنے ساتھ اوس مطلوب کے اور یہ حکم جاری ہے

فِيْ جَمِيْعِ مَا يُسْأَلُ فِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا قَالَ لِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ

بیچ تمامی ان چیزوں کے کہ سوال کیا جاتا ہے بیچ اون چیزوں کے اللہ تعالیٰ سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے نبی اپنے محمد

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا)

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (کہ کہہ تو اے رب میرے زیادہ کر مجھکو علم اور معرفت)

فَامْتَثَلَ أَمْرَ رَبِّهٖ فَكَانَ يَطْلُبُ الزِّيَادَةَ مِنَ الْعِلْمِ

پس بجالائے رسول اللہ امر رب اپنے کو پس طلب کرتے تھے رسول علیہ السلام زیادتی علم اور معرفت کی

حَتّٰى كَانَ إِذَا سِيْقَ لَهُ لَبَنٌ يَتَأَوَّلُهُ عِلْمًا كَمَا

یہانتک کہ جس وقت لایا جاتا تھا بیداری مین بھی واسطے آپکے دودھ تاویل فرماتے تھے اوسکی ساتھ علم کے جیسے

تَأَوَّلَ رُؤْيَاهُ لَمَّا رَأٰى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ

تاویل فرمائی تھی خواب اپنے کی جب دیکھا آپنے بیچ خواب کے یہ کہ

أُتِيَ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ وَأَعْطٰى فَضْلَهُ عُمَرَ بْنَ

دیے گئے آپ پیالہ دودھ کا پس پیا آپنے اوسکو اور عطا کیا باقی اوسکا عمر بن

الخطاب قالوا فما اوّلته قال العلم وكذلك

خطاب رضی اللہ عنہ کو پوچھا اصحاب نے کہ کیا تاویل کی آپنے اوسکی فرمایا علم اور ایسا ہی

لما أسري به أتاه الملك بإناء فيه لبن

سیر کرائے گئے رسول علیہ السلام شب معراج میں لایا آپکے پاس فرشتہ ایک ظرف کہ بیچ اوسکے دودھ تھا

وإناء فيه خمر فشرب اللبن فقال له الملك

اور ایک ظرف کہ بیچ اوسکے شراب تھی پس پیا آپنے دودھ کو پس کہا واسطے آپکے فرشتے نے

أصبت الفطرة أصاب الله بك أمتك فاللبن

پہونچے آپ دین اسلام اور علم کو پہونچاوے اللہ تعالے بسبب آپکے امت کو آپ کی پس دودھ

متى ظهر فهو صورة العلم فهو العلم تمثّل

جبوقت کہ ظاہر ہووے پس وہ صورت علم کی ہے اسلیے کہ وہی علم متمثل ہوا

في صورة اللبن كجبريل تمثّل في صورة بشر

بیچ صورت دودھ کے جیسے کہ جبرئیل علیہ السلام کہ متمثل ہوئے تھے بیچ صورت آدمی

سويّ لمريم ولما قال عليه السلام الناس نيام

درست اندام کے واسطے مریمؑ کے اور جب فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ آدمی خواب میں ہیں

فإذا ماتوا انتبهوا نبّه على أنه كل ما يراه

پس جبوقت مرینگے ہوشیار اور بیدار ہونگے تنبیہ کی رسول اللہ نے اوپر اسبات کے تحقیق جو چیز کہ دیکھتا ہے

الإنسان في حيوة الدنيا إنما هو بمنزلة الرؤيا للنائم

اوسکو انسان بیچ حیات دنیا اور عالم شہادت کے سوای اسکے نہیں ہے کہ وہ بمنزلہ صورت خواب ہے واسطے سونے والے کے

خيال فلا بدّ من تأويله	شعر
اور خیال پس ضرور ہے تاویل اوسکی	شعر

إنما الكون خيال وهو حق في الحقيقة

سوائے اسکے نہیں ہے کہ تمام عالم خیال ہے حالانکہ یہ قول حق ہے بیچ حقیقت اور نفس الامر کے

كل من يفهم هذا حاز أسرار الطريقة

جو شخص کہ سمجھتا ہے اسکو جمع کیا اوسنے اسرار اور معارف طریقت کو

فكان عليه السلام إذا قدّم له لبن قال اللهم

پس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جبوقت پیش کیا جاتا تھا واسطے آپکے دودھ فرماتے تھے کہ اے رب

بارك لنا فيه وزدنا منه لأنه كان يراه صورة

برکت دے واسطے ہمارے بیچ اوسکے اور زیادہ دے ہمکو اوس سے اسلیے کہ آپ دیکھتے تھے اوسکو بصورت

العلم وقد أمر بطلب الزيادة من العلم وإذا قدم

علم کے اور تحقیق مامور تھے آپ ساتھ طلب زیادتی علم کے اور جب وقت پیش کیجاتی تھی

إليه غير اللبن قال اللهم بارك لنا فيه وأطعمنا

طرف آپکے کوئی شے سواے دودھ کے فرماتے تھے آپ اے الله برکت دے ہمکو بیچ اوسکے اور کھلا ہمکو

خيرا منه فمن أعطاه الله ما أعطاه بسؤال عن

بہتر اوس سے پس جس شخص کو کہ عطا کیا الله تعالی نے جو کچھ عطا کیا اوسکو ساتھ سوال کے

أمر إلهي فإن الله لا يحاسبه به في الدار الآخرة

کہ واقع ہو امر الہی سے پس تحقیق الله تعالی نہ محاسبہ کریگا سایل سے ساتھ اوسکے بیچ دار آخرت کے

ومن أعطاه الله ما أعطاه بسؤال عن غير أمر

اور جس شخص کو کہ عطا کیا الله تعالی نے جو کچھ کہ عطا کیا اوسکو ساتھ سوال کے کہ واقع ہو بغیر امر

إلهي فالأمر فيه إلى الله إن شاء حاسبه به وإن

الہی کے پس امر اور حکم بیچ اوسکے طرف الله تعالے کے ہے اگر چاہے محاسبہ کرے اوس سے ساتھ اوس عطا کے اور اگر

شاء لم يحاسبه به وأرجو من الله في العلم خاصة

چاہے نہ محاسبہ کرے اوس سے ساتھ اوس عطا کے اور امید کرتا ہوں مین الله تعالی سے بیچ علم کے خاصة

أنه لا يحاسبه به فإن أمره لنبيه عليه السلام بطلب

ہرگز نہ محاسبہ کریگا الله تعالی صاحب علم سے بسبب علم کے اسلیے کہ تحقیق امر الله تعالی کا واسطے نبی علیہ السلام کو ساتھ طلب

الزيادة من العلم عين أمره لأمته فإن الله يقول

زیادتی علم کے عین امر حق تعالی کا ہے واسطے امت نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ تحقیق الله تعالی فرماتا ہے

(لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة)

کہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول الله کے پیروی نیک

وأي أسوة أعظم من هذا التأسي لمن عقل عن

اور کونسی پیروی بزرگتر ہوگی اس پیروی سے نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھ رکھتا ہے

الله تعالى ولو نبهناك على المقام السليماني على تمامه

الله تعالے سے اور اگر آگاہ کرینگے ہم تجھکو اوسے طالب اوپر تمام مقام اور مرتبہ سلیمانی کے

لرأيت أمرا يهولك الاطلاع عليه فإن أكثر

البتہ دیکھیگا تو اوسکو ایک امر عظیم کہ دہشت بخشیگی تجھکو اطلاع اوپر اوسکے اسلیے کہ تحقیق اکثر

علماء هذه الطريقة جهلوا حالة سليمان ومكانته

علما اس طریقے کے جاہل ہین حالت سلیمان علیہ السلام سے اور مرتبے سے اونکے

١٨٧

وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا زَعَمُوا

اور نہین ہے امر سلیمان علیہ السلام کا جیسے کہ گمان کیا انہون نے

فَصُّ حِكْمَةٍ وُجُودِيَّةٍ فِي كَلِمَةٍ دَاوُدِيَّةٍ

یہ فص حکمت وجودیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ داؤدیہ کے

اِعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا كَانَتِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ اخْتِصَاصًا

جان تو اے طالب اس بات کو کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جب ہوئی نبوت اور رسالت اختصاص اور خصوصیت

إِلَهِيًّا لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ الِاكْتِسَابِ أَعْنِي نُبُوَّةَ

الٰہی سے کہ نہین ہے بیچ اوسکے کوئی شے اکتساب اور عمل سے مراد لیتا ہون مین نبوت و رسالت سے نبوت و رسالت

التَّشْرِيعِ كَانَتْ عَطَايَاهُ تَعَالَى لَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

تشریعی ہوگئی بخششین اللہ تعالے کی واسطے ان انبیا علیہم السلام کے

مِنْ هَذَا الْقَبِيلِ مَوَاهِبَ لَيْسَتْ جَزَاءً وَلَا

اسی قسم اختصاص اور امتنان سے وہبی کہ نہین ہے وہ جزا یعنی جزاء عمل سابق کا اور نہین

يُطْلَبُ عَلَيْهَا مِنْهُمْ جَزَاءٌ فَإِعْطَاؤُهُ إِيَّاهُمْ عَلَى طَرِيقِ

طلب کرتا ہے حق تعالی اوپر اون بخششون کے اونسے جزا اور شکر پس بخشش کرنا حق تعالی کا انبیا کو اوپر طریق

الْإِنْعَامِ وَالْإِفْضَالِ فَقَالَ تَعَالَى (وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ

انعام اور تفضل کے ہے پس فرمایا اللہ تعالی نے (اور بخشا ہمنے واسطے اوسکے اسحق

وَيَعْقُوبَ) يَعْنِي لِإِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَقَالَ فِي أَيُّوبَ (وَ

اور یعقوب کو) یعنی واسطے ابراہیم خلیل کے اور فرمایا حق تعالی نے بیچ حق ایوب علیہ السلام کے (اور

وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ) وَقَالَ فِي حَقِّ مُوسَى

بخشا ہمنے اسکو اہل اوسکے اور مانند اونکے ساتھ اونکے) اور فرمایا حق تعالی نے بیچ حق موسی علیہ السلام کے

(وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا) إِلَى

(اور بخشا ہمنے موسی کو رحمت اپنی سے بھائی اوسکا ہارون پیغمبر) اور

مِثْلِ ذَلِكَ فَالَّذِي تَوَلَّاهُمْ أَوَّلًا هُوَ الَّذِي تَوَلَّاهُمْ

مانند ان آیتون کے پس جو شخص کہ متولی ہوا انبیا کا اونکا اول وہی شخص متولی ہوا اونکا

آخِرًا فِي عُمُومِ أَحْوَالِهِمْ أَوْ أَكْثَرِهَا وَلَيْسَ إِلَّا اسْمَهُ

آخر مین بیچ عموم اور اکثر احوال اونکے کے اور نہین ہے کوئی متولی مگر اسم

الوهّاب وقال في حق داود (ولقد آتينا داود

وہاب حق تعالےٰ کا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق داؤد علیہ السلام کے (اور تحقیق دی ہمنے داؤد کو

منّا فضلاً) فلم يقترن به جزاء لطلبه منه ولا أخبر

اپنے نزد سے بزرگی) پس نزدیک کی اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُس عطا کے کوئی جزا واسطے طلب اوسکے داؤد علیہ السلام سے اور خبر دی حق تعالیٰ نے

أنّه أعطاه هذا الذي ذكره جزاءً ولمّا طلب

کہ تحقیق بخشی تھی داؤد کو ایسی عطا کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے واسطے جزا اور بدلہ عمل سابق کا اور جب طلب کیا حق تعالیٰ نے

الشكر على ذلك بالعمل طلبه من آل داود

شکر اوپر عطا کے ساتھ عمل جوارح کے طلب کیا اوسنے شکر کو آل داؤد سے

ولم يتعرّض لذكر داود ليشكره الآل على

اور نہ تعرض کیا حق تعالیٰ نے ذکر داؤد علیہ السلام کا تاکہ شکر کرے حق تعالیٰ کا آل داؤد اوپر

ما أنعم به على داود فهو في حق داود عطاءُ

اوس نعمت کے کہ انعام کیا حق تعالیٰ نے ساتھ اوسکے اوپر داؤد کے پس وہ نعمت بیچ حق داؤد علیہ السلام کے عطا ہے

نعمةٍ وإفضالٍ وفي حق آله على غير ذلك لطلب

بطریق انعام اور افضال کے اور بیچ حق آل اوسکے کے اوپر غیر اس طریق کے بسبب طلب

المعاوضة فقال تعالى (اعملوا آل داود شكرًا وقليل

معاوضہ کے آل داؤد سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے (عمل کرو تم اے آل داؤد واسطے شکر کے اور تھوڑے ہیں

من عبادي الشكور) وإن كانت الأنبياء عليهم السلام

بندوں میرے سے شکر کرنے والے) اگرچہ انبیاء علیہم السلام

قد شكروا الله تعالى على ما أنعم به عليهم ووهبهم

شکر کرنے تھے اللہ تعالیٰ کا اوپر اُس نعمت کے کہ انعام کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اوسکے اوپر انکے اور جو ہبہ کیا اللہ تعالیٰ نے انکو

فلم يكن ذلك عن طلب من الله بل تبرّعوا بذلك

پس نتھا شکر انکا طلب اوپر حق تعالیٰ سے بلکہ تبرع کیا اون لوگون نے ساتھ اوس شکر کے

من نفوسهم كما قام رسول الله صلّى الله عليه وسلّم

طرف سے ذاتون اپنی کے جیسے کہ کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں

حتّى تورّمت قدماه شكرًا لما غفر الله له ما تقدّم

یہانتک کہ سوج گئے تھے دونوں قدم مبارک آپکے واسطے شکر کے بسبب اس نعمت کے کہ مغفرت کیا اللہ تعالیٰ نے واسطے آپکے جو کچھ کہ مقدم ہوا

من ذنبه وما تأخّر فلمّا قيل له في ذلك قال أفلا

گناہ سے آپکے اور جو کچھ موخر ہوا پس جب کہا گیا واسطے آپکے بیچ اوسکے فرمایا آپنے کہ کیا نہ

١٨٩

أكون عبدًا شكورًا وقال في حق نوح عليه السلام إنه كان عبدًا

ہوں میں بندہ شکر کرنے والا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ حق نوح علیہ السلام کے تحقیق تھا وہ بندہ

شكورًا فالشكور من عباد الله قليل فأول نعمة أنعم

شکر کرنے والا) پس شکر کرنے والے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کم ہیں پس پہلی نعمت کہ انعام کیا

الله تعالى بها على داود أن أعطاه اسمًا ليس فيه

اللہ تعالیٰ نے اسکو اوپر داؤد علیہ السلام کے عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا اُنکو نام ایسا تھا کہ نہیں ہے بیچ اسکے

حرف من حروف الاتصال فقطعه عن العالم

کوئی حرف حروف اتصال میں سے پس جدا کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکو عالم سے

بذلك إخبارًا لنا عنه بمجرد هذا الاسم وهي

بسبب اس نعمت اسم کے جس حال میں خبر دینے والا ہے حق تعالیٰ ہمارے واسطے داؤد علیہ السلام کو فقط ساتھ اس اسم کے اور وہ حروف منفصل

الدال والألف والواو وسمى الله محمدًا صلى الله

دال اور الف اور واو ہے اور نام رکھا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ

عليه وسلم بحروف الاتصال والانفصال فوصله

علیہ وسلم کا ساتھ حروف اتصال اور انفصال کے پس واصل کیا حق تعالیٰ نے اُنکو

به وفصله عن العالم فجمع له بين الحالين في اسمه

اپنے میں اور جدا کیا اُسنے اُنکو عالم سے پس جمع کیا حق تعالیٰ نے واسطے اُنکے دونوں حالتوں کو بیچ میں اسم اُنکے کے

كما جمع لداود بين الحالين من طريق المعنى

جیسے کہ جمع کیا حق تعالیٰ نے واسطے داؤد علیہ السلام کے دونوں حالتوں کو بطریق معنے کے فقط

ولم يجعل ذلك في اسمه فكان ذلك اختصاصًا

اور نہ کردانا اللہ تعالیٰ نے اس جامعیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اسم داؤد علیہ السلام کے پس تھی یہ جامعیت اتصال و انفصال واسطے

لمحمد على داود أعني التنبيه عليه باسمه فتم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر داؤد علیہ السلام کے مراد رکھتا ہوں میں جامعیت مذکورہ سے تنبیہ اوپر جامعیت کے ساتھ نام محمد رسول اللہ کے پس تمام ہوا

له الأمر عليه السلام من جميع جهاته وكذلك

واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امر جامعیت کا تمامی جہات سے اور ایسا ہی حال ہے

في اسمه أحمد فهذا من حكمة الله ثم قال في

بیچ اسم مبارک رسول علیہ السلام کے کہ احمد ہے پس یہ تنبیہ مذکور حکمت سے اللہ تعالیٰ کی ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ

حق داود عليه السلام فيما أعطاه على طريق

حق داؤد علیہ السلام کے بیچ حق اور اس نعمت کے کہ عطا کیا حق تعالیٰ نے اُسی نعمت کو بطریق

191

الإنعامِ عليه ترجيعَ الجبالِ معه التسبيحَ فتسبّح

انعام کے اوپر داؤد علیہ السلام کے آواز دینا پہاڑون کا ساتھ داؤد علیہ السلام کے واسطے تسبیح حق تعالی کے پس تسبیح کرتے تھے پہاڑ

لتسبيحه ليكون له عملها وكذلك الطير

ساتھ تسبیح داؤد علیہ السلام کے تاکہ ہووے واسطے داؤد علیہ السلام کے عمل جبال کا اور ایسا ہی آواز دینا پرندہ جانور کا واسطے تسبیح کے

وأعطاه القوةَ ونعّمه بها وأعطاه الحكمةَ

اور بخشی اللہ تعالی نے داؤد کو قوت اور وسعت کیا انکا ساتھ قوت کے اور بخشی اللہ تعالی نے انکو حکمت اور معرفت

وفصلَ الخطابِ ثم المنّةَ الكبرى والمكانةَ

اور فصل کرنے والی بات ۔ پھر احسان بڑا حق تعالے سے اور مرتبہ

الزلفى التي خصّه الله بها التنصيصُ على خلافته

قرب حق تعالی کا کہ خاص کیا داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالی نے ساتھ ان امور مذکورہ کے تصریح کی خصائی سوا اوپر خلافت داؤد کے

ولم يفعل ذلك مع أحدٍ من أبناء جنسه وإن كان

اور نہ کیا حق تعالے نے یہ کام ساتھ کسی ایک کے ہمجنسون سے داؤد علیہ السلام کے اگرچہ تھے

فيهم خلفاءُ فقال (يا داودُ إنا جعلناك خليفةً

بیچ ہمجنسون کے خلیفے پس فرمایا اللہ تعالی نے (اے داؤد تحقیق ہمنے کیا ہے تجھکو نائب

في الأرض فاحكم بين الناس بالحق ولا تتّبع

بیچ زمین کے پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر

الهوى) أي ما يخطر لك في حكمك من غير وحيٍ

خواہش نفس کی) یعنی جو کچھ کہ خطرہ آوے واسطے تیرے بیچ حکم تیرے کے بغیر وحی

مني (فيضلّك عن سبيل الله) أي عن الطريق الذي

میری کے (پس گمراہ کردیگا وہ خطرہ تجھکو راہ خدا سے) یعنے اس راہ سے کہ

أوحي به إلى رسلي ثم تأدّب سبحانه معه فقال (إنّ

وحی کرتا ہون میں ساتھ اسکے طرف انبیاؤن اپنے کے پھر مرتبہ کا لحاظ کیا حق سبحانہ تعالی نے ساتھ داؤد کے پس فرمایا تحقیق

الذين يضلّون عن سبيل الله لهم عذابٌ شديدٌ

جو لوگ کہ گمراہ ہوجاتے ہین راہ خدا سے واسطے انکے عذاب ہے سخت

بما نسوا يوم الحساب) ولم يقل له فإن

بسبب اسکے کہ بھول گئے وہ دن حساب کا) اور نفرمایا حق تعالی نے واسطے داؤد علیہ السلام کے پس اگر

ضللتَ عن سبيلي فلك عذابٌ شديدٌ فإن

گمراہ ہووے تو راہ سے میری پس واسطے تیرے عذاب ہے سخت پس اگر

قلت وآدم علیه السلام قد نص علی خلافته قلنا ما نص

کہے تو کہ حق بیچ آدم علیہ السلام کے تحقیق تصریح کی حق تعالیٰ نے اوپر خلافت اونکی کے کہینگے ہم نہ تصریح کی حق تعالیٰ نے

مثل التنصیص علی داود وانما قال للملٰئکة انی

مثل تصریح کرنے اپنے کے اوپر خلافت داؤد علیہ السلام کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے واسطے فرشتوں کے تحقیق

جاعل فی الارض خلیفة ولم یقل انی جاعل آدم خلیفة

مین بنانے والا ہون بیچ زمین کے ایک نائب) اور نفرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق مین بنانے والا ہون آدم کو نائب

فی الارض ولو قال لم یکن مثل قوله انا جعلناك خلیفة

بیچ زمین کے اور اگر فرماتا بھی اللہ تعالیٰ ایسا تو نہ ہوتا وہ قول مثل قول اوسکے کہ کہ اگر دانا ہمنے تجھکو نائب

فی الارض فی حق داود فان هذا محقق وذلك

بیچ زمین کے) بیچ حق داؤد علیہ السلام کے اسلیے کہ تحقیق تصریح داؤد کی محقق اور ثابت ہے اور تصریح آدم کی

لیس کذلك وما یدل ذکر آدم فی القصة بعد

نہیں ہے ایسی اور نہیں دلالت کرتا ہے ذکر آدم کا بیچ قصہ تسرع ملائکہ کے بعد اوس قول کے کہ

ذلك علی انه عین ذلك الخلیفة الذی نص الله

انی جاعل فی الارض خلیفة ہے اوپر اسبات کے کہ تحقیق آدم عین اوس خلیفہ کا ہے کہ تصریح کی اللہ تعالیٰ نے

علیه فاجعل بالك لاخبارات الحق عن عباده

اوپر اوسکے پس گردان تو اے طالب دل اپنے کو مستعد واسطے فہم اخبارات حق تعالیٰ کے بندون خاص اوسکے سے

اذا اخبر وکذلك فی حق ابراهیم الخلیل انی

جسوقت خبر دیوے وہ اور ایسا ہی بیچ حق ابراہیم خلیل کے تصریح خلافت کی نہیں ہے اس آیت مین (کہ تحقیق مین

جاعلك للناس اماما ولم یقل خلیفة وان کنا

بنانے والا ہون تجکو واسطے لوگون کے امام) اور نفرمایا اللہ تعالیٰ نے تجکو خلیفہ بنانیوالا ہون اگرچہ ہم

نعلم ان الامامة هنا خلافة ولکن ما هی مثلها

جانتے ہین اسبات کو کہ تحقیق مراد امامت سے اسجگہ خلافت ہے ولیکن نہیں ہے امامت مانند خلافت داؤد کے

لانه ما ذکرها باخص اسمائها وهی الخلافة

اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے نہ ذکر کیا خلافت خلیل کو ساتھ خاص تر اسمون خلافت کے اور خاص اسما خلافت کا نام خلیفہ

ثم فی داود من الاختصاص بالخلافة ان جعله

پھر بیچ حق داؤد کے منجملہ خصوصیات کے ساتھ خلافت کے یہ ہے کہ گردانا اللہ تعالیٰ نے

خلیفة حکم ولیس ذلك الا عن الله فقال له فاحکم

اونکو خلیفہ حکم کا اور نہیں ہے یہ خلافت حکم کی مگر اللہ تعالیٰ سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے اونکے (حکم کر تو

بين الناس بالحق) وخلافة آدم قد لا يكون من هذه

درمیان لوگون کے ساتھ حق اور راستی کے اور خلافت آدم علیہ السلام کی ہو سکتی ہے کہ نہو وے وہ بیچ اس

المرتبة فيكون خلافته أن يخلف من كان فيها قبل

مرتبہ نیابت حق تعالی کی پس ممکن ہے کہ ہووے خلافت آدم کی اس سے کہ پیچھے آوین اور خلیفہ ہوین آدم اون لوگون کے کہ تھے وے بیچ زمین کے قبل

ذلك لا أنه نائب عن الله في خلقه بالحكم الإلهي فيهم

ارسال آدم علیہ السلام کے نہ کہ آدم علیہ السلام نائب تھے جانب سے اللہ تعالی کی بیچ خلق اوسکی کے ساتھ حکم الہی کے درمیان خلق کے

وإن كان الأمر كذلك وقع ولكن ليس كلامنا

اگرچہ ہووے امر خلافت آدم کا مثل خلافت داؤد کے نفس الامر میں کہ واقع ہوا تھا لیکن نہیں ہے کلام ہمارا اسمین

إلا في التنصيص عليه والتصريح به فلله في الأرض

مگر بیچ تنصیص کے اوپر خلافت کے اور تصریح کی ساتھ اوسی خلافت کے اور واسطے اللہ کے بیچ زمین کے

خلائف عن الله وهم الرسل وأما الخلافة اليوم

خلیفہ اور جانشین ہین اللہ تعالی کی جانب سے اور وہ انبیا ہین ولیکن خلافت اندنون مین

فعن الرسول لا عن الله فإنهم ما يحكمون إلا بما

پس جانب سے ہے رسول خاتم الانبیا کے نہ جانب سے اللہ تعالی کے اسلیے کہ خلفا نہین حکم کرتے ہین مگر ساتھ اوس چیز کے

شرع لهم الرسول لا يخرجون عن ذلك غير أن

کہ مشروع کی واسطے اونکے خاتم رسول نے نہین خارج ہوتے ہین وہ لوگ امر مشروعی رسول سے لیکن

هنا دقيقة لا يعلمها إلا أمثالنا وذلك في أخذ ما

اسجگہ ایک باریکی ہے کہ نہین جانتا ہے اوسکو کوئی مگر مثل ہم اہل کشف کے اور یہ باریکی بیچ اخذ اوس حکم کے ہے

يحكمون به مما هو شرع للرسول عليه السلام فالخليفة

کہ حکم کرتے ہین اہل کشف ساتھ اوسکے اون احکام مین ہو کہ وہ مشروع ہین واسطے رسول علیہ السلام کے پس خلیفہ

عن الرسول من يأخذ الحكم بالنقل عنه عليه السلام

جانب سے خاتم رسول کے وہ شخص ہے کہ لیتا ہے وہ حکم کو ساتھ نقل کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

أو بالاجتهاد الذي أصله أيضاً منقول عنه صلى

یا ساتھ اجتہاد کے کہ اصل اوسکی بھی منقول ہے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم وفينا من يأخذه عن الله فيكون

اللہ علیہ وسلم سے اور درمیان ہم اہل علم اور کشف کے وہ شخص ہے کہ لیتا ہے وہی حکم مشروع کو حق تعالی سے پس ہوتا ہے وہ شخص

خليفة عن الله بعين ذلك الحكم فتكون المادة له

خلیفہ جانب سے اللہ تعالی کی بیچ عین اوس حکم مشروع کے پس ہوتا ہے مادہ اخذ حکم کا واسطے خلیفۂ رسول کے

انکشافات اعیان ثابتہ اور احکام اونکے کا پہلے بسبب خبر دینے حق تعالے کے اون احکام سے جیسے کہ فص شیثی مین مذکور ہوا ہے

مِنْ حَيْثُ كَانَتِ الْمَادَّةُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ

اوس جگہ سے کہ تھا وہی ماخذ کا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس وہ خلیفہ یعنی ولی

فِي الظَّاهِرِ مُتَّبِعٌ لِعَدَمِ مُخَالَفَتِهٖ فِي الْحُكْمِ كَعِيْسٰى عَلَيْهِ

بیچ ظاہر کے پیرو خاتم رسول کا ہے بسبب عدم مخالفت اپنی کے بیچ حکم رسول کے مانند عیسیٰ علیہ

السَّلَامُ إِذَا نَزَلَ فَيَحْكُمُ وَكَالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

السلام کے کہ جب وقت نازل ہونگے پس حکم کرینگے وہ اور مانند محمد رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهٖ (أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ

علیہ وسلم کے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے (یہ وہ لوگ ہیں کہ جنکو ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے پس ساتھ ہدایت اونکی کے

اقْتَدِهْ) وَهُوَ فِي حَقِّ مَا يَعْرِفُهُ مِنْ صُوْرَةِ الْأَخْذِ مُخْتَصٌّ

پیروی کر تو) اور خلیفہ صاحب کشف بیچ حق اوس چیز کے کہ پہچانتا ہے وہ اوس چیز کو کہ وہ عبارت ہے صورت اخذ سے [illegible] ساتھ اختصاص الٰہی کے باطن میں

مُوَافِقٌ هُوَ فِيْهِ بِمَنْزِلَةِ مَا قَرَّرَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ

اور موافق ہے ساتھ خاتم الرسول کے ظاہر میں اور حکم اوس کا بیچ حق خلیفہ مذکور کے بمنزلہ اوس حکم کے ہے کہ بحال رکھا ہے اوسکو خاتم رسول نے

شَرْعِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الرُّسُلِ بِكَوْنِهٖ قَرَّرَهُ فَاتَّبَعْنَاهُ

احکام شرعیہ میں سے اون لوگوں کے جو پیشتر گذرے ہیں رسولوں سے بسبب ہونے اوسی خلیفہ کے [illegible] کہ بحال رکھا اوسکو حکم شرع خاتم الرسول کی پیروی کی ہمنے

مِنْ حَيْثُ تَقْرِيْرُهٗ لَا مِنْ حَيْثُ أَنَّهٗ شَرْعٌ لِغَيْرِهٖ قَبْلَهٗ

حکم مذکور کے باعتبار ثابت و بحال رکھنے خاتم الرسول کے نہ باعتبار اسکے کہ تحقیق وہ حکم مشروع تھا واسطے غیر خاتم رسول کے قبل اونکے

وَكَذٰلِكَ أَخْذُ الْخَلِيْفَةِ عَنِ اللّٰهِ عَيْنُ مَا أَخَذَهٗ

اور ایسا ہی لینا خلیفہ کا یعنے ولی اللہ کا حکم کو اللہ تعالیٰ سے عین اوس حکم کا ہے کہ لیا اوسکو

مِنْهُ الرَّسُوْلُ فَنَقُوْلُ فِيْهِ بِلِسَانِ الْكَشْفِ خَلِيْفَةُ

اللہ تعالیٰ سے خاتم الرسول نے پس کہینگے ہم بیچ حق اوسی خلیفہ کے ساتھ زبان کشف اور باطن کے وہ خلیفہ

اللّٰهِ وَبِلِسَانِ الظَّاهِرِ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلِهٰذَا مَاتَ

اللہ تعالیٰ کا ہے اور ساتھ زبان ظاہر کے وہ خلیفہ رسول اللہ کا ہے اور واسطے اسکے رحلت فرمائی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَصَّ بِخِلَافَةٍ عَنْهُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ تصریح کی آپنے خلافت کی جانب سے اپنے

عَلٰى أَحَدٍ وَلَا عَيَّنَهٗ لِعِلْمِهٖ أَنَّ فِيْ أُمَّتِهٖ مَنْ يَأْخُذُهُ

اوپر کسی کے اور نہ تعیین کیا آپنے خلافت کو بسبب دانست اپنی کے اسبات پر کہ تحقیق بیچ امت آپکے ایسا شخص ہوگا کہ لیگا

الْخِلَافَةَ عَنْ رَبِّهٖ فَيَكُوْنُ خَلِيْفَةً عَنِ اللّٰهِ مَعَ الْمُوَافَقَةِ

خلافت کو رب اپنے سے پس ہوگا وہ ولی خلیفہ جانب سے اللہ تعالیٰ کی ساتھ موافقت کے

فِي الْحُكْمِ الْمَشْرُوعِ فَلَمَّا عَلِمَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیچ حکم مشروع کے پس جب جانتا تھا اوسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَمْ يُحَجِّرِ الْأَمْرَ وَلِلّٰهِ خُلَفَاءُ فِي خَلْقِهِ يَأْخُذُونَ

وسلم نے نہ منع کیا آپنے امر خلافت کو امت پر پس واسطے اللہ تعالی کے ہیں کتنے خلیفہ ہیں بیچ خلق اوسکی کہ لیتے ہیں

مِنْ مَعْدِنِ الرَّسُولِ وَالرُّسُلِ مَا أَخَذَتْهُ الرُّسُلُ عَلَيْهِمُ

معدن سے خاتم الرسل اور انبیای سابقین کے اوس چیز کو لیا ہے اوسکو تمامی انبیا علیہم

السَّلَامُ وَيَعْرِفُونَ فَضْلَ الْمُتَقَدِّمِ هُنَاكَ لِأَنَّ الرَّسُولَ

السلام نے اور پہچانتے ہیں خلفا خاتم الرسل کے فضیلت خاتم الرسل کی جو مقدم اور پیشوا ہیں انکے بیچ اوس مقام کے اسلئے کہ تحقیق رسول

قَابِلٌ لِلزِّيَادَةِ وَهٰذَا الْخَلِيفَةُ لَيْسَ بِقَابِلٍ لِلزِّيَادَةِ

قابل ہیں واسطے زیادتی احکام کے اور یہ خلیفہ نہیں ہے قابل واسطے زیادتی اون احکام کے

الَّتِي لَوْ كَانَ الرَّسُولُ قَبِلَهَا فَلَا يُعْطِي مِنَ الْعِلْمِ

کہ اگر ہوتا رسول بیچ زمانہ اوس خلیفہ کے قابل ہوتا وہ زیادتی احکام کا پس نہیں عطا کرتا ہے حق تعالی خلیفہ کو کوئی قسم علم

وَالْحُكْمِ فِيمَا شَرَعَ إِلَّا مَا شَرَعَ لِلرَّسُولِ خَاصَّةً

اور حکم سے بیچ اوس چیز کے کہ شروع ہوئی ہے وہ چیز واسطے اوسکے مگر وہ حکم کہ شروع ہوا واسطے رسول کے خاصۃ

فَهُوَ فِي الظَّاهِرِ مُتَّبِعٌ غَيْرُ مُخَالِفٍ بِخِلَافِ الرُّسُلِ أَلَا

پس خلیفہ بیچ ظاہر کے پیرو ہے رسول کا نہ مخالف بخلاف رسولوں کے کیا نہیں

تَرَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تَخَيَّلَتِ الْيَهُودُ أَنَّهُ

دیکھتا ہے تو عیسی علیہ السلام کو جبکہ خیال کیا یہود نے اثبات کا کہ تحقیق عیسی علیہ السلام

لَا يَزِيدُ عَلَى مُوسَى مِثْلَ مَا قُلْنَاهُ فِي الْخِلَافَةِ

نہ زیادہ کرینگے اوپر احکام موسی علیہ السلام کے مثل اوس چیز کے کہ کہا ہمنے بیچ خلافت خلیفہ کے

الْيَوْمَ مَعَ الرَّسُولِ آمَنُوا بِهِ وَأَقَرُّوهُ فَلَمَّا زَادَ

آج کے دن ساتھ خاتم الرسل کے ایمان لائے یہود ساتھ عیسی کے اور اقرار کیا او نھون نے نبوت عیسی کا پس جبکہ زیادہ کیا عیسے نے

حُكْمًا أَوْ نَسَخَ حُكْمًا كَانَ قَدْ قَرَّرَهُ مُوسَى لِكَوْنِ

کوئی حکم یا منسوخ کیا کسی حکم کو کہ مقرر کیا تھا اوس حکم کو موسی علیہ السلام نے بسبب ہونے

عِيسَى رَسُولًا لَمْ يَحْتَمِلُوا ذٰلِكَ لِأَنَّهُ خَالَفَ

عیسی علیہ السلام کے رسول نہ برداشت کی یہود نے اوسکی اسلیے کہ تحقیق مخالفت کی عیسی علیہ السلام نے

اعْتِقَادَهُمْ فِيهِ وَجَهِلَتِ الْيَهُودُ الْأَمْرَ عَلَى مَا هُوَ

اعتقاد اونکے کی کہ بیچ حق عیسی علیہ السلام کے تھا اور رنجایا یہود نے امر رسالت کو کہ نفس الامر میں

۵۳ قولہ آمنوا بہ الخ بیچ عطف اپنے کے جزا ہے لما کی ۱۲ منہ

عليه فطلبت قتله فكان من قصته ما اخبرنا الله تعالى

اونکو طلب ہے پس چاہا یہود نے قتل عیسیٰ کا پس واقع ہوا قصہ عیسیٰ کا جیسے کہ خبر دی ہمکو اللہ تعالیٰ نے

في كتابه العزيز عنه وعنهم فلما كان رسولا قبل

بیچ کتاب بزرگ اپنی کے عیسیٰ اور یہود سے پس جبکہ ہوئے عیسیٰ علیہ السلام رسول قابل ہوئے وہ

الزيادة اما بنقص حكم قد تقرر او بزيادة حكم

زیادت کے یا ساتھ نقصان حکم کے کہ تحقیق قرار پایا نزدیک موسیٰ علیہ السلام کے یا ساتھ زیادتی حکم کے

على ان النقص زيادة حكم بلا شك والخلافة اليوم

باوجودیکہ تحقیق نقص بھی زیادتی حکم ہے بے شک اور خلافت خلیفہ خاتم رسول کی جو آجکے دن یعنی بعد رسول کے ہے

ليس لها هذا المنصب وانما ينقص او يزيد على

نہیں ہے واسطے اوسکے یہ منصب زیادتی اور نقصان کا اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ نقصان کرتا ہے یا زیادہ کرتا ہے وہ خلیفہ اوپر اس حکم

الشرع الذي قد تقرر بالاجتهاد لا على الشرع

شرع کے کہ تحقیق ثابت ہوا ہے وہ ساتھ اجتہاد کے نہ کہ نقصان اور زیادت اوپر اس حکم شرع کے ہے

الذي شوفه به محمد صلى الله عليه وسلم فقد

کہ خطاب کیے گئے بالمشافہہ ساتھ اوس حکم کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پس کبھی

يظهر من الخليفة ما يخالف حديثا ما في الحكم فيتخيل

ظاہر ہوتا ہے خلیفہ سے وہ قول کہ مخالف ہوتا ہے وہ کسی حدیث کا بیچ حکم کے پس خیال کیا جاتا ہے اثبات کا

انه من الاجتهاد وليس كذلك وانما هذا الامام

کہ تحقیق وہ قول اجتہاد سے ہے حالانکہ نہیں ہے وہ ایسا اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ یہ ایک امام ہے

لم يثبت عنده من جهة الكشف ذلك الخبر

کہ نہیں ثابت ہوئی نزدیک اوسکے از راہ کشف کے یہ حدیث

عن النبي عليه السلام ولو ثبت لحكم به وان كان

نبی علیہ السلام سے اور اگر ثابت ہوتی وہ حدیث نبی علیہ السلام سے البتہ حکم کرتے ساتھ اسکے اگرچہ ہے

الطريق فيه العدل عن العدل فما هو معصوم عن

طریقہ روایت کا بیچ حدیث کے راوی عادل کا راوی عادل سے پس نہیں ہے راوی عادل معصوم

الوهم ولا عن النقل على المعنى فمثل هذا يقع

حکم وہم اور تصرف سے اور نہیں ہے وہ راوی عادل معصوم نقل حدیث سے از روی معنی کے پس مثل اس خلاف کے واقع ہوتا ہے

من الخليفة اليوم وكذلك يقع من عيسى عليه السلام

خلیفہ سے آج کے دن اور ایسا ہی واقع ہوگا عیسیٰ علیہ السلام سے

فلأنه لو نزل يرفع كثيرا من شرع الاجتهاد المقرر

اسلیے کہ تحقیق وہ جس وقت نازل ہونگے اوٹھا دینگے بہت سے احکام کو کہ حکم شرع اجتہادی سے قرار پائے تھے

فتبين برفعه صورة الحق المشروع الذي كان

پس ظاہر ہوگی بسبب رفع احکام اجتہادی کے صورت حقیقت اوس شرع کی کہ تھے رسول

عليه السلام عليه ولا سيما اذا تعارضت احكام

علیہ السلام اوپر اوسکے خصوصا جس وقت متعارض ہووین احکام

الائمة في النازلة الواحدة فنعلم قطعا انه لو نزل

اماموں مجتہدین کے بیچ ایک حادثہ کے اسلیے کہ جانتے ہین ہم یقینا ایمان کہ تحقیق اگر نازل ہوتی

وحي لنزل باحد الوجوه فذلك هو الحكم الالهي

وحی الٰہی البتہ نازل ہوتی ساتھ کسی ایک وجہ کے وجوہ مختلفہ ائمہ مین سے پس یہ حکم حکم الٰہی ہے

وما عداه وان قرره الحق فهو شرع تقرير لرفع

اور ماسوائی اوس حکم مخصوص ہے کہ اگرچہ باقی رکھا اوسکو حق تعالی نے لیکن وہ حکم شرع مقرر اجتہادی کا ہے واسطے رفع

الحرج عن هذه الامة واتساع الحكم فيها واما

حرج کے اس امت سے اور واسطے وسعت حکم کے بیچ اوس امت کے لیکن

قوله عليه السلام اذا بويع لخليفتين فاقتلوا الآخر

قول رسول علیہ السلام کا کہ جس وقت بیعت کیا جاوے ساتھ دو خلیفوں کے پس قتل کرو تم خلیفہ آخر کو

منهما فهذا في الخلافة الظاهرة التي لها السيف

اون دونون مین سے پس یہ حکم بیچ خلافت ظاہری یعنی بیچ بادشاہت کے ہے کہ واسطے اوسکے تلوار اور مقابلہ ہے

وان اتفقا فلا بد من قتل احدهما بخلاف الخلافة

اگرچہ متفق بھی ہووین وہ دونوں بادشاہ تو بھی ضرور ہے قتل ایک اون دونوں کا بخلاف خلافت

المعنوية فانه لا قتل فيها وانما جاء القتل في الخلافة

معنوی کے اسلیے کہ نہیں ہے قتل بیچ اوسکے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ آیا ہے قتل بیچ خلافت

الظاهرة وان لم يكن لذلك الخليفة هذا المقام وهو

ظاہری کے اگرچہ نہووے واسطے اوس خلیفہ اول کے یہ مرتبہ اخذ علم عن اللہ کا اور وہ

خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عدل فمن

خلیفہ اول خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر عادل ہووے وہ پس

حكم الاصل الذي به تخيل وجود الهين ولو كان

قتل خلیفہ آخر کا بسبب حکم اصل اور دلیل فساد کی ہے کہ بسبب اوسکے خیال کیا جاتا ہے وجود اور ثبوت معبود دو کا اور اگر ہوتے

۱۹۷

فيهما آلهة إلا الله لفسدتا) وإن اتفقا فنحن نعلم أنهما

بیچ آسمان اور زمین کے کئی معبود سوائے اللہ کے البتہ بگڑ جاتے آسمان اور زمین اگر متفق ہوویں وہ دونوں معبود پس ہم جانتے ہیں بلکہ تحقیق وہ دونوں معبود

لو اختلفا تقديرا لنفذ حكم أحدهما فالنافذ الحكم

اگر مختلف ہوتے بفرض تقدیر البتہ جاری ہوتا حکم ایک اون دونوں کا پس جو معبود کہ جاری ہے حکم اس کا

هو الإله على الحقيقة والذي لم ينفذ حكمه ليس

وہی معبود ہے بیچ حقیقت کے اور جو معبود کہ نہیں جاری ہے حکم اوسکا نہیں ہے

بإله ومن ههنا نعلم أن كل حكم ينفذ اليوم في العالم

وہ معبود اور اسی جگہ سے جانتے ہیں ہم اسباب کو کہ تحقیق ہر حکم کہ جاری ہے آجکے دن بیچ عالم کے

أنه حكم الله وإن خالف الحكم المقرر في الظاهر المسمى

تحقیق وہ حکم حکم اللہ تعالے کا ہے اگرچہ مخالف ہے ساتھ اوس حکم کے کہ مقرر ہوا بیچ ظاہر کے کہ نام رکھا گیا اوسکا

شرعا إذ لا ينفذ حكم إلا لله في نفس الأمر لأن الأمر

شرع اسلیے کہ نہیں نافذ ہوتا ہے کوئی حکم مگر واسطے اللہ تعالے کے نفس الامر میں کیونکہ تحقیق ہر امر کہ

الواقع في العالم إنما هو على حكم المشيئة الإلهية

واقع ہے بیچ عالم کے سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ اوپر حکم مشیت الٰہی کے ہے

لا على حكم الشرع المقرر وإن كان تقريره من

نہ اوپر حکم شرع کے کہ مقرر ہے شارع سے اگرچہ ہوئے قرارداد شرع شارع کی بھی

المشيئة ولذلك نفذ تقريره خاصة فإن المشيئة

مشیت حق تعالی سے اور واسطے اسکے نافذ ہوا فقط تقرر شرع کا خاصۃ بغیر عمل کے اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے واسطے مشیت کے

ليس لها فيه إلا التقرير لا العمل بما جاء به فالمشيئة

بیچ شرع کے مگر قرارداد فقط نہ عمل ساتھ اوس چیز کے کہ لائی ہے شرع اوسکو پس سلطنت اور حکومت مشیت

سلطانها عظيم ولهذا جعلها أبو طالب عرش

کی بڑی ہے اور واسطے اسی کے گردانا مشیت کو عارف کامل ابو طالب مکی نے تخت

الذات لأنها لذاتها تقتضي الحكم فلا يقع في

ذات حق تعالی کا اسلیے کہ مشیت بنظر ذات اپنی کے تقاضا کرتی ہے حکم کو پس نہیں واقع ہوتی ہے بیچ

الوجود شيء ولا يرتفع خارجا عن المشيئة فإن

وجود کے کوئی چیز اور نہیں اوٹھ جاتی ہے کوئی چیز کہ خارج ہووے وہ مشیت حق تعالی سے اسلیے کہ تحقیق

الأمر الإلهي إذا خولف هنا بالمسمى معصية فليس إلا

امر الٰہی جس وقت مخالفت کیا جاوے وہ اس جگہ ساتھ اوس فعل کے کہ نام رکھا جاتا ہے اوسکا معصیت پس نہیں ہے وہ

الأمر بالواسطة لا الأمر التكويني فما خالف الله أحد

امر کہ بواسطہ پیغمبرون کے نہ کہ امر تکوینی اور ایجادی پس نہ مخالفت کی اللہ تعالیٰ سے کسی نے

قطّ في جميع ما يفعله من حيث أمر المشيئة فوقعت المخالفة

ہرگز بیچ تمامی اون چیزون کے کہ کرتا ہو حق تعالیٰ اون چیزون کو باعتبار امر مشیت کے پس سوائے اسکے نہیں کہ واقع ہوئی مخالفت

من حيث أمر الواسطة فافهم وعلى الحقيقة فأمر المشيئة

باعتبار امر تشریعی کے پس سمجھ تو اے طالب او حقیقت اور نفس الامر مین امر مشیت کا

إنما يتوجه على إيجاد عين الفعل لا على من ظهر

سوائے اسکے نہیں ہے کہ متوجہ ہوتا ہے طرف ایجاد عین فعل کے نہ طرف اوس شخص کے کہ ظاہر ہوتا ہے وہ فعل

على يديه فيستحيل أن لا يكون ولكن في هذا المحل

اوپر دونون ہاتھون اسکے کے پس محال ہے یہ کہ نہ موجود ہووے فعل لیکن ایجاد عین فعل کا ہوگا بیچ محل

الخاص فوقتاً يسمى به مخالفة لأمر الله ووقتاً يسمى

خاص کے پس ایک وقت نام رکھا جاتا ہے اوس فعل کا معصیت اور مخالفت امر الٰہی کی اور ایک وقت نام رکھا جاتا ہے اوس فعل کا

موافقة وطاعة لأمر الله ويتبعه لسان الحمد أو الذم

موافقت اور اطاعت امر الٰہی کی اور تابع ہوتی ہے اوس فعل کی زبان تعریف اور مذمت کے

على حسب ما يكون ولما كان الأمر في نفسه على

موافق اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے وہ اور جبکہ ہوئی حقیقت حال کی نفس الامر مین اوپر اوس چیز کے

ما قررناه لذلك كان مآل الخلق إلى السعادة على

کہ مقرر کیا ہمنے اوسکو اسیواسطے ہے رجوع اور انجام ہر خلق کا آخرت مین طرف سعادت کے اوپر

اختلاف أنواعها فعبّر عن هذا المقام بأن الرحمة

اختلاف اقسام سعادت اور رحمت کے پس تعبیر کی حق تعالیٰ نے اس مقام رجوع اور انجام کی اسطرح سے

وسعت كل شيء وأنها سبقت الغضب الإلهي والسابق

کہ تحقیق سمایا رحمت نے ہر شے کو اور تحقیق رحمت الٰہی نے سبقت کی اوپر غضب الٰہی کے اور سابق یعنے رحمت اور مشیت

متقدم فإذا لحقه هذا الذي حكم عليه المتأخر حكم

مقدم ہے پس جسوقت لاحق ہووے کسی بندہ کو عذاب کہ حکم کرتا ہے اوس عذاب کا اوپر اوسی بندہ کے حاکم متاخر یعنی غضب حکم کریگا

عليه المتقدم فنالته الرحمة إذ لم يكن غيرها

اوپر اوسی بندہ کے حاکم مقدم یعنی رحمت پس پہنچیگی اوس بندہ کو رحمت اسلیے کہ نہین ہے سوائے رحمت کے کوئی شے دوسری

سبق فهذا معنى سبقت رحمته غضبه لتحكم على

کہ سبقت کرے غضب پر پس یہی ہین معنی اس قول کے کہ سبقت کی رحمت الٰہی نے غضب پر اسلئے تاکہ حکم کرے رحمت اوپر

مَنْ وَصَلَ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا فِي الْغَايَةِ وَقَفَتْ وَالْكُلُّ سَالِكٌ اِلَى

اُس بندہ کے کہ واصل ہوا وہ طرف رحمت کے اسلئے کہ تحقیق رحمت بیچ نہایت اور انتہا مرتبہ کو قائم ہوئی اور ہر بندہ چلنے والا ہے طرف

الْغَايَةِ فَلَا بُدَّ مِنَ الْوُصُوْلِ اِلَيْهَا فَلَا بُدَّ مِنَ الْوُصُوْلِ

نہایت مرتبہ کی پس ضرور ہے وصول ہر بندہ کا طرف غایت مرتبہ کی پس ضرور ہے وصول سے ہر بندے کے

اِلَى الرَّحْمَةِ وَمُفَارَقَةِ الْغَضَبِ فَيَكُوْنُ الْحُكْمُ لَهَا فِيْ كُلِّ

طرف رحمت کے اور مفارقت غضب سے پس ہوگا حکم واسطے رحمت کے بیچ ہر

وَاصِلٍ اِلَيْهَا بِحَسَبِ مَا يُعْطِيْهِ حَالُ الْوَاصِلِ اِلَيْهَا شعر

واصل رحمت کے موافق اوس چیز کے کہ عطا کرتا ہے اوسکو حال واصل رحمت کا شعر

فَمَنْ كَانَ ذَا فَهْمٍ يُشَاهِدُهَا قُلْنَا	وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فَهْمٌ فَيَأْخُذُهُ عَنَّا
پس جو شخص ہو خداوند سمجھ والا تماشا کرتا ہو اوس چیز کو کہ کہا ہمنے	اور اگر نہیں ہے اوسکو سمجھ پس چاہیئے کہ لیوے وہ اس چیز کو ہم سے
فَمَا ثَمَّ اِلَّا مَا ذَكَرْنَاهُ فَاعْتَمِدْ	عَلَيْهِ وَكُنْ بِالْحَالِ فِيْهِ كَمَا كُنَّا
پس نہیں ہے وہاں مگر وہ چیز کہ ذکر کیا ہمنے اسکا پس اعتماد کر	اوپر اوسکے اور رہو جا تو صاحب حال بیچ اسکے جیسے کہ ہیں ہم
فَمِنْهُ اِلَيْنَا مَا تَلَوْنَا عَلَيْكُمْ	وَمِنَّا اِلَيْكُمْ مَا وَهَبْنَاكُمْ مِنَّا
پس جانب سے حق تعالیٰ کی طرف ہماری آتی ہے وہ چیز کہ پڑھا ہمنے اوپر تمہارے	اور ہمسے طرف تمہارے وہ چیز ہے کہ بخشی ہمنے تمکو اپنی ذات سے

وَاَمَّا تَلْيِيْنُ الْحَدِيْدِ فَقُلُوْبٌ قَاسِيَةٌ يُلَيِّنُهَا الزَّجْرُ

ولیکن نرم کرنا داؤد علیہ السلام کا لوہے کو پس اشارہ ہے طرف نرم کرنے سخت دلوں کے کہ نرم کرتی ہے سخت دلونکو جھڑکی

وَالْوَعِيْدُ تَلْيِيْنَ النَّارِ الْحَدِيْدَ وَاِنَّمَا الصَّعْبُ قُلُوْبٌ اَشَدُّ قَسَاوَةً مِّنَ

اور وعدہ عذاب مانند نرم کرنے آگ کے لوہے کو اور نہیں ہے نہایت سخت مگر دل کہ اشد ہے سختی میں

الْحِجَارَةِ فَاِنَّ الْحِجَارَةَ تُكَسِّرُهَا وَتُكَلِّسُهَا النَّارُ وَلَا تُلَيِّنُهَا وَمَا اَلَانَ لَهُ

پتھروں سے اسلئے کہ تحقیق پتھروں کو توڑ ڈالتی ہے اور چونا کر دیتی ہے آگ اور نہیں نرم کرتی ہے اونکو اور نہیں نرم کیا حق تعالیٰ نے واسطے داؤد علیہ السلام کے

الْحَدِيْدَ اِلَّا لِعَمَلِ الدُّرُوْعِ الْوَاقِيَةِ تَنْبِيْهًا مِّنَ اللّٰهِ اَنْ لَّا يُتَّقَى الشَّيْءُ اِلَّا

لوہے کو واسطے بنانے زرہوں کے کہ نگاہ رکھنے والی ہیں دشمن سے تنبیہ ہے جانب سے حق تعالیٰ کی اور اس بات کے کہ نہیں محفوظ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی چیز کو مگر

بِنَفْسِهٖ فَاِنَّ الدِّرْعَ يُتَّقٰى بِهَا السِّنَانُ وَالسَّيْفُ وَالسِّكِّيْنُ وَالنَّصْلُ فَاتَّقَيْتَ

ساتھ ذات اوسی شے کے اسلئے کہ تحقیق زرہ سے بچا جاتا ہے برچھی کے نیزہ اور تلوار اور چھری اور بھال سے پس بچا تو نے

الْحَدِيْدَ بِالْحَدِيْدِ فَجَاءَ الشَّرْعُ الْمُحَمَّدِيُّ بِاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ فَافْهَمْ فَهٰذَا

لوہے کو ساتھ لوہے کے پس لائی شرع محمدی اس قول کو کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری تجھی سے پس سمجھ لے طالب پس یہی ہے

رُوْحُ تَلْيِيْنِ الْحَدِيْدِ فَهُوَ الْمُنْتَقِمُ الرَّحِيْمُ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ

نرم کرنے لوہے کے ہیں پس حق تعالیٰ بدلہ لینے والا ہے اور رحم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا اور مدد کرنے والا

فصّ حكمة نفسية في كلمة يونسية

فص حکمت نفسیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ یونسیہ کے

اعلم ان هذه النشأة الانسانية بكمالها روحا

جان تو اے طالب اس بات کو کہ تحقیق خلقت انسانی کو کہ تمامی اجسام ظاہری اور باطنی یعنی روح

وجسما ونفسا خلقها الله تعالى على صورته فلا يتولى

اور جسم اور نفس میں پیدا کیا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے اوپر صورت معنویہ اپنی کے پس نہ متصرف ہووے

حل نظامها الا من خلقها اما بيده وليس الا ذلك

تحلیل نظام اور تفرق اجزا میں انکے کوئی مگر جسنے پیدا کیا اسکو یا تحلیل نظام انسان کی ہاتھ سے پیدا کرنے والے کی ہوگا اور نہیں ہے متصرف کوئی مگر وہی پیدا کرنے والا

او بامره ومن تولاها بغير امر الله فقد ظلم نفسه

یا تحلیل نظام انسان کی امر شرعی سے پیدا کرنے والے کے ہوگا اور جو شخص متصرف ہوا تخریب پیدایش انسانی میں بغیر امر شرعی اللہ تعالیٰ کے پس تحقیق ظلم کیا اسنے ذات اپنی کو

وتعدى حد الله فيها وسعى في خراب ما امر الله

اور تجاوز کیا اسنے حد اور حکم خدا سے بیچ پیدایش انسانی کے اور کوشش کی اسنے بیچ خرابی اوس چیز کے کہ امر کیا اللہ تعالیٰ نے

بعمارته واعلم ان الشفقة على عباد الله احق بالرعاية

واسطے آباد کرنے اوسکے کے اور جان تو اے طالب کہ تحقیق شفقت اور مہربانی اوپر بندگان خدا کے سزاوار تر ساتھ رعایت کے ہے

من الغيرة في الله اراد داود بنيان بيت المقدس

غیرت اور جوش کرنے سے بیچ جاری کرنے امر خدا کے چاہا داؤد علیہ السلام نے بنانا بیت المقدس کا

فبناه مرارا فكلما فرغ منه تهدم فشكى ذلك الى

پس بنایا آپنے اوسکو کئی بار پس جب فارغ ہوئے آپ بنانے سے گر پڑا وہ پس شکایت اور مناجات کی آپنے اوسکی طرف

الله فاوحى الله اليه ان بيتي هذا لا يقوم على يدي

اللہ تعالیٰ کے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف انکے اس بات کی کہ تحقیق یہ گھر میرا ہے کہ نہیں قایم ہوتا ہے اوپر ہاتھ اس شخص کے

من سفك الدماء فقال داود يا رب الم يكن ذلك

کہ بہایا اوسنے خون آدمیوں کا پس کہا داؤد علیہ السلام نے اے رب میرے کیا نہیں ہے یہ خونریزی میری

٢٠١

فِي سَبِيلِكَ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُمْ لَيْسُوا لِعِبَادِي فَقَالَ يَا رَبِّ

بیچ راہ تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ ہے لیکن کیا تحقیق یہ لوگ بندے میرے پس کہا داؤد علیہ السلام نے اے رب میرے

فَاجْعَلْ بُنْيَانَهُ عَلَى يَدَيْ مَنْ هُوَ مِنِّي فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ

پس گردان بنا اوس گھر کی اوپر ہاتھ اوس شخص کے کہ وہ مجھ سے ہو پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف داؤد علیہ السلام کے تحقیق

ابْنَكَ سُلَيْمَانَ يَبْنِيهِ فَالْغَرَضُ مِنْ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ

بیٹا تیرا سلیمان بنا دیگا اوس گھر کو پس مقصود اس حکایت سے

مُرَاعَاةُ هٰذِهِ النَّشْأَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَأَنَّ إِقَامَتَهَا

حفظ اور رعایت اس پیدائش انسانی کی ہے اور یہ کہ تحقیق قایم رکھنا اوس

أَوْلَى مِنْ هَدْمِهَا أَلَا تَرَى أَنَّ عَدُوَّ الدِّينِ قَدْ فَرَضَ

نشأۃ انسانی کا بہتر ہے گرانے سے اوسکے آیا نہیں دیکھتا ہے تو دشمن دین کو کہ تحقیق مقرر کیا

اللّٰهُ فِي حَقِّهِمُ الْجِزْيَةَ وَالصُّلْحَ إِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَقَالَ (وَإِنْ

اللہ تعالیٰ نے بیچ حق اونکی کے جزیہ اور صلح کو واسطے باقی رکھنے حیات اونکی کے اور فرمایا (اور اگر

جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ) أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ

میل کریں اور جھکیں واسطے صلح کے پس میل کر تو واسطے اسی صلح کے اور توکل کر اوپر اللہ تعالیٰ کے کیا نہیں دیکھتا ہے تو اس شخص کو

وَجَبَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ كَيْفَ شَرَعَ لِوَلِيِّ الدَّمِ أَخْذَ الْفِدْيَةِ

کہ واجب ہوا اوپر اوسکے قصاص کیونکر شروع کیا اللہ تعالیٰ نے واسطے وارث مقتول کے لینا خون بہا کا

أَوِ الْعَفْوَ فَإِنْ أَبَى فَحِينَئِذٍ يُقْتَلُ أَلَا تَرَاهُ سُبْحَانَهُ إِذَا

یا معاف کرنا اوسکا پس اگر انکار کرے وہ پس اسوقت میں قتل کیا جاتا ہے وہ آیا نہیں دیکھتا ہے تو حق سبحانہ تعالیٰ کو کہ جس وقت

كَانَ أَوْلِيَاءُ الدَّمِ جَمَاعَةً فَرَضِيَ وَاحِدٌ بِالدِّيَةِ

ہو دین وارث مقتول کے کئی ایک اور راضی ہو کوئی ایک اون میں سے ساتھ خون بہا کے

أَوْ عَفَا وَبَاقِي الْأَوْلِيَاءِ لَا يُرِيدُونَ إِلَّا الْقَتْلَ كَيْفَ

اور باقی وارث نہیں چاہتے ہیں کچھ مگر قتل کیونکر

يُرَاعِي مَنْ عَفَا وَيُرَجَّحُ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْفُ فَلَا يُقْتَلُ

رعایت کرتا ہے حق تعالیٰ اس شخص کی کہ جسنے معاف کیا اور ترجیح دیتا ہے اوپر اون لوگوں کے کہ جنہوں نے نہ معاف کیا پس نہیں قتل کیا جاتا ہے

قِصَاصًا أَلَا تَرَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ فِي صَاحِبِ النِّسْعَةِ

قاتل بوجہ قصاص کے کیا نہیں دیکھتا ہے تو رسول علیہ السلام کو کہ فرماتے ہیں بیچ حق صاحب نسعہ مقتول کے

إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ أَلَا تَرَاهُ تَعَالَى يَقُولُ (وَجَزَاءُ

کہ اگر قتل کیگا وارث مقتول کے قاتل کو ہوگا وارث مقتول کا ظالم مانند قاتل کے آیا نہیں دیکھتا ہے تو حق تعالیٰ کو کہ فرماتا ہے (اور بدلہ

كسيئة سيئة مثلها) فجعل القصاص سيئة اي يسوء ذلك

برائی کا برائی ہے مانند اوسکے (پس گردانا حق تعالی نے قصاص کو برائی یعنی برا ہے نزدیک حق تعالی کے یہ

الفعل مع كونه مشروعا (فمن عفا واصلح فاجره على

فعل باوجود ہونے اوسکے کے مشروع (پس جو شخص عفو اور صلح کرے پس اجر اوسکا اوپر

الله) لانه على صورته فمن عفا عنه ولم يقتله فاجره

اللہ تعالی کے ہے) اسلیے کہ قاتل اوپر صورت حق تعالی کے ہے پس جسنے عفو کیا قاتل سے اور نہ قتل کیا اوسکو پس اجر عفو کا

على من هو على صورته لانه احق به اذ

اوپر اوس شخص کے ہے کہ قاتل اوپر صورت اوسکی ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی سزاوار زیادہ ساتھ عفو بندے کے اسلیے

انشاه له وما ظهر بالاسم الظاهر

کہ پیدا کیا حق تعالی نے اوسکو واسطے ظہور اپنے کے اور نہ ظاہر ہوا حق تعالی ساتھ اسم ظاہر کے

الا بوجوده فمن راعاه فانما يراعي

مگر بسبب وجود انسان کے پس جسنے نگہبانی کی انسان کی پس سوائے اسکے نہیں کہ نگہبانی کرتا ہے وہ

الحق وما يذم الانسان لعينه وانما يذم

حق تعالی کی اور نہیں مذمت کیجاتی ہے انسان کی بنظر ذات اوسکی کے اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ مذموم ہوتا ہے

الفعل منه وفعله ليس عينه وكلامنا

فعل اوسکا اور فعل انسان کا نہیں ہے عین انسان کا اور کلام ہمارا

في عينه ولا فعل الا لله ومع هذا ذم منها

بیچ ذات انسان کے ہے اور نہیں ہے فعل مگر واسطے اللہ تعالی کے اور باوجود اسکے مذموم ہوا بعض فعلوں میں سے

ما ذم وحمد منها ما حمد ولسان الذم على

جو مذموم ہوا اور محمود ہوا بعض فعلوں میں سے جو محمود ہوا اور زبان مذمت کی بسبب

جهة الغرض مذموم عند الله فلا مذموم

غرض نفسانی کے مذموم ہے نزدیک اللہ تعالی کی پس نہیں ہے کوئی شے مذموم

الا ما ذمه الشرع فان ذم الشرع لحكمة

مگر وہ چیز کہ مذمت کی اوسکی شرع شریف نے اسلیے کہ تحقیق مذمت شرع کی بسبب حکمت اور مصلحت کے ہے

يعلمها الله او من اعلمه الله كما شرع القصاص

کہ جانتا ہے اوسکو اللہ تعالی یا وہ شخص کہ آگاہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے جیسے کہ مشروع کیا اللہ تعالی نے قصاص کو

للمصلحة ابقاء لهذا النوع وارداعا للمتعدي

بسبب ایک مصلحت کے واسطے باقی رکھنے کے نوع انسانی کو واسطے باز رکھنے کے تجاوز کرنے والے کو

محض حیثیت سے کہ کسی مصلحت اور حکمت کے بسبب سے ہے شارع کو کچھ غرض نہیں اسلیے کہ افعال اللہ تعالی ساتھ کسی غرض کے نہیں ہوتے ہیں

حُدُودُ اللّٰهِ فِيهِ) وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّا أُولِي

حدود اللہ تعالی سے بیچ اُس معنی کے نازل ہوئی آیت کہ واسطے تمہارے بیچ قصاص کے زندگی اور بقاہے اے

الْأَلْبَابِ) وَهُمْ أَهْلُ لُبِّ الشَّيْءِ الَّذِينَ عَثَرُوا عَلَى أَسْرَارِ

عقل والو اور عقل والے صاحب دانش و عارف ہر شے کے ہیں کہ مطلع ہوئے ہیں وہ اوپر اسرار

النَّوَامِيسِ الْإِلٰهِيَّةِ وَالْحِكَمِيَّةِ وَإِذَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ رَاعَى

شریعتوں الٰہیہ اور معارف حکمیہ کے اور جب تو نے جانا تو نے اس بات کو کہ تحقیق اللہ تعالی نے رعایت کی

هٰذِهِ النَّشْأَةَ وَإِقَامَتَهَا فَأَنْتَ أَوْلَى بِمُرَاعَاتِهَا

اس پیدایش انسانی اور بقا اوسکے کی پس تو اے طالب سزاوار تر ہے ساتھ رعایت

إِذْ لَكَ بِذٰلِكَ السَّعَادَةُ فَإِنَّهُ مَا دَامَ الْإِنْسَانُ

پیدایش انسانی کے اسلیے کہ واسطے تیرے ساتھ اس رعایت کے سعادت ہے اسلیے کہ تحقیق جبتک کہ آدمی

حَيًّا يُرْجٰى لَهُ تَحْصِيلُ صِفَةِ الْكَمَالِ الَّذِي خُلِقَ لَهُ

زندہ ہے امید ہے اوسکو حاصل کرنے صفت کمال کی کہ پیدا کیا گیا ہے انسان واسطے اوسکے

وَمَنْ سَعٰى فِي هَدْمِهِ فَقَدْ سَعٰى فِي مَنْعِ وُصُولِهِ لِمَا خُلِقَ

اور جسنے کوشش کی بیچ توڑنے بنا انسانی کے پس تحقیق کوشش کی اُسنے بیچ باز رکھنے وصول انسان کے طرف اس چیز کہ پیدا کیا گیا ہے

لَهُ وَمَا أَحْسَنَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

واسطے اوسکے اور کیا اچھی ہے وہ بات کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَفْضَلُ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ

کیا نہ خبر دوں میں تمکو اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اور زیادہ تر اس بات سے کہ ملو تم ساتھ دشمن اپنے کے

فَتَضْرِبُوا رِقَابَهُمْ وَيَضْرِبُوا رِقَابَكُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ

پس مارو تم گردنیں انکی کو اور ماریں وہ گردنیں تمہاری عرض کیا اونھوں نے کہ ہاں فرمایا

ذِكْرُ اللّٰهِ وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ هٰذِهِ

آپنے کہ وہ ذکر اللہ کا ہے اور فضیلت ذکر کی اسواسطے ہے کہ نہیں جانتا ہے مرتبہ

النَّشْأَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ إِلَّا مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ الذِّكْرَ الْمَطْلُوبَ

پیدایش انسانی کا کوئی گروہ شخص کہ ذکر کیا اللہ تعالی کا ایسا ایک ذکر کہ مطلوب ہے وہ

مِنْهُ فَإِنَّهُ تَعَالٰى جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَهُ وَالْجَلِيسُ مَشْهُودٌ

انسانی کے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی ہمنشین ہے اُس شخص کا کہ ذکر کرتا ہے وہ حق تعالی کا اور ہمنشین حاضر ہے

لِلذَّاكِرِ وَمَتٰى لَمْ يُشَاهِدِ الذَّاكِرُ الْحَقَّ الَّذِيْ هُوَ جَلِيْسُهٗ

واسطے ذکر کرنے والے کے اور جب نہ دیکھا ذاکر نے حق تعالی کو کہ وہ ہمنشین اوسکا ہے

فَلَيْسَ بِذَاكِرٍ فَاِنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ سَارٍ فِيْ جَمِيْعِ اَجْزَاءِ الْعَبْدِ

پس نہین ہے وہ ذاکر اسلیے کہ تحقیق ذکر اللہ تعالی کا سرایت کرنے والا ہے بیچ تمامی اجزای بندہ کے

لَا مَنْ ذَكَرَهٗ بِلِسَانِهٖ خَاصَّةً فَاِنَّ الْحَقَّ لَا يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ

ذکر جانتا ہے مرتبہ پیدایش انسانی کو وہ شخص کہ ذکر کرتا ہے حق تعالی کا ساتھ زبان اپنی کے فقط اسلیے کہ تحقیق حق تعالی نہین ہوتا ہے بیچ

الْوَقْتِ اِلَّا جَلِيْسَ اللِّسَانِ خَاصَّةً فَيَرَاهُ اللِّسَانُ مِنْ حَيْثُ

وقت ذکر زبانی کے مگر ہمنشین زبان کا فقط پس دیکھتی ہے حق تعالے کو زبان ذاکر کی اوس راہ سے کہ

لَا يَرَاهُ الْاِنْسَانُ بِمَا هُوَ رَاءٍ وَهُوَ الْبَصَرُ فَافْهَمْ هٰذَا

نہین دیکھتا ہے حق تعالی کو انسان اوس چیز سے کہ وہ دیکھتا ہے اوسی چیز سے ہر شے کو کہ وہ چشم سر ہے پس سمجھ تو اوے طالب اس

السِّرَّ فِيْ ذِكْرِ الْغَافِلِيْنَ فَالذَّاكِرُ مِنَ الْغَافِلِ حَاضِرٌ

بھید کو بیچ ذکر غافلون کے پس وہ جزو کہ ذاکر ہے آدمی غافل سے حاضر ہے

بِلَا شَكٍّ وَالْمَذْكُوْرُ جَلِيْسُهٗ فَهُوَ يُشَاهِدُهٗ وَالْغَافِلُ

بے شک اور مذکور یعنی حق تعالی ہمنشین اوس جزو کا ہے پس وہ جزو دیکھتا ہے حق تعالی کو اور وہ جزو کہ غافل ہے آدمی غافل سے

مِنْ حَيْثُ غَفْلَتِهٖ لَيْسَ بِذَاكِرٍ فَمَا هُوَ جَلِيْسُ الْغَافِلِ

بسبب غفلت اوسکی کے نہین ہے وہ ذاکر پس نہین ہے حق تعالی ہمنشین اوس جزو غافل کا

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَثِيْرٌ مَا هُوَ اَحَدِيُّ الْعَيْنِ وَالْحَقُّ اَحَدِيُّ

اسلیے کہ تحقیق انسان کثیر ہے نہین ہے وہ احدیت الذات اور حق تعالے احدیت

الْعَيْنِ كَثِيْرٌ بِالْاَسْمَاءِ الْاِلٰهِيَّةِ كَمَا اَنَّ الْاِنْسَانَ كَثِيْرٌ

الذات ہے کثیر ہے فقط بسبب اسماے الٰہی کے جیسے کہ تحقیق انسان کثیر ہے

بِالْاَجْزَاءِ وَمَا يَلْزَمُ مِنْ ذِكْرِ جُزْءٍ مَّا ذِكْرُ جُزْءٍ اٰخَرَ فَالْحَقُّ

ساتھ اجزا کے اور نہین لازم آتا ہے ذکر کرنے سے کسی ایک جزو کے ذکر کرنا دوسرے جزو کا پس حق تعالی

جَلِيْسُ الْجُزْءِ الذَّاكِرِ مِنْهُ وَالْاٰخَرُ مُتَّصِفٌ بِالْغَفْلَةِ عَنِ الذِّكْرِ

ہمنشین جزو ذاکر کا ہے آدمی غافل سے اور دوسرا جزو متصف ہو ساتھ غفلت کے ذکر سے

وَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ فِي الْاِنْسَانِ جُزْءٌ يَّذْكُرُ بِهٖ يَكُوْنُ الْحَقُّ

اور ضرور ہے یہ کہ ہووے بیچ انسان کے کوئی جزو کہ ذکر کیا جاوے حق تعالی کا ساتھ اوسکے پس ہووے حق تعالے

جَلِيْسُ ذٰلِكَ الْجُزْءِ فَيَحْفَظُ بَاقِي الْاَجْزَاءِ بِالْعِنَايَةِ وَمَا يَتَوَلّٰى

ہمنشین اوس جزو کا پس حفاظت کریگا حق تعالی باقی اجزای انسانی کی ساتھ عنایت کے اور وہ چیز کہ متصرف ہوتا ہے

۲۰۵

الحق هدم هذه النشأة بالمسمى موتا فليس باعدام و

حق تعالی بیچ تخریب بنا پیدایش انسانی کے سبب سے جسکے گرانا کہا جاتا ہے مسمی ہے ساتھ موت کے پس نہین ہے وہ چیز معدوم کرنا

انما هو تفريق فياخذه اليه وليس المراد الا ان ياخذه

سوا اسکے نہین ہے کہ وہ تفریق کرنا اجزا کا ہے پس لیتا ہے حقتعالی روح انسان کو طرف اپنے اور نہین ہے مراد مگر نشاء انسانی سے لیوے اوسکو

الحق اليه واليه يرجع الامر كله فاذا اخذه اليه سوى

حق اپنی طرف اور طرف اللہ تعالی کے رجوع کرتے ہین تمامی کام جہان کے پس جس وقت لیتا ہے حق تعالی روح انسانی کو طرف اپنے مہیا کرتا ہے

له مركبا غير هذا المركب من جنس الدار التى ينتقل

واسطے اوس روح کے ایک مرکب سوا اس مرکب بنیادی کے جنس سے اوس مکان کے کہ انتقال کرتی ہے روح

اليها وهى دار البقاء لوجود الاعتدال فلا يموت ابدا

طرف اوسکے اور وہ مکان بقا ہے بسبب پائے جانے اعتدال حقیقی کے پس نہ مریگا انسان کبھی

اى لا تفترق اجزاؤه واما اهل النار فمآلهم الى

یعنے نہ متفرق ہونگے اجزا اوسکے ولیکن اہل دوزخ پس رجوع اور انجام اونکا طرف

النعيم ولكن فى النار اذ لا بد لصورة النار بعد انتهاء

بہشت کے ہے ولیکن بیچ عین آتش کے اسلیے کہ ضرور ہے واسطے صورت آتش کے بعد تمام ہونے

مدة العقاب ان تكون بردا وسلاما على من

مدت عذاب کی یہ کہ ہووے وہ آتش ٹھنڈی اور سلامت اوپر اون لوگون کے

فيها وهذا نعيمهم فنعيم اهل النار بعد استيفاء

کہ بیچ اوسی آتش کے ہین اور یہی ہے بہشت اونکی پس بہشت اہل دوزخ کی بعد پورا کرنے

الحقوق نعيم خليل الله حين القى فى النار فانه عليه

حقوق اسم منتقم کے بہشت ابراہیم خلیل اللہ کی سی ہے کہ جس وقت ڈالے گئے تھے وہ بیچ آتش کے پس تحقیق

السلام تعذب برؤيتها وبما تعود فى علمه و

ابراہیم علیہ السلام عذاب پاتے تھے بسبب دیکھنے اوس آتش کے اور بسبب اوس چیز کے کہ عادی تھے وہ چیز بیچ علم اپنے کے اور

تقرر من انها صورة تؤلم من جاورها من

مقرر کر تحقیق آتش ایک صورت ہے کہ درد پہنچاتی ہے اوس شخص کو جو مجاور ہے اور نزدیکی کرتا ہے وہ اوسکی

٢٠٦

الحيوان وما علم مراد الله فيها ومنها في حقه فبعد

حیوانون مین سے اور نہ جانی ابراہیم علیہ السلام نے مراد اللہ تعالی کی بیچ آتش کے اور اوسکی شرح اونکے حق مین کیا تھی پس بعد

وجود هذه الآلام وجد بردا وسلاما مع شهود

پاتے ان دردون کے پایا ابراہیم علیہ السلام نے آگ کو ٹھنڈا اور سلامت باوجود ظہور آتش کے

الصورة اللونية في حقه وهي نار في عيون الناس

ساتھ صورت اور رنگ آتش کے بیچ حق اپنے کے حالانکہ وہ آتش تھی آنکھون مین لوگون کی

فالشيء الواحد يتنوع في عيون الناظرين هكذا هو

پس شے واحد نوع بنوع اور متلون ہوتی ہے بیچ آنکھون نظر کرنیوالون کے ایسی ہی متلون ہوتی ہے

التجلي الإلهي فإن شئت قلت إن الله تجلى في مثل هذا

تجلی الہی پس اگر چاہے تو کہے تو کہ تحقیق اللہ تعالی تجلی فرماتا ہے بیچ مثل اس

الأمر وإن شئت قلت إن العالم في النظر إليه وفيه مثل

امر آتش کے اور اگر چاہے کہے تو کہ تحقیق عالم بیچ نظر ناظر کے طرف عالم کے اور بیچ عالم کے مانند

الحق في التجلي فيتنوع في عين الناظر بحسب مزاج الناظر

حق تعالی کے ہے بیچ تجلی اور ظہور کے پس متنوع اور متلون ہوتی ہے تجلی بیچ آنکھ ناظر کے موافق مزاج ناظر کے

أو يتنوع مزاج الناظر لتنوع التجلي وكل هذا سائغ في الحقائق فلو أن الميت

یا متنوع اور متلون ہوتا ہے مزاج ناظر کا بسبب متنوع ہونے تجلی کے اور ہر ایک ان دونون صورتون مین جائز ہے بیچ حقائق اور معانی کے پس اگر ہوئی میت

أو المقتول أي ميت كان أو أي مقتول كان إذا مات

یا مقتول کوئی بھی میت ہووے یا مقتول جب وقت مرجاوے

أو قتل لا يرجع إلى الله لم يقض الله بموت أحد ولا

یا قتل کیا جاوے نہین رجوع کرتا ہے وہ طرف اللہ تعالی کے نہ حکم کرتا اللہ تعالی ساتھ موت کسی کے اور نہ

شرع قتله فالكل في قبضته فلا فقدان في حقه

مشروع کرتا وہ قتل کسیکا پس ہر شے بیچ احاطہ اور قبضہ قدرت اللہ تعالی کے ہے پس نہین ہے گم اور فوت ہونا کسی کا حق مین اللہ تعالی کے

فشرع القتل وحكم بالموت لعلمه بأن عبده لا

پس مشروع کیا حق تعالی نے قتل کو اور حکم کیا ساتھ موت کے بسبب علم اپنے کے اسبات کا کہ تحقیق بندہ اوسکا

يفوته فهو راجع إليه على أن في قوله (وإليه يرجع

نہین فوت ہوتا ہے اوس سے بلکہ بندہ رجوع کرنیوالا ہے طرف اوسکے باوجود اسبات کے کہ تحقیق بیچ قول حق تعالی کے ہے اور طرف اوسکے رجوع کرتے ہیں

الأمر كله) أي فيه يقع التصرف وهو المتصرف فما

تمامی امور یعنی بیچ حق تعالی کے واقع ہوتا ہے تصرف اور خود حق تعالی ہی متصرف ہے پس نہ

خَرَجَ عَنْهُ شَیْءٌ لَمْ یَکُنْ عَیْنَهُ بَلْ هُوِیَّتُهُ

خارج ہوئی حق تعالیٰ سے کوئی شئے کہ نہ ہووے حق تعالیٰ عین اسکا بلکہ حقیقت حق تعالیٰ کی

عَیْنُ ذٰلِكَ الشَّیْءِ وَهُوَ الَّذِیْ یُعْطِیْهِ

عین حقیقت اُس شئے کی ہے اور یہ علم ایسا ہے کہ عطا کرتا ہے اسکو

الْکَشْفُ فِیْ قَوْلِهٖ وَإِلَیْهِ یُرْجَعُ الْأَمْرُ کُلُّهُ

کشف صحیح بیچ تفسیر قول حق تعالیٰ کے کہ اور طرف اللہ تعالیٰ کے رجوع کرتے ہیں تمامی امور

فَصُّ حِکْمَةٍ غَیْبِیَّةٍ فِیْ کَلِمَةٍ أَیُّوْبِیَّةٍ

یہ فص حکمت غیبیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ ایوبیہ کے

اِعْلَمْ أَنَّ سِرَّ الْحَیٰوةِ سَرٰی فِی الْمَاءِ

جان تو اے طالب کہ تحقیق سر حیات یعنی ہویۃ الٰہیہ نے سرایت کیا بیچ پانی کے

فَهُوَ أَصْلُ الْعَنَاصِرِ وَالْأَرْکَانِ

پس پانی اصل عنصروں اور رکنوں کا

لِذٰلِكَ جَعَلَ اللّٰهُ مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ

واسطے اسکے بنایا اللہ تعالیٰ نے پانی سے ہر شئے

حَیٍّ وَمَا ثَمَّ شَیْءٌ إِلَّا وَهُوَ حَیٌّ فَإِنَّهُ مَا مِنْ

زندہ اور نہیں ہے بیچ وجود کے کوئی شئے مگر اُس حال میں کہ وہ زندہ ہے اسلیے کہ تحقیق نہیں ہے کوئی

شَیْءٍ إِلَّا وَهُوَ یُسَبِّحُ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ

شئے موجود مگر اُس حال میں کہ وہ تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اللہ تعالیٰ کی ولیکن

لَا نَفْقَهُ تَسْبِیْحَهُ إِلَّا بِکَشْفٍ إِلٰهِیٍّ وَلَا

نہیں سمجھتے ہیں ہم تسبیح اُسکی مگر ساتھ کشف الٰہی کے اور نہیں

یُسَبِّحُ إِلَّا حَیٌّ فَکُلُّ شَیْءٍ حَیٌّ فَکُلُّ شَیْءٍ الْمَاءُ

تسبیح کرتا ہے کوئی مگر زندہ پس ہر شئے زندہ ہے پس ہر شئے ایسی ہے کہ پانی

۲۰۸

أَصْلُهُ الأَتَرَى الْعَرْشَ كَيْفَ كَانَ عَلَى الْمَاءِ لِأَنَّهُ

اصل اور جڑ اُسکا ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو عرش کو کہ کیونکر تھا وہ اوپر پانی کے اسلیے کہ تحقیق عرش

مِنْهُ تَكَوَّنَ فَطَفَا عَلَيْهِ فَهُوَ يَحْفَظُهُ مِنْ تَحْتِهِ

اُسی پانی سے موجود ہوا پس ظاہر اور مرتفع ہوا وہ اوپر پانی کے پس پانی نگہبانی کرتا ہو عرش کی تحت اور باطن اسکے سے

كَمَا أَنَّ الْإِنْسَانَ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى عَبْدًا فَتَكَبَّرَ

جیسے کہ تحقیق انسان کو پیدا کیا اور گردانا اُسکو اللہ تعالے نے بندہ پس تکبر کیا اُسنے

عَلَى رَبِّهِ وَعَلَا عَلَيْهِ فَهُوَ سُبْحَانَهُ مَعَ هٰذَا يَحْفَظُهُ

اوپر رب اپنے کے اور عالی ہوا وہ اوپر رب اپنے کے پس حق سبحانہ وتعالی باوجود تکبر بندہ کے نگہبانی کرتا ہے اُسکی

مِنْ تَحْتِهِ بِالنَّظَرِ إِلَى عُلُوِّ هٰذَا الْعَبْدِ الْجَاهِلِ بِنَفْسِهِ

تحت اور باطن اُسکے سے باوجود نظر کرنے حق تعالی کے طرف علو اور تکبر اس بندہ کے کہ جاہل ہے وہ بندہ ذات اپنی کا

وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ دُلِّيتُمْ بِحَبْلٍ لَهَبَطَ عَلَى

اور حکم تحتیت اور باطنیت حق تعالی کا ثابت ہو قول رسول علیہ السلام سے اگر ڈال دیے جاؤ تم ساتھ رسی کے البتہ اترے گا وہ اوپر

اللهِ فَأَشَارَ إِلَى أَنَّ نِسْبَةَ التَّحْتِ إِلَيْهِ كَمَا أَنَّ نِسْبَةَ

اللہ تعالی کے پس اشارہ کیا رسول علیہ السلام نے طرف اس بات کے کہ تحقیق نسبت تحت کی طرف حق تعالے کے ہے جیسا کہ تحقیق نسبت

الْفَوْقِ إِلَيْهِ فِي قَوْلِهِ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ

فوق کی طرف حق تعالے کے بیچ قول حق تعالی کے ڈرتے ہیں وہ رب اپنے سے کہ فوق ہے اور سنے

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ فَلَهُ الْفَوْقُ وَالتَّحْتُ وَ

اور حق تعالی غالب ہے اوپر بندوں اپنے کے پس واسطے حق تعالی کے فوق اور تحت دونوں ہے اور

لِهٰذَا مَا ظَهَرَتِ الْجِهَاتُ السِّتُّ إِلَّا بِالْإِنْسَانِ

واسطے اسیکے ظاہر اور متحقق ہوئی شش جہت مگر بہ نسبت انسان کے

وَهُوَ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمٰنِ وَلَا مُطْعِمَ إِلَّا اللهُ

اور انسان اوپر صورت رحمن کے ہے اور نہیں ہے غذا دینے والا کوئی سوائے اللہ تعالے کے

وَقَدْ قَالَ فِي حَقِّ طَائِفَةٍ (وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ

اور تحقیق فرمایا حق تعالے نے بیچ حق گروہ موسوی اور عیسوی کے (اور اگر وہ قایم رکھتے احکام توریت

وَالْإِنْجِيلَ) ثُمَّ نَكَّرَ وَعَمَّمَ فَقَالَ (وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ

اور انجیل کو) پھر تنکیر اور تعمیم کی حق تعالی نے پس فرمایا (اور جو کچھ اُتارا گیا طرف اُنکے

رَبِّهِمْ) فَدَخَلَ فِي قَوْلِهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ

پروردگار اُنکے سے) پس داخل ہوا بیچ قول حق تعالی کے کہ ما انزل الیہم من ربہم سے ہے

۲۰۹

كلّ حكم منزل على لسان رسول او ملهم لاكلوا

ہر حکم کہ نازل کیا گیا اوپر زبان رسول کے یا الہام کیا گیا البتہ کھاتے وہ

من فوقهم وهو المطعوم من الفوقية التي نسبت

فوق اپنے سے اور حق تعالے رزق دینے والا ہے جانب فوق سے کہ نسبت کی گئی ہے

اليه ومن تحت ارجلهم وهو المطعوم من التحتية

اُس فوق کی طرف حق تعالے کے (اور نیچے پانوں اپنے سے) اور حق تعالی رزق دینے والا ہے جانب تحت سے

التي نسبها الى نفسه على لسان رسوله المترجم

کہ نسبت کی حق تعالے نے اُس تحت کی طرف ذات اپنی کی اوپر زبان رسول اپنے کے کہ ترجمہ کرنے والے ہیں

عنه صلى الله عليه وسلم ولو لم يكن العرش على

حق تعالی سے رحمت بھیجے اللہ تعالے اوپر اُنکے اور سلام اور اگر نہوتا عرش اوپر

الماء ما انحفظ وجوده فانه بالحيوة يحفظ وجود

پانی کے نہ محفوظ رہتا وجود عرش کا اسلیے کہ بسبب حیات کے محفوظ رہتا ہے وجود

الحي الا ترى الحي اذا مات بالموت العرفي تنحل

ہر زندے کا کیا نہیں دیکھتا ہے تو صاحب حیات کو کہ جبوقت مرجاتا ہے ساتھ موت معروف یعنی طبعی کے متفرق

اجزاء نظامه وتنعدم قواه عن ذلك النظم

ہوجاتے ہیں اجزا اسکے جسم کے اور معدوم ہوجاتی ہیں قوتیں اسکی اُس جسم خاص سے

الخاص قال تعالى لايوب اركض برجلك هذا

فرمایا اللہ تعالے نے واسطے ایوب علیہ السلام کے لات مار پاؤں اپنے سے یہ ہے

مغتسل بارد يعني ماء بارد لما كان عليه من

جگہ نہانے کی ٹھنڈی) یعنے پانی ٹھنڈا بسبب اُس چیز کے کہ تھی وہ بیچ ایوب علیہ السلام کے

افراط حرارة الالم فسكنه الله ببرد الماء

نہایت حرارت درد سے پس تسکین دی اُنکو اللہ تعالے نے ساتھ ٹھنڈے پانی کے

ولهذا كان الطب النقص من الزائد والزيادة

اور واسطے اسی کے ہے طب اور علاج مریض کا گھٹانا زیادہ اخلاط سے اور بڑھانا

في الناقص فالمقصود طلب الاعتدال ولا سبيل اليه

بیچ کمی اخلاط کے پس مقصود معالج کا طلب کرنا اعتدال مزاج کا ہے اور نہیں ہے کوئی راہ طرف اعتدال حقیقی کے

إلا أنه يقاربه ولذا قلنا ولا سبيل إليه أعني الاعتدال

مگر یہ کہ طبیب قریب کر دیتا ہے مزاج کو اعتدال کا سوا اسکے نہیں ہے کہ کہا ہمنے کہ نہیں ہے کوئی راہ طرف اسکے مراد لیتا ہوں میں اعتدال حقیقی کو

من أجل أن الحقائق والشهود تعطي التكوين مع الأنفاس

اسلیے کہ تحقیق معرفت حقایق اور کشف یقینی عطا کرتی ہے اس بات کو کہ ایجاد عالم کی ساتھ ہر دم کے

على الدوام ولا يكون التكوين إلا عن ميل يسمى في الطبيعة

بسبیل دوام ہو اور نہیں حاصل ہوتی ہے ایجاد مگر میلان سے کہ نام رکھا جاتا ہے اس میلان کا بیچ حق طبیعت حیوانی کے

انحرافا أو تعفينا وفي حق الحق إرادة وهي ميل الحق

انحراف اور بیچ حق غیر حیوانی کے تعفین اور بیچ حق اللہ تعالی کے ارادہ اور ارادہ حق تعالی کا میلان کرنا حق تعالی کا ہے

إلى المراد الخاص دون غيره والاعتدال يؤذن

طرف مراد خاص کے نہ کہ غیر اسکا اور اعتدال حقیقی آگاہ کرتا ہے

بالسواء في الجميع وهذا ليس بواقع فلهذا منعنا

ساتھ برابری اور عدم میلان کے سب میں اور اعتدال حقیقی نہیں ہے واقع اور ثابت پس اسی سبب سے منع کیا ہمنے

من حكم الاعتدال وقد ورد في العلم الإلهي النبوي

حکم اعتدال حقیقی کو اور تحقیق وارد ہوا ہے بیچ اس علم کے کہ فائض ہے حضرت الہی سے اور جاری ہوا اوپر زبان نبی کے

اتصاف الحق بالرضاء والغضب وبالصفات والرضا

متصف ہونا حق تعالے کا ساتھ رضا اور غضب کے اور ساتھ صفات متضادہ متقابلہ کے اور رضا

مزيل للغضب والغضب مزيل للرضا عن المرضي عنه

دور کرنے والی ہے غضب کو مغضوب علیہ سے اور غضب دور کرنیوالا ہے رضا کو مرضی عنہ سے

والاعتدال أن يتساوى الرضا والغضب فما غضب

اور اعتدال یہ ہے کہ برابر ہوئے رضا اور غضب پس نہ غضب کیا

الغاضب على من غضب عليه وهو عنه راض فقد

کسی غضب کرنیوالے نے اوپر اس شخص کے کہ غضب کیا اسنے اوپر اسکے جس حال میں کہ وہ غضب کرنیوالا اس سے راضی ہو پس تحقیق

اتصف بأحد الحكمين في حقه وهو ميل وما

متصف ہوا غضب کرنے والا ساتھ ایک کے دو حکموں سے بیچ حق مغضوب علیہ کے اور یہی اتصاف میلان ہے اور نہ

رضي الراضي عن من رضي عنه وهو غاضب عليه

راضی ہوا کوئی راضی ہونے والا اوس شخص سے کہ راضی ہوا اس سے جس حال میں کہ وہ غضب کرنے والا ہے اوپر اسکے

فقد اتصف بأحد الحكمين في حقه وهو ميل

پس تحقیق متصف ہوا راضی ہونے والا ساتھ ایک کے دو حکموں سے بیچ حق مرضی عنہ کے اور یہی اتصاف میلان ہے

٢١١

ولیکن یہ نسبت ان اعیان اور لوازم صفات کے جو حاصل ہیں جناب الہی اور حضرت اسما میں پس نہیں ہے وہاں یہ حکم اسلیے کہ وہ مقام جمع کا ہے کہ نہیں ہے وہاں کسی ایک

وإنما قلنا هذا من أجل من يرى أن أهل النار

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ قائل ہیں ہم اتصاف اوپر عدم اعتدال کے نظر اس شخص کی طرف سے کہ جانتا ہے وہ ایسا کہ تحقیق اہل دوزخ

لا يزال غضب الله عليهم دائماً أبداً في زعمه

ایسے ہیں کہ غضب کرتا رہیگا اللہ تعالے اوپر انکے ہمیشہ بیچ زعم اسکے کے

فما لهم حكم الرضا من الله فصح المقصود فإن

پس نہ ہوگا واسطے دوزخیوں کے حکم رضا اور رحمت کا اللہ تعالی سے پس صحیح ہوا مقصود ہمارا پس اگر

كان كما قلنا مآل أهل النار إلى إزالة الآلام

ہووے ایسا جیسے کہ کہا پہلے پیشتر کہ انجام دوزخیوں کا طرف ازالہ دردوں کے ہے

وإن سكنوا النار فذلك رضى فزال الغضب

اگرچہ ساکن رہیں وہ لوگ دوزخ میں پس یہی دور ہونا درد کا رضا ہے پس زائل ہوا غضب

لزوال الآلام إذ عين الألم عين الغضب إن فهمت

بسبب زائل ہونے دردوں کے اسلیے کہ عین الم عبد کا عین غضب حق تعالی کا ہے اگر سمجھے تو

فمن غضب فقد تأذى فلا يسعى في انتقام المغضوب

پس جسنے غضب کیا پس تحقیق ایذا پائی اسنے پس نہیں کوشش کرتا ہے غضب کرنے والا بیچ انتقام کے اس شخص مغضوب علیہ

عليه بإيلامه إلا ليجد الغاضب الراحة بذلك

ساتھ درد پہنچانے اسکے کے مگر واسطے کہ پاوے غضب کرنیوالا راحت بسبب اسی بدلہ لینے کے

فينتقل الألم الذي كان عنده إلى المغضوب

پس منتقل ہوتا ہے وہ درد کہ تھا وہ غضب کرنے والے کو طرف اس شخص کے کہ مغضوب علیہ ہے

عليه والحق إذا أفردته عن العالم يتعالى علواً

اور حق تعالی کو جسوقت جدا اور منزہ کرے تو عالم سے عالی اور منزہ ہے حق تعالے بہت بڑا

كبيراً عن هذه الصفة على هذا الحد وإذا

عالی اور منزہ اس صفت امکانی سے جو اوپر اس حد غضب اور راحت کے ہے اور جسوقت

كان الحق هوية العالم فما ظهرت الأحكام كلها

ہووے حق تعالے حقیقت عالم کا پس نہ ظاہر ہونگے تمامی احکام امکانیہ مختلفہ

إلا فيه ومنه وهو قوله تعالى (وإليه يرجع الأمر

مگر بیچ حق تعالے اسکے اور حق تعالی سے اور وہی ہیں معنی قول حق تعالیٰ کے (اور طرف اللہ تعالی کے رجوع کرتے ہیں

كله) حقيقة وكشفاً (فاعبده وتوكل عليه)

تمامی امور) حقیقت اور کشف کی روسے (پس عبادت کر تو اسکی اور بھروسا کر اوپر اسکے)

حِجَابًا وَسِتْرًا فَلَيْسَ فِي الْإِمْكَانِ أَبْدَعُ مِنْ هٰذَا

جس حال میں کر تو اے طالب محجوب اور مستور رہے اپنی خودی سے پس نہیں ہے بیچ حضرت امکان کے عجب کوئی شے اس

الْعَالَمِ لِأَنَّهُ عَلٰى صُورَةِ الرَّحْمٰنِ أَوْجَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

عالم سے اسلیے کہ تحقیق عالم کو اوپر صورت رحمٰن ہی کے ایجاد کیا اللہ تعالےٰ نے

أَيْ ظَهَرَ وُجُودُهُ تَعَالٰى بِظُهُورِ الْعَالَمِ كَمَا ظَهَرَ الْإِنْسَانُ

یعنے ظاہر ہوا وجود حق تعالیٰ کا ساتھ ظہور عالم کے جیسے کہ ظاہر ہوا انسان کلی

بِوُجُودِ الصُّورَةِ الطَّبِيعِيَّةِ فَنَحْنُ صُورَتُهُ الظَّاهِرَةُ

ساتھ وجود صورت طبعی عنصری کے پس ہم اہل عالم صورت ظاہری حق تعالیٰ کے ہیں

وَهُوِيَّتُهُ تَعَالٰى رُوحُ هٰذِهِ الصُّورَةِ الْمُدَبِّرَةُ لَهَا

اور حقیقت حق تعالیٰ کی روح اس صورت عالم کی ہے کہ مدبر بھی وہی روح واسطے اس صورت عالم کے

فَمَا كَانَ التَّدْبِيرُ إِلَّا فِيهِ كَمَا لَمْ يَكُنْ إِلَّا مِنْهُ فَهُوَ

پس نہیں ہے تدبیر مگر بیچ حق تعالےٰ کے جیسے کہ نہیں ہے تدبیر مگر حق تعالیٰ سے پس حق تعالےٰ

الْأَوَّلُ بِالْمَعْنٰى وَالْآخِرُ بِالصُّورَةِ وَهُوَ الظَّاهِرُ

اول ہے بنظر معنے اور بطون کے اور آخر ہے بنظر صورت اور ظہور کے اور وہی ظاہر ہے

بِتَغَيُّرِ الْأَحْكَامِ وَالْأَحْوَالِ وَالْبَاطِنُ بِالتَّدْبِيرِ

بنظر تغیر احکام اور احوال کے اور باطن ہے بنظر تدبیر اور تصرف کے

(وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ لِيَعْلَمَ

(اور اللہ تعالیٰ ہر شے کو جاننے والا ہے) پس وہ اوپر ہر شے کے شہید اور حاضر ہے تاکہ جانا جاوے

عَنْ شُهُودٍ لَا عَنْ فِكْرٍ فَكَذٰلِكَ عِلْمُ الْأَذْوَاقِ

حق تعالیٰ شہود اور معائنہ سے نہ کہ فکر اور عقل سے پس ایسا ہی علم ذوقی شہود اور معائنہ سے حاصل ہوتا ہے

لَا عَنْ فِكْرٍ وَهُوَ الْعِلْمُ الصَّحِيحُ وَمَا عَدَاهُ

نہ فکر سے اور علم ذوقی ہی علم صحیح ہے اور سوائے اوس علم ذوقی کے

فَحَدْسٌ وَتَخْمِينٌ لَيْسَ بِعِلْمٍ أَصْلًا ثُمَّ كَانَ لِأَيُّوبَ

ظن اور گمان ہے نہیں ہے وہ علم اصلا پھر تھا واسطے ایوب

عَلَيْهِ السَّلَامُ ذٰلِكَ الْمَاءُ شَرَابًا لِإِزَالَةِ أَلَمِ الْعَطَشِ

علیہ السلام کے وہ پانی پینے کا واسطے رفع کرنے الم تشنگی کے

الَّذِي هُوَ مِنَ النَّصَبِ وَالْعَذَابِ الَّذِي مَسَّهُ بِهِ

کہ وہ رنج اور عذاب سے تھا کہ مس کیا تھا اونکو ساتھ عذاب کے

شیخ نے فرمایا (فیکون بادراکہ الخ) یعنے اور آپ مقابل عالم سے قرب حق تعالیٰ کا حاصل ہوتا ہے

الشَّيْطَانُ أَيِ الْبُعْدُ عَنِ الْحَقَائِقِ أَنْ يُدْرِكَهَا عَلَى

شیطان نے یعنی مَسّ کیا اُنکو بعد عن الحقائق نے اسبات سے کہ ادراک کریں ایوب علیہ السلام

مَا هِيَ عَلَيْهِ فَيَكُونُ بِإِدْرَاكِهَا فِي مَحَلِّ الْقُرْبِ فَكُلُّ مَشْهُودٍ

حقایق عالم کو جو نفس الامر میں ہیں اور ہو وین ایوب علیہ السلام بسبب ادراک اُن حقایق کے بیچ مقام قرب حق تعالی کے اسلیے کہ ہر مشہود

قَرِيبٌ مِنَ الْعَيْنِ وَلَوْ كَانَ بَعِيدًا بِالْمَسَافَةِ فَإِنَّ الْبَصَرَ

اور بصر قریب ہے آنکھ سے اگرچہ ہووے وہ مشہود دور آنکھ سے ساتھ مسافت کے اسلیے کہ تحقیق شعاع بصر کی

يَتَّصِلُ بِهِ مِنْ حَيْثُ شُهُودِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يَشْهَدْهُ

متصل ہوئی ہے ساتھ مشہود کے باعتبار ظہور اُس مشہود کے اور اگر نہوتا وہ اتصال نہ دیکھتی بصر اُس مشہود کو

أَوْ يَتَّصِلُ الْمَشْهُودُ بِالْبَصَرِ كَيْفَ كَانَ فَهُوَ قُرْبٌ

یا متصل ہووے مشہود ساتھ بصر کے ہر حال کیسا ہی ہو وہ اتصال پس وہ اتصال قریب ہے

بَيْنَ الْبَصَرِ وَالْمُبْصَرِ وَلِهٰذَا كَنَّى أَيُّوبُ فِي الْمَسِّ

درمیان بصر اور مشہود کے اور واسطے اسی قرب کے اشارہ کیا ایوب نے اپنی ذات کا ساتھ ضمیر متکلم کے بیچ مس کے

فَأَضَافَهُ إِلَى الشَّيْطَانِ مَعَ قُرْبِ الْمَسِّ فَقَالَ

پس نسبت کی انہوں نے مس کی طرف شیطان کے کہ بعید ہے باوجود قرب مس شیطان کے ساتھ ایوب کے پس گویا کہا ایوب علیہ السلام نے

الْبَعِيدُ مِنِّي قَرِيبٌ لِحُكْمِهِ فِيَّ وَقَدْ عَلِمْتَ

کہ بعید مجھ سے قریب ہے بسبب اُس بعید کے جو مجھ میں ہے اور تحقیق جانا تو نے اسے طالب

أَنَّ الْبُعْدَ وَالْقُرْبَ أَمْرَانِ إِضَافِيَّانِ فَهُمَا

کہ تحقیق بعد اور قرب دونوں امر اضافی ہیں پس وہ دونوں

نِسْبَتَانِ لَا وُجُودَ لَهُمَا فِي الْعَيْنِ مَعَ ثُبُوتِ

نسبتیں ہیں نہیں ہے کوئی وجود واسطے اُن دونوں کے خارج میں باوجود ثبوت

أَحْكَامِهِمَا فِي الْبَعِيدِ وَالْقَرِيبِ وَاعْلَمْ أَنَّ سِرَّ

احکام اُن دونوں کے بیچ بعید اور قریب کے اور جان تو اے طالب اسبات کو کہ تحقیق سر اور حکمت

اللّٰهِ فِي أَيُّوبَ الَّذِي جَعَلَهُ عِبْرَةً لَنَا وَكِتَابًا

اللہ تعالی کا بیچ قصہ ایوب علیہ السلام کے کہ گردانا اللہ تعالی نے اُنکو عبرت واسطے ہمارے اور ایک کتاب

مَسْطُورًا حَاكِيًا تَقْرَؤُهُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ

لکھی ہوئی حکایت کرنے والی کہ پڑھتی ہے اُسکو یہ امت محمدی

لِيَعْلَمَ مَا فِيْهِ فَتَلْحَقَ بِصَاحِبِهِ تَشْرِيْفًا لَهَا فَأَثْنَى اللّٰهُ

یہانتک جانے امت محمدی جو کچھ کہ بیچ اس کتاب کے ہے تولاحق ہووے امت محمدی مناسب اُسکی کہ جو اسطرح اکرام امت محمدی کی ہوپس تعریف کی اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ أَعْنِيْ عَلٰى أَيُّوْبَ بِالصَّبْرِ مَعَ دُعَائِهِ فِيْ رَفْعِ

اُنکی یعنے ایوب علیہ السلام کی ساتھ صبر کے باوجود دعا کرنے اُنکے کے بیچ دور کرنے کے

الضُّرِّ عَنْهُ فَعَلِمْنَا أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا اللّٰهَ فِيْ كَشْفِ

ضرر اپنے سے پس جانا ہمنے اُس سے اس بات کو کہ تحقیق بندہ جسوقت پکارتا ہے اللہ تعالےٰ کو بیچ دور کرنے

الضُّرِّ عَنْهُ لَا يَقْدَحُ فِيْ صَبْرِهِ وَأَنَّهُ صَابِرٌ وَأَنَّهُ

ضرر کے اپنے سے نہیں ضرر کرتی ہے وہ دعا بیچ صبر اُسکے کے اور تحقیق ایوب علیہ السلام صابر تھے اور تحقیق وہ

نِعْمَ الْعَبْدُ كَمَا قَالَ (إِنَّهُ أَوَّابٌ) أَيْ رَجَّاعٌ إِلٰى

نیک بندے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (کہ تحقیق ایوب اوّاب تھے) یعنے بڑے رجوع کرنے والے طرف

اللّٰهِ لَا إِلَى الْأَسْبَابِ وَالْحَقُّ يَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ بِالسَّبَبِ

اللہ تعالیٰ کے نہ طرف اسباب اور مظاہر کے اور حق تعالیٰ کرتا ہے کام بندے کا وقت رجوع کرنے کے ساتھ کسی سبب خاص کے

لِأَنَّ الْعَبْدَ يَسْتَنِدُ إِلَيْهِ إِذِ الْأَسْبَابُ الْمُزِيْلَةُ لِأَمْرٍ

کیونکہ تحقیق بندہ اوّاب پناہ لیجاتا ہے طرف حق تعالیٰ کے اسلیے کہ اسباب ومظاہر کہ دور کرنے والے امر مضر کے ہیں

مَا كَثِيْرَةٌ وَالْمُسَبِّبُ وَاحِدُ الْعَيْنِ فَرُجُوْعُ الْعَبْدِ إِلَى

بہت ہیں اور مسبب الاسباب ایک ہی ذات ہے پس رجوع کرنا بندے کا طرف

الْوَاحِدِ الْعَيْنِ الْمُزِيْلِ بِالسَّبَبِ ذٰلِكَ الْأَلَمَ أَوْلٰى

ایک ہی ذات کے کہ دور کرنے والی ہے وہ ذات بذریعہ سبب خاص کے اوس درد کو بہتر اور مناسب تر ہے

مِنَ الرُّجُوْعِ إِلٰى سَبَبٍ خَاصٍّ رُبَّمَا لَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ

رجوع کرنے سے بندے کی طرف سبب خاص کے کہ اکثر اوقات نہیں موافقت کرتا ہے وہ سبب خاص

عِلْمَ اللّٰهِ فِيْهِ فَيَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ وَهُوَ مَا دَعَاهُ

ساتھ علم اللہ تعالےٰ کے بیچ دفع ضرر کے پس کہتا ہے بندہ اُسوقت کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہ قبول کی دعا میری حالانکہ دعا کی تھی بندے نے حق تعالیٰ سے

وَإِنَّمَا جَنَحَ إِلٰى سَبَبٍ خَاصٍّ لَمْ يَقْتَضِيْهِ الزَّمَانُ

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ رجوع اور میلان کیا بندے نے طرف سبب خاص کے کہ نہ مقتضی ہوا اُس سبب خاص کا زمانہ

وَلَا الْوَقْتُ فَعَمِلَ أَيُّوْبُ بِحِكْمَةِ اللّٰهِ إِذْ كَانَ نَبِيًّا

اور وقت پس عمل کیا ایوب علیہ السلام نے ساتھ حکمت اور معرفت اللہ تعالیٰ کے اسلیے کہ تھے وہ پیغمبر

لِمَا عَلِمَ أَنَّ الصَّبْرَ الَّذِيْ هُوَ حَبْسُ النَّفْسِ عَنِ

کیونکہ جانا تھا انہوں نے اس بات کو کہ تحقیق صبر روکنا نفس کا ہے

۲۱۵

٢١٦

الشَّکوٰی عِندَ الطَّائِفَةِ وَلَیسَ ذٰلِکَ بِحَدٍّ لِلصَّبرِ

مطلق شکایت سے نزدیک ایک گروہ خاص کے حالانکہ نہیں ہے وہ تعریف تعریف صبر کی

عِندَنَا وَاِنَّمَا حَدُّہٗ حَبسُ النَّفسِ عَنِ الشَّکوٰی

نزدیک ہمارے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ تعریف صبر کی روکنا نفس کا ہے شکایت سے

لِغَیرِ اللّٰہِ لَا اِلَی اللّٰہِ فَحَجَبَ الطَّائِفَةَ نَظَرُھُم فِی اَنَّ

طرف غیر اللہ تعالیٰ کے نہ طرف اللہ تعالیٰ کے پس محجوب بنا دیا اس گروہ کو نظر انکی نے اوپر اسبات کے کہ تحقیق

الشَّاکِیَ یَقدَحُ بِالشَّکوٰی فِی الرِّضَاءِ بِالقَضَاءِ

شکایت شاکی کی ضرر کرتی ہے بسبب شکایت اپنی کے بیچ حق رضا بالقضا کے

وَلَیسَ کَذٰلِکَ فَاِنَّ الرِّضَاءَ بِالقَضَاءِ لَا یَقدَحُ

حالانکہ نہیں ہے وہ امر ایسا اسلئے کہ تحقیق رضا مندی عبد کی کہ ساتھ قضائے الٰہی کے ہو نہیں ضرر کرتی ہے

فِیہِ الشَّکوٰی اِلَی اللّٰہِ وَلَا اِلٰی غَیرِہٖ وَاِنَّمَا یَقدَحُ

بیچ اسکے شکایت عبد کی طرف اللہ تعالیٰ کے اور طرف غیر اللہ تعالیٰ کو اور سوائے اسکے نہیں ہے کہ ضرر کرتی ہو شکایت

فِی الرِّضَاءِ بِالمَقضِیِّ وَنَحنُ مَا خُوطِبنَا بِالرِّضَاءِ

بیچ حق رضا بالمقضی ہے کے یعنی ساتھ درد کے اور ہم نہیں مامور ہوئے ہیں واسطے راضی ہونے

بِالمَقضِیِّ وَالضُّرُّ ھُوَ المَقضِیُّ مَا ھُوَ عَینُ القَضَاءِ

ساتھ مقضی ہے کے یعنی ساتھ درد کے اور ضرر اور درد ہی مقضی ہے ہے اور نہیں ہے مقضی عین قضا کا

وَعَلِمَ اَیُّوبُ اَنَّ فِی حَبسِ النَّفسِ عَنِ الشَّکوٰی

اور جانا تھا ایوب علیہ السلام نے اسبات کو تحقیق روکنا نفس کا شکایت کرنے سے

اِلَی اللّٰہِ فِی رَفعِ الضُّرِّ مُقَاوَمَةَ القَھرِ الاِلٰھِیِّ

طرف اللہ تعالیٰ کے بیچ دور کرنے ضرر کے برابری کرنا ہے ساتھ قہر الٰہی کے

وَھُوَ جَھلٌ بِالشَّخصِ اِذَا ابتَلَاہُ اللّٰہُ بِمَا تَتَاَلَّمُ

اور یہ جہل اور نادانی ہے شخص مذکور سے جس وقت مبتلا کرے اسکو اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ درد پاتا ہے

مِنہُ نَفسُہٗ فَلَا یَدعُو اللّٰہَ فِی اِزَالَةِ ذٰلِکَ الاَمرِ

اس سے نفس اسکا پس نہیں دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے بیچ دور کرنے اوس امر

المؤلم بل ينبغي له عند المحقق أن يتضرع ويسأل الله في

درد پہنچانے والے کے بلکہ سزاوار ہے بندہ کو نزدیک عارف محقق کے یہ کہ زاری کرے اور سوال کرے اللہ تعالیٰ سے بیچ

إزالة ذلك عنه فإن ذلك إذاية له عن جناب الله

دور کرنے اُس درد کے اپنے سے اسلیے کہ تحقیق دفع کرنا درد کا بندہ سے دفع کرنا درد کا ہے جناب الٰہی سے

عند العارف صاحب الكشف فإن الله قد وصف

نزدیک عارف صاحب کشف کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے صفت کی

نفسه بأنه يؤذى فقال إن الذين يؤذون الله ورسوله

ذات اپنی کی اس طرح پر کہ تحقیق وہ ایذا دیا جاتا ہے پس فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول اسکے کو

وأي أذى أعظم من أن يبتليك ببلاء عند غفلتك

اور کونسی ایذا بڑی ہے حق تعالیٰ کو اس بات سے کہ مبتلا کرے حق تعالیٰ تجھکو ساتھ کسی بلا کے وقت غفلت تیری کے

عنه أو عن مقام إلهي لا تعلمه لترجع إليه بالشكوى

حق تعالیٰ سے یا مقام الٰہی سے کہ نہیں جانتا ہے تو اسکو تاکہ رجوع کرے تو طرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکایت کے

فيرفعه عنك فيصح الافتقار الذي هو حقيقتك فيرتفع

پس دور کرے حق تعالےٰ اسکو تجھ سے پس صحیح ہووے احتیاج کہ وہ حقیقت تیری ہے پس دور ہووے

عن الحق الأذى بسؤالك إياه في رفعه عنك إذ أنت

حق تعالےٰ سے ایذا بسبب سوال تیرے کے حق تعالےٰ سے بیچ دور کرنے اُس ایذا کے تجھ سے اسلیے کہ تو

صورته الظاهرة كما جاع بعض العارفين فبكى

صورت ظاہری حق تعالیٰ کی ہے جیسے کہ بھوکے رہے بعض عارف اور روئے

فقال له في ذلك من لا ذوق له في هذا الفن

پس کہا واسطے اُس عارف کے بیچ اس حالت کے اُس شخص نے کہ نہیں ہے ذوق واسطے اسکے بیچ اس فن معرفت کے

معاتبا له فقال العارف إنما جوعني لأبكي يقول

اُس حال میں کہ ملامت کرنیوالا تھا واسطے اُس عارف کے پس کہا عارف نے سوائے اسکے نہیں ہے کہ بھوکا رکھا اللہ تعالیٰ نے مجھکو کہ روؤں میں کہتا ہے عارف صاحب بلا

إنما ابتلاني بالضر لأسأله في رفعه عني

سوائے اسکے نہیں ہے کہ مبتلا کیا حق تعالیٰ نے مجھکو ساتھ ضرر کے تاکہ سوال کروں میں حق تعالیٰ سے بیچ دفع ضرر کے اپنے سے

وذلك لا يقدح في كونه صابرا فعلمنا أن الصبر

اور یہ سوال نہیں عیب کرتا ہے بیچ صابر ہونے اُسکے کے پس جانا ہم نے اُس سے اس بات کو کہ تحقیق صبر

إنما هو حبس النفس عن الشكوى لغير الله

سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ روکنا نفس کا ہے شکایت سے طرف غیر اللہ تعالےٰ کے

وَاَعْنِي بِالْغَيْرِ وَجْهًا خَاصًّا مِّنْ وُجُوْهِ اللّٰهِ وَقَدْ

اور مراد لیتا ہوں میں ساتھ غیر اللہ تعالےٰ کے کسی ایک مظہر خاص جزئی کو مظاہر اللہ تعالیٰ سے اور بتحقیق

عَيَّنَ الْحَقُّ وَجْهًا خَاصًّا مِّنْ وُجُوْهِ اللّٰهِ وَهُوَ الْمُسَمّٰى

تعین کیا حق تعالیٰ نے واسطے سوال اور رفع حاجات بندہ کا ایک مظہر خاص جامع کو مظاہر سے اور اس مظہر خاص کا نام رکھا گیا ہے

وَجْهُ الْهُوِيَّةِ فَيَدْعُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ فِيْ رَفْعِ

وجہ الہویۃ اور وجہ اللہ پس پکارے پکارنے والا حق تعالیٰ کو اس مظہر خاص سے بیچ دفع کرنے

الضُّرِّ عَنْهُ لَا مِنَ الْوُجُوْهِ الْاُخَرِ الْمُسَمَّاةِ اَسْبَابًا

ضرر اپنے کے نہ وجوہ اور مظاہر جزئیات دوسرے سے کہ نام رکھا گیا انکا اسباب

وَلَيْسَتْ اِلَّا هُوَ مِنْ حَيْثُ تَفْصِيْلِ الْاَمْرِ فِيْ نَفْسِهٖ

اگرچہ نہیں ہیں وہ اسباب مگر عین حق تعالےٰ کے باعتبار تفصیل اور شرح امر جامع مقتضاء کے بیچ ذات حق تعالیٰ

فَالْعَارِفُ لَا يَحْجُبُهٗ سُؤَالُهٗ هُوِيَّةَ الْحَقِّ فِيْ رَفْعِ الضُّرِّ

پس عارف کو نہیں محجوب کرتا ہے سوال کرنا اسکا ذات حق تعالےٰ سے بیچ دفع کرنے ضرر

عَنْهُ عَنْ اَنْ يَكُوْنَ جَمِيْعُ الْاَسْبَابِ عَيْنَهٗ مِنْ

اپنے کے اسبابات سے کہ ہو دیں تمامی اسباب عین حق تعالےٰ کے

حَيْثِيَّةٍ خَاصَّةٍ وَهٰذَا لَا يَلْزَمُ طَرِيْقَتَهٗ اِلَّا

باعتبار خاص کے اور یہ مذکور ایک راہ ہے کہ نہیں التزام کرتا ہے طریقہ اسکا کوئی مگر

الْاُدَبَاءُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الْاُمَنَاءُ عَلٰى اَسْرَارِ

صاحب ادب بندوں میں سے اللہ تعالےٰ کے کہ امانت دار ہیں وہ اوپر اسرار

اللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ اُمَنَاءَ لَا يَعْرِفُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ وَيَعْرِفُ

الٰہی کے اسلیے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے بندہ امانتدار ہیں کہ نہیں پہچانتا ہے انکو کوئی سوا اللہ تعالیٰ کے اور پہچانتا ہے

بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَقَدْ نَصَحْنَاكَ فَاعْمَلْ وَاِيَّاهُ سُبْحَانَهٗ فَاسْئَلْ

بعض انکا بعض کو اور تحقیق نصیحت دی ہم نے تجھکو اے طالب پس عمل کر تو اور خاص حق سبحانہ تعالیٰ ہی سے سوال کر نہ غیر سے

فَصُّ حِكْمَةٍ جَلَالِيَّةٍ فِيْ كَلِمَةٍ يَحْيَوِيَّةٍ

فص حکمت جلالیہ کی بیچ بیان کلمہ یحیویہ کے

219

هذه الحكمة الأوليّة في الأسماء فإنّ الله سمّاه يحيى

یہ حکمت جلالیہ پہلی حکمت ہے بیچ اسما کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے نام رکھا یحییٰ کا یحییٰ

أي يحيى به ذكر زكريّا ولم نجعل له من قبل سميّا فجمع

یعنے زندہ ہووے بسبب اوسکے ذکر زکریا علیہ السلام کا (اور نہ گردانا ہمنے واسطے اوسکے پہلے اوس سے ہمنام) پس جمع کیا

له بين حصول الصفة التي فيمن غبر ممّن ترك

واسطے یحییٰ علیہ السلام کے دو صفتوں کو ایک تو حاصل ہونا اوس صفت خاص کا جو کہ ثابت ہے بیچ اوس شخص کے کہ گذر گیا وہ یعنے وہ شخص کہ چھوڑا اوسنے

ولداً يحيى به ذكره وبين اسمه بذلك فسمّاه يحيى

ایسا ایک فرزند کہ زندہ ہووے بسبب اوسکے ذکر اوس شخص کا اور دوسری صفت اسم اوسکا ہے کہ یحییٰ ہو پس نام رکھا حق تعالیٰ نے اوسکا یحییٰ

فكان اسمه يحيى كالعلم الذوقي فإنّ آدم حيي

پس ہوا نام اوسکا کہ یحییٰ ہے مانند علم ذوقی کے اسلیے کہ تحقیق آدم علیہ السلام کا ذکر زندہ

ذكره بشيث ونوحاً حيي ذكره بسام وكذلك

ہوا بسبب شیث علیہ السلام کے اور نوح علیہ السلام کا ذکر زندہ ہوا بسبب سام کے اور ایسا ہی حال ہے دوسرے

الأنبياء ولكن ما جمع الله لأحد قبل يحيى بين

انبیا کا ولیکن نہ جمع کیا اللہ تعالےٰ نے واسطے کسی کے پہلے یحییٰ علیہ السلام کے دو چیزوں میں

الاسم العلم منه وبين الصفة إلّا لزكريّا عناية

ایک تو اسم علم اوسکا اور دوسرے صفت مذکورہ مگر واسطے زکریا علیہ السلام کے از روے عنایت کے

منه إذ قال (هب لي من لدنك وليّا) فقدّم الحقّ على

اپنی طرف سے جسوقت کہا اونہوں نے (بخش تو واسطے میرے اپنی طرف سے ولی) پس مقدم کیا زکریا نے حق تعالیٰ کو اوپر

ذكر ولده كما قدّمت آسية ذكر الجار على الدار

ذکر فرزند اپنے کے جیسے کہ مقدم کیا تھا آسیہ زوجۂ فرعون نے ذکر ہمسایہ کا یعنی حق تعالیٰ کا اوپر گھر کے یعنی جنت کے

في قولها (عندك بيتاً في الجنّة) فأكرمه الله بأن قضى

بیچ قول اپنے کے (اے رب بنا کر واسطے میرے نزدیک اپنے سے گھر بیچ جنت کے) پس اکرام اور بزرگی کی زکریا علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے ساتھ پورا کرنے

حاجته وسمّاه بصفته حتّى يكون اسمه تذكاراً

اوسکے حاجت کو اور نام رکھا اوسنے یحییٰ کا ساتھ صفت یحییٰ کے تاکہ ہووے نام اوسکا یادگار

لما طلبه منه نبيّه زكريّا لأنّه عليه

اوس چیز کا کہ طلب کیا اوسکو حق تعالیٰ سے نبی اوسکا کہ زکریا ہے اسلیے کہ تحقیق زکریا علیہ

السلام آثر بقاء ذكر الله في عقبه إذ الولد سرّ أبيه

السلام نے اختیار کیا باقی رہنا ذکر خدا کا پیچھے اپنے اسلیے کہ فرزند بھید باپ کا ہے

فقال (يرثني ويرث من آل يعقوب) وليس ثم موروث

پس کہا زکریا نے (کہ وارث ہووے میرا اور وارث ہووے اولاد یعقوب کا) اور نہیں ہے بیچ خاندان انبیا کی کوئی

في حق هؤلاء الا مقام ذكر الله والدعوة اليه

حق میں انکے مگر قایم کرنا ذکر اللہ تعالی کا اور بلانا لوگوں کو طرف اللہ تعالے کے

ثم انه تعالى بشره بما قدمه من سلامه عليه

پھر تحقیق کہ حق تعالی نے بشارت دی یحیی علیہ السلام کو ساتھ اُس چیز کے کہ مقدم کی تھی حق تعالی نے واسطے انکے سلامتی اپنی اوپر انکے

(يوم ولد ويوم يموت ويوم يبعث حيا) فجاء بصفة

جسدن پیدا ہوے اور جسدن مرینگے اور جسدن اوٹھینگے زندہ ہوکر) پس لایا حق تعالی صفت

الحيوة وهي اسمه واعلم بسلامه عليه وكلامه

حیات کو اور وہ نام حق تعالے کا ہے اور آگاہ کیا حق تعالی نے سلام اپنے سے اوپر یحیی کے اور کلام حق تعالی کا

صدق فهو مقطوع به وان كان قول الروح (والسلام

سچا ہے اور وہ یقینی ہے اگرچہ قول عیسے علیہ السلام کا کہ یہ ہے (اور سلامتی ہے

علي يوم ولدت ويوم اموت ويوم ابعث حيا)

اوپر میرے جسدن پیدا ہوا میں اور جسدن مرونگا میں اور جسدن اوٹھونگا میں زندہ ہوکر)

اكمل في الاتحاد فهذا اكمل في الاتحاد

کامل ہے بیچ اتحاد قول حق تعالی کی پس یہ قول حق تعالی کا حق میں یحیی کے کامل تر ہے بیچ اتحاد اور

والاعتقاد وارفع للتأويلات فان الذي انخرقت

اعتقاد کے کلام حق کی ساتھ اور بلند تر اور پاک ہے تاویلات سے اسلیے کہ تحقیق جو چیز کہ واقع ہوئی

فيه العادة في حق عيسى انما هو النطق فقد تمكن

بیچ اُسکے خرق عادت بیچ حق عیسی علیہ السلام کے سو اسکے نہیں ہے کہ وہ نطق اور کلام تھا پس تحقیق قادر ہوئی

عقله وتكمل في ذلك الزمان الذي انطقه

عقل انکی اور کامل ہوے وہ بیچ اُس زمانے کے کہ ناطق کیا اونکو

الله فيه فلا يلزم للمتمكن من النطق على اي حالة

اللہ تعالی نے بیچ اُسکے پس نہیں لازم آتا ہو واسطے قدرت والے کلام کے خواہ کسی حالت میں ہو وہ قدرت والا

٢٣٠

٢٢١

كَانَ الصِّدْقُ فِيمَا بِهِ يَنْطِقُ بِخِلَافِ الْمَشْهُودِ لَهُ كَيَحْيَى فَسَلَامُ

گمان ہوتا اسکا بیچ اس چیز کے کہ ساتھ اسکے کلام کرتا ہے بخلاف اس شخص کے کہ شہادت دی گئی جانب حق سے واسطے اسکے جیسے کہ یحییٰ علیہ السلام ہیں پس سلام

الْحَقِّ عَلَى يَحْيَى مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَرْفَعُ لِلْالْتِبَاسِ الْوَاقِعِ فِي

حق تعالیٰ کا اوپر یحییٰ کے اسی وجہ سے بلند اور دور تر ہے شبہ سے کہ واقع ہوا تھا وہ سلام

الْعِنَايَةِ الْإِلٰهِيَّةِ بِهِ مِنْ سَلَامِ عِيسٰى عَلٰى نَفْسِهِ وَإِنْ كَانَتْ

عنایت الٰہی میں بیچ وجود یحییٰ کے ساتھ یحییٰ کے سلام عیسیٰ سے اوپر نفس اپنے کے اگرچہ

قَرَائِنُ الْأَحْوَالِ تَدُلُّ عَلٰى قُرْبِهِ مِنَ اللّٰهِ فِي ذٰلِكَ وَصِدْقِهِ

قرائن احوال کے دلالت کرتے ہیں اوپر قرب عیسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے بیچ قول اور شہادت عیسیٰ کے اور سچائی انکی کے

إِذْ نَطَقَ فِي مَعْرِضِ الدَّلَالَةِ عَلٰى بَرَاءَةِ أُمِّهِ فِي الْمَهْدِ فَهُوَ

اسلیے کہ کلام کیا انہوں نے بیچ مقام دلالت اور شہادت کے اوپر پاکی ماں اپنی کے بیچ گہوارے کے پس عیسیٰ علیہ السلام

أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ وَالشَّاهِدُ الْآخَرُ هُزُّ الْجِذْعِ الْيَابِسِ فَسَقَطَ

ایک گواہ ہیں دونوں گواہوں میں سے اپنی ماں کی پاکی پر اور گواہ دوسرا ہلانا بی بی مریم کا ہے تنہ خشک درخت کھجور کو پس گری کھجور

رُطَبًا جَنِيًّا مِنْ غَيْرِ فَحْلٍ وَلَا تَذْكِيرٍ كَمَا وَلَدَتْ مَرْيَمُ عِيسٰى

تر و تازہ چنی ہوئی بغیر نر اور بغیر جفتی دینے کے جیسے کہ جنا بی بی مریم نے حضرت عیسیٰ کو

مِنْ غَيْرِ فَحْلٍ وَلَا ذَكَرٍ وَلَا جِمَاعٍ عُرْفِيٍّ مُعْتَادٍ لَوْ قَالَ نَبِيٌّ

بغیر نر اور بغیر مرد اور بغیر جماع عرفی متعاد کے جیسا کہ اگر کہے کوئی پیغمبر

آيَتِي وَمُعْجِزَتِي أَنْ يَنْطِقَ هٰذَا الْحَائِطُ فَنَطَقَ الْحَائِطُ وَقَالَ

کہ نشانی نبوت کی میری اور معجزہ میرا یہ کہ کلام کرے یہ دیوار پس کلام کیا دیوار نے اور کہا دیوار نے

فِي نُطْقِهِ تَكْذِبُ مَا أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ لَصَحَّتِ الْآيَةُ وَثَبَتَ

بیچ کلام اپنے کے جھوٹ کہتا ہے تو نہیں ہے تو رسول اللہ کا البتہ صحیح ہوگی نشانی نبوت کی اور ثابت ہوگی

بِهَا أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَلَمْ يُلْتَفَتْ إِلٰى مَا نَطَقَ بِهِ الْحَائِطُ فَلَمَّا

بسبب اسی کے یہ بات کہ تحقیق وہ رسول اللہ کا ہے اور نہ التفات کیا جائیگا طرف اس چیز کے کہ کلام کیا ساتھ اسکے دیوار نے پس جب

دَخَلَ هٰذَا الْاِحْتِمَالُ فِي كَلَامِ عِيسٰى بِإِشَارَةِ أُمِّهِ إِلَيْهِ وَ

داخل ہوا یہ احتمال بیچ کلام عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اشارہ ماں انکی کے طرف انکے حالانکہ

هُوَ فِي الْمَهْدِ كَانَ سَلَامُ اللّٰهِ عَلٰى يَحْيَى أَرْفَعَ مِنْ هٰذَا

عیسیٰ بیچ گہوارے کے تھے ہوگا سلام اللہ تعالیٰ کا اوپر یحییٰ کے بلند تر اس

الْوَجْهِ فَمَوْضِعُ الدَّلَالَةِ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ مَا قِيلَ

وجہ سے پس موضع دلالت کا اوپر نفی ابن اللہ کے یہ ہے کہ تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا ہے واسطے اس قول کے کہ کہا گیا

فيه انه ابن الله وفرغت الدلالة بمجرّد النطق

حق میں عیسیٰ کے کہ تحقیق وہ بیٹا خدا کا ہے اور پوری ہوئی دلالت بمجرد کلام عیسیٰ کے

وانه عبد الله عند الطائفة الاخرى القائلة

کہ تحقیق عیسیٰ بندہ اللہ کا ہے نزدیک گروہ دوسرے کے کہ قائل ہیں

بالنبوة وبقي ما زاد في حكم الاحتمال في النظر

نبوت عیسیٰ کے اور باقی رہی وہ چیز کہ زائد ہے بیچ حکم احتمال کے نظر

العقلي حتى ظهر في المستقبل صدقه في جميع

عقلی میں یہاں تک کہ ظاہر ہووے آئندہ سچائی عیسیٰ کی بیچ تمامی

ما اخبر به في المهد فتحقق ما اشرنا اليه

اُن خبروں سے جو خبر دی عیسیٰ نے ساتھ اسکے بیچ گہوارے کے پس ثابت ہوا اس چیز کو کہ اشارہ کیا ہم نے طرف اسکے

فصّ حكمة مالكية في كلمة زكرياوية

یہ فص حکمت مالکیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ زکریویہ کے

اعلم ان رحمة الله وسعت كل شيء وجودا وحكما

جان تو تحقیق کہ رحمت خدا نے سمایا ہے ہر شے کو وجود اور حکم کی رو سے

وان وجود الغضب من رحمة الله بالغضب

اور تحقیق کہ وجود غضب کا رحمت خدا سے ہے بسبب رحمت خدا کے غضب کے مین تابہ پر

فسبقت رحمته غضبه اي سبقت نسبة الرحمة

پس سابق ہوئی رحمت خدا کی اوپر غضب اسکی کے یعنے سابق ہوئی نسبت رحمت کی

اليه نسبة الغضب اليه ولما كان لكل عين وجود

طرف خدا کے اوپر نسبت غضب کے طرف خدا کے اور جبکہ تھا واسطے ہر ایک عین علمی کے وجود خاص تھی

يطلبه من الله لذلك عمّت رحمته كل عين فانه

کہ طلب کرتی تھی وہ ہر عین علمی وجود خارجی کو اللہ تعالیٰ سے واسطے اسکے شامل ہوئی رحمت حق تعالیٰ کی ہر ایک عین کو اسلئے کہ تحقیق

برحمته التي رحم بها قبل رغبته في وجود

بسبب رحمت اپنی کے کہ رحم کیا اسنے ہر عین پر ساتھ اُسی رحمت کے قبول کیا ہر عین علمی کی رغبت اور میلان کو بیچ وجود

عينه فاوجدها فلذلك قلنا ان رحمة الله

خارجی اپنے کے پس ایجاد کیا یعنے وجود خارجی بخشا حق تعالیٰ نے اعیان کو پس اسیواسطے کہا ہمنے کہ تحقیق رحمت

وسعت كل شيء وجودا وحكما والاسماء الالهية

سمایا ہے ہر شے کو وجود اور حکم کی رو سے اور اسماے الٰہی

من الاشياء وهي ترجع الى عين واحدة

منجملہ اشیا کے ہیں اور یہ تمامی اسما رجوع کرنے ہیں طرف ذات واحدہ کے یعنی طرف ذات الٰہیہ کے

فاول ما وسعته رحمة الله شيئية تلك

پس اول اُس شے کا کہ سمایا ہے اسکو رحمت ذاتیہ الٰہیہ نے شے ہونا ہے یعنے ظاہر اور متجلی ہونا

العين الموجدة للرحمة بالرحمة فاول

اُسی ذات واحدہ کا ہے جو موجد رحمت صفاتیہ اور اسم رحمان کا ہے ساتھ رحمت ذاتیہ اور نفس رحمانی کے پس اول

شيء وسعته الرحمة نفسها ثم الشيئية المشار

شے کہ سمایا ہے اسکو رحمت رحمانیہ نے نفس رحمت رحمانیہ کا شیٔ ہونا اور ظاہر ہونا اس عین موجدہ اسم رحمن کا ہے جو اشارہ کیا گیا ہے

اليها ثم شيئية كل موجود يوجد الى ما لا يتناهى

طرف اُسکے سابق پھر شے ہونا اور ظاہر ہونا ہر موجود کا ہے جو پایا جاوے بیچ زمانۂ غیر متناہی تک

دنيا واخرة وعرضا وجوهرا او مركبا

دنیا میں ہو وہ یا آخرت میں عرض ہو یا جوہر مرکب ہو

وبسيطا ولا يعتبر فيها حصول غرض ولا

یا بسیط اور نہیں اعتبار کیا جاتا ہے بیچ تعلق رحمت کے ہر موجود کے ساتھ حاصل ہونا کسی غرض کا اور نہ

ملائمة طبع بل الملائم وغير الملائم

مناسبت اور موافقت طبیعت کی بلکہ مناسبت اور غیر مناسبت طبیعت کی

كله وسعته الرحمة الالهية وجودا

ہر ایک کو سمایا ہے رحمت الٰہی نے وجود اور حکم کی رو سے

۲۲۳

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ أَنَّ الْأَثَرَ

اور تحقیق ذکر کیا ہم نے بیچ فتوحات مکی کے اس بات کا کہ تحقیق اثر

لَا يَكُونُ إِلَّا لِلْمَعْدُومِ لَا لِلْمَوْجُودِ وَإِنْ كَانَ

نہیں ہوتا ہے مگر واسطے معدوم خارجی کے نہ کہ واسطے موجود خارجی کے اور اگر ہووے اثر

لِلْمَوْجُودِ فَبِحُكْمِ الْمَعْدُومِ وَهُوَ عِلْمٌ غَرِيبٌ

واسطے موجود خارجی کے پس بسبب حکم معدوم خارجی کے ہے اور وہ ایک علم عجیب ہے

وَمَسْأَلَةٌ نَادِرَةٌ وَلَا يَعْلَمُ تَحْقِيقَهَا إِلَّا أَصْحَابُ

اور ایک مسئلہ ہے نادر اور نہیں جانتا ہے تحقیق اس مسئلہ کی کوئی مگر صاحبان

الْأَوْهَامِ فَذَلِكَ بِالذَّوْقِ عِنْدَهُمْ وَأَمَّا مَنْ

وہم اور خیال پس علم اس مسئلہ کا ساتھ ذوق اور کشف کے ہے نزدیک ان صاحبان وہم کے لیکن وہ شخص

لَا يُؤَثِّرُ الْوَهْمُ فِيهِ فَهُوَ بَعِيدٌ عَنْ هَذِهِ

کہ نہیں تاثیر کرتا ہے وہم بیچ اسکے پس وہ شخص بعید ہے اس

الْمَسْأَلَةِ شعر

مسئلہ سے

فَرَحْمَةُ اللهِ فِي الْأَكْوَانِ سَارِيَةٌ

پس رحمت اللہ تعالے کی بیچ موجودات عینیہ کے سرایت کرنے والی ہے

وَفِي الذَّوَاتِ وَفِي الْأَعْيَانِ جَارِيَةٌ

اور بیچ ذاتوں اور اعیان خارجیہ کے جاری ہے

مَكَانَةُ الرَّحْمَةِ الْمُثْلَى إِذَا عُلِمَتْ

مرتبہ رحمت فضیلت والے کا جو وقت معلوم ہووے وہ مرتبہ

مِنَ الشُّهُودِ مَعَ الْأَفْكَارِ عَالِيَةٌ

شہود اور کشف سے ساتھ فکروں کے عالی اور بلند ہے

فَكُلُّ مَنْ ذَكَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَقَدْ سَعِدَ وَمَا ثَمَّ إِلَّا مَنْ

پس جس شخص کو یاد کیا رحمت حق تعالے نے پس تحقیق سعید ہوا وہ شخص اور نہیں ہے بیچ موجودات کے کوئی مگر وہی شخص

ذَكَرَتْهُ الرَّحْمَةُ وَذِكْرُ الرَّحْمَةِ الْأَشْيَاءَ عَيْنُ

گیا دکیا اوسکو رحمت حق تعالیٰ نے اور یاد کرنا رحمت حق تعالیٰ کا اشیا کو عین

إِيجَادِهَا إِيَّاهَا فَكُلُّ مَوْجُودٍ مَرْحُومٌ وَلَا تُحْجَبْ

ایجاد کرنا رحمت کا ہے اُن اشیا کو پس ہر ایک موجود مرحوم ہے اور نہ محجوب ہووے تو

يَا وَلِيِّي عَنْ إِدْرَاكِ مَا قُلْنَاهُ بِمَا تَرَاهُ مِنْ أَصْحَابِ

اے دوست میرے ادراک اور تصدیق سے اُس حکم کے کہ کہا ہمنے اُسکو بسبب اُس چیز کے کہ دیکھتا ہے تو اُسکو اصحاب

الْبَلَاءِ وَمَا تُؤْمِنُ بِهِ مِنْ آلَامِ الْآخِرَةِ الَّتِي

بلاؤں سے اور بسبب اُس چیز کے کہ اعتقاد رکھتا ہے تو ساتھ اُسکے عذاب آخرت سے کہ

لَا تَفْتُرُ عَمَّنْ قَامَتْ بِهِ فَاعْلَمْ أَوَّلًا أَنَّ الرَّحْمَةَ

نہیں سستی رکھتا ہے وہ عذاب اُس شخص سے کہ قایم ہے وہ ساتھ اُسکے پس جان تو اے طالب اول بات کو کہ تحقیق رحمت

إِنَّمَا هِيَ فِي الْإِيجَادِ عَامَّةٌ فَبِالرَّحْمَةِ بِالْآلَامِ

سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ بیچ ایجاد کے شامل ہے تمامی اشیا کو پس بسبب رحمت کے ساتھ دردون اور عذابون کے ہے ایجاد

أَوْجَدَ الْآلَامَ ثُمَّ إِنَّ الرَّحْمَةَ لَهَا الْأَثَرُ

ایجاد کیا حق تعالیٰ نے دردوں اور عذابوں کو پھر تحقیق واسطے رحمت حق تعالیٰ کے اثر

بِوَجْهَيْنِ أَثَرٌ بِالذَّاتِ وَهُوَ إِيجَادُهَا كُلَّ عَيْنٍ

دو وجہوں سے ہے ایک اثر بالذات ہے اور وہ اثر ایجاد کرنا رحمت کا ہے ہر عین

مَوْجُودَةٍ وَلَا تَنْظُرُ إِلَى غَرَضٍ وَلَا إِلَى عَدَمِ غَرَضٍ

موجود علمی کو اور نہیں نظر کرتی ہے یہ رحمت طرف کسی غرض اور عدم غرض کے

وَلَا إِلَى مُلَائِمٍ وَلَا إِلَى غَيْرِ مُلَائِمٍ فَإِنَّهَا نَاظِرَةٌ

اور نہ طرف مناسبت اور غیر مناسبت طبیعت کے اسلیے کہ تحقیق یہ رحمت ذاتیہ نظر کرنے والی ہے

فِي عَيْنِ كُلِّ مَوْجُودٍ قَبْلَ وُجُودِهِ بَلْ تَنْظُرُهُ فِي عَيْنِ

بیچ عین ثابتہ ہر موجود کے قبل وجود خارجی اسکے کے بلکہ نظر کرتی ہے یہ رحمت ہر موجود پر بیچ عین

ثُبُوتِهِ وَلِهَذَا رَأَتِ الْحَقَّ الْمَخْلُوقَ فِي الْاعْتِقَادَاتِ

ثبوت علمی اسکے کے عدم خارجی میں اور اسی واسطے دیکھتی ہے رحمت ذاتیہ اُس حق معبود کو کہ مخلوق اور مجعول ہے بیچ اہل اعتقادات جزئیہ

عَيْنًا ثَابِتَةً فِي الْعُيُونِ الثَّابِتَةِ فَرَحِمَتْهُ بِنَفْسِهَا

ایک عین اعیان ثابتہ میں سے پس رحم کیا اُس رحمت ذاتیہ نے اوپر اُسی معبود مخلوق کے اپنی ہی ذات سے

بِالْإِيجَادِ وَلِذٰلِكَ قُلْنَا إِنَّ الْحَقَّ الْمَخْلُوقَ فِي الْإِعْتِقَادَاتِ

ساتھ وجود بخشنے کے اُسی معبود مخلوق کو اور اسی واسطے کہا ہم نے کہ تحقیق وہ حق معبود کہ مخلوق اور مجعول ہے بیچ اعتقادوں کے

أَوَّلُ شَيْءٍ مَرْحُومٍ بَعْدَ رَحْمَتِهَا بِنَفْسِهَا فِي تَعَلُّقِهَا

اول اُس شئے کا ہے کہ رحم کیا گیا اور متعلق ہوا وہ ساتھ رحمت کے بعد رحم کرنے رحمت کی اپنی ذات پر بیچ تعلق اُسی رحمت کے

بِإِيجَادِ الْمَرْحُومِينَ وَلَهَا أَثَرٌ آخَرُ بِالسُّؤَالِ فَيَسْأَلُ

ایجاد کرنے میں باقی مرحومون کے اور اسی واسطے رحمت کا اثر دوسرا ہے کہ متعلق ہے ساتھ سوال کے پس سوال کرتے ہیں

الْمَحْجُوبُونَ الْحَقَّ أَنْ يَرْحَمَهُمْ فِي اعْتِقَادِهِمْ وَ

محجوبین حق تعالے سے اس بات کا کہ رحم کرے حق تعالی اُنپر موافق اعتقاد اُنکے کے اور

أَهْلُ الْكَشْفِ يَسْأَلُونَ رَحْمَةَ اللّٰهِ أَنْ تَقُومَ بِهِمْ

اہل کشف سوال کرتے ہیں رحمت سے اللہ تعالی کی اسبات کا کہ قایم رہے رحمت ساتھہ اُنکے

فَيَسْأَلُونَهَا بِاسْمِ اللّٰهِ فَيَقُولُونَ يَا اللّٰهُ ارْحَمْنَا

پس سوال کرتے ہیں وہ لوگ رحمت کا ساتھ نام اللہ کے پس کہتے ہیں ای اللہ رحم فرما ہم پر

وَلَا يَرْحَمُهُمْ إِلَّا قِيَامُ الرَّحْمَةِ بِهِمْ فَلَهَا الْحُكْمُ

اور نہیں رحم فرماتا ہے حق تعالی اُنپر مگر قایم کر دینا رحمت کا ساتھ اُنکے پس واسطے رحمت ہی کے حکم ہے جو ہم پر

لِأَنَّ الْحُكْمَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْحَقِيقَةِ لِلْمَعْنَى الْقَائِمِ

اسلیے کہ تحقیق حکم سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ حقیقت میں واسطے ایک معنی اور مرتبے کے ہے جو قایم ہے وہ

بِالْمَحَلِّ فَهُوَ الرَّاحِمُ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَلَا يَرْحَمُ اللّٰهُ عِبَادَهُ

ساتھ محل کے پس وہی معنی رحم کرنے والے ہیں حقیقت میں نفس محل پر اور نہیں رحم کرتا ہے اللہ تعالی بندوں پر اپنے کے

الْمَعْنِيِّينَ بِهِمْ إِلَّا بِالرَّحْمَةِ فَإِذَا أَقَامَتْ بِهِمُ الرَّحْمَةُ

جو معتبر ہیں مگر ساتھ قیام رحمت کے پس جبوقت قایم ہوئی ساتھ اُنکے رحمت حق تعالی کی

وَجَدُوا حُكْمَهَا ذَوْقًا فَمَنْ ذَكَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَقَدْ

پاتے ہیں وہ حکم رحمت کو ذوق اور وجدان سے پس جس شخص کو یاد کیا رحمت نے پس تحقیق

۲۲۶

رُحِمَ واسمُ الفاعلِ هو الرحيمُ والراحمُ والحكمُ

مرحوم ہوا وہ اور اسم فاعل وہی رحیم اور راحم ہے اور حکم

لا يتّصفُ بالخلقِ لأنّهُ أمرٌ توجبُهُ المعاني لذواتها

نہیں متصف ہوتا ہے ساتھ خلق کے اسلیے کہ تحقیق حکم ایک امر معنوی ہے کہ موجب اسکے معانی لطیفہ ہیں واسطے ذاتوں اپنی کے

فالأحوالُ لا موجودةٌ ولا معدومةٌ أي لا عينَ

پس احوال اور احکام نہ موجود ہیں خارج میں اور نہ معدوم خارج سے یعنے نہیں ہے کوئی ذات

لها في الوجودِ لأنّها نِسَبٌ ولا معدومةٌ في الحكمِ

واسطے اُنکے بیچ وجود خارجی کے اسلیے کہ تحقیق وہ احوال اور احکام نسبتیں ہیں اور نہ وہ احوال و احکام معدوم محض ہیں بیچ حکم کے

لأنّ الذي قامَ بهِ العلمُ يُسمّى عالماً وهو الحالُ

اسلیے کہ تحقیق جس شخص کے ساتھ قایم ہوتا ہے علم مثلاً نام رکھا جاتا ہے اسکا عالم اور وہ قیام ایک حال ہے

فالعالمُ ذاتٌ موصوفةٌ بالعلمِ فما هو عينُ الذاتِ

پس عالم ایک ذات ہے کہ موصوف ہے ساتھ صفت علم کے پس نہیں ہے وہ اتصاف اور حال عین اس ذات کا

ولا عينُ العلمِ وما ثَمَّ إلّا علمٌ وذاتٌ قامَ بها

اور نہ عین اس علم کا اور نہیں ہے بیچ اتصاف کے مگر علم اور ذات کہ قایم ہے ساتھ اسی ذات کے

هذا العلمُ وكونُهُ عالماً حالٌ لهذهِ الذاتِ باتّصافها

یہ علم اور ہونا اس عالم کا یعنی عالم حال ہے واسطے اس ذات کے بسبب متصف ہونے اس ذات کے

بهذا المعنى فحدثت نسبةُ العلمِ إليهِ فهو المسمّى

ساتھ اس معنے کے پس پیدا ہوئی نسبت علم کی طرف عالم کے پس وہ شخص کہ قایم ہے ساتھ اسکے علم نام رکھا گیا اسکا

عالماً والرحمةُ على الحقيقةِ نسبةٌ من الراحمِ

عالم اور رحمت حقیقت میں ایک نسبت ہے نسبتوں میں سے راحم کی

وهي الموجبةُ للحكمِ فهي الراحمةُ والذي أوجدها

اور وہی رحمت موجب اور مثبت حکم کی ہے پس وہ رحمت راحم اور رحیم ہے اور جسنے پیدا کیا رحمت کو

في المرحومِ ما أوجدها ليرحمَهُ بها وإنّما أوجدها

بیچ مرحوم کے نہ پیدا کیا اسنے رحمت کو واسطے اسکے کہ رحم کرے ساتھ اسکے مرحوم پر ساتھ رحمت کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ پیدا کیا اسنے رحمت کو

۲ صادر ہوتے ہیں اُس عبد سے افعال خوارق عادات اور انواع معجزات اور کرامات کے اور رحمت مبدا تمامی صفات فعلیہ کی ہے ۱۲ منہ

لِيَرْحَمَ بِهَا مَنْ قَامَتْ بِهٖ وَهُوَ سُبْحَانَهٗ لَيْسَ بِمَحَلٍّ

واسطے اسکے کہ رحم کرے وہ ساتھ اُس رحمت کے اُس شخص پر کہ قائم ہو رحمت ساتھ اسکے اور حق سبحانہ تعالیٰ نہیں ہے محل

لِلْحَوَادِثِ فَلَيْسَ بِمَحَلٍّ لِاِيْجَادِ الرَّحْمَةِ فِيْهِ وَهُوَ

حوادث کا پس نہیں ہے حق تعالیٰ محل ایجاد رحمت کا بیچ مرحوم کے حالانکہ حق تعالیٰ ہی

الرَّاحِمُ وَلَا يَكُوْنُ الرَّاحِمُ رَاحِمًا اِلَّا بِقِيَامِ الرَّحْمَةِ

راحم ہے اور نہیں ہوتا ہے راحم رحم کرنیوالا کسی پر مگر بسبب قیام رحمت کے

بِهٖ فَثَبَتَ اَنَّهٗ عَيْنُ الرَّحْمَةِ وَمَنْ لَّمْ يَذُقْ هٰذَا

ساتھ اسکے پس ثابت ہوا یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ عین رحمت ہے اور جسنے نہ چکھا اس

الْاَمْرَ وَلَا كَانَ لَهٗ فِيْهِ قَدَمٌ مَا اجْتَرَأَ اَنْ يَقُوْلَ

امر ذوقی کو اور نہیں ہے اسکو بیچ اس امر کے دخل نہ دلیری کی اُسنے اسبات پر کہ کہے

اِنَّهٗ عَيْنُ الرَّحْمَةِ اَوْ عَيْنُ الصِّفَةِ فَقَالَ مَا هُوَ

کہ تحقیق حق تعالیٰ عین رحمت یا عین صفت ہے پس قائل ہوا یعنی اشعری کہ نہیں ہے حق تعالیٰ

عَيْنُ الصِّفَةِ وَلَا غَيْرُهَا فَصِفَاتُ الْحَقِّ

عین صفت اور نہ غیر صفت پس صفات حق تعالیٰ کے

عِنْدَهٗ لَا هِيَ هُوَ وَلَا هِيَ غَيْرُهٗ لِاَنَّهٗ لَا يَقْدِرُ

نزدیک اُس شخص کے نہ عین حق ہیں اور نہ غیر حق اسلیے کہ تحقیق وہ شخص نہیں قادر ہوتا ہے

عَلٰى نَفْيِهَا وَلَا يَقْدِرُ اَنْ يَجْعَلَهَا عَيْنَهٗ فَعَدَلَ

اوپر نفی کرنے صفات حق تعالیٰ کی اور نہیں قادر ہوتا ہے وہ اسپر کہ گردانے وہ صفات حق کو عین حق پس گردانی کی اُسنے

اِلٰى هٰذِهِ الْعِبَارَةِ وَهِيَ عِبَارَةٌ حَسَنَةٌ وَغَيْرُهَا

طرف اس بیان کے اور وہ بیان ایک عبارت ہے حسن اور غیر اس عبارت حسنہ کا

اَحْسَنُ بِالْاَمْرِ مِنْهَا وَاَرْفَعُ لِلْاِشْكَالِ وَهُوَ الْقَوْلُ

سزاوار تر ہے نفس الامر میں اچھی عبارت حسنہ سے اور زیادہ تر ہے واسطے رفع اشکال تعدد قدما کے اور غیر اسی عبارت حسنہ کا قول ہونا

نَفَى أَعْيَانَ الصِّفَاتِ وُجُودًا قَائِمًا بِذَاتِ الْمَوْصُوفِ

نفی اعیان یا ذوات صفات حق تعالیٰ کا بوجود اور محقق کی رو سے کہ قائم ہو وہ وجود اور محقق بی ساتھ ذات موصوف کے

وَإِنَّمَا هِيَ نِسَبٌ وَإِضَافَاتٌ بَيْنَ الْمَوْصُوفِ بِهَا وَبَيْنَ

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ صفات نسبتیں اور اضافتیں ہیں درمیان اس ذات کے کہ موصوف ہے وہ ذات ساتھ ان صفات کے اور درمیان

أَعْيَانِهَا الْمَعْقُولَةِ وَإِنْ كَانَتِ الرَّحْمَةُ جَامِعَةً

حقائق معقولہ ان صفات کے اگرچہ ہے رحمت جامع تمامی صفات کی

فَإِنَّهَا بِالنِّسْبَةِ إِلَى كُلِّ اسْمٍ إِلٰهِيٍّ مُخْتَلِفَةٌ فَلِهٰذَا يَسْأَلُ

ولیکن رحمت بہ نسبت ہر ایک اسم الٰہی کے مختلف ہیں پس بسبب اسی اختلاف کے سوال کیا جاتا ہے

الْحَقُّ سُبْحَانَهُ أَنْ يَرْحَمَ بِكُلِّ اسْمٍ إِلٰهِيٍّ فَرَحْمَةُ اللهِ وَ

حق سبحانہ تعالیٰ سے اس بات کا کہ رحم کرے حق تعالیٰ موافق ہر ایک اسم الٰہی کے پس رحمت اللہ تعالیٰ کے اور

الْكِنَايَةُ هِيَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ لَهَا شُعَبٌ

کنایہ کی یعنے ضمیر متکلم اور مخاطب کی وہ ہے کہ سمایا ہوا ہے ہر شے کو پھر واسطے رحمت کے شعبے

كَثِيرَةٌ تَتَعَدَّدُ بِتَعَدُّدِ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ فَمَا تَعُمُّ

بہت ہیں کہ متعدد و منتشر ہوتی ہے رحمت موافق شمار اسمای الٰہی کے اور جب یہی ہے پس نہیں عام ہوتی ہے رحمت

بِالنِّسْبَةِ إِلَى ذٰلِكَ الْاِسْمِ الْخَاصِّ الْإِلٰهِيِّ فِي قَوْلِ

بہ نسبت طرف اسی اسم خاص الٰہی کے بیچ قول

السَّائِلِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ

سائل کے یہ ہے اے رب میرے معاف کر اور رحم کر اور بہ نسبت غیر اسکے جو اسم خاص ہے

الْأَسْمَاءِ حَتّٰى الْمُنْتَقِمِ لَهُ أَنْ يَقُولَ يَا مُنْتَقِمُ

اسمائے الٰہی میں سے یہاں تک کہ بہ نسبت اسم منتقم کے پہنچتا ہے سائل کو یہ کہ کہے وہ اے منتقم

ارْحَمْنِي وَذٰلِكَ لِأَنَّ هٰذِهِ الْأَسْمَاءَ تَدُلُّ عَلَى

رحم کر مجھپر اور یہ عدم عمومیت رحمت کی اسواسطے ہے کہ تحقیق یہ اسمائے الٰہی دلالت کرتے ہیں اوپر

الذَّاتِ الْمُسَمَّاةِ وَتَدُلُّ بِحَقَائِقِهَا عَلَى مَعَانٍ

اس ایک ذات کے کہ نام کیا گیا ہے اسکا اسمائے مختلفہ اور دلالت کرتے ہیں وہ اسماء ساتھ حقیقتوں مختلفہ اپنی کے اوپر معنوں

مُخْتَلِفَةٍ فَيَدْعُو بِهَا فِي الرَّحْمَةِ مِنْ حَيْثُ دَلَالَتِهَا عَلَى الذَّاتِ

مختلفہ کے پس پکارتا ہے سائل اللہ تعالیٰ کو ساتھ اُن اسماکے بیچ طلب رحمت کے باعتبار دلالت کرنے اُن اسماکے اوپر اُس ذات کے

الْمُسَمَّاةِ بِذَلِكَ الِاسْمِ لَا غَيْرُ لَا بِمَا يُعْطِيهِ مَدْلُولُ ذَلِكَ

کہ نام رکھا گیا ہو اُس ذات کا ساتھ اُسی اسم خاص کے نہ ساتھ غیر اُسی اسم خاص کے نہ ساتھ اُس مفہوم کے کہ عطا کرتا ہو اُس مفہوم کو مدلول اُس

الِاسْمِ الَّذِي يَنْفَصِلُ بِهِ عَنْ غَيْرِهِ وَيَتَمَيَّزُ فَإِنَّهُ لَا يَتَمَيَّزُ

اسم خاص کا کہ جدا ہوتا ہو وہ اسم خاص بسبب اُس مدلول کے غیر اپنے سے اور ممتاز ہوتا ہو وہ اسلیے کہ تحقیق اسم خاص نہیں متمیز ہوتا ہے

عَنْ غَيْرِهِ وَهُوَ عِنْدَهُ دَلِيلُ الذَّاتِ وَإِنَّمَا يَتَمَيَّزُ بِنَفْسِهِ

غیر اپنے سے اُس حالت میں کہ وہ اسم خاص نزدیک سائل کے دلالت کرنیوالا ذات پر ہو اور سوا اسکے نہیں ہے کہ تمیز ہوتا ہو وہ اسم خاص ساتھ نفس مفہوم

عَنْ غَيْرِهِ لِذَاتِهِ إِذِ الْمُصْطَلَحُ عَلَيْهِ بِأَيِّ لَفْظٍ كَانَ حَقِيقَةٌ

غیر اپنے سے بسبب مفہوم خاص ذات اپنی کے اسلیے کہ وہ مفہوم کہ اصطلاح کی گئی ہو اوپر اسکے ساتھ کسی لفظ کے ہووے وہ ایک ہی حقیقت

مُتَمَيِّزَةٌ بِذَاتِهَا عَنْ غَيْرِهَا وَإِنْ كَانَ الْكُلُّ قَدْ سِيقَ

متمیز ہو ساتھ ذات اپنی کے غیر اپنے سے اگرچہ ہے ہر ایک اسم کہ سیاق اور وضع کیا گیا ہے وہ

لِيَدُلَّ عَلَى عَيْنٍ وَاحِدَةٍ مُسَمَّاةٍ فَلَا خِلَافَ فِي أَنَّهُ لِكُلِّ

واسطے دلالت کرنے اوپر ایک ہی ذات مسمّٰی بالاسما کے پس نہیں ہے خلاف بیچ اسبات کے کہ تحقیق واسطے ہر ایک

اسْمٍ حُكْمٌ لَيْسَ لِلْآخَرِ فَذَلِكَ أَيْضًا يَنْبَغِي أَنْ يُعْتَبَرَ كَمَا

اسم کے ایک ایک حکم خاص ہے کہ نہیں ہے وہ واسطے اسم دوسرے کے پس یہ حکم خاص بھی سزاوار اسبات کا ہے کہ اعتبار کیا جاوے وہ جیسا کہ

يُعْتَبَرُ دَلَالَتُهَا عَلَى الذَّاتِ الْمُسَمَّاةِ وَلِهَذَا قَالَ أَبُو

اعتبار کی جاتی ہے دلالت اسما کی اوپر اُس ذات کے کہ مسمّٰی بالاسما ہے اور اسی واسطے کہا شیخ ابو

الْقَاسِمِ بْنُ قَسِيٍّ فِي الْأَسْمَاءِ الْإِلَهِيَّةِ إِنَّ كُلَّ اسْمٍ عَلَى

القاسم بیٹے قسی نے بیچ حق اسماے الٰہی کے کہ تحقیق ہر ایک اسم خاص اوپر

انْفِرَادِهِ مُسَمًّى بِجَمِيعِ الْأَسْمَاءِ الْإِلَهِيَّةِ كُلِّهَا إِذَا قَدَّمْتَهُ

بسبیل انفراد اپنے کے نام رکھا جاتا ہے ساتھ باقی تمامی اسماے الٰہی کے جس وقت مقدم کرے تو کسی ایک اسم خاص کو

فِي الذِّكْرِ نَعَتَّهُ بِجَمِيعِ الْأَسْمَاءِ وَذَلِكَ لِدَلَالَتِهَا عَلَى

بیچ ذکر کے منعوت اور موصوف کرے تو اُسی اسم خاص کو ساتھ تمامی اسما کے اور یہ حکم عام بسبب دلالت کرنے اُن اسما کے ہے اوپر

عَيْنٍ وَاحِدَةٍ وَإِنْ تَكَثَّرَتِ الْأَسْمَاءُ عَلَيْهَا وَاخْتَلَفَتْ

ایک ہی ذات کے اگرچہ بہت در بہت ہوئے ہیں اسما اوپر اُسی ایک ذات کے اور مختلف ہوتی ہیں

حَقَائِقُهَا أَيْ حَقَائِقُ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ ثُمَّ إِنَّ الرَّحْمَةَ تَنَالُ

حقیقتیں اُنکی یعنی حقیقتیں اُن اسما کی پھر تحقیق رحمت حق تعالیٰ کی پہنچتی ہے بندوں کو

على طريقين طريق الوجوب وهو قوله (فسأكتبها للذين

اوپر دو طرق کے ایک بطریق وجوب کے ہے اور وہ ثابت ہو قول اللہ تعالی سے (پس قریب ہے کہ لکھ دونگا میں اس رحمت کو واسطے انکے جو

يتقون ويؤتون الزكوة) وما قيدهم به من الصفات

کہ ڈرتے ہیں وہ اور دیتے ہیں زکوۃ) اور جیسا کہ مقید کیا حق تعالی نے انکو ساتھ اس چیز کے کہ صفتوں

العلمية والعملية والطريق الآخر الذي تنال به هذه

علم اور عمل سے ہے اور طریق دوسرا وہ ہے کہ پہونچتی ہے ساتھ اسکے بندون کو

الرحمة على طريق الامتنان الالهي الذي لا يقترن

رحمت حق تعالی کی بطریق منت اور احسان الہی کے کہ نہیں نزدیک ہوتا ہے

به عمل وهو قوله (ورحمتي وسعت كل شيء)

ساتھ اسکے کوئی عمل اور وہ ثابت ہو قول اللہ تعالی سے (اور رحمت میری نے سما لیا ہے ہر شے کو)

ومنه قيل (ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما

اور اسی راہ امتنانی سے کہا گیا تاکہ بخشے واسطے تیرے اللہ تعالی جو کچھ کہ ہوا تھا پہلے گناہوں سے اور جو کچھ

تأخر) ومنها قوله اعمل ما شئت فقد غفرت لك

کہ پیچھے ہوا) اور رحمت امتنانی سو ہی قول حق تعالی کا ہو کر تو اے بندے جو کچھ کہ چاہے اسلیے کہ تحقیق بخشا میں نے واسطے تیرے

فاعلم ذلك

پس جان تو اے عارف اسکو

فص حكمة ايناسية في كلمة

یہ فص حکمت ایناسیہ کی ہے بیچ بیان کلمۂ

الياسية

الیاسیہ کے

الياس هو ادريس كان نبيا قبل نوح ورفعه

حضرت الیاس بعینہ وہی ادریس علیہ السلام ہیں کہ تھے وہ نبی قبل نوح علیہ السلام کے اور اٹھا لیا تھا انکو

الله مكانا عليا فهو في قلب الافلاك ساكن

اللہ تعالی نے اوپر مکان بلند کے پس ادریس علیہ السلام بیچ قلب آسمانوں کے رہنے والے ہیں

وهو فلك الشمس ثم بعث الى قرية بعلبك وبعل

اور جب الیاس آسمان آفتاب کا پھر بھیجے گئے وہ طرف اہل قریہ بعلبک کے اور بعل

اسم صنم وبك هو سلطان تلك القرية وكان

نام ایک بت کا ہے اور بک نام بادشاہ اُس قریہ کا ہے اور تھا

هذا الصنم المسمى بعلا مخصوصا بالملك وكان

یہ بت کہ نام اُسکا بعل ہے مخصوص ساتھ بادشاہ کے اور تھے

الياس الذي هو ادريس قد مثل له انفلاق

الیاس علیہ السلام کہ وہ عین ادریس ہیں اُس حالت میں کہ تحقیق متمثل ہوا تھا واسطے اُسکے انشقاق

الجبل المسمى لبنان من اللبانة وهي الحاجة

اُس پہاڑ کا کہ نام رکھا گیا اُسکا لبنان کہ وہ مشتق لبانت سے ہے اور وہ معنی میں حاجت کے ہے یعنی

عن فرس من نار وجميع آلاته من نار فلما

انشقاق جبل لبنان کا گھوڑے سے آتشی سے تھا اور تمامی اوزار اور سامان بھی اُسکے آتشی تھے پس جس وقت

رآه ركب عليه فسقطت عنه الشهوة وكان

دیکھا الیاس علیہ السلام نے اُس گھوڑے کو سوار ہوئے وہ اوپر اُسکے پس ساقط ہوئی اُنسے شہوت نفسانی اور ہوگئے

عقلا بلا شهوة فلم يبق له تعلق بما يتعلق به

الیاس عقل مجرد بلا شہوت پس نہ باقی رہا واسطے اُنکے علاقہ ساتھ اُن چیزوں کے کہ متعلق ہوتے ہیں ساتھ اُسکے

الاغراض النفسية فكان الحق فيه منزها

اغراض نفسانی اور تھا حق تعالیٰ نزدیک الیاس کے منزہ

فكان على النصف من المعرفة بالله فان

پس تھے الیاس علیہ السلام اوپر نصف معرفت حق تعالیٰ کے اسلیے کہ تحقیق

العقل اذا تجرد لنفسه من حيث اخذه

عقل جس وقت مجرد اور پاک ہووے بذاتہ شائبۂ وہم و خیال سے باعتبار اخذ اور حاصل کرنے اُسکے کے

العلوم عن نظره كانت معرفته بالله على التنزيه

علوم کو بطریق عقل اپنے کے ہوگی معرفت عقل کی ساتھ اللہ تعالیٰ کے اوپر سبیل تنزیہ کے

لا على التشبيه واذا اعطاه الله المعرفة بالتجلي

نہ اوپر طریق تشبیہ کے اور جبوقت عطا کرتا ہو صاحب عقل کو اللہ تعالی معرفت ساتھ تجلی کے

كملت معرفته بالله فنزه في موضع وشبه

کامل ہوتی ہو معرفت اسکی ساتھ اللہ تعالی کے پس تنزیہ کرتا ہے وہ بیچ محل تنزیہ کے اور تشبیہ کرتا ہے وہ

في موضع ورأى سريان الحق بالوجود في الصور

بیچ محل تشبیہ کے اور دیکھتا ہے وہ سرایت حق تعالی کی ساتھ وجود یعنے ذات کے بیچ صورتون

الطبيعية والعنصرية وما بقيت له صورة الا و

طبیعیہ اور عنصریہ کے اور نہیں باقی رہتی ہے واسطے اسی صاحب عقل کے کوئی صورت مگر

يرى عين الحق عينها وهذه المعرفة التامة

اس حال میں کہ دیکھتا ہو صاحب عقل بیچ حق تعالی کو عین صورت اور یہ معرفت تام اور کامل وہ ہے

التي جاءت بها الشرائع المنزلة من عند الله

کہ لائے ہیں اسکو شرائع نبوی کہ اتاری گئی ہیں وہ نزدیک سے اللہ تعالے کے

وحكمت بهذه المعرفة الاوهام كلها

اور حکم کیا ساتھ اس معرفت کامل کے تمام حضرات اوہام نے

ولذلك كانت الاوهام اقوى سلطانا في

اور واسطے اسی کے ہیں یہ تمامی حضرات اوہام قوی تر غلبہ کی رو سے بیچ

هذه النشأة من العقول لان العاقل ولو بلغ

اس پیدائش انسانی کے تمامی حضرات عقول سے اسلیئے کہ تحقیق عاقل اگرچہ پہنچے وہ کسی مرتبے تک

ما بلغ في عقله لم يخل عن حكم الوهم عليه والتصور

کہ پہنچے بیچ عقل اپنی کے نہیں خالی ہے وہ حکم وہم سے اوپر اسکے اور تصور سے

فيما عقل فالوهم هو السلطان الاعظم في

بیچ اس چیز کے کہ تعقل کیا ہو عاقل نے پس وہم خود ایک سلطان اعظم اور غالب تر ہے بیچ

هذه الصورة الكاملة الانسانية وبه جاءت

اس صورت کاملہ انسانی کے اور بسبب مدد وہم کے آئی ہیں

الشرائع المنزلة فشبهت ونزهت شبهت

شریعتین جو خدا کے یہان سے آتاری گئی ہین پس تشبیہ کرتی ہین شریعتین حق تعالی کی اور تنزیہ پس تشبیہ کرتے ہین وہ

في التنزيه بالوهم ونزهت في التشبيه بالعقل

بیچ مقام تنزیہ کے ساتھ لسان وہم کے اور تنزیہ کرتے ہین وہ بیچ مقام تشبیہ کے ساتھ لسان عقل کے

فارتبط الكل بالكل فلا يمكن ان يخلو تنزيه

پس مرتبط اور مختلط ہوا ہر ایک امر تشبیہ اور تنزیہ ساتھہ ہر ایک کے پس نہین ممکن ہے یہ کہ خالی ہووے تنزیہ

عن تشبيه ولا تشبيه عن تنزيه قال الله تعالى (ليس كمثله

تشبیہ سے اور تشبیہ تنزیہ سے فرمایا اللہ تعالی نے (نہین ہے مانند اسکے

شئ) فنزه وشبه (وهو السميع البصير) فشبه وهي اعظم

کوئی شے) پس تنزیہ کی حق تعالی نے اور تشبیہ کی اُسنے (اور وہی ہو سننے والا اور دیکھنے والا) یہ تشبیہ کی اسنے اور یہ بزرگ تر

آية نزلت في التنزيه ومع ذلك لم تخل عن تشبيه

ایک آیت ہو کہ نازل ہوئی ہو بیچ تنزیہ کے اور باوجود اسکے نہین خالی ہے وہ آیت تشبیہ سے

بالكاف فهو اعلم العلماء بنفسه وما عبر عن نفسه الا

بسبب حرف کاف تشبیہ کے پس حق تعالی عالم تر عالمون کا ہو ذات اپنی کا اور نہین تعبیر کی حق تعالی نے ذات اپنی سے مگر

بما ذكرناه ثم قال (سبحان ربك رب العزة عما

ساتھہ اُس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے اُسکا ارتباط تشبیہ اور تنزیہ سے پھر فرمایا حق تعالی نے (پاک ہو رب تیرا اے محمد کہ صاحب غلبہ ہے اُس چیز سے

يصفون) وما يصفونه الا بما تعطيه عقولهم فنزه

کہ صفت کرتے ہین عقل والے اُس سے اور نہین صفت کرتے ہین وہ حق تعالی کی مگر ساتھہ اُس چیز کے کہ عطا کرتے ہین اُنکو عقول اُنکی پس تنزیہ کیا

نفسه عن تنزيههم اذ حددوه بذلك التنزيه و

ذات اپنی کی تنزیہ اُنکے سے اسلیئے کہ محدود کیا اُن لوگون نے حق تعالی کو ساتھہ اُسی تنزیہ کے اور

ذلك لقصور العقول عن ادراك مثل هذا ثم جاءت

یہ بسبب قصور عقول کے ہے ادراک سے مثل امر مذکور کے پھر لائین تمام

الشرائع كلها بما تحكم به الاوهام فلم تخل الحق

شریعتین اُس چیز کو کہ حکم کرتے ہین ساتھہ اُسکے حضرات اوہام پس نہین خالی کرتی ہین شریعتین حق تعالی کو

عن صفة يظهر فيها كذا قالت وبذا جاءت فعلمت

کسی ایک صفت سے کہ ظاہر ہووے حق تعالی بیچ اُسکے ایسا ہی کہا ہے شریعتون نے اور ساتھہ اُسکے آئی ہین شریعتین پس جانا اور عمل کیا

الامم على ذلك فاعطاها الحق التجلي فلحقت بالرسل

امتون نے اوپر اُس طریق کے پس عطا کی اُن امتون کو حق تعالی نے تجلی پس لاحق ہوئی وہ وراثت ساتھہ پیغمبرون کے

٢٣٥

وِرَاثَةً فَنَطَقَتْ بِمَا نَطَقَتْ بِهِ رُسُلُ اللّٰهِ (اَللّٰهُ

وراثت کی رو سے پس ناطق ہوئی وہ امت ساتھ اس چیز کے کہ ناطق ہوئے ساتھ اسکے انبیا اللہ تعالیٰ کے (اللہ

اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ) فَاللّٰهُ اَعْلَمُ مُوَجَّهٌ

خوب جانتا ہے کہ کس جگہ رکھے رسالت اپنی کو) پس (اللہ) کی جو بیچ (اللہ اعلم) کے واقع ہے توجیہ کی گئی ہے

لَهُ وَجْهٌ بِالْخَبَرِيَّةِ اِلٰى رُسُلِ اللّٰهِ وَلَهُ وَجْهٌ

ساتھ دو وجہوں کے ایک وجہ اسکی خبر ہونے کی ہے اس قول کی کہ رسل اللہ ہیں باعتبار خبر ہونے کے اور دوسری وجہ اسکی

بِالْاِبْتِدَاءِ اِلٰى اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ وَكِلَا

مبتدا ہونے کی ہے اس قول کی کہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ہے اور ہر

الْوَجْهَيْنِ حَقِيْقَةٌ فِيْهِ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا بِالتَّشْبِيْهِ

دونوں وجہیں حقیقی ہیں بیچ اسی قول کے پس اسی واسطے قائل ہوئے ہم ساتھ تشبیہ کے

فِي التَّنْزِيْهِ وَبِالتَّنْزِيْهِ فِي التَّشْبِيْهِ وَبَعْدَ

بیچ عین تنزیہ کے اور ساتھ تنزیہ کے بیچ عین تشبیہ کے اور بعد

اَنْ تَقَرَّرَ هٰذَا فَاَرْخَى السُّتُوْرَ وَنُسْدِلُ

مقرر ہونے اسکے کہ ذکر ہوا پس چھوڑتے ہیں ہم اہل عرفان پردوں کو اور لٹکاتے ہیں ہم

الْحُجُبَ عَلٰى عَيْنِ الْمُنْتَقِدِ وَالْمُعْتَقِدِ وَاِنْ كَانَا

حجابوں کو اوپر آنکھوں پیرو عقل اور معتقد کے اگرچہ ہیں وہ دونوں

مِنْ بَعْضِ صُوَرِ مَا تَجَلّٰى فِيْهَا الْحَقُّ وَلٰكِنْ قَدْ

بعض صورتوں میں سے ان مظاہر کے کہ تجلی کی بیچ انکے حق تعالیٰ نے ولیکن تحقیق

اُمِرْنَا بِالسَّتْرِ لِيَظْهَرَ تَفَاضُلُ اِسْتِعْدَادِ الصُّوَرِ

مامور ہوئے ہم ساتھ چھپانے اسرار کے تاکہ ظاہر ہو درباہم فضیلت استعداد صور ان کی

فَاِنَّ الْمُتَجَلِّيَ فِيْ صُوْرَةٍ هُوَ بِحُكْمِ اِسْتِعْدَادِ تِلْكَ

اسلیے کہ تحقیق تجلی کرنے والے کی تجلی حق تعالیٰ بیچ کسی صورت کے وہ موافق استعداد اوس

الصُّوْرَةِ فَيَنْتَسِبُ اِلَيْهِ مَا تُعْطِيْهِ حَقِيْقَتُهَا وَلَوَازِمُهَا

صورت کے ہوتی ہے پس نسبت کیجاتی ہے طرف تجلی کرنیوالے کی [illegible]

لا بُدَّ مِن ذلك مثلُ مَن يَرى الحقَّ في النوم و

اور ضرور ہے اس نسبت سوا مانند اُس شخص کے کہ دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو بیچ خواب کے اور

لا يُنكر هذا وانّه لا شكّ الحقّ عينه

نہیں انکار کیا جاتا ہی ایسا اور نہیں انکار کیا جاتا ہی اس امر کا کہ بے شک حق تعالیٰ عین اُس مرئی کا ہے

فيتبعه لوازم تلك الصورة وحقائقها التي

پس تابع ہوتے ہیں حق تعالیٰ کے لوازم اُس صورت کے اور حقائق اُس کے کہ

تجلّى فيها في النوم ثم بعد ذلك يُعبَر اي يجاوز

تجلی کی حق تعالیٰ نے بیچ اُس صورت مرئی کے خواب میں پھر بعد اُسکے تعبیر کرتا ہی یعنے تجاوز کرتا ہے

عنها الى امرٍ آخر يقتضي التنزيه عقلاً فان

دیکھنے والا اُس صورت مرئی سے طرف امر دوسرے کے کہ مقتضی ہو وہ امر تنزیہ حق کو عقل کی راہ سے پس اگر

كان الذي يعبرها ذا كشف او ايمان فلا

ہے وہ شخص کہ تعبیر کرتا ہی وہ اُس صورت مرئی کی صاحب کشف یا صاحب ایمان پس نہیں

يجوز عنها الى تنزيه فقط بل يُعطيها حقّها

تجاوز کرتا ہے وہ اُس صورت مرئی سے طرف تنزیہ محض کے بلکہ عطا کرتا ہی وہ اُس صورت کو حق اُسکا

من التنزيه ومما ظهرت فيه فالله على

تنزیہ سے اور اُس چیز سے کہ ظاہر ہوئی ہی وہ صورت بیچ اُسکے پس اللہ کہ بیچ اللہ اعلیٰ کے واقع ہے

التحقيق عبارة لمن فهم الاشارة وروح هذه

حقیقت میں ایک عبارت ہی واسطے اُس شخص کے کہ سمجھا اُسنے اشارے کو اور روح اُس

الحكمة وفصّها ان الامر ينقسم الى مؤثّر

حکمت کی اور خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ تحقیق امر اور شان الٰہی منقسم ہوتی ہی طرف مؤثر

ومؤثّر فيه وهما عبارتان فالمؤثّر بكلّ

اور مؤثر فیہ کے اور وہ دونوں عبارت ہیں ایک ہی حقیقت سے پس مؤثر ساتھ ہر

وجه وعلى كلّ حال وفي كلّ حضرة هو الله و

وجہ اور اوپر ہر حال اور بیچ ہر حضرت و موطن کے وہی اللہ تعالیٰ ہے اور

الْمُؤَثِّرُ فِيهِ بِكُلِّ وَجْهٍ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ وَفِي كُلِّ حَضْرَةٍ

مؤثر فیہ ساتھ ہر وجہ کے اور اوپر ہر حال اور بیچ ہر حضرت و موطن کے

هُوَ الْعَالَمُ فَإِذَا وَرَدَ فَالْحَقُّ كُلُّ شَيْءٍ بِأَصْلِهِ

وہی عالم ہے پس جس وقت وارد اور حادث ہووے کوئی شئ پس لاحق کرتا ہو طالب ہر شئ حادث کو ساتھ اصل اور علت اپنی کے

الَّذِي يُنَاسِبُهُ فَإِنَّ الْوَارِدَ أَبَدًا لَا بُدَّ أَنْ

کہ مناسب ہے وہ ساتھ اصل اور علت اپنی کے اسلئے کہ تحقیق جو چیز ہمیشہ وارد اور حادث ہوتی ہو ضرور ہے یہ کہ ہووے

يَكُونَ فَرْعًا عَنْ أَصْلٍ وَكَانَتِ الْمَحَبَّةُ الْإِلٰهِيَّةُ

وہ فرع کسی اصل اور علت سے اور حاصل ہوتی ہے محبت الٰہی

عَنِ النَّوَافِلِ مِنَ الْعَبْدِ فَهٰذَا أَثَرٌ بَيْنَ مُؤَثِّرٍ وَ

نوافل سے بندے کی جانب سے پس یہ محبت ایک اثر ہے درمیان مؤثر یعنے حق تعالےٰ

مُؤَثَّرٍ فِيهِ كَانَ الْحَقُّ سَمْعَ الْعَبْدِ وَبَصَرَهُ وَقُوَاهُ

اور مؤثر فیہ یعنے عالم کے ہوتا ہے حق تعالےٰ سماعت بندے کی اور بصر اور باقی قوتیں بندے کی

عَنْ هٰذِهِ الْمَحَبَّةِ فَهٰذَا أَثَرٌ مُقَرَّرٌ لَا تَقْدِرُ

اسی محبت الٰہی سے پس یہی محبت الٰہی ایک اثر ہے مقرر کہ نہیں قادر ہوتا ہے تو

عَلٰى إِنْكَارِهِ لِثُبُوتِهِ شَرْعًا إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا وَ

اوپر انکار اسکے کے بسبب ثابت ہونے اسکے کے شرع سے اگر ہے تو مومن اور معترف شرع کا

أَمَّا الْعَقْلُ السَّلِيمُ فَهُوَ إِمَّا صَاحِبُ تَجَلٍّ إِلٰهِيٍّ فِي مَجْلًى

ولیکن صاحب عقل سلیم پس وہ یا صاحب تجلی الٰہی کا ہے بیچ محل

طَبِيعِيٍّ فَيَعْرِفُ مَا قُلْنَاهُ وَإِمَّا مُؤْمِنٌ مُسْلِمٌ يُؤْمِنُ

طبیعی عنصری کے پس پہچانتا ہے وہ اس چیز کو کہ کہا ہمنے اسکو ویا مومن مسلم ہے کہ ایمان لاتا ہے

بِهِ كَمَا وَرَدَ فِي الصَّحِيحِ وَلَا بُدَّ مِنْ سُلْطَانِ الْوَهْمِ

ساتھ اسکے جیسے کہ وارد ہوا بیچ خبر صحیح کے اور ضرور ہے غلبہ وہم کا اسطرح پر

أَنْ يَحْكُمَ عَلَى الْعَاقِلِ الْبَاحِثِ فِيمَا جَاءَ بِهِ الْحَقُّ فِي

کہ حکم کرے وہ اوپر اس عاقل مومن کے کہ بحث اور تفتیش کرتا ہو وہ بیچ اس چیز کے کہ لایا اور بتلایا اسکو حق تعالےٰ نے بیچ

هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لِاَنَّهٗ مُؤْمِنٌ بِهَا وَاَمَّا عِنْدَ الْمُؤْمِنِ فَيَحْكُمُ

اس صورت طبیعیہ انسانیہ کو اسلیئے کہ تحقیق وہ عاقل مومن ہے ساتھ اسی صورت طبیعیہ انسانیہ کے ولیکن جب عقل غیر مومن پس حکم کرتا ہے وہ

عَلَى الْوَهْمِ بِالْوَهْمِ فَيَتَخَيَّلُ بِنَظْرِهِ الْفِكْرِيِّ اَنَّهٗ قَدْ اَحَالَ

اوپر وہم صحیح کے ساتھ وہم فاسد کے پس خیال کرتا ہے وہ ساتھ نظر فکری اپنی کہ اس بات کو کہ تحقیق اُس رائی نے حکم محال کیا ہے

عَلَى اللهِ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِكَ التَّجَلِّي فِي الرُّؤْيَا وَالْوَهْمُ فِي ذٰلِكَ

اوپر اللہ تعالی کے ساتھ اُس چیز کے کہ عطا کیا اُسکو اُس تجلی نے بیچ خواب کے اور وہم فاسد بیچ اُسی حکم سابق کے

لَا يُفَارِقُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُ لِغَفْلَتِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ وَمِنْ ذٰلِكَ

نہیں جدا ہوتا ہے اُس شخص غیر مومن سے اس جگہ سے کہ نہیں جانتا ہے وہ بسبب غفلت کے اپنی سے اور اسی کو مراد و ذکر فرمایا ہے

قَوْلُهٗ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلَكَ

قول اللہ تعالی کا (دعا کرو تم مجھ سے قبول کرونگا میں واسطے تمہارے) فرمایا اللہ تعالی نے (اور جسوقت سوال کریں تجھکو

عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

بندے میرے میرے حال سے پس تحقیق میں نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں میں پکارنے کا پکارنے والے کو جسوقت پکارتا ہے وہ مجھکو)

اِذْ لَا يَكُوْنُ مُجِيْبًا اِلَّا اِذَا كَانَ مَنْ يَدْعُوْهُ وَاِنْ كَانَ

اسلیئے کہ نہیں ہوتا ہے حق تعالی مجیب صورت کا مگر جسوقت موجود ہو وہ شخص کہ پکارتا ہے وہ حق تعالے کو اگرچہ ہے

عَيْنُ الدَّاعِيْ عَيْنَ الْمُجِيْبِ فَلَا خِلَافَ فِيْ اِخْتِلَافِ الصُّوَرِ

ذات پکارنے والے کی عین مجیب پس نہیں ہے کوئی خلاف بیچ مختلف ہونے صورتوں داعی اور مجیب کے

فَهُمَا صُوْرَتَانِ بِلَا شَكٍّ وَتِلْكَ الصُّوَرُ كُلُّهَا كَالْاَعْضَاءِ

پس داعی اور مجیب دو صورتیں ہیں بے شک اور وہ تمام صورتیں مانند اعضا کے ہیں

لِزَيْدٍ فَمَعْلُوْمٌ اَنَّ زَيْدًا حَقِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ شَخْصِيَّةٌ

واسطے زید کے اور مقرر ہے یہ بات کہ تحقیق زید ایک حقیقت شخصی ہے

وَاَنَّ يَدَهٗ لَيْسَتْ صُوْرَةَ رِجْلِهٖ وَلَا رَاْسِهٖ وَلَا عَيْنِهٖ

اور تحقیق صورت ہاتھ اُسکے کی نہیں ہے صورت پاؤں اور سر اور آنکھ

وَلَا حَاجِبِهٖ فَهُوَ الْكَثِيْرُ الْوَاحِدُ الْكَثِيْرُ بِالصُّوَرِ

اور بھوں اُسکے کی پس زید کثیر ہے اور واحد کثیر ہے ساتھ صورتوں کے

الْوَاحِدُ بِالْعَيْنِ وَكَالْاِنْسَانِ بِالْعَيْنِ وَاحِدٌ بِلَا شَكٍّ وَلَا شَكَّ

اور واحد ہے ساتھ ذات کے اور ایسا ہی انسان ساتھ ذات کے واحد ہے بے شک اور نہیں ہے شک اس بات میں

اَنَّ عَمْرًا مَا هُوَ زَيْدٌ وَلَا خَالِدٌ وَلَا جَعْفَرٌ وَاَنَّ اَشْخَاصَ

کہ تحقیق عمرو نہیں ہے عین زید اور خالد اور جعفر کا اور نہیں ہے شک اسمین کہ تحقیق جزئیات

هٰذِهِ الْعَيْنُ الْوَاحِدَةُ لَا تَتَنَاهَىٰ وُجُوْدًا فَهُوَ

اس ایک ذات انسانی کے نہیں متناہی ہوتی ہیں وجود کی رو سے پس انسان

وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا بِالْعَيْنِ فَهُوَ كَثِيْرٌ بِالصُّوَرِ

اگرچہ ہے واحد ساتھ ذات کے پس وہ کثیر ہے ساتھ صورتوں

وَالْاَشْخَاصِ وَقَدْ عَلِمْتَ قَطْعًا اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا اَنَّ

اور جزئیات کے اور تحقیق جانا تونے یقینا اگر ہے تو مومن اوس بات کو کہ تحقیق

الْحَقَّ عَيْنَهٗ يَتَجَلّٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوْرَةٍ فَيُعْرَفُ ثُمَّ

حق تعالی اپنی ذات سے تجلی کریگا بیچ دن قیامت کے بیچ صورت نیک کے پس پہچانا جاویگا وہ پھر

يَتَحَوَّلُ عَنْهَا فِيْ صُوْرَةٍ فَيُنْكَرُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ عَنْهَا

جاویگا اُس صورت سے طرف صورت قبیح کے پس انکار کیا جاوے گا پھر پھر جاویگا اُس صورت سے

فِيْ صُوْرَةٍ فَيُعْرَفُ وَهُوَ هُوَ الْمُتَجَلِّيْ لَيْسَ غَيْرَهٗ فِيْ كُلِّ

طرف صورت حسن کے پس پہچانا جاویگا وہ اور حق تعالی ہی تجلی کرنے والا ہے ہر صورت میں نہیں ہے غیر اسکا بیچ ہر ایک

صُوْرَةٍ وَمَعْلُوْمٌ اَنَّ هٰذِهِ الصُّوْرَةَ مَا هِيَ تِلْكَ

صورت کے اور مقرر یہ بات کہ تحقیق یہ صورت نہیں ہے مین اُس صورت

الصُّوْرَةُ الْاُخْرٰى فَكَاَنَّ الْعَيْنَ الْوَاحِدَةَ قَامَتْ

دوسری کی پس گویا کہ ذات واحد حق تعالی کی قایم ہوئی

مَقَامَ الْمِرْاٰةِ فَاِذَا نَظَرَ النَّاظِرُ فِيْهَا اِلٰى صُوْرَةِ مُعْتَقَدِهٖ

بیچ مقام آئینہ کے پس جبوقت نظر کرے نظر کرنے والا بیچ اُسی آئینہ حق کے طرف اُس صورت اعتقادی کے

فِي اللّٰهِ عَرَفَهٗ فَاَقَرَّ بِهٖ وَاِذَا اتَّفَقَ اَنْ يَّرٰى فِيْهَا

جو بیچ حق اللہ تعالی کے رکھتا ہے پہچانتا ہو وہ حق تعالی کو پس اقرار کرتا ہو وہ ساتھ اُسکے اور جبوقت اتفاق ہووے یہ کہ دیکھے وہ بیچ اُسی آئینہ حق کے

مُعْتَقَدَ غَيْرِهٖ اَنْكَرَهٗ كَمَا يَرٰى فِي الْمِرْاٰةِ صُوْرَتَهٗ

صورت غیر معتقدہ اپنی کو انکار کرتا ہو وہ اُسکا جیسا کہ دیکھتا ہو وہ بیچ آئینہ کے صورت اپنی

وَصُوْرَةَ غَيْرِهٖ فَالْمِرْاٰةُ عَيْنٌ وَّاحِدَةٌ وَّالصُّوَرُ كَثِيْرَةٌ

اور صورت غیر اپنے کی پس آئینہ ایک ہی ذات ہے اور صورتیں بہت ہیں

فِيْ عَيْنِ الرَّائِيْ وَلَيْسَ فِي الْمِرْاٰةِ صُوْرَةٌ مِّنْهَا جُمْلَةً

بیچ مقابلہ آنکھ دیکھنے والے کے حالانکہ نہیں ہے بیچ آئینہ کے کوئی صورت اُن صورتوں میں سے

وَّاحِدَةً مَّعَ كَوْنِ الْمِرْاٰةِ لَهَا اَثَرٌ فِي الصُّوَرِ بِوَجْهٍ

اصلا باوجودیکہ واسطے اُسی آئینے کے اثر ہے بیچ صورتوں کے ایک وجہ سے

وَمَا لَهَا أَثَرٌ لِوَجْهٍ فَالْأَثَرُ الَّذِي لَهَا كَوْنُهَا تَرُدُّ

اور نہیں ہے واسطے اسی آئینے کے اثر دوسری وجہ سے پس وہ اثر کہ حاصل ہے واسطے آئینہ کے ہونا اسی آئینہ کا ہے واسطے پھیر دینا

الصُّورَةَ مُتَغَيِّرَةَ الشَّكْلِ مِنَ الصِّغَرِ وَ

آئینہ صورت کو جس حال میں کہ وہ صورت مرئیہ مختلف ہو شکل میں بیچ چھوٹی اور

الْكِبَرِ وَالطُّولِ وَالْعَرْضِ فَلَهَا أَثَرٌ فِي

بڑی اور لمبی اور چوڑی ہونے سے پس واسطے آئینے کے اثر ہے بیچ

الْمَقَادِيرِ وَذَلِكَ رَاجِعٌ إِلَيْهَا وَإِنَّمَا كَانَتْ

مقداروں صور مرئیہ کے اور یہ اثر راجع ہے طرف آئینے کے اور سوا اسکے نہیں ہے

هَذِهِ التَّغَيُّرَاتُ مِنْهَا لِاخْتِلَافِ مَقَادِيرِ

کہ یہ تغیرات صورتوں اس آئینہ کے بسبب مختلف ہونے مقداروں

الْمَرَايَا فَانْظُرْ فِي الْمِثَالِ مِرْآةً وَاحِدَةً مِنْ

آئینے کے ہیں پس نظر کر تو بیچ مثال کے ایک ہی آئینہ کو

هَذِهِ الْمَرَايَا لَا تَنْظُرِ الْجَمَاعَةَ وَهُوَ نَظَرُكَ

ان آئینوں میں سے اور نہ نظر کر تو بیچ جماعت اور جملہ آئینوں کے اور یہ نظر کرنا دیکھنا تیرا ہے حق تعالیٰ کو

مِنْ حَيْثُ كَوْنِهِ ذَاتًا فَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

باعتبار ہونے حق تعالیٰ کے ذات بحت پس حق تعالیٰ اس اعتبار سے غنی عن العالمین ہے

وَمِنْ حَيْثُ الْأَسْمَاءِ الْإِلَهِيَّةِ فَذَلِكَ الْوَقْتُ

اور باعتبار اسماے الٰہی کے پس اسوقت

تَكُونُ كَالْمَرَايَا فَأَيُّ اسْمٍ إِلَهِيٍّ نَظَرْتَ فِيهِ

ہوگی ذات حق تعالیٰ کی مثل آئینوں کے کہ اسماء ہیں پس کونسا اسم الٰہی کہ نظر کرے تو بیچ اسکے

نَفْسَكَ أَوْ مَنْ نَظَرَ فَإِنَّمَا يَظْهَرُ فِي النَّاظِرِ حَقِيقَةُ

ذات اپنی کو یا جو شخص کہ نظر کرے اسمیں پس سوا اسکے نہیں ہے کہ ظاہر ہوگی بیچ ناظر کے حقیقت

ذَلِكَ الِاسْمِ فَهَكَذَا هُوَ الْأَمْرُ إِنْ فَهِمْتَ

اس اسم کی پس ایسا ہی امر اور شان الٰہی کی ہے اگر سمجھے تو اے طالب

فَلَا تَجْزَعْ وَلَا تَخَفْ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الشَّجَاعَةَ وَلَوْ

پس مت زاری کر اور مت ڈر تو واسطے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے شجاعت کو اگرچہ ہووے وہ

عَلَى قَتْلِ حَيَّةٍ وَلَيْسَتِ الْحَيَّةُ سِوَى نَفْسِكَ

اوپر قتل ایک سانپ کے اور نہیں ہے سانپ سوائے نفس تیرے کے

وَالحَيَّةُ حَيَّةٌ لِنَفسِهَا بِالصُّورَةِ وَالحَقِيقَةِ وَالشَّيْ

اور یہ سانپ یعنی نفس تیرا زندہ اور باقی ہو بنظر ذات اپنی کے ساتھ صورت کے اور حقیقت کے

لَا يَقتَلُ عَن نَفسِهِ وَإِن أَفسَدَتِ الصُّورَةَ فِي الحِسِّ

قتل اور فنا نہیں کیجاتی ہو ذات اپنی سے اگرچہ مٹ جاتی ہے صورت اسکی بیچ حس ظاہر کے

فَإِنَّ الحَدَّ يَضبِطُهَا وَالخَيَالَ لَا يُزِيلُهَا وَإِذَا كَانَ

اسلیے کہ تحقیق حد ذاتی یعنی تعریف صورت کی نگاہ رکھتی ہو حقیقت صورت کو اور خیال نہیں زائل کرتا ہو نفس مذکور کو اور جس وقت ہووے

الأَمرُ عَلَى هٰذَا فَهٰذَا هُوَ الأَمَانُ عَلَى الذَّوَاتِ

حقیقت امر الٰہی کی اوپر اس مذکور کے پس یہ عدم فنا شئے کا ایک امان ہے اوپر ذاتوں کے

وَالعِزَّةُ وَالمَنعَةُ فَإِنَّكَ لَا تَقدِرُ عَلَى إِفسَادِ

اور عزت اور حراست اسلیے کہ تحقیق تو نہیں قادر ہوتا ہے اوپر فنا کرنے

الحُدُودِ وَأَيُّ عِزَّةٍ أَعظَمُ مِن هٰذِهِ

حدود اور حقائق اشیا کی اور کونسی عزت بزرگتر ہے اس

العِزَّةِ فَتَخَيَّلُ بِالوَهمِ أَنَّكَ قَتَلتَ وَ

عزت سے پس خیال کرتا ہے تو ساتھ وہم کے اس بات کا کہ تحقیق تو نے قتل کیا اپنے نفس کو اور کسیکو حالانکہ

بِالعَقلِ وَالوَهمِ لَم تَزَلِ الصُّورَةُ مَوجُودَةً

عقل اور وہم میں ہمیشہ صورت مثالی مقتول کی موجود ہے

فِي الحَدِّ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ (وَمَا رَمَيتَ إِذ

بیچ حد کے یعنی بیچ حقیقت شئے کے اور دلیل اوپر اسکے قول اللہ تعالیٰ کا ہو (اور نہ پھینکا تو نے جس وقت پھینکا تو نے

رَمَيتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَى) وَالعَينُ مَا أَدرَكَت

ولیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا) اور آنکھ نے نہ دیکھا

إِلَّا الصُّورَةَ المُحَمَّدِيَّةَ الَّتِي ثَبَتَ لَهَا الرَّميُ

مگر صورت محمدی کو کہ ثابت تھا واسطے اس صورت کے پھینکنا

فِي الحِسِّ وَهِيَ الَّتِي نَفَى اللّٰهُ الرَّميَ عَنهَا

بیچ حس ظاہر کے اور یہ وہ صورت ہو کہ نفی کی اللہ تعالیٰ نے پھینکنے کی اس صورت سے

أَوَّلًا ثُمَّ أَثبَتَهُ لَهَا وَسَطًا ثُمَّ عَادَ

اول ہی کلام میں پھر ثابت کیا حق تعالیٰ نے اس پھینکنے کو واسطے اس صورت کو وسط کلام میں پھر رجوع کیا

بِالاِستِدرَاكِ أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّامِي فِي صُورَةٍ

ساتھ استدراک کے طرف اثبات کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وہی پھینکنے والا ہو بیچ صورت

٢٤١

محمدية ولا بد من الإيمان بهذا فانظر

محمدی کے اور ضرور ہے ایمان لانا ساتھ اس قول کے پس نظر کر تو

إلى هذا المؤثر حيث نزل الحق في صورة

طرف اس مؤثر کے کہ حق تعالی ہے کیونکر نازل ہوا وہ ذات اپنی سے بیچ صورت

محمدية وأخبر الحق نفسه عباده بذلك

محمدی کے اور خبر دی حق تعالی نے ذات اپنی سے بندوں اپنے کو ساتھ اسکے

فما قال أحد منا عنه ذلك بل هو قال عن

پس نہ کہا کسی نے ہم میں سے حق تعالی کی جانب سے اس خبر کو بلکہ حق تعالی ہی نے کہا

نفسه وخبره صدق والإيمان به واجب

ذات اپنی سے اور خبر حق تعالی کی صادق ہے اور ایمان لانا ساتھ اسکے واجب ہے

سواء أدركت علم ما قال أو لم تدركه

برابر ہے کہ ادراک کرے تو علم اس چیز کا کہ کہا حق تعالی نے یا نہ ادراک کرے تو اوسکو

فإما عالم وإما مسلم مؤمن ومما يدلك

پس یا تو جاننے والا ہو یا تسلیم اور تصدیق کرنے والا ہو اس قول کا اور اس چیز کی جنس میں سے کہ راہ بتاتی ہے وہ تجھکو

على ضعف النظر العقلي من حيث فكره

اوپر ضعف نظر عقلی کے باعتبار فکر عقل کے

كون العقل يحكم على العلة أنها لا تكون معلولة

ہونا عقل کا ہر اسطرح پر کہ حکم کرتی ہے وہ اوپر علت کے ایسا کہ تحقیق علت نہیں ہوتی ہے معلول اس شی معلول کی

لمن هي علة له وهذا حكم العقل لا خفاء به وما في علم

کہ وہ علت علت ہو اس شے معلول کی اور یہ حکم عقل ضعیف کا ہے نہیں ہے کچھ پوشیدگی بیچ اسکے اور نہیں ہے بیچ علم

التجلي إلا هذا وهو أن العلة تكون معلولة

تجلی اور مکاشفہ کے مگر یہ کہ تحقیق علت ہوتی ہے معلول

لمن هي علة له والذي حكم به العقل صحيح مع

اس شی کی کہ وہ علت علت ہو اس شی کی اور جو کچھ کہ حکم کیا ہے ساتھ اسکے عقل نے صحیح ہے ساتھ شرط

۲۴۲

التجريد في النظر وغايته في ذلك أن يقول

تجرد عقل کے کشف اور شہود سے بیچ نظر فکری کے اور نہایت مرتبہ عقل کا بیچ نظر فکری کے یہ ہے کہ کہے

إذا رأى الأمر على خلاف ما أعطاه الدليل

کہ جسوقت مشاہدہ کرے عقل حقیقت امر کو اوپر خلاف اُس چیز کے کہ عطا کی ہو اُسکو دلیل

النظري إن العين بعد أن ثبت أنها واحدة

نظری نے کہ تحقیق ذات واجب تعالیٰ کی بعد ثبوت اثبات کے کہ تحقیق وہ ذات واحد ہے

في هذا الكثير فمن حيث هي علة في

بیچ اس کثرت کے پس اس اعتبار سے کہ وہ ذات علت ہے بیچ

صورة من هذه الصور لمعلول ما فلا تكون

کسی ایک صورت کے ان صورتوں کثیرہ میں سے واسطے کسی معلول کے پس نہوگی وہ ذات

معلولة لمعلولها في حال كونها علة بل

معلول واسطے معلول اپنے کے بیچ حال ہونے اسکی ذات کے علت بلکہ

ينتقل الحكم بانتقالها في الصور فتكون

منتقل ہوگا حکم علت کا بسبب منتقل ہونے اُسی علت کے بیچ صورتوں کثیرہ کہ پس ہوگی وہ علت

معلولة لمعلولها فيصير معلولها علة

معلول واسطے معلول اپنے کے پس ہوگا معلول اُسی علت کا علت

لها هذا غايته إذا كان قد رأى

واسطے اُس علت کے یہ نہایت مرتبہ عقل کا ہے جسوقت مشاہدہ کرے عقل حقیقت

الأمر على ما هو عليه ولم يقنع بنظره

شے کو کہ نفس الامر میں ہے اور نہ قناعت کرے وہ ساتھ نظر

الفكري وإذا كان الأمر في العلية بهذه

فکری اپنی کے اور جسوقت ہوا امر الٰہی وقت تجلی کے بیچ علیت کے ساتھ اس

المثابة فما ظنك باتساع النظر العقلي في غير

مرتبہ کے پس کیا ہے گمان تیرا اے طالب ساتھ وسعت نظر عقلی کے بیچ غیر

هذا المضيق فلا أعقل من الرسل صلوات

اس تنگ مقام علمیت کے پس نہیں ہے کوئی عاقل تر رسولوں سے رحمت

الله عليهم وقد جاؤا بما جاؤا به في الخبر

اللہ تعالیٰ کی ہو جیو اوپر انکے اور تحقیق لائے ہیں وہ جو کچھ کہ لائے ہیں اسکو بیچ خبر اور اعلام کے

عن الجناب الالهي فاثبتوا ما اثبته العقل

جناب الٰہی سے پس ثابت کیا ہوا انہوں نے جو کچھ کہ ثابت کیا عقل نے

وزادوا فيما لا يستقل العقل بادراكه

اور زیادہ کیا انہوں نے بیچ اس چیز کے کہ نہیں مستقل ہے عقل ساتھ ادراک اسکے کے

وما يحيله العقل رأسا ويقر به في التجلي

اور زیادہ کیا ہوا انہوں نے اس چیز کو کہ محال جانتی ہے اوسکو عقل تا مرجوح ہے اور اقرار کرتی ہے عقل ساتھ اسکے بیچ وقت تجلی

الالهي فاذا خلا بعد التجلي بنفسه حار فيما

الٰہی کے پس جس وقت خلوت کرتی ہے عقل بعد مرتفع ہونے تجلی الٰہی کے ساتھ ذات اپنی کے تیران رہتی ہے بیچ اس چیز کے

رآه فان كان عبد رب رد العقل اليه

کہ دیکھتی تھی اسکو تجلی میں پس اگر ہووے صاحب تجلی بندہ رب مطلق کا رد کرتا ہے وہ عقل کو طرف حق تعالیٰ کے

وان كان عبد نظر رد الحق الى حكمه وهذا

اور اگر ہووے صاحب تجلی بندہ نظر عقلی کا رد کرتا ہے وہ حقیقت نفس الامری کو طرف حکم عقل کے اور یہ ظرف حکم

لا يكون الا مادام في هذه النشأة الدنيوية محجوبا عن نشأة

نہیں ہوتا ہے مگر جبتک کہ عاقل صاحب تجلی بیچ اس نشأۂ دنیوی کے محجوب ہے

الاخروية في الدنيا فان العارفين يظهرون

نشأۂ اخروی سے بیچ دنیا کے اسلیے کہ تحقیق عارفین ظاہر ہوتے ہیں بیچ دنیا کے

هنا كأنهم في الصورة الدنيوية لما يجري

گویا کہ وہ بیچ صورت دنیوی کے ہیں بسبب اس چیز کے کہ جاری ہوتے ہیں

عليهم من احكامها والله تعالى قد حولهم

اوپر انکے بعض احکام دنیا کے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے پھیر دیا ہے

فی بواطنهم فی النشأة الآخرة ویة لا بد

باطن اُنکے کو طرف نشأ خروی کے ضرور ہے

من ذلک فهم بالصورة یجهلون الا لمن

اس تحصیل سے پس عارفین ساتھ صورت ظاہری کے نہیں پہچانے جاتے ہیں مگر وہ شخص پہچانتا ہے

کشف الله عن بصیرته فادرک فما من

کو دور کیا اللہ تعالیٰ نے پردے کو آنکھ باطن اُسکی سے پس ادراک کرتا ہو وہ پس نہیں ہے کوئی

عارف بالله من حیث التجلی الالهی الا وهو

عارف باللہ باعتبار تجلی الٰہی کے مگر ساتھ اس حال کے کہ وہ

علی النشأة الآخرة ویة قد حشر فی دنیاه

اوپر نشأ اخروی کے ہے تحقیق حشر کیا گیا ہے وہ بیچ دنیا کے

ونشر من قبره فهو یری ما لا یرون

اور واقع ہوا نشر اُسکا قبر دل اُسکی سے پس وہ عارف دیکھتا ہے اُس چیز کو نہیں دیکھتے ہیں اور سب دوسرے

ویشهد ما لا یشهدون عنایة من

اور مشاہدہ کرتا ہو وہ اُس چیز کو کہ نہیں مشاہدہ کرتے ہیں اُسکو دوسرے یہ ایک عنایت ہے جانب سے

الله ببعض عباده فی ذلک فمن اراد العثور

اللہ تعالیٰ کی ساتھ بعض بندوں خاص اپنے کے بیچ اس دار دنیا کے پس جو شخص چاہے کہ مطلع ہووے

علی هذه الحکمة الالیاسیة الادریسیة

اوپر اس حکمت الیاسی ادریسی کے

الذی انشأه الله نشأتین وکان نبیا قبل نوح

کہ پیدا کیا اُس صاحب حکمت کو اللہ تعالیٰ نے دو بار اور تھے وہ نبی قبل نوح علیہ السلام کے

ثم رفع ونزل رسولا بعد ذلک فجمع الله

پھر اُٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے اُنکو اور اُتارا ساتھ رسالت کے بعد اُسکے پس جمع کیے اللہ تعالیٰ نے

له بین المنزلتین فلینزل عن حکم عقله

واسطے اُنکے دو مرتبے پس چاہیے کہ اُتر آوے سالک مناسبت عقل اپنی سے

إلى شهوته ولكن حيوانا مطلقا حتى يكشف

طرف مرتبہ شہوت اپنی کے اور ہو کے وہ حیوان مطلق تاکہ دیکھے وہ اوس چیز کو

ما يكشفه كل دابة ما عدا الثقلين فحينئذ

کہ دیکھتا ہے اسکو ہر حیوان سوا سے جن اور انس کے پس اسوقت

يعلم أنه قد تحقق بحيوانيته وعلامته علامتان

جانیگا وہ اس بات کو کہ تحقیق وہ متحقق ہوا ساتھ حیوانیت اپنی کے اور علامت متحقق حیوانیت کی دو چیزیں ہیں

الواحدة هذا الكشف فيرى من يعذب في

ایک علامت اون میں سے یہ کشف مذکور ہے پس دیکھتا ہو وہ اس شخص کو جو عذاب کیا جاتا ہو بیچ

قبره ومن ينعم ويرى الميت حيا والصامت

قبر اپنی کے اور جو نعمت دی جاتی ہے قبر میں اور دیکھتا ہو میت کو زندہ اور ساکت کو

متكلما والقاعد ماشيا والعلامة الثانية الخرس

متکلم اور بیٹھنے والے کو چلنے والا اور علامت دوسری گونگا ہونا اسکا ہے

بحيث أنه لو أراد أن ينطق بما رآه لم يقدر

اسطرح پر کہ تحقیق وہ اگر چاہے یہ کہ کلام کرے ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھا اوسنے اسکو نہیں قادر ہوتا ہے

فحينئذ يتحقق بحيوانيته وكان لنا تلميذ

پس اسوقت متحقق ہوگا وہ ساتھ حیوانیت اپنی کے اور تھا واسطے ہمارے ایک مرید

قد حصل له هذا الكشف غير أنه لم يحفظ

کہ تحقیق حاصل ہوا تھا واسطے اسکے یہ کشف حیوانی لیکن نہیں محفوظ رہتا تھا

عليه الخرس فلم يتحقق بحيوانيته ولما أقامني

اوپر اسکے گونگا پن اسکا پس نہ متحقق ہوا ساتھ حیوانیت اپنی کے اور جب قیام بخشا مجھکو

الله في هذا المقام تحققت بحيوانيتي تحققا

اللہ تعالی نے بیچ اس مقام کے متحقق ہوا میں ساتھ حیوانیت اپنی کے متحقق

كليا فكنت أرى وأريد النطق بما

بطور کامل پس دیکھتا تھا میں اور چاہتا تھا کہ کہوں میں اوس چیز کو کہ

أشاهده فلا أستطيع فكنت لا أفرق بيني

مشاہدہ کرتا تھا میں اسکا پس نہ طاقت رکھتا تھا میں کہنے کی پس نہ فرق کرسکتا تھا میں درمیان اپنے

وبين الخرس الذين لا يتكلمون فإذا تحقق

اور درمیان اون گونگوں کے کہ نہیں کلام کرتے ہیں وہ پس جسوقت متحقق ہو وے طالب

بِمَا ذَكَرْنَاهُ انْتَقَلَ اِلَى اَنْ يَكُوْنَ عَقْلًا مُجَرَّدًا فِي

ساتھ اس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے مقام حیوانیت سے نقل کرتا ہے وہ طالب طرف شہادت کہ ہو وے وہ عقل محض بیچ

غَيْرِ مَادَّةٍ طَبِيْعِيَّةٍ فَيَشْهَدُ اُمُوْرًا هِيَ اُصُوْلٌ

غیر مادہ طبیعی کے پس دیکھتا ہے وہ اُن امور کو کہ وہ اصول اور علتیں

لِمَا يَظْهَرُ فِي الصُّوْرَةِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَالْعُنْصُرِيَّةِ فَيَعْلَمُ

اُس چیز کی ہیں کہ ظاہر ہوتی ہے وہ چیز بیچ صورت طبیعی اور عنصری کے پس جانتا ہے وہ

مِنْ اَيْنَ يَظْهَرُ هٰذَا الْحُكْمُ فِي الصُّوَرِ الطَّبِيْعِيَّةِ عِلْمًا

کہ کس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے یہ حکم بیچ صورت طبیعی کے علم

ذَوْقِيًّا فَاِنْ كُوْشِفَ عَلٰى اَنَّ الطَّبِيْعَةَ عَيْنُ نَفَسِ

ذوقی سے پس اگر کشف کیا جاوے واسطے اُسکے اوپر اسباب کے کہ تحقیق طبیعت عین نفس

الرَّحْمٰنِ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا وَاِنِ اقْتَصَرَ

رحمن ہے پس تحقیق دیا گیا وہ خیر کثیر اور اگر مقصور اور محبوس رہیگا وہ

مَعَهٗ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فَهٰذَا الْقَدْرُ يَكْفِيْهِ

ساتھ مقام حیوانیت کے اوپر اُس چیز کے کہ ذکر کیا ہے اُسکا پس اسقدر کافی ہے اُسکو

مِنَ الْمَعْرِفَةِ الْحَاكِمَةِ عَلٰى عَقْلِهٖ فَيَلْحَقُ بِالْعَارِفِيْنَ

اس معرفت سے کہ حاکم اور غالب ہو اوپر عقل اپنی کے پس لاحق ہوگا وہ ساتھ عارفون کے

وَيَعْرِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ ذَوْقًا فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ

اور پہچانیگا وہ اُسوقت ذوقی اور وجدان سے حقیقت قول حق تعالیٰ کی جو یہ ہے (پس نہ قتل کیا تمنے کافرون کو ولیکن

اللّٰهَ قَتَلَهُمْ) وَمَا قَتَلَهُمْ اِلَّا الْحَدِيْدُ وَالضَّارِبُ

اللہ ہی نے قتل کیا اونکو) اور نہ قتل کیا کافرون کو کسی نے مگر تلوار اور تلوار مارنے والے نے

وَالَّذِيْ خَلْفَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ فَبِالْمَجْمُوْعِ وَقَعَ

اور اُس شخص نے کہ پیدا کیا اُسنے اس صورت طبیعی کو پس بسبب ان تینون کے واقع ہوا

الْقَتْلُ وَالرَّمْيُ فَيُشَاهِدُ الْاُمُوْرَ بِاُصُوْلِهَا

قتل اور رمی پس مشاہدہ کریگا وہ امور آلہیہ کو ساتھ اصول

وَصُوَرِهَا فَيَكُونُ تَامًّا فَإِنْ شَهِدَ النَّفْسَ

اور فروع اسکے کے پس ہوگا وہ صاحب معرفت تامہ پس اگر مشاہدہ کریگا وہ نفس رحمانی کو

كَانَ مَعَ التَّمَامِ كَامِلًا فَلَا يَرَى إِلَّا اللّٰهَ

ہوگا وہ باوجود اس معرفت تامہ کے کامل پس نہیں دیکھیگا وہ کچھ مگر دیکھیگا وہ اللہ تعالیٰ ہی کو

عَيْنَ مَا يَرَى فَيَرَى الرَّائِي عَيْنَ الْمَرْئِيِّ

عین اس چیز کا کہ دیکھتا ہے وہ اسکو پس دیکھیگا وہ رائی کو عین مرئی

فَهٰذَا الْقَدْرُ كَافٍ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْهَادِي

پس اس قدر کافی ہے عرفان میں اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور ہدایت کرنیوالا

فَصُّ حِكْمَةٍ إِحْسَانِيَّةٍ

یہ فص حکمت احسانیہ کی ہے

فِي كَلِمَةٍ لُقْمَانِيَّةٍ شعر

بیچ بیان کلمہ لقمانیہ کے

إِذَا شَاءَ الْإِلٰهُ يُرِيدُ رِزْقًا

جسوقت چاہا حق تعالیٰ نے کہ متعلق ہووے ارادہ اسکا ساتھ رزق دینے کے

لَهُ فَالْكَوْنُ أَجْمَعُهُ غِذَاءٌ

واسطے اپنے پس عالم بتمامہ غذا اوسکی ہے

وَاِنْ شَاءَ الْاِلٰهُ يُرِيْدُ رِزْقًا

اور اگر چاہے حق تعالےٰ پس کر متعلق ہووے ارادہ اسکا ساتھ رزق دینے کے

لَنَا فَهُوَ الْغِذَاءُ كَمَا نَشَاءُ

واسطے ہم اہل عالم کے پس حق تعالیٰ غذا ہماری ہے جیسا کہ چاہیں ہم اہل عالم

مَشِيَّتُهُ اِرَادَتُهُ فَقُوْلُوْا

مشیت حق تعالیٰ کی عین ارادہ اسکا ہے پس قائل ہو تم

بِهَا قَدْ شَاءَهَا فَهِيَ الْمَشَاءُ

ساتھ مشیت حق تعالیٰ کی اسلئے کہ تحقیق چاہا حق تعالیٰ نے مشیت کو جسکا نام ارادہ ذاتیہ ہے پس ارادہ ذاتیہ مشیت ہے

يُرِيْدُ زِيَادَةً وَّيُرِيْدُ نَقْصًا

ارادہ کرتا ہے حق تعالےٰ زیادہ اور نقصان کا

وَلَيْسَ مَشَاؤُهُ اِلَّا الْمَشَاءُ

اور نہیں ہے مشیت حق تعالیٰ کی مگر مشیت ہے بغیر زیادہ اور نقصان کے

فَهٰذَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا فَحَقِّقْ

پس یہی فرق ہے درمیان مشیت اور ارادہ کے پس محقق جان

وَمِنْ وَجْهٍ فَعَيْنُهُمَا سَوَاءُ

اور ایک اعتبار سے ذات اُن دونوں کی برابر اور متحد ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے (اور البتہ دی ہمنے لقمان کو حکمت

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا)

اور جسکو دی گئی حکمت . پس تحقیق دی گئی اوسکو خیر کثیر

فَلُقْمَانُ بِالنَّصِّ هُوَ ذُو الْخَيْرِ الْكَثِيْرِ

پس لقمان علیہ السلام بدلیل نص قرآنی کے صاحب خیر کثیر ہیں

بِشَهَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ بِذٰلِكَ وَالْحِكْمَةُ

گواہی دینے سے اللہ تعالیٰ کی واسطے اُنکے ساتھ اس نص قرآنی کے اور حکمت

۲۴۹

قَدْ تَكُوْنُ مُتَلَفَّظًا مَنْطُوْقًا بِهَا وَمَسْكُوْتًا

کبھی ہوتی ہے ملفوظ اور منطوق بہ اور کبھی ہوتی ہے مسکوت

عَنْهَا مِثْلَ قَوْلِ لُقْمٰنَ لِابْنِهٖ (يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ

عنہ لیکن حکمت منطوق بہ مانند قول لقمان علیہ السلام کے ہے واسطے بیٹے اپنے کے (اے بیٹا میرا تحقیق اگر

تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ

ہووے برابر ایک دانہ رائی کے پس ہووے وہ بیچ

صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ

پتھر طبقہ زیرین زمین کے یا بیچ آسمانوں کے یا بیچ وسط زمین کے سے آتا ہے

بِهَا اللّٰهُ) فَهٰذِهٖ حِكْمَةٌ مَنْطُوْقٌ بِهَا وَهِيَ

اسکو اللہ تعالیٰ) پس یہ ایک حکمت ہے کہ متعلق ہے نطق ساتھ اسکے اور وہ حکمت یہ ہے کہ

اَنْ جَعَلَ اللّٰهَ هُوَ الْاٰتِيْ بِهَا وَقَرَّرَ اللّٰهُ ذٰلِكَ

گردانا لقمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو کہ وہی ہے لانے والا اشیاء کا اور مقرر اور ثابت کیا اللہ تعالیٰ نے اس قول کو

فِيْ كِتَابِهٖ وَلَمْ يَرُدَّ هٰذَا الْقَوْلَ عَلٰى

بیچ کتاب اپنی کے اور نہ رد کیا اسنے اس قول کو اوپر

قَائِلِهٖ وَاَمَّا الْحِكْمَةُ الْمَسْكُوْتُ عَنْهَا وَعُلِمَتْ

قائل اوسکے کے ولیکن حکمت مسکوت عنہ حالانکہ جانی گئی وہ حکمت

بِقَرِيْنَةِ الْحَالِ فَكَوْنُهٗ سَكَتَ عَنِ الْمُوْتٰى

ساتھ قرینہ حال کے پس ہونا لقمان علیہ السلام کا ہو اسطرح پر کہ سکوت کیا انھوں نے اس شخص سے کہ لایا جاوے

اِلَيْهِ بِتِلْكَ الْحَبَّةِ فَمَا ذَكَرَهٗ وَلَا قَالَ لِابْنِهٖ

طرف اسکے وہ دانہ پس نہ ذکر کیا انھوں نے شخص موتی الیہ کو اور نہ کہا انھوں نے واسطے بیٹے اپنے کے

يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا اِلٰى غَيْرِكَ فَاَرْسَلَ

کہ لاویگا اس دانہ کو اللہ تعالیٰ طرف تیرے اور طرف غیر تیرے کے پس چھوڑا لقمان نے

الْاِتْيَانَ عَامًّا وَجَعَلَ الْمُوْتٰى بِهٖ فِي السَّمٰوٰتِ

اتیان کو یعنے حق تعالیٰ کے لانے کو عام اور گردانا انھوں نے موتی بہ کو یعنی دانہ رائی کو بیچ آسمانوں کے

اِنْ كَانَ اَوْ فِي الْاَرْضِ تَنْبِيْهًا لِيَنْظُرَ النَّاظِرُ

اگر ہووے وہ آئیں یا بیچ زمین کے اگر ہووے وہ انکیں واسطے تنبیہ کے تاکہ نظر کرے ناظر

۲۵۰

فى قوله (وهو الله فى السموات وفى الارض) فنسبة

بیچ قول حق تعالی کے کہ وہی ہے (اور وہی اللہ تعالی بیچ آسمانوں کے ہے اور بیچ زمین کے) پس نسبت کی

لقمان بما تكلم به وبما سكت عنه ان الحق

لقمان علیہ السلام نے ساتھ اس حکمت کے کہ کلام کیا انہوں نے ساتھ اسکے اور ساتھ اس حکمت کے کہ سکوت کیا انہوں نے اس سے

عين كل معلوم لان المعلوم اعم من الشيء فهو

عین ہر معلوم کا ہے اسلیے کہ تحقیق معلوم عام تر ہے شے سے اسلیے کہ معلوم عام تر

انكر النكرات ثم تمم الحكمة واستوفاها

تمام اشیاء سے عام کا ہر بھید تمام اور پورا کیا لقمان نے اس حکمت اور معرفت کو

لتكون النشأة كاملة فيها فقال ان الله لطيف فمن

تاکہ ہووے پیدائش لقمانی کامل بیچ حکمت لقمانی کے پس کہا لقمان نے کہ تحقیق اللہ تعالی لطیف ہے پس

لطافته ولطفه انه فى الشيء المسمى بكذا المحدود

لطافت اور لطف سے حق تعالی کے یہ ہے کہ تحقیق حق تعالی بیچ ہر شے خاص کے کہ نام رکھا جاتا ہے اسکا نام کذا کی اور محدود

بكذا عين ذلك الشيء حتى لا يقال فيه الا

ساتھ حد کذا کے عین اسی ہر شے خاص کا ہے یہاں تک کہ نہیں کہا جاتا ہے بیچ حق ہر شے خاص کے کچھ مگر

ما يدل عليه اسمه بالتواطؤ والاصطلاح

جو کچھ کہ دلالت کرتا ہے اوپر اس کے اسم اسکا موافق اتفاق اہل لغت اور اصطلاح گروہ خاص کے

فيقال هذا سماء وارض وصخرة وشجرة و

پس کہا جاتا ہے یہ آسمان اور یہ زمین اور یہ پتھر اور یہ درخت اور

حيوان وملك ورزق وطعام والعين واحدة

یہ حیوان اور یہ فرشتہ اور یہ رزق اور یہ طعام ہے حالانکہ ذات ایک ہی ہے

من كل شيء وفيه كما تقول الاشاعرة ان

ہر شے مختلف کی اور ذات ایک ہے بیچ ہر شے کے جیسے کہ کہتے ہیں اشاعرہ کہ تحقیق

العالم كله متماثل بالجوهر فهو جوهر واحد فهو

عالم بتمامہ باہم متماثل ہے ساتھ جوہر کے پس عالم جوہر واحد ہے پس وہ قول اشاعرہ کا

عين قولنا العين واحدة ثم قالت وتختلف

عین قول ہم اہل تحقیق کا ہے کہ ذات ہر موجود کی ایک ہی ہے پھر کہا اشاعرہ نے کہ مختلف ہوتا ہے عالم

بالاعراض وهو قولنا وتختلف وتتكثر

ساتھ اعراض کے اور یہ بھی قول انکا عین قول ہمارا ہے کہ مختلف اور متکثر ہوتی ہے

بالصور والنسب حتى تتميز فيقال هذا ليس

وہ ذات واحد بسبب اختلاف صور کون اور نسبتوں کے تاکہ متمیز ہووے باہم پس کہا جاتا ہے کہ مثلاً انسان نہیں ہے

هذا من حيث صورته او عرضه او مزاجه

فرس باعتبار صورت یا عرض یا مزاج اسکے کے

كيف شئت فقل وهذا عين هذا من

جس طور سے کہ چاہے تو پس کہہ تو مثلاً انسان عین فرس ہے

حيث جوهره ولهذا يؤخذ عين الجواهر

باعتبار حقیقت اور جوہر اسکے کے اور واسطے اسی کے لیا جاتا ہے عین جوہر

في حد كل صورة ومزاج فنقول نحن

بیچ حد اور تعریف ہر صورت اور مزاج کے پس کہتے ہیں ہم اہل کشف اور شہود یہ کہ

انه ليس سوى الحق وظن المتكلم ان

تحقیق جوہر نہیں ہے غیر حق تعالی کا اور گمان کرتا ہے متکلم یہ کہ تحقیق وہ چیز

مسمى الجوهر وان كان حقا ما هو عين

کہ نام اسکا جوہر ہے اگرچہ ہے وہ ثابت لیکن نہیں ہے وہ عین حق تعالی کا

الحق الذي يطلقه اهل الكشف والتجلي

ساتھ اس معنی کے کہ اطلاق کرتے ہیں اوسکو اہل کشف اور تجلی

فهذه حكمة كونه تعالى لطيفا ثم نعت فقال خبير

پس یہی ہے حکمت ہونے حق تعالی کی لطیف پھر صفت کی نشان لئے حق تعالی کی اسکا خبیر بعد لطیف کے

اي عالم عن اختبار وهو قوله تعالى (ولنبلونكم

یعنے جاننے والا ہے آزمائش سے اور یہی علم آزمائش کا ثابت ہے قول اللہ تعالی سے (اور البتہ آزما دیکھینگے ہم تمکو

حَتّٰى نَعْلَمَ) وَهٰذَا هُوَ عِلْمُ الْاَذْوَاقِ فَجَعَلَ الْحَقُّ

یہانتک کہ جانیں ہم) اور یہ علم مذکور علم ذوقی اور وجدانی ہے پس گردانا حق تعالےٰ نے

نَفْسَهٗ مَعَ عِلْمِهٖ بِمَا هُوَ الْاَمْرُ عَلَيْهِ مُسْتَفِيْدًا

ذات اپنی کو باوجود علم ازلی اپنے کے ساتھ اس چیز کے کہ نفس الامر میں ہے مستفید اور طالب فائدہ

عِلْمًا وَّلَا نَقْدِرُ عَلٰى اِنْكَارِ مَا نَصَّ الْحَقُّ عَلَيْهِ فِيْ

علم کی روسے اور نہیں قادر ہوتے ہیں ہم اوپر انکار کرنے اس چیز کے کہ نص صریح رکھتا ہے حق تعالیٰ اوپر اسکے بیچ

حَقِّ نَفْسِهٖ فَفَرَّقَ تَعَالٰى مَا بَيْنَ عِلْمِ الذَّوْقِ وَالْعِلْمِ

حق ذات اپنی کے پس فرق کیا حق تعالےٰ نے درمیان علم ذوقی اور علم

الْمُطْلَقِ فَعِلْمُ الذَّوْقِ مُقَيَّدٌ بِالْقُوٰى وَقَدْ قَالَ عَنْ

مطلق کے پس علم ذوقی مقید ہے ساتھ قوتوں روحانی اور جسمانی کے حالانکہ تحقیق فرمایا حق تعالیٰ نے

نَفْسِهٖ اِنَّهٗ عَيْنُ قُوٰى عَبْدِهٖ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُ سَمْعَهٗ

ذات اپنی سے یہ کہ تحقیق حق تعالیٰ عین قوتوں بندے اپنے کا ہے بیچ قول اپنے کے ہوتا ہوں میں سماعت بندے کی

وَهُوَ قُوَّةٌ مِّنْ قُوَى الْعَبْدِ وَبَصَرَهٗ وَهُوَ قُوَّةٌ مِّنْ

اور وہ ایک قوت ہے قوتوں بندے سے اور ہوتا ہوں میں بصر اسکی اور وہ ایک قوت ہے

قُوَى الْعَبْدِ وَلِسَانَهٗ وَهُوَ عُضْوٌ مِّنْ اَعْضَاءِ الْعَبْدِ

قوتوں بندے سے اور ہوتا ہوں میں زبان اسکی اور وہ ایک عضو ہے اعضاء بندے میں سے

وَرِجْلَهٗ وَيَدَهٗ فَمَا اقْتَصَرَ فِي التَّعْرِيْفِ عَلَى الْقُوٰى

اور ہوتا ہوں میں پاؤں اسکے اور ہاتھ اسکے پس نہ قصر کیا حق تعالیٰ نے بیچ تعریف اور تفہیم کے اوپر قوتوں کے

فَحَسْبُ حَتّٰى ذَكَرَ الْاَعْضَاءَ وَلَيْسَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ هٰذِهِ

فقط یہانتک کہ ذکر کیا حق تعالےٰ نے عضووں کو بھی اور نہیں ہے بندہ غیر ان

الْاَعْضَاءِ وَالْقُوٰى فَعَيْنُ مُسَمَّى الْعَبْدِ هُوَ الْحَقُّ

اعضا اور قوتوں کا پس عین اس شخص کا کہ جسکا ساتھ حیثیت مجموعی اعضا و قویٰ کے بندہ نام رکھا گیا ہے

لَا عَيْنُ الْعَبْدِ هُوَ السَّيِّدُ فَاِنَّ النِّسَبَ مُتَمَيِّزَةٌ

حق تعالیٰ ہے نہ کہ عین بندے کا سید ہو اسلیے کہ تحقیق نسبتیں آپس میں متمیز ہوتی ہیں

٢٥٣

لِذَاتِهَا وَلَيْسَ الْمَنْسُوبُ إِلَيْهِ مُتَمَيِّزًا فَإِنَّهُ لَيْسَ

واسطے ذات اپنی کے اور نہیں ہے ہویت الٰہی متمیز کسی شے سے اسلیے کہ نہیں ہے

ثَمَّ سِوَى عَيْنِهِ فِي جَمِيعِ النِّسَبِ فَهُوَ عَيْنٌ وَاحِدَةٌ

وہاں کچھ سوائے ذات ہویت الٰہی کے بیچ تمامی نسبتوں کے پس منسوب الیہ یعنی ہویت الٰہی ذات واحد ہے

ذَاتُ نِسَبٍ وَإِضَافَاتٍ وَصِفَاتٍ فَمِنْ تَمَامِ حِكْمَةِ

در صاحب نسب اور اضافات اور صفات کثیرہ کے پس تمام اور کمال حکمت

لُقْمَانَ فِي تَعْلِيمِهِ ابْنَهُ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ مِنْ

لقمان علیہ السلام سے بیچ تعلیم اپنی کے بیٹے اپنے کو وہ چیز ہے کہ لائے حضرت لقمان اسکو بیچ اس آیت کے

هٰذَيْنِ الْاِسْمَيْنِ الْإِلٰهِيَّيْنِ لَطِيفًا خَبِيرًا سَمَّى بِهِمَا اللّٰهَ

ان دونوں اسموں الٰہی سے لطیف اور خبیر ان کا نام رکھا لقمان نے ساتھ ان دونوں اسموں کے اللہ

تَعَالَى فَلَوْ جَعَلَ ذٰلِكَ فِي الْكَوْنِ وَهُوَ الْوُجُودُ

تعالیٰ کو پس اگر گردانتے لقمان اس حکمت اور توصیف کو بیچ کون کے کہ وہ وجود ہے

فَقَالَ كَانَ لَكَانَ أَتَمَّ فِي الْحِكْمَةِ وَأَبْلَغَ فَحَكَى

اور کہتے (کان اللہ لطیفا خبیرا) البتہ ہوتے لقمان تمام اور کامل تر بیچ حکمت کے اور بلیغ تر پس حکایت اور نقل کی

اللّٰهُ قَوْلَ لُقْمَانَ عَلَى الْمَعْنَى كَمَا قَالَ وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے قول لقمان کی ساتھ معنی کے جیسے کہ کہا تھا لقمان نے اور نہ زیادہ کی حق تعالیٰ نے اوپر اسکے

شَيْئًا وَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ (إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ) مِنْ قَوْلِ

کوئی شے اور اگر ہووے قول لقمان کا کہ (ان اللہ لطیف خبیر) ہے اصل میں قول

اللّٰهِ فَلِمَا عَلِمَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ لُقْمَانَ أَنَّهُ لَوْ نَطَقَ مُتَمِّمًا

اللہ تعالیٰ سے پس ترک کرنا کان کا اسواسطے ہے کہ جانا اللہ تعالیٰ نے لقمان سے اس بات کو کہ تحقیق لقمان اگر ناطق ہوتے حالیکہ تمام کرنیوالے

لَتَمَّمَ بِهٰذَا وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ

البتہ تمام کرتے لقمان ساتھ اس قول کے ولیکن قول لقمان کا کہ (اگر ہووے کوئی چیز برابر ایک دانہ

خَرْدَلٍ لِمَنْ هِيَ لَهُ غِذَاءٌ وَلَيْسَ إِلَّا الذَّرَّةُ

رائی کے) پس واسطے اس حیوان خورد کے ہو کہ دانہ رائی کا اسکی غذا ہو اور نہیں ہو وہ حیوان مگر ذرہ یعنی چیونٹی خورد

الْمَذْكُورَةُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

کہ ذکر کیا ہے وہ بیچ قول اللہ تعالیٰ کے (پس جو کوئی عمل کرے برابر ذرہ کے

خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ)

بھلائی تو دیکھیگا اسکو اور جو کوئی عمل کرے گا برابر ذرہ کے برائی کا دیکھیگا اسکو)

فهي أصغر متغذ والحبة من الخردل أصغر غذاء و

پس وہ ذرہ بہت چھوٹی غذا کرنے والا حیوان ہے اور دانہ رائی کا بہت چھوٹی غذا ہے اور

لو كان ثمة أصغر لجاء به كما جاء بقوله تعالى

اگر ہوتی بیچ وجود کے کوئی شے چھوٹی ذرہ سے البتہ لاتا حق تعالیٰ اسکو جیسے کہ لایا حق تعالیٰ بیچ قول اپنے کے

(إن الله لا يستحيي أن يضرب مثلا ما بعوضة)

(تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں شرماتا ہے اس بات سے کہ بیان کرے مثال کوئی مچھر کی)

ثم لما علم أنه ثمة ما هو أصغر من البعوضة قال

پھر جب جانا اللہ تعالیٰ نے اس بات کو کہ تحقیق بیچ وجود کے وہ چیز ہے کہ بہت چھوٹی مچھر سے ہے فرمایا کہ

(فما فوقها) يعني في الصغر وهذا قول الله والتي

(پھر جو ما فوق اسکے ہے) یعنے بیچ چھوٹائی کے اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہ آیت کہ

في الزلزلة قول الله أيضا فاعلم ذلك فنحن نعلم أن الله

بیچ سورۂ زلزلت کے ہے وہ بھی قول اللہ تعالیٰ کا ہے پس جان تو اے طالب اسکو پس ہم اہل عرفان جانتے ہیں اس بات کو کہ تحقیق اللہ

تعالى ما اقتصر على وزن الذرة وثم ما هو أصغر

تعالیٰ نے نہ قصر کیا اوپر وزن ذرہ کے اور بیچ وجود کے وہ چیز ہے کہ زیادہ تر چھوٹی

منها فإنه جاء بذلك على المبالغة والله أعلم

ذرہ سے ہے اسلئے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے لایا اس کلام کو بطریق مبالغہ کے اور اللہ تعالیٰ دانا تر ہے

وأما تصغيره اسم ابنه فتصغير رحمة ولهذا

ولیکن تصغیر کرنا لقمان کا نام بیٹے اپنے کا پس یہ تصغیر ترحم کی ہے واسطے اسکے

وصاه بما فيه سعادته إذا عمل بذلك وأما

وصیت کی لقمان نے بیٹے اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ اسمیں سعادت اسکی ہے جبوقت عمل کرے وہ ساتھ اس وصیت کے

حكمة وصيته في نهيه إياه (أن لا تشرك

ولیکن حکمت وصیت لقمان کی بیچ منع کرنے اسکے بیٹے اپنے کو شرک سے اسطرح پر کہ نہ شریک کر تو وجود میں

بالله فإن الشرك لظلم عظيم) والمظلوم

ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسلئے کہ تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا پس حکمت بیان کرنا ظلم ظالم اور مظلوم کا ہے اور وہ چیز کہ مظلوم ہے

المقام حيث نعته بالانقسام وهو عين

مقام الوہیت کا ہے کہ بہ نا موجودات کا ہے اسلئے کہ صفت کی مشرک ظالم نے اس مقام کی ساتھ انقسام کے حالانکہ وہ مقام

٢٥٥

وَاحِدَةٌ فَاِنَّهُ لَا يُشْرِكُ مَعَهُ اِلَّا عَيْنَهُ وَهٰذَا

ہے اور اسواسطے کہ تحقیق مشرک ظالم نہیں شرک کرتا ہے ساتھ حق تعالیٰ کے مگر ذات حق تعالیٰ کو اور یہ

غَايَةُ الْجَهْلِ وَسَبَبُ ذٰلِكَ اَنَّ الشَّخْصَ الَّذِي

نہایت جہل اور ظلم ہے اور سبب شرک کرنا شرک کا ساتھ حق کا کہ ذات حق تعالیٰ ہی ہے یہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ

لَا مَعْرِفَةَ لَهُ بِالْاَمْرِ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا

نہیں ہے معرفت اسکو حقیقت کسی امر کی جو نفس الامر میں ہے اور نہیں ہو وہ واقف اوپر

بِحَقِيْقَةِ الشَّيْءِ اِذَا اخْتَلَفَ عَلَيْهِ الصُّوَرُ فِي الْعَيْنِ

حقیقت کسی شے کے جو صورتیں مختلف اور متعدد ہوویں اوپر اسی شے کے صورتیں بیچ ذات واحد کی

الْوَاحِدَةِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ اَنَّ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ فِيْ

اور وہ شخص خود نہیں پہچانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق یہ اختلاف بیچ

عَيْنٍ وَاحِدَةٍ جَعَلَ الصُّوْرَةَ مُشَارِكَةً

ذات واحد کے ہے گردانتا ہے وہ ہر ایک صورت کو صور کونیہ میں سے باہم شریک

لِلْاُخْرٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ فَجَعَلَ لِكُلِّ صُوْرَةٍ

واسطے صورت دوسری کے بیچ اُس محل اور مقام واحد کے پس گردانتا ہو وہ واسطے ہر ایک صورت کے

جُزْءًا مِنْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ وَمَعْلُوْمٌ فِي الشَّرِيْكِ

ایک ایک جزو اور حصہ اس محل اور مقام واحد سے اور معلوم ہے بیچ حق شریک اور شرکت کے

اَنَّ الْاَمْرَ الَّذِيْ يَخُصُّهُ مِمَّا وَقَعَتْ فِيْهِ الْمُشَارَكَةُ

یہ بات کہ تحقیق وہ حصہ کہ خاص کرتا ہے ایک شریک اسکو اُس محل میں کہ واقع ہوئی بیچ اسکے مشارکت

لَيْسَ عَيْنَ الْاٰخَرِ الَّذِيْ شَارَكَهُ اِذْ هُوَ

نہیں ہو وہ حصہ عین حصہ آخر دوسرے شریک کا کہ باہم شرکت رکھتا ہے دوسرا شریک یا خود حصہ آخر کے اس محل میں بیچ

لِلْاٰخَرِ فَاِذَنْ مَا ثَمَّ شَرِيْكٌ عَلَى الْحَقِيْقَةِ

حصہ آخر حصہ دوسرا ہے پس اب نہیں ہے اس جگہ کوئی شریک حقیقت میں

فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حَظِّهِ مِمَّا قِيْلَ فِيْهِ اِنَّ بَيْنَهُمَا

اسلیے کہ تحقیق ہر ایک واحد اوپر حصے اپنے کے ہے اُس محل میں سے کہ کہا گیا بیچ اس محل کے کہ تحقیق درمیان

مُشَارَكَةً فِيْهِ وَسَبَبُ ذٰلِكَ الشَّرِكَةُ الْمُشَاعَةُ وَاِنْ كَانَتْ

مشارکت ہے اُسمیں اور سبب اس شرک کرنے کا شرکت مشاعت ہو اور اگر ہووے بفرض و تقدیر وہ شرکت

مُشَاعَةً فَإِنَّ التَّصَرُّفَ مِنْ اَحَدِهِمَا مِمَّا

شرکت مشاعت پس تحقیق تصرف ایک اون دونون شریکون کا اُس چیز مین سے ہے

يُزِيلُ الاِشَاعَةَ (قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

کہ دور کرتی ہے وہ چیز شرکت مشاعہ کو اگر تو ای عارف کامل کہ پکارو تم اللہ کو یا پکارو تم

الرَّحْمٰنَ) هٰذَا رُوْحُ الْمَسْئَلَةِ

رحمن کو) یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا روح اور باطن اور رکن مسئلا شرکت کی ہے کہ دریافت کیا تو نے

فَصُّ حِكْمَةٍ اِمَامِيَّةٍ

یہ فص حکمت امامیہ کی ہے

فِيْ كَلِمَةٍ هَارُوْنِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ ہارونیہ کے

اِعْلَمْ اَنَّ وُجُوْدَ هَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جان تو اے طالب کہ تحقیق وجود یعنی نبوت ہارون علیہ السلام کی

كَانَ مِنْ حَضْرَةِ الرَّحَمُوْتِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى

تھی حضرت رحمت حق تعالی سے بدلیل قول حق تعالے کے

(وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَحْمَتِنَا) يَعْنِيْ لِمُوْسٰى

(اور بخشا ہمنے اوسکو رحمت اپنی سے) یعنی موسی کو

(أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا) فَكَانَتْ نُبُوَّتُهُ مِنْ حَضْرَةِ

(بھائی اسکا ہارون نبی) پس تھی نبوت ہارون علیہ السلام کی حضرت

الرَّحَمُوتِ فَإِنَّهُ كَانَ أَكْبَرَ مِنْ مُوسَىٰ فَكَانَ

رحمت حق تعالیٰ سے پس تحقیق ہارونؑ تھے بڑے موسیٰؑ سے عمر میں اور تھے

مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْهُ نُبُوَّةً وَلَمَّا كَانَتْ نُبُوَّةُ هَارُونَ

موسیٰ علیہ السلام بڑے ہارون علیہ السلام سے نبوت میں اور جبکہ تھی نبوت ہارون علیہ السلام کی

مِنْ حَضْرَةِ الرَّحْمَةِ لِذٰلِكَ قَالَ لِأَخِيهِ مُوسَىٰ

حضرت رحمت سے اسیواسطے کہا ہارون علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے موسیٰ

عَلَيْهِ السَّلَامُ (يَا ابْنَ أُمَّ) فَنَادَاهُ بِأُمِّهِ

علیہ السلام کے (اے بیٹے ماں میری کے) پس پکارا ہارونؑ نے موسیٰؑ کو ساتھ ماں اپنی کے

لَا بِأَبِيهِ إِذْ كَانَتِ الرَّحْمَةُ لِلْأُمِّ دُونَ

نہ ساتھ باپ اپنے کے اسلئے کہ ہے رحمت واسطے ماں کے سوا سے

الْأَبِ أَوْفَرَ فِي الْحُكْمِ وَلَوْلَا تِلْكَ الرَّحْمَةُ

باپ کے کامل تر بیچ حکم شفقت کے اور اگر نہ ہوتی رحمت ماں کی کامل تر

مَا صَبَرَتْ عَلَىٰ مُبَاشَرَةِ التَّرْبِيَةِ ثُمَّ

نہ صبر کرتی ماں اوپر محنت پرورشس اولاد کے پھر

قَالَ (لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي فَلَا تُشْمِتْ

کہا ہارونؑ نے (مت پکڑ ڈاڑھی میری اور نہ سر میرا اور نہ خوش کر

بِيَ الْأَعْدَاءَ) فَهٰذَا كُلُّهُ نَفَسٌ مِنْ أَنْفَاسِ

بسبب اہانت میری کے دشمنوں کو) اور یہ تمامی کلمات ہارونؑ کے ایک اثر ہے آثار

الرحمة وسبب ذلك عدم التثبت في النظر

رحمت سے اور سبب غضب موسیٰ کا عدم قرار موسیٰ کا تھا بیچ نظر اور تامل کرنے کے

فيما كان في يديه من الالواح التي القاها

اُس چیز میں کہ تھی وہ بیچ ہاتھ موسیٰ کے تختیوں توریت سے کہ ڈالا تھا موسیٰ نے اُن تختیوں کو

من يديه فلو نظر فيها نظر تثبت لوجد

ہاتھ اپنے سے پس اگر نظر اور امعان کرتے موسیٰ بیچ اُن تختیوں کے نظر کرنا قرار واقعی البتہ پاتے موسیٰ

فيها الهدى والرحمة فالهدى بيان ما وقع من

بیچ تختیوں کے ہدایت اور رحمت پس ہدایت بیان اُس چیز کا تھا کہ واقع ہوئی وہ چیز

الامر الذي اغضبه مما هو اي هارون بري منه

اُس امر سے کہ غضب میں لایا وہ موسیٰ کو اُس عمل سے کہ وہ یعنی ہارون بری تھے اُس عمل سے

والرحمة باخيه فكان لا ياخذ بلحيته بمرأى من

اور رحمت موسیٰ کی ساتھ بھائی اپنے کے پس نہ پکڑتے موسیٰ ڈاڑھی ہارون کی روبرو

قومه مع كبره وانه اسن منه وكان ذلك من

قوم اپنی سے باوجود بزرگی ہارون کے اور باوجود اس بات کے کہ تحقیق وہ یعنی ہارون بڑے تھے عمر میں موسیٰ سے اور تھا وہ قول یعنی ترک غضب

هرون شفقة على موسى لان نبوة هرون من رحمة

ہارون سے مہربانی اوپر موسیٰ کے اسلیے کہ نبوت ہارون کی رحمت

الله فلا يصدر منه الا مثل هذا ثم قال هرون

حق تعالیٰ سے تھی پس نہ صادر ہوتا تھا ہارون علیہ السلام سے مگر مانند اس قول اور فعل کے پھر کہا ہارون نے

لموسى عليهما السلام اني خشيت ان تقول فرقت

واسطے موسیٰ کے اوپر اُن دونوں کے سلام ہو جیو کہ تحقیق میں ڈرا یہ کہ کہے تو جدائی ڈالدی تو نے

بين بني اسرائيل) فتجعلني سببا في تفريقهم فان

درمیان بنی اسرائیل کے) پس گردانے تو مجھکو سبب بیچ تفریق اُنکے کے پس تحقیق

عبادة العجل فرقت بينهم فكان منهم من عبده

پرستش گوسالہ نے جدائی ڈالی درمیان اُنکے اسلیے کہ تھا بعض بنی اسرائیل میں سے جو کہ پوجتا تھا وہ گوسالہ کو

٢٥٩

اتباعاً للسامری وتقلیداً له ومنهم من توقف عن

واسطے پیروی اور تقلید سامری کے اور بعض انھیں بنی اسرائیل میں سے وہ شخص ہے کہ توقف کیا اس نے

عبادته حتی یرجع موسی الیهم فیسألونه فی ذلک

پرستش اُس کی سے یہاں تک کہ پھر آوے موسیٰ علیہ السلام طرف انکے پس پوچھیں وہ موسیٰ سے بیچ امر پرستش گوسالہ کے

فخشی هرون ان ینسب ذلک الفرقان بینهم الیه و

پس ڈرے ہارون یہ کہ نسبت کریں موسیٰ جدائی کی درمیان بنی اسرائیل کے طرف اپنے اور

کان موسی اعلم بالامر من هرون لانه علم ما

تھے موسیٰ علیہ السلام دانا تر ساتھ امر پرستش گوسالہ کے ہارون علیہ السلام سے اسلئے کہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام جانتے تھے جس چیز کو

عبده اصحاب العجل لعلمه بان الله قد قضی ان لا

کہ پرستش کی اسکی گوسالہ پرستوں نے حقیقت میں بسبب علم موسیٰ کے اس بات کا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے ازل میں یہ کہ نہ

تعبدوا الا ایاه وما حکم الله بشیء الا وقع فکان

عبادت کرو تم کسی کی مگر خاص اسی اللہ کی اور نہیں حکم کیا اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا مگر کہ واقع ہوئی وہ چیز پس تھا

عتب موسی اخاه هرون لما وقع الامر فی انکاره

عتاب کرنا موسیٰ کا اوپر بھائی ہارون اپنے کے بسبب واقع ہونے امر پرستش گوسالہ کے اور بوجہ بیچ انکار ہارون کے

وعدم اتساعه فان العارف من یری الحق فی

اور بسبب نہ وسیع ہونے قلب ہارون کے اسلئے کہ تحقیق عارف وہ ہے جو دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو بیچ

کل شیء بل یراه عین کل شیء فکان موسی یربی

ہر شے کے بلکہ دیکھتا ہے وہ حق تعالیٰ کو عین ہر شے کا پس موسیٰ علیہ السلام تربیت کرتے تھے

هرون تربیة علم وان کان اصغر منه فی

ہارون علیہ السلام کی تربیت کرنا علم اور ارشاد کا اگرچہ تھے موسیٰ علیہ السلام چھوٹے ہارون علیہ السلام سے بیچ

السن ولذلک لما قال له هرون ما قال رجع الی

عمر کے اور واسطے اسی کے جبکہ کہا موسیٰ کو ہارون نے جو کچھ کہا رجوع کیا موسیٰ نے طرف

السامری فقال له فما خطبک یا سامری یعنی

سامری کے پس کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ کیا ہے حال تیرا اے سامری یعنی

فِيْمَا صَنَعْتَ مِنْ عُدُوْلِكَ اِلٰى صُوْرَةِ الْعِجْلِ عَلَى الْاِخْتِصَاصِ

بیچ اُس چیز کے کہ عدول اور تجاوز کیا تو نے سبب مطلق سے طرف صورت گوسالہ کے ساتھ خصوصیت کے

وَصُنْعِكَ هٰذَا الشَّبَحَ مِنْ حُلِيِّ الْقَوْمِ حَتّٰى اَخَذْتَ بِقُلُوْبِهِمْ

اور بنایا تو نے اس کالبد کو زیوروں سے لوگوں کے یہانتک کر لیا تو نے دلوں اُنکے کو

مِنْ اَجْلِ اَمْوَالِهِمْ فَاِنَّ عِيْسٰى يَقُوْلُ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يَا بَنِيْ

بسبب اموال اُنکے کے اسیواسطے عیسیٰ علیہ السلام کہتے تھے واسطے بنی اسرائیل کے اے بنی

اِسْرَائِيْلَ قَلْبُ كُلِّ اِنْسَانٍ حَيْثُ مَالُهٗ فَاجْعَلُوْا اَمْوَالَكُمْ فِي السَّمَاءِ

اسرائیل دل ہر انسان کا وہان ہے جہان مال اُسکا ہے پس کرو اموال خرچ کروتم اموال اپنے کو بیچ آسمان کے یعنی راہ خدا میں

تَكُنْ قُلُوْبُكُمْ فِي السَّمَاءِ وَمَا سُمِّيَ الْمَالُ مَالًا اِلَّا لِكَوْنِهٖ

مائل ہونگے قلوب تمھارے طرف آسمان کے یعنی طرف خدا کے اور نہ نام رکھا جاتا ہو مال کا مال مگر بسبب ہونے اُسکے

بِالذَّاتِ تَمِيْلُ الْقُلُوْبُ اِلَيْهِ بِالْعِبَادَةِ فَهُوَ الْمَقْصُوْدُ

بالذات اس طرح پر کہ میلان کرتے ہیں قلوب آدمی کے طرف اُسکے ساتھ پرستش کے پس مال سبب بڑا مقصود

الْاَعْظَمُ الْمُعَظَّمُ فِي الْقُلُوْبِ لِمَا فِيْهَا مِنَ الْاِفْتِقَارِ

ہے کہ بڑائی اُسکی بیچ دلوں آدمی کے ہے بسبب اُس چیز کے کہ بیچ دلوں کے حاجت ہے

اِلَيْهِ وَلَيْسَ لِلصُّوَرِ بَقَاءٌ فَلَا بُدَّ مِنْ ذَهَابِ

طرف اُسکے حالانکہ نہیں ہے واسطے صورتوں کے بقا اور قیام پس ضرور جانے والی اور عدم ہونے والی تھی

صُوْرَةِ الْعِجْلِ لَوْ لَمْ يَسْتَعْجِلْ مُوْسٰى بِحَرْقِهٖ فَغَلَبَتْ

صورت گوسالہ کی اگر نہ جلدی کرتے موسیٰ علیہ السلام ساتھ جلانے اُسکے کے پس غالب ہوئی

عَلَيْهِ الْغَيْرَةُ فَحَرَّقَهٗ ثُمَّ نَسَفَ رَمَادَ تِلْكَ الصُّوْرَةِ

اوپر موسیٰ علیہ السلام کے غیرت پس جلا دیا موسیٰ نے اُسکو پھر اُڑائی موسیٰ نے راکھ اوسکی

فِي الْيَمِّ نَسْفًا وَقَالَ لَهٗ (اُنْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ) فَسَمَّاهُ اِلٰهًا

بیچ دریا کے حق اُڑانے کا اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے سامری کے (دیکھ طرف اِلٰہ اپنے کو) پس نام رکھا موسیٰ نے گوسالہ کا اِلٰہ

بِطَرِيْقِ التَّنْبِيْهِ لِلتَّعْلِيْمِ لِمَا عَلِمَ اَنَّهٗ بَعْضُ الْمَجَالِيْ

بطریق تنبیہ کے واسطے تعلیم کے اسلیے کہ جانتا تھا موسیٰ نے اس بات کو کہ تحقیق گوسالہ بعض مظاہر

الْاِلٰهِيَّةِ لَاُحَرِّقَنَّهٗ فَاِنَّ حَيْوَانِيَّةَ الْاِنْسَانِ لَهَا

الٰہیہ میں سے ہے اور کہا موسیٰ نے البتہ جلا دونگا میں اُسکو اسلیے کہ تحقیق واسطے قوت حیوانی انسان کے

التَّصَرُّفُ فِيْ حَيْوَانِيَّةِ الْحَيْوَانِ لِكَوْنِ اللّٰهِ سَخَّرَهَا

تصرف ہے بیچ قوت حیوانی حیوان کے بسبب اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے مسخر کر دیا حیوان کو

للانسان ولا سيما واصله ليس من حيوان فكان

واسطے انسان کے خصوصاً اصل گوسالہ کی تھی حیوان سے پس ہوگا گوسالہ

اعظم في التسخير لان غير الحيوان ما له ارادة بل

زیادہ تر بیچ قبول تسخیر موسوی کے اسلئے کہ تحقیق واسطے غیر حیوان کے نہیں ہو ارادہ اور قصد بلکہ

هو بحكم من يتصرف فيه من غير اباء واما الحيوان

غیر حیوان موافق حکم اُس شخص کے ہر کہ تصرف کرتا ہو وہ شخص بیچ اسکے بغیر انکار اُس غیر حیوان کے ولیکن حیوان

فهو ذو ارادة وغرض فقد يقع منه الاباء في بعض

پس وہ صاحب ارادہ اور صاحب غرض ہے کبھی واقع ہوتا ہو اُس سے انکار بیچ بعض

التصرف فان كان فيه قوة اظهار ذلك ظهر منه

تصرف انسان کے پس اگر ہووے بیچ حیوان کے قوت ظاہر کرنے انکار کی ظاہر ہوگی اُس حیوان سے

الجموح لما يريده منه الانسان وان لم يكن له

سرکشی بسبب اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہو اُس چیز کا اُس حیوان سے انسان اور اگر نہووے واسطے حیوان کے

هذه القوة او يصادف غرض الحيوان انقاد

یہ قوت یا باہم موافق ہووے تصرف انسان کا ساتھ غرض حیوان کے تابعدار ہوتا ہے حیوان

مذللا لما يريده منه كما ينقاد مثله

ساتھ ذلت کے بسبب اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہو انسان اُسکا حیوان سے جیسا کہ تابعدار ہوتا ہے انسان مثل اپنے کا

لامر فيما رفعه الله به من اجل المال الذي

بسبب ایک امر یعنی طمع کے بیچ اُس چیز کے کہ بلند مرتبہ کیا ہو اُس مثل کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسی چیز کے بسبب اُس مال کے کہ

يرجوه منه المعبر عنه في بعض الاحوال

امید رکھتا ہو انسان اُس مال کی اُس مثل سے کہ تعبیر کی جاتی ہے اُس مال سے بیچ بعض احوال کے

بالاجرة في قوله ورفعنا بعضهم فوق بعض درجت

ساتھ اُجرت کے بیچ تابعداری انسان کی واقع ہو بیچ قول اللہ تعالیٰ کے (اور بلند کیا ہمنے بعض اُنکے کو اوپر بعض کے درجوں میں

ليتخذ بعضهم بعضا سخريا فما تسخر له من هو مثله

تاکہ پکڑیں بعض اُنکے بعضوں کو محکوم اور مزدور) پس نہیں مسخر ہوتا ہو واسطے انسان کے وہ شخص کہ وہ مثل اُسکے انسان ہے

الا من حيوانيته لا من انسانيته فان المثلين ضدان

مگر بسبب مرتبہ حیوانیت اُسکی کے نہ بسبب مرتبہ انسانیت اُسکی کے اسلئے کہ تحقیق دو چیزیں ہم مثل باہم ضد ہیں

فيسخره الارفع في المنزلة بالمال او بالجاه

پس مسخر کرتا ہو ایک انسان کو دوسرا انسان کو بلند تر ہو دی وہ دوسرا مرتبہ میں ساتھ مال یا ساتھ جاہ کے

بانسانيته ويتسخر له ذلك الآخر اما خوفا

ببسب مرتبۂ انسانیت کے اور مسخر ہوتا ہے واسطے اُس ایک انسان کے دوسرا انسان یا بسبب خوف کے

او طمعا من حيوانيته لا من انسانيته فما تسخر

یا بسبب طمع کے مرتبۂ حیوانیت سے اسکی نہ مرتبۂ انسانیت سے اسکی پس نہیں مسخر ہوتا ہے

له من هو مثله الا ترى ما بين البهائم من

واسطے انسان کے وہ شخص کہ وہ مثل اسکا انسان ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو اُس چیز کو کہ درمیان چارپایوں کے ہے

التحريش لانها امثال فالمثلان ضدان ولذلك

بغض اور عداوت سے اسلیے کہ تحقیق چارپائی باہم مثل ہیں پس دو ہم مثل باہم ضد ہیں اور واسطے اسی کے

قال تعالى (ورفع بعضكم فوق بعض درجت) فما هو

فرمایا اللہ تعالی نے اور بلند کیا حق تعالی نے بعض تمہارے کو اوپر بعض کے درجوں میں) پس نہیں ہے وہ شخص مسخر کیا ہوا ہے

معه في درجة فوقع التسخير من اجل الدرجات

ساتھ اُس شخص کے کہ مسخر کرنیوالا ہے بیچ ایک درجہ کے پس واقع ہوگی تسخیر بسبب تفاوت درجوں کے

والتسخير على قسمين تسخير مراد للمسخر اسم فاعل

اور تسخیر انسان کی واسطے انسان کے اوپر دو قسم کے ہے ایک اُن دونوں قسموں سے تسخیر مراد کی ہوئی یعنی قصدی ہے واسطے مسخر کے کہ اسم فاعل ہے

قاهر في تسخيره لهذا الشخص المسخر كتسخير السيد

اور غالب بیچ تسخیر اپنی کے اس شخص مسخر کہ اسم مفعول ہے جیسے کہ تسخیر کرنا مالک کا

لعبده وان كان مثله في الانسانية وكتسخير

بندہ اپنے کو اگرچہ ہووے بندہ مثل مالک کے بیچ انسانیت کے اور جیسے کہ تسخیر کرنا

السلطان لرعاياه وان كانوا امثالا له في الانسانية

بادشاہ کا رعایا اپنی کو اگرچہ ہووے رعایا ہم مثل بادشاہ کے بیچ انسانیت کے

فسخرهم بالدرجة والقسم الآخر تسخير

پس مسخر کرتا ہے سید اور بادشاہ بندہ اور رعایا کو بسبب درجہ کے اور قسم دوسری ان دونوں قسموں میں سے تسخیر

بالحال كتسخير الرعايا للملك القائم بامرهم

حالی ہے جیسے کہ تسخیر کرنا رعایا کا بادشاہ کو کہ قائم ہے وہ ساتھ کاروبار رعایا کے

فِي الذَّبِّ عَنْهُمْ وَحِمَايَتِهِمْ وَقِتَالِ مَنْ عَادَاهُمْ

بیچ دفع کرنے ضرر کے رعایا سے اور بیچ نگہبانی انکی کے اور بیچ لڑائی کرنیکے ساتھ اس شخص کے کہ عداوت رکھتا ہو وہ ساتھ رعایا کے

وَحِفْظِ أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَيْهِمْ وَهٰذَا كُلُّهُ

اور بیچ حفاظت کرنے اموال انکے کے اور ذاتون انکی کے اوپر اونکے اور یہ سب

تَسْخِيرٌ بِالْحَالِ مِنَ الرَّعَايَا يُسَخِّرُونَ بِذٰلِكَ

تسخیر بسبب حال رعایا کے ہے کہ تسخیر کرتی ہے رعایا بیچ امور مذکور کے

مَلِيكَهُمْ وَيُسَمّٰى عَلَى الْحَقِيقَةِ تَسْخِيرَ الْمَرْتَبَةِ

بادشاہ اپنے کو اور نام رکھا جاتا ہے تسخیر حالی کا حقیقت مین تسخیر مرتبہ

فَالْمَرْتَبَةُ حَكَمَتْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمِنَ الْمُلُوكِ مَنْ سَعٰى

اسلیے کہ مرتبہ رعایا کا حکم کرتا ہے اوپر بادشاہ کے ساتھ مسخر ہونے کے پس بعض بادشاہون مین سے وہ ہے جو سعی کرتا ہے

لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ عَرَفَ الْأَمْرَ فَعَلِمَ أَنَّهٗ بِالْمَرْتَبَةِ

واسطے نفس اپنے کے اور بعض وہ ہین کہ پہچانتا ہے حقیقت بادشاہت کو اور جانتا ہے اس بات کو کہ تحقیق وہ بسبب مرتبہ رعایا کے

فِي تَسْخِيرِ رَعَايَاهُ فَعَلِمَ قَدْرَهُمْ وَحَقَّهُمْ فَآجَرَهُ اللّٰهُ عَلٰى

بیچ تسخیر رعایا اپنی کے ہے پس جانتا ہے وہ بادشاہ قدر اور حق رعایا کا پس اجر دیتا ہے اس بادشاہ کو اللہ تعالی اوپر

ذٰلِكَ أَجْرَ الْعُلَمَاءِ بِالْأَمْرِ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ وَأَجْرُ مِثْلِ

اس معرفت اور علم کے مثل اجر عالمون اور عارفون کے کہ جانتے ہین حقیقت امر کو جو نفس الامر مین ہے اور اجر مثل

هٰذَا يَكُونُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ كَوْنِ اللّٰهِ فِي شُئُونِ عِبَادِهٖ

اس علم اور معرفت کا ہوتا ہے اوپر اللہ تعالی کے بسبب ہونے اللہ تعالی کے بیچ کاروبار حوائج بندون اپنے کے

فَالْعَالَمُ كُلُّهٗ مُسَخِّرٌ بِالْحَالِ مَنْ لَا يُمْكِنُ أَنْ يُطْلَقَ عَلَيْهِ

پس تمام عالم مسخر کرنے والا ہے ساتھ حال کے اس شخص کو کہ نہین ممکن ہے زبان شرع مین یہ کہ اطلاق کیا جاوے اوپر اسکے

أَنَّهٗ مُسَخَّرٌ قَالَ تَعَالٰى (كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ) فَكَانَ عَدَمُ

یہ کہ تحقیق وہ تسخیر کیا گیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے (ہر روز حق تعالی بیچ کاروبار کے ہے) پس عدم

قُوَّةِ إِرْدَاعِ هَارُونَ بِالْفِعْلِ أَنْ يَنْفُذَ فِي أَصْحَابِ الْعِجْلِ

قوت باز رکھنے ہارون علیہ السلام کی ساتھ فعل کے کہ جاری ہووے قوت بالفعل بیچ اصحاب گوسالہ کے

بالتسليط على العجل كما سلط موسى عليه حكمة

ساتھ غصہ اور غلبہ کے اوپر گوسالہ کے جیسے کہ غالب کیے گئے موسیٰ اوپر اسکے ایک حکمت تھی

من الله ظاهرة في الوجود ليعبد في كل صورة

اللہ تعالیٰ کی جانب سے بظاہر بیچ وجود خارجی کے تا کہ پرستش کیجاوے حق تعالیٰ کی بیچ ہر صورت کے

وان ذهبت تلك الصورة بعد ذلك فما ذهبت

اگرچہ دور ہوجائے وہ صورت بعد پرستش کے اسلئے کہ نہیں مٹ جاتی ہے وہ صورت

الا بعد ما تلبست عند عابدها بالالوهية ولهذا

مگر بعد متصف ہونے اپنے کے نزدیک پرستش کرنیوالے اپنے کے ساتھ الوہیت کے اور واسطے اسی کے

ما بقي نوع من الانواع الا وعبد اما عبادة تأله

نہ باقی رہی کوئی قسم اقسام موجودات میں سے مگر کہ پرستش کیگئی وہ یا پرستش معبودانہ

واما عبادة تسخير فلا بد من ذلك لمن عقل

یا پرستش تسخیرانہ پس ضروری ہے عبادت تسخیری سے نزدیک اس شخص کے کہ عقل رکھتا ہو وہ

وما عبد شيء من العالم الا بعد التلبس بالرفعة

اور نہیں پوجی گئی کوئی شئے عالم میں سے مگر بعد متلبس اور متصف ہونیکے ساتھ بلند مرتبہ کے

عند العابد والظهور بالدرجة في قلبه و

نزدیک عابد کے اور بعد ظاہر ہونے کے ساتھ درجۂ عالی کے بیچ قلب عابد کے اور

لذلك تسمى الحق لنا برفيع الدرجت ولم يقل

واسطے اسی کے نام رکھا ہے حق تعالیٰ نے ذات اپنی کا واسطے ہمارے رفیع الدرجات اور نہ کہا حق تعالیٰ نے

برفيع الدرجة فكثرت الدرجت في عين واحدة

اپنے کو رفیع ایک درجہ کا پس بہت ہوئے درجات بیچ ذات واحد کے

فَاِنَّهٗ قَضٰى (اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ) فِىْ دَرَجٰتٍ

اسلیے کہ تحقیق حق تعالی نے حکم کیا ہے کہ نہ پرستش کرو تم کسیکی مگر خاص اسی حق تعالی کی بیچ درجون

كَثِيْرَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ اَعْطَتْ كُلُّ دَرَجَةٍ مَجْلٰى اِلٰهِيًّا عُبِدَ

کثیر مختلف کے کہ مقتضی ہے ہر درجہ ایک ایک مظہر الٰہی کا کہ پرستش کیا جاوے حق تعالی

فِيْهَا وَاَعْظَمُ مَجْلٰى عُبِدَ فِيْهِ وَاَعْلَاهُ اَلْهَوٰى كَمَا قَالَ تَعَالٰى اَفَرَاَيْتَ

بیچ اسی درجہ کے اور بزرگتر مظہری کہ پرستش کیا جاوے حق تعالی بیچ اوسکے اور بلند تر مظہری ہوا نفس ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے افرایت

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ فَهُوَ اَعْظَمُ مَعْبُوْدٍ فَاِنَّهٗ

اس شخص کو کہ پکڑا اسنے معبود اپنا ہوا اور خواہش نفس اپنی کو پس ہوا نفس کی بزرگتر معبود ہے اسلیے کہ تحقیق

لَا يُعْبَدُ شَىْءٌ اِلَّا بِهٖ وَلَا يُعْبَدُ هُوَ اِلَّا بِذَاتِهٖ

نہیں پرستش کیجاتی ہے کسی چیز کی مگر ساتھ اسکے ہوا نفس کے اور نہیں پرستش کیجاتی ہے ہوا کی مگر بالذات

وَفِيْهِ اَقُوْلُ شِعْرٌ

اور بیچ اسی بات کے کہتا ہوں میں ۔ شعر

وَحَقِّ الْهَوٰى اِنَّ الْهَوٰى سَبَبُ الْهَوٰى

قسم ہے حق ہوا کی کہ تحقیق ہوا سبب پرستش ہوا کا ہے

وَلَوْلَا الْهَوٰى فِى الْقَلْبِ مَا عُبِدَ الْهَوٰى

اور اگر نہوتی ہوا بیچ دل کے نہ پرستش کی جاتی ہوا کی

اَلَا تَرٰى عِلْمَ اللّٰهِ بِالْاَشْيَاءِ مَآ اَكْمَلَهٗ كَيْفَ

کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ ساتھ علم حق تعالی کے جو متعلق ساتھ اشیا کے ہے کیسا کامل ہے اور کس طرح

تَمَّمَ فِىْ حَقِّ مَنْ عَبَدَ هَوٰىهُ وَاتَّخَذَ اِلٰهًا فَقَالَ

تمام کیا اللہ تعالی نے اسکو بیچ حق اس شخص کے کہ پرستش کی اسنے ہوا اپنی کی اور پکڑا اسنے ہوا کو معبود پس فرمایا اللہ تعالی نے

٢٦٦

(وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ) وَالضَّلَالَةُ الْحَيْرَةُ وَذٰلِكَ

اور ضلالت حیرانی ہے اور گمراہ کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے سبب علم کے اور وہ گمراہی حیرت ہے اور یہ علم اور بیشی حق تعالیٰ کی اسطرح ہے

اَنَّهُ لَمَّا رَاٰى هٰذَا الْعَابِدُ مَا عَبَدَ اِلَّا هَوَاهُ بِانْقِيَادِهٖ

کہ تحقیق حق تعالیٰ نے جب دیکھا اس عابد کو کہ پرستش کی اسنے مگر ہوا اپنی کی ساتھ تابعداری اپنی کے

لِطَاعَتِهٖ فِيْمَا يَاْمُرُهٗ بِهٖ مِنْ عِبَادَةِ مَنْ عَبَدَهٗ مِنَ

واسطے عبادت ہوا کی بیچ اس چیز کے کہ حکم کرتی ہے ہوا عابد کو ساتھ اسکے کہ وہ عبادت اس شخص کی ہے کہ پرستش اسکی عابد نے اس شخص کی

الْاَشْخَاصِ حَتّٰى اَنَّ عِبَادَتَهٗ اللّٰهَ كَانَتْ عَنْ هَوًى اَيْضًا

جو اشخاص اور افراد عالم میں سے ہے یہانتک کہ تحقیق پرستش اللہ تعالیٰ کی بھی ہوا سے ہے

لِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَقَعْ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْجَنَابِ الْمُقَدَّسِ هَوًى

اسلیے کہ اگر نہ واقع ہوتی واسطے اس عابد کے بیچ اس جناب مقدس الٰہی کے ہوا

وَهُوَ الْاِرَادَةُ بِمَحَبَّةٍ مَا عَبَدَ اللّٰهَ وَلَا اٰثَرَهٗ عَلٰى

اور ہوا ایک ارادہ ہے ساتھ محبت کے نہ پرستش کرتا وہ عابد اللہ تعالیٰ کی اور نہ اختیار کرتا وہ حق تعالیٰ کو اوپر

غَيْرِهٖ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ عَبَدَ صُوْرَةً مَّا مِنْ صُوَرِ الْعَالَمِ

غیر اسکے کے اور ایسا ہی ہر ایک شخص ہے کہ پرستش کی اسنے کسی صورت معین کی صورتوں عالم میں سے

وَاتَّخَذَهَا اِلٰهًا مَا اتَّخَذَهَا اِلَّا بِالْهَوٰى فَالْعَابِدُ لَا يَزَالُ

اور پکڑا اسنے اس صورت معین کو معبود نہ پکڑا اسنے اس صورت کو معبود مگر ساتھ ہوا کے پس عابد ہمیشہ

تَحْتَ سُلْطَانِ هَوَاهُ ثُمَّ رَاَى الْمَعْبُوْدَاتِ تَتَنَوَّعُ فِي الْعَابِدِيْنَ

زیر سلطنت ہوا اپنی کے ہے پھر دیکھا حق تعالیٰ نے معبودوں کو کہ انواع مختلف ہوتے ہیں بیچ اعتقادات عابدوں کے

فَكُلُّ عَابِدٍ اَمْرًا مَّا يُكَفِّرُ مَنْ يَّعْبُدُ سِوَاهُ وَالَّذِيْ عِنْدَهٗ

اسلیے کہ ہر ایک پرستش کرنیوالا کسی معبود کا تکفیر کرتا ہے وہ اس شخص کی کہ پرستش کرتا ہے غیر اس معبود کی اور وہ شخص کہ نزدیک اسکے

اَدْنٰى تَنَبُّهٍ يَحَارُ لِاتِّحَادِ الْهَوٰى بَلْ لِاَحَدِيَّةِ الْهَوٰى

ادنیٰ آگہی اور ہوشیاری ہے حیران ہوتا ہے وہ بسبب متحد ہونے ہوا کے بلکہ بسبب احدیت ہوا کے

فَاِنَّهٗ عَيْنٌ وَّاحِدَةٌ فِيْ كُلِّ عَابِدٍ فَاَضَلَّهُ اللّٰهُ اَيْ حَيَّرَهٗ عَلٰى

اسلیے کہ تحقیق ہوا ذات واحد ہے کہ ظاہر ہوئی ہے بیچ ہر عابد کے پس ضلالت بخشی اس عابد کو اللہ تعالیٰ نے یعنی حیرت بخشی اسکو اوپر

۳۶۷

عَلِمَ بِأَنَّ كُلَّ عَابِدٍ مَا عَبَدَ إِلَّا هَوَاهُ وَلَا اسْتَعْبَدَهُ

کامل علم اپنے کے اسطرح پر کہ تحقیق ہر عابد نہ پرستش کی کسی کی مگر ہوا اپنی کی اور نہ طلب پرستش کی کسی نے عابد سے

إِلَّا هَوَاهُ سَوَاءٌ صَادَفَ الْأَمْرَ الْمَشْرُوعَ أَوْ لَمْ

مگر ہوا اسکی نے برابر ہے کہ موافق ہو وے ہوا عابد کی ساتھ امر شرع کے یا نہ

يُصَادِفْ وَالْعَارِفُ الْمُكَمَّلُ مَنْ رَأَى كُلَّ مَعْبُودٍ

موافق ہووے وہ ہوا ساتھ امر مشروع کے اور عارف کامل مکمل وہ ہے کہ جسنے دیکھا ہر معبود کو

مَجْلًى لِلْحَقِّ يُعْبَدُ فِيهِ وَلِذَلِكَ سَمَّوْهُ كُلُّهُمْ إِلٰهًا مَعَ

مظہر حق تعالی کا کہ پرستش کیا جاتا ہے حق تعالی بیچ اسکے اور واسطے اسی کے نام رکھا عابدوں نے ہر معبود کا الہ باوجود

اسْمِهِ الْخَاصِّ بِحَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ حَيَوَانٍ أَوْ إِنْسَانٍ أَوْ

نام خاص اس معبود کے ساتھ پتھر یا درخت یا حیوان یا انسان

نَارٍ أَوْ كَوْكَبٍ أَوْ مَلَكٍ هٰذَا اسْمُ الشَّخْصِيَّةِ فِيهِ

یا آتش یا ستارہ یا فرشتہ کے یہ نام تعین شخصی کا ہے بیچ مظہر خاص کے

وَالْأُلُوهِيَّةُ مَرْتَبَةٌ تَخَيَّلَ الْعَابِدُ لَهُ أَنَّهَا مَرْتَبَةُ

اور الوہیت نام مرتبہ الہیہ کا ہے کہ خیال کرتا ہے عابد صنم واسطے مظہر خاص کے اس بات کا کہ تحقیق الوہیت مرتبہ

مَعْبُودِهِ وَهِيَ عَلَى الْحَقِيقَةِ مَجْلَى الْحَقِّ لِبَصَرِ هٰذَا

معبود خاص اپنے کا ہے اور یہ مرتبہ معبود خاص کا حقیقت میں ایک مظہر خاص ہے مظاہر میں حق تعالی کے نزدیک بصر اس

الْعَابِدِ الْخَاصِّ الْمُعْتَكِفِ عَلَى هٰذَا الْمَعْبُودِ فِي هٰذَا الْمَجْلَى

عابد خاص کے کہ معتکف ہے وہ اوپر اس معبود خاص کے بیچ اس مظہر

الْمُخْتَصِّ وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ مَقَالَةَ جَهَالَةٍ

خاص کے اور واسطے اسی کے کہا بعض نے ان لوگوں میں سے کہ نہیں پہچانتا ہو وہ حقیقت امر کو قول نادانی کا

(مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفَى) مَعَ تَسْمِيَتِهِمْ

کہ نہیں عبادت کرتے ہیں ہم انکی مگر واسطے کہ نزدیک کریں وہ ہمکو طرف اللہ تعالی کے مرتبہ قرب میں باوجود نام رکھنے انکے

إِيَّاهُمْ آلِهَةً حَتَّى قَالُوا أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا

بتوں کو الہ یہاں تک کہ کہا ان لوگوں نے کیا گردانا اسنے سب معبودوں کو ایک ہی معبود

٢٦٨

إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ فَمَا أَنْكَرُوهُ بَلْ تَعَجَّبُوا مِنْ

تحقیق یہ ایک چیز ہے بہت عجب کی یعنی انکار کیا ان لوگوں نے اس کا بلکہ تعجب کیا ان لوگوں نے

ذٰلِكَ فَإِنَّهُمْ وَقَفُوا مَعَ كَثْرَةِ الصُّوَرِ فِي نِسْبَةِ الْأُلُوهِيَّةِ

اس چیز کو اور واحد کر دانتے سے اسلیے کہ تحقیق وہ لوگ قائم تھے ساتھ کثرت صور توں کی بنسبت کرنا الوہیت

لَهَا فَجَاءَ الرَّسُولُ وَدَعَاهُمْ إِلَى إِلٰهٍ وَاحِدٍ يُعْرَفُ وَ

واسطے انھیں صورتوں کے پس آئے رسول اللہ اور بلایا ان کو طرف ایک اللہ کی پہچانا جاتا ہے

لَا يُشْهَدُ بِشَهَادَتِهِمْ أَنَّهُمْ أَثْبَتُوهُ عِنْدَهُمْ وَاعْتَقَدُوا

نہیں مشہود ہوتا ہے ... گواہی ان کی کہ تحقیق وہ لوگ ثابت کرتے ہیں ... اور اعتقاد کئے ہیں

فِي قَوْلِهِمْ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفَى لِعِلْمِهِمْ

بیچ قول اپنے کہ نہیں عبادت کرتے ہیں ہم ان کی مگر واسطے کہ نزدیک کریں ہم کو طرف اللہ کے درجہ قرب میں بسبب علم اپنے کے

بِأَنَّ تِلْكَ الصُّوَرَ حِجَارَةٌ وَلِذٰلِكَ قَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ

اس بات پر کہ تحقیق یہ صورتیں پتھر کی ہیں اور واسطے اسی کے قائم ہوئی حجت الزامی اوپر ان بت پرستوں کے

بِقَوْلِهِ (قُلْ سَمُّوهُمْ) فَمَا يُسَمُّونَهُمْ إِلَّا بِمَا يَعْلَمُونَ أَنَّ

قول اللہ تعالیٰ سے ... نام ان معبودوں کے ... پس نہیں نام رکھتے مگر ساتھ اس کے کہ جانتے ہیں وہ کہ تحقیق

تِلْكَ الْأَسْمَاءَ لَهُمْ حَقِيقَةٌ وَأَمَّا الْعَارِفُونَ بِالْأَمْرِ عَلَى مَا

واسطے ... ایک حقیقت خاص ہے و لیکن جو لوگ عارف ہیں حقیقت امر حق تعالیٰ کے

هُوَ عَلَيْهِ فَيُظْهِرُونَ بِصُورَةِ الْإِنْكَارِ لِمَا عُبِدَ مِنَ الصُّوَرِ

کہ نفس الامر میں ہے پس ظاہر کرتے ہیں وہ صورت انکار ان معبودوں کی کہ پرستش کی گئی ہیں وہ مورتیں

لِأَنَّ مَرْتَبَتَهُمْ فِي الْعِلْمِ تُعْطِيهِمْ أَنْ يَكُونُوا بِحُكْمِ الْوَقْتِ لِحُكْمِ الرَّسُولِ

اسلیے کہ تحقیق مرتبہ ان عارفوں کا بیچ علم اور معرفت کے عطا کرتا ہے ان کو یہ کہ رہیں موافق حکم وقت کے تابع حکم رسول کے

الَّذِي آمَنُوا بِهِ عَلَيْهِمْ الَّذِي بِهِ سُمُّوا مُؤْمِنِينَ فَهُمْ عِبَادُ الْوَقْتِ

کہ ایمان لائے ہیں وہ ... اوپر ان کے جس کے سبب سے ... مومن ... پس وہ عارفین تابع حکم وقت کے ہیں

مَعَ عِلْمِهِمْ بِأَنَّهُمْ مَا عَبَدُوا مِنْ تِلْكَ الصُّوَرِ أَعْيَانَهَا

باوجود علم اپنے کے اس بات کا کہ تحقیق بت پرستوں نے نہیں پرستش کی ان صورتوں کی بنظر ذوات ان صورتوں کے

وَإِنَّمَا عَبَدُوا اللّٰهَ فِيهَا بِحُكْمِ سُلْطَانِ التَّجَلِّي الَّذِي

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ پرستش کی بت پرستوں نے اللہ تعالیٰ ہی کی ضمن ان صورتوں کے بسبب حکم غلبہ و تسلط تجلی الٰہی کے کہ جو ایسی ہے

عَرَفُوهُ مِنْهُمْ وَجَهِلَهُ الْمُنْكِرُ الَّذِي لَا عِلْمَ لَهُ بِمَا

عارفین اس تجلی کو اصنام سے اور نجانا اس تجلی کو محجوب منکر نے کہ نہیں ہے علم اسکو اُس ہویت کا

تَجَلَّى وَيَسْتُرُهُ الْعَارِفُ الْمُكَمَّلُ مِنْ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ

کہ تجلی کی اُسنے اور چھپایا اسکو محجوب سے عارف کامل نے خواہ نبی اور رسول

وَوَارِثٍ عَنْهُمْ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِنْتِزَاحِ عَنْ تِلْكَ الصُّوَرِ

اور وارث اُنکے ہیں پس کار ہار عارفوں کا ساتھ اجتناب کے وہ دور رہنے کے ہے اُن اہل ظلاء صورتوں سے بنظر

لِمَا انْتَزَحَ عَنْهَا رَسُولُ الْوَقْتِ إِتِّبَاعًا لِلرَّسُولِ طَمَعًا فِي

اُس چیز کے کہ اجتناب کیا ہے اُن صورتوں سے رسول وقت نے واسطے متابعت رسول کے اور واسطے طمع کے بیچ

مَحَبَّةِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ الَّتِي تَثْبُتُ بِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ إِنْ كُنْتُمْ

دوست رکھنے اللہ تعالیٰ کے اُنکے تئیں کہ ثابت ہے محبت اللہ تعالیٰ کی قول اللہ تعالیٰ سے کہ اگر دوست رکھتے

تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ فَدَعَا إِلَى اللّٰهِ

ہو تم اللہ تعالیٰ کو پس پیروی کرو تم میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ پس دعوت کی رسول اللہ نے طرف حق کے

يُصْمَدُ إِلَيْهِ وَيُعْلَمُ مِنْ حَيْثُ الْجُمْلَةِ وَلَا يُشْهَدُ

کہ حاجت لائی جاتی ہے طرف اسکے اور جانا جاتا ہے وہ آگاہ باعتبار اجمال کے اور نہیں مشہود ہوتی ہے ذات اُسکی

وَلَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ بَلْ هُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ لِلُطْفِهِ

پس نہیں ادراک کرتے ہیں اُسکو حواس ابصار بلکہ وہ پاتا ہے اور ادراک کرتا ہے حواس ابصار کو بسبب لطافت

وَسَرَیَانُہٗ فِیْ اَعْیَانِ الْاَشْیَاءِ فَلَا تُدْرِکُہٗ

اور سرایت اسکی کے بیچ ذوات اشیا کو پس نہیں ادراک کرتے ہیں اوسکو

الْاَبْصَارُ کَمَا اَنَّہَا لَا تُدْرِکُ اَرْوَاحَہَا

حواس ابصار جیسے کہ تحقیق حواس ابصار نہیں ادراک کرتے ہیں ارواح اپنے کو کہ

الْمُدَبِّرَۃَ اَشْبَاحَہَا وَصُوَرَہَا الظَّاہِرَۃَ

مدبر ہیں ابدان اور صورتوں اپنی کی کہ ظاہر اور محسوس ہیں

فَہُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ وَالْخِبْرَۃُ ذَوْقٌ

پس حق تعالے لطیف ہے اور خبیر اور خبرت معنی ہیں علم ذوقی کے ہے

وَالذَّوْقُ تَجَلٍّ وَالتَّجَلِّیْ فِی الصُّوَرِ فَلَا

اور علم ذوقی حق تعالی کا ایک تجلی ہے اور تجلی ہوتی ہے بیچ صورتوں کے پس ضرور ہے

بُدَّ مِنْہَا وَلَا بُدَّ مِنْہُ فَلَا بُدَّ اَنْ یَّعْبُدَ

صورتوں کا ہونا اور ضرور ہے تجلی کا ہونا واسطے ظہور صورتوں کے پس ضرور ہوا یہ کہ پرستش کرے تجلی

مَنْ رَاٰہُ بِہَوَاہُ اِنْ فَہِمْتَ وَعَلَی اللّٰہِ

وہ شخص کہ دیکھا اسنے اسکو ساتھ ہوا اپنی کے اگر سمجھے تو اور اوپر اللہ تعالی ہی کے ہے

قَصْدُ السَّبِیْلِ

واضح کردینا راہ سیدھی کا

فَصُّ حِکْمَۃٍ عُلْوِیَّۃٍ

یہ فص حکمت علویہ کی ہے

فِي كَلِمَةٍ مُوسَوِيَّةٍ

بیچ بیان کلمہ موسویہ کے

حِكْمَةُ قَتْلِ الْأَبْنَاءِ مِنْ أَجْلِ مُوسَى لِيَعُودَ

حکمت بیچ قتل کرنے فرعون کے اطفال بنی اسرائیل کو بسبب موسیٰ علیہ السلام کے یہ تھی کہ رجوع کرے

إِلَيْهِ بِالْإِمْدَادِ حَيٰوةُ كُلِّ مَنْ قُتِلَ

طرف موسیٰ کے واسطے مدد کے روح اور قوی ہر طفل مقتول کے کہ قتل کیا گیا تھا وہ

مِنْ أَجْلِهِ لِأَنَّهُ قُتِلَ عَلَى أَنَّهُ مُوسَى

بسبب موسیٰ کے اسلئے کہ قتل کیا گیا ہر ایک طفل اوپر اس گمان کے کہ وہ موسیٰ تھے

وَمَا ثَمَّهُ جَهْلٌ فَلَابُدَّ أَنْ تَعُودَ حَيٰوتُهُ

اور نہ تھا فرعون کو بیچ قتل اطفال کے جہل بس ضرور ہے یہ کہ رجوع کرے حیات یعنی روح ہر ایک مقتول کی

عَلَى مُوسَى أَعْنِي حَيٰوةَ الْمَقْتُولِ مِنْ أَجْلِهِ

طرف موسیٰ کے مراد لیتا ہوں میں اس ارواح سے حیات اس طفل مقتول کی کہ قتل کیا گیا وہ بسبب موسیٰ کے

وَهِيَ حَيٰوةٌ طَاهِرَةٌ عَلَى الْفِطْرَةِ لَمْ تُدَنِّسْهَا

اور یہی ارواح اطفال مقتولین کی پاک ہیں کہ بانی تھیں اوپر مذہب اسلام کے کہ نہ ناپاک کیا تھا انکو

الْأَغْرَاضُ النَّفْسِيَّةُ بَلْ هِيَ عَلَى فِطْرَةِ بَلَى

اغراض نفسانی نے بلکہ وہ ارواح اوپر مذہب اسلام اور عہد قالوا بلیٰ کے قائم تھیں

فَكَانَ مُوسَى مَجْمُوعَ حَيٰوةِ مَنْ قُتِلَ عَلَى أَنَّهُ

پس تھے موسیٰ علیہ السلام مجموعہ ارواح اور قوی اُن اطفال کے کہ قتل کیے گئے وہ اوپر اس گمان کے

٢٧٣

هُوَ فَكُلُّ مَا كَانَ مُهَيَّأً لِذَلِكَ الْمَقْتُولِ مِمَّنْ كَانَ

گروہ موسیٰ میں پس ہر ہر چیز کہ آمادہ تھی وہ واسطے اس جماعت اطفال مقتولین کے کہ وہ عبارت

اِسْتِعْدَادُ رُوحِهِ لَهُ كَانَ فِي مُوسَى وَهَذَا اخْتِصَاصٌ

استعداد وغیرہ روح ہر ایک طفل ہے واسطے ہر ایک طفل کے مجتمع تھی بیچ موسیٰ علیہ السلام کے اور یہ جمع ارواح اور استعداد وغیرہ ایک

إِلَهِيٌّ لِمُوسَى لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ قَبْلَهُ فَإِنَّ حِكَمَ مُوسَى

الٰہی ہے واسطے موسیٰ کے نہ تھی یہ خصوصیت واسطے کسی کے قبل موسیٰ کے پس تحقیق حکمتیں موسیٰ کی

كَثِيرَةٌ وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى أَسْرُدُ مِنْهَا فِي

بہت ہیں اور اگر چاہے اللہ تعالیٰ لکھوں گا میں بعض ان میں سے بیچ

هَذَا الْبَابِ عَلَى قَدْرِ مَا يَقَعُ بِهِ الْأَمْرُ الْإِلَهِيُّ فِي خَاطِرِي

اس باب فص کے اسقدر کہ پہنچا ساتھ اسکے امر الٰہی بیچ دل میرے کے

وَكَانَ هَذَا أَوَّلَ مَا شُوفِهْتُ بِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ

اور یہ بیان عود ارواح و اجماع ارواح اطفال کا ساتھ موسیٰ کے اول ان چیزوں کا کہ مخاطب کیا گیا میں ساتھ ان چیزوں کے اس فص میں

فَمَا وُلِدَ مُوسَى إِلَّا وَهُوَ مَجْمُوعُ أَرْوَاحٍ كَثِيرَةٍ جَمْعٍ

پس نہ پیدا ہوئے موسیٰ مگر اس حال میں کہ وہ مجموعہ ارواح کثیرہ کے ہے جمع کی گئیں واسطے موسیٰ کے

قُوًى فَعَّالَةٍ لِأَنَّ الصَّغِيرَ يَفْعَلُ فِي الْكَبِيرِ أَلَا تَرَى

قوتیں موثرہ اسلیے کہ تحقیق صغیر موثر اور متصرف ہوتا ہے بیچ کبیر کے کیا نہیں دیکھتا ہے تو

الطِّفْلَ يَفْعَلُ فِي الْكَبِيرِ بِالْخَاصِّيَّةِ فَيَنْزِلُ الْكَبِيرُ

طفل شیر خوارہ کو کہ اثر کرتا ہے وہ بیچ کبیر کے ساتھ ایک اثر اور تصرف خاص کے پس اتر آتا ہے صغیر کبیر کو

مِنْ رِيَاسَتِهِ إِلَيْهِ فَيُلَاعِبُهُ وَيُزَقْزِقُ لَهُ وَيَظْهَرُ لَهُ

ریاست اپنی سے طرف اپنی کے پس بازی کرتا ہے کبیر ساتھ اسکے اور اچھالتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے

بِعَقْلِهِ فَهُوَ تَحْتَ تَسْخِيرِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ ثُمَّ يَشْغَلُهُ

موافق عقل طفل کے پس کبیر زیر تسخیر اور تصرف طفل کے ہے اور کبیر نہیں شعور رکھتا ہے پھر مشغول کرتا ہے وہ طفل کبیر کو

بِتَرْبِيَتِهِ وَحِمَايَتِهِ وَتَفَقُّدِ مَصَالِحِهِ وَتَأْنِيسِهِ حَتَّى

واسطے تربیت اور حفاظت اپنی کے اور واسطے تلاش اصلاح احوال اپنے کے اور واسطے الفت اپنی کے تا کہ

لا يضيق صدره هذا كله من فعل الصغير

نہ تنگ ہووے دل اس طفل کا یہ تمام مذکور فعل اور تصرف صغیر سے ہے

بالكبير وذلك لقوة المقام فان الصغير

ساتھ کبیر کے اور یہ بسبب قوت مقام اور مرتبۂ صغیر کے ہے اسلیے کہ تحقیق صغیر کا

حديث عهد بربه لانه حديث التكوين والكبير

نیا زمانہ ہے ساتھ رب اپنے کے اسلیے کہ طفل نو پیدا ہے اور کبیر

ابعد فمن كان من الله اقرب سخر من كان من

دور تر ہے رب اپنے سے پس جو شخص کہ ہووے وہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر مسخر اور تابع کریگا وہ اُس شخص کو

الله ابعد كخواص الملك للقرب منه يسخرون

کہ ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دور تر جیسے کہ مقربین بادشاہ کے بسبب نزدیکی بادشاہ کے مسخر کرتے ہیں ان لوگوں کو

الابعدين كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ دور تر ہیں بادشاہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يحسر بنفسه للمطر اذا نزل ويكشف راسه له

ظاہر ہوتے تھے بذاتہ واسطے بارش کے جس وقت برستا تھا اور کھول دیتے تھے سر مبارک اپنا واسطے بارش کے

حتى يصيب منه ويقول انه حديث عهد بربه فانظر

تاکہ فائدہ پہنچے اُس میں سے اور فرماتے تھے کہ تحقیق بارش کا نیا زمانہ ہے ساتھ رب اپنے کے پس دیکھ تو

الى هذه المعرفة بالله من هذا النبي ما اجلها وما اعلاها

طرف اس معرفت باللہ کے کہ حاصل ہے ان نبی علیہ السلام کو کہ کیا بزرگ ہے یہ معرفت اور کیا عالی ہے

وما اوضحها فقد سخر المطر افضل البشر لقربه من

اور کیا روشن تر پس تحقیق مسخر کیا بارش نے افضل ترین بشر کو بسبب قرب اپنے کے

ربه فكان مثل الرسول الذي ينزل اليه

رب اپنے سے پس تھی بارش مانند اس فرشتے کے کہ اترتے تھے وہ طرف رسول علیہ السلام کے

بالوحي فدعاه بالحال بذاته فبرز اليه ليصيب

ساتھ وحی الٰہی کے پس بلایا بارش نے رسول علیہ السلام کو ساتھ زبان حال کے طرف ذات اپنی کے پس نکلے رسول علیہ السلام طرف بارش کے تاکہ پہنچے بارش سے

مِنْهُ مَا اَتٰى بِهٖ مِنْ رَبِّهٖ فَلَوْلَا مَا حَصَلَتْ لَهٗ مِنَ الْفَائِدَةِ

وہ چیز کہ لائی ہے وہ اسکو رب سے اپنے پس اگر نہ حاصل ہوتا واسطہ رسول علیہ السلام کو بارش سے فائدہ

الْاِلٰهِيَّةِ مَا اَصَابَ مِنْهُ مَا بَرَزَ بِنَفْسِهٖ اِلَيْهِ فَهٰذِهٖ رِسَالَةُ

الٰہی سا تھ اُس چیز کے کہ پہنچی ہو وہ بارش سے ظاہر ہو تو رسول علیہ السلام ذات طرف اپنی کے پس یہ ہے رسالت بارش کی رسول علیہ السلام

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ فَافْهَمْ وَاَمَّا حِكْمَةُ الْقَائِهٖ

پانی کی ہر کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اُس پانی سے ہر چیز کو کہ زندہ ہے پس سمجھ تو اور طالب لیکن حکمت ڈالنے موسیٰ کی اُن کی ماں کے

فِي التَّابُوْتِ وَرَمْيِهٖ فِي الْيَمِّ فَالتَّابُوْتُ نَاسُوْتُهٗ وَالْيَمُّ مَا

بیچ صندوق کے اور پھینکنے موسیٰ کو اُنکی ماں نے بیچ دریا کے پس یہ تحقیق کہ تابوت جسم ناسوتی موسیٰ کا تھا اور دریا علم تھا

حَصَلَ لَهٗ مِنَ الْعِلْمِ بِوَسَاطَةِ هٰذَا الْجِسْمِ مِمَّا اَعْطَتْهُ الْقُوَّةُ

کہ حاصل ہوا موسیٰ کو یہ علم بوسیلہ اس جسم ناسوتی کے کہ عطا کیا اُسکو قوت

النَّظَرِيَّةُ الْفِكْرِيَّةُ وَالْقُوَى الْحِسِّيَّةُ وَالْخَيَالِيَّةُ الَّتِي لَا

نظری فکری اور قوی حسی اور خیالی نے کہ نہیں

يَكُوْنُ شَيْءٌ مِنْهَا وَلَا مِنْ اَمْثَالِهَا لِهٰذِهِ النَّفْسِ الْاِنْسَانِيَّةِ

حاصل ہوتی ہے کوئی شے اُن قوتوں سے اور نہ مثلوں سے اُن قوتوں کے واسطے اس نفس انسانی کے

اِلَّا بِوُجُوْدِ هٰذَا الْجِسْمِ الْعُنْصُرِيِّ فَلَمَّا حَصَلَتِ النَّفْسُ

مگر بوسیلہ وجود اس جسم ناسوتی کے پس جبکہ حاصل ہوا نفس ناطقہ انسانی

فِي هٰذَا الْجِسْمِ وَاُمِرَتْ بِالتَّصَرُّفِ فِيْهِ وَتَدْبِيْرِهٖ

بیچ اس جسم ناسوتی کے اور مامور ہوا نفس ناطقہ واسطے تصرف کے بیچ اس جسم ناسوتی کے اور واسطے تدبیر کے

جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا هٰذِهِ الْقُوَى اٰلَاتٍ تَتَوَصَّلُ بِهَا اِلٰى مَا

گردانا اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی کے لیے انہیں قوتوں کو ایسے آلات کہ حاصل ہو نفس بوسیلہ اُن آلات کے طرف اُس چیز کے

أَرَادَهُ اللهُ مِنْهَا فِي تَدْبِيرِ هٰذَا التَّابُوتِ الَّذِي

کہ چاہا اسکو اللہ تعالیٰ نے اس نفس سے بیچ تدبیر اس جسم ناسوتی کے کہ

فِيهِ سَكِينَةُ الرَّبِّ فَرُمِيَ بِهِ فِي الْيَمِّ لِيَحْصُلَ

بیچ اس جسم ناسوتی کے آرام اور سکون رب کا ہے پس ڈالا حق تعالیٰ نے تابوت ناسوتی کو بیچ دریا عالم کے تاکہ حاصل ہو

بِهٰذِهِ الْقُوَى عَلَى فُنُونِ الْعِلْمِ فَأَعْلَمَهُ بِذٰلِكَ

بوسیلہ ان قوتوں کے اوپر اقسام علم کے پس آگاہ کیا حق تعالیٰ نے موسیٰ کو ساتھ القاء اس تابوت کے

أَنَّهُ وَإِنْ كَانَ الرُّوحُ الْمُدَبِّرُ لَهُ هُوَ الْمَلِكُ فَإِنَّهُ لَا

اس بات پر کہ تحقیق جسم ناسوتی کے لیے اگرچہ روح مدبر بادشاہ ہے پس تحقیق روح مدبر نہیں

يُدَبِّرُهُ إِلَّا بِهِ فَأَصْحَبَهُ هٰذِهِ الْقُوَى الْكَائِنَةَ فِي

تدبیر کرتی بیچ جسم ناسوتی کی مگر جسم ناسوتی ہی سے پس مصاحب اور ہمراہ بنایا [illegible] تابوت

هٰذَا النَّاسُوتِ الَّذِي عَبَّرَ عَنْهُ بِالتَّابُوتِ فِي

اس جسم ناسوتی کے کہ تعبیر کی حق تعالیٰ نے اس جسم ناسوتی سے ساتھ تابوت کے بیچ

بَابِ الْإِشَارَاتِ وَالْحِكَمِ كَذٰلِكَ تَدْبِيرُ الْحَقِّ الْعَالَمَ

باب اشاروں اور حکمتوں ربانی کے ایسی ہی تدبیر حق تعالیٰ کی ہے واسطے عالم کے

مَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ أَوْ بِصُورَتِهِ فَمَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ كَتَوَقُّفِ

یعنی نہ تدبیر کی حق تعالیٰ نے عالم کی مگر عالم ہی سے یا صورت عالم سے یعنی اسماء الٰہی سے پس تدبیر کی حق تعالیٰ نے

الْوَلَدِ عَلَى إِيجَادِ الْوَالِدِ وَالْمُسَبَّبَاتِ عَلَى أَسْبَابِهَا

ولد کا اوپر ایجاد والد کے اور موقوف ہونا مسببوں کا اوپر سببوں اپنی کے اور

وَالْمَشْرُوطَاتِ عَلَى شُرُوطِهَا وَالْمَعْلُولَاتِ عَلَى عِلَلِهَا

مشروطوں کا اوپر شرطوں اپنی کے اور معلولوں کا اوپر علتوں اپنی کے اور

وَالْمَدْلُولَاتِ عَلَى أَدِلَّتِهَا وَالْمُحَقَّقَاتِ عَلَى حَقَائِقِهَا وَكُلُّ

مدلولوں کا اوپر دلیلوں اپنی کے اور موجودات متحققہ معینہ کا اوپر حقائق اور ماہیات اپنی کے ہی اور ہر

ذٰلِكَ مِنَ الْعَالَمِ وَهُوَ تَدْبِيرُ الْحَقِّ فِيهِ فَمَا دَبَّرَهُ إِلَّا بِهِ وَأَمَّا قَوْلُنَا

موثر کرنا عالم میں ہے اور یہی ہے تدبیر حق تعالیٰ کی بیچ عالم کے پس نہ تدبیر کی حق تعالیٰ نے عالم کی مگر عالم ہی سے لیکن قول ہمارا

۲۷۷

أَوْ بِصُوْرَتِهٖ أَعْنِيْ صُوْرَةَ الْعَالَمِ فَأَعْنِيْ بِهِ

(او بصورتہ) ہے پس مراد لیتا ہوں میں اس قول سے کہ صورت عالم کی ہر صورت

الْأَسْمَاءَ الْحُسْنٰى وَالصِّفَاتِ الْعُلٰى الَّتِيْ تَسَمّٰى

اسماے حسنیٰ اور صفات عالی کو کہ نام رکھا جاتا ہے

الْحَقُّ بِهَا وَاتَّصَفَ بِهَا فَمَا وَصَلَ إِلَيْنَا مِنِ اسْمٍ تَسَمّٰى

حق تعالیٰ ساتھ ان اسما کے اور متصف ہوتا ہے ساتھ ان صفات کے اسلیے کہ نہیں پہنچا طرف ہماری کوئی اسم کہ نام رکھا گیا ہے

بِهٖ إِلَّا وَوَجَدْنَا مَعْنٰى ذٰلِكَ الْاِسْمِ وَرُوْحَهٗ فِي

ساتھ اسکے مگر اس حال میں کہ پاتے ہیں ہم معنے اس اسم کے اور روح اوسکی بیچ

الْعَالَمِ فَمَا دَبَّرَ الْعَالَمَ أَيْضًا إِلَّا بِصُوْرَةِ الْعَالَمِ

عالم کے پس نہ تدبیر کی حق تعالیٰ نے عالم کی اس صورت میں بھی مگر صورت عالم سے یعنی اسما اور صفات سے

وَلِذٰلِكَ قَالَ فِيْ حَقِّ اٰدَمَ الَّذِيْ هُوَ الْبَرْنَامَجُ

اور واسطے اسی کے فرمایا حق تعالیٰ نے بیچ حق آدم علیہ السلام کے کہ وہ ایک نمونہ ہیں

الْجَامِعُ لِنُعُوْتِ الْحَضْرَةِ الْإِلٰهِيَّةِ الَّتِيْ هِيَ

جامع واسطے صفات حضرت الٰہی کے کہ وہ

الذَّاتُ وَالصِّفَاتُ وَالْأَفْعَالُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

ذات اور صفات اور افعال الٰہیہ ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا

اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ وَلَيْسَتْ صُوْرَتُهٗ سِوَى الْحَضْرَةِ

آدم کو اوپر صورت اپنی کے اور نہیں ہے صورت حق تعالیٰ کی سواے حضرت

الْإِلٰهِيَّةِ فَأَوْجَدَ فِيْ هٰذَا الْمُخْتَصَرِ الشَّرِيْفِ الَّذِيْ

الٰہی کے پس ایجاد کیا حق تعالیٰ نے بیچ اس مختصر شریف کے کہ

هُوَ الْإِنْسَانُ الْكَامِلُ جَمِيْعَ الْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ وَ

وہ انسان کامل ہے تمامی اسما اور صفات اور افعال الٰہی اور

کنایہ ہے ایجاد کرنے سے حق تعالیٰ کے بیچ آدم کے تمامی اسماے الٰہی اور حقائق کونی کو ۱۲ منہ

حقائق ما خرج عنه في العالم الكبير المنفصل وجعله

تمامی حقیقتوں کے اُن اشیا کی کہ خارج ہیں وہ انسان سے کہ وہ بیچ عالم کبیر کے تفصیل کیا ہیں اور کردیا حق تعالیٰ نے

روحاً للعالم فسخّر له العلو والسفل لكمال الصورة

جان عالم کی پس مسخر کیا حق تعالیٰ نے واسطے انسان کے عالم علوی اور سفلی کو بسبب کمال صورت انسان کے

فكما انه ليس شيء من العالم الا وهو يسبّح

پس جیسا کہ نہیں ہے کوئی شے عالم میں سے مگر اس حال میں کہ تسبیح کرتی ہے وہ

الله بحمده كذلك ليس شيء من العالم الا

اللہ تعالیٰ کی ساتھ تعریف اُسکے کو ایسی ہی نہیں ہے کوئی شے عالم میں سے مگر اس حال میں

وهو مسخّر لهذا الانسان لما تعطيه حقيقة صورته

کہ وہ تسخیر کی گئی ہے واسطے اس انسان کے بسبب اس چیز کے کہ عطا کرتی ہے اسکے حقیقت صورت انسان کی

فقال (وسخّر لكم ما في السموات وما في الارض جميعاً

پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسخر کردیا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے تمام

منه) فكل ما في العالم تحت تسخير الانسان علم

اپنی طرف سے پس جو کچھ کہ بیچ عالم کبیر کے ہے زیر تسخیر انسان کے ہے جانتا ہے اسکو

ذلك من علمه وهو الانسان الكامل وجهل

جو جانتا ہے ازروی کشف اور وہ انسان کامل ہے اور نہیں جانتا ہے

ذلك من جهله وهو الانسان الحيوان فكانت

اسکو جو نہیں جانتا ہے اور وہ انسان ہے صورت میں اور حیوان ہے معنی میں پس تھی

صورة القاء موسى في التابوت والقاء التابوت

صورت ظاہری ڈالنے موسیٰ کے ان کی موسیٰ کو بیچ تابوت کے

في اليم صورة هلاك في الظاهر وفي الباطن

اور ڈالنے موسیٰ کی ماں کی تابوت کو بیچ دریا کے صورت ہلاکت موسیٰ کی بیچ ظاہر کے اور بیچ باطن کے

كانت نجاة له من القتل فحيي كما تحيى النفوس

تھی وہ صورت نجات اور رہائی واسطے موسیٰ کے قتل سے پس زندہ رہے موسیٰ جیسے کہ زندہ ہوتے ہیں نفوس

بالعلم من موت الجهل كما قال تعالى (او من كان ميتا)

اور اوس کو بسبب علم کے موت جہل سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے (کیا جو شخص کہ تھا وہ مردہ)

يعني بالجهل (فاحييناه) يعني بالعلم (وجعلنا له نورا يمشي

یعنے ساتھ جہل کے (پس زندہ کیا ہم نے اسکو) یعنی ساتھ علم کے (اور کر دیا ہم نے واسطے اوسکے ایک نور کہ چلتا ہو وہ

به في الناس) وهو الهدى (كمن مثله في الظلمات) وهي

ساتھ اوسکے بیچ لوگوں کے) اور وہ نور ہدایت ہے (مانند اس شخص کے کہ صفت اور حالت اوسکی ہو بیچ اندھیروں کے) اور وہ

الضلال (ليس بخارج منها) اي لا يهتدي ابدا فان

ضلالت ہے (نہیں ہے وہ نکلنے والا اوس سے) یعنے نہیں ہدایت پاتا ہے وہ ہرگز اسلئے کہ تحقیق

الامر في نفسه لا غاية له يوقف عندها فالهدى هو

امر ضلالت کے لیے نہایت کوئی نہایت نہیں کہ ٹھہر جاوے وہ شخص نزدیک اوسکے پس ہدایت مذکور وہ ہے

ان يهتدي الانسان الى الحيرة فيعلم ان الامر

کہ وہ ہدایت پاوے انسان طرف حیرت محمود کے پس جانتا ہے وہ اس بات کو کہ تحقیق امر مطلوب سالک کا

حيرة والحيرة قلق وحركة والحركة حيوة فلا

حیرت ہے اور حیرت محمود ایک اضطراب اور حرکت ہے اور حرکت حیوۃ ہے اور مستلزم اسکا پس نہیں ہے

سكون ولا موت ووجود فلا عدم وكذلك في الماء

سکون حیرت میں اور نہیں ہے اسمیں موت اور حرکت ایک وجود ہے پس نہیں ہے اسمیں عدم اور ایسا ہی حال ہے بیچ پانی کے

الذي به حيوة الارض وحركتها قوله (فاهتزت) و

کہ بسبب اسی پانی کے حیات زمین کی ہے اور حرکت زمین کی ثابت ہے قول اللہ تعالی کا (پس ہلتی ہے زمین) اور

حملها قوله (وربت) وولادتها قوله (وانبتت من كل زوج

حاملہ ہونا زمین کا ثابت ہے قول اللہ تعالی سے (اور پھولتی ہے زمین) ابھرتی ہے اور ولادت زمین کی ثابت ہے قول حق تعالی سے (اور اگاتی ہے زمین

بهيج) اي انها ما ولدت الا ما يشبهها اي طبيعيا مثلها فكما

رونق کی چیز والے) یعنی تحقیق زمین نے نہیں جنا مگر اس چیز کو کہ مشابہ ہے وہ زمین کے یعنی طبعی مثل زمین کے پس جس حال ہوئی

الزوجية التي هي الشفعية لها بما تولد منها وظهر عنها كذلك

زوجیت کہ وہ بھی جفت ہونا ہے واسطے زمین کے بسبب اس چیز کے کہ پیدا ہوئی ہے زمین سے اور ظاہر ہوتی ہے وہ زمین سے ایسا ہی حال

٢٨٠

وُجُودُ الحَقِّ كَانَتِ الكَثْرَةُ لَهُ وَتَعَدُّدُ الأَسْمَاءِ أَنَّهُ

وجود حق تعالی کا ہے کہ حاصل ہوئی کثرت واسطے اور تعدد ناموں کا

كَذَا وَكَذَا بِمَا ظَهَرَ عَنْهُ مِنَ العَالَمِ الَّذِي يَطْلُبُ بِنَشْأَتِهِ

ایسا ہو اور ویسا بسبب اُس چیز کے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ حق تعالی سے کہ وہ چیز عالم ہے کہ طلب کرتا ہے وہ عالم

حَقَائِقَ الأَسْمَاءِ الإِلٰهِيَّةِ فَثَبَتَتْ بِهِ وَبِخَالِقِهِ أَحَدِيَّةُ

اور حقیقت اپنی کے حقائق اسمائے الٰہی کو پس ثابت ہوئی ہے بسبب عالم اور خالق اُسی عالم کے احدیت

الكَثْرَةِ وَقَدْ كَانَ أَحَدِيَّ العَيْنِ مِنْ حَيْثُ ذَاتِهِ كَالجَوْهَرِ

کثرت کی اور تحقیق حق تعالی واحد ہے باعتبار ذات اپنی کے جیسا کہ جوہر

الهَيُولَانِيِّ أَحَدِيُّ العَيْنِ مِنْ حَيْثُ ذَاتِهِ كَثِيرٌ بِالصُّوَرِ

ہیولانی واحد ہے باعتبار ذات اپنی کے اور کثیر ہے بسبب صورتوں کے

الظَّاهِرَةِ فِيهِ الَّتِي هُوَ حَامِلٌ لَهَا بِذَاتِهِ كَذَلِكَ الحَقُّ

کہ ظاہر ہیں بیچ اُس جوہر ہیولانی کے کہ وہ ہیولا حامل اور قابل اور محل ہے واسطے صورتوں کے بذات اپنی اسی طرح حق

بِمَا ظَهَرَ مِنْهُ مِنْ صُوَرِ التَّجَلِّي فَكَانَ الحَقُّ مَجْلَى صُوَرِ

بسبب اُس چیز کے کہ ظاہر ہوتی ہے وہ حق تعالی سے کہ وہ چیز صورتوں سے تجلی حق تعالی کی پس حق تعالی مظہر صورتوں

العَالَمِ مَعَ الأَحَدِيَّةِ المَعْقُولَةِ فَانْظُرْ مَا أَحْسَنَ هَذَا التَّعْلِيمَ

عالم کا ہے ساتھ احدیت عقلی کے پس دیکھ تو کہ کیا نیک ہے یہ تعلیم

الإِلٰهِيَّ الَّذِي خَصَّ اللهُ بِالاطِّلَاعِ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ

الٰہی کہ خاص کیا اللہ تعالی نے ساتھ اطلاع بخشنے کے اوپر اس کے اُس شخص کو کہ چاہا اللہ نے بندوں اپنے سے

وَلَمَّا وَجَدَهُ آلُ فِرْعَوْنَ فِي اليَمِّ عِنْدَ الشَّجَرَةِ سَمَّاهُ فِرْعَوْنُ مُوسَى

اور جب پایا موسی کو آل فرعون نے بیچ دریا کے نزدیک درخت کے نام رکھا موسی کا فرعون نے موسی

وَالمُو هُوَ المَاءُ بِالقِبْطِيَّةِ وَالسَّا هُوَ الشَّجَرَةُ فَسَمَّاهُ بِمَا وَجَدَهُ

اور (مو) کہ وہ معنی میں پانی کے ہے زبان قبطی میں اور (سا) کہ وہ معنی میں درخت کے پس نام رکھا

عِنْدَهُ فَإِنَّ التَّابُوتَ وَقَفَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فِي اليَمِّ فَأَرَادَ قَتْلَهُ

نزدیک اُسکے اس لیے کہ تحقیق تابوت موسی کا ٹھہرا تھا نزدیک درخت کے بیچ دریا کے پس ارادہ کیا فرعون نے قتل موسی کا

فَقَالَتْ اِمْرَأَتُهُ وَكَانَتْ مُنْطَقَةً بِالنُّطْقِ الْاِلٰهِیِّ

پس کہا آسیہ زوجۂ فرعون نے اُس حال میں کہ ناطق کی گئی تھی آسیہ ساتھ نطق الٰہی کے

فِیْمَا قَالَتْ لِفِرْعَوْنَ اِذْ کَانَ اللّٰہُ خَلَقَهَا لِلْکَمَالِ

بیچ اُس چیز کے کہ کہا تھا اُسنے واسطے فرعون کے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اُسکو واسطے کمال کے

کَمَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْهَا حَیْثُ شَهِدَ لَهَا وَلِمَرْیَمَ

جیسے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے نسبت زوجۂ فرعون کے جسوقت گواہی دی رسول علیہ السلام نے واسطے اُسکے اور واسطے مریم

ابْنَتِ عِمْرَانَ بِالْکَمَالِ الَّذِیْ هُوَ لِلذُّکْرَانِ

بیٹی عمران کے ساتھ اُس کمال کے کہ وہ واسطے مردوں کے ہے

فَقَالَتْ لِفِرْعَوْنَ فِیْ حَقِّ مُوْسٰی اِنَّهُ قُرَّةُ عَیْنٍ

پس کہا آسیہ زوجۂ فرعون نے واسطے فرعون کے بیچ حق موسیٰ علیہ السلام کے کہ تحقیق وہ ٹھنڈک آنکھ کی ہے

لِّیْ وَلَکَ فَبِهٖ قُرَّتْ عَیْنُهَا بِالْکَمَالِ الَّذِیْ حَصَلَ

واسطے میرے اور واسطے تیرے پس بیچ موسیٰ کے ٹھنڈی ہوئی آنکھ زوجۂ فرعون کی بسبب اُس کمال کے کہ حاصل ہوا

لَهَا کَمَا قُلْنَا وَکَانَ قُرَّةَ عَیْنٍ لِفِرْعَوْنَ بِالْاِیْمَانِ

واسطے اُسکے جیسے کہ کہا ہمنے اور تھے موسیٰ ٹھنڈک آنکھ فرعون کی بسبب اُس ایمان کے

الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَ الْغَرَقِ فَقَبَضَهٗ طَاهِرًا

کہ عطا کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے وقت غرق ہونیکے پس قبض کیا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اُس حال میں کہ وہ پاک تھا

مُطَهَّرًا لَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنَ الْخُبْثِ لِاَنَّهٗ قَبَضَهٗ عِنْدَ

اور نہایت پاک تھا شرک اور کفر سے کہ نہیں بیچ اُسکے کوئی شے پلیدی شرک اور کفر سے اسلیے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے قبض کیا اُسکو وقت

اِیْمَانِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّکْتَسِبَ شَیْئًا مِّنَ الْاٰثَامِ وَالْاِسْلَامُ

ایمان لانے اُسکے کے قبل اسکے کہ حاصل کرے وہ کوئی چیز گناہوں میں سے اور اسلام

وقول اللہ تعالیٰ کا

(آلآن) وقد عصیت [illegible]

من المفسرین سے دلالت کرتا ہے کہ [illegible]

[illegible] فرعون کا ایمان قبول نہیں ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور سلطنت اور قربت [illegible]

[illegible]

[illegible]

يَجِبُ مَا قَبْلَهُ وَجَعَلَهُ اٰيَةً عَلٰى عِنَايَتِهٖ سُبْحَانَهٗ لِمَنْ

قطع کرتا ہے اُس گناہ کو کہ قبل اسلام کے تھا اور گردانا فرعون کو ایک نشانی اور محبت اوپر عنایت اپنی کے حق تعالیٰ

شَاءَ حَتّٰى لَا يَيْأَسَ اَحَدٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَيْأَسُ

جسکے لیے چاہے حق تعالیٰ تاکہ نہ ناامید ہو کوئی رحمت حق تعالیٰ سے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ناامید ہوتا ہے

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ فَلَوْ كَانَ فِرْعَوْنُ

رحمت اللہ تعالیٰ سے کوئی مگر قوم کافرون کی پس اگر ہوتا فرعون

مِمَّنْ يَيْأَسُ مَا بَادَرَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَكَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ

اون لوگون میں سے کہ نا امید ہوتے ہیں نہ جلدی کرتا وہ طرف ایمان کے پس ہوئے موسیٰ علیہ

السَّلَامُ كَمَا قَالَتِ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ فِيْهِ اِنَّهٗ (قُرَّةُ عَيْنٍ لِّيْ

السلام جیسا کہ کہا تھا زوجہ فرعون نے بیچ موسیٰ کے کہ تحقیق وہ ٹھنڈک آنکھ کی ہے واسطے میرے

وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَا) وَكَذٰلِكَ وَقَعَ فَاِنَّ

اور واسطے تیرے نہ قتل کرو تم اُسکو شاید کہ نفع دے وہ ہمکو اور ایسا ہی واقع ہوا اسلیے کہ تحقیق

اللّٰهَ نَفَعَهُمَا بِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كَانَا مَا شَعَرَا بِاَنَّهٗ

اللہ تعالیٰ نے نفع بخشا اُن دونون کو بسبب موسیٰ علیہ السلام کے اگرچہ نہیں شعور رکھتے تھے وہ دونون ساتھ اسکے کہ تحقیق

هُوَ النَّبِيُّ الَّذِيْ يَكُوْنُ عَلٰى يَدَيْهِ هَلَاكُ مُلْكِ فِرْعَوْنَ وَ

موسیٰ وہی پیغمبر ہین کہ ہوگا اوپر ہاتھ اُنکے کے ہلاک ملک اور

هَلَاكُ اٰلِهٖ وَلَمَّا عَصَمَهُ اللّٰهُ مِنْ فِرْعَوْنَ (فَاَصْبَحَ فُؤَادُ

اہل اور تابعین فرعون کا اور جب بچا دیا موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے (پس ہو گیا دل

اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا) مِنَ الْهَمِّ الَّذِيْ كَانَ قَدْ اَصَابَهَا ثُمَّ اِنَّ

ماں کا موسیٰ کی خالی) اُس غم سے کہ پہونچا تھا وہ ماں کو موسیٰ کی پھر تحقیق

اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ حَتّٰى لَا قَبِلَ عَلٰى ثَدْيِ اُمِّهٖ

اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا اوپر موسیٰ کے انّاؤن کو تاکہ رجوع کرین موسیٰ طرف چھاتی ماں اپنی کے یعنی وہ بچانا موسیٰ کی ماں کی غم سے

لِيُكْمِلَ اللّٰهُ لَهَا سُرُورَهَا بِهِ كَذٰلِكَ عِلْمُ الشَّرَائِعِ كَمَا

تاکہ کامل کرے اللہ تعالیٰ واسطے ان موسیٰ کی خوشی اسکی ساتھ موسیٰ کے ایسا ہی حال علم شریعتوں کا ہے جیسا کہ

قَالَ (وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً) أَيْ طَرِيقًا (وَمِنْهَاجًا)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور واسطے ہر ایک کے گردانی ہم نے تم میں سے شریعت یعنی طریق (اور منہاجا)

أَيْ مِنْ تِلْكَ الطَّرِيقَةِ جَاءَ فَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ إِشَارَةً

یعنی اسی طریق سے آئی اور نکلی ہر ایک شریعت پس ہے یہ قول حق تعالیٰ کا اشارہ

إِلَى الْأَصْلِ الَّذِي مِنْهُ جَاءَ فَهُوَ غِذَاؤُهُ كَمَا أَنَّ فَرْعَ

طرف ایک اصل کے کہ اسی سے نکلی ہے ہر ایک شریعت پس وہی اصل غذا اوسکی ہے جیسے کہ تحقیق شاخ

الشَّجَرَةِ لَا يَتَغَذّٰى إِلَّا مِنْ أَصْلِهِ فَمَا كَانَ حَرَامًا فِي

درخت کی نہیں غذا کرتی ہے مگر اصل اپنی سے پس جو چیز کہ ہوتی ہے حرام بیچ

شَرْعٍ يَكُونُ حَلَالًا فِي شَرْعٍ آخَرَ يَعْنِي فِي الصُّورَةِ

ایک شریعت کے ہوتی ہے وہ چیز بعینہ حلال بیچ شریعت دوسری کے یعنی بہ فقط بیچ صورت اور ظاہر کے ہے

أَعْنِي قَوْلِي (يَكُونُ حَلَالًا) وَفِي نَفْسِ الْأَمْرِ مَا هُوَ عَيْنُ

مراد رکھتا ہوں میں اس صورت کو قول اپنے سے کہ (یکون حلالا) ہے اور بیچ حقیقت کے نہیں ہے وہ حلال میں

مَا مَضٰى لِأَنَّ الْأَمْرَ خَلْقٌ جَدِيدٌ وَلَا تَكْرَارَ فَلِهٰذَا

اُس چیز کی کہ حرام تھی پہلے اسلیے کہ تحقیق وجود تجلی کا خلق اور تجلی جدید ہے اور نہیں ہے تکرار تجلی میں پس واسطے اسی کے

نَبَّهْنَاكَ فَكَنّٰى عَنْ هٰذَا فِي حَقِّ مُوسٰى بِتَحْرِيمِ الْمَرَاضِعِ

آگاہ کیا ہے تجھکو پس کنایہ کیا حق تعالیٰ نے اس کو رسے بیچ حق موسیٰ کے ساتھ حرام کرنے حق تعالیٰ کے دائیوں کے دودھ کو

فَأُمُّهُ عَلَى الْحَقِيقَةِ مَنْ أَرْضَعَتْهُ لَا مَنْ وَلَدَتْهُ فَإِنَّ

پس ماں بچہ کی حقیقت میں وہ ہوتی ہے کہ جسنے دودھ پلایا بچہ کو نہ وہ کہ جنا اُسنے اُسکو اسلیے کہ تحقیق

أُمَّ الْوِلَادَةِ حَمَلَتْهُ عَلٰى جِهَةِ الْأَمَانَةِ فَتَكَوَّنَ فِيهَا

ماں جننے والی فقط حامل ہوتی ہے بچہ کی بطریق امانت کے پس پیدا ہوتا ہے بچہ بیچ شکم ماں کے

وَتَغَذّٰى بِدَمِ طَمْثِهَا مِنْ غَيْرِ إِرَادَةٍ لَهَا فِي ذٰلِكَ

اور غذا کرتا ہے وہ خون حیض کو اپنی ماں کے بغیر ارادہ ماں کے بیچ اسی غذا کے

۲۸۵

حتی لا یکون لها علیه امتنان فانه ما تغذی الا بما

تاکہ نہو واسطے ماں کے اوپر بچہ کے احسان اسلیے کہ تحقیق ولد مذکور نے نہ غذا کی مگر اُس خون کو

لو انه لم یتغذ به و لم یخرج عنها ذلك الدم لاهلکها

کہ اگر وہ نہ غذا کرتا اُس خون کو اور نہ نکلتا ماں سے وہ خون البتہ ہلاک کرتا

وامرضها فللجنین المنة علی امه بکونه تغذی بذلك

اور بیمار کرتا وہ خون ماں کو پس واسطے جنین یعنی بچہ شکم کے احسان ہے اوپر ماں اپنی کے بسبب ہونے کے غذا کی اسنے اُس

الدم فوقاها بنفسه من الضرر الذی کانت تجده لو

خون کو پس نگاہ رکھا اُس بچہ نے ماں کو بذاتہٖ اُس ضرر سے کہ پاتی تھی ماں اسکو اگر

امسك ذلك الدم عندها و لا یخرج و لا یتغذی به

بند ہوتا وہ خون ماں کا اور نہ نکلتا اور نہ غذا کرتا اوسکو

جنینها والمرضعة لیست کذلك فانها قصدت برضاعته

بچہ اسکا اور دودھ پلانے والی نہیں ہو ایسی اسلیے کہ تحقیق دودھ پلانے والی نے قصد کیا ہے ساتھ دودھ پلانے والے کے

حیاته وابقاءه فجعل الله ذلك لموسی فی ام ولادته فلم

حیات اور بقاء ولد پس گردانی اللہ تعالی نے حیات اور بقا موسی بیچ ماں جننے والی انکی کے پس

یکن لامرأة علیه فضل الا لام ولادته (لتقر عینها

نتھا واسطے کسی عورت کے اوپر موسی کے فضل اور احسان مگر واسطے ماں جننے والی انکی کے (تاکہ ٹھنڈک ہو آنکھ ماں موسی کی

ایضا بتربیته وتشاهد انتشاءه فی حجرها و لا تحزن

بھی ساتھ پرورش موسی کے اور دیکھے وہ نشو و نما موسی کا بیچ گود اپنی کے (اور نہ غمگین ہووے وہ)

ونجاه الله من غم التابوت فخرق ظلمة الطبیعة بما

اور نجات دی موسی کو اللہ تعالی نے غم سے تابوت جسم کی پس پھاڑا موسی نے حجاب ظلمت طبیعت کو بسبب اُس چیز کے

اعطاه الله من العلم الالهی وان لم یخرج عنها وفتنه

کہ عطا کیا انکو اللہ تعالی نے کہ وہ علم الٰہی ہے اگرچہ نہ نکلے موسی طبیعت سے بتمامہ (اور آزمایا حق تعالی نے

فتونا) ای اختبره فی مواطن کثیرة لیتحقق فی نفسه

موسی کو آزمانا پورا) یعنی آزمایا حق تعالی نے موسی کو بہت جگہوں میں تاکہ متحقق اور ثابت ہو وے بیچ ذات انکی کے

صبره علی ما ابتلاه الله به فاول ما ابتلاه الله به

صبر انکا اوپر اس چیز کے کہ مبتلا کیا اور آزمایا انکو اللہ تعالی نے ساتھ اسکے پس اول ان چیزوں کا کہ آزمایا موسی کو اللہ تعالی نے ساتھ

قتله القبطی بما الهمه الله ووفقه له فی سره وان لم یعلم

قتل اس قبطی کا تھا یعنی کہ بسبب اس چیز کے کہ الہام کیا تھا اسکو اللہ نے اور توفیق دی تھی اس چیز کی موسی کو بیچ باطن انکے اگرچہ نہ جانتے تھے

بذلك ولكن لم يجد في نفسه الكراهة بقتله مع كونه ما

اس الہام کو ولیکن نپایا موسی نے بیچ باطن اپنے کے خوف ساتھ قتل کرنے قبطی کے باوجود ہونے موسی کا مطلع پر کر

توقف حتى يأتيه أمر ربه بذلك لأن النبي معصوم

توقف کیا انھونے بیانتک کہ آوے انکو امر رب انکے کا ساتھ قتل کرنے قبطی کے اسلیے کہ تحقیق پیغمبر معصوم ہیں

الباطن من حيث لا يشعر حتى ينبأ أي يخبر بذلك

بیچ باطن میں اس طرح پر کہ نہیں شعور رکھتے ہیں وہ اسکا یہانتک کہ انباء کیا جاوے یعنی خبر دیجاوے ساتھ عصمت کے

ولهذا أراه الخضر قتل الغلام فأنكر عليه قتله ولم يتذكر

اور واسطے اسی کے دکھلایا موسی کو خضر نے قتل کرنا بچہ کا پس مکروہ جانا موسی نے اور خضر کے قتل کرنا بچہ کا اور نہ یاد کیا موسی نے

قتله القبطي فقال له الخضر (ما فعلته عن أمري) ينبهه

قتل کرنا اپنا قبطی کو پس کہا موسی کو خضر نے (نہ کیا میں نے اسکو حکم سے اپنے) آگاہ کرتے تھے خضر موسی کو

على مرتبته قبل أن ينبأ أنه كان معصوم الحركة

اوپر مرتبہ موسی کے قبل خبر دیے جانے موسی کے اس بات سے کہ تحقیق تھے موسی معصوم الحرکہ

في نفس الأمر وإن لم يشعر بذلك وأراه أيضا خرق

حقیقت میں اگرچہ نہیں شعور رکھتے تھے موسی ساتھ معصوم الحرکہ ہونے اپنے کے اور بھی دکھلایا خضر نے موسی کو پھاڑنا

السفينة التي ظاهرها هلاك وباطنها نجاة من يد الغاصب

کشتی کا کہ ظاہر کشتی کا ہلاکت تھی اور باطن اسکا نجات ہاتھ سے غاصب کے

جعل له ذلك في مقابلة التابوت له الذي كان في اليم

گردانا خضر نے واسطے موسی کے کشتی کو مقابلہ میں تابوت موسی کے کہ تھا وہ تابوت بیچ دریا کے

مطبقا عليه فظاهره هلاك وباطنه نجاة وإنما فعلت

چھپان اوپر پانی کے پس ظاہر تابوت کا ہلاکت اور باطن اسکا نجات تھی اور سوائے اسکے نہیں ہے کیا تھا

به أمه ذلك خوفا من يد الغاصب فرعون أن يذبحه

ساتھ موسی کے ماں نے موسی کی اس فعل کو بسبب خوف کے ہاتھ غاصب سے کہ فرعون تھا اس بات سے کہ ذبح کرے فرعون موسی کو

صبرا وهي تنظر إليه مع الوحي الذي ألهمها الله به

باندھکر اور ماں موسی کی نظر کرے طرف اسکے بیچ فعل (ا) کا موسی کے ساتھ وحی الہی کے تھا کہ الہام کیا تھا اللہ تعالی نے ساتھ اس فعل کے

٢٨٧

مِن حَيثُ لا تَشعُرُ فَوَجَدَت فِي نَفسِهَا أنَّهَا تُرضِعُهُ وَكَذَا

اسطرح پر کہ نہیں شعور رکھتے تھے وہ پس پایا موسیٰ کی ماں نے بیچ دامن اپنے کے اس کو کہ تحقیق وہی دودھ پلاوے گی موسیٰ کو پس

خَافَت عَلَيهِ القَتلَ فَألقَتهُ فِي اليَمِّ لِأنَّ فِي المَثَلِ عَينٌ لَا تَرَى

ڈرین وہ اوپر موسیٰ کے قتل سے پس ڈالا اُسنے موسیٰ کو بیچ دریا کے اسلئے کہ تحقیق بیچ ضرب المثل مشہور ہے کہ آنکھ نہ دیکھے تو

قَلبٌ لَا يَفجَعُ فَلَم تَخَف عَلَيهِ خَوفَ مُشَاهَدَةِ عَينٍ وَلَا

دل نہ ڈرے پس نہ ڈرین ماں موسیٰ کی اوپر موسیٰ کے مثل ڈرنے مشاہدہ آنکھ کے اور نہ

حَزِنَت عَلَيهِ حُزنَ رُؤيَةِ بَصَرٍ وَغَلَبَ عَلَى ظَنِّهَا أنَّ

غم کیا اُسنے اوپر موسیٰ کے مثل غم دیکھنے آنکھ کے اور غالب ہوا اوپر ظن موسیٰ کی ماں کے یہ کہ تحقیق

اللهَ رُبَّمَا رَدَّهُ إلَيهَا لِحُسنِ ظَنِّهَا بِهِ فَعَاشَت بِهَذَا

اللہ تعالیٰ شاید پھیر دیویگا موسیٰ کو طرف اپنے بسبب حسن ظن موسیٰ کی ماں کے ساتھ پس جیتی رہی ساتھ اس ظن کے موسیٰ کی ماں

الظَّنِّ فِي نَفسِهَا وَالرَّجَاءُ يُقَابِلُ الخَوفَ وَاليَأسَ وَقَالَت

ظن کے بیچ دل اپنے کے اور رجا اور امید مقابل ہے خوف اور ناامیدی کا اور کہا تھا ماں نے موسیٰ کی

حِينَ أُلهِمَت لِذَلِكَ لَعَلَّ هَذَا هُوَ الرَّسُولُ الَّذِي

جسوقت الہام کی گئی بیچ واسطے امر مذکورہ کے شاید کہ یہ فرزند رسول ہووے جو

يُهلِكُ فِرعَونَ وَالقِبطَ عَلَى يَدَيهِ فَعَاشَت وَسُرَّت بِهَذَا

ہلاک ہووے فرعون اور قوم قبطی کی اوپر ہاتھ اُسکے کے پس خوش اور مسرور رہی موسیٰ کی ماں ساتھ اس

التَّوَهُّمِ وَالظَّنِّ بِالنَّظَرِ إلَيهَا وَهُوَ عِلمٌ فِي نَفسِ الأمرِ

وہم اور ظن کے یہ ظن بہ نظر موسیٰ کی ماں کے سے حالانکہ یہ ظن اور وہم اُنکا علم یقینی تھا حقیقت میں

مُحَقَّقٌ عِندَ اللهِ ثُمَّ إنَّهُ لَمَّا وَقَعَ عَلَيهِ الطَّلَبُ خَرَجَ فَارًّا

اور محقق اور مقرر تھا نزدیک اللہ تعالیٰ کے پھر تحقیق کہ جب واقع ہوا اوپر موسیٰ کے طلب قصاص قبطی نکلے موسیٰ بھاگتے ہوئے

خَوفًا فِي الظَّاهِرِ وَكَانَ فِي المَعنَى حُبًّا فِي النَّجَاةِ فَإنَّ الحَرَكَةَ

خوف سے بہ نظر ظاہر کے حالانکہ تھا یہ بھاگنا موسیٰ کا بنظر حقیقت کے واسطے حب نجات کے اسلئے کہ تحقیق حرکت

أبَدًا إنَّمَا هِيَ حُبِّيَّةٌ وَيُحجَبُ النَّاظِرُ فِيهَا بِأسبَابٍ أُخَرَ

ہمیشہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ وہ حرکت حبی ہوتی ہے اور محجوب ہوتا ہے دیکھنے والا بیچ حرکت کے بسبب دوسرے اسباب ظاہری کے

٢٨٨

وَلَيْسَتْ تِلْكَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْاَصْلَ حَرَكَةُ الْعَالَمِ مِنَ الْعَدَمِ

حالانکہ نہیں ہیں اسباب ظاہری اسباب حب کے حقیقت میں اور سبب اسی حرکت کا ہے اس واسطے کہ تحقیق اصل اور بنا ... حرکت عالم کی ہے عدم

الَّذِىْ كَانَ سَاكِنًا فِيْهِ اِلَى الْوُجُوْدِ وَلِذٰلِكَ يُقَالُ اِنَّ الْاَمْرَ

کہ تھا عالم ساکن بیچ اسی عدم کے طرف وجود خارجی کے اور واسطے اسی کے کہا جاتا ہے یہ کہ تحقیق امر وجود عالم کا

حَرَكَةٌ عَنْ سُكُوْنٍ فَكَانَتِ الْحَرَكَةُ الَّتِىْ هِىَ وُجُوْدُ الْعَالَمِ

ایک حرکت ہے سکون سے طرف وجود خارجی کے پس ہوئی حرکت جو سبب وجود عالم کا ہے

حَرَكَةَ حُبٍّ وَقَدْ نَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

حرکت حبی حق تعالی کی اور تحقیق آگاہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر

ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا لَمْ اُعْرَفْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ

اسی حرکت حبی کے ساتھ قول اپنے کے بطریق نقل کے حق تعالی سے کہ تھا میں گنج مخفی نہیں پہچانا جاتا تھا میں پس میں دوست رکھا میں نے کہ پہچانا جاؤں

فَلَوْلَا هٰذِهِ الْمَحَبَّةُ مَا ظَهَرَ الْعَالَمُ فِىْ عَيْنِهٖ فَحَرَكَتُهٗ مِنَ

پس اگر نہ ہوتی یہ محبت الٰہی نہ ظاہر ہوتا عالم بیچ وجود خارجی کے اسلیے کہ حرکت عالم کی

الْعَدَمِ اِلَى الْوُجُوْدِ حَرَكَةُ حُبِّ الْمُوْجِدِ لِذٰلِكَ وَلِاَنَّ الْعَالَمَ

عدم سے طرف وجود خارجی کے ایک حرکت حبی موجد کی ہے واسطے وجود عالم کے اور واسطے اس بات کے کہ تحقیق

اَيْضًا يُحِبُّ شُهُوْدَ نَفْسِهٖ وُجُوْدًا كَمَا شَهِدَهَا ثُبُوْتًا فَكَانَتْ بِكُلِّ

بھی دوست رکھتا ہے شہود ذات اپنی کا بیچ وجود خارجی کے جیسا کہ مشاہدہ کرتا تھا عالم ذات اپنی کا بیچ ثبوت علمی کے پس ہوئی تمامی

وَجْهٍ حَرَكَتُهٗ مِنَ الْعَدَمِ الثُّبُوْتِىِّ اِلَى الْوُجُوْدِ حَرَكَةَ حُبٍّ

وجوہ سے حرکت عالم کی عدم ثبوتی سے طرف وجود خارجی کے ایک حرکت حبی

مِنْ جَانِبِ الْحَقِّ وَجَانِبِهٖ فَاِنَّ الْكَمَالَ مَحْبُوْبٌ لِذَاتِهٖ وَعِلْمُهٗ

جانب سے حق تعالے کے اور جانب سے عالم کے اسلیے کہ کمال محبوب ہے بنظر ذات اپنی کے اور علم حق

تَعَالٰى بِنَفْسِهٖ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ هُوَ لَهٗ وَمَا بَقِىَ

تعالی کا ساتھ ذات اپنی کے اس اعتبار سے کہ وہ بے پرواہ ہے تمام عالم سے وہ علم خاص حق تعالی کا ہے اور نہ باقی رہا

اِلَّا تَمَامُ مَرْتَبَةِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ الْحَادِثِ الَّذِىْ يَكُوْنُ مِنْ هٰذِهٖ

مگر تمام اور کامل ہونا مرتبہ علم واجب تعالی کا ساتھ علم حادث حق تعالی کے کہ حاصل ہوتا ہے وہ ان

الاعيان اعيان العالم اذا وجدت فيظهر صورة الكمال

اعيان ثابتہ سے کہ اعیان ثابتہ عالم کے ہین جس وقت موجود ہووین وہ اعیان خارج مین پس ظاہر ہوگی صورت کمال علم حق تعالیٰ

بالعلم المحدث والقديم فتكمل مرتبة العلم بالوجهين

ساتھ علم حادث اور علم قدیم کے پس کامل ہوگا مرتبہ علم حق تعالیٰ کا ساتھ دو نوع وجہون حادث اور قدیم کے

وكذلك تكمل مراتب الوجود فان الوجود منه

اور ایسا ہی کامل ہوتے ہین مراتب وجود حق تعالیٰ کے اسلیے کہ تحقیق وجود بعض انمین سے

ازلى وغير ازلى وهو الحادث فالازلى وجود الحق

ازلی ہے اور بعض غیر ازلی اور غیر ازلی حادث ہے پس وجود ازلی وجود حق تعالے کا ہے

لنفسه وغير الازلى وجود الحق بصور العالم الثابت

خاص واسطے ذات اپنی کے اور وجود غیر ازلی وجود حق تعالیٰ کا ہے ساتھ صور تون عالم کے کہ ثابت ہے وہ وجود مرتبہ علم مین

فيسمى حدوثا لانه ظهر بعضه لبعضه وظهر لنفسه بصور

پس نام رکھا جاتا ہے اس وجود کا حادث اسلیے کہ تحقیق وجود حق تعالیٰ کا ظاہر ہوا بعض اسی وجود کا واسطے بعض اپنے کے اور ظاہر ہوا واسطے نفس اپنے کے

العالم فكمل الوجود فكانت حركة العالم حبية للكمال

عالم کے پس کامل ہوا وجود حق تعالیٰ کا پس ہوئی حرکت عالم کی ایک حرکت حبی حق تعالیٰ سے واسطے کمال حق تعالے کے

فافهم الا تراه كيف نفس عن الاسماء الالهية

پس سمجھ تو اے طالب کیا نہین دیکھتا ہے تو کس طرح زائل کیا اوسنے اسما الٰہی سے

ما كانت تجده من عدم ظهور اثارها في عين مسمى

اس کرب کو کہ پاتے تھے وہ اسما اسکو بسبب عدم ظہور اثرون اپنے کے بیچ عین ثابتہ

العالم فكانت الراحة محبوبة له ولم يوصل اليها الا

عالم کے پس ہوئی راحت اور ازالہ کرب محبوب واسطے حق تعالیٰ کے اور نہین موصل ہوتا ہے حق تعالیٰ طرف راحت کے مگر

بالوجود الصورى الاعلى والاسفل فثبت ان الحركة

بسبب وجود صوری خارجی علوی اور سفلی کے پس ثابت ہوا یہ کہ تحقیق حرکت عالم کی

كانت للحب فما ثم حركة في الكون الا وهي حبية فمن

حاصل ہے بسبب محبت حق تعالیٰ کے پس نہین ہے واقع بین کوئی حرکت بیچ عالم کے مگر وہی حرکت حبی پس بعض

العلماء من يعلم ذلك ومنهم من يحجبه السبب الاقرب

علما مین سے وہ شخص ہین کہ جانتے ہین وہ اس حرکت حبی کو اور بعض انمین سے وہ ہین کہ محجوب کرتا ہے انکو اس علم سے سبب اقرب

بحكمه في الحال واستيلائه على النفس فكان الخوف

بسبب حکم کرنے اُس سبب اقرب کے بیچ ظاہر حال کے اور بسبب غلبہ اُسکے کے اوپر ذات محجوب کے پس تھا خوف

لموسى عليه السلام مشهودًا له بما وقع من قتله

موسیٰ علیہ السلام کے بے سبب ظاہر اقرب بسبب اُس چیز کے کہ واقع ہوئی وہ قتل کرنے سے اُسکے

القبطي وتضمن الخوف حب النجاة من القتل ففر لما

قبطی کو اور شامل تھا خوف حب نجات کا قتل سے پس بظاہر فرار کیا موسیٰ علیہ السلام نے

خاف وفي المعنى ففر لما احب النجاة من فرعون وعمله

جب ڈرے وہ اور حقیقت میں فرار کیا موسیٰ نے جب دوست رکھا انہوں نے نجات کو فرعون اور قتل کرنے اُسکے سے

به فذكر السبب الاقرب المشهود له في الوقت الذي

اپنے کو پس ذکر کیا موسیٰ نے نزدیک شعیب کے سبب اقرب یعنی خوف کو کہ حاضر تھا واسطے انکے بیچ وقت ملاقات شعیب کے کہ سبب انکا یعنی

هو فيه كصورة الجسم للبشر وحب النجاة متضمن فيه تضمين

خوف اُسوقت میں مثل صورت جسم کے تھا واسطے آدمی کے اور محبت نجات کی شامل بیچ سبب اقرب کے شامل کرنے

الجسد للروح المدبر له والانبياء لهم لسان الظاهر

جسم کے روح کو کہ مدبر اسکی ہے اور پیغمبروں کے لیے لسان ظاہری ہے

به يتكلمون لعموم الخطاب واعتمادهم على فهم

کہ ساتھ اسکے کلام کرتے ہیں وہ واسطے عام فہم اہل خطاب کے اور واسطے اعتماد اپنے کے اوپر فہم

العالم السامع فلا يعتبر الرسل الا العامة لعلمهم

عالم عارف سننے والے کے پس نہیں اعتبار کرتے ہیں انبیا علیہم السلام مگر عوام کو بسبب علم اپنے کے

بمرتبة اهل الفهم كما نبه عليه السلام على هذه

ساتھ مرتبۂ اہل فہم کے جیسے کہ تنبیہ کی رسول علیہ السلام نے اوپر اس

الرتبة في العطايا فقال اني لاعطي الرجل وغيره احب

رتبۂ خاص کے بیچ بخششوں اموال غنیمت کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے تحقیق کہ میں عطا کرتا ہوں کسی شخص کو حالانکہ غیر اسکا محبوب تر

الي منه مخافة ان يكبه الله في النار فاعتبر ضعيف

نزدیک میرے اس شخص سے بسبب خوف اس بات کے کہ ڈالے اسکو اللہ تعالیٰ بیچ آتش کے پس اعتبار کیا رسول علیہ السلام نے اُس ضعیف

العقل والنظر الذي غلب عليه الطمع والطبع فكذا اما

عقل اور ضعیف نظر کا کہ غالب ہے اوپر اسکے حرص اور کدورت طبیعت کی پس ایسا ہی حال اس چیز کا ہے

جاؤا به من العلوم جاؤا به وعليه خلعة ادنى الفهوم

کہ لائے ہیں انبیا اسکو علوم میں سے لائے ہیں وہ اسکو حامل ہیں کہ اوپر اسکے خلعت اور لباس قریب الفہمی کا ہے

لِيَقِفَ مَنْ لَا غَوْصَ لَهُ عِنْدَ الْخِلْعَةِ فَيَقُولُ مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ

تاکہ واقف ہووے وہ شخص کہ نہیں ہے غوص اور باریک فہم اسکو وقت خلعت کے پس کہتا ہے وہ شخص کہ کیا نیک ہے یہ

الْخِلْعَةَ وَيَرَاهَا غَايَةَ الدَّرَجَةِ وَيَقُولُ صَاحِبُ الْفَهْمِ الدَّقِيقِ

خلعت اور دیکھتا ہے اسکو نہایت بلند مرتبہ میں اور کہتا ہے صاحب فہم دقیق کہ

الْغَائِصُ عَلَى أَسْرَارِ الْحِكَمِ بِمَا اسْتَوْجَبَ هٰذَا هٰذِهِ الْخِلْعَةَ

غوص کرنے والا ہے اوپر چھپا ہوا اسرار حکمتوں کے کہ بسبب کس چیز کے سزاوار اور مستحق ہوا یہ شخص اس خلعت کا

مِنَ الْمَلِكِ فَيَنْظُرُ فِي قَدْرِ الْخِلْعَةِ وَصِنْفِهَا مِنَ الثِّيَابِ فَيَعْلَمُ

بادشاہ سے پس نظر کرتا ہے وہ صاحب فہم بیچ قدر اور قسم خلعت کے اقسام کپڑوں سے پس جانتا ہے وہ صاحب فہم

مِنْهَا قَدْرَ مَنْ خُلِعَتْ عَلَيْهِ فَيَعْثُرُ عَلَى عِلْمٍ لَمْ يَحْصُلْ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ

خلعت سے قدر اس شخص کی کہ خلعت پہنایا گیا ہے اسکو پس مطلع ہوتا ہے صاحب فہم دقیق پر ایسے علم کہ نہیں حاصل ہے وہ واسطے غیر اسکے کے

لَا عِلْمَ لَهُ بِمِثْلِ هٰذَا وَلَمَّا عُلِمَتِ الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ وَالْوَرَثَةُ أَنَّ

کہ نہیں ہے علم اسکو مثل اس صاحب فہم دقیق کے اور جب کہ جانا نبیوں اور رسولوں اور وارثوں انکے نے اس بات کو کہ تحقیق

فِي الْعَالَمِ وَأُمَّتِهِمْ مَنْ هُوَ بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ عَمَدُوا فِي الْعِبَارَةِ إِلَى اللِّسَانِ

بیچ اہل عالم اور بیچ امت انکی کے وہ شخص ہے جو وہ ساتھ اس مرتبہ کے ہے قصد کیا انھوں نے بیچ عبارت اور کلام کے طرف لسان

الظَّاهِرِ الَّذِي يَقَعُ فِيهِ اشْتِرَاكُ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ فَيَفْهَمُ مِنْهُ الْخَاصُّ

ظاہری کے کہ واقع ہوتی ہے بیچ اسکے شرکت خاص اور عام کی پس سمجھتے ہیں لسان ظاہری سے خاص لوگ اس چیز کو

مَا فَهِمَ الْعَامَّةُ مِنْهُ وَزِيَادَةً مِمَّا صَحَّ لَهُ بِهِ اسْمُ أَنَّهُ خَاصٌّ

کہ سمجھتے ہیں عوام اس سے ساتھ زیادتی کے کہ صحیح ہوا واسطے اس خاص کے بسبب اس زیادتی کے اسم خاص کا

فَيَتَمَيَّزُ بِهِ عَنِ الْعَامِّيِّ فَاكْتَفَى الْمُبَلِّغُونَ الْعُلُومَ بِهٰذَا فَهٰذَا

پس تمیز ہوتا ہے خاص بسبب اس زیادتی کے عام جاہل سے پس اکتفا کیا ان لوگوں نے جو پہنچانے والے علوم کے ہیں ساتھ لسان ظاہری کے پس یہ مذکور

حِكْمَةُ قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ

حکمت قول موسی علیہ السلام کی ہے وہ قول یہ ہے (کہ بھاگا میں تم سے جب ڈرا میں تم سے) اور نہ کہا موسی نے

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ حُبًّا فِي السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فَجَاءَ إِلَى مَدْيَنَ فَوَجَدَ

کہ بھاگا میں تم سے واسطے حب سلامتی اور عافیت کے پس آئے موسی طرف شہر مدین کے پس پائی موسی نے

الْجَارِيَتَيْنِ فَسَقَى لَهُمَا مِنْ غَيْرِ أَجْرٍ ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ الْإِلٰهِيِّ

دو لڑکیاں شعیب علیہ السلام کی پس پانی پلایا انھوں نے ان دونوں کی بکریوں کو بغیر مزدوری کے پھر پھر گئے طرف سایہ الٰہی کے

فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ فَجَعَلَ عَيْنَ عَمَلِهِ

پس کہا انھوں نے اے رب میرے تحقیق میں واسطے اس چیز کے کہ اتاری تو نے طرف میری بھلائی سے محتاج ہوں پس گردانا موسی نے عین عمل

السّقي عن الخبر الذي انزله الله اليه ووصف نفسه

پانی پلانے اپنے کا یعنی اُس خبر کا کہ اُتارا اُسکو اللہ تعالی نے طرف موسیٰ کی اور صفت کی موسیٰ نے ذات اپنی کی

بالفقر الى الله في الخبر الذي عنده فاتاه الخضر

ساتھ احتیاج کے طرف اللہ تعالی کی کے بیچ اُس بھلائی کے کہ نزدیک اللہ تعالی کے ہے پس دکھایا موسیٰ کو خضر نے

اقامة الجدار من غير اجر فعتبه على ذلك فذكره

قائم کرنا دیوار کا بغیر اجرت کے پس عتاب کیا موسیٰ نے خضر کو اوپر اُس فعل کے پس یاد دلایا خضر نے موسیٰ کو

بسقايته من غير اجر الى غير ذلك مما لم يذكر

پانی پلانا موسیٰ کا بغیر اجرت کے اور سوائے اُس مذکور کے واقع ہوا موسیٰ سے اُن امور میں کہ نہیں ذکر کیے گئے اور بیان کی ان دونوں کے

حتى تمنى صلى الله عليه وسلم ان يسكت موسى

اسیواسطے تمنا کی خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی کہ خاموش رہتے موسی

عليه السلام ولا يعترض حتى يقص الله عليه من

علیہ السلام اور نہ اعتراض کرتے وہ تاکہ بیان کرتا اللہ تعالی اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

امرهما فيعلم بذلك ما وقف الله موسى من غير

حال موسیٰ اور خضر کا پس جانتے رسول علیہ السلام بسبب اُس چیز کو کہ واقف کرایا اللہ تعالی نے موسیٰ کو اعمال کے سوا کہ بغیر

علم منه اذ لو كان عن علم ما انكر مثل ذلك على

علم کے صادر ہوئے تھے اُنسے اسلیے کہ اگر ہوتا اعمال سے کے علم سے نہ انکار کرتے وہ مثل اُن اعمال کے اوپر

الخضر الذي قد شهد الله له عند موسى وزكاه و

خضر کے کہ تحقیق گواہی دی اللہ تعالی نے واسطے اُنکے نزدیک موسی علیہ السلام کے اور تزکیہ اور

عدله ومع هذا اغفل موسى عليه السلام عن

تعدیل کی اللہ تعالی نے خضر کی اور باوجود اسکے غافل ہوئے موسی علیہ السلام

تزكية الله وعما شرطه عليه في اتباعه رحمة بنا

تزکیہ اللہ تعالی سے اور اُس چیز سے کہ شرط کی تھی خضر نے ساتھ موسیٰ کے اوپر اُسکے پیروی کے [illegible]

اذا نسينا امر الله ولو كان موسى عالما بذلك كما

جسوقت بھول جاویں ہم امر الٰہی کو اور اگر ہوتے موسی علیہ السلام عالم اُس مذکور سے کے البتہ نہ

قال له الخضر (ما لم تحط به خبرا) اي اني على علم

کہتے اُنکو خضر (کہ تم کو صبر کریگا تو اوپر اُس چیز کے کہ نہیں گھیرا تو نے اُسکو سمجھ سے) یعنی تحقیق میں اوپر ایک علم کے ہوں۔

لم يحصل لك عن ذوق كما انت على علم لا اعلمه انا فانصف

کہ نہیں حاصل ہے وہ واسطے تیرے ذوق اور وجدان سے جیسے کہ تو اوپر ایک علم کے ہے کہ نہیں جانتا ہوں میں اسکو پس انصاف کیا خضر نے

واما حكمة فراقه فلان الرسول يقول الله فيه (وما اتاكم

ولیکن حکمت جدائی موسی کی خضر سے پس اسواسطے تھی کہ تحقیق بیچ حق رسول کے فرماتا ہے اللہ تعالی (اور جو کچھ دیوے تمکو

الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا) فوقف العلماء بالله

رسول پس لے لو اسکو اور جو کچھ کہ منع کرے تمکو اس سے پس باز رہو تم) پس مطلع اور واقف ہوئے علما اور عرفاء باللہ

الذين يعرفون قدر الرسالة والرسول عند هذا القول

جو عارف ہیں مرتبہ رسالت اور رسول کے اوپر معنی اس قول حق تعالے کے

وقد علم الخضر ان موسى رسول الله فاخذ يترقب ما يكون

اور تحقیق جانا تھا خضر علیہ السلام نے اس بات کو کہ تحقیق موسی رسول اللہ تعالی کے ہیں پس لیا پیہم انتظار رہے خضر علیہ السلام اس چیز کے کہ صادر ہووے

منه ليوفي الادب حقه مع الرسول فقال له (ان سالتك

وہ موسی سے تا کہ پورا کریں خضر ادب کو حق ادب کریکا ساتھ رسول کے پس کہا موسی نے خضر کو (اگر سوال کروں میں تجھے

عن شيء بعدها فلا تصاحبني) فنهاه عن صحبته فلما وقعت

کسی چیز کا بعد اسکے پس نہ ساتھ رکھ تو مجھکو) پس منع کیا موسی نے خضر کو مصاحبت اپنی سے پس جب واقع ہوا

منه الثالثة قال (هذا فراق بيني وبينك) ولم يقل له

موسی علیہ السلام سے سوال تیسرا کہا خضر علیہ السلام نے (یہ جدائی ہے درمیان میرے اور درمیان تیرے) اور نہ کہا تھا خضر کو

موسى لا تفعل ولا طلب صحبته لعلمه بقدر الرتبة التي

موسی نے کہ مت کر تو ایسا اور نہ طلب کی موسی نے مصاحبت خضر کی بسبب علم اپنے کے ساتھ بزرگی اس مرتبے کے کہ تھے

هو فيها التي انطقته بالنهي عن ان يصحبه فسكت موسى

موسی بیچ اسکے کہ ناطق کیا اس مرتبے نے موسی کو ساتھ نہی کے اس بات سے کہ مصاحبت رکھیں خضر ساتھ انکے پس ساکت رہے موسی

ووقع الفراق فانظر الى كمال هذين الرجلين في العلم

اور واقع ہوئی جدائی پس نظر کر تو طرف کمال ان دونوں صاحبان کمال کے بیچ علم کے

وتوفية الادب الالهي حقه وانصاف الخضر فيما اعترف

اور طرف پورا کرنے ادب الہی کے حق ادب کریکا اور طرف انصاف خضر علیہ السلام کے بیچ اس چیز کے کہ معترف ہوئے وہ

به عند موسى عليه السلام حيث قال له انا على علم علمنيه الله

ساتھ اسکے نزدیک موسی علیہ السلام کے اسلیے کہ کہا خضر نے موسی کو کہ میں اوپر ایک علم کے ہوں کہ سکھایا مجھے اس علم کو اللہ تعالی نے

لا تعلمه انت وانت على علم علمكه الله لا اعلمه انا فكان هذا

کہ نہیں جانتا ہے تو اسکو اور تو اوپر ایک علم کے ہے کہ سکھایا تجھکو اللہ تعالی نے کہ نہیں جانتا ہوں میں اسکو پس ہے یہ

٢٩٥

الاعلام من الخضر لموسیٰ دواءً لما جرحه به في قوله وكيف

آگاہ کرنا خضر کا موسیٰ علیہ السلام کو وہ اُس چیز کی کہ طعن کیا تھا خضر نے موسیٰ کو ساتھ اُسکے بیچ قول اپنے کے) اور کیونکر

تصبر على ما لم تحط به خبراً مع علمه بعلو رتبته

صبر کریگا تو اوپر اُس چیز کے کہ نہیں گھیرا تو نے اسکو سمجھ سے ! باوجود علم اپنے کے ساتھ علو مرتبہ موسیٰ کے

بالرسالة وليست تلك الرتبة للخضر وظهر ذلك في

بسبب رسالت کے اور تھا یہ مرتبہ واسطے خضر کے اور ظاہر ہوا . منصب خضر کا بیچ

الامة المحمدية في حديث ابار النخل فقال عليه السلام

حق امت محمدی کے بیچ حدیث بار آور کرنے درخت خرمے کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے

لاصحابه انتم اعلم بمصالح دنياكم ولا شك ان العلم بالشيء

واسطے اصحاب اپنے کے تم دانا تر ہو بیچ مصالح اور کاروبار دنیا اپنے کے اور نہیں ہے شک اسمیں کہ تحقیق علم ساتھ ایک چیز کے

خير من الجهل به ولهذا مدح الله نفسه بانه بكل شيء عليم

بہتر ہے جہل سے ساتھ اُسکے اور اسیواسطے تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ذات اپنی کی اسطرح سے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے

فقد اعترف صلى الله عليه وسلم لاصحابه بانهم اعلم

پس تحقیق اقرار کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اصحاب اپنے کے کہ تحقیق وہ داناتر ہیں

بمصالح الدنيا منه لكونه لا خبرة له بذلك

بیچ مصالح دنیاوی اپنے کے رسول علیہ السلام سے کیونکہ نہ تھا علم تجربی ذوقی آپکو مصالح دنیاوی کا

فانه علم ذوق وتجربة ولم يتفرغ عليه السلام لعلم

اسلیے کہ تحقیق وہ ایک علم ذوقی اور تجربہ کا ہے اور نہیں فرصت ہوئی رسول علیہ السلام کو واسطے سیکھنے اس علم کے

ذلك بل كان شغله بالاهم فالاهم فقد نبهتك على ادب

بلکہ تھے شغل آپکے ساتھ ضرور تر امور کے بلکہ ساتھ ضرور تر ضروری امور کے پس تحقیق آگاہ کیا میں نے تجھکو اے طالب اوپر ایک ادب

عظيم تنتفع به ان استعملت نفسك فيه وقوله (فوهب لي ربي

عظیم کے کہ نفع پاویگا تو اُس سے اگر عمل میں لاویگا تو نفس اپنے کو بیچ اُسی ادب کے اور قول موسیٰ کا (پس بخشی حق تعالیٰ نے مجھکو

حكما) يريد الخلافة (وجعلني من المرسلين) يريد

حکومت) مراد لیتے تھے موسیٰ اس سے خلافت کو (اور گردانا حق تعالیٰ نے مجھکو رسولوں میں سے) مراد لیتے تھے موسیٰ اُس سے

الرسالة فما كل رسول خليفة فالخليفة صاحب السيف

رسالت کو پس نہیں ہے ہر رسول خلیفہ اسلیے کہ خلیفہ صاحب سیف

والعزل والولاية والرسول ليس كذلك انما عليه البلاغ

اور صاحب عزل و نصب اور صاحب ولایت ہیں اور رسول نہیں ہیں ایسے سوا اسکے نہیں ہے کہ اوپر اُنکے پہنچانا .

لما أرسل به فإن قاتل عليه وحماه بالسيف

اُس چیز کا جو کہ بھیجی گئی ہیں وہ ساتھ اُسکے پس اگر لڑائی کرے رسول اور رسالت کو اور نگہبانی کرے واسطے رسالت کی تلوار سے

فذلك الخليفة الرسول وكما أنه ما كل نبي رسولا

پس وہ خلیفہ اور رسول ہیں پس جیسے کہ تحقیق نہیں ہیں ہر نبی رسول

كذلك ما كل رسول خليفة أي ما أعطي الملك

ویسے ہی نہیں ہیں ہر رسول خلیفہ یعنی نہیں دیا گیا ہر رسول کو ملک اور

ولا التحكم فيه وأما حكمة سؤال فرعون عن الماهية

نہ حکومت بیچ اُس ملک کے ولیکن حکمت سوال کرنے فرعون کی ماہیت

الإلهية بقوله (ما رب العالمين) فلم يكن عن جهل وإنما

الٰہیہ سے ساتھ قول اپنے کے کہ کیا ہے حقیقت پروردگار عالموں کی) پس یہ جو کہ تھا یہ سوال فرعون کا نادانی سے اور سوا اس کے

كان عن اختبار حتى يرى جوابه مع دعواه الرسالة

کرتا یہ سوال آزمائش اور امتحان کی راہ سے تاکہ دیکھے فرعون جواب موسیٰ کا ساتھ دعوی رسالت اُنکی کے

عن ربه وقد علم فرعون مرتبة المرسلين في العلم

جانب رب اپنے سے اور تحقیق جانتا تھا فرعون مرتبہ رسولوں کا بیچ معرفت حق تعالیٰ کے

فيستدل بجوابه على صدق دعواه وسأل سؤال

پس استدلال کرتا ہے فرعون ساتھ جواب موسیٰ کے اوپر صداقت دعوی موسیٰ کے اور سوال کیا تھا فرعون نے سوال کرنا

إيهام من أجل الحاضرين حتى يعرفهم من حيث لا

ایہام کا بنظر حاضرین مجلس کے تاکہ آگاہ کرے فرعون حاضرین کو اس طرح پر کہ

يشعرون بما شعر هو في نفسه في سؤاله فإذا أجابه

شعور رکھیں حاضرین ساتھ اُس چیز کے کہ شعور رکھتا تھا فرعون بیچ باطن اپنے کے سوال اپنے میں پس جس وقت جواب دیا موسیٰ نے

جواب العلماء بالأمر أظهر فرعون إبقاء لمنصبه

مثل جواب اُن لوگوں کے کہ جاننے والے ہیں امر الٰہی کو ظاہر کیا فرعون نے واسطے باقی رکھنے منصب اور مرتبہ اپنے کے اس بات کو

أن موسى ما أجابه على سؤاله فتبين عند الحاضرين

کہ تحقیق موسیٰ نے نہ جواب دیا فرعون کو موافق سوال اُسکے کے پس ظاہر ہوا نزدیک حاضرین فرعون کے

لقصور فهمهم أن فرعون أعلم من موسى ولهذا لما

بسبب قصور فہم اُنکی کے یہ بات کہ تحقیق فرعون دانا تر ہے موسیٰ سے اور واسطے اسی معنی کے جب

قَالَ لَهُ فِي الْجَوَابِ بِمَا يَنْبَغِي وَهُوَ فِي الظَّاهِرِ غَيْرُ جَوَابٍ عَلَى

کہا موسیٰ نے فرعون کو بیچ جواب کے جو کچھ کہ سزاوار ہے جواب ہیں اور وہ جواب ظاہر میں غیر جواب ہے موافق

مَا سَأَلَ عَنْهُ وَقَدْ عَلِمَ فِرْعَوْنُ أَنَّهُ لَا يُجِيبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ فَقَالَ

اُس چیز کے کہ سوال کیا تھا فرعون نے موسیٰ سے اور تحقیق جانتا تھا فرعون بیچ اس بات کو کہ تحقیق موسیٰ جواب دیگا اپنے سوال کا مگر ساتھ اسکے کہا فرعون

لِأَصْحَابِهِ (إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ) أَيْ مَسْتُورٌ

واسطے مصاحبین اپنے کے تحقیق یہ رسول تمہارا جو بھیجا گیا ہے طرف تمہاری البتہ دیوانہ ہے) یعنی پوشیدہ ہے

عَنْهُ عِلْمُ مَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ إِذْ لَا يُتَصَوَّرُ أَنْ يُعْلَمَ أَصْلًا فَالسُّؤَالُ

اُس سے علم اس چیز کا کہ سوال کیا میں نے اُسکا اُسی رسول سے اسلئے کہ نہیں متصور ہے کہ معلوم ہو وے حقیقت حق تعالیٰ کی بالکل پس سوال

صَحِيحٌ فَإِنَّ السُّؤَالَ عَنِ الْمَاهِيَّةِ سُؤَالٌ عَنْ حَقِيقَةِ الْمَطْلُوبِ

صحیح ہے اسلئے کہ تحقیق سوال کرنا ماہیت کو سوال کرنا ہے حقیقت سے مطلوب کی

وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِيقَةٍ فِي نَفْسِهِ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ

اور ضرور ہے یہ کہ ہو وے وہ مطلوب اوپر ایک حقیقت کے بیچ ذات اپنی کے کہ نہ ہو وے وہ حقیقت واسطے غیر اُس مطلوب کے لیکن وہ لوگ جنہوں نے

جَعَلُوا الْحُدُودَ مُرَكَّبَةً مِنْ جِنْسٍ وَفَصْلٍ فَذَلِكَ فِي كُلِّ مَا يَقَعُ

گردانا ہر حد اور تعریف اشیا کو مرکب جنس اور فصل سے پس یہ گردانا انکا اُس شے کی حد میں ہوگا کہ واقع ہے

فِيهِ الِاشْتِرَاكُ وَمَنْ لَا جِنْسَ لَهُ لَا يَلْزَمُ أَنْ لَا يَكُونَ

بیچ اسکے اشتراک جنس اور فصل ہے اور جو شے کہ نہیں ہے جنس واسطے اسکے نہیں لازم آتا یہ کہ نہ ہو وے وہ شے

عَلَى حَقِيقَةٍ فِي نَفْسِهِ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ فَالسُّؤَالُ صَحِيحٌ عَلَى

اوپر ایسی ایک حقیقت کے بیچ ذات اپنی کے کہ نہ ہو وے وہ حقیقت واسطے غیر اسکے پس سوال فرعون کا صحیح ہے

مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْعِلْمِ الصَّحِيحِ وَالْعَقْلِ السَّلِيمِ

موافق مذہب اہل حق اور صاحب علم صحیح اور صاحب عقل سلیم کے

وَالْجَوَابُ عَنْهُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَا أَجَابَ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور جواب اُس سوال کا نہ ہوگا مگر ساتھ اُس چیز کے کہ جواب دیا ساتھ اسکے موسیٰ علیہ السلام نے

وَهُنَا سِرٌّ كَبِيرٌ فَإِنَّهُ أَجَابَ بِالْفِعْلِ لِمَنْ سَأَلَ عَنِ الْحَدِّ

اور بیچ جواب موسیٰ کے ایک سر عظیم ہے اسلئے کہ تحقیق موسیٰ نے جواب دیا ساتھ مفعول فعل ربوبیت حق تعالیٰ کے اُس شخص کو کہ بیچ سوال کیا حد

الذَّاتِيِّ فَجَعَلَ الْحَدَّ الذَّاتِيَّ عَيْنَ إِضَافَتِهِ إِلَى مَا ظَهَرَ بِهِ مِنْ

ذاتی حق تعالیٰ کا پس گردانا موسیٰ نے حد ذاتی حق تعالیٰ کو عین منتسب اور نسبت حق تعالیٰ کی طرف اُس چیز کے کہ ظاہر ہوا حق تعالیٰ بیچ اُس چیز کے

٢٩٧

صُوَرِ الْعَالَمِ أَوْ مَا ظَهَرَ فِيهِ مِنْ صُوَرِ الْعَالَمِ فَكَأَنَّهُ

صورتوں عالم سے یا طرف اس چیز کے کہ ظاہر ہوئی وہ چیز بیچ حق تعالیٰ کے صورتوں عالم سے پس گویا کہ

قَالَ لَهُ فِي جَوَابِ قَوْلِهِ (وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ) قَالَ الَّذِي

کہا موسیٰ نے فرعون کو بیچ جواب قول اسکے کے کہ اور ما رب العالمین جو ہے کہا موسیٰ نے رب العالمین وہ ہے

يَظْهَرُ فِيهِ صُوَرُ الْعَالَمِينَ مِنْ عُلُوٍّ وَهُوَ السَّمَاءُ وَسُفْلٍ وَهُوَ

کہ ظاہر ہوتی ہیں بیچ اسکے صورتیں عالم کی بلندی سے کہ وہ آسمان ہے اور پستی سے کہ وہ

الْأَرْضُ وَمَا بَيْنَهُمَا (إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ) أَوْ يَظْهَرُ هُوَ بِهَا

زمین ہے اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم صاحب کشف اور یقین کرنے والے یا رب العالمین کہ ظاہر ہوتا ہے وہ بیچ

فَلَمَّا قَالَ فِرْعَوْنُ لِأَصْحَابِهِ (إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ) كَمَا قُلْنَا فِي مَعْنَى

پس جبکہ کہا فرعون نے واسطے مصاحبین اپنے کے کہ تحقیق موسیٰ دیوانہ ہے جیسا کہ کہا ہم نے پیشتر بیچ معنی

كَوْنِهِ مَجْنُونًا زَادَ مُوسَى فِي الْبَيَانِ لِيَعْلَمَ فِرْعَوْنُ رُتْبَتَهُ

ہونے موسیٰ علیہ السلام کے دیوانہ زیادہ کیا موسیٰ علیہ السلام نے بیچ بیان جواب کو تاکہ جانے فرعون رتبہ موسیٰ علیہ السلام کا

فِي الْعِلْمِ الْإِلٰهِيِّ لِعِلْمِهِ بِأَنَّ فِرْعَوْنَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ فَقَالَ

بیچ علم الٰہی کے بسبب علم موسیٰ علیہ السلام کے اس بات کا کہ تحقیق فرعون بھی جانتا ہے علم الٰہی کو پس کہا موسیٰ علیہ السلام نے

(رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ) فَجَاءَ بِمَا يَظْهَرُ وَيَسْتَتِرُ وَهُوَ الظَّاهِرُ

(پروردگار مشرق اور مغرب کا) پس لائے موسیٰ علیہ السلام اس چیز کو کہ ظاہر ہے اور پوشیدہ اور حق تعالیٰ ظاہر ہے۔

وَالْبَاطِنُ وَمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ

اور باطن اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اور حق تعالیٰ ہر شے ظاہری اور باطنی کا عالم ہے اگر ہو تم عقل والے

أَيْ إِنْ كُنْتُمْ أَصْحَابَ تَقْيِيدٍ فَإِنَّ الْعَقْلَ تَقْيِيدٌ فَالْجَوَابُ الْأَوَّلُ جَوَابُ

یعنے اگر ہو تم اصحاب تقیید اسلئے کہ تحقیق عقل ایک تقیید ہے پس جواب اول جواب

الْمُوقِنِينَ وَهُمْ أَهْلُ الْكَشْفِ وَالْوُجُودِ فَقَالَ لَهُ إِنْ كُنْتُمْ

اہل یقین کا ہے اور وہ لوگ اہل کشف اور وجدان ہیں پس کہا موسیٰ نے اگر ہو تم

مُوقِنِينَ أَيْ أَهْلَ كَشْفٍ وَوُجُودٍ فَقَدْ أَعْلَمْتُكُمْ بِمَا تَيَقَّنْتُمُوهُ

یقین کرنے والے یعنی اہل کشف اور وجدان پس تحقیق آگاہ کیا میں نے تمکو ساتھ اس چیز کے کہ یقین جانتے ہو تم اسکو

فِي شُهُودِكُمْ وَوُجُودِكُمْ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا مِنْ هٰذَا الصِّنْفِ

بیچ شہود اور وجدان اپنے کے پس اگر نہ ہو تم اس گروہ اہل شہود اور وجدان سے

فَقَدْ أَجَبْتُكُمْ فِي الْجَوَابِ الثَّانِي إِنْ كُنْتُمْ أَهْلَ عَقْلٍ وَتَقْيِيدٍ

پس تحقیق جواب دیا میں نے تمکو بیچ جواب ثانی کے اگر ہو تم اہل عقل اور تقیید

وحصرتم الحق فيما تعطيه ادلة عقولكم فظهر موسى

اور تم حصر کرتے ہو حق مطلق کو بیچ اُس چیز کے کہ عطا کرتے ہیں اُسکو دلائل عقلی تمہاری پس ظاہر کیا موسی علیہ السلام نے

بالوجهين ليعلم فرعون فضله وصدقه وعلم موسى ان

دونوں وجہوں کشفی اور عقلی کو تا کہ جانے فرعون فضیلت موسی کی اور صدق دعوی رسالت انکے کی اور علم رکھتے تھے موسی کہ تحقیق

فرعون علم ذلك او يعلم ذلك لكونه ساله عن الماهية

فرعون نے جانا تھا فضیلت اور صداقت کو موسی کی قبل اسکے یا جانتا تھا بوجہ فرعون ہونیکے اسلئے کہ فرعون نے بیچ سوال کیا تھا موسی کو ماہیت حقیقی

فعلم موسى ان سؤاله ليس على اصطلاح القدماء الحكماء

پس جانا تھا موسی علیہ السلام نے اس بات کو کہ تحقیق سوال فرعون کا نہیں ہے موافق اصطلاح متقدمین حکماء کے

في السؤال بما فلذلك اجاب فلو علم منه غير ذلك

بیچ سوال کے کہ ساتھ لفظ ماہو کے تھا پس اسیواسطے جواب دیا موسی علیہ السلام نے سوال فرعون کا پس اگر جانتے موسی فرعون بیچ سوال کے

لخطأه في السؤال فلما جعل موسى المسئول عنه عين

البتہ خطا پکڑتے موسی فرعون کی بیچ سوال کے پس جب گردانا موسی نے مسئول عنہ یعنی حق تعالی کو عین

العالم خاطبه فرعون بهذا اللسان والقوم لا يشعرون

عالم خطاب کیا ساتھ موسی کے فرعون نے ساتھ اس لسان توحید کے حالانکہ قوم فرعون کی نہیں شعور رکھتی تھی ان اسرار کو

فقال له لئن اتخذت الها غيري لاجعلنك من

پس کہا فرعون نے موسی علیہ السلام سے اگر پکڑیگا تو معبود سوائے میرے البتہ گردانونگا میں تجھکو

المسجونين والسين في السجن من حروف الزوائد

قیدیوں میں سے اور حرف سین بیچ لفظ سجن کے حروف زوائد میں سے ہے

اي لاسترنك فانك اجبت بما ايدتني به ان اقول

یعنی البتہ چھپاؤنگا میں تجھکو اسلئے کہ تحقیق تو نے جواب دیا ساتھ اس چیز کے کہ قوت دی تو نے مجھکو ساتھ اس چیز کے کہ کہوں میں

لك مثل هذا القول فان قلت لي فقد جهلت يا فرعون

واسطے تیرے مثل اس قول کے پس اگر کہے تو واسطے میرے پس تحقیق نادانی کی تو نے اے فرعون

بوعيدك اياي والعين واحدة فكيف فرقت فيقول

بسبب وعید اپنے کے ساتھ میرے حالانکہ ذات ایک ہی ہے پس کیونکر تفرقہ کی تو نے پس کہیگا

فرعون انما فرقت مراتب العين ما تفرقت العين ولا

فرعون سواے اسکے نہین ہے کہ تفرقہ کی ہین نے بیچ مرتبون ذات وجود کے کہ نہ متفرق ہوئی ذات واحد اور نہ

انقسمت في ذاتها ومرتبتي الآن التحكم فيك يا موسى

منقسم ہوئی وہ بیچ ذات اپنی کے اور مرتبہ میرا اسوقت حکومت کا ہے بیچ تیرے اے موسی

بالفعل وانا انت بالعين وغيرك بالرتبة فلما فهم ذلك

ساتھ فعل اور تصرف کے اور مین اور تو اے موسی ایک ہی ہون ذات مین اور غیر ہون تجھسے رتبہ مین پس جبکہ سمجھا اس حکم وغیرہ کو

موسى منه اعطاه حقه في كونه يقول له لا تقدر على

موسی نے فرعون سے عطا کیا موسی نے فرعون کو حق اور مرتبہ اسکا اصل مین اسکو موسی فرعون کہ نہ قادر ہوگا تو اوپر

ذلك والرتبة تشهد له بالقدرة عليه واظهار الاثر

جانا کہ اوس حکم وغیرہ کو اور رتبہ ظاہری فرعون کی گواہی دیتا ہے واسطے فرعون کے ساتھ قدرت فرعون کے اوپر موسی کے اور ساتھ ظاہر کرنے اثر قدرت فرعون کے

فيه لان الحق في رتبة فرعون من الصورة الظاهرة

بیچ موسی کے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی کیلیے بیچ رتبہ فرعون کے کہ صورت ظاہری

لها التحكم على الرتبة التي كان فيها ظهور موسى في ذلك

حق تعالی کی ہے حکومت ہو اوپر اس رتبہ کے کہ تھا بیچ اس رتبہ کے ظہور موسی علیہ السلام کا اس

المجلس فقال له يظهر له المانع من تعديه عليه اولو

مجلس سے کہ پس کہا موسی نے فرعون کو تا حائل ہو ظاہر کرنے کو موسی واسطے فرعون کی اس چیز کو کہ مانع ہو تعدی کی اس ظالم فرعون کو اوپر موسی علیہ السلام کے کیا اگر

جئتك بشيء مبين فلم يسع فرعون الا ان يقول له فأت

لاؤن مین تیرے پاس ایک معجزہ روشن پس نہ گنجائش ہوئی فرعون کو سواے اس بات کے کہ کہے فرعون واسطے موسی کو کہ پس لے آ تو

به ان كنت من الصادقين حتى لا يظهر فرعون عند

اسکو اگر ہے تو سچون مین سے تاکہ ظاہر اور رسوا نہ ہووے فرعون نزدیک

ضعفاء الرأي من قومه بعدم الانصاف فكانوا يرتابون

ضعیف عقلون کے قوم اپنی سے ساتھ بے انصافی کے پس شک کرتی قوم

فيه وهي الطائفة التي استخفها فرعون فاطاعوه انهم

بیچ حق فرعون کے اور یہ وہ گروہ کہ بے عقل جانا انکو فرعون نے پس اطاعت کی انہون نے اوسکی تحقیق وہ

۳۰۱

كانوا قوما فاسقين) أي خارجين عما يعطيه العقل

تھی قوم فاسق) یعنی خارج اس حکم سے کہ عطا کرتی ہیں اُسکو عقول

الصحيحة من إنكار ما ادعاه فرعون باللسان الظاهر

صحیح اہل کشف کے اور وہ حکم عبارت ہے انکار کرنے سے اُس چیز کے کہ دعویٰ کیا تھا اُسکا فرعون نے ساتھ لسان ظاہر کے

في العقل فإن له حدا يقف عنده إذا جاوزه صاحب

نزدیک عقول ضعیفہ کے اسلئے کہ تحقیق واسطے عقل ضعیف کے ایک حد مقرر ہے کہ قائم رہتی ہے وہ نزدیک اُس حد کے جس وقت کہ تجاوز کرتا ہے اُس حد سے صاحب

الكشف واليقين ولهذا جاء موسى بالجواب بما يقبله

کشف اور یقین   اور واسطے اسی کے لائے موسیٰ بیچ جواب فرعون کے اُس چیز کو کہ قبول کرتا ہے اُسکو

الموقن والعاقل خاصة (فألقى عصاه) وهي صورة ما

صاحب یقین اور صاحب عقل ضعیف خاصۃ پس ڈالدیا موسیٰ نے عصا اپنا   اور عصا صورت اُس چیز کی ہے

عصى به فرعون موسى في إبائه عن إجابة دعوته

کہ نافرمانی کی بسبب اُسکے فرعون نے موسیٰ کی بیچ انکار اپنے کے قبول کرنے سے دعوت موسیٰ کی

(فإذا هي ثعبان مبين) أي حية ظاهرة فانقلبت المعصية

(پس ناگاہ وہ تھا ثعبان مبین)   یعنی اژدہا ظاہر   پس بدل گئی وہ معصیت

التي هي السيئة طاعة أي حسنة كما قال الله تعالى

کہ وہ گناہ ہے   ساتھ طاعت کے   یعنی ساتھ نیکی کے جیسے کہ فرمایا حق تعالیٰ نے

يبدل الله سيئاتهم حسنات) يعني في الحكم فظهر الحكم هنا

بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سیئات اُنکے کو ساتھ حسنات کے یعنی کر دیتا ہے سیئات کو بیچ حکم حسنات کے پس ظاہر ہوا حکم سیئات اور حسنات کا اس جگہ

عينا متميزة في جوهر واحد فهي العصا وهي الحية و

عین عصا اور ثعبان میں جس حال میں متمیز الاحکام ہیں وہ عین بیچ جوہر واحد کے پس وہ عین عصا موسیٰ کا ہوا اور حیّہ

الثعبان الظاهر فالتقم أمثاله من الحيات من كونها

اژدہا ظاہر ہے پس نگل گیا عصای موسیٰ امثال اپنے کو یعنی ساحرین کے سانپوں کو بسبب ہونے عصا موسیٰ کے

حية والعصي من كونها عصا فظهرت حجة موسى على

سانپ اور نگل گیا عصای موسیٰ ساحرین کے عصاؤں کو بسبب ہونے عصا موسیٰ کے عصا پس ظاہر ہوا غالب ہونا حجت موسیٰ علیہ السلام کا اوپر

٣٠٢

فرعون فی صورۃ عصی وحیات وحبال فکانت للسحرۃ

مجمون فرعون کے کہ بیچ صورت عصاؤن اور سانپون اور رسیون کے تھی پس تھی واسطے ساحرون کے

حبال ولم یکن لموسی حبل والحبل النیل الصغیر ای مقادیرہم

رسی اور نہین واسطے موسی علیہ السلام کے کوئی رسی اور حبل یعنی رسی معنی ہین تو وہ صغیر ہے از بسکہ یعنی مراتب ساحرون کے

بالنسبۃ الی قدر موسی بمنزلۃ الحبال من الجبال الشامخۃ

بہ نسبت مرتبہ موسی علیہ السلام کے مثل مراتب رسیون کے تھے بہ نسبت مراتب پہاڑون بلند کے

فلما رأت السحرۃ ذلک علموا رتبۃ موسی فی العلم وان

پس جبکہ دیکھا ساحرون نے اس امر عجیب کو جانا انھون نے مرتبہ موسی کا بیچ علم اور معرفت کے اور جانا انھون نے اس بات کو کہ تحقیق

الذی رأوہ لیس من مقدور البشر وان کان من مقدور

وہ معجزہ کہ دیکھا ساحرون نے اسکو نہین ہے وہ مقدور اور طاقت بشر سے اور اگر ہو وے وہ مقدور اور طاقت

البشر فلا یکون الا ممن لہ تمیز فی العلم المحقق عن التخییل

بشر سے پس نہ ہوگا وہ مگر اس شخص سے کہ واسطے اسکے تمیز تام ہے بیچ علم اور معرفت نفس الامری کے تخییل

والایہام فآمنوا برب العالمین رب موسی وہارون ای

اور ایہام سے پس ایمان لائے ساحرین فرعون ساتھ پروردگار عالمون کے کہ پروردگار موسی اور ہارون علیہما السلام کا ہے یعنی

الرب الذی یدعو الیہ موسی وہارون لعلمہم بان القوم

وہ رب کہ دعوت کرتے ہین طرف اسکے موسی اور ہارون علیہما السلام بسبب علم انکے ساحرون کے اس امر کا کہ تحقیق قوم فرعون

یعلمون انہ ما دعا لفرعون ولما کان فرعون فی منصب

جانتی ہے اس بات کو کہ موسی نے دعوت کی طرف فرعون کے اور جب کہ تھا فرعون بیچ عہدہ

التحکم صاحب الوقت وانہ الخلیفۃ بالسیف وان جار

حکومت کے صاحب وقت اور تحقیق تھا وہ بظاہر خلیفہ بالسیف اگرچہ ظالم ہے وہ بیچ

فی العرف لذلک قال انا ربکم الاعلی ای وان کان الکل

عرف شرعی کے اسی واسطے کہا فرعون نے کہ مین ہون پروردگار تمہارا سب سے بلند یعنے اگرچہ ہین

اربابا بنسبۃ ما فانا الاعلی منہم بما اعطیتہ فی الظاہر من التحکم

ارباب ایک وجہ سے پس مین بلند تر ہون سب سے بسبب اس چیز کے کہ دی گئی مجھکو ظاہر مین حکومت

فیکم ولما علمت السحرۃ صدقہ فیما قالہ لم ینکروہ واقروا لہ

بیچ تمہارے اور جب جانی ساحرون نے صداقت فرعون کی بیچ اس چیز کے کہ کہا اسنے واسطے اسکے نہ انکار کیا ساحرون نے اسکا اور اقرار کیا

۳۰۳

بذلك فقالوا له انما تقضي هذه الحيوة الدنيا فاقض

ساتھ اس کلام کے پس کہا ساحروں نے فرعون کو سوا اسکے نہیں ہے کہ حکم کرتا ہے تو بیچ اس حیات دنیا کے پس حکم کر تو

ما انت قاض فالدولة لك فصح قوله انا ربكم الاعلى

جو کچھ کہ تو حکم کرنے والا ہے) اسلئے کہ دولت واسطے تیرے ہے پس صحیح ہوا قول فرعون کا کہ انا ربکم الاعلیٰ ہے

وان كان عين الحق فالصورة لفرعون فقطع الايدي

اگرچہ تھا فرعون عین حق تعالیٰ کا لیکن صورت ظاہری واسطے فرعون کے تھی پس کاٹ ڈالنے ہاتھ

والارجل وصلب بعين حق في صورة باطل لنيل مراتب

اور پاؤں ساحروں کے اور سولی چڑھایا ہو بسبب عین حق کے بیچ صورت باطل فرعونی کے [illegible] مراتب

لا تنال الا بذلك الفعل فان الاسباب لا سبيل الى

کہ نہیں حاصل ہوتے ہیں وہ مرتبے مگر ساتھ اس فعل کے اسلئے کہ تحقیق اسباب واسطے بیچ راہ نہیں ہے کوئی راہ طرف

تعطيلها لان الاعيان الثابتة اقتضتها فلا تظهر

تعطیل اور بیکاری انکے کے اسلئے کہ تحقیق اعیان ثابتہ یعنی سببات مقتضی ہیں اسباب کے پس ظاہر ہوں گے اعیان ثابتہ

في الوجود الا بصورة ما هي عليه في الثبوت اذ لا

بیچ وجود خارجی کے مگر ساتھ صورت اس چیز کے کہ وہ اعیان اوپر اسکے ہیں بیچ ثبوت علمی کے اسلئے کہ نہیں ہے

تبديل لكلمات الله وليست كلمات الله سوى اعيان

تبدیل واسطے کلمات اللہ تعالیٰ کے اور نہیں ہیں کلمات اللہ تعالیٰ کے سوائے اعیان ثابتہ

الموجودات فينسب اليها القدم من حيث ثبوتها وينسب

موجودات خارجی کے پس نسبت کی جاتی ہے طرف ان اعیان موجودات کے قدم کی باعتبار ثبوت علمی [illegible] کے اور نسبت کی جاتی ہے

اليها الحدوث من حيث وجودها وظهورها كما تقول

طرف انہیں اعیان موجودات کے حدوث کی باعتبار وجود خارجی اور ظہور انہیں اعیان موجودات کے جیسا کہ کہتا ہے تو

حدث اليوم عندنا انسان او ضيف ولا يلزم من حدوثه

کہ حادث ہوا آج کے دن نزدیک ہمارے ایک آدمی یا ایک مہمان اور نہیں لازم آتا ہے حدوث اسکے سے

انه ما كان له وجود قبل هذا الحدوث لذلك قال

یہ کہ نہ ہووے واسطے اسکے وجود قبل اس حدوث کے واسطے اسی کے فرمایا اللہ

تعالى في كلامه العزيز اي في اتيانه مع قدم كلامه

تعالیٰ نے بیچ کلام بزرگ اپنے کے یعنی بیچ اثبات حدوث کلام اپنے کا باوجود قدیم ہونے کلام اپنے کے

(ما يأتيهم من ذكر من ربهم محدث إلا استمعوه وهم يلعبون)

نہیں آتا ہے اُنکے پاس کوئی ذکر پروردگار اُنکے سے نیا اور حادث مگر سنتے ہیں وہ اُسکو کھیلتے ہوئے

(وما يأتيهم من ذكر من الرحمن محدث إلا كانوا عنه معرضين)

اور نہیں آتا ہے اُنکے پاس کوئی ذکر رحمٰن کی طرف سے نیا اور حادث مگر ہوتے ہیں وہ اُس سے منہ پھیرنے والے

والرحمن لا يأتي إلا بالرحمة ومن أعرض عن الرحمة استقبل

اور رحمٰن نہیں لاتا ہے کچھ مگر رحمت اور جس نے منہ پھیرا رحمت سے پیش آویگا اُسکو

العذاب الذي هو عدم الرحمة وأما قوله (فلم يك ينفعهم

عذاب کہ وہ عذاب عدم اور ضد رحمت ہے لیکن قول حق تعالیٰ کا پس نہ تھا کہ نفع کرتا اُنکو

إيمانهم لما رأوا بأسنا سنة الله التي قد خلت في عباده إلا

ایمان اُنکا جب دیکھا اُنہوں نے عذاب ہمارا عادت اللہ تعالیٰ کی کہ تحقیق گذر گئی ہے وہ بیچ بندوں اپنے کے مگر ایمان

قوم يونس) فلم يدل ذلك على أنه لا ينفعهم في الآخرة لقوله

قوم یونس کا، پس نہیں دلالت کرتا ہے وہ قول اس بات پر کہ تحقیق ایمان نہ نفع دیگا اُنکو بیچ آخرت کے بسبب قول حق تعالیٰ کے

في الاستثناء إلا قوم يونس فأراد أن ذلك لا يرفع عنهم

بیچ استثنا کے کہ الا قوم یونس ہے پس ارادہ کیا حق تعالیٰ نے اس بات کا کہ تحقیق ایمان یاس کا نہیں دفع کرتا ہے اُن سے

الأخذ في الدنيا فلذلك أخذ فرعون مع وجود الإيمان

مواخذہ کو بیچ دنیا کے پس واسطے اسیکے ماخوذ ہوا فرعون باوجود ایمان صحیح کے

منه هذا إن كان أمره أمر من تيقن بالانتقال في تلك الساعة

کہ واقع ہوا تھا اُس سے ایمان فرعون کا ایمان یاس کا ہوتا اُس تقدیر میں کہ اگر ہوتا حال فرعون کا مثل حال اُس شخص کے کہ یقین کیا اُسنے موت کا بیچ

وقرينة الحال تعطي أنه ما كان على يقين من الانتقال لأنه

اور قرینہ حالیہ عطا کرتا ہے اس بات کو کہ تحقیق فرعون نہ تھا اوپر یقین کے موت اپنی سے اسلیے کہ تحقیق فرعون نے

عاين المؤمنين يمشون في الطريق اليبس الذي ظهر بضرب موسى

دیکھا تھا مومنوں کو کہ چلتے تھے وہ بیچ راہ خشک کے کہ ظاہر ہوئی تھی وہ راہ بسبب مارنے موسیٰ علیہ السلام کے

بعصاه البحر فلم يتيقن فرعون بالهلاك إذ آمن بخلاف المحتضر

عصا اپنا دریا میں پس نہ یقین کیا تھا فرعون نے ہلاکت اپنی کا جس وقت کہ ایمان لایا بخلاف اُس شخص کے کہ قریب مرنے کے ہے

حتى لا يلحق به فآمن بالذي آمنت به بنو إسرائيل على التيقن

پس لاحق کیا جاوے گا فرعون ساتھ محتضر کے پس ایمان لایا فرعون ساتھ اُس کے کہ ایمان لائے ساتھ اُسکے بنی اسرائیل یعنی جس حال میں کہ یقین کیے تھا

بالنجاة فكان كما تيقن لكن على غير الصورة التي أراد فنجاه

ساتھ نجات کے غرق سے پس حاصل ہوئی نجات جیسا کہ یقین کیا تھا اُس نے لیکن اوپر غیر اُس صورت کے کہ چاہی تھی فرعون نے نجات معنوی کی یعنی [illegible]

اللّٰه من عذاب الآخرة في نفسه ونجّا بدنه كما

اسکو اللہ تعالیٰ نے عذاب آخرت سے بیچ روح اسکی کے اور نجات دی اسکو اللہ تعالیٰ نے جسد اسکے کو جیسا کہ

قال تعالى (فاليوم ننجيك ببدنك لتكون لمن خلفك

فرمایا اللہ تعالیٰ نے (پس آج کے دن نجات دینگے ہم تجکو ساتھ جسد تیرے کے تاکہ ہوئے تو واسطے ان لوگوں کے جو پیچھے تیرے ہیں

آية) لأنه لو غاب بصورته ربما قال قومه احتجب

نشانی) اسلئے کہ تحقیق فرعون اگر غائب ہوتا ساتھ جسد اپنے کے اکثر ہے کہ کہتی قوم اسکی چھپ گیا فرعون ہمسے

فظهر بالصورة المعهودة ميتا ليعلم أنه هو فقد

پس ظاہر ہوا فرعون ساتھ جسد معہود اپنے کے مردہ تاکہ معلوم ہووے یہ کہ تحقیق فرعون یہی ہے پس تحقیق

عمته النجاة حسا ومعنى ومن حقت عليه كلمة العذاب

عام اور شامل ہوئی فرعون کو نجات ظاہری اور باطنی اور وہ شخص کہ ثابت ہوا اوپر اسکے عذاب

الأخروي لا يؤمن (ولو جاءتهم كل آية حتى يروا

آخرت کا نہیں ایمان لاتا ہے وہ (اگرچہ آوے اسکے پاس ہر قسم کی نشانی یہانتک کہ دیکھ لیوے

العذاب الأليم) أي يذوقوا العذاب الأخروي

عذاب دردناک) یعنی چکھیں وہ عذاب آخرت کا

فخرج فرعون من هذا الصنف هذا هو الظاهر

پس خارج ہوا فرعون اس گروہ سے جو کچھ کہ کہا ہمنے حق میں فرعون کے یہی ظاہر ہے

الذي ورد به القرآن ثم إنا نقول بعد ذلك والأمر

کہ وارد ہوا ہے موافق اسکے قرآن پھر ہم کہتے ہیں بعد اس تحقیق کے کہ امر اور حقیقت حال

فيه إلى الله لما استقر في نفوس عامة الخلق من شقائه

بیچ حق فرعون کے سونپی ہے طرف اللہ تعالیٰ کے بخیال اُس چیز کے کہ قرار پکڑا ہے اُسنے بیچ دلوں عام خلق اللہ کے کہ وہ بیچ شقاوت اور کفر فرعون کے

وما لهم نص في ذلك يستندون إليه وأما آله فلهم

اور نہیں ہے واسطے انکے کوئی دلیل بیچ اُسکے کہ استناد کریں طرف اسکے لیکن آل اسکی یعنی اُسکے سوا اسکے پس واسطے انکے

حكم آخر ليس هذا موضع ذكره ثم ليعلم أنه ما يقبض الله

حکم دوسرا ہے نہیں ہے یہ مقام محل ذکر اسکے کا پھر چاہیے کہ جانی جاوے یہ بات کہ نہیں قبض کرتا ہے اللہ تعالیٰ

أحدا إلا وهو مؤمن أي مصدق بما جاءت به الأخبار

روح کسی کی مگر اُس حال میں کہ وہ مومن ہے یعنی تصدیق کرنیوالا ہے اس چیز کا کہ لائے ہیں اسکو اخبار

۳۰۵

الإلهية وأعني بذلك من المحتضرين ولهذا أنكره موت

اور مراد لیتا ہوں میں ساتھ اس مذکور سے محتضرین کو یعنی بیمار قریب الموت والوں کو اور واسطے اسکے گروہ ہوئی مرگ الٰہی

الفجاءة وقتل الغفلة فأما موت الفجاءة فحده أن يخرج النفس

مفاجات اور قتل کیا جانا کسیکا بیچ غفلت کے پس لیکن مرگ مفاجات پس تعریف اسکی یہ ہے کہ خارج ہووے سانس

الداخل ولا يدخل النفس الخارج فهذا موت الفجاءة وهذا

اندر کی اور نہ داخل ہووے سانس باہر کی پس یہی ہے تعریف مرگ مفاجات کی اور یہ شخص

غير المحتضر وكذلك قتل الغفلة بضرب عنقه من ورائه وهو لا

غیر محتضر کا ہے اور ایسا ہی حال قتل کیے جانے کسیکا بیچ غفلت میں بسبب مارے جانے گردن اسکی کے پیچھے اسکے سے جس حال میں کہ وہ نہیں

يشعر فيقبض على ما كان عليه من إيمان أو كفر ولذلك قال

خبر رکھتا ہو پس قبض کیا جاتا ہے وہ اوپر اس چیز کے کہ ثابت تھا وہ اوپر اسکے کہ وہ چیز ایمان یا کفر ہے اور واسطے اسکے فرمایا

عليه السلام ويحشر الناس على ما مات عليه كما أنه يقبض على

رسول علیہ السلام نے اور حشر کیے جاوینگے لوگ اوپر اس حالت کے کہ مرگئے وہ اوپر اسکے جیسا کہ وہ قبض کیا جاتا ہے اوپر

ما كان عليه والمحتضر ما يكون إلا صاحب شهود فهو صاحب إيمان

اس حالت کے کہ ثابت تھا وہ اوپر اسکے اور محتضر نہیں ہوتا ہے مگر صاحب معائنہ پس وہ صاحب ایمان ہے

بما ثم فلا يقبض إلا على ما كان عليه لأن كان حرف

ساتھ اس چیز کے کہ معائنہ میں اسکے ہے پس نہیں قبض کیا جاتا وہ محتضر مگر اوپر اس چیز کے کہ موجود اور ثابت تھا وہ اوپر اسکے کیونکہ تحقیق کان کلمہ

وجودي لا ينجر معه الزمان إلا بقرائن الأحوال فيفرق

وجودی ہے کہ نہیں حاضر ہوتا ہے ساتھ اسکے زمانہ مگر ساتھ قرینہ احوال کے پس فرق کیا جاوے گی

بين الكافر المحتضر في الموت وبين الكافر المقتول غفلة

درمیان کافر کے کہ حاضر ہے وہ بیچ وقت موت کے اور درمیان اس کافر کے کہ قتل کیا گیا وہ بیچ حالت غفلت کے

أو الميت فجأة كما قلنا في حد موت الفجاءة وأما

یا مرگیا وہ مرگ مفاجات سے جیسا کہ کہا ہمنے بیچ تعریف مرگ مفاجات کے ولیکن

حكمة التجلي والكلام في صورة النار فلأنها كانت

حکمت تجلی حقانی اور کلام ربانی کی ساتھ موسیٰ کے بیچ صورت آتش کے پس یہ تھی کہ تحقیق آتش تھی

بغية موسى فيتجلى له في مطلوبه ليقبل عليه ولا يعرض عنه

مطلوب موسیٰ علیہ السلام کی یعنی تجلی کی حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بیچ صورت مطلوب انکی کے تاکہ اقبال کریں اوس پر اور نہ منہ پھیریں وہ اوس سے

فإنه لو تجلى له في غير صورة مطلوبه أعرض عنه لاجتماع

اسلئے کہ تحقیق حق تعالیٰ اگر تجلی فرماتا واسطے انکی بیچ غیر صورت مطلوب موسیٰ علیہ السلام کے تو منہ پھیر لیتے موسیٰ اوس سے بسبب جمع ہونے

همته على مطلوب خاص ولو أعرض لعاد عمله عليه فأعرض

تمامی ہمت اور قصد موسیٰ کے اوپر مطلوب خاص کے اور اگر منہ پھیرتے موسیٰ علیہ السلام البتہ عود کرتا عمل انکا اونپر پس نہیں اعراض کیا

عنه الحق وهو مصطفى مقرب فمن قربه أنه تجلى له في

موسیٰ سے حق تعالیٰ نے اور خود موسیٰ علیہ السلام مقبول اور مقرب ہیں پس قرب موسیٰ علیہ السلام کا یہ ہے کہ تحقیق حق تعالیٰ نے تجلی کی اوپر موسیٰ کے بیچ

مطلوبه وهو لا يعلم شعر

صورت مطلوب موسیٰ علیہ السلام کی اس حال میں کہ موسیٰ نہیں جانتے تھے شعر

كنار موسى رآها عين حاجته

مثل آتش موسیٰ علیہ السلام کے دیکھا تھا انھوں نے اوسکو بیچ حاجت اپنی

وهو الإله ولكن ليس يدريه

حالانکہ وہ آتش میں حق تعالیٰ تھا ولیکن نہیں جانتے تھے موسیٰ علیہ السلام اوسکو

فص حكمة صمدية في كلمة خالدية

یہ فص حکمت صمدیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ خالدیہ کے

وأما حكمة خالد بن سنان فإنه أظهر بدعواه

ولیکن حکمت خالد بیٹے سنان علیہ السلام کے پس یہ ہے کہ تحقیق انھوں نے ظاہر کیا تھا ساتھ دعوے اپنے کے

النبوة البرزخية فإنه ما ادعى الإخبار بما

خبر دینے کو برزخ سے بعد اپنے مرنے کے اسلئے کہ تحقیق انھوں نے نہیں دعوی کیا تھا خبر دینے کا اوس چیز سے کہ

هنالك إلا بعد الموت فأمر أن ينبش عنه ويسأل

برزخ میں ہے مگر بعد موت کے پس امر کیا تھا انھوں نے قوم اپنی کو یہ کہ کھودیں قبر انکی اور سوال کریں قوم احوال برزخ سے

انکی سنتان کی جب بعثت آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے خالد کی بیٹی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضر ہوئیں فرمایا حضرت نے مرحبا بنت نبی

فیخبر ان الحکم فی البرزخ علی صورۃ الحیوۃ الدنیا فیعلم بذلک

پس خبر دیوین خالد اس بات کی کہ تحقیق حکم اور کارو بار بیچ برزخ کے اوپر صورت حیات دنیا کے ہے تو معلوم ہووے اس خبر سے

صدق الرسل کلہم فیما اخبروا بہ فی حیوتہم الدنیا فکان

صداقت تمامی رسولوں کی بیچ حال برزخ کے کہ خبر دی ان سبھوں نے اس برزخ کی بیچ حیات اپنی کے دنیا میں پس تھی

غرض خالد علیہ السلام ایمان العالم کلہ بما جاءت بہ الرسل

غرض خالد علیہ السلام کی خبر دینے سے برزخ کی ایمان لانا تمامی عالم کا ساتھ حال برزخ کے کہ لائے ہیں اسکو تمامی رسول

لیکون رحمۃ للجمیع فانہ تشرف بقرب نبوتہ من نبوۃ محمد صلی اللہ

تاکہ ہووین خالد علیہ السلام رحمت واسطے تمامی عالم کے اسلئے کہ تحقیق خالد بن سنان شرف پایا بسبب نزدیک نبوت اپنی کے ساتھ نبوت خاتم الانبیا محمد صلے اللہ

علیہ وسلم واعلم ان اللہ تعالیٰ ارسلہ رحمۃ للعالمین ولم یکن خالد

علیہ وسلم کے اور آگاہ ہے کہ تحقیق خالد علیہ السلام اس بات کے کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو واسطے رحمت عالمین کے اور نہ تھے خالد علیہ السلام

برسول فاراد ان یحصل من ہذہ الرحمۃ فی الرسالۃ المحمدیۃ

تبلیغ احکام الٰہی پر مامور اور جب خالد نے اس بات کا کہ حاصل ہووے انکو اس رحمت سے کہ بیچ رسالت محمدی کے ہے صلی اللہ علیہ وسلم

علی حظ وافر ولم یؤمر بالتبلیغ فاراد ان یحظی بذلک فی البرزخ

حصہ پورا اور مامور نہ تھے خالد واسطے پہنچانے احکام الٰہی کے پس چاہا خالد نے یہ کہ قدم مارین وہ ساتھ اس تبلیغ کے بیچ مقام برزخ کے

لیکون اقوی فی العلم فی حق الخلق فاضاعہ قومہ ولم یصف

تاکہ ہووین وہ قوی تر بیچ علم اور معرفت برزخ کے بیچ حق خلق کے پس ضائع کیا انکو قوم انکی نے اور نہ بیان کیا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قومہ بانہم ضاعوا وانما وصفہم

رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حال قوم خالد کا اس طرح پر کہ تحقیق قوم انکی ضائع ہوئی اور سوا اسکے نہیں ہے کہ بیان کیا آپنے

بانہم اضاعوا نبیہم حیث لم یبلغوہ مرادہ فہل بلغہ اللہ اجر

قوم خالد کا اس طرح پر کہ تحقیق قوم نے ضائع کیا نبی کو اسلیئے کہ نہ پہنچایا انکو مراد انکی کو پس کیا پہنچایا ہے خالد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اجر

امنیتہ فلا شک ولا خلاف فی ان لہ اجر امنیتہ وانما الشک

آرزو انکی کا یا نہیں پس نہیں ہے شک اور خلاف بیچ اس بات کے کہ تحقیق واسطے انکے اجر آرزو انکی کا ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ شک

والخلاف فی اجر المطلوب ہل یساوی تمنی وقوعہ مع نفس وقوعہ

اور خلاف بیچ اجر مطلوب کے ہے کہ کیا مساوی ہے آرزو وقوع مطلوب کے ساتھ عین وقوع مطلوب کے

بالوجود ام لا فان فی الشرع ما یؤید التساوی فی مواضع کثیرۃ

بیچ وجود خارجی کے یا نہیں پس تحقیق بیچ شریعت محمدی کے وارد ہوا وہ چیز کہ قوت دیتی ہے وہ مساوی ہونیکو بیچ اکثر جگہ کے

٣٠٩

كالآتي للصلوٰة في الجماعة فيفوته الجماعة فله أجر من

جیسے کہ ایک شخص آنے والا ہے واسطے نماز کے بیچ جماعت کے پس فوت ہو گئی اس سے جماعت پس واسطے اسکے اجر ہے مثل اجر اس شخص کے

حضر الجماعة وكالمتمني مع فقره ما هم عليه أصحاب الثروة

کہ حاضر ہوا وہ جماعت میں اور جیسے کہ ایک شخص آرزو کرنے والا ہے باوجود فقر اپنے کے اس چیز کا کہ قصد اور نیت رکھتے ہیں اوپر اسکے اصحاب

والمال من فعل الخيرات فله مثل أجورهم ولكن مثل أجورهم

اور اصحاب مال اعمال خیر سے پس واسطے اسکے فقیر کے اجر ہے مثل اجر اغنیا کے ولیکن اجر فقیر کا مثل اجر اصحاب مال کے

في نياتهم أو في عملهم فإنهم جمعوا بين العمل والنية ولم

بیچ نیتوں انکی کے ہو فقط یا بیچ عملوں انکے کے فقط اسلیے کہ تحقیق اغنیا نے جمع کیا ہے عمل اور نیت دونوں کو اور نہ

ينص النبي عليهما ولا على واحد منهما والظاهر أنه لا

تصریح کی نبی علیہ السلام نے اوپر دونوں نیت اور عمل کے اور نہ اوپر کسی ایک کے ان دونوں میں سے اور ظاہر یہ ہے کہ نہیں ہے

تساوي بينهما ولذلك طلب خالد بن سنان الإبلاغ

برابری درمیان جمع اور افراد کے اور واسطے اسی کے طلب کیا خالد بیٹے سنان علیہ السلام نے تبلیغ احکام برزخ کی

حتى يصح له مقام الجمع بين الأمرين فيحصل على الأجرين والله أعلم

تاکہ صحیح ہو واسطے انکے مقام جمع کا درمیان دونوں امروں نیت اور عمل کے پس حاصل ہو انکو دونوں اجر [illegible] واللہ اعلم

فص حكمة فردية في كلمة محمدية

یہ فص حکمت فردیہ کی ہے بیچ بیان کلمہ محمدیہ کے

إنما كانت حكمته فردية لأنه أكمل موجود في هذا النوع الإنساني

سوائے اسکے نہیں ہے کہ حکمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فردی ہے اسلیے کہ تحقیق کامل تر موجود ہیں بیچ نوع انسانی کے

ولهذا بدئ به الأمر وختم فكان نبيا وآدم بين الماء والطين

اور واسطے اسی کے شروع کیا گیا ساتھ انکے امر نبوت کا اور ختم کیا گیا ساتھ انکے [illegible]

ثم كان بنشأته العنصرية خاتم النبيين وأول الأفراد الثلاثة

پھر ہوئے آپ ساتھ خلقت عنصری اپنی کے خاتم پیغمبروں کے اور اول فردوں ثلاثہ میں سے

وَمَا زَادَ عَلٰی هٰذِهِ الْاَوَّلِیَّةِ مِنَ الْاَفْرَادِ فَاِنَّهٗ عَنْهَا فَکَانَ

اور جو کچھ کہ زائد ہوئے اوپر اس فرد اول کے باقی فردوں سے پس تحقیق وہ صادر اسی فرد اول سے ہوا

عَلَیْهِ السَّلَامُ اَوَّلَ دَلِیْلٍ عَلٰی رَبِّهٖ فَاِنَّهٗ اُوْتِیَ جَوَامِعَ الْکَلِمِ الَّتِیْ

رسول علیہ السلام پہلی دلیل دلیلوں میں سے اوپر وجود رب اپنے کے واسطے کہ تحقیق دیئے گئے آپکو کلمات جامع کہ وہ کلمات

هِیَ مُسَمَّیَاتُ اَسْمَاءِ اٰدَمَ فَاَشْبَهَ الدَّلِیْلَ فِیْ تَثْلِیْثِهٖ وَالدَّلِیْلُ

حقائق اور مدلولات اسما آدم علیہ السلام کے ہیں پس مشابہ ہوئے رسول علیہ السلام ساتھ دلیل کے بیچ تثلیث کے

دَلِیْلٌ لِنَفْسِهٖ وَلَمَّا کَانَتْ حَقِیْقَتُهٗ تُعْطِی الْفَرْدِیَّةَ الْاُوْلٰی بِمَا هُوَ

دلالت کرنے والی ہے اوپر ذات اپنی کے اور جبکہ حقیقت محمدی عطا کرتی ہے فردیت اول کو بسبب

مُثَلَّثُ النَّشْاَةِ لِذٰلِکَ قَالَ فِیْ بَابِ الْمَحَبَّةِ الَّتِیْ هِیَ اَصْلُ الْوُجُوْدِ

مثلث ہونے خلقت آپکے اسواسطے فرمایا آپنے بیچ باب محبت کے جو وہ اصل وجود عالم کی ہے

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ بِمَا فِیْهِ مِنَ التَّثْلِیْثِ ثُمَّ ذَکَرَ النِّسَاءَ

محبوب کی گئیں طرف میرے دنیا تمہاری سے تین چیزیں بسبب اس چیز کے کہ بیچ اسکے تثلیث ہے پھر ذکر کیا رسول

وَالطِّیْبَ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِهٖ فِی الصَّلٰوةِ فَابْتَدَاَ بِالنِّسَاءِ

اور خوشبو کا اور فرمایا کر کی گئی ٹھنڈک آنکھ آپکی بیچ نماز کے پس ابتدا کی آپنے ساتھ ذکر زنان کے

وَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ وَذٰلِکَ لِاَنَّ الْمَرْاَةَ جُزْءٌ مِّنَ الرَّجُلِ فِیْ اَصْلِ

اور مؤخر کیا آپنے نماز کو اور یہ اسواسطے ہے کہ تحقیق عورت ایک جزو ہے اجزا سے مرد کے بیچ اصل

ظُهُوْرِ عَیْنِهَا وَمَعْرِفَةُ الْاِنْسَانِ بِنَفْسِهٖ مُتَقَدِّمَةٌ عَلٰی مَعْرِفَتِهٖ

ظہور کے اور معرفت انسان کی نفس اپنے کو مقدم ہے اوپر معرفت اسکی کے

بِرَبِّهٖ فَاِنَّ مَعْرِفَتَهٗ بِرَبِّهٖ نَتِیْجَةٌ عَنْ مَعْرِفَتِهٖ بِنَفْسِهٖ لِذٰلِکَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ

رب اپنے کو اسلیے کہ تحقیق معرفت انسان کی رب کو ایک نتیجہ ہے معرفت اپنی کا نفس کی واسطے اسی فرمایا رسول علیہ السلام نے جس نے پہچانا

نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ بِمَنْعِ الْمَعْرِفَةِ بِنَفْسِهٖ فِیْ

نفس اپنے کو پس تحقیق پہچانا اس نے رب کو اور اگر چاہے تو کہہ ساتھ منع اور نفی معرفت نفس انسان کی ... حقیقت نفس ... کے بیچ

هذا الخبر والعجز عن الوصول فإنه سائغ فيه وإن شئت

قلت بثبوت المعرفة فالأول أن تعرف أن نفسك لا

تعرفها فلا تعرف ربك والثاني أن تعرفها فتعرف

ربك فكان محمد صلى الله عليه وسلم أوضح دليل على

ربه فإن كل جزء من العالم دليل على أصله الذي هو ربه

رب اپنے کے اسلئے کہ تحقیق ہر جزو اجزاء عالم سے دلیل ہے اوپر اصل اپنی کے کہ وہی اصل رب اسکا ہے

فافهم وإنما حبب إليه النساء فحن إليهن لأنه من باب حنين

الكل إلى جزئه فأبان بذلك عن الأمر في نفسه من جانب

الحق في قوله في هذه النشأة الإنسانية العنصرية (ونفخت

فيه من روحي) ثم وصف نفسه بشدة الشوق إلى لقائه

فقال للمشتاقين يا داود وإني لأشد شوقا إليهم يعني

للمشتاقين إليه وهو لقاء خاص فإنه قال في حديث

الدجال إن أحدكم لن يرى ربه حتى يموت فلا بد من

دجال کے بیشک تحقیق کوئی ایک تمہارا ہرگز نہ دیکھیگا رب اپنے کو یہانتک کہ مرے وہ پس ضرور ہے

الشوق لمن هذه صفته فشوق الحق لهؤلاء المقربين مع

مشتاق ہونے سے اس شخص کو کہ حال صفت اسکی یہ ہے پس شوق حق تعالی کا ثابت ہے واسطے انہیں مقربوں مشتاقوں کے باوجود

كونه يراهم فيحب أن يروه ويأبى المقام ذلك فأشبه قوله

اسکے کہ حق تعالی دیکھتا ہے انکو پس دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھیں وہ اسکو اور مانع ہوتا ہے مقام دنیاوی پس مشابہ ہے

(حتى نعلم) مع كونه عالما فهو يشتاق لهذه الصفة

(حتی نعلم) سے باوجود ہونے حق تعالی کے عالم پس حق تعالی مشتاق ہوتا ہے واسطے اسی صفت

الخاصة التي لا وجود لها إلا عند الموت فيبل بها شوقهم

خاص کے کہ نہیں ہے وجود اسی صفت خاص کا مگر وقت موت کے پس تسکین پاتا ہے ساتھ اسی صفت کے شوق مشتاقوں کا

إليه كما قال تعالى في حديث التردد وهو من هذا الباب

طرف اللہ تعالی کی جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے بیچ حدیث تردد کے اور وہ حدیث بھی اسی باب سے ہے

(ما ترددت في شيء أنا فاعله ترددي في قبض عبدي المؤمن

(نہ تردد کیا میں نے بیچ کسی چیز کے کہ میں فاعل اسکا ہوں مثل تردد اپنے کے بیچ قبض کرنے جان بندہ مومن اپنے کے

يكره الموت وأنا أكره مساءته ولا بد له من لقائي) فبشره

کہ کروہ جانتا ہے وہ موت کو اور میں کروہ جانتا ہوں ناخوشی اسکی کو اور ضرور ہے اسکو ملاقات میری سے پس بشارت دی اسکو

بلقائه وما قال له ولا بد له من الموت لئلا يغمه بذكر

ساتھ لقا اپنے کے اور نہ کہا حق تعالی نے اسکو کہ ضرور ہے بندہ مومن کو موت تاکہ نہ غمگین کرے اسکو ذکر

الموت ولما كان لا يلقى الحق إلا بعد الموت كما قال عليه

موت کا اور جب حاصل یہ ہے کہ نہیں ملاقات کرتا ہے بندہ مومن حق تعالی کی مگر بعد موت کے جیسے کہ فرمایا رسول علیہ

السلام إن أحدكم لن يرى ربه حتى يموت لذلك

السلام نے کہ تحقیق کوئی ایک تمہارا نہ دیکھیگا رب اپنے کو یہانتک کہ مرے وہ اسی واسطے

قَالَ تَعَالٰى وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْ لِقَائِیْ فَاشْتِیَاقُ الْحَقِّ لِوُجُوْدِ

فرمایا حق تعالیٰ نے کہ ضرور ہے واسطے بندہ مومن کے ملاقات میری پس اشتیاق حق تعالیٰ کا واسطے وجود

هٰذِهِ النِّسْبَةِ شعر

اس نسبت خاص انسانی کے ہے شعر

یَحِنُّ الْحَبِیْبُ اِلٰی رُؤْیَتِیْ	وَاِنِّیْ اِلَیْهِ اَشَدُّ حَنِیْنًا
مشتاق ہوتا ہے دوست طرف دیکھنے میرے کے	اور تحقیق میں طرف اسکے زیادہ تر مشتاق ہوں
وَتَهْفُو النُّفُوْسُ وَیَاْبَی الْقَضَا	فَاَشْكُو الْاَنِیْنَ وَیَشْكُو الْاَنِیْنَا
اور دوست رکھتے ہیں نفوس میری ملاقات کو اور منع کرتی ہو قضا	پس شکایت کرتا ہوں میں ساتھ نالہ و زاری کے اور اسکے شکایت کرتا ہے دوست ساتھ نالہ و زاری کے

فَلَمَّا اَبَانَ اَنَّهٗ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُوْحِهٖ فَمَا اشْتَاقَ اِلَّا لِنَفْسِهٖ

پس جب ظاہر کیا حق تعالیٰ نے اور بیان کیا کہ اس نے تحقیق پھونکی بیچ بندہ اپنے کے روح اپنی پس نہ مشتاق ہوا حق تعالیٰ مگر واسطے نفس اور روح اپنی کے

اَلَا تَرَاهُ كَیْفَ خَلَقَهٗ عَلٰی صُوْرَتِهٖ لِاَنَّهٗ مِنْ رُوْحِهٖ

کیا نہیں دیکھتا ہے تو بندہ کو کہ کیونکر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسکو اوپر صورت اپنی کے واسطے کہ تحقیق بندہ روح حق تعالیٰ کی ہے

وَلَمَّا كَانَتْ نَشْاَتُهٗ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْكَانِ الْاَرْبَعَةِ الْمُسَمَّاةِ

اور جب ہوئی پیدائش انسان کی ان چاروں ارکان عنصری سے کہ جسکا نام

فِیْ جَسَدِهٖ اَخْلَاطًا حَدَثَ عَنْ نَفْخِهٖ اشْتِعَالٌ بِمَا فِیْ جَسَدِهٖ

بیچ جسد انسان کے اخلاط رکھا گیا ہے حادث ہوا پھونکنے سے حق تعالیٰ کے روح کو شعلہ ایک بسبب اس چیز کے کہ بیچ جسد انسان کے ہے

مِنَ الرُّطُوْبَةِ فَكَانَ رُوْحُ الْاِنْسَانِ نَارًا لِاَجْلِ نَشْاَتِهٖ وَلِهٰذَا

رطوبت غریزی سے پس ہوئی روح انسان کی آتش بسبب پیدائش عنصری انسان کے اور واسطے اسی کے

مَا كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی اِلَّا فِیْ صُوْرَةِ النَّارِ وَجَعَلَ حَاجَتَهٗ فِیْهَا

نہ کلام کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے مگر بیچ صورت آتش کے اور گردانا حق تعالیٰ نے حاجت اور مطلوب موسیٰ کا بیچ آگ کے

فَلَوْ كَانَتْ نَشْاَتُهٗ طَبِیْعِیَّةً لَكَانَ رُوْحُهٗ نُوْرًا وَكَنّٰی عَنْهُ

پس اگر ہوتی پیدائش انسان کی طبیعی نوری غیر عنصری البتہ ہوتی روح انسان کی نور اور کنایہ کیا حق تعالیٰ نے وجود اور ظہور روح کا

بِالنَّفْخِ یُشِیْرُ اِلٰی اَنَّهٗ مِنْ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ فَاِنَّهٗ بِهٰذَا النَّفَسِ

ساتھ نفخ روح اپنی کے جس حال میں اشارہ کرتا ہے حق تعالیٰ طرف اس بات کے کہ تحقیق وہ صورت شعلہ کا نفس رحمانی سے ہے جو ہے اسکے سبب اس نفس

٣١٣

الذي هو النفخة فظهر عينه وباستعداد المنفوخ

کہ وہ ایک نفخ مرطوبی ہے ظاہر ہوئی عین روح انسانی خارج میں اور بسبب استعداد اور رطوبت جاز منفوخ

فيه كان الاشتعال نارا لا نورا فبطن نفس الحق فيما

فیہ یعنی جسد کے حاصل ہوا شعلہ بیچ صورت آتش کے نہ صورت نور میں پس پوشیدہ ہوئی روح حقتعالی کی بیچ اس چیز کے کہ

كان به الإنسان إنسانا ثم اشتق له منه شخصا على

ہے بسبب اسکے انسان کی انسانیت پھر نکالا حق تعالی نے واسطے آدم کے اُسی آدم سے ایک جسم اوپر

صورته سماه امرأة فظهرت بصورته فحن إليها

صورت آدم کے کہ نام رکھا اُسکا عورت پس ظاہر ہوئی وہ عورت موافق صورت آدم کے پس میلان کیا آدم نے طرف اُس عورت کے

حنين الشيء إلى نفسه وحنت إليه حنين الشيء

مثل میلان کسی شئے کے طرف ذات اپنی کے اور میلان کیا اُس عورت نے طرف آدم کے مثل میلان کسی شئے کے

إلى وطنه فحببت إليه النساء فإن الله تعالى أحب من خلقه

طرف وطن اپنے کے پس محبوب گردانا اللہ تعالی نے طرف انسان کامل کے نساء کو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکھا انسان کامل کو کہ پیدا کیا

على صورته وأسجد له ملائكته النوريين على عظم

اوپر صورت اپنی کے اور سجدہ کرایا واسطے انسان کامل کے اللہ تعالی نے فرشتوں نوری اپنے سے باوجود بزرگ

قدرهم ومنزلتهم وعلو نشأتهم الطبيعية فمن هناك

قدر اور منزلت اور علو نشأت طبعی نوری اُنکی کی پس اسی جگہ سے

وقعت المناسبة والصورة أعظم مناسبة وأجلها و

واقع ہوئی مناسبت درمیان حق تعالی اور انسان کامل کے اور حال یہ کہ صورت حق تعالی کی اور انسان کامل کا بزرگتر اور جلیل اور کاملتر ہے

أكملها فإنها زوجت أي شفعت وجود الحق كما كانت

اسلئے کہ تحقیق صورت انسان کامل نے جوڑا بنایا ہے یعنی جوڑا بنایا ہے اس صورت نے ساتھ وجود اپنے کے وجود حقتعالی کو جیسا

المرأة شفعت بوجودها الرجل فصيرته زوجا فظهرت

عورت نے جوڑا بنایا ہے ساتھ وجود اپنے کے وجود مرد کو پس گردانا اسنے مرد کو جوڑا پس ظاہر ہوئے

الثلاثة حق ورجل وامرأة فحن الرجل إلى ربه الذي هو أصله

تین وجود ایک وجود حق تعالی کا اور دوسرا وجود مرد کا اور تیسرا وجود عورت کا پس مائل اور مشتاق ہوا مرد طرف رب اپنے کے کہ وہ اصل اور وطن اپنا ہے

حَنِيْنَ الْمَرْأَةِ إِلَيْهِ فَحُبِّبَ إِلَيْهِ رَبُّهُ النِّسَاءَ كَمَا أَحَبَّ

مثل مشتاق ہونے عورت کے طرف مرد کے پس محبوب کیا طرف اس کے رب نے نسا کو جیسا کہ دوست رکھا

اللّٰهُ مَنْ هُوَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ فَمَا وَقَعَ الْحُبُّ إِلَّا لِمَنْ تَكَوَّنَ

اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو یعنی انسان کامل کو کہ وہ اوپر صورت اپنی کے ہے پس نہیں واقع ہوئی محبت مگر واسطے اس کے کہ پیدا ہوا

عَنْهُ وَقَدْ كَانَ حُبُّهٗ لِمَنْ تَكَوَّنَ مِنْهُ وَهُوَ الْحَقُّ فَلِهٰذَا

وہ صورت مرد سے کہ وہ عورت ہے اور تحقیق تھی محبت اس کی واسطے اس کے کہ پیدا ہوا مرد اس سے اور وہ ذات حق تعالیٰ ہے پس واسطے اسی کے

قَالَ حُبِّبَ إِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ أَحْبَبْتُ مِنْ نَفْسِهٖ لِتَعَلُّقِ حُبِّهٖ

کہا انسان کامل نے دوست رکھی گئی طرف میری اور نہ کہا اُسنے دوست رکھا میں نے ذات اپنی سے بسبب تعلق پکڑنے محبت انسان کامل کے

بِرَبِّهِ الَّذِيْ هُوَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ حَتّٰى فِيْ مَحَبَّتِهٖ لِامْرَأَتِهٖ فَإِنَّهٗ

ساتھ رب اپنے کے کہ وہ انسان اوپر صورت اسی رب کے ہے یہاں تک کہ بیچ محبت کرنے کسی مرد کے واسطے عورت اپنی کے اسلئے کہ تحقیق مرد نے

أَحَبَّهَا بِحُبِّ اللّٰهِ إِيَّاهُ تَخَلُّقًا إِلٰهِيًّا وَلَمَّا أَحَبَّ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ

دوست رکھا عورت کو بسبب دوست رکھنے اللہ تعالیٰ کے اُسی مرد کو اور وہی اخلاق الٰہی ہے اور جبکہ دوست رکھا مرد نے عورت کو

طَلَبَ الْوُصْلَةَ أَيْ غَايَةَ الْوُصْلَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْمَحَبَّةِ

طلب کیا وصال اور پیوند کو یعنی نہایت وصال کو کہ ہوتا ہے وہ بیچ اس محبت کے

فَلَمْ يَكُنْ فِيْ صُوْرَةِ النَّشْأَةِ الْعُنْصُرِيَّةِ أَعْظَمُ وُصْلَةٍ

پس نہ ہوگا بیچ صورت پیدائش عنصری کے بزرگتر کوئی وصال

مِنَ النِّكَاحِ وَلِهٰذَا تَعُمُّ الشَّهْوَةُ أَجْزَاءَهٗ كُلَّهَا

جماع سے اور واسطے اسی کے عام اور شامل ہوتی ہے شہوت تمامی اجزا سے مرد کو

وَلِذٰلِكَ أُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ فَعَمَّتِ الطَّهَارَةُ كَمَا

اور اسی واسطے امر ہوا انسان ساتھ غسل کرنے کے جماع سے پس عام ہوئی طہارت جیسے کہ

عمّ الفناء فيها عند حصول الشهوة فإن الحق غيور

ہوئی فنا اور بیخودی بیچ اجزای جسم کے وقت حاصل ہونے شہوت کے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی بڑا غیرت والا ہے

على عبده أن يعتقد أنه يلتذّ بغيره فطهّره بالغسل

اوپر بندہ اپنے کے اس بات پر کہ اعتقاد کرے وہ بندہ یہ کہ لذت پاوے وہ ساتھ غیر حق تعالی کے پس پاک کیا حق تعالی نے اسکو ساتھ غسل

ليرجع بالنظر إليه فيمن فني فيه إذ لا يكون إلا ذلك

تاکہ رجوع کرے وہ بندہ ساتھ نظر کے بیچ طرف حق تعالی کی بیچ اسی شے کہ فانی ہوا تھا وہ بیچ اسکے نہیں حاصل ہوتا مگر یہی

فإذا شاهد الرجل الحق في المرأة كان شهوده في منفعل

پس جسوقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ صورت عورت کے ہوگا شہود مرد کا بیچ منفعل کے

وإذا شاهده في نفسه من حيث ظهور المرأة عنه

اور جسوقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ ذات اپنی کے باعتبار ظہور عورت کے اپنے سے

شاهده في فاعل وإذا شاهده من نفسه من غير

مشاہدہ کریگا مرد حق تعالی کو بیچ فاعل کے اور جسوقت مشاہدہ کرے مرد حق تعالی کو بیچ ذات اپنی کے بغیر

استحضار صورة ما تكوّن عنه كان شهوده في

حاضر کرنے اور خیال کرنے صورت عورت کے کہ پیدا ہوئی ہے وہ مرد سے ہوگا شہود مرد کا بیچ

منفعل عن الحق بلا واسطة فشهوده للحق في المرأة

مرد منفعل کے حق تعالی سے بغیر کسی واسطہ کے پس مشاہدہ مرد کا واسطے حق تعالے کے بیچ صورت عورت کے

أتمّ وأكمل لأنه يشاهد الحق من حيث هو فاعل و

تمام تر اور کامل تر ہے اسلیے کہ تحقیق مرد مشاہدہ کرتا ہے حق تعالی کو اس اعتبار سے کہ حق تعالی فاعل اور

منفعل ومن نفسه من حيث هو منفعل خاصة فلهذا

منفعل دونوں ہے صورت عورت میں اور مشاہدہ کرتا ہے مرد حق تعالی کو ذات اپنی میں اس اعتبار سے کہ وہ مرد منفعل ہے خاص پس اسیلیے

أحبّ صلى الله عليه وسلم النساء لكمال شهود الحق

دوست رکھا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے نسا کو بسبب کمال شہود حق تعالی کے

۳۱۷

فیهن إذ لا یشاهد الحق مجردًا عن المواد أبدًا فإن الله

بیچ نساء کے اسلیے کہ نہیں مشاہدہ کیا جاتا ہے حق تعالیٰ کسی حال میں کہ مجرد ہو مادوں سے کبھی اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ

بالذات غنی عن العالمین فإذا کان الأمر من هذا الوجه

ساتھ ذات اپنی کے بے پرواہ ہے عالموں سے پس جب وقت ہوا امر شہود حق تعالیٰ کا بسبب اس تجرد کے

ممتنعًا ولم تکن الشهادة إلا فی مادة فشهود الحق فی

ممتنع اور ممکن نہیں مشاہدہ کرنا کسیکا حق تعالیٰ کو مگر بیچ کسی ایک مادہ کے پس شہود حق تعالیٰ کا بیچ

النساء أعظم الشهود وأکمله وأعظم الوصلة

نساء کے بزرگتر اور کامل تر شہود کا ہے اور بزرگتر وصال کا بیچ نساء کے

النکاح وهو نظیر التوجه الإلهی علی من خلقه علی

جماع ہے اور جماع ایک نظیر ہے توجہ الٰہی کی اوپر اس شخص کے کہ پیدا کیا حق تعالیٰ نے اسکو اوپر

صورته لیخلفه فیری فیه صورته بل نفسه

صورت اپنی کے تاکہ خلیفہ کرے حق تعالیٰ اسکو اور دیکھے وہ بیچ اسی خلیفہ کے صورت اپنی بلکہ ذات اپنی

فسواه وعدله ونفخ فیه من روحه الذی هو نفسه

پس برابر اور درست کیا حق تعالیٰ نے جسد مرد کو اور دم پھونکی بیچ اسکے روح اپنی کہ وہ روح ذات حق تعالیٰ کی ہے

فظاهره خلق وباطنه حق ولهذا وصفه بالتدبیر

پس ظاہر صورت مرد کا خلق ہے اور باطن اسکا حق اور واسطے اسی کے صفت کی حق تعالیٰ نے باطن یعنی روح کی ساتھ تدبیر کے

لهذا الهیکل فإنه تعالی به یدبر الأمر من السماء

واسطے اسی صورت عنصری انسانی کے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ باطن یعنی روح کے تدبیر کرتا ہے امر وجود کا آسمان سے

وهو العلو إلی الأرض وهو أسفل السافلین لأنها

اور آسمان معنی میں بلندی کے ہے بہ نسبت زمین کے اور زمین اسفل السافلین ہے اسلیے کہ تحقیق زمین

أسفل الأرکان کلها وسماهن بالنساء وهو

اسفل تمامی ارکان کی ہے اور نام رکھا حق تعالیٰ نے عورتوں کا زبان عربی میں نساء اور وہ لفظ

جمع لا واحد له من لفظه ولذلك قال عليه السلام

صیغہ جمع کا ہے نہیں ہے مفرد واسطے اسکے لفظ سے اسکی اور واسطے اسی کے فرمایا رسول علیہ السلام نے

حُبِّبَ إليّ من دنياكم ثلاثٌ النساء ولم يقل المرأة

محبوب کی گئیں طرف میرے دنیا تمہاری سے تین چیزیں انمیں سے ایک نسا ہے اور نفرمایا آپنے امرأۃ

فراعى تأخرهن في الوجود عنه فإن النسأة هي التأخير

پس رعایت کی آپنے تاخیر عورتوں کی بیچ وجود خارجی کے موسے اسلیے کہ تحقیق نسا معنی بیں تاخیر کے ہے

قال الله تعالى (إنما النسيء زيادة في الكفر) والبيع

فرمایا اللہ تعالی نے۔(سواے اسکے نہیں ہے کہ تقدیم اور تاخیر کرلینا زیادتی ہے بیچ کفر کے) اور بیع

بنسيئة يقول بتأخير فلذلك ذكر النساء فما أحبهن

نسیہ کہتے ہیں عرب بسبب تاخیر کے پس اسیواسطے ذکر کیا رسول علیہ السلام نے لفظ نسا کو پس دوست رکھا

إلا بالمرتبة وأنهن محل الانفعال فهن له كالطبيعة

انسان کامل نے عورتوں کو مگر بنظر مرتبہ انکے کے اسلیے کہ تحقیق عورتیں محل قبول کرنے تاثر ہوکی ہیں پس عورتیں واسطے مرد کے مثل طبیعت کی ہیں

للحق التي فتح فيها صور العالم بالتوجه الإرادي

واسطے حق تعالے کے کہ مفتوح ہوئی ہیں بیچ اسی طبیعت کل کے صورتیں عالم کی ساتھ توجہ ارادی

والأمر الإلهي الذي هو نكاح في عالم الصور

اور امر الٰہی کے کہ وہ توجہ اور امر الٰہی نکاح اور اجتماع ہے بیچ عالم صورتوں

العنصرية وهمة في عالم الأرواح النورية وترتيب

عنصری کے اور ہمت اور قصد ہے بیچ عالم ارواح نورانی کے اور ترتیب دینا

مقدمات في المعاني للإنتاج وكل ذلك نكاح

مقدمات کا ہے بیچ معنوں کے واسطے ظہور نتیجہ کے اور ہرایک توجہ اور امر الٰہی نکاح

الفردية الأولى في كل وجه من هذه الوجوه فمن

فردیت اولی کا ہے بیچ ہر ایک وجہ کے ان وجوہ میں سے پس جسنے

أحب النساء على هذا الحد فهو حب إلهي ومن أحبهن

محبت رکھی عورتوں سے اوپر اس نمط بعینہ مذکورہ کے پس وہ محبت محبت الٰہی ہے اور جسنے محبت کی عورتوں

على جهة الشهوة الطبيعية خاصة نقصه علم

واسطے خواہش اور شہوت طبیعی کے خاصۃ فوت ہوا اس سے علم

هذه الشهوة فكان صورة بلا روح عنده

اس شہوت اور خواہش کا پس ہوئی وہ محبت ایک صورت بغیر روح کے نزدیک اسکے

وَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الصُّورَةُ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ ذَاتَ رُوحٍ

اور اگرچہ ہووے وہ صورت حقیقت میں صاحب روح

وَلٰكِنَّهَا غَيْرُ مَشْهُودَةٍ لِمَنْ جَاءَ لِامْرَأَتِهِ أَوْ لِأُنْثَى

ولیکن وہ صورت ساتھ روح کے مشہود نہیں ہے اُس شخص کو کہ آوے وہ نزدیک بیوی اپنی کے یا نزدیک کسی عورت کے

حَيْثُ كَانَ مُجَرَّدَ الِالْتِذَاذِ وَلٰكِنْ لَا يَدْرِي لِمَنْ فَجَهِلَ

جہاں کہیں ہووے صورت شہوت کی واسطے محض لذت پانے کے ولیکن نہیں جانتا وہ کہ واسطے کس کے ہے یہ لذت اور شہوت پس

مِنْ نَفْسِهِ مَا يَجْهَلُ الْغَيْرُ مِنْهُ مَا لَمْ يُسَمِّهِ هُوَ بِلِسَانِهِ

اپنے نفس سے اس حال کو کہ نہیں جانتا ہے غیر اسکا اس حال کو اُس سے جب تک کہ نہ آگاہ کرے غیر کو وہ زبان اپنی سے

حَتَّى يَعْلَمَ كَمَا قَالَ بَعْضُهُمْ **شعر**

تاکہ جانے وہ غیر جیسا کہ کہا بعض شاعروں نے عارفوں میں سے

شعر

صَحَّ عِنْدَ النَّاسِ أَنِّي عَاشِقٌ — غَيْرَ أَنْ لَمْ يَعْرِفُوا عِشْقِي لِمَنْ

سچ ہے اور ثابت ہے نزدیک لوگوں کے کہ تحقیق میں عاشق ہوں — مگر یہ نہیں سمجھے ہیں وہ لوگ کہ عشق میرا واسطے کس کے ہے

كَذٰلِكَ هٰذَا أَحَبَّ الِالْتِذَاذَ فَأَحَبَّ الْمَحَلَّ الَّذِي يَكُونُ

ایسا ہی حال اس مرد جاہل کا ہے کہ دوست رکھا اُسنے التذاذ کو پس دوست رکھا اُسنے اس محل کو کہ حاصل ہوتا ہے التذاذ

فِيهِ وَهُوَ الْمَرْأَةُ وَلٰكِنْ غَابَ عَنْهُ رُوحُ الْمَسْأَلَةِ فَلَوْ عَلِمَهَا لَعَلِمَ

بیچ اسی محل کے اور وہ محل عورت ہے ولیکن فوت ہوئی اُس سے روح اور خلاصہ مسئلہ کا پس اگر جانتا وہ اس مسئلہ کو البتہ جانتا

بِمَنِ الْتَذَّ وَمَنِ الْتَذَّ وَكَانَ كَامِلًا وَكَمَا نَزَلَتِ الْمَرْأَةُ عَنْ

کہ ساتھ کس کے لذت پائی اُسنے اور کسنے لذت پائی اور ہوتا وہ کامل اور جیسا کہ اوتر آئی عورت

دَرَجَةِ الرَّجُلِ بِقَوْلِهِ (وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ) نَزَلَ الْمَخْلُوقُ

مرتبے سے مرد کے بدلیل قول اللہ تعالی کے اور واسطے مردوں کے اوپر عورتوں کے ہے ایک مرتبہ اوتر آئی مخلوق انسانی

عَلَى الصُّورَةِ عَنْ دَرَجَةِ مَنْ أَنْشَأَهُ عَلَى صُورَتِهِ مَعَ كَوْنِهِ

ساتھ صورت نوعیہ انسانیہ کے مرتبہ سے حق تعالی کے کہ پیدا کیا اُسنے اس مخلوق انسانی کو اوپر صورت اپنی کے باوجود ہونے اس مخلوق کے

عَلَى صُورَتِهِ فَتِلْكَ الدَّرَجَةُ الَّتِي تَمَيَّزَ بِهَا عَنْهُ

اوپر صورت خالق کے پس وہ مرتبہ کہ متمیز ہوا حق تعالی بسبب اُسی مرتبے کے مخلوق سے ایک مرتبہ ہے

بِهَا كَانَ غَنِيًّا عَنِ الْعَالَمِيْنَ وَفَاعِلًا أَوَّلًا فَإِنَّ الصُّوْرَةَ

کہ بسبب اُسی مرتبے کے ہوا حق تعالیٰ غنی عالموں سے اور فاعل اول اسلیے کہ تحقیق صورت مخلوقی

فَاعِلٌ ثَانٍ فَمَا لَهُ الْأَوَّلِيَّةُ الَّتِيْ لِلْحَقِّ فَتَمَيَّزَتِ

فاعل ثانی ہے پس نہیں ہے واسطے فاعل ثانی کے وہ اولیت جو واسطے حق تعالیٰ کے ہے پس متمیز ہوئے

الْأَعْيَانُ بِالْمَرَاتِبِ فَأَعْطَى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ

اعیان ثابتہ ساتھ مرتبوں کے پس عطا کیا ہر حقدار کو حق اُسکا

كُلُّ عَارِفٍ فَلِهٰذَا كَانَ حُبُّ النِّسَاءِ لِمُحَمَّدٍ

ہر عارف نے پس واسطے اسی کے تھی محبت نسا کی واسطے محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَحَبُّبٍ إِلٰهِيٍّ وَأَنَّ اللّٰهَ

صلے اللہ علیہ وسلم کے محبت الٰہی سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے

أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَهُوَ عَيْنُ حَقِّهِ فَمَا

عطا کی ہر شے کو استعداد اُسکی اور استعداد ہر عین کی حق اُسکا ہے پس نہ

أَعْطَاهُ إِلَّا بِالْاِسْتِحْقَاقِ الَّذِيْ اسْتَحَقَّهُ

عطا کیا حق تعالیٰ نے کسی شے کو کچھ مگر بسبب حقدار ہونے اُس شے کے اُس حق کا کہ مستحق ہوا حقدار اُس حق کا

بِمُسَمَّاهُ أَيْ بِذَاتِ ذٰلِكَ الْمُسْتَحِقِّ وَإِنَّمَا قَدَّمَ

ساتھ مسمّے اُس حقدار کے یعنی ساتھ ذات اُس حقدار کے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ مقدم

النِّسَاءَ لِأَنَّهُنَّ مَحَلُّ الْاِنْفِعَالِ كَمَا تَقَدَّمَتِ

نسا کو اسلیے کہ تحقیق نسا محل قبول کرنے تاثیر کی ہیں جیسے کہ مقدم ہوئی

الطَّبِيْعَةُ عَلٰى مَنْ وُجِدَ مِنْهَا بِالصُّوْرَةِ

طبیعت کلیہ اوپر اُس شخص کے کہ موجود ہوا وہ اُسی طبیعت کلیہ سے ساتھ صورت مخصوص کے

٣٢١

وَلَيْسَتِ الطَّبِيْعَةُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ اِلَّا النَّفَسُ الرَّحْمَانِيُّ

اور نہیں ہے طبیعت کلیہ حقیقت میں کوئی شے مگر نفس رحمانی

فَاِنَّهٗ فِيْهِ اُنْفِخَتْ صُوَرُ الْعَالَمِ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ لِسَرَيَانِ

اسلیے کہ تحقیق بیچ نفس رحمانی کی پھونکی گئیں صورتیں عالم اجسام کے اعلا اور اسفل کیلئے بواسطہ سرایت

النَّفْخَةِ فِي الْجَوْهَرِ الْهَيُوْلَانِيِّ فِيْ عَالَمِ الْاَجْرَامِ خَاصَّةً

نفخ رحمانی کے بیچ جوہر ہیولانی کے عالم اجسام میں خاصۃ

وَاَمَّا سَرَيَانُهَا لِوُجُوْدِ الْاَرْوَاحِ النُّوْرِيَّةِ وَالْاَعْرَاضِ

ولیکن سرایت نفخ کی بیچ وجود ارواح نوری اور اعراض کے

فَذٰلِكَ سَرَيَانٌ اٰخَرُ ثُمَّ اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَلَّبَ

پس یہ سرایت دوسری ہے پھر تحقیق رسول علیہ السلام نے غالب کیا

فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ التَّانِيْثَ عَلَى التَّذْكِيْرِ لِاَنَّهٗ قَصَدَ

بیچ اس حدیث کے تانیث کو اوپر تذکیر کے اسلیے کہ تحقیق رسول علیہ السلام نے قصد کیا

التَّهَمُّمَ بِالنِّسَاءِ فَقَالَ ثَلٰثٌ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثَةٌ بِالْهَاءِ

اہتمام کا ساتھ نسا کے پس فرمایا آپنے لفظ ثلث کو بغیر تانیث کے اور نفرمایا آپنے لفظ ثلاثۃ کو ساتھ حرف ہ کے

الَّذِيْ هُوَ لِعَدَدِ الذُّكْرَانِ اِذْ فِيْهَا ذِكْرُ الطِّيْبِ

کہ وہ موضوع ہے واسطے عدد مذکر کے باوجود واسطے عبارت حدیث کے لفظ طیب کا ہے

وَهُوَ مُذَكَّرٌ وَعَادَةُ الْعَرَبِ اَنْ يُّغَلِّبَ التَّذْكِيْرَ عَلَى

اور لفظ طیب مذکر ہے اور عادت عرب کی یہ ہے کہ غالب کرتے ہیں تذکیر کو اوپر

التَّانِيْثِ فَتَقُوْلُ الْفَوَاطِمُ وَزَيْدٌ خَرَجُوْا وَلَا تَقُوْلُ

تانیث کے پس کہتے ہیں عرب بہت عورتیں اور زید نکلے اور نہیں کہتے ہیں عرب

خَرَجْنَ فَغَلَّبُوا التَّذْكِيْرَ وَاِنْ كَانَ وَاحِدًا

بہت عورتیں اور زید نکلیں پس غالب کیا عرب نے تذکیر کو اگرچہ ہے مذکر واحد

اور ایسا ہی حال تغلیب تانیث کا ہے اوپر تذکیر کے اور اگر تغلیب فرماتے حق تعالیٰ آپکو البتہ جاری ہوتا کلام آپکا موافق عادت عرب کے تغلیب کرتا تذکیر کا ہے اوپر تانیث کے

عَلَى التَّانِيْثِ وَاِنْ كُنَّ جَمَاعَةً وَهُوَ عَرَبِيٌّ فَرَاعٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اوپر تانیث کے اگرچہ ہے مؤنث جماعت اور رسول علیہ السلام عربی ہیں پس رعایت کی رسول صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ الْمَعْنَى الَّذِيْ قَصَدَ بِهٖ فِي التَّحَبُّبِ اِلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ

وسلم نے بیچ تغلیب تانیث کے تذکیر پر ایک معنی خاص کی لیے شاید وہ حق کے کہ قصد اور اہتمام کیا آپ نے اس کا بیچ محبوب ہونے کی طرف اُس کی

يُؤْثِرُ حُبَّهٗ فَعَلَّمَهُ اللّٰهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ (وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ

اختیار کیا تھا آپ نے محبت اُس کی کو اپنی طرف سے پس تعلیم کی رسول علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وہ چیز کہ نہیں جانتے تھے آپ اُس کو (اور تھا فضل اللہ کا

عَلَيْهِ عَظِيْمًا) فَغَلَّبَ التَّانِيْثَ عَلَى التَّذْكِيْرِ بِقَوْلِهٖ ثَلٰثٌ

اوپر آپ کے بہت بڑا) پس غالب کیا آپ نے تانیث کو اوپر تذکیر کے ساتھ قول اپنے کے کہ لفظ ثلث ہے

بِغَيْرِ هَاءٍ فَمَا اَعْلَمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقَائِقِ وَمَا

بغیر حرف ہا کے پس کیا دانا ہیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم علم معارف اور حقایق کے اور کیا

اَشَدَّ رِعَايَتَهٗ لِلْحُقُوْقِ ثُمَّ اِنَّهٗ جَعَلَ الْخَاتِمَةَ نَظِيْرَةً

بڑی زبردست رعایت ہے آپ کی واسطے حقوق کے پھر تحقیق رسول علیہ السلام کر دانا خاتمہ ان تینوں امور کا مانند

الْاُوْلٰى فِي التَّانِيْثِ وَاَدْرَجَ بَيْنَهُمَا الْمُذَكَّرَ فَبَدَاَ بِالنِّسَاۗءِ

اول ان تینوں امور کے بیچ حق تانیث کے اور داخل کیا آپ نے درمیان اُن دونوں کے مذکر کو پس ابتدا کی آپ نے ساتھ نسا کے

وَخَتَمَ بِالصَّلٰوةِ وَكِلْتَاهُمَا تَانِيْثٌ وَالطِّيْبُ بَيْنَهُمَا كَهُوَ

اور ختم کیا آپ نے ساتھ صلوٰۃ کے اور یہ دونوں اسم تانیث کے ہیں اور لفظ طیب درمیان اُن دونوں تانیث کے مثل رسول علیہ السلام کے ہے

فِيْ وُجُوْدِهٖ فَاِنَّ الرَّجُلَ مُدْرَجٌ بَيْنَ ذَاتٍ ظَهَرَ عَنْهَا وَبَيْنَ

بیچ وجود اپنے کے اسلیے کہ تحقیق مرد یعنی آدم داخل ہے درمیان اُس ذات کے کہ ظاہر ہوا ہے وہ مرد اُسی ذات سے اور درمیان

امْرَاَةٍ ظَهَرَتْ عَنْهُ فَهُوَ بَيْنَ مُؤَنَّثَيْنِ تَانِيْثُ ذَاتٍ وَتَانِيْثٌ

اُس عورت کے کہ ظاہر ہوئی ہے وہ اُسی مرد سے پس مذکر درمیان دو مؤنث کے ہے ایک تانیث غیر حقیقی اور دوسری تانیث

حَقِيْقِيٌّ وَكَذٰلِكَ النِّسَاۗءُ تَانِيْثٌ حَقِيْقِيٌّ وَالصَّلٰوةُ تَانِيْثٌ

حقیقی اور ایسا ہی نسا تانیث حقیقی ہے اور صلوٰۃ تانیث

غَيْرُ حَقِيْقِيٍّ وَالطِّيْبُ مُذَكَّرٌ بَيْنَهُمَا كَاٰدَمَ بَيْنَ الذَّاتِ

غیر حقیقی ہے اور طیب مذکر ہے درمیان اُن دونوں کے جیسا کہ آدم علیہ السلام درمیان ذات پاک حق تعالیٰ کے

الموجود هو عنها وبين حواء الموجودة عنه فإن

کہ موجود ہوئی آدم اسی ذات سے اور درمیان حوا علیہا السلام کہ موجود ہوئی حوا آدم علیہ السلام سے اور اگر

شئت قلت الصفة فمؤنثة أيضا وإن شئت

چاہے کہ تو لفظ صفت کو بجائے لفظ ذات کے پھر بھی لفظ صفت مونث ہو اور اگر چاہے

قلت القدرة فمؤنثة أيضا فكن على أي

کہ تو بجائے لفظ ذات اور صفت کو لفظ قدرت کو پھر بھی لفظ قدرت مونث ہو پس ثابت رہ او پر جس

مذهب شئت فإنك لا تجد إلا التأنيث يتقدم

مذہب کے چاہے تو اسلئے کہ تحقیق تو نہ پاویگا مگر مونث غیر حقیقی کو کہ مقدم ہے وہ اوپر وجود آدم کے

حتى عند أصحاب العلة الذين جعلوا الحق علة

یہانتک کہ نزدیک اصحاب علت کے کہ گردانتے ہیں وہ لوگ حق تعالےٰ کے کو علت

في وجود العالم والعلة مؤنثة وأما حكمة الطيب

بیچ وجود عالم کے اور علت مونث غیر حقیقی ہے و لیکن حکمت محبت رسول علیہ السلام کی خوشبو کو

وجعله بعد النساء فلما في النساء من روائح

اور حکمت گردانا آپکا خوشبو کو بعد نسا کے پس بیچ کہ بیچ نسا کے بو سے

التكوين فإنه أطيب الطيب عناق الحبيب

ایجاد مرد کی ہوا سلئے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ زیادہ تر خوشبو نزدیک حبیب کے معانقہ محبوب کا ہے

كذا قالوا في المثل السائر ولما خلق عبدا بالأصالة

ایسا ہی کہا ہے بزرگوں نے بیچ مثل مشہور کے اور جبکہ پیدا کیے گئے رسول علیہ السلام بندہ منفصل ساتھ سائر ذاتہ

لم يرفع رأسه قط إلى السيادة بل لم يزل ساجدا

نہ اٹھایا آپنے سر اپنا ہرگز طرف سرداری کے بلکہ ہمیشہ تھے آپ ساجد

واقفا مع كونه منفعلا حتى كون الله عنه ما كون

اور قائم مقام عبودیت میں باوجود ہونے کے منفعل متأثر یہانتک کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپسے جو کچھ کہ پیدا کیا

٣٢٣

فَأَعْطَاهُ رُتْبَةَ الْفَاعِلِيَّةِ فِي عَالَمِ الْأَنْفَاسِ الَّتِي هِيَ

پس عطا کیا حق تعالے نے رسول علیہ السلام کو رتبہ فاعلیت درصورتیکہ بیچ عالم انفاس کے وہ ارواح

الْأَعْرَافُ الطَّيِّبَةُ تَحَبُّبَ إِلَيْهِ الطِّيبُ فَلِذَلِكَ جَعَلَهُ

روائح طیبہ موجود ہے ہیں پس محبوب کی گئی طرف آنحضرت علیہ السلام کے خوشبو اور واسطے اسی کے کردانا سوا علیہ السلام نے طیب کو

بَعْدَ النِّسَاءِ فَرَاعَى الدَّرَجَاتِ الَّتِي لِلْحَقِّ فِي قَوْلِهِ (رَفِيعُ

بعد نساء کے پس رعایت کی رسول علیہ السلام نے حدیث شریف میں درجوں کی حق تعالی کے کہ مذکور ہیں بیچ قول حق تعالی کے رفیع

الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ) لِاسْتِوَائِهِ عَلَيْهِ بِاسْمِهِ الرَّحْمَنِ

درجوں والا صاحب عرش) بسبب مستوی اور ظاہر ہونے حق تعالی کے اوپر عرش کے ساتھ اسم رحمن کے

فَلَا يَبْقَى فِيمَنْ حَوَا عَلَيْهِ الْعَرْشُ مَنْ لَا تُصِيبُهُ الرَّحْمَةُ

پس نہ باقی رہی کوئی شے ان اشیا میں سے کہ محیط اور شامل ہے انکو عرش رحمانی کہ نہ پہنچے اسکو رحمت الہی یعنی وجود

الْإِلَهِيَّةُ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى (وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ)

الہی اور وہی معنی قول حق تعالی کے ہیں (اور رحمت میری نے سمایا ہے ہر چیز کو)

وَالْعَرْشُ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ وَالْمُسْتَوِي الرَّحْمَنُ فَبِحَقِيقَتِهِ

اور عرش رحمانی نے سمایا ہر چیز کو اور مستوی اور ظاہر ہے اسم رحمن ہے پس ساتھ حقیقت اسم رحمن کے

يَكُونُ سَرَيَانُ الرَّحْمَةِ فِي الْعَالَمِ كَمَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ

ہوتی ہے سرایت رحمت کی بیچ عالم کے جیسا کہ تحقیق بیان کیا ہمنے اس معنی کو بیچ اکثر جگہ کے

مِنْ هَذَا الْكِتَابِ وَمِنَ الْفَتْحِ الْمَكِّيِّ وَقَدْ جَعَلَ

اس کتاب میں اور کتاب فتوحات کی میں اور تحقیق بیان کیا

الطِّيبَ الْحَقُّ تَعَالَى فِي هَذَا الْالْتِحَامِ النِّكَاحِيِّ فِي بَرَاءَةِ

طیب کو حق تعالے نے بیچ اس ارتباط نکاحی کے بیچ براءت

عائشة فقال تعالى (الخبيثات للخبيثين والخبيثون للخبيثات

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے (ناپاک عورتیں واسطے ناپاک مردوں کے ہیں اور ناپاک مرد واسطے ناپاک عورتوں کے

والطيبات للطيبين والطيبون للطيبات أولئك مبرؤن

اور پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں یہ لوگ بری ہیں

مما يقولون) فجعل روائحهم طيبة لان القول نفس وهو

اُس چیز سے کہ کہتے ہیں لوگ) پس گردانا حق تعالیٰ نے روائح اقوال انکو پاک اور صادق اسلیے کہ تحقیق قول ایک نفس یعنی سانس ہے اور وہ سانس

عين الرائحة فيخرج بالطيب وبالخبيث على حسب ما

عین بو ہے پس نکلتی ہے وہ سانس ساتھ صفت پاکی اور ساتھ صفت ناپاکی کے موافق اس صفت کے کہ

يظهر به في صورة النطق فمن حيث هو الهي بالاصالة

ظاہر ہوتی ہے ساتھ اسکے ایک آدمی اور ناپاک آدمی ہو ساتھ اسی صفت کے بیچ صورت نطق کے پس باعتبار اسکے کہ وہ سانس نفس الٰہی ہے اصل میں

كله طيب فهو طيب ومن حيث ما يحمد ويذم فهو

تمام وہ پاک و خوشبو ہے پس ہر سانس پاک ہے اور باعتبار اسکے کہ وہ سانس محمود شرعی ہوتی ہے اور مذموم شرعی پس وہ سانس

طيب وخبيث فقال في خبث الثوم هي شجرة أكره ريحها

پاک ہے اور ناپاک پس فرمایا رسول علیہ السلام نے بیچ ناپسندیدہ بو لہسن کے کہ وہ ایک درخت ہے کہ ناپسند کرتا ہوں میں بو اسکی کو

ولم يقل أكرهها فالعين لا تكره وانما يكره ما يظهر

اور نہ فرمایا ہے کہ ناپسند کرتا ہوں میں اس درخت کو اسلیے کہ ذات کسی شے کی نہیں ناپسند کی جاتی ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ ناپسند کی جاتی ہے وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہے

منها والكراهة لذلك اما عرفا او بعدم ملائم

اُسی ذات سے اور کراہت واسطے اُس چیز کے کہ ظاہر ہوتی ہے ذات کسی شے سے یا باتفاق عرف عام کے ہے یا بسبب عدم مناسبت

طبع او غرض او شرع او نقص عن كمال مطلوب وما

طبیعت کے یا بسبب کسی غرض کے یا بسبب شرع کے یا بسبب نقصان کے کمال مطلوب سے اور نہیں ہے

ثمه غير ما ذكرناه ولما انقسم الامر الى خبيث وطيب

بیچ عالم کے کوئی کراہت سوا اس چیز کے کہ ذکر کیا ہمنے اسکا اور جبکہ منقسم ہوئی ہر چیز طرف شے ناپاک اور شے پاک کے

كما قررناه حبب اليه الطيب دون الخبيث ووصف

جیسا کہ مقرر کیا ہمنے اسکو محبوب کی گئی طرف رسول علیہ السلام کے پاک چیز نا کہ ناپاک چیز اور صفت کی رسول علیہ السلام

غیرہ سے احتراز کرتے ہیں جو موجب روائح خبیثہ ہیں ۱۲ منہ

الملٰئكة بأنها تتأذّى بالروائح الخبيثة لما في

فرشتوں کی اصطلاح پر کہ وہ ایذا پاتے ہیں بوسے بد سے بسبب اُس چیز کے کہ بیچ

هذه النشأة العنصرية من التعفين فإنه مخلوق

پیدائش عنصری کے ہے عفونت یعنی بد بو سے اسلئے کہ تحقیق انسان پیدا کیا گیا ہے

من صلصال من حمأ مسنون) أي متغيّر الريح

(مٹی خشک بجنے والی سے کہ بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے) یعنی تغیر ہونے والی بدبو سے

فتكرهه الملٰئكة بالذات كما أن مزاج الجعل يتضرّر

پس کراہت کرتے ہیں اُس سے فرشتے اپنی ذات سے جیسے کہ تحقیق مزاج کرم سرگین کا ضرر پاتا ہے

برائحة الورد وهي من الروائح الطيبة فليس الورد

بوسے پھول گلاب کی باوجودیکہ بو پھول گلاب کی خوشبو سے ہے پس نہیں ہے گلاب کا پھول

عند الجعل بريح طيبة ومن كان على مثل هذا المزاج

نزدیک کرم سرگین کے خوشبودار اور جو شخص کہ ہووے وہ اوپر مثل اس مزاج کے

معنًى وصورةً أضرّ به الحق إذا سمعه وسُرّ بالباطل

معنی اور صورت کی روسے مضر کرتی ہے اسکو راستی اور صواب جس وقت سنیگا اسکو اور خوش ہوگا وہ باطل اور ناراستی سے

وهو قوله تعالى (والذين آمنوا بالباطل وكفروا بالله)

اور یہی معنی مذکور قول اللہ تعالی کے ہیں (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ باطل کے اور کفر کیا انہوں نے ساتھ اللہ کے

ووصفهم بالخسران فقال (أولئك هم الخاسرون

اور صفت کی حق تعالی نے انکی ساتھ خسران کے پس فرمایا حق تعالی نے (یہ وہ لوگ ہیں کہ ٹوٹا پانے والے ہیں

الذين خسروا أنفسهم) فإنه من لم يُدرك الطيب

کہ ٹوٹا دیا انہوں نے جانوں اپنی کو) اسلئے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص دریافت کرے پاک چیز کو

من الخبيث فلا إدراك له فما حُبّب إلى رسول الله

ناپاک چیز سے پس نہیں ہے ادراک اوسکو پس نہ محبوب کیا گیا طرف رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم إلا الطيّب من كل شيء وما ثمّ إلا هو وهل

صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر پاک چیز ہر ایک اور نہ پاک چیزوں میں سے اور نہیں ہے نزدیک رسول علیہ السلام کے مگر محبوب کی

٣٢٦

يتصوّر أن يكون في العالم مزاج لا يجد إلا الطيب من كل

اور کیا متصور ہے یہ بات کہ ہو وے بیچ عالم کے ایسا کوئی مزاج کہ نہ پاوے وہ کچھ مگر پاکی کو ہر شے سے

شیءٍ ولا یعرف الخبیث أم لا؟ قلنا هذا لا یکون فإنا ما وجدنا

اور نہ پہچانے وہ ناپاکی کو یا نہیں متصور ہے کہینگے ہم یہ مزاج مذکور نہیں پایا جاتا ہے اسلیے کہ تحقیق نہ پایا ہمنے اس حکم کو

في الأصل الذي ظهر العالم منه وهو الحق فوجدناه يكره

بیچ اصل اور مبدء عالم کے کہ ظاہر ہوا ہے عالم اس سے اور وہ اصل حق تعالی ہے پس پایا ہمنے حق تعالی کو کہ ناپسند کرتا ہو وہ بعض اشیا کو

ويحب وليس الخبيث إلا ما يكره ولا الطيب إلا ما يحب والعالم

اور دوست رکھتا ہو وہ بعض اشیا کو اور نہیں ہے ناپاک شے مگر وہ چیز کہ مکروہ اور ناپسند کیجاوے وہ اور نہیں ہے پاک شے مگر وہ چیز کہ محبوب اور پسندیدہ کیجاوے وہ

على صورة الحق والإنسان على صورتين فلا يكون ثمة مزاج

اور پر صورت حق تعالی کے ہے اور انسان اوپر دونوں صورتوں عالم اور حق تعالی کے ہے پس نہیں ہے بیچ عالم کے کوئی مزاج

لا يدرك إلا الأمر الواحد من كل شيء بل ثمة مزاج يدرك الطيب

کہ نہیں ادراک کرتا ہے مگر امر واحد کو ہر شے سے پاک ور ناپاک سے بلکہ بیچ عالم کے بعض مزاج ہے کہ ادراک کرتا ہے پاک شے کو

من الخبيث مع علمه بأنه خبيث بالذوق طيب بغير الذوق

ناپاک شے سے باوجود علم اپنے کے اس طرح پر کہ تحقیق وہ خبیث ناپاک ہے ساتھ ذوق اور وجدان کے اور پاک ہے بغیر ذوق اور وجدان کے

فيشغله إدراك الطيب منه عن الإحساس بخبثه هذا قد يكون

پس باز رکھتا ہے صاحب مزاج کو ادراک طیب کا اسی شے سے ادراک سے خبیث اسی شے کے یہ امر کبھی ہوتا ہے

وأما رفع الخبيث من العالم أي من الكون فإنه لا يصح

ولیکن اٹھا دینا ناپاکی کا عالم سے یعنی موجودات سے پس یہ نہیں صحیح ہے

ورحمة الله في الخبيث والطيب والخبيث عند نفسه

اور رحمت اللہ تعالی کی بیچ ناپاک اور پاک شے کے ہے اور شے خبیث نزدیک ذات اپنی کے

طيب والطيب عنده خبيث فما ثمة شيء طيب إلا وهو

طیب ہے اور طیب نزدیک اسی شے خبیث کے خبیث ہے پس نہیں ہے بیچ عالم کے کوئی شے طیب مگر اس حال میں کہ وہ

من وجه في حق مزاج ما خبيث وكذلك بالعكس

دوسری وجہ سے بیچ حق کسی مزاج کے خبیث ہے اور ایسا ہی برعکس اسکے

وَاَمَّا الثَّالِثُ الَّذِيْ بِهٖ كَمُلَتِ الْفَرْدِيَّةُ فَالصَّلٰوةُ فَقَالَ وَجُعِلَتْ

لیکن تیسری چیز کہ ساتھ اسی کے کامل ہوئی فردیت اولیٰ پس وہ نماز ہے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ کی گئی

قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ لِاَنَّهَا مُشَاهَدَةٌ وَذٰلِكَ لِاَنَّهَا مُنَاجَاتٌ

ٹھنڈک آنکھوں میری کی بیچ نماز کے اسلئے کہ تحقیق وہ مشاہدہ حق کا ہے اور نماز مشاہدہ حق تعالیٰ کا ہونا اسواسطے ہے کہ تحقیق نماز مناجات

بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عَبْدِهٖ كَمَا قَالَ (فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ) وَهِيَ عِبَادَةٌ

درمیان اللہ تعالیٰ کے اور درمیان بندہ اسکے کے ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس یاد کرو تم مجھکو یاد کرونگا میں تمکو اور نماز ایک عبادت ہے

مَقْسُوْمَةٌ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ عَبْدِهٖ بِنِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِلّٰهِ وَنِصْفُهَا

تقسیم کیگئی درمیان اللہ تعالیٰ کے کہ معبود ہے اور درمیان بندہ اسکے کہ عابد ہے دو حصوں پر پس ایک حصہ نماز کا واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے اور دوسرا

لِلْعَبْدِ كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ الصَّحِيْحِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ

واسطے بندے کے جیسے کہ وارد ہوا بیچ خبر صحیح کے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تقسیم کی گئی نماز

بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ

درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے دو حصوں پر پس ایک حصہ اسکا واسطے میرے ہے اور دوسرا حصہ اسکا واسطے بندے میرے کے

وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ

اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اسنے کہتا ہے بندہ ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے شروع کرتا ہوں میں جو صاحب رحمت عظیم دنیا میں اور صاحب

ذَكَرَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) يَقُوْلُ اللّٰهُ

یاد کیا مجھکو بندے میرے نے کہتا ہے بندہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے کہ پروردگار عالموں کا ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ

تعریف کی مجھکو میرے نے کہتا ہے بندہ (اللہ صاحب رحمت دنیا کی اور صاحب رحمت عقبیٰ کا ہے) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر میرے بندے میرے نے

يَقُوْلُ الْعَبْدُ (مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَفَوَّضَ

کہتا ہے بندہ (اللہ خداوند دن جزا کا ہے) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بزرگی کی میرے بندے نے اور سونپے سب امور

اِلَيَّ عَبْدِيْ فَهٰذَا النِّصْفُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى خَالِصٌ ثُمَّ يَقُوْلُ الْعَبْدُ

طرف میرے بندے میرے نے پس یہ تمامی حصہ واسطے اللہ تعالیٰ کے ہی خاص ہے پھر کہتا ہے بندہ

٣٢٩

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) يَقُولُ اللهُ هٰذَا بَيْنِي وَبَيْنَ

(تجھی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہم) فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ درمیان میرے اور درمیان

عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَأَوْقَعَ الْإِشْتِرَاكَ فِي هٰذِهِ

بندے میرے کے ہے اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اُسنے پس واقع اور ثابت کردی اللہ تعالیٰ نے شرکت بیچ اس

الْآيَةِ يَقُولُ الْعَبْدُ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ

آیت کے کہتا ہے بندہ (دکھا ہمکو راہ سیدھی راہ

الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)

اُن لوگوں کی کہ نعمت دی تونے اوپر اُنکے نہ کہ راہ اُنکی کہ غضب کیا گیا ہے اوپر اُنکے اور نہ راہ گمراہوں کی)

يَقُولُ اللهُ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَخَلَصَ هٰؤُلَاءِ

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس یہ تمام واسطے بندے میرے کے ہیں اور واسطے بندے میرے کے ہے جو کچھ کہ سوال کیا اُسنے پس خاص ہیں یہ تمام

لِعَبْدِي كَمَا خَلَصَ الْأَوَّلُ لَهُ تَعَالٰى فَعُلِمَ مِنْ هٰذَا

واسطے بندے میرے کے جیسا کہ خاص ہوا تھا حصہ اول واسطے اللہ تعالیٰ کے پس معلوم ہوا خبر مذکور سے

وُجُوبُ قِرَاءَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْهَا

وجوب قرأت سورۂ فاتحہ کا نماز میں پس جسنے نہ پڑھا سورۂ فاتحہ کو

فَمَا صَلَّى الصَّلٰوةَ الْمَقْسُومَةَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ عَبْدِهِ وَلَمَّا

پس نہ پڑھا اُسنے اُس نماز کو کہ تقسیم کی گئی ہے درمیان اللہ تعالیٰ کے اور درمیان بندے اُسکے کو اور جب

كَانَتْ مُنَاجَاةً فَهِيَ ذِكْرٌ وَمَنْ ذَكَرَ الْحَقَّ فَقَدْ جَالَسَ

ہوئی نماز مناجات اور سرگوشی پس نماز ذکر ہے اور جسنے ذکر کیا حق تعالیٰ کا پس تحقیق ہمنشین ہوا وہ

الْحَقَّ وَجَالَسَهُ الْحَقُّ فَإِنَّهُ صَحَّ فِي الْخَبَرِ الْإِلٰهِيِّ أَنَّهُ تَعَالٰى

حق تعالیٰ کا اور ہمنشین ہوا اسکا حق تعالیٰ اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ صحیح ہوا بیچ خبر الٰہی کے یہ کہ تحقیق

قَالَ أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي وَمَنْ جَالَسَ مَنْ ذَكَرَهُ وَهُوَ ذُو بَصَرٍ

فرمایا حق تعالیٰ نے میں ہمنشین اُس شخص کا ہوں کہ ذکر کرتا ہے میرا اور جو شخص کہ ہمنشین ہوا وہ حق تعالیٰ کا کہ ذکر کرتا ہو وہ حق تعالیٰ کا پس حالانکہ وہ بینا ہو

رَأٰى جَلِيسَهُ فَهٰذِهِ مُشَاهَدَةٌ وَرُؤْيَةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذَا بَصَرٍ

دیکھیگا وہ ذاکر ہمنشین اپنے کو پس یہ نماز مشاہدہ اور رویت حق تعالیٰ کی ہے پس اگر نہ ہووے ذاکر تیز بینائی والا

لَمْ يَرَهُ فَمِنْ هُنَا يَعْلَمُ الْمُصَلِّي رُتْبَتَهُ هَلْ يَرَى الْحَقَّ بِهٰذِهِ الرُّؤْيَةِ

نہ دیکھیگا وہ حق تعالیٰ کو پس اسجگہ سے جانتا ہے مصلی رتبے اپنے کو کہ کیا دیکھتا ہے وہ حق تعالیٰ کو ساتھ اُس رویت کے

فِي هٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَمْ لَا فَاِنْ لَمْ يَرَهُ فَلْيَعْبُدْهُ بِالْاِيْمَانِ

بیچ اس نماز کے یا نہیں پس اگر نہ دیکھے مصلی حق تعالی کو پس چاہیے کہ عبادت کرے وہ حق تعالی کی ساتھ ایمان بالغیب کے

كَاَنَّهُ يَرَاهُ فَيُخَيِّلُهُ فِي قِبْلَتِهِ عِنْدَ مُنَاجَاتِهِ وَيُلْقِي السَّمْعَ

گویا کہ دیکھتا ہے وہ حق تعالی کو پس خیال کرے وہ حق تعالی کا بیچ قبلے اپنے کے وقت مناجات اور سرگوشی اپنی کے اور لگا دیوے کان

لِمَا يَرِدُ بِهِ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ فَاِنْ كَانَ اِمَامًا لِعَالَمِهِ الْخَاصِّ

واسطے اس چیز کے کہ وارد ہوتی ہے اوپر اُس مصلی کے حق تعالی سے پس اگر ہووے وہ مصلی امام واسطے عالم انسانی اپنے کے کہ شخص ہے وہ عالم

بِهِ وَلِلْمَلٰٓئِكَةِ الْمُصَلِّيْنَ مَعَهُ فَاِنَّ كُلَّ مُصَلٍّ فَهُوَ اِمَامٌ

ساتھ اپنے اور واسطے اُن فرشتوں کے کہ نماز پڑھنے والے ہیں بیچ ساتھ اپنے اسلیے کہ تحقیق ہر مصلی امام ہے

بِلَا شَكٍّ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُصَلِّيْ خَلْفَ الْعَبْدِ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ

بے شک کیونکہ تحقیق فرشتے نماز پڑھتے ہیں پیچھے بندے کے جسوقت نماز پڑھتا ہے وہ تنہا

كَمَا وَرَدَ فِي الْخَبَرِ فَقَدْ حَصَلَ لَهُ رُتْبَةُ الرَّسُوْلِ فِي الصَّلٰوةِ

جیسا کہ وارد ہوا ہے بیچ حدیث کے پس تحقیق حاصل ہوا واسطے اُسی امام کے رتبہ رسول کا بیچ نماز کے

وَهِيَ النِّيَابَةُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

اور وہ رتبہ رسول اللہ کا نیابت ہے اللہ تعالی کی جانب سے اور جسوقت کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے

فَيُخْبِرُ نَفْسَهُ وَمَنْ خَلْفَهُ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَهُ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ

پس خبر دیتا ہے امام ذات اپنی کو اور اُس شخص کو کہ پیچھے اُسکے ہے ساتھ اسکے کہ تحقیق اللہ تعالی نے سنی تعریف کرنیوالے کی پس کہتے ہیں فرشتے

وَالْحَاضِرُوْنَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ

اور جو لوگ حاضر ہیں آدمیوں سے اے پروردگار ہمارے خاص واسطے تیرے سب تعریف ہے اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا اوپر زبان

عَبْدِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَانْظُرْ عُلُوَّ رُتْبَةِ الصَّلٰوةِ

بندے اپنے کے سمع اللہ لمن حمدہ دیکھ تو بلند مرتبہ نماز کے

وَاِلٰى اَيْنَ تَنْتَهِيْ بِصَاحِبِهَا فَمَنْ لَمْ يَحْصُلْ لَهُ دَرَجَةُ الرُّؤْيَةِ

اور کہاں تک پہنچاتی ہے نماز صاحب نماز کو پس جو شخص کہ نہ حاصل ہووے واسطے اُسکے رتبہ رویت حق تعالی کا

فِي الصَّلٰوةِ فَمَا بَلَغَ غَايَتَهَا وَلَا كَانَ لَهُ فِيْهَا قُرَّةُ عَيْنٍ

بیچ نماز کے پس نہ پہنچا وہ غایت نماز کو اور نہ حاصل ہوئی واسطے اُسکے بیچ نماز کے ٹھنڈک آنکھ کی

٣٣٠

لِأَنَّهُ لَمْ يَرَ مَنْ يُنَاجِيهِ فَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ مَا يَرِدُ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهِ

اسلیے کہ تحقیق اُسنے نہ دیکھا حق تعالیٰ کو کہ سرگوشی کرتا ہے وہ اس سے پس اگر نہ سنا اُس نے جو ہے اس چیز کو کہ اوترتی ہو دو حق تعالیٰ

فِيهَا فَمَا هُوَ مِمَّنْ أَلْقَى السَّمْعَ وَلَا سَمِعَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْضُرْ فِيهَا

بیچ نماز کے پس نہیں ہو وہ مجوب انلوگوں میں سے کہ لگایا اُنہوں نے کان کو اور سنا انہوں نے اسکو اور جو شخص حاضر ہو دے بیچ نماز

مَعَ رَبِّهِ مَعَ كَوْنِهِ لَمْ يَسْمَعْ وَلَمْ يَرَ فَلَيْسَ بِمُصَلٍّ أَصْلًا

ساتھ رب اپنے کی باوجود اسکے کہ نہ سنا اُسنے اور نہ دیکھا پس نہیں ہے وہ نمازی ہرگز

وَلَا هُوَ مِمَّنْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ وَمَا ثَمَّ عِبَادَةٌ

اور نہیں ہے وہ اُن لوگوں میں سے کہ لگایا اُنہوں نے کان کو اور وہ حاضر ہیں اور نہیں ہے عبادت نہیں ہے کوئی عبادت

تَمْنَعُ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي غَيْرِهَا مَا دَامَتْ سِوَى الصَّلٰوةِ

ایسی کہ منع کرے وہ عابد کو تصرف سے عابد کے بیچ غیر عبادت کے جبتک کہ باقی اور ثابت رہی وہ عبادت سوائے نماز کے

وَذِكْرُ اللّٰهِ فِيهَا أَكْبَرُ مَا فِيهَا لِمَا تَشْتَمِلُ عَلَيْهِ

اور ذکر کرنا عبد کا اللہ تعالیٰ کو بیچ نماز کے بزرگتر اُن چیزوں کا ہے جو بیچ نماز کے ہیں اُن چیزوں میں کہ مشتمل ہے نماز اوپر اُنکے

مِنَ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ وَقَدْ ذَكَرْنَا صِفَةَ الرَّجُلِ الْكَامِلِ

اقوال اور افعال میں سے اور تحقیق ذکر کیا ہمنے وصف مرد کامل کا

فِي الصَّلٰوةِ فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ كَيْفَ يَكُونُ

بیچ نماز کے فتوحات کی میں کہ کیونکر ہوتا ہے مرد کامل

لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کہ تحقیق نماز منع کرتی ہے کاموں بیحیائی اور افعال ناپسند سے

لِأَنَّهُ شَرَعَ لِلْمُصَلِّي أَنْ لَا يَتَصَرَّفَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْعِبَادَةِ مَا دَامَ

اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا واسطے نمازی کے یہ کہ نہ تصرف کرے وہ بیچ غیر اس عبادت کے جبتک کہ نمازی بیچ نماز کے ہے

فِيهَا وَيُقَالُ لَهُ مُصَلٍّ (وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ) يَعْنِي فِيهَا أَيِ

اور کہا جاوے گا اُسکو مصلی (اور البتہ ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو بزرگتر ہے) یعنی بیچ نماز کے یعنی

الذِّكْرُ الَّذِي يَكُونُ مِنَ اللّٰهِ لِعَبْدِهِ حِينَ يُجِيبُهُ فِي سُؤَالِهِ

وہ ذکر کہ ہووے وہ طرف سے اللہ تعالیٰ کے واسطے بندے اپنے کے جسوقت جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ بندے کو بیچ سوال و تعریف کے

وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ أَكْبَرُ مِنْ ذِكْرِ الْعَبْدِ رَبَّهُ فِيْهَا لِأَنَّ الْكِبْرِيَاءَ

اور بیچ ثنا بندے کے اوپر حق تعالیٰ کے بزرگتر ہے ذکر کرنے بندہ کو رب اپنے کو بیچ نماز کے اسلئے کہ تحقیق بزرگی خاص واسطے

لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِذٰلِكَ قَالَ (وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ) وَقَالَ

اللہ تعالیٰ کے ہے اور واسطے اسی کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم نماز میں) اور فرمایا حق تعالیٰ نے

(أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ) فَإِلْقَاؤُهُ السَّمْعَ هُوَ لِمَا يَكُوْنُ

یا لگایا اُسنے کان کو اور وہ حاضر ہے۔ پس لگانا نمازی کا کان کو واسطے اس چیز کے ہے کہ حاصل ہوتی ہے مقتدی کو

مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ إِيَّاهُ فِيْهَا وَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْوُجُوْدَ لَمَّا كَانَ عَنْ

ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے بندے کو بیچ نماز کے اور بعض کمال اور بزرگی اور اسرار نماز میں سے یہ ہے کہ تحقیق وجود عالم کا جبکہ

حَرَكَةٍ مَعْقُوْلَةٍ نَقَلَتِ الْعَالَمَ مِنَ الْعَدَمِ إِلَى الْوُجُوْدِ عَمَّتِ الصَّلٰوةُ

حرکت معقولی کلی سے کہ لائی وہ حرکت عالم کو عدم اضافی سے طرف وجود خارجی کے شامل ہوئی نماز

جَمِيْعَ الْحَرَكَاتِ وَهِيَ ثَلٰثٌ حَرَكَةٌ مُسْتَقِيْمَةٌ وَهِيَ حَالُ

تمامی حرکتوں کو عالم کے اور وہ حرکات تین قسم پر ہیں ایک حرکت مستقیم ہے اور وہ حال

قِيَامِ الْمُصَلِّيْ وَحَرَكَةٌ أُفُقِيَّةٌ وَهِيَ حَالُ رُكُوْعِ الْمُصَلِّيْ وَ

قیام نمازی کا ہے اور دوسری حرکت افقی ہے اور وہ حال رکوع نمازی کا ہے اور

حَرَكَةٌ مَنْكُوْسَةٌ وَهِيَ حَالُ سُجُوْدِ الْمُصَلِّيْ فَحَرَكَةُ الْإِنْسَانِ

تیسری حرکت منکوسی ہے اور وہ حال سجود مصلی کا ہے پس حرکت انسان کی

مُسْتَقِيْمَةٌ وَحَرَكَةُ الْحَيَوَانِ أُفُقِيَّةٌ وَحَرَكَةُ النَّبَاتِ مَنْكُوْسَةٌ

مستقیم ہے اور حرکت حیوان کی افقی ہے اور حرکت نبات کی منکوسی ہے

وَلَيْسَ لِلْجَمَادِ حَرَكَةٌ مِنْ ذَاتِهِ فَإِذَا تَحَرَّكَ حَجَرٌ فَإِنَّمَا

اور نہیں ہے واسطے جماد کے کوئی حرکت محسوس ذات اسکی سے پس جبوقت متحرک ہے اور پتھر پس سوا اسکے نہیں ہے

يَتَحَرَّكُ بِغَيْرِهِ وَأَمَّا قَوْلُهُ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ

کہ متحرک ہوتا ہو وہ بسبب غیر اپنے کے لیکن حدیث قول رسول علیہ السلام کی کہ گردانی گئی ٹھنڈک اور قرار آنکھ میری کی بیچ نماز کے اور

يَنسِبُ الجَعلَ إِلَى نَفسِهِ فَإِنَّ تَجَلِّي الحَقِّ لِلمُصَلِّي إِنَّمَا هُوَ رَاجِعٌ

نسبت کی بیچ خلق مصلی کے طرف اپنی کے پس تحقیق تجلی حق تعالیٰ کی واسطے مصلی کے سوا اسکے نہیں ہے کہ وہ تجلی راجع ہے

إِلَيهِ تَعَالَى لَا إِلَى المُصَلِّي فَإِنَّهُ لَو لَم يَذكُر هٰذِهِ الصِّفَةَ عَن نَفسِهِ

طرف حق تعالیٰ کے نہ طرف مصلی کے اسلیے کہ تحقیق رسول علیہ السلام اگر نہ ذکر کرتے یہ صفت قرۃ عین کی بیچ ذات اپنی کے

لَأَمَرَهُ بِالصَّلٰوةِ عَلَى غَيرِ تَجَلٍّ مِنهُ لَهُ فَلَمَّا كَانَ مِنهُ ذٰلِكَ بِطَرِيقِ

البتہ امر کرتا حق تعالیٰ انکو ساتھ نماز پڑھنے کے بغیر تجلی اپنی کے واسطے رسول علیہ السلام کے پس جبکہ ہوئی حق تعالیٰ سے تجلی واسطے رسول علیہ السلام کے ازراہ

الِامتِنَانِ كَانَت هٰذِهِ المُشَاهَدَةُ بِطَرِيقِ الِامتِنَانِ فَقَالَ وَجُعِلَت

امتنان کے ہوگا یہ مشاہدہ بندیکا ازراہ امتنان کے پس فرمایا رسول علیہ السلام نے اور گردانی گئی

قُرَّةُ عَينِي فِي الصَّلٰوةِ وَلَيسَ إِلَّا مُشَاهَدَةَ المَحبُوبِ الَّتِي تَقَرُّ بِهَا

ٹھنڈک آنکھ میری کی بیچ نماز کے اور نہیں ہے ٹھنڈک اور قرار آنکھ کو مگر مشاہدہ محبوب سے کہ سرور اور قرار ہوتا ہو ساتھ اس

عَينُ المُحِبِّ مِنَ الِاستِقرَارِ فَتَستَقِرُّ العَينُ عِندَ رُؤيَتِهِ فَلَا تَنظُرُ

آنکھ محب اور عاشق کو کہ قرۃ العین عبارت آرام اور تسکین آنکھ سے ہے پس آرام پاتی ہے آنکھ وقت رویت محبوب کے پس نہیں نظر کرتی

مَعَهُ إِلَى شَيءٍ غَيرِهِ فِي شَيءٍ وَفِي غَيرِ شَيءٍ وَلِذٰلِكَ نُهِيَ عَنِ الِالتِفَاتِ

ساتھ محبوب کے طرف کسی شے غیر محبوب کے بیچ صورت کسی شے کے اور بیچ بغیر صورت کسی شے کے اور واسطے اسی کے منع کیا گیا مصلی التفات کرنے سے طرف

فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الِالتِفَاتَ شَيءٌ يَختَلِسُهُ الشَّيطَانُ مِن صَلٰوةِ العَبدِ

بیچ نماز کے اسلیے کہ تحقیق التفات اور توجہ مصلی کی طرف غیر کے ایک شے ہے کہ اچک لیتا ہے اور چھڑا لیتا ہے اسکو شیطان نماز بندے سے

فَيَحرِمُهُ مُشَاهَدَةَ مَحبُوبِهِ بَل لَو كَانَ مَحبُوبَ هٰذَا المُلتَفِتِ مَا التَفَتَ

پس محروم کرتا ہے شیطان مصلی کو مشاہدہ محبوب اپنے سے بلکہ اگر ہوتا حق تعالیٰ محبوب اس التفات کرنیوالے کا نہ التفات کرتا

فِي صَلٰوتِهِ إِلَى غَيرِ قِبلَتِهِ بِوَجهِهِ وَالإِنسَانُ يَعلَمُ حَالَهُ فِي نَفسِهِ

بیچ بیچ نماز اپنی کے طرف غیر قبلہ اپنے کے کسی وجہ سے اور آدمی جانتا ہے حال اپنا بیچ ذات اور باطن اپنے کے

هَل هُوَ بِهٰذِهِ المَثَابَةِ فِي هٰذِهِ العِبَادَةِ الخَاصَّةِ أَم لَا فَإِنَّ الإِنسَانَ

کیا وہ ساتھ اس مرتبہ اور شہود کے ہے بیچ اس عبادت خاص کے یا نہیں اسلیے کہ تحقیق آدمی

عَلَى نَفسِهِ بَصِيرَةٌ وَلَو أَلقَى مَعَاذِيرَهُ فَهُوَ يَعرِفُ كَذِبَهُ مِن صِدقِهِ

اوپر ذات اور باطن اپنی کے خوب آگاہ ہے اگرچہ درمیان میں لاوے عذروں کو اپنے پس آدمی پہچانتا ہے کذب اپنا صدق سے

فِي نَفْسِهِ لِأَنَّ الشَّيْءَ لَا يَجْهَلُ حَالَهُ فَإِنَّ حَالَهُ لَهُ ذَوْقٌ فَتَوَ

بیچ ذات اور باطن اپنے کے اسلیے کہ تحقیق کوئی شخص نہیں جاہل ہوتا ہے حال اپنے سے اسلیے کہ تحقیق حال اسکا واسطے اسکے ذوق [illegible]

إِنَّ مُسَمَّى الصَّلٰوةِ لَهُ قِسْمَةٌ أُخْرَى فَإِنَّهُ تَعَالَى أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ لَهُ

تحقیق کہ مسمی نام صلوٰۃ رکھا گیا ہے واسطے اسکے تقسیم دوسری ہے اسلیے کہ تحقیق حق تعالی نے امر کیا ہمکو یہ کہ نماز پڑھیں ہم واسطے اسکے

وَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ يُصَلِّي عَلَيْنَا فَالصَّلٰوةُ مِنَّا وَمِنْهُ فَإِذَا كَانَ هُوَ الْمُصَلِّي

اور خبر دی حق تعالی نے ہمکو ساتھ اسکے کہ تحقیق حق تعالی مصلی اور تجلی ہے اوپر ہمارے پس صلوٰۃ ہمسے اور حق تعالی سے [illegible]

فَإِنَّمَا يُصَلِّي بِاسْمِهِ الْآخِرِ فَيَتَأَخَّرُ عَنْ وُجُودِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَيْنُ الْحَقِّ الَّذِي

پس سوائے اسکے نہیں [illegible]

يَخْلُقُهُ الْعَبْدُ فِي قَلْبِهِ بِنَظَرِهِ الْفِكْرِيِّ أَوْ بِتَقْلِيدِهِ وَهُوَ الْإِلٰهُ الْمُعْتَقَدُ

[illegible]

وَيَتَنَوَّعُ بِحَسَبِ مَا قَامَ بِذٰلِكَ الْمَحَلِّ مِنَ الْاِسْتِعْدَادِ كَمَا قَالَ الْجُنَيْدُ

[illegible] جیسے کہ کہا حضرت شیخ جنید

حِينَ سُئِلَ عَنِ الْمَعْرِفَةِ بِاللّٰهِ وَالْعَارِفِ فَقَالَ لَوْنُ الْمَاءِ لَوْنُ إِنَائِهِ

جسوقت سوال کیے گئے وہ معرفت حق تعالی سے اور عارف سے پس کہا حضرت جنید نے رنگ پانی کا رنگ ظرف اور محل اسکا ہے

وَهُوَ جَوَابٌ سَادٌّ أَخْبَرَ عَنِ الْأَمْرِ بِمَا هُوَ عَلَيْهِ فَهٰذَا هُوَ اللّٰهُ الَّذِي

اور یہ جواب بہت درست ہے خبر دی انہوں نے حقیقت امر معرفت سے کہ نفس الامر میں ہے پس یہ وہی اللہ ہے کہ

يُصَلِّي عَلَيْنَا وَإِذَا صَلَّيْنَا نَحْنُ كَانَ لَنَا الْاِسْمُ الْآخِرُ فَكُنَّا فِيهِ كَمَا

[illegible]

ذَكَرْنَاهُ فِي حَالِ مَنْ لَهُ هٰذَا الْاِسْمُ فَنَكُونُ عِنْدَهُ بِحَسَبِ حَالِنَا

ذکر کیا ہمنے اسکا بیچ حال اس شخص کے کہ واسطے اسکے یہ اسم آخر ہے پس ہونگے ہم نزدیک حق تعالی کے موافق حال اپنے کے

فَلَا يَنْظُرُ إِلَيْنَا إِلَّا بِصُورَةِ مَا جِئْنَاهُ بِهَا فَإِنَّ الْمُصَلِّيَ هُوَ الْمُتَأَخِّرُ

پس نظر اور تجلی نہیں فرماتا ہے حق تعالی طرف ہمارے مگر ساتھ صورت [illegible]

عَنِ السَّابِقِ فِي الْحَلْبَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَىٰ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ

کجلی سابق ہے بیچ میدان سباق کے اور قول اللہ تعالیٰ کا ہر ایک نے ہم میں سے تحقیق جان رکھی ہے صلوٰۃ اور تسبیح اپنی

أَيْ رُتْبَتَهُ فِي التَّأَخُّرِ فِي عِبَادَتِهِ لِرَبِّهِ وَتَسْبِيحَهُ الَّذِي يُعْطِيهِ

یعنی جانا اُسنے اپنے رتبے کو بیچ تاخیر ہونیکے عبادت میں رب اپنے کی اور جانا اُسنے تسبیح اپنی کو کہ عطا کرتی ہے اُس تسبیح کو

مِنَ التَّنْزِيهِ اسْتِعْدَادُهُ فَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهِ الْحَلِيمِ

تنزیہ حق سے ہو استعداد اسکی پس نہیں ہے کوئی شے مگر اس حال میں کہ وہ تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد رب اپنے بردبار

الْغَفُورِ وَلِذَلِكَ لَا نَفْقَهُ تَسْبِيحَ الْعَالَمِ عَلَى التَّفْصِيلِ وَاحِدًا

اور بخشش والے کی اور واسطے اسی کے نہیں جانتے ہیں ہم لوگ تسبیح تمامی عالم کی تفصیل وار ایک

وَاحِدًا وَثَمَّةَ مَرْتَبَةٌ يَعُودُ الضَّمِيرُ فِيهَا إِلَى الْعَبْدِ الْمُسَبِّحِ فِيهَا

ایک کر کے اور بیچ تسبیح تسبیح کرنیوالے کے ایک مرتبہ ہے کہ پھرتی ہو ضمیر بحمدہ کی بیچ اسی مرتبہ کے طرف بندہ اور ہر شے تسبیح کرنیوالے کے

فِي قَوْلِهِ (وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ) أَيْ بِحَمْدِ ذَلِكَ الشَّيْءِ

بیچ قول اللہ تعالیٰ کے کہ نہیں (اور نہیں ہے کوئی شے مگر اس حال میں کہ تسبیح کرتی ہو وہ ساتھ حمد اپنی کے) یعنی ساتھ حمد نفس اسی شے کے

فَالضَّمِيرُ الَّذِي فِي قَوْلِهِ بِحَمْدِهِ يَعُودُ إِلَى الشَّيْءِ أَيْ بِالثَّنَاءِ الَّذِي

پس وہ ضمیر کہ بیچ قول بحمدہ کے ہے پھرتی ہے طرف شے کے یعنی ساتھ اوس ثنا اور حمد کے کہ ہے وہ شے

يَكُونُ عَلَيْهِ كَمَا قُلْنَاهُ فِي الْمُعْتَقِدِ إِنَّمَا يُثْنِي عَلَى الْإِلَهِ الَّذِي

اوپر اُسی ثنا اور حمد کے جیسے کہ کہا ہمنے بیچ اعتقاد کرنیوالے کہ تحقیق وہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ ثنا کرتا ہے اوپر اس معبود کے

فِي مُعْتَقَدِهِ وَرَبَطَ بِهِ نَفْسَهُ وَمَا كَانَ مِنْ عَمَلِهِ فَهُوَ رَاجِعٌ إِلَيْهِ

بیچ اعتقاد اُسکے کہ ہے اور لگایا اُسنے ساتھ اسی چیز کو دل اپنا اور جو کچھ کہ ہو عمل سے اعتقاد کرنیوالے کا پس وہ راجع ہو طرف اعتقاد کرنیوالے کے

فَمَا أَثْنَىٰ إِلَّا عَلَىٰ نَفْسِهِ فَإِنَّهُ مَنْ مَدَحَ الصَّنْعَةَ فَإِنَّمَا مَدَحَ الصَّانِعَ

پس نہیں ثنا کی اعتقاد کرنیوالے مگر اوپر ذات اپنی کے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ جسنے تعریف کی مصنوع کی پس سوائے اسکے نہیں ہے کہ تعریف کی اُسنے صانع کی

بِلَا شَكٍّ فَإِنَّ حُسْنَهَا وَعَدَمَ حُسْنِهَا رَاجِعٌ إِلَىٰ صَانِعِهَا وَالْإِلَهُ

بے شک اسلیے کہ تحقیق حسن اور قبح اسی مصنوع کا راجع ہے طرف صانع اُسکے کے اور معبود

الْمُعْتَقَدُ مَصْنُوعٌ لِلنَّاظِرِ فِيهِ فَهُوَ صَنْعَتُهُ فَثَنَاؤُهُ عَلَىٰ مَا اعْتَقَدَهُ

اعتقاد کیا ہوا مصنوع اس شخص کا ہے کہ ناظر ہو وہ بیچ اسی معبود مصنوعی کے پس معبود مصنوع اسکا ہے اور ثنا اسکی اوپر اس معبود مصنوعی کے کہ اعتقاد کیا ہے ناظر نے

ثناؤه على نفسه ولهذا يذم معتقد غيره ولو انصف لم

حمد اور ثنا اسکی اوپر ذات اپنی کے ہے اور واسطے اسی کے مذمت کرتا ہے معتقد اعتقادی غیر اپنے کی اور اگر منصف ہوتا وہ تو نہ

يكن له ذلك الا ان صاحب هذا المعبود الخاص جاهل

کرتا وہ یہ مذمت مگر یہ کہ تحقیق صاحب اس معبود خاص کا جاہل ہے

بلا شك في ذلك لاعتراضه على غيره فيما اعتقده في الله اذ لو

بے شک بیچ اس مذمت کے بسبب اعتراض اپنے کے اوپر غیر اپنے کے بیچ اس چیز کے کہ اعتقاد رکھتا ہے وہ غیر اسکا بیچ حق تعالیٰ کے

عرف ما قال الجنيد لون الماء لون انائه لسلم لكل ذي اعتقاد

پہچانتا معترض قول جنید کا کہ رنگ پانی کا رنگ برتن اسکا ہے البتہ تسلیم کرتا وہ معترض واسطے ہر صاحب اعتقاد کے

ما اعتقده وعرف الله في كل صورة وكل معتقد فهو ظان

اس چیز کو کہ اعتقاد رکھتا ہے وہ اور پہچانتا اللہ تعالیٰ کو بیچ ہر صورت کے اور ہر ایک معتقد کے پس وہ گمان کرنے والا ہے

ليس بعالم فلذلك قال تعالى (انا عند ظن عبدي بي) اي لا اظهر

نہیں ہے عالم پس واسطے اسی کے فرمایا حق تعالیٰ نے میں نزدیک گمان بندے اپنے کے ہوں ساتھ میرے یعنی نہیں ظاہر ہوتا ہوں

له الا في صورة معتقده فان شاء اطلق وان شاء قيد فاله

واسطے اسکے مگر بیچ صورت معتقد اسکی کے پس اگر چاہے بندہ مطلق رکھے اور اگر چاہے مقید کرے پس اله

المعتقد تأخذه الحدود وهو الاله الذي وسعه قلب عبده

اعتقادی وہ ہے کہ گھیر لیتے ہیں اسکو حدود اور یہ وہی اله ہے کہ سمایا ہے اسکو دل بندے اسکے کا

فان الاله المطلق لا يسعه شيء لانه عين الاشياء وعين نفسه

اسلیے کہ تحقیق اله مطلق نہیں سماتی ہے اسکو کوئی شے اسلیے کہ تحقیق اله مطلق عین اشیا اور عین نفس اپنے کا ہے

والشيء لا يقال فيه يسع نفسه ولا لا يسعها فافهم والله يقول الحق وهو يهدي السبيل

اور کوئی شے نہیں کہا جاتا ہے بیچ اسکے کہ سماتی ہے وہ ذات اپنی کو اور نہ یہ کہ نہیں سماتی ہے پس سمجھ تو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حق اور وہی دکھلاتا ہے راہ سیدھی

بفضلہ تعالیٰ تمام ہوا ترجمہ فصوص الحکم مسمیٰ بکنوز الرقم بتاریخ ... ذیقعدہ ... [illegible]

صحت نامہ اغلاط مقدمۂ فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
اسدرہ	اسقدر	۲	۱۷	گوافنا فی میں مشغیر ہو	گوافنا فی میں متغیر ہو	۴۷	۶۶	اوڑگیا	اوٹھ گیا	۸۵	۴۵	پہ نسبت	بہ نسبت	۱۱۳	۵۷
پسبب	بہ سبب	۱۱	۵	ہرایک سنے	ہرایک سے	۴۹	۸	چڑھا	چوا	۸۸	۲۵	اسپر	اوپر	۱۱۳	۴۵
حسبہ	حسیہ	۱۵	۴۷	سب	حسب	۵۲	۶۸	کرا	کیا	۸۹	۲۰	عقل کرکتے ہیں	عقل اول کرکتے ہیں	۱۱۳	۲۳
قویل	قول	۲۱	۳	پیدکرتے ہے	پیدا کرنے سے	۵۰	۱۶	وکلااسم	وکلا اسم	۹۰	۳۰	کیونکہ پہلی	کیونکہ وہ پہلی	۱۱۳	۲۳
لم یکیق	لم یکیق	۲۳	۴۲	کراجالی ہیں	کراجالی ہیں	۵۸	۱۰	علی	علاء	۹۳	۵۳	عقل	عقل اول	۱۱۳	۲۵
وساکر	جیساکر	۲۶	۵۸	کرینگے	کرنے سکے	۶۴	۳	نائل	مائل	۹۴	۲۳	ظاہر ہے	ظاہر ہوا ہے	۱۱۵	۴
تانیاً	ثانیاً	۲۷	۱۷	اوپر تو خاص	اوپر تو خاص	۶۵	۳	تتنا	تھا	۹۵	۱۵	سالہ خلسو تہ ہے کے	شالیۂ فلسو ہیں کے	۱۱۶	۳۰
بیارا	بیار	۲۹	۹۵	نعمت کبریٰ	نعمت کبریٰ سے ہو کر	۶۵	۱۰	کیاتی	کیانی	۹۵	۲۵	اپچی کر	اپنی کر	۱۱۷	۳۱
ادعان	اذعان	۲۸	۲	کما	کما	۶۵	۱۴	ار	اور	۹۵	۶۲	اگر انسان ہو رہتا ہے	اگر انسان اپنی حقیقت	۱۱۸	۱۳
دعوت	دعوئی	۲۸	۱۵	کرلے	کرسے	۶۵	۲۶	تعی	ہی	۹۶	۷	کبھی	کسی	۱۱۹	۳
بس	پس	۲۸	۲۴	کرلے	کرسے	۶۵	۲۹	سے	ہے	۹۶	۱۸	ہیں	یقین	۱۱۹	۴۳
اوورارادہ	اول ارادہ	۳۰	۳۸	پیرو مخض	پیرو شخص جیسے کر	۶۵	۵۲	نقعل	تعقل	۹۶	۱۹	ناقص ہے	ناقص	۱۲۴	۱۸
وتے	ہے	۳۱	۹	پتیدنت	پرستیدنت	۶۵	۶۰	سلے	کئی	۹۶	۲۴	یعیی	یعنی	۱۲۴	۲۸
ہیں	ہے	۳۱	۱۰	ایا خرم	شرم	۶۵	۶۵	چلی	چکی	۹۶	۵۴	اسکی اطلاع ہیں	اسکی اطلاع ہیں	۱۲۵	۸
لہ	کہ	۳۱	۱۷	کیفت	کیفیت	۶۶	۱۹	کشر	اکثر	۹۶	۵۵	کچھ	کچھ	۱۲۵	۲۰
مرتبہ وار اور اوار	مرتبہ وار وار انوار	۳۳	۴۱	ہونے ہیں	ہوتے ہیں	۶۶	۲۵	مر	مگر	۹۸	۱۸	ہوایت	ہدایت	۱۲۶	۱۲
کرایا	کیا	۳۳	۴۳	ہوتا ہے	ہوتا ہے	۶۶	۶۰	سد	بسط	۹۸	۵۲	مفاتح	مفاتیح	۱۲۶	۲۹
کوئی اسی	کوئی کسے	۳۶	۳۵	مارست	ہمارست	۶۶	۱۹	الناس	انفاس	۹۹	۱۵	[illegible]	[illegible]	۱۲۹	۴
ہدنان	زبان	۳۷	۴۳	کلام	کا م	۶۷	۵۹	دیکھتا	دیکھنا	۹۹	۲۱	پیشتر	سابق	۱۲۹	۱۵
دہن	ذہن	۳۸	۸	پوصت	بوصف	۶۹	۲۷	سالک	سالک کا ہے	۱۰۲	۴۹	کومد	کونیہ	۱۳۱	۵۹
طے ،	سال ہے	۴۲	۴۰	وسرقت	اوسرقت	۷۱	۲۰	طرف ہے	طرف	۱۰۳	۵۰	ابت	اب	۱۳۲	۱۱
او	اور	۴۵	۱۹	خلقی	خلقی	۷۷	۹	اور غیر ذلک	و غیرذلک	۱۰۶	۱۰	پچھی	پیچھی	۱۳۶	۶
فنا	فنا	۴۵	۳۰	سالک	سالک کو	۷۸	۳۰	جاید	جابر	۱۰۶	۶۹	مل	بل	۱۳۶	۶
تیرھواں اقبہ	تیرھواں مراقبہ	۴۶	۱۰	کیونکہ	کیونکر	۷۸	۲۷	آتیٔ	لآتیٔ	۱۰۸	۳	جوکچھ	جوکچھ کر	۱۳۶	۳۰
تحیث	بحیث	۴۶	۵۴	سب	حسب	۷۸	۲۸	تعقن	تعقن	۱۰۸	۵۴	شرح شارح	شرح و شارح	۱۳۶	۲۹
۰ن	اون	۴۷	۵	ورد	ورا	۸۰	۲	تاجتہ	ناجتہ	۱۰۸	۵۴	جبت	بہت	۱۳۶	۳۳
حنلا	حنعہ	۴۷	۶	کم کر دیتا	کم کر دینا	۸۲	۱۵	تما	تھا	۱۰۹	۲۵	رہین	ہیں	۱۳۷	۱۶
قولہ	قول	۴۷	۵۶	سرت	کسرت	۸۲	۲۸	عرامی	نداى	۱۱۲	۲۷	اسلر	اسکو	۱۳۸	۱۵

صحت نامہ اغلاط متن وترجمۂ فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
یری ہیں	ہے یا ہیں	۱۸	۱۳	المنزہ	المنزہ	۲۵	۱۲	[illegible]	[illegible]	۳۶	۱	التنکسر	التنکس	۴۶	۳
مرانب	مراتب	۱۹	۴	نعدہ	نعبدہ	۲۷	۹					قدوسیتی	قدوس سیتی	۴۸	۹
محققۃ	محققۃ	۲۵	۱۰	یروٹ	یروت	۳۶	۱	تعاقن لگانیہ ہے	تعاقن لگانیہ ہے	۳۷	۴۷	اس انسان کامل کو	اس انسان کامل کو	۵۰	۲

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
بلندی ں	بلندی کی	۵۰	۲	قیقع	قیقع	۸۱	۳	خیابرنت	خیابرنت	۱۳۶	۳	حات	ثوات	۲۲۷	۶
تعلق تو	تعلق تو	۵۱	۲	تحسیر	سابق آیت	۹۱	۲	کمر تقابل	کم تقابل	۱۵۶	۱۱	ای	اوس	۲۳۰	۳
التعلیقۃ	التعلیقۃ	۵۱	۳	مستمی العبید	مستمی العبید	۱۰۶	۴	مواضع	مواضع	۱۶۵	۱۳	محصوص	مخصوص	۲۳۲	۳
تمیز	تمییزہ	۵۳	۲	ہوئے ہیں	ہوتے ہیں	۱۰۶	۵	صواب ہے	صواب سی	۱۸۱	۹	حکمتہ	حکمۃ	۲۵۲	۱۱
قلیل اشدہ	قلیل مقدار قلیل	۵۰	۴	وقایۃ	وقایۃ	۱۰۶	۸	سیر کراؤگے	جیسے کراؤگے	۱۸۷	۲	رہم	رحیم	۲۵۶	۵
مجبوریا مجید کو	مجبورہے ایک کا	۵۹	۱۳	کیفع	کیفع	۱۰۷	۲	حقیقت	خفیت	۱۹۷	۲	تجلی	تجلی	۲۶۶	۲
تخفیص	تخفیص	۶۳	۷	تکوین	تکوین	۱۱۱	۵	المدفوع	المدفوع	۲۰۰	۱۱	نشنی	کفنی	۲۴۹	۱
جنیندہ ہوکا	چار جنید ہوکا	۶۳	۸	تکوین	تکوین	۱۱۱	۸	الذمع	الذامع	۲۰۰	۱۲	واعتقدتو	واعتقدتو	۲۴۹	۴
شدا	فدا	۶۳	۸	وودل	دو دل	۱۱۶	۱	انسان لو	انسان کو	۲۰۱	۲	صورت کمال علم حقیقتا لے کی	صورت کمال علم حقیقتالی کی	۲۹۰	۱
نقصان ہے	نقصان کرتا ہے	۹۳	۸	ایمان لا مادہ	ایمان مادہ	۱۱۹	۷	لسمہ	لسمۃ	۲۰۲	۱۳				
گجاۃ	گلستہ	۷۱	۱۱	دوسرے	دوسری	۱۲۰	۳	جیسے کہ فرکیا	جیسے کہ فرکیا	۲۰۵	۱	وجود	وجود	۳۲۴	۵
زون	زوال	۶۲	۸	اجبارکے	اجبار سکتے	۱۲۷	۹۴	جعلت	جعلنا	۲۰۸	۳۳	المستوی	المستوی	۳۳۳	۷
ہر عقیدہ	ہر ہر عقیدہ	۶۵	۵	الکال	الکامل	۱۳۶	۶۲	لا یعتقا	لا یعتقا	۲۲۰	۴	تجلی	تجلی	۳۴۳	۱
المعجز	المعجز	۶۷	۶	لسی	کسی	۱۴۱	۱	اعلم	اعلمہ	۲۳۰	۵	عینۃ	عینۃ	۳۴۴	۴

صحت نامہ اغلاط حواشی فصوص الحکم

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
تربیب	تربیت	۶	۴۶	درطرف ہیں	دو طرف ہیں	۶۰	۵۱	نقاصل	تفاضل	۱۳۴	۳۳	اسے	اوسے	۲۴۸	۵۱
طوالت کلام	طوالت الکلام	۶	۶۱	عین ثابتہ	عین ثابتہ کا	۶۱	۳۷	وجود ماکر	وجود مالک	۱۳۰	۴۷	یعنے لوگ	یعنی جو لوگ	۲۴۹	۲۸
سب	تنگ	۱۸	۱۶	اغرار	اجزار	۶۲	۱۶	اگرچہ نام	اگرچہ یہ نام	۱۳۰	۵۳				
وبا یسوال	دیا سوال	۲۳	۲۳	مقتدی ومقتدی	مقتدی مقتدی	۶۳	۶۳	بلانے جارہیکے	بلانے جارہینگے	۱۳۵	۶	سے	سکے	۲۶۲	۶۴
الحرین	تحرین	۲۵	۴۵	کرتا ہے	کرتا ہے	۶۳	۵۰	رد	بعد	۱۴۶	۲۲	سثل	تمثل	۲۶۲	۶۶
ای	اسے	۳۶	۳۳	یعنی اسما اسم آتی ہیں سے	یعنی اسماء الٰہی میں سے	۹۵	۳۶	بخشنے والا	بخشنے والا	۱۴۷	۳۳	راست	راہ راست	۲۶۸	۶۶
شباب	ثیاب	۴۲	۳					من رجل	من اجل آنچہ	۱۴۸	۴۱	پروش	پرورش	۲۶۲	۲۹
چپانا ہے	چپاتا ہے	۴۶	۵۲	ایک سرا ہے	ایک ہوا ہے	۱۰۱	۳	باعتبار ذہن حقیقی	باعتبار اجماع حقیقی	۱۴۹	۵۲	عددین	عدد تین	۲۶۹	۵۱
ضو	صو	۴۷	۵۹	لفذیہ	لذتیہ	۱۰۱	۶	فینطق	ینطق	۱۶۰	۳۲	دوری	دوسری	۳۱۱	۱۱
الح	ارتخ ہے	۴۸	۲۶	منقی	منتقی	۱۰۳	۳۹	الماحتی	الماحتی	۱۶۲	۴۱	اتھادینا	اٹھا دینا	۳۳۶	۲۱
اعلی المکان	اعلی الاکمنۃ	۴۸	۴۲	حمیہ	حسبہ	۱۰۵	۵۸	پیشتر	سابق	۱۸۸	۴۳				
مقعول	معقول	۵۱	۵۵	یعنی	پس	۱۲۳	۴۹	یحسب الظالمین	لا یحسب الظالمین	۲۰۳	۷۹	تمت			
تقضا	تقاضا	۵۳	۳۱	عارضی	عارض	۱۲۹	۳۵								

بعون اللہ الوہاب یہ کتاب نایاب اعنی فصوص الحکم مترجم و محشی بحواشی عجیبہ و فوائد غریبہ مع مقدمہ حسب تصحیح و خواہش مصنف مد ظلہ مطبع احمدی واقع کانپور پرلودرم کرم جناب حاجی شیخ احمد یعقوب صاحب میں باہتمام عاجز محمد عبد الصمد سے ماہ شعبان المعظم
سنہ [illegible] ہجریہ کو مطبوع ہوا